

شرح
صحیح بخاری شریف

مترجم
مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الرحمن خان
فاضل جامعہ شریعہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سنٹر غزنی سٹریٹ

اردو بازار - لاہور

أَصْحَاحُ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ

صَحِيح

بخاری شریف مترجم

جلد ششم

مترجم

مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الحسن خان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقراسٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق ایک قانونی معاہدہ کے تحت
ناشران قرآن لمیٹڈ سے حاصل کیے گئے ہیں (ادارہ)

نام کتاب — صحیح بخاری شریف

مترجم — مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفصل حواشی — مولانا عبد الرحمان خان، فاضل جامعہ اسلامیہ لاہور

ناشر — مکتبہ رحمانیہ لاہور

مطبع — لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت

طباعت صحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ

کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

گزار ہوں گے۔

صحیح بخاری شریف جلد ششم - پارہ ۲۸ تا ۳۰

فہرست ابواب

اٹھائیسواں پارہ

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۴	ایسے مجرم سے پوچھنا "کی تو شادی شدہ ہے؟"	۳۶۰۳	۱۲	آنحضرتؐ نے جنگ کرنے والے مرتد کے داغ نہ لگوائے۔	۲۵۹۰
۲۵	از تکاب زنا کا اعتراف کر لینا۔	۳۶۰۴	۱۲	ایسے مرتدین کو آخر وقت تک پانی نہیں دیا گیا۔	۲۵۹۱
۲۶	شادی شدہ عورت زنا سے حاملہ ہو جائے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔	۳۶۰۵	۱۳	آنحضرتؐ نے ایسے مرتدین کی آنکھوں میں سلائی پھردانے کا حکم دیا۔	۲۵۹۲
۳۲	غیر شادی شدہ مرد غیر شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو دونوں کو کوڑوں اور جلا وطنی کی سزا ملے گی۔	۳۶۰۶	۱۴	بے حیائی کے کام ترک کرنے والے کی فضیلت۔	۲۵۹۳
۳۳	مجرمین اور بیچڑوں کو شہر بدر کرنا۔	۳۶۰۷	۱۵	زانیوں کا گناہ۔	۲۵۹۴
۳۴	جو شخص امام کے پاس نہ ہو لیکن اسے مدد ملے گا حکم دیا جائے۔	۳۶۰۸	۱۶	شادی شدہ کو جرم زنا میں سنگسار کرنا۔	۲۵۹۵
۳۵	ارشاد الہی "تم میں سے جسے آزاد مسلمان عورت سے نکاح کی توفیق نہ ہو"	۳۶۰۹	۱۸	دیوانہ مرد و عورت پر رجم کی سزا عائد نہ ہوگی۔	۲۵۹۶
۳۵	اگر لوٹری زنا کا ارتکاب کرے۔	۳۶۱۰	۱۹	زانی کے لیے پتھروں کی سزا ہے۔	۲۵۹۷
۳۶	لوٹری کو شرعی سزا کے بعد نہ ملاست کی جائے نہ جلا وطن کیا جائے۔	۳۶۱۱	۱۹	بلاط میں رجم کرنا۔	۲۵۹۸
۳۶	ذاتی جرم زنا میں گرفتار ہو کر امام کے سامنے پیش کیے جائیں۔	۳۶۱۲	۲۰	عید گاہ میں رجم کرنا۔	۲۵۹۹
۳۸	حاکم کے سامنے کوئی اپنی بیوی پر تہمت زنا لگائے۔	۳۶۱۳	۲۱	جس نے اپنے عد سے کم درجے کے گناہ پر حاکم کو مطلع کیا اور مسئلہ پوچھا تو اسے توبہ کے بعد سزا نہ دی جائے۔	۳۶۰۰
۳۹	حاکم کی اجازت کے بغیر کوئی گھر والوں کو تنبیہ نہ کرے۔	۳۶۱۴	۲۲	کیا غیر واضح اقرار جرم کے بعد امام پر وہ پوٹی کر سکتا ہے۔	۳۶۰۱
۴۰	غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھ کر اگر کوئی قتل کر ڈالے۔	۳۶۱۵	۲۳	اقبالی مجرم سے امام کا کہنا "تو نے مساس کیا ہوگا؟"	۳۶۰۲
۴۱	اشارے کنائے سے کوئی بات کہنا۔	۳۶۱۶			
۴۱	تنبیہ و تعزیر (یعنی عد سے کم سزا) کتنی ہو۔	۳۶۱۷			
۴۲	کسی کی آلودگی گناہ پر کوئی گواہ نہ ہو مگر قرآن سے واضح ہو۔	۳۶۱۸			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۶۱۹	پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا -	۴۶	۳۶۲۲	ارشاد الہی "جس نے مرتے کو بچا لیا"	۵۱
۳۶۲۰	لوٹری غلام پر زنا کی تہمت لگانا -	۴۷	۳۶۲۳	ارشاد الہی "اے ایمان والو تم پر مقتولین کا قصاص فرما کر دیا گیا ہے"	۵۲
۳۶۲۱	امام کسی کو حد لگانے کا اختیار دے تو وہ امام کی عدم موجودگی میں ایسا کر سکتا ہے -	۴۷	۳۶۲۴	حاکم کا قاتل سے دریافت کرنا یہاں تک کہ وہ اقرار قتل کرے	۵۵
کتاب الدیات					
خون بہا اور قصاص کے بیان میں					
۳۶۲۵	اگر کسی نے پتھر یا گولی سے خون کیا -	۵۵	۳۶۲۵	ارشاد الہی "اتقوا النفس بالنفس"	۵۶
۳۶۲۶	پتھر سے قصاص لینے کا بیان -	۵۷	۳۶۲۶	جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے -	۵۷
۳۶۲۷	جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے -	۵۷	۳۶۲۷	جو شخص ناحق خون کرنے کی خواہش کرے -	۵۹
۳۶۲۸	قتل خطا میں مقتول کے وارث کا معاف کرنا -	۶۰	۳۶۲۸	قتل خطا میں مقتول کے وارث کا معاف کرنا -	۶۰
۳۶۲۹	ارشاد الہی "مسلمان کا مسلمان کو زیادت نہیں"	۶۱	۳۶۲۹	قتل میں ایک بار قاتل کا اقرار کرنا کافی ہے -	۶۱
۳۶۳۰	قتل میں ایک بار قاتل کا اقرار کرنا کافی ہے -	۶۱	۳۶۳۰	عورت کے قتل کے بدلے مرد کو قتل کرنا -	۶۲
۳۶۳۱	عورت کے قتل کے بدلے مرد کو قتل کرنا -	۶۲	۳۶۳۱	زمنوں کے معاملے میں بھی مرد و عورت سے باہمی قصاص لیا جائے گا -	۶۲
۳۶۳۲	زمنوں کے معاملے میں بھی مرد و عورت سے باہمی قصاص لیا جائے گا -	۶۲	۳۶۳۲	حاکم کے پاس مقدمہ لے جائے بغیر خود ہی اپنا حق یا قصاص لینا -	۶۳
۳۶۳۳	حاکم کے پاس مقدمہ لے جائے بغیر خود ہی اپنا حق یا قصاص لینا -	۶۳	۳۶۳۳	جب کوئی شخص ہجوم میں مر جائے یا مارا جائے -	۶۴
۳۶۳۴	جب کوئی شخص ہجوم میں مر جائے یا مارا جائے -	۶۴	۳۶۳۴	اگر کوئی شخص غلطی سے اپنے کو قتل کر ڈالے تو اس کے وارثوں کو دیت نہیں ملے گی -	۶۴
۳۶۳۵	اگر کوئی کسی کو دانتوں سے کاٹے اور اس کے اپنے دانت ٹوٹ جائیں -	۶۵	۳۶۳۵	دانت کے بدلے دانت توڑا جائے گا -	۶۵
۳۶۳۶	دانت کے بدلے دانت توڑا جائے گا -	۶۵	۳۶۳۶	انگلیوں کی دیت -	۶۶
۳۶۳۷	انگلیوں کی دیت -	۶۶	۳۶۳۷	اگر کوئی آدمی مل کر کسی ایک کو قتل کریں -	۶۷
۳۶۳۸	اگر کوئی کسی کو دانتوں سے کاٹے اور اس کے اپنے دانت ٹوٹ جائیں -	۶۵	۳۶۳۸	قتل کا بیان -	۶۸
۳۶۳۹	دانت کے بدلے دانت توڑا جائے گا -	۶۵	۳۶۳۹	جو بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے اور گھروالے اس آنکھ پھوڑ دیں -	۶۸
۳۶۴۰	انگلیوں کی دیت -	۶۶	۳۶۴۰	قاتل کا بیان -	۶۹
۳۶۴۱	اگر کوئی آدمی مل کر کسی ایک کو قتل کریں -	۶۷	۳۶۴۱	عورت کے جنین کے متعلق -	۷۰
۳۶۴۲	قتل کا بیان -	۶۸	۳۶۴۲	عورت کے جنین کے متعلق -	۷۰
۳۶۴۳	جو بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے اور گھروالے اس آنکھ پھوڑ دیں -	۶۸			
۳۶۴۴	قاتل کا بیان -	۶۹			
۳۶۴۵	عورت کے جنین کے متعلق -	۷۰			
۳۶۴۶	عورت کے جنین کے متعلق -	۷۰			

کتاب استتابة المعاندين باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرنا

۳۶۵۳	مرتد مرد و زن کے متعلق حکم -	۸۴
۳۶۵۴	فراتعین اسلامی سے انکار کرنے والے کا قتل -	۹۰
۳۶۵۵	ذقی یا اور کا فر کھلے کھلا تو نہیں مگر اشارے کنائے سے آنحضرت کو برا کہے -	۹۱
۳۶۵۶	(بلا عنوان)	۹۲
۳۶۵۷	اتحاد محبت کے بعد خارجیوں اور یہودوں کو قتل کرنا -	۹۳
۳۶۵۸	تالیف قلب کی غرض سے یا اس صحت سے کہ لوگ نفرت نہ کرنے لگیں، خارجیوں کو قتل نہ کرنا -	۹۵
۳۶۵۹	آنحضرت کا ارشاد "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا دعویٰ ایک ہی ہو -	۹۷
۳۶۶۰	تاویل کرنے والوں کا بیان -	۹۷

کتاب الدکوالا جبر و تشدد کا بیان

۳۶۶۱	ارشاد خداوندی "إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ"	۱۰۲
۳۶۶۲	اُس شخص کی فضیلت جو مظالم سہے مگر گرفتار نہ کرے -	۱۰۴
۳۶۶۳	مجبوری سے خرید و فروخت یا دیگر معاملات کا بیان -	۱۰۴
۳۶۶۴	زبردستی سے نکاح درست نہیں ہوتا -	۱۰۷
۳۶۶۵	کسی نے اپنا غلام زبردستی بیچ ڈالا تو بیع درست نہیں ہوگی -	۱۰۸
۳۶۶۶	اکراہ کی نفی -	۱۰۸

باب نمبر	صفحہ	مفہوم	باب نمبر	صفحہ	مفہوم
۳۷۹۹	۲۳۹	حاکم کے سامنے ترجمان کا رہنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے۔	۳۷۹۹	۲۳۹	مستحق حاکم بڑے حاکم کی اجازت کے بغیر قصاص کا حکم دے سکتا ہے۔
۳۸۰۰	۲۴۰	حاکم اعلیٰ کا اپنے عمال سے معاہدہ کرنا۔	۳۷۹۹	۲۴۰	غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا یا فتویٰ دینا درست نہیں۔
۳۸۰۱	۲۴۱	امام کا خاص مشیر۔	۳۷۹۹	۲۴۱	قاضی کو ذاتی علم کی رو سے حکم دینا درست ہے۔
۳۸۰۲	۲۴۲	امام لوگوں سے کن باتوں پر بیعت لے۔	۳۷۹۹	۲۴۲	مہر کردہ خط پر گواہی دینے کا بیان۔
۳۸۰۳	۲۴۳	دو بار بیعت کرنا۔	۳۷۹۹	۲۴۳	قاضی بننے کے لیے کیا شرائط ہیں۔
۳۸۰۴	۲۴۴	اعراب (دیہاتیوں) کا بیعت کرنا۔	۳۷۹۹	۲۴۴	حکام اور عمال کی تنخواہیں۔
۳۸۰۵	۲۴۵	نابالغ لڑکے کا بیعت کرنا۔	۳۷۹۹	۲۴۵	مسجد میں فیصلہ کرنا اور لیجان کرنا۔
۳۸۰۶	۲۴۶	بیعت کے بعد اس کا فسخ کرنا۔	۳۷۹۹	۲۴۶	حد کا مقدمہ مسجد میں سننا اور حد لگانے کے لیے باہر لے جانا۔
۳۸۰۷	۲۴۷	محض دنیا کمانے کی غرض سے بیعت کرنے والا۔	۳۷۹۹	۲۴۷	حاکم مدعی و مدعا علیہ کو نصیحت کر سکتا ہے۔
۳۸۰۸	۲۴۸	عورتوں سے بیعت لینا۔	۳۷۹۹	۲۴۸	قاضی خود کسی امر کا گواہ ہو تو کیا اس بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے۔
۳۸۰۹	۲۴۹	بیعت توڑنا گناہ ہے۔	۳۷۹۹	۲۴۹	والی دو افراد کو ایک جگہ کا امیر بنا کر بھیجے تو دونوں کو ایک دوسرے کی بات ماننے کا حکم کرے۔
۳۸۱۰	۲۵۰	ایک خلیفہ کے انتقال پر دوسرے کو خلیفہ بنانا۔	۳۷۹۹	۲۵۰	حاکم کی دعوت قبول کرنا۔
۳۸۱۱	۲۵۱	(بلا عنوان)	۳۷۹۹	۲۵۱	حکام کے پاس تحفے آنا۔
۳۸۱۲	۲۵۲	جھگڑا اور فتنہ کو فرو کرنے والوں کا علم ہو جانے پر انہیں گھروں سے نکلوانا۔	۳۷۹۹	۲۵۲	آزاد شدہ غلام کو قاضی یا حاکم بنانا۔
۳۸۱۳	۲۵۳	کیا امام کے نیلے روا ہے کہ مجرموں کو اپنے پاس آنے اور بات کرنے سے منع کر دے۔	۳۷۹۹	۲۵۳	نقیب یا سردار بنانا۔
			۳۷۹۹	۲۵۴	بادشاہ کے سامنے خوشامد، پیٹھ پیچے برائی کرنا۔
			۳۷۹۹	۲۵۵	بکھڑا فیصلہ کرنا۔
			۳۷۹۹	۲۵۶	حاکم کے فیصلے سے نہ حرام حلال ہو سکتا ہے نہ حلال حرام۔
			۳۷۹۹	۲۵۷	کنوئیں کے متعلق فیصلہ کرنا۔
			۳۷۹۹	۲۵۸	ناحق مال اڑانے کی وعید تھوڑی اور بہت دونوں کو شامل ہے۔
			۳۷۹۹	۲۵۹	بیوقوف یا غائب لوگوں کی جائیداد کو حاکم بیچ سکتا ہے۔
			۳۷۹۹	۲۶۰	حاکم بنائے جانے پر بے خبر افراد کے طعنے کی پروا نہ کی جائے۔
			۳۷۹۹	۲۶۱	عادی جھگڑا کا بیان۔
			۳۷۹۹	۲۶۲	حاکم کا فیصلہ ظالمانہ ہو یا عمار کے خلاف ہو تو وہ رد کر دیا جائے گا۔
			۳۷۹۹	۲۶۳	امام کا لوگوں میں شیع کرنا۔
			۳۷۹۹	۲۶۴	تحریر کنندہ کو ایماندار اور عقلمند ہونا چاہیے۔
			۳۷۹۹	۲۶۵	امام کا اپنے نائبوں اور قاضی کا اپنے عمل کو ناکش۔
			۳۷۹۹	۲۶۶	کیا حاکم کسی بات کی دریافت کے لیے صرت ایک شخص کو بھیج سکتا ہے۔
			۳۷۹۹	۲۶۷	
			۳۷۹۹	۲۶۸	
			۳۷۹۹	۲۶۹	
			۳۷۹۹	۲۷۰	
			۳۷۹۹	۲۷۱	
			۳۷۹۹	۲۷۲	
			۳۷۹۹	۲۷۳	
			۳۷۹۹	۲۷۴	
			۳۷۹۹	۲۷۵	
			۳۷۹۹	۲۷۶	
			۳۷۹۹	۲۷۷	
			۳۷۹۹	۲۷۸	
			۳۷۹۹	۲۷۹	
			۳۷۹۹	۲۸۰	
			۳۷۹۹	۲۸۱	
			۳۷۹۹	۲۸۲	
			۳۷۹۹	۲۸۳	
			۳۷۹۹	۲۸۴	
			۳۷۹۹	۲۸۵	
			۳۷۹۹	۲۸۶	
			۳۷۹۹	۲۸۷	
			۳۷۹۹	۲۸۸	
			۳۷۹۹	۲۸۹	
			۳۷۹۹	۲۹۰	
			۳۷۹۹	۲۹۱	
			۳۷۹۹	۲۹۲	
			۳۷۹۹	۲۹۳	
			۳۷۹۹	۲۹۴	
			۳۷۹۹	۲۹۵	
			۳۷۹۹	۲۹۶	
			۳۷۹۹	۲۹۷	
			۳۷۹۹	۲۹۸	
			۳۷۹۹	۲۹۹	
			۳۷۹۹	۳۰۰	
			۳۷۹۹	۳۰۱	
			۳۷۹۹	۳۰۲	
			۳۷۹۹	۳۰۳	
			۳۷۹۹	۳۰۴	
			۳۷۹۹	۳۰۵	
			۳۷۹۹	۳۰۶	
			۳۷۹۹	۳۰۷	
			۳۷۹۹	۳۰۸	
			۳۷۹۹	۳۰۹	
			۳۷۹۹	۳۱۰	
			۳۷۹۹	۳۱۱	
			۳۷۹۹	۳۱۲	
			۳۷۹۹	۳۱۳	
			۳۷۹۹	۳۱۴	
			۳۷۹۹	۳۱۵	
			۳۷۹۹	۳۱۶	
			۳۷۹۹	۳۱۷	
			۳۷۹۹	۳۱۸	
			۳۷۹۹	۳۱۹	
			۳۷۹۹	۳۲۰	
			۳۷۹۹	۳۲۱	
			۳۷۹۹	۳۲۲	
			۳۷۹۹	۳۲۳	
			۳۷۹۹	۳۲۴	
			۳۷۹۹	۳۲۵	
			۳۷۹۹	۳۲۶	
			۳۷۹۹	۳۲۷	
			۳۷۹۹	۳۲۸	
			۳۷۹۹	۳۲۹	
			۳۷۹۹	۳۳۰	
			۳۷۹۹	۳۳۱	
			۳۷۹۹	۳۳۲	
			۳۷۹۹	۳۳۳	
			۳۷۹۹	۳۳۴	
			۳۷۹۹	۳۳۵	
			۳۷۹۹	۳۳۶	
			۳۷۹۹	۳۳۷	
			۳۷۹۹	۳۳۸	
			۳۷۹۹	۳۳۹	
			۳۷۹۹	۳۴۰	
			۳۷۹۹	۳۴۱	
			۳۷۹۹	۳۴۲	
			۳۷۹۹	۳۴۳	
			۳۷۹۹	۳۴۴	
			۳۷۹۹	۳۴۵	
			۳۷۹۹	۳۴۶	
			۳۷۹۹	۳۴۷	
			۳۷۹۹	۳۴۸	
			۳۷۹۹	۳۴۹	
			۳۷۹۹	۳۵۰	
			۳۷۹۹	۳۵۱	
			۳۷۹۹	۳۵۲	
			۳۷۹۹	۳۵۳	
			۳۷۹۹	۳۵۴	
			۳۷۹۹	۳۵۵	
			۳۷۹۹	۳۵۶	
			۳۷۹۹	۳۵۷	
			۳۷۹۹	۳۵۸	
			۳۷۹۹	۳۵۹	
			۳۷۹۹	۳۶۰	
			۳۷۹۹	۳۶۱	
			۳۷۹۹	۳۶۲	
			۳۷۹۹	۳۶۳	
			۳۷۹۹	۳۶۴	
			۳۷۹۹	۳۶۵	
			۳۷۹۹	۳۶۶	
			۳۷۹۹	۳۶۷	
			۳۷۹۹	۳۶۸	
			۳۷۹۹	۳۶۹	
			۳۷۹۹	۳۷۰	
			۳۷۹۹	۳۷۱	
			۳۷۹۹	۳۷۲	
			۳۷۹۹	۳۷۳	
			۳۷۹۹	۳۷۴	
			۳۷۹۹	۳۷۵	
			۳۷۹۹	۳۷۶	
			۳۷۹۹	۳۷۷	
			۳۷۹۹	۳۷۸	
			۳۷۹۹	۳۷۹	
			۳۷۹۹	۳۸۰	
			۳۷۹۹	۳۸۱	
			۳۷۹۹	۳۸۲	
			۳۷۹۹	۳۸۳	
			۳۷۹۹	۳۸۴	
			۳۷۹۹	۳۸۵	
			۳۷۹۹	۳۸۶	
			۳۷۹۹	۳۸۷	
			۳۷۹۹	۳۸۸	
			۳۷۹۹	۳۸۹	
			۳۷۹۹	۳۹۰	
			۳۷۹۹	۳۹۱	
			۳۷۹۹	۳۹۲	
			۳۷۹۹	۳۹۳	
			۳۷۹۹	۳۹۴	
			۳۷۹۹	۳۹۵	
			۳۷۹۹	۳۹۶	
			۳۷۹۹	۳۹۷	
			۳۷۹۹	۳۹۸	
			۳۷۹۹	۳۹۹	
			۳۷۹۹	۴۰۰	
			۳۷۹۹	۴۰۱	
			۳۷۹۹	۴۰۲	
			۳۷۹۹	۴۰۳	
			۳۷۹۹	۴۰۴	
			۳۷۹۹	۴۰۵	
			۳۷۹۹	۴۰۶	
			۳۷۹۹	۴۰۷	
			۳۷۹۹	۴۰۸	
			۳۷۹۹	۴۰۹	
			۳۷۹۹	۴۱۰	
			۳۷۹۹	۴۱۱	
			۳۷۹۹	۴۱۲	
			۳۷۹۹	۴۱۳	
			۳۷۹۹	۴۱۴	
			۳۷۹۹	۴۱۵	
			۳۷۹۹	۴۱۶	
			۳۷۹۹	۴۱۷	
			۳۷۹۹	۴۱۸	
			۳۷۹۹	۴۱۹	
			۳۷۹۹	۴۲۰	
			۳۷۹۹	۴۲۱	
			۳۷۹۹	۴۲۲	
			۳۷۹۹	۴۲۳	
			۳۷۹۹	۴۲۴	
			۳۷۹۹	۴۲۵	
			۳۷۹۹	۴۲۶	
			۳۷۹۹	۴۲۷	
			۳۷۹۹	۴۲۸	
			۳۷۹۹	۴۲۹	
			۳۷۹۹	۴۳۰	
			۳۷۹۹	۴۳۱	
			۳۷۹۹	۴۳۲	
			۳۷۹۹	۴۳۳	
			۳۷۹۹	۴۳۴	
			۳۷۹۹	۴۳۵	
			۳۷۹۹	۴۳۶	
			۳۷۹۹	۴۳۷	
			۳۷۹۹	۴۳۸	
			۳۷۹۹	۴۳۹	
			۳۷۹۹	۴۴۰	
			۳۷۹۹	۴۴۱	
			۳۷۹۹	۴۴۲	
			۳۷۹۹	۴۴۳	
			۳۷۹۹	۴۴۴	
			۳۷۹۹	۴۴۵	
			۳۷۹۹	۴۴۶	
			۳۷۹۹	۴۴۷	
			۳۷۹۹	۴۴۸	
			۳۷۹۹	۴۴۹	
			۳۷۹۹	۴۵۰	
			۳۷۹۹	۴۵۱	
			۳۷۹۹	۴۵۲	
			۳۷۹۹	۴۵۳	
			۳۷۹۹	۴۵۴	
			۳۷۹۹	۴۵۵	
			۳۷۹۹	۴۵۶	
			۳۷۹۹	۴۵۷	
			۳۷۹۹	۴۵۸	
			۳۷۹۹	۴۵۹	
			۳۷۹۹	۴۶۰	
			۳۷۹۹	۴۶۱	
			۳۷۹۹	۴۶۲	
			۳۷۹۹	۴۶۳	
			۳۷۹۹	۴۶۴	
			۳۷۹۹	۴۶۵	
			۳۷۹۹	۴۶۶	
			۳۷۹۹	۴۶۷	
			۳۷۹۹	۴۶۸	
			۳۷۹۹	۴۶۹	
			۳۷۹۹	۴۷۰	
			۳۷۹۹	۴۷۱	
			۳۷۹۹	۴۷۲	
			۳۷۹۹	۴۷۳	
			۳۷۹۹	۴۷۴	
			۳۷۹۹	۴۷۵	
			۳۷۹۹	۴۷۶	
			۳۷۹۹	۴۷۷	
			۳۷۹۹	۴۷۸	
			۳۷۹۹	۴۷۹	
			۳۷۹۹	۴۸۰	
			۳۷۹۹	۴۸۱	
			۳۷۹۹	۴۸۲	

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۸۲۵	بھینجا - (آلہ) آنحضرت کے گھروں میں بلا اجازت نہ جانا کرو۔	۳۱۱	۳۸۲۴	آنحضرت کے بعد دیگرے نائب اور قاصد بھیجتے۔	۳۱۲
۳۸۲۶	آنحضرت کے بعد دیگرے نائب اور قاصد بھیجتے۔	۳۱۲	۳۸۲۷	آنحضرت کا وفود عرب کو حکم کہ جنہیں تم اپنے ملک میں چھوڑ آئے انہیں (دین کی باتیں) پہنچا دینا۔	۳۱۳
۳۸۲۸	ایک عورت کا کوئی خبر دینا۔	۳۱۴	کتاب الاعتصام قرآن و سنت پر مضبوطی سے عمل کرنا		
۳۸۲۹	کتاب اللہ اور سنت رسول پر سختی سے عمل پیرا ہونا۔	۳۱۵	۳۸۳۰	آنحضرت کا ارشاد "مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے"	۳۱۶
۳۸۳۱	آنحضرت کی سنتوں کی پیروی کرنا۔	۳۱۸	۳۸۳۲	بے فائدہ بہت سوال کرنا، باتیں بنانا اور سختی اٹھانا منع ہے۔	۳۲۶
۳۸۳۳	آنحضرت کے افعال کی پیروی کرنا۔	۳۳۲	۳۸۳۴	کسی امر میں تشدد کرنا، علمی باتیں (بے نوبت) جھگڑنا، دین یا بدعات میں غلو کرنا منع ہے۔	۳۳۲
۳۸۳۵	بدعتی کو پناہ دینے والے پر گناہ۔	۳۴۱	۳۸۳۶	دین کے معاملے میں رائے پر عمل کرنے، نیز بے ضرورت قیاس کرنے کی مذمت۔	۳۴۲
۳۸۳۷	آنحضرت نے کوئی مسئلہ رائے یا قیاس سے نہیں بنایا۔	۳۴۳	۳۸۳۸	آنحضرت امت کو انہی باتوں کی تعلیم دیتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں۔	۳۴۴
۳۸۳۹	آنحضرت کا ارشاد "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب ہو کر معروف جہاد رہے گا۔"	۳۴۵	۳۸۴۰	ارشاد الہی "یا تمہارے کئی فرقے بنا دے"	۳۴۶
۳۸۴۱	ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے تشبیہ دینا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے۔	۳۴۷	۳۸۴۲	قاضی کو کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کتاب کے مطابق حکم دینا چاہیے۔	۳۴۸
۳۸۴۳	آنحضرت کا ارشاد "تم لوگ سابقہ امتوں کے طریقوں پر چل پڑو گے"	۳۴۹	کتاب التوحید اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ذات و صفات کا بیان		
۳۸۵۰	آنحضرت کا علماء کو اتفاق کی ترغیب دینا۔	۳۵۳	۳۸۵۱	ارشاد الہی "آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں"	۳۵۴
۳۸۵۲	ارشاد الہی "انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے"	۳۵۴	۳۸۵۳	ارشاد الہی "مسلمانو! ہم نے تمہیں ایک میانہ رو امت بنایا"	۳۵۴
۳۸۵۴	اگر قاضی، حاکم یا کوئی عہدیدار مقدمے میں کوشش کر کے رائے دے کر اس کی کم علمی کے باعث وہ خلاف حدیث ہو۔	۳۵۵	۳۸۵۵	حاکم حق کی کوشش میں غلطی بھی کرے تو مستحق ثواب ہے۔	۳۵۵
۳۸۵۶	جو یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت کے احکام پر جان کر معلوم تھے۔	۳۵۶	۳۸۵۷	دلائل شرعیہ سے احکام دلائل کا مفہوم۔	۳۵۷
۳۸۵۸	آنحضرت کا اپنی امت کو توحید الہی کی طرف دعوت دینا۔	۳۵۸	۳۸۵۹	"اس کے سبھی نام حسین اور عمدہ ہیں"	۳۵۹
۳۸۶۰	"اللہ روزی دینے والا طاقت والا ہے"	۳۶۰	۳۸۶۱	"وہ عالم غیب ہے"	۳۶۱
۳۸۶۲	"خدا تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے"	۳۶۱	۳۸۶۳	"سب انسانوں کا بادشاہ"	۳۶۱
۳۸۶۴			۳۸۶۵		

صفحہ	مضامین	بات نمبر	صفحہ	مضامین	بات نمبر
۳۸۶۲	”وہ غالبِ حکمت والا ہے“	۳۹۳	۳۸۶۳	”وہی ہے جس نے زمین اور آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا“	۳۹۴
۳۸۶۵	”اللہ سمیع و بصیر ہے“	۳۹۵	۳۸۶۶	”وہ پروردگار قدرت والا ہے“	۳۹۶
۳۸۶۷	”اس کی صفت ہے“ دلوں کو پھیرنے والا“	۳۹۸	۳۸۶۸	”اللہ تعالیٰ کے منافقوں کے نام ہیں“	۳۹۸
۳۸۶۹	”اسما نے الہی کے ذریعے سوال کرنا اور پناہ مانگنا“	۳۹۹	۳۸۷۰	”اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے متعلق“	۴۰۲
۳۸۷۱	”ارشاد الہی“ اللہ ربی ذات پاک سے نہیں ڈرتا ہے۔	۴۰۴	۳۸۷۲	”اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہلک ہونے والی ہے۔“	۴۰۵
۳۸۷۳	”ارشاد الہی“ میری آنکھ کے سامنے تہساری پرورش کی جائے“	۴۰۶	۳۸۷۴	”اللہ تعالیٰ“ خالق، باری اور معبود ہے“	۴۰۷
۳۸۷۵	”ارشاد الہی“ قرآن اسے کیوں نہیں سجدہ کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا“	۴۰۸	۳۸۷۶	”آنحضرت کا ارشاد“ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نبی نہیں“	۴۱۲
۳۸۷۷	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! ان سے پرچھے کس چیز کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے“	۴۱۳	۳۸۷۸	”ارشاد الہی“ اس کا عرش باقی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا ایک حصہ ہے“	۴۱۴
۳۸۷۹	”ارشاد الہی“ اس کا عرش باقی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا ایک حصہ ہے“	۴۱۴	۳۸۸۰	”ارشاد الہی“ فرشتے اور ارواح اس کی طرف بلند ہوتے ہیں“	۴۲۰
۳۸۸۱	”ارشاد الہی“ بعض چہرے اُس دن ترقوازہ اور خوش ہوں گے، اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے“	۴۲۲	۳۸۸۲	”اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک بندوں سے قریب ہے“	۴۲۱
۳۸۸۳	”وہ آسمانوں اور زمینوں کو اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے۔“	۴۲۲	۳۸۸۴	”زمین و آسمان اور دوسری مخلوقات کی تخلیق کا بیان۔“	۴۲۵
۳۸۸۵	”ارشاد الہی“ ہمارے مبعوث کردہ بندوں کے لیے ہمارا پیسہ ہی وعدہ ہو چکا ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی“	۴۲۶	۳۸۸۶	”ارشاد الہی“ جب ہم کوئی چیز بنانا چاہتے	۴۲۹
۳۸۸۷	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! فرما دیجئے اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی ہو جائے“	۳۸۸۸	۳۸۸۹	”مشیت اور ارادہ کا بیان۔“	۳۸۸۹
۳۸۹۰	”آنحضرت کا ارشاد“ خدا تعالیٰ کے پاس سفارش کام نہیں آتی“	۳۸۹۰	۳۸۹۱	”اللہ تعالیٰ کا جبریل سے کلام کرنا اور فرشتوں کو آواز دینا۔“	۳۸۹۱
۳۸۹۲	”ارشاد خداوندی“ ہم نے اپنے علم خاص سے قرآن کو اتارا“	۳۸۹۲	۳۸۹۳	”ارشاد خداوندی“ یہ اعرابی لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل ڈالیں“	۳۸۹۳
۳۸۹۴	”اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن پیغمبروں اور دوسرے لوگوں سے ہم کلام ہونا۔“	۳۸۹۴	۳۸۹۵	”(آیہ) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے۔“	۳۸۹۵
۳۸۹۶	”اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے ہم کلام ہونا۔“	۳۸۹۶	۳۸۹۷	”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو احکام صادر فرما کر یاد کرتا ہے۔“	۳۸۹۷
۳۸۹۸	”ارشاد الہی“ اللہ کا شریک نہ بناؤ“	۳۸۹۸	۳۸۹۹	”ارشاد الہی“ تم سمجھتے تھے کہ اللہ کو ہمارے بہت سے کاموں کی خبر تک نہیں“	۳۸۹۹
۳۹۰۰	”ارشاد الہی“ پروردگار ہر دن ایک نیا کام کر رہا ہے“	۳۹۰۰	۳۹۰۱	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! زوئی و دمی کے وقت اپنی زبان نہ ہلایا کرو“	۳۹۰۱
۳۹۰۲	”ارشاد الہی“ وہ تو دلوں تک کا حال جانتا ہے“	۳۹۰۲	۳۹۰۳	”آنحضرت کا ارشاد“ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ اسے ہر وقت پڑھتا رہتا ہے“	۳۹۰۳
۳۹۰۴	”ارشاد الہی“ اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا اسے لوگوں کو پہنچا دے“	۳۹۰۴	۳۹۰۵	”ارشاد الہی“ قل قاتلوا بالشوہلۃ“	۳۹۰۵
۳۹۰۶	”آنحضرت نے نماز کو عمل فرمایا۔“	۳۹۰۶	۳۹۰۷	”ارشاد الہی“ بے شک انسان دل کا کچا بنایا گیا۔“	۳۹۰۷
۳۹۰۸	”آنحضرت کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا۔“	۳۹۰۸	۳۹۰۹	”آسمانی کتابوں کی تفسیر کرنا۔“	۳۹۰۹

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۹۱۰	آنحضرتؐ کا ارشاد: جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہو وہ قیامت کے دن کرنا کا تبین کے ساتھ ہوگا۔	۵۱۷	۳۹۱۴	ارشاد الہی: "اللہ نے تمہیں اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا۔	۵۲۳
۳۹۱۱	ارشاد الہی: "منا تم سے آسانی سے ہوا تمنا	۵۱۸	۳۹۱۵	فاجر اور منافق کی تلامذت کا بیان اور یہ بیان کہ ان کی آواز حلق سے نیچے نہیں اترتی۔"	۵۲۷
۳۹۱۲	ارشاد الہی: "ہم نے تو قرآن کو آسان کر دیا ہے"	۵۱۹	۳۹۱۶	ارشاد الہی: "قیامت کے دن ہم ٹھیک نوازو میں رکھیں گے اور آدمیوں کے اعمال و اقوال ہمیں تولے جائیں گے"	۵۲۹
۳۹۱۳	ارشاد الہی: "بَلْ هُوَ قَوَّانٌ مَّجِیْبٌ فِی لَوِیْحٍ مَّحْفُوْطٍ"	۵۲۱			

امہائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

کتاب وہ کفار و مرتدین
جو مسلمانوں سے جنگ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو لوگ اللہ اور رسول سے
جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے
پیٹ ان کی شہر آقل یا پھانسی ہے یا ان کے ہاتھ
پاؤں مخالف سمت سے کاٹے جائیں یا انہیں
جلا وطن (یا قید) کر دیا جائے ۱۰

کتاب البخاری میں
اہل الکفر والردۃ

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ
الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ
يُقْتَلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ
أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ
أَوْ يُنْفَرُوا مِنَ الْأَرْضِ ۖ

۳۲۳ ۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ الْجَرَحِيُّ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ
مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَأَجْتَمَعُوا الْبَدِيسَةَ

(ازعل بن عبد اللہ از ولید بن مسلم از اوزاعی از یحییٰ ابن
ابن کثیر از ابو قلابہ جریمی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ مُکَلِّ کے کچھ
لوگ حاضر ہو کر مسلمان ہوئے مگر مدینہ کی آب و ہوا انہیں
موافق نہ آئی، آپ نے (بطور علاج) انہیں حکم دیا کہ زکوٰۃ کے
ادائیگوں میں (جو شہر کے باہر رہتے تھے) چلے جائیں اور ان

۱۰ مساؤں کو لوٹنے میں ڈاکہ مارتے ہیں رہتی کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ امام ابو حنیفہؒ نے نفی من الارض کے معنی قید اور حبس کے رکھے ہیں اور دوسرے
لوگوں نے ملک بدر یعنی جلا وطن اور اخراج کے مطلب یہ ہے کہ ماکم اسلام کو اختیار ہے ان سزاؤں میں سے جو سزا مناسب سمجھے دے جمہور علماء یہ کہتے ہیں
کہ یہ آیت ان مسلمانوں کے باب میں ہے جو ملک میں ڈاکہ اور غزنی اور فساد پھیلانے والے ہیں جنہوں نے کہا کافروں اور مرتدوں کے باب میں یہ آیت اتنی جنہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کا تقی امام بخاری نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا بِإِبْلِ الصَّدَاقَةِ فَيَشْرُكُوا
مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَائِزِهَا فَفَعَلُوا فَصَحَّوْا
فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رِجَالَهَا وَاسْتَأْصَلُوا
فَبَعَثَ فِي أَنْزَارِهِمْ قَاتِي بِهِمْ فَتَقَطَّعَ
أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ
لَمْ يَحْسَبِيهِمْ سَتَى مَا تَوَلَّوْا -

باب ۳۵۹ لَمْ يَحْسَبِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ
مِنْ أَهْلِ الْبُؤْسَةِ حَتَّى هَلَكُوا -

۴۳۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو
يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ
الْعُرْيَتَيْنِ وَلَمْ يَحْسَبْهُمَا حَتَّى مَاتُوا -

باب ۳۵۹۱ لَمْ يَسْقِ الْمُرْتَدُّونَ
الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا -

۴۳۳۸. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
وُهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عَمَلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوْا الْمُدْبِنَةَ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ رِسَالًا فَقَالَ مَا
أَجَدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبْلِ رَسُولِ اللَّهِ

اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیائیں، چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور سب سے
ہو گئے پھر اسلام سے پھر گئے (مرتد ہو گئے) چرواہوں کو قتل کر کے وٹ بھی بھگا لے
گئے آپ نے ان کے تعاقب میں (بیس سواروں کو) بھیجا جو انہیں گرفتار کر کے
لائے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں (ایک عضو دوسرے عضو کے مخالف سمت) کٹوائے
ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی گئی، ان کے زخم تلے نہیں گئے حتیٰ کہ
وہ خوب ترپ ترپ کر مر گئے)۔

باب آپ نے جنگ کرنے والے مرتدین کے
زخم کے داغ نہ لگوائے حتیٰ کہ (خون بہتے رہنے
سے) وہ مر گئے۔

(از محمد بن صلت البویلی از ولید از اوزاعی از یحییٰ از ابو قلابہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے قبیلہ عنیبہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر دغویا نہیں یہاں تک
کہ وہ سب (خون بہتے بہتے) مر گئے۔

باب جنگ کرنے والے مرتدین کو آخر وقت تک
پانی نہیں دیا گیا حتیٰ کہ وہ پیاس سے مر گئے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب از ابو قلابہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ عکلی کے کچھ لوگ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں
صفہ میں بیٹھایا گیا مگر انہیں مدینے کی آب و ہوا اس نہ
آئی، عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں دودھ منگوادیجئے آپ نے
فرمایا دودھ کہاں سے لاؤں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم اللہ کے

لے تاکہ خون بند ہو جاتا بلکہ یوں ہی چھوڑ دیئے گئے ۱۲ منہ ۱۷۰۰
ہزار درں لاکھوں آدمیوں کو دم کیا ان کی جان بچائی ۱۲ منہ ۱۷۰۰
کیونکہ ان کا مارنا مقصود نہ تھا ۱۲ منہ ۱۷۰۰ کیونکہ اپنے ملک میں ہم دودھ پر گزارہ
کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهَا فَشَرُّ بَوْمَيْنِ
الْبَائِيَهَا وَأَبْوَالَهَا حَقٌّ مَشْحُورًا وَسَمْنًا
وَقَتْلُوا الرَّاغِيَّ وَاسْتَأْذَنُوا الدَّوْدَ فَإِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَرِيعُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ
فِي أَثَرِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى
بِهِمْ فَأَمْرَبَسًا مَبْرُوحًا حَبِيتَ فَلَكَمَهُمْ وَ
قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَبَهُمْ ثُمَّ
الْقَوَى فِي الْحَرَّةِ كَيْسْتَسْقُونَ فَمَا سَقُوا حَتَّى
مَاتُوا قَالَ أَبُو قَلَادِيَةَ سَرَقُوا وَقَتْلُوا
حَاذِرُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

مکی کہ وہ گئے، راوی ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے (مجھے جرم کہتے تھے) یعنی اونٹوں کی چوری کی چرواہے کو قتل کیا اور خدا اور رسول سے ملکہ پکا کر لئے۔

باب ۳۵۹۲ سَمَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَارِيَيْنِ

۳۳۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَادَةَ
عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ دَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ أَوْ
قَالَ عَرِينَةَ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ مِّنْ عُكْلٍ
قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَوْا
مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَائِيَهَا فَشَرُّ بَوْمٍ حَتَّى إِذَا بَرَوْا
قَتْلُوا الرَّاغِيَّ وَاسْتَأْذَنُوا النَّعَمَ فَبَكَمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْهُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ
فِي أَثَرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِئُوا بِهِمْ
فَأَمْرَبَهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَ

رسول کے اونٹوں میں چلے جاؤ (وہاں کچھ دن رہو اور دودھ پیو)
آخر دہ اونٹوں میں چلے گئے اور دودھ اور پیشاب پیتے رہے
تندرست اور موٹے تازے ہو گئے پھر چرواہے کو قتل کر کے
اونٹ ساتھ لے گئے، کوئی شخص چیختا چلاتا ہوا آیا اور آپ کو
اطلاع دی۔ آپ نے تلاش کرنے والے سواروں کو ان کے
پیچھے روانہ کیا دن چڑھے سے پہلے انہیں گرفتار کر کے پیش
کر دیا گیا۔ آپ کے حکم کے مطابق سلائییاں گرم کر کے ان کی آنکھوں
میں پھردی گئیں پھر بطر مخالف یعنی دائیں بائیں ان کے ہاتھ پاؤں
کاٹے گئے انہیں داغنا نہیں گیا (خون بہنے دیا) بعد ازاں انہیں مینے
کی پتھر ملی گرم زمین پر ڈال دیا گیا پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا

باب ۳۵۹۲ سَمَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَارِيَيْنِ
والے مردوں کی آنکھوں میں سلائی پھرنے کا حکم دیا

(از قتیبہ بن سعید از حماد از ایوب از ابو قلابہ) حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عکّل یا عرینہ کے کچھ لوگ، ابو قلابہ کہتے
میں میں سمجھا ہوں عکّل کا لفظ کہا، مدینہ میں آئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں چند دودھ والی اونٹنیاں دلائیں اور فرمایا
انہیں لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ، ان کا دودھ مت پیو کہونکہ
وہ بیمار ہو گئے تھے) انہوں نے ایسا ہی کیا دودھ اور پیشاب
پیتے رہے جب صحت مند ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانور
بھاگ لے گئے۔ یہ خبر صحیح سویرے آپ کو پہنچی آپ نے ان کی
گرفتاری کیلئے چند سوار بھیجے، دن چڑھے سے پہلے سب گرفتار
ہو کر آ گئے، آپ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیے ان کی آنکھوں میں
لوہے کی گرم سلاخیں پھروادیں اور گرم پتھر ملی زمین پر ڈلوادیا

سَمَرًا عَلَيْهِمْ قَالُوا فِي الْحَرَّةِ كَيْسَتُسْقُونَ
فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مَرُوفًا
وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَحَادَبُوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ -

باب ۳۵۹۳ فِضْلِ مَنْ تَرَكَ

الْفَوَاحِشِ

۳۵۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
جُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظَاهِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ
عَادِلٌ وَشَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ
ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَقَامَتِ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ
قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي
اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَا أُمُورًا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَ
جَمَالَ إِلَى نَفْسِهِمَا قَالَ إِنْ لِيَ أَخَا فِي اللَّهِ
وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى
لَا تَعْلَمَ شِمَالُهَا مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ
يا محمد کبھی علم نہ ہوا۔

۳۵۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى قَالَ
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو سَرَارٍ

وہ لوگ پانی مانگتے رہے لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا (حتیٰ کہ
مر گئے)

ابو قلابہ کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی
خون کیا ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے اور اللہ اور رسولؐ سے جنگ کی
باب بے حیائی کے کاموں کو ترک کر دینے
والے کی فضیلت۔

(از محمد بن سلام از عبد اللہ از عبید اللہ بن عمر از جلیب بن
عبد الرحمن از حفص بن عاصم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
جب کہ سوائے اللہ کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ
تعالیٰ اپنے سائے میں پناہ دے گا۔ امام عادل (یعنی حاکم عادل
بادشاہ یا صدر وغیرہ) ایسا جوان جس نے جوانی کی امنگ سے عبادت
الہی میں صرف کی، (گناہوں سے بچا رہا) وہ شخص جس نے تنہائی
میں اللہ کو یاد کیا اور انسوجاری ہو گئے۔ وہ شخص جس کا دل
مسجد سے لگا رہتا ہے۔ وہ شخص جنہوں نے خالص رضائے الہی
کے لئے آپس میں محبت رکھی وہ شخص جسے ایک عالمی خاندان تو بہت
عورت نے زنا کے لئے بلایا لیکن اس نے (انکار کرتے ہوئے) کہا
میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جس نے نفل
صدقہ اتنا پوشیدہ دیا کہ دائیں ہاتھ کی چیسر کا ہاں

(از محمد بن ابی بکر از عمر بن علی)

دوسری سند (از خلیفہ بن خیاط از عمر بن علی از
ابو حازم) سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ آنحضرت

۱۷۰ ایک نماز پڑھ کر آتا ہے تو دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہے ۱۲ منہ محمدؐ نہ کسی دنیاوی غرض یا مطلب سے ہمارے زمانہ میں اس قسم کی محبت تو بالکل
منفوق ہو رہی ہے الامام سلمہ اللہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ يَدَيْهِ
 وَمَا بَيْنَ كُنْهِهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِأَجَلَةٍ -

باب ۳۵۹ اثْمُ الزَّانَاةِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنِ مَنْ زَنَى
 لَا تَقْرُبُوا الزَّانِيَاتِ كَا فَاحِشَةٍ
 وَسَاءَ سَبِيلًا -

۶۳۴۲۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ
 قَالَ لَأَحَدٍ ثَلَاثُ حَدِيثَاتٍ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ
 بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
 تَقْرُبُوا الزَّانِيَةَ وَمَا قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
 أَنْ تَرَفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهِرَ الْجَهْلُ وَيُسْرَبَ
 الْخُبْرُ وَيُظْهِرَ الزَّانَا وَيَقْلُ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ
 النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِحَسَيْنٍ امْرَأَةٌ الْقِيمُ
 الْوَاحِدُ -

۶۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ النَّبِيِّ قَالَ
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا
 الْفَضِيلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی
 ضمانت دے میں اسے بہشت کی ضمانت دیتا ہوں یہ

باب زانیوں کا گناہ -

(سورہ فرقان میں) ارشاد الہی ہے (مومن)
 زنا نہیں کرتے رسولہ بنی اسرائیل میں) فرمایا زنا
 کے قریب مت جاؤ وہ بیحیائی اور بربط طریقہ ہے۔

(از داؤد بن شیب از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد کوئی شخص
 نہ سُنائے گا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
 تھے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یا فرمایا قیامت کی علامات
 میں سے یہ بات ہے کہ علم کٹیں اٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے
 گی، شراب کا استعمال ہوگا، زنا علانیہ ہو جائے گا، ثرود کم اور
 عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، حتیٰ کہ ایک ایک مرد کے پاس چار
 عورتیں ہوں گی یہ

(از محمد بن ثنی از اسحاق بن یوسف از فضیل بن عزوان)
 از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی بربط کرنا ہے تو اس وقت

۱۔ شرمگاہ سے حرام کاری نہ کرے اور زبان سے بُرے الفاظ نہ نکالے ۱۲۔ منہ سے اکثر گناہ دنیا میں انہی چیزوں (دونوں) سے صادر ہوتے ہیں جس نے
 ان دونوں کو جائز استعمال کیا کامیاب ہو گیا ۱۳۔ منہ سے یعنی ایسا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو کیونکہ اللہ سبحانہ سب گناہوں کے بعد عمرے میں
 مرے ۱۴۔ منہ سے جیسے ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے ایک فیصدی مسلمان ایسا نہیں نکلتا جو اپنے کچھوں کو دین کا علم سکھائے جس کو دیکھیں دنیا لکھنے کی فکر میں ہے
 اللہ تعالیٰ کا بڑا افضل یہ سمجھنا چاہیے کہ اس نے اس زمانہ میں دین کی کتابوں کے اردو میں ترجمے کرانے اگر یہ ترجمہ نہ ہوئے ہوتے تو شاید دین کی باتیں جاننے والا ہزار مسلمانوں میں
 ایک ہی نہ نکلتا کیونکہ عربی زبان کی تفصیل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں ۱۵۔ منہ سے قسطلانی نے کہا شاید یہ اس زمانہ میں ہوگا جب زمیندارین کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اس
 وقت کے لوگ جہالت سے پچاس پچاس عورتیں رکھیں گے میں کہتا ہوں یہ امر تو ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے بہت سے رئیس اور امیر لوگ باوجودیکہ ایک عورت کو بھی
 سچا لے کر قوت نہیں رکھتے لیکن ہوں گے ہمارے انہوں نے سو سو دو سو لاکھ ہزار ہزار بی بیوں اور عورتیں رکھ چھوڑی ہیں انہیں ان کو ہدایت کسے ۱۶۔ منہ سے

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْشُرُ حِينَ يَكْشُرُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِرَبِّهِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَتَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنَّ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَتَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ -

۳۴۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْأَثَمِ عَنْ زَكَوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْشُرُ حِينَ يَكْشُرُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْعُودٌ وَاسْتَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي الذَّنْبِ اعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَفٍّ قَالَ أَنْ تَسْتَقِلَّ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَفٍّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وہ حالت ایمان میں نہیں ہوتا، چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، قاتل جس وقت مسلمان کو قتل کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا ایمان کیسے جدا ہو جاتا ہے؟ انہوں نے کہا اس طرح سے پہلے اپنی انگلیوں کو قہقہی کیا پھر نکال لیں، پھر فرمایا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو پھر اس میں اس طرح ٹوٹ کر آ جاتا ہے، انہوں نے دوبارہ انگلیوں کو قہقہی کیا۔

(از آدم از شعبہ از اعمش از نوکوان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا، اور چور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں ہوتا، شرابی جب شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور توبہ کا موقع ان سب کے لئے باقی ہے۔

(از عمرو بن علی از یحییٰ از سفیان از منصور و سلیمان از ابو داؤد الزہری البیہقی) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ گناہ کہ تو اللہ کے برابر کسی اور کو بنائے حالانکہ اس خدا ہی نے تجھے پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ انہیں کھانا پڑے گا۔ میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں ہم سے سفیان ثوری نے بحوالہ واصل بن جہان از ابو داؤد الزہری البیہقی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ عَمَدٌ
فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَمَّانَ حَدَّثَنَا
عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَ
وَأَمِلَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسِيرَةَ قَالَ
دَعَا دَعَاهُ -

باب ۲۵۹۵ رَجَمَ الْمُحْصَنِينَ
وَقَالَ أَحْمَسُ بْنُ زَيْلٍ بِأَخْبَرَهُ
حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا زَيْلٌ -

۲۵۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ حُلَيْنَ
رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهَا
بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
۲۵۹۷ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَمْرُكَ قَبْلَ سُورَةِ
التَّوْبَةِ أَوْ بَعْدُ قَالَ لَا أَدْرِي -

علیہ السلام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ عمر بن ابی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبد الرحمن بن بکر
سے بیان کی۔ عبد الرحمن بن بکر نے ہم سے یہ حدیث بحوالہ سفیان ثوری از اعش منصور
اور اصل از ابو داؤد از ابو مسیرہ روایت کی تھی چنانچہ انہوں نے کہا تو اپنی اس
سند کو چھوڑ دے چھوڑ دے (یعنی از ابو داؤد از عبد اللہ بن مسعود روایت)

باب شادی شدہ کو جرم زنا میں سنگسار کرنا

امام حسن بصری رح کہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی بہن
سے زنا کرے تو اس پر زنا کی حد جاری کی جائے گی یہ

(از آدم از شعبہ از سلمہ بن کہیل از شعبی) حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے جب جمعہ کے دن ایک عورت کو سنگسار کیا تو کہنے لگے میں
نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق جرم کیا

(از اسحاق از خالد) شیبانی کہتے ہیں عبد اللہ بن ابی اوفی
سے میں نے دریافت کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جرم
کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے پوچھا سورۃ نور کے
نازل ہونے سے قبل یا بعد؟ انہوں نے کہا معلوم نہیں ہے

۱۲۵۷ میں بنو مسیرہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲۵۸ میں ابو داؤد از عبد اللہ بن مسعود کے بیچ میں ابو مسیرہ کا واسطہ نہیں ہے ۱۲۵۹ میں اس کو کہتے ہیں ابو بلح
صحیح کر کے جماع کر چکا ہو ایسا محض اگر زنا کرے تو ہماری ضرورت میں اس کو پتھر سے مارنا ناجائز ہے اگر غیر محض ہے تو سو کوڑے
پڑیں محض ہے تو سنگسار کیا جائیگا یہ قول لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا کہ جو کوئی محرم عورت سے زنا کرے وہ قتل کیا جائے گا
اور ابو داؤد اور دارقطنی نے ہر بار سے نکالا میں اپنے ماموں سے ملا ان کے ساتھ ایک جہز تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجیا ہے اس لئے کہ میں ایک شخص
کو قتل کروں میں نے اپنے باپ کی جورو سے نکاح کر لیا ہے امام احمد بن حنبل اسی کے قائل ہیں کہ محرم سے زنا کرنے کی سزا قتل ہے محض ہو یا غیر محض ۱۲۶۰ میں
۱۲۶۱ اسماعیل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ کی کتاب کے موافق کوڑے لگا دے امام احمد اور بعض علماء کا یہی قول ہے کہ زانی محض کو پہلے سو کوڑے لگائیں گے پھر
کوڑے لگا کر جرم کریں گے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کوڑے نہ لگائیں صرف جرم کر دیں گے امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماضی
کو جرم کر لیا اس میں کوڑے مارنے کا ذکر نہیں ہے ۱۲۶۲ میں نے کہا کہ حکم ہے ۱۲۶۳ میں نے کہا کہ حکم ہے ۱۲۶۴ میں نے کہا کہ حکم ہے ۱۲۶۵ میں نے کہا کہ حکم ہے ۱۲۶۶ میں نے کہا کہ حکم ہے
دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کے اترنے کے بعد جرم کیا کیونکہ سورۃ نور مسند یا سند بخاری میں اس کی روایت ابو یوسف پر ہے خود ایک
میں میں شریک تھے حالانکہ ابو یوسف نے اسے روایت نہیں کیا ہے لیکن میں نے اسے روایت کیا ہے اور بعض محققین (باقی صفحہ ۱۸)

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ رَأَى فَتَنَهُ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَ وَكَانَ قَدْ أُحْصِيَ -

بَابُ ۳۵۹ لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ لَعْمَرٍ أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الْقَلَمَ دُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَغَيْرِ الشَّيْءِ حَتَّى يَذَرِكَ وَعَنِ الثَّانِي حَتَّى يَسْتَقِظَ -

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَادَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از یونس از ابن شہاب از ابولہم ابن عبد الرحمان) جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے بیان کیا میں نے زنا کیا ہے اور چار بار (زنا کا اقرار کر کے) اپنے خلاف گواہی دی۔ چنانچہ آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا وہ شخص شادی شدہ تھا۔

باب دیوانے مرد یا دیوانی عورت پر رجم کی سزا عائد نہ ہوگی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین اشخاص مرفوعہ قلم ہیں ایک دیوانہ جب تک کہ وہ حالت عقل نہ آجائے دوسرے بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے تیسرے سویا ہوا جب تک بیدار نہ ہو جائے

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابولہم وسعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے آپ کو باوازی بلند کہا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے سن کر منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے متواتر چار مرتبہ

خطبہ شہید لقیہ صحیفہ سابقہ (حدیث مشہور سے جائز ہے رجم کی حدیث مشہور ہے علاوہ اس کے قرآن کی آیت میں ہم موجود تھا الشیخ والشمۃ اذا زانیۃ فرمے کہ اس آیت کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہے اور حضرت عمرؓ نے ہر مرتبہ فرمایا رجم اللہ کی کتاب میں موجود ہے ایسا نہ ہو آئندہ کوئی شخص یہ کہے میں رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے اپنی اپنی غلطیوں کے زمانہ میں برابر رجم کیا اس کا انکار کرے وہ بدعتی اور گمراہ کا روگراہ ہے ۱۳۱ھ حاشیہ صفحہ ۱۵۱ جب جنون کی حالت میں زنا کے مرتکب ہوں اگر زنا کے بعد دیوانے ہو جائیں تو رجم میں دیر نہ کریں مگر کوڑے اس وقت تک نہ ماریں گے جب تک ان کی دیوانگی رفع نہ ہو ۱۳۲ھ اس کو لیونکی نے جدیدیات میں وصل کیا، ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کے سنانے ایک عورت دیوانی لائی گئی وہ حاملہ بھی تھی اس نے زنا کی تھی حضرت عمرؓ نے اس کو رجم کرنا چاہا اس وقت حضرت علیؓ نے یہ حدیث سنانی حضرت عمرؓ نے کہا تم پہنچتے ہو اور اس کو چھوڑ دیا اس کو باوازی اور سنانی اور ابن حبان نے بھی نکالا ان کی روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ وہ حاملہ تھی ۱۳۲ھ

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جُمُعًا فَقَالَ لَهُمَا مَا جَعَلْتُمَا فِي كِتَابِكُمَا قَالُوا آيَاتُ أَحْبَارِنَا أَحَدُهُمَا تَحْمِيذُ الْوَجْهِ وَالْجَنَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَةِ فَإِنِّي بِهَا قَوْمٌ أَحَدُهُمْ يَدْعُو عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ ادْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَقَامَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْجًا قَالَ ابْنُ عَسَاكَ قُرْجَاهَا عِنْدَ الْبَلَدِ قَرَأْتُ الْيَهُودِيَّ أَحْنَى عَلَيْهَا -

باب ۳۵۹۹ الرجم بالمصلى

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ بِالزُّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمد بن عثمان از خالد بن مخلد از سلیمان از عبد اللہ بن دینار) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور ایک یہودن پیش کئے گئے انہوں نے زنا کیا تھا آپ نے یہودیوں سے پوچھا تمہاری کتاب (تورات) میں اس جرم کی کیا سزا ہے؟ کہنے لگے ہمارے علماء نے تو مرنے کا لکھنا، دم کی طرف رخ کر کر سوار کرنا ہے

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تورات ان سے منگو ایسے! آپ نے منگوائی چنانچہ یہودیوں میں سے کسی نے آیت رجم پراپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے قبل و بعد کی آیات پڑھنے لگا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے سے نکلی، چنانچہ آپ نے دونوں مرد و عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں دونوں بلاط کے پاس رجم کئے گئے میں نے دیکھا رجم کے وقت مرد و عورت پر جھکا جا رہا تھا۔

باب عید گاہ میں رجم کرنا ہے

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از ابو سلمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر زنا کا اعتراف کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے رخ انور پھیر لیا حتیٰ کہ اس نے چار بار اپنے خلاف گواہی دی (چار بار زنا کا قائل کیا) تب اس سے آپ نے دریافت فرمایا تو دیوانہ تو نہیں؟ عرض کیا نہیں! پھر آپ نے پوچھا تو شادی شدہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں! آپ نے صحابہ کرام رضو کو اس کے رجم کرنے کا حکم دیا اور اسے عید گاہ میں رجم

کے لئے لے کر ہر دم کی طرف منہ کر کے ٹھکانا اور پھر ان بعضوں نے کہا تجیر کے معنی یہ ہیں کہ ایک جاوڑ پر زانی اور زانیہ کو اس طرح بٹھانا کہ ایک کا منہ ایک طرف ہے اور دوسرے کا دوسری طرف بعضوں نے کہا جھکا کر کھڑا کرنا جیسے رکعت کرتے ہیں ۱۲ قسطان سے یعنی عید گاہ کے پاس یا خود عید گاہ میں کیونکہ عید گاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جائزہ عورتوں کو بھی عید گاہ میں آنے کا حکم دیا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

أَبَاكَ جُنُودٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتُ قَالَ نَعَمْ
فَأَمَرَهُ بِهَ قَرْجِمَ بِالْمَصْلَةِ فَلَمَّا أَرْلَقَتْهُ
الْحِجَارَةُ قَرْجًا دُرَّكَ قَرْجِمَ حَقٌّ مَاتَ فَقَالَ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ أَوْصَلَتْ
عَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ
فَصَلَّى عَلَيْهِ

کیا۔

کر دیا گیا جب پتھروں کی مار پڑی تو بھاگ نکلا لوگوں نے پتھر پیلے
میدان میں اسے پکڑ لیا وہاں مارا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ آپ نے اس
کے حق میں اچھے کلمات کہے اور نماز جنازہ پڑھی۔
یونس اور ابن جریج نے زہری سے فصلی علیہ کا لفظ نقل نہیں
کیا۔

بَاب ۳۶ مَن أَصَابَ ذَنْبًا
دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا
عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا
جَاءَ مُسْتَغْفِرًا قَالَ عَطَاءٌ
يُعَاقِبُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَكَأَنَّ
يُعَاقِبُ لَيْلِي جَامِعَةٍ فِي رَمَضَانَ
وَأَنَّ يُعَاقِبُ عَنْهُمَا حَبِ الطَّلَبِ
وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ
مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اگر کسی نے حد سے کم درجے کا کوئی گناہ
کیا پھر امام (حاکم) کو مطلع کیا اور مسئلہ دریافت کیا تو اب
توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہ دی جائے گی۔
عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہ دی، ابن جریج کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہ دی جس
نے رمضان میں (بحالتِ روزہ) جماع کیا تھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کوئی سزا نہ دی جس نے
(بحالتِ احرام) ہرن کا شکار کیا تھا یہ
اس باب میں وہ حدیث مروی ہے جو جو الہ ابو
عثمان از ابن مسعود از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی گئی ہے۔

لے ایک روایت میں یوں ہے کہ نہیں پڑھی مگر ثابت مقدم ہے نفی پر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ امام میں اس پر نماز پڑھے ادا نام احمد سے یہ منقول ہے کہ امام اور
اہل فضل کو اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے باقی لوگ پڑھ لیں لیکن غامدیکہ حدیث میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ اس نے
ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ اپنے ماعز کے حق میں بھی فرمایا کہ کوئی توبہ ماعز کی توبہ سے
افضل نہیں ہے ایک روایت میں ہے کہ ماعز نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت جہانمے دی جائے تو سب کو کافی ہو نساہ کی روایت میں یوں ہے میں نے ہار
کو دیکھا وہ بہشت کی ہر دہن میں غوطہ لگا رہا ہے عیش کر رہا ہے سبحان اللہ گویا ماعز سے ایک قصور ہو گیا مگر اس قصور کی انہوں نے ایسی تلافی کی کہ بارشائیر
اپنی جان کی بچھ پر دانہ کی اور خوشی سے توبہ کر کے جان دی ۱۲ منہ ۱۲ منہ مثلاً اجنبی عورت کا بوسہ لیا یا اس سے محاسن کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھ
سے خطا ہو گئی اور اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی آپ نے فرمایا نماز پڑھنے کا کفارہ ہو گئی ۱۲ منہ ۱۲ منہ حدیث اور ابو موسیٰ کا ذکر بھی ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ
نہوں میں ابن مسعود کے بدل ابو مسعود سے وہ غلط ہے۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا ہاتھ لیا پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ سے بیان کیا اس وقت یہ آیت اتری اَقِمُوا الصَّلَاةَ طَهَّرُوا فِيهَا رُءُوفًا وَقَدْ كَفَرْنَا بِكُمْ لَمَّا جَاءَكُمْ اَلْحَسَنَاتِ وَلَا هِيَ بَيْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ع۔ بلکہ ایک بکری قربانی کرنے کا حکم دیا اسے سعید بن منصور نے دھل کیا ۱۲ منہ

۳۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ حَاكِمًا أَلَّا يُدْعَى
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرٍ فِي رَمَضَانَ
فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ
صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاطْعِمْ سِتِينَ
مُسْكِينًا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَتَا بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْجِدِ قَالَ احْتَرَقْتُ
قَالَ مَهْذُوقًا وَقَعْتُ بِأَمْرٍ آتِي فِي رَمَضَانَ
فَقَالَ لَهُ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَعَلَ
وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ لَيْسَ فِي جِوَارٍ وَمَعَهُ طَعَامٌ
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الْمُخْتَرِقِ
فَقَالَ هَآ أَنَا ذَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ
بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ
قَالَ فَكُلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ
أَبْنُ قَوْلِهِ أَطْعِمُوا أَهْلَكَ -

از قتیبہ از لیسث از ابن شہاب از محمد بن عبد الرحمن حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ماہ رمضان
میں اپنی عورت سے جماع کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تجھے غلام آزاد کرنے کی
توفیق ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا دو ماہ کے (سواہ)
روانے رکھ سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا
کھلا دے۔

لیث بن سعد نے بحوالہ عمرو بن حارث از عبد الرحمن بن
قاسم از محمد بن جعفر بن زبیر از عباد بن عبد اللہ بن زبیر از حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی وہ کہتی ہیں ایک شخص مسجد میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا میں تو جل چکا۔ آپ نے
فرمایا کیوں کیا ہوا؟ کہنے لگا میں رمضان میں (بحالت روزہ)
اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا آپ نے فرمایا تو صدقہ دے کہنے لگا
میرے پاس تو کچھ نہیں ہے پھر (وہ کہیں) بیٹھ گیا۔ اتنے میں
ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گدھے پر کوئی
طعام بھرا ہوا لے آیا۔

اس حدیث کا راوی عبد الرحمن کہتا ہے معلوم نہیں وہ کونسا
طعام تھا۔ عرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو دُفخ
میں جل چکا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ
نے فرمایا جا یہ کھانا لے جا اور اسے خیرات کر دے، کہنے لگا یا رسول اللہ
کے خیرات دوں؟ اُسے جو ہم سے زیادہ ضرورت مند ہو میرے گھر میں تو تھوڑا سا کھانا بھی نہیں، آپ نے اچھا تم لوگ ہی کھا لو۔

امام بخاری کہتے ہیں پہلی حدیث زیادہ صاف ہے اس میں یوں ہے اچھا اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔

باب ۶۰ اِذَا اقْتَرَبَ الْحَدُّ

وَكَمْ يُبَيِّنُ هَلْ لَكُمْ مَوَازٍ تَسْتَوِي عَلَيْهِ

باب اگر کوئی شخص امام (حاکم) کے سامنے

غیر واضح اقرار جہرم کرے تو کیا امام پر مذہبی پوٹ کر سکتا ہے؟

دوسری روایت میں یوں ہے کعبہ رملی مرقی ۱۲ منہ اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں اور طبرانی نے اوسط میں واصل کیا ہے

۶۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اسْلَعِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا أَقَاتُهُ عَلَى قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا أَقَاتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعُو قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدًّا لَكَ۔

بَاب ۳۶۔ هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمَقْرَعِ لَعَلَّكَ لَسْتَ أَوْ غَمَزْتُ۔

۶۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَسْنَا أَلَى مَا عَزَبَ مَالِكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبِلْتَ

(از عبد القدوس بن محمد از عمرو بن عاصم کلابی از بہام ابن یحییٰ از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حد کا گناہ کیا ہے۔ آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا (کوئی گناہ کیا ہے؟) اتنے میں نماز کا وقت آگیا اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص بھر کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حدی گناہ کیا ہے۔ اللہ کی کتاب کے مطابق مجھے سزا دیجئے آپ نے فرمایا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی ہاں پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا بس اللہ نے تیرے گناہ کو یا تیری سزا کو معاف کر دیا۔

باب امام (حاکم اسلام) کا اقراری مجرم سے یوں کہنا "نہیں تو نے مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا؟"

(از عبد اللہ بن محمد جعفری از وہب بن جریر از والدش از یعلیٰ بن حکیم از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ماسر بن مالک سلمی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا) تو آپ نے اس سے پوچھا شاید تو نے بوس و کنار کیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا؟

بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اگر

کوئی حدیث گناہ کر کے توبہ کرتا تھا امام یا حاکم کے سامنے آئے تو اس پر سے حد کا قسط ہوجاتی ہے بعضوں نے کہا اس شخص نے کوئی صغیر گناہ کیا تھا کیونکہ نماز یا زنا سے وہی گناہ صاف ہوجاتے ہیں جو صغیر ہیں۔ میں کہتا ہوں ہرگز کی روایت میں اس کی تصریح ہے کہ یہ گناہ زنا تھا بعضوں نے یوں تاویل کی ہے شاید اس نے مقدمات زنا کو بھی زنا سمجھا دالہ اللہ علیہ وسلم نے ان کو معاف کر دیا کیونکہ زنا سمجھا ہوا ہے۔

أَوْ غَمَزَتْ أَوْ نَظَرَتْ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَرَأَيْتَ لَا يَكْفِي قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ
أَمَرَ بِرَجُلِهِ -

**بَاب ۳۶ سُؤَالِ الْإِمَامِ
الْمُقَرَّرِ هَلْ أَحْصَنَتْ -**

بھی کیا ہو۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي
سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ
فِي الْمَسْجِدِ فَتَادَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَنْبِي
يُرِيدُ نَفْسِي فَأَعْرِضْ عَنْهُ الشَّيْءُ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّقَ بِعِقْدِي وَجْهِي الَّذِي
أَعْرِضْ عَنْهُ قَبْلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
ذَنْبِي فَأَعْرِضْ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِي وَجْهِي الشَّيْءُ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرِضْ عَنْهُ فَلَمَّا
شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ الشَّيْءُ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْهَا الْجُنُونُ
قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَحْصَنَتْ قَالَ
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبُوا فَأَرْجُمُوهُ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ
بِالْمِصْلِ فَلَمَّا أَزَلَقَتْهُ الْحَبَارَةُ جَمْرًا
حَتَّى أَذْزَكْنَاهُ بِالنَّحْوَةِ فَرَجَمْنَاهُ -

سے دھچکا ہوگا انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ نے صاف صاف
پوچھا کیا تو نے اس سے دخول کیا؟ انہوں نے کہا جی ہاں تب
آپ نے انہیں رحم کرنے کا حکم فرمایا۔

**بَاب ۳۷ اقْرَارِی مَجْرَمٍ سَے اِمَام کا یہ دریافت کرنا کیا
تو شادی شدہ ہے؟ جس نے بیوی سے جماع**

(از سعید بن عفیر از لیث از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب
از ابن مسیب والوسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص جھڑ
ہو کر باؤز بلند کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے؟ آپ
نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ پھر آپ کے سامنے ہو کر عرض
کرنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے چنانچہ جب چار مرتبہ
وہ اس طرف اپنے خلاف خود گواہی دے چکا تو آپ نے اسے
پاس بلایا اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں کہنے لگا نہیں یا رسول اللہ
میں دیوانہ نہیں۔ آپ نے پوچھا اچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے؟
عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ چنانچہ آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ
اسے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس
نے حضرت جابر بن عبد اللہ الصضاری رضی اللہ عنہما سے سنا (یعنی
ابو سلمہ نے) کہ جابر نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا
جنہوں نے اسے سنگسار کیا ہم عید گاہ میں اسے لے گئے اور جرم
کیا جب اس پر پتھر اڑا دیا تو وہ بھاگ نکلا لیکن ہم نے اسے
مدینے کی پیٹریلی زمین میں پکڑ لیا اور پتھر مار مار کر ختم کر دیا۔

بلکہ لوگ تو اس کو پیچھے دوڑتے دوڑتے ٹھک گئے تھے لیکن عبد اللہ بن امیہ نے اونٹ
کی ایک ہڈی اس کو ماری وہ مر گیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اور لوگوں نے بھی
مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا ۱۲ منہ

باب ۳۶۰ فی الزنا

باب زنا کا اقرار کر لینا۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَشْهَدُكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأُذِنَ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنْ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَفَرَنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَضَاءَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جُلْدٌ لِكُلِّ مِائَةٍ الشَّاةِ وَالتَّخَادِمُ مَرْدٌ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَعْدِيَا أَنْتَ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا فَعَدَا عَلَيْهَا فَأَعْلَفَتْ فَارْجُمُهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشْهَدُكُمْ فِيهَا مِنْ الزَّهْرِيِّ فَارْجُمُهَا قُلْتُهَا وَرَجُمْتُهَا سَكَنَتْ۔

(از علی بن عبد اللہ الشافعیان از زہری از عبد اللہ) ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما دونوں حضرات کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ کتاب اللہ کے مطابق ہمارے مقدمہ کا فیصلہ کر دیجئے یہ سن کر اس کا مخالف فریق کھڑا ہوا، وہ اس کی نسبت زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے مقدمہ بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا اس نے اس (فریق ثانی) کی بیوی سلنے کیا میں نے سوکیریاں اور ایک غلام دے کر اپنے بیٹے کو اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ اس کے بعد میں نے متعدد علماء سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا تیرے بیٹے پر سو کوڑے لگانا ضروری ہیں۔ اور ایک برس تک جلا وطنی بھی اور اس کی بیوی پر (جرم زنا کی وجہ سے) رجم۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دوں گا۔ سوکیریاں اور ایک غلام جو تو نے دیا ہے وہ سب واپس لے لے (تو راجا بھی تیرے بیٹے پر سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک برس تک جلا وطنی بھی ہوگی اور اے اُنیس تو صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اسے رجم کر دینا چاہیے اس عورت نے اقرار کر لیا۔ تو اُنیس نے اسے رجم کیا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا آیا جس شخص کا بیٹا تھا اس نے یوں نہیں کہا کہ علماء نے مجھ سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے انہوں نے کہا مجھے اس میں شک ہے کہ زہری سے میں نے یہ سنا ہے یا نہیں اس لئے میں نے کبھی بیان کیا، کبھی سکوت کیا (یعنی نہیں کیا)

۴۳۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ
تَطُولَ بِالنَّاسِ نَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ
لَا نُحِبُّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُصَلُّوا بِتَرَاهِ
فَرِيضَةٍ أَتَرَاهَا اللَّهُ أَلَا وَنَا الرَّجْمَ حَتَّى
عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَى إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ
أَوْ كَانَ الْحَمْدُ أَوْ لَا غَيْرَ قَالَ سَفْيَانُ
كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَهُ بَعْدَهُ -

بَاب ۳۶ رَجْمُ الْمُحْبِلِيْنَ

الرَّجَا إِذَا أَحْصَتْ -

۴۳۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَثَبَةَ
ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُخْرِجُ
رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِثْنَى وَهُوَ
عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي أُخْرَى حُجَّةٍ حَجَّهَا
إِذَا رَجَعَ إِلَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ
رَجُلًا آتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ
لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فَلَا تَقُولُ اللَّهُ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عبد اللہ ابن

عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے مجھے
اندیشہ ہے کہ میں بہت عرصہ گزرنے کے بعد لوگ یہ کہنے لگیں ہیں
کتاب اللہ میں رحم کا حکم نہیں ملتا چنانچہ جو حکم اللہ نے بطور فریضہ
دیا ہے اسے چھوڑ کر گمراہ بن جائیں۔ سنو! جو مسلمان شادی شدہ
ہو کر زنا کرے اور زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا عورت کا حمل ظاہر
ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے تو اسے رحم کرینگے سفیان کہتے ہیں مجھے تو
یہ حدیث اسی طرح یاد ہے، اور سنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
زانی کو رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔

باب اگر شادی شدہ عورت زنا کے ذلیعہ

حاملہ ہو جائے تو اسے سنگسار کریں گے

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح ابن عباس
شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں مہاجرین میں سے کئی لوگوں کو تعلیم دیا
کرتا تھا ان میں عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک
روز حج کے آخر میں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے
ہوئے تھے اتنے میں عبد الرحمان رضی اللہ عنہ لوٹ کر آئے اور
کہنے لگے کاش تم بھی یہ واقعہ دیکھتے کہ ایک شخص آج حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا امیر المؤمنین آپ فلاں شخص کے
مطلق کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتا ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا
تو میں فلاں صاحب (طلحہ بن عبید اللہ) سے بیعت کر دوں گا کیونکہ
خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تو اچانک بیعت ہو گئی تھی یہ سن کر

لے یعنی بچ جانے کے بعد کیونکہ حمل کی حالت میں رجم کرنا جائز نہیں اسی طرح کہ ہم نے اس لئے کہ اس میں بچہ کی ہلاکت کا خوف ہے اسی طرح اگر حاملہ عورت پر قصاص
واجب ہو تب بھی وضع حمل کے بعد قصاص میں گئے ۱۲ منہ سے قرآن اوردین کیسے اُن کی سکھاتا حالانکہ ابن عباس یہ نسبت ان کے بہت کم عمر تھے ۱۲ منہ ۵۵ ان
الجواب میں جہاں کہیں احسان کے مشنقات آئے ہیں ان کا ترجمہ ہم نے صراح یا شادی کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ نکاح کے بن جراح بھی واقع ہو ہو جائے ذاق

مَا كَانَتْ بَعِيَّةُ كَرْنِي بِكُرْ إِلَّا قُلْتُهُ قَتَمْتُ
فَغَضِبَ عُمَرُو قَالَ إِيَّيْ أَنْ شَاءَ اللَّهُ لَنَقَامَنَّ
الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَمَّدٌ هُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ
يُرِيدُونَ أَنْ يَغُصُّوَهُمْ أُمُودُهُمْ قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِقَاعَ النَّاسِ
وَعَوَاءَهُمْ وَآلَهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ
عَلَى قُرْبَاكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ وَأَنَا
أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا
عَنَّا كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لَا يَعُوهَا وَأَنْ لَا
يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا قَامِرُهُمْ حَتَّى
تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّمَا دَانَا الْهَجْرَةَ وَ
السَّنَةَ فَتُخْلَصُ بِأَهْلِ الْفَقْهِ وَأَشْرَافِ
النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُمْتَكِنًا فَبِعِيَّةِ
أَهْلِ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوهَا عَلَى
مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُو مَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ لَا قَوْمَ مِنْ بَدَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ قَوْمُهُ
بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ مَنَّا
الْمَدِينَةَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَلْتُ الرَّوَاحَ حِينَ ذَاغَتِ
الشَّمْسُ حَتَّى أَجِدَ سَعِيدَ بْنِ زَيْدٍ بِي عَمْرُو
ابْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْمَنَابِرِ فَجَلَسْتُ

حضرت عمر سخت غصے ہوئے اور کہنے لگے انشاء اللہ میں آج شام کو خطبہ
دوں گا اور انہیں ان لوگوں سے بچنے کی تاکید کروں گا جو زبردستی
صاحب حق کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
یہ سن کر کہا امیر المؤمنین ایسا نہ کیجئے یہ تو حج کا موقع ہے یہاں ہر
قسم کے کم ظرف اور پست خیال لوگ بھی جمع ہوتے ہیں لہذا جب
آپ خطبہ سنانے کھڑے ہوں گے تو آپ کے قریب اسی قسم کے
لوگ اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں ڈرتا ہوں کہ آپ جو بات فرمائیں
گے نامعلوم اس کا مفہوم یہ لوگ کیا لیں گے نہ صحیح طور پر یاد رکھیں
گے نہ صحیح مفہوم لیں گے لہذا آپ یہاں چھوڑئے جب آپ مدینے
پہنچ جائیں جو دارالہجرت والستہ ہے مٹاں آپ کو سمجھ دار اور شریف
لوگوں سے سابقہ پڑے گا اطمینان سے جو چاہیں فرما سکتے ہیں وہ
لوگ صاحبِ مسلم ہیں آپ کی گفتگو یاد رکھیں گے اور جو صحیح
مطلب ہو گا وہی بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
اچھا خدا کی قسم میں مدینے پہنچ کر پہلے پہل جو خطبہ سناؤں گا اس
میں ہی بیان کروں گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ہم لوگ مدینے میں
اس وقت آئے جب ذوالحجہ ختم ہو رہا تھا جمعہ کے دن ہم سلوکِ حطّے
ہی نماز کے لئے چلے مسجد میں پہنچ کر دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن
نفیل منبر کے متصل بیٹھے تھے میں ہی ان کے قریب بیٹھ گیا میرے گھٹنے
ان کے گھٹنوں سے ملے ہوئے تھے، بتوڑی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب میں نے انہیں آتے
دیکھا تو سعید بن زید سے کہا کہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ باتیں

۱۔ اتنا غصہ میں نہیں نے ان کو کہی نہیں دیکھا ۱۲ منہ ۱۱ ج کلام اپنی حیثیت اور استعداد سے باہر ہے چاہتے ہیں بڑا رو ظلم اس میں دخل دیں ۱۲ منہ ۱۱ یعنی سنت
نہرولین حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگ قرآن اور حدیث سے خوب واقف ہیں ۱۲ منہ ۱۱ ایک روایت میں ہے ان کے بازو بیٹھ گیا ۱۲ منہ

حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتَيْهِ دُكْبَتَهُ فَلَمَّا أَشْبَهَ
 أَنْ خَرَجَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا دَرَأَ يَسْهُةً
 مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِ عَمْرِو بْنِ
 نَسِيلٍ لَيْفَ لَوْنِ الْعُشْبَةِ مَقَالَهُ لَمْ يَعْظَمَا
 مِنْهُ اسْتَحْلِفَ فَأَنْكَرَ لِي وَقَالَ مَا عَصَيْتُ
 أَوْ يَتَوَلَّ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عَمْرُو عَلَى
 الْبُنْبُرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمَوْذُونُونَ قَامَ فَأَتَانِي
 عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ آمَّا بَعْدُ فَأَتَانِي
 فَأَمَلْتُ لَكُمْ مَقَالَهُ قَدْ قَدَّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا
 لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَحَبُّي فَمَنْ عَقَلَهَا
 وَوَعَاَهَا فَلْيَمْدِدْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ
 رَاحِلَتُهُ وَمَنْ حَفِئَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا
 أُجِدُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ
 مُحَمَّدًا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ
 عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةً
 الرَّجْمِ فَقَرَأَهَا وَعَقَلَهَا وَوَعَّيْتُهَا
 رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخَشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ
 قَصَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللَّهِ مَا نَجِدُ
 آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَمْلُؤُوا بَنِيهِ وَنُصِيَّةً
 أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى

کہیں گے جو انہوں نے فرمانے میں کبھی نہیں کہیں انہوں نے اسے
 تسلیم نہ کیا اور کہنے لگے مجھے تو یہ اُمید نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کہیں
 جو اس سے پہلے نہیں کہیں تھیں، الغرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر
 پر بیٹھے جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے پہلے
 اللہ کی کما حقہ حمد و ثنا کی پھر کہا اما الجہاد میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں
 جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا تھا مجھے معلوم نہیں یہ گفتگو
 میری آخری گفتگو موت کے قریب ہو چنانچہ جو شخص اس بات کو سمجھے
 اور یاد رکھے اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک اس کی اپنی پہنچ
 اس بات کو مشہور کرے اور جو شخص نہ سمجھے تو میں کسی کے لئے یہ روا
 نہیں سمجھتا کہ چہرہ جوٹ باندھے، دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن نازل کیا، اسی قرآن میں
 آیت دجہم بھی اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہم نے اسے پڑھا اس کا مطلب
 سمجھا اسے محفوظ رکھا آپ نے اس پر عمل کیا زنا کرنے والے کو
 سنگسار کیا اور ہم لوگ بھی آپ کے وصال کے بعد زانی کو سنگسار
 کرتے آئے، اب مجھے خطرہ ہے کہیں ایک مدت گزر جانے کے بعد
 کوئی شخص **دجہم** کہے خدا کی قسم دجہم کی آیت کتاب اللہ میں ہم نہیں پاتے
 اور اللہ کا ایک فرض جسے اس نے نازل کیا ترک کر کے گمراہ ہو جائے
 دیکھو (ہوشیار رہو) جو شخص مرد ہو یا عورت محض **دجہم** ہوئے (وہ)
 شادی شدہ جو جماع بھی کر چکا ہو) زنا کرے اس پر اللہ کی کتاب
 میں دجہم برحق ہے، یہ زنا گواہوں سے ثابت ہو یا حمل ظاہر ہونے
 سے یا اقرار سے۔ نیز ہم کتاب اللہ میں دوسری آیات کے ساتھ

۱۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی یہ ان کو سامع ہو گیا تھا کہ اب موت نزدیک آن پہنچی اور ایسا ہی تھا اس خطبہ کے بعد ابھی ذی الحجہ کا مہینہ ختم بھی نہیں ہوا تھا
 کہ ابولولو ملعون نے آپ کو شہید کر دیا بعضے روایتوں میں یوں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی وہ خواب یہ
 تھا انہوں نے دیکھا ایک مرغ ان کو جو کچھیں مار رہے تھے بعض روایتوں میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود دعا کی یا اللہ اب میرا ملک وسیع ہو گیا ہے اور میری رعایا بہت ہو گئی ہے،
 اب تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے اس حال میں کہ مجھ سے افراط و تفریط نہ ہو ۱۲ منہ

مَنْ ذَكَرَ إِذَا أَحْصَيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
رَادًّا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوِ الْخِطَافُ
ثُمَّ رَأَى كَتَا تَفَرُّوا فِيمَا تَفَرُّوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ
أَنْ لَا تَرْعِبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ لَكُمْ رُحْمٌ
أَنْ تَرْعِبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَوْ إِنْ كُفِّرَ بِكُمْ
أَنْ تَرْعِبُوا عَنْ آبَائِكُمْ لَا تَنْهَى إِلَّا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْظُرُونِي
كَمَا أَطْرَقَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ
اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا
مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ
فُلَانًا فَلَا يَغْتَرُّنَّ أَمْرُهُمْ أَنْ يَقُولَ إِنَّمَا
كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فُلَانَةً وَتَمَّتْ أَلَا
وَلَهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفِي
شَرِّهَا وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْأَعْنَاقُ
إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ
مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا مَبَايِعَ لَهُ
وَلَا الَّذِي تَابَعَهُ تَعْرِفُهُ أَنْ يُقْتَلَ وَمَا لَهُ
قَدْ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الْأَنْصَارَ رَأَوْهُ

یہ آیت بھی پڑھتے تھے کہ اپنے باپ دادوں کو چھوڑ کر دوسروں کو باپ دادا نہ بناؤ یہ کفر ہے (اپنے باپ دادوں کو چھوڑ کر دوسروں کو باپ دادا بنانا مرتعہ ناشکری ہے) سنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا (خُدا کا بیٹا یا خُدا بنادیا) بلکہ یوں کہو میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کسی نے یوں کہا اگر عرض کا وصال ہو گیا تو میں فلاں شخص سے بیعت کر لوں گا دیکھو تم میں سے کسی کو یہ مغالطہ نہ ہو یا وجود کی البکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اچانک بیعت ہوئی تھی لیکن وہ نہ گئی (جل گئی) بات یہ ہے بیشک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اچانک بیعت ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اچانک بیعت میں جو خطرہ ہوتا ہے اس سے بچائے رکھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب متقی و خدا ترس) تم میں کون ہے جس سے غلے کے لئے اونٹ چلائے جاتے ہوں (لوگ سفر کرتے ہوں) دیکھو خیال رکھو کوئی شخص بغیر مسلمانوں کے مشورے کے (اتفاق یا کثرت آراء سے) بیعت نہ کرے جو کوئی ایسا کرے گا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بیعت کرنے والا اور جس سے بیعت کی دونوں اپنی جان گنوا لیں گے بیعت بوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم سب میں بہتر و افضل البکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ انصار نے ہماری مخالفت کی (انہوں

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ خلافت اور بیعت ہمیشہ سوچ سمجھ کر مسلمانوں کے مشعلے اور صلاح سے ہونا چاہیے اور ابولہرہ کی اگر کوئی نظیر ہے کہ ان کی بیعت دفعۃً ہو گئی تھی یا وجود ان کا اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا تو یہ اس کی بیوقوفی ہے کہ یہ ایک اتفاقی بات تھی کہ ابولہرہ صدیق رضی اللہ عنہ تھے ہی افضل اور خلافت کے لائق اور اتفاق سے انہی سے بیعت بھی ہو گئی ہو وقت ایسا نہیں ہوتا کہ لوگ ایسے شخص سے بیعت کریں بلکہ جب حلدی سے اصلاح دیکھ دیکھ کر کوہاکم بنائے ہیں اور اکثر وہ بالائے اور بیکار اور بے صلاح تھے اور ان کی وجہ سے تمام بیعت کرنے والے مسلمان تباہ ہو جاتے ہیں بھان اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کیا ارشاد ہے کہ ایک ایک فقرہ اس کا ذمہ بھاری ہے اگر مسلمان اس پر چلتے ہیں تو آج ہی روز دھان کو دیکھنا کیوں نصیب ہوتا؟ ۱۲ منہ ۱۳ منہ صلاح اور دشوہ اور اتفاق یا غلبہ پانے کسی کو حاکم بنانے کا ۱۲ منہ ۱۳ منہ کیونکہ جب تک مسلمان اس کی حکومت اور امانت کے برخلاف نہیں ہوں گے تو وہ جنگ پر مستعد ہوں گے محاصرے میں امام صاحب اور مقتدی صاحب دونوں کی جان حاضرین خطر میں پڑے گی اور ان مسلمانوں کے صلاح خسوے اور اتفاق یا غلبہ آؤر ہے کوئی حاکم ہوگا اس کو کوئی ڈر نہ ہوگا اگر کوئی مخالف ہوگا اسی وقت پیٹ دیا جائے گا ۱۲ منہ

وَاجْتَمِعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ
وَخَالَفَ عَنَّا عَلَى وَالثَّبِيرِ وَمَنْ مَعَهُمَا وَ
اجْتَمَعَ إِلَيْهَا جُرُومٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لَا يَأْتِي
بَكْرِيًّا أَبَا بَكْرٍ أَنْطَلِقُ بِتَارِكٍ إِخْوَانِنَا هَلْ هُوَ لَاءٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ قَانَطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا
مِنْهُمْ لَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ قَدْ كَرَا
مَاتِمَا لَا عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ آئِن نُرِيدُونَ
يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانِنَا
هَلْ هُوَ لَاءٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَا عَلَيْهِمْ أَنْ
لَا تَقْرَبُوا هُمْ انْصُورُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
لَأَتِيَنَّهُمْ قَانَطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي
سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُزْمَلٌ
بَيْنَ ظَهْرَيْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا
هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا
يُوعَاكَ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ
فَأَخْبَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا
بَعْدُ فَقَمِنَ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ
وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ
كَانَتْ ذَاخِرَةً مِّنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ
أَنْ يَخْتَرُوا مِنَّا مِنْ أَصْلَابِنَا وَأَنْ يَخْضَعُوا مِنَّا
إِلَّا مَرُّ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ
زَوْرْتُ مَقَالَهُ أَعْجَبْتُ أَنْ أُرِيدَ أَنْ أَقْبِلَ هَاهُنَا
بَيْنَ يَدَيَّ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أَدْرِي مِنْهُ بَعْضُ

نے کسی انصاری کو خلیفہ بنانا چاہا اور سب جا کر سقیفہ بنی ساعدہ میں
جمع ہو گئے، حضرت علی اور حضرت زبیر اور ان کے چند ساتھی بھی اس
معاہدے میں (کسی مصلحت کی بنا پر) اختلاف رائے رکھتے تھے لیکن باقی
سب مہاجرین البکر رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع ہوئے، ان کے پاس
جمع ہو گئے میں نے البکر رضی اللہ عنہ سے کہا چلئے اپنے انصاری بھائیوں کے
پاس چلیں، ہم اس ارادے سے نکلے جب ان کے قریب پہنچے تو راستے
میں دونیک بخت (انصاری) ملے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انصاری
نے یہ ملے کیا ہے (سعد بن عبادہ) کو خلیفہ بنایا جائے، ہم سے پوچھا
مہاجر بھائیو آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا اپنے انصاری
بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا دیکھو وہاں مت
جاؤ (وہ دوسری فکر میں ہیں) آپ کو جو کرنا ہے کر ڈالئے لیکن میں
نے کہا خدا کی قسم ہم تو ضرور ان کے پاس جائیں گے آخر ہم گئے دیکھا
تو انصاریوں میں ایک شخص کپڑا لپیٹے بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھا یہ
کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (مترجم)
کے سردار ہیں۔ میں نے پوچھا کیوں کیا حال ہے؟ انہوں نے
کہا کہ انہیں بخارا رہا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر ہم وہاں بیٹھے اتنے
میں ان کے خطیب نے تشہد پڑھا اور کہا حقہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
کی پھر کہنے لگے اے ابوبکر! ہم لوگ انصاری اللہ میں اور اسلام کی فوج ہیں
اور مہاجرین حضرات آپ ایک قلیل جماعت ہیں آپ کی یہ چھوٹی
سی جماعت اپنی قوم (قریش) سے نکل کر ہم لوگوں میں آ رہی، اب
آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری بیخ کنی کریں اور ہمیں خلافت
سے محروم کر کے آپ خلیفہ بن بیٹھیں (یہ نہیں ہو سکتا) جب خطیب
سنا اچکا تو میں نے گفتگو کرنا چاہی میں نے ایک عمدہ تقریر اپنے

لہ عویم بن ساعدہ از عمن بن علی ۱۳ منہ سکہ کہتے ہیں وہ تقریر یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے بلکہ آپ بے ہوش ہو گئے ہیں۔

عقرب ہوش میں آئیں گے اور متافقوں اور کافروں کی گردنیں ماریں گے ۱۴ منہ

الْحَدَّثَ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى
رِسَالِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمْتُ أَبُو بَكْرٍ
فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرُوا اللَّهَ مَا تَرَكَ
مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَنِي فِي تَرْوِيْرِي إِلَّا قَالَ فِي
بَدْرِهِمْ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ
فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَاثْنُمْنِي
أَهْلٌ وَلَنْ يُعْرِفَ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهَذَا الشَّيْءِ
مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ لَسْبًا وَدَأْسًا
وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ
فَيَا بَعُوًّا لِي بِمَا شِئْتُمْ فَآخَذَ بِيَدِي وَبَعِدَ
أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا
فَلَمَّا كَرِهَ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللَّهِ أَنْ
أَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي لَا يَقَرُّ بِي ذِيكَ مِنْ
إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَاكَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ
أَبُو بَكْرٍ اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسْئَلَ لِي نَفْسِي عِنْدَ
النُّوْتِ شَيْعًا لَا أَحَدُهُ إِلَّا أَنْ فَقَالَ قَائِلٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّا جَدَّيْهَا الْمُحَكَّمُ وَعَدَّيْهَا
الْبُرَجَبُ مِمَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَأْمُرُكُمْ
قُرَيْشٌ فَكَثُرَ اللَّعْطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ

ذہن میں تیار کر رکھی تھی، میں نے چاہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بات کرنے سے قبل ہی اسے شروع کر دوں۔ اور انصار کی تقریر سے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ پیدا ہوا ہے اسے دور کر دوں جب میں نے بات کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا ٹھہر میں نے اس لئے کہ وہ ناراض نہ ہوں خاموش ہو گیا آخر انہی نے تقریر شروع کر دی اور خدا کی قسم وہ میرے مقابلے میں تحمل مزاج اور باوقار آدمی تھے چنانچہ جو بات میں خود کہنا چاہتا تھا وہی بات بلکہ اس سے عمدہ بات انہوں نے موقع پر کہہ دی پھر خاموش ہو گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا "انصار بھائیو! آپ نے جو اپنی فضیلت و بزرگی بیان کی اس کے آپ واقعی متقی ہیں اور آپ کی باتیں صحیح ہیں مگر خلافت قریش کے سوا اور کسی خاندان کے لئے نہیں کیونکہ قریش از روئے حسب و نسب تمام عرب اقوام میں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اب آپ لوگ ان دو اشخاص میں سے کسی سے بیعت کر لیجئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا اور عبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑ کر سامنے کر دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت ہمارے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے مجھے حضرت ابوبکرؓ کی کوئی بات بُری نہیں معلوم ہوئی مگر ایک سہی بات، خدا کی قسم اگر آگے بڑھا کر بلا قصور میری گریزون مار دیتے تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ میں ان لوگوں کا امیر بنوں جب کہ ابوبکرؓ خود موجود ہوں پھر اب تک یہی

[illegible]

كُؤْمُونُ يَا لِلّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ
الْمُؤْمِنِينَ الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا
زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ
لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ
وَحُرْمٌ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ رِاقَمَةَ
الْحَدَّادِ -

٤٣٤ - حَدَّثَنَا مَا لِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى
وَلَمْ يُحْصَنْ جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَزَّابَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ
تَلِكِ السُّنَّةُ .

٤٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى
فِيمَنْ رَأَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْسِي عَامِلًا قَامَةً
الْحَمْدُ لِلَّهِ -

يَا أَيُّهَا النَّفِيُّ أَهْلَ الْمُعَامَرَةِ
وَالْمُحَدِّثِينَ -

اللہ کا حکم جلانے میں تمہیں ان پر کچھ شفقت نہ آئی
چاہیے اور جب انہیں سزا دی جائے تو مسلمانوں
کی ایک جماعت وہاں حاضر رہے زانی مرد صرف زانیہ
یا مُشرکہ عورت ہی سے نکاح کرے، اسی طرح زانی
عورت بھی زانی یا مُشرکہ مرد ہی نکاح کرے مسلمانوں
پر تو یہ حرام ہے۔

سُفیان بن عیینہ (اپنی تفسیر میں) کہتے ہیں ولا
تأخذکم کایہ مطلب ہے کہ انہیں حد لگانے میں رحم مت کرو۔

۱۱۱
 از مالک بن اسماعیل از عبد الغفر بن از بن شہاب از عبد اللہ
 بن عبد اللہ بن عتبہ (زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس شخص کے لئے جو شادی
 شدہ نہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے حکم دیتے کہ سوتا زیناے اس پر
 لگائے جائیں اور ایک سال تک جلا وطن کیا جائے۔

(اسی سند سے) ابن شہاب کہتے ہیں مجھ عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (زانی کو) جلا وطن کیا پھر یہی دستور قائم ہو گیا۔

(از یحییٰ بن یحییٰ از لیت از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو کنوارا ہوا اور زنا کرے یہ فیصلہ کیا کہ اسے حد لگائی جائے اور سال بھر تک جلا وطن رہے۔

باب مجرمین اور ہیٹروں کو شہر بدر کرنا۔

باب مجرمین اور ہیٹروں کو شہر بدر کرنا۔

فَاعْتَدِ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَاِذَا رَجَعْتَ فَكَانَ اَنْتَ بِسُوءِ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ
فَرَجَمَهَا -

کو اس کے پاس گئے (اس نے اقبال زنا کر لیا، انیس نے اسے رجم کیا۔

باب ۳۶۰۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ

مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ

يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ

مَلَكَتْ اَيْمَاكُمْ مِنْ قَبْلِكَ

اَلْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ اَعْلَمُ بِاِيَاكُمْ

بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَآؤُوهُنَّ اَوْ رَهْنَ

بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَفِّحَاتٍ

وَلَا مُتَّخِذَاتِ اَحْدَانٍ فَاِذَا

اُحْصِيَ قَانِ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ

مِنَ الْعَذَابِ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوا

خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

باب ۳۶۱۰ اِذَا ذُنِبَ الْاَمَةُ -

۳۶۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ

الْاَمَةِ اِذَا ذُنِبَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِذَا ذُنِبَتْ

فَاُجْلِدَ وَهِيَ مُعْتَمِنَةٌ ذُنْتُهَا فَاجْلِدِ وَهِيَ تُحْرَمُ

جلا وطنی ہوگی۔ پھر آپ نے انیس سے فرمایا تو کل صبح اس دوسرے شخص کی
نیوی کے پاس جا (اگر وہ اعتراف نہ کرے) اسے رجم کر، چنانچہ انیس صبح

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) ارشاد تم

میں سے جس کو مسلمان آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی

توفیق نہ ہو وہ مسلمان لونڈیوں ہی سے نکاح کر لے جو تمہارا

ملک میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کی حقیقت

خوب جانتا ہے تم سب ایک دوسرے کے شریک ہو (اطلاق

آدم ہو) چنانچہ لونڈیوں کے مالکوں سے اجازت لے کر

ان سے نکاح کر لو اور ان کے مہر دستور کے مطابق ادا کر دو۔

یہ لونڈیاں پاکدامن ہوں، زانیہ نہ ہوں، پچھے چھپائے

کسی کو اپنا یا ر نہ بنائیں۔ اگر بعد نکاح وہ زنا کریں تو

آزاد عورتوں کے مقابلے میں انہیں نصف سزا ملنی چاہیے

(یعنی سو کے بجائے پچاس اور سنگسار نہ کی جائیں گی) لونڈیوں

سے نکاح کی اجازت اس لئے ہے جو زانیہیں مبتلا ہوں یا

اندیشہ رکھتا ہو۔ لیکن اگر صبر کرے رہو تو یہ تمہارے لئے بہتر

ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

باب اگر لونڈی زنا کا ارتکاب کرے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ

ابن عبد اللہ حضرت ابو ہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے زنا کا مسئلہ دریافت

کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر کوئی لونڈی زنا کرے اور حرام کاری

سے خود کو نہ بچائے تو اسے کوڑے لگاؤ دوبارہ اگر زنا کرے تو

پھر کوڑے لگاؤ۔ تیسری بار بھی اگر زنا کرے تو بھی کوڑے لگاؤ پھر

إِنْ زَنْتَ قَابِلُهَا وَهَذَا ثُمَّ يَبْعُوهَا وَكَوَيْتُهَا
قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَلَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ
تيسری بار کے لئے دیا یا چوتھی مرتبہ کے لئے۔

بَاب ۳۶۱ لَا يُتْرَبُ عَلَى الْأُمَةِ
إِذَا زَنْتَ وَلَا تُنْفَى۔

۶۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَوْثَرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَمْعَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنْتَ الْأُمَةَ قَتَبْتَنِ
زَنَّاهَا فَلْيَجْلِدُهَا وَلَا يُتْرَبُ ثُمَّ إِنْ زَنْتَ
فَلْيَجْلِدُهَا وَلَا يُتْرَبُ ثُمَّ إِنْ زَنْتَ الثَّالِثَةَ
فَلْيَبْعُهَا وَكَوَيْتُهَا مِنْ شَعْرَتَا بَعْلِهَا سَمِعْتُ
ابْنَ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۳۶۲ أَحْكَامُ أَهْلِ الذَّمِّ
وَإِحْصَانُهُمْ إِذَا زَنُّوا وَرَفْعُ
إِلَى الْأَمَامِ

۶۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ
سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ
رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقْبَلَ

اسے بیچ ڈالو خواہ اس کی قیمت بالوں کی رسی کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

ابن شہاب (اسی سند سے) کہتے ہیں مجھے یاد نہیں رہا کہ بیچنے کا حکم

بَاب ۳۶۱ لوٹڈی کو شرعی سزا کے بعد ملامت نہ کرے۔
اسے جلا وطن بھی نہ کیا جائے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از مقبری از والرش) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر لوٹڈی کا زنا کرتا ثابت ہو جائے تو اسے کوڑے لگانے چاہئیں
زبان سے ملامت نہ کی جائے۔ پھر اگر زنا کر لے تو پھر کوڑے لگانے چاہئیں
اور زبان سے ملامت نہ کی جائے۔ اگر تیسری بار زنا کر لے تو اسے
فروخت کر دیا جائے خواہ اس کی قیمت میں بالوں کی ایک رسی ہی
کیوں نہ ملے۔

لیث کے ساتھ اس حدیث کو اسمعیل بن امیہ نے بھی بوالسعید
مقبری از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَاب ۳۶۲ ذمی کا فر اگر جرم زنا میں گرفتار ہو کر حاکم
اسلام کی عدالت میں پیش کئے جائیں۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الوحید) شیبانی کہتے ہیں میں علیہ
ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے رجیم کا مسئلہ دریافت کیا تو
انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی
کو رجیم کیا۔ میں نے دریافت کیا کیا سورہ نور کی آیت نازل

اسے یہ وجہ تھی اس کے بدلے ڈالو اس لئے کہ جرم کا لوٹڈی کا گھر میں رکھنا باعث نوحہ ہے دوسرے اس کے دیکھا دیکھی دوسری عورتوں کے خلاف ہو جانے کا ڈر ہے ۱۲۸ منہ ۱۲۸ کیونکہ جب سزا
دی گئی تو وہ گناہ کا کفار ہو گیا زبان سخت گستاخانہ ہو گیا یہ واقعہ جو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ زبان سے ملامت کرنے پر آمادہ نہ ہو جیسے ماہیت کے زہن میں قاعدہ عقائد اور ان کا
لوٹڈی کو سخت گستاخانہ کہتے ہیں اس پر کفار کے کوڑے وغیرہ نہ مارے بلکہ ان کو کوڑے بھی لگا ۱۲۸ منہ ۱۲۸ اس کو امام انسائی نے نقل کیا اس میں سعید اور ابو ہریرہ کے درمیان ان کے باپ کی طرف سے
۱۲۸ منہ ۱۲۸ میں زانی کو کوڑے مارنے کا حکم ہے ۱۲۸ منہ ۱۲۸ یہ بھی خیال رکھنا ہو گا کہ پھر کہ مسلمان کے لئے خدا سے نہ بیجا جہاد کیونکہ مسلمانوں میں لڑنا کی عادت پڑے گی بلکہ اسے
غیر مسلم لوگوں کے ساتھ بیچنا چاہیے جن میں اس سے عارض نہیں عبد الرزاق۔

الْعَوَامُّ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَأُؤَدِّي تَابِعَهُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
مُسْبِرٍ وَخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالتَّحِيفِيِّ وَعَبِيدَةَ
ابْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَأْثُورَةُ
وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

حمید نے مگر پہلی روایت ہی زیادہ صحیح ہے۔

۶۳۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرُوا إِلَيْهِ أَنْ يُحْلَلَ
مِنْهُمْ وَأَمْرًا زَنَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ
فِي شَأْنِ الرَّجْوِ فَقَالُوا نَقَضَهُمْ وَيُحْلَلُونَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مَكَدَ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِيهِمَا
الرَّجْمُ فَاتَّوَابَا إِلَى التَّوْرَةِ فَخَضَعَا وَهَافَا فَخَضَعَ
أَحَدُهُمَا يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْوِ فَقَرَأَ مَا
قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ هَذَا قَدْ قَرَعْتَ يَدَكَ فَادْرِكْهَا
آيَةُ الرَّجْوِ قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَا آتَيْتَ
الرَّجْوَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوُجِّهَا قَرَأَتِ الرَّجُلُ يَخْفَى عَلَى امْرَأَةٍ
يَقِيهَا الْحَبَارَةُ

ہونے سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔

عبدالواحد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر، خالد بن عبداللہ،
عبدالرحمن محمد ابی اور عبیدہ بن حمید نے بھی شیبانی سے روایت کیا ہے۔
بعض راویوں نے (بجائے سورہ نور کے) سورہ مائدہ کہا (یعنی عبیدہ بن

(از اسمعیل بن عبداللہ از مالک از تائف) عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما کہتے ہیں کچھ یہودیوں نے ایک مرد اور ایک عورت کو بلا کافہ بیوت
میں پیش کر کے عرض کیا انہوں نے زنا کیا ہے تو آپ کے دریافت
فرمایا تورات میں رجم کے سلسلے میں کیا حکم ہے؟ عرض کیا تورات شریف
میں تو یہ حکم ہے کہ ہم زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں اور انہیں کوٹے
لگائے جائیں۔ یہ سن کر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا تم جھوٹے
ہو تورات میں رجم کا حکم ہے اچھا تورات لے آؤ وہ لے آئے ہاں
کھولا گیا۔ ایک یہودی نے آیت رجم پڑھنا مانتا رکھ لیا اور اس سے اگلی
اور پچھلی آیات پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا اپنا
ہاتھ تو اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے سے آیت رجم نکلی تھی کہنے لگے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (عبداللہ بن سلام) صحیح کہتے ہیں بے شک تورات
میں آیت رجم موجود ہے۔ آخر آپ نے حکم دیا ان دونوں زانی مرد اور
عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے (رجم کرتے وقت)
مرد کو دیکھا کہ وہ عورت پر جھک جاتا تھا تاکہ وہ عورت پتھروں
کی مار سے بچ جائے۔

۱۔ بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی علالت کے موافق اس حدیث کو دو سرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد اور طبرانی
وغیرہ نے نکالا اس میں یوں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہود کو رجم کیا عبداللہ بن ابی اوفی کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ عالم کو جب کوئی اچھی طرح بات
معلوم نہ ہو تو یوں کہہ میں نہیں جانتا اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور جو کوئی اس کو عیب سمجھ کر اکل بچہ سے ہر بات کا جواب دے دیا کرے وہ احمق ہے عالم نہیں ہے
۱۲۔ اس میں علی بن مرہ کی روایت کو ابی شیبہ نے اور خالد کی روایت کو خود امام بخاری نے باب رجم اخص میں اور عبیدہ کی روایت کو اسماعیل نے اصل کیا لیکن بخاری کی روایت
معلوم نہیں کس نے اصل کی ۱۳۔ اس لئے کہ سورہ مائدہ میں زنا کے احکام مذکور نہیں ہیں تو اس سے کیا تعلق ۱۴۔ اسے اب کیا کریں سخت شرمندہ ہوئے ۱۵۔

بَاب ۳۶۳ اِذَا رَجَعِيَ امْرَاَتُهُ

اَوْ امْرَاَتًا غَيْرَهَا لَزَنًا عِنْدَ
الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ حَلَّ عَلَى
الْحَاكِمِ اَنْ يَّبْعَثَ اِلَيْهَا
فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُصِيتَ بِهِ -

۳۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا
أَخْبَرَاكَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ
وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَذِنَ لِي أَنْ
أَكْكُمُ قَالَ تَكْكُمُ قَالَ إِنْ أَبَيْتُ كَانَ
عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ
الْأَجِيرُ فَرَفِئْتُ بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ
عَلَى ابْنِ الرَّجْحَمِ فَتَدَيْتُ مِنْهُ بِمَا كُنْتُ
شَاةً وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ رَأَيْتُ سَائِلَةً
أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّهَا عَلَى ابْنِ
جَلْدُمَاءَ وَتَغْرِيبُ عَامِرٍ وَاسْمَا
الرَّجْحَمِ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَّا وَالَّذِي نَفْسِي

بَاب اگر حاکم اور عوام کے سامنے کوئی شخص اپنی یا
دوسرے کی بیوی پر تہمت زنا لگائے تو کیا حاکم کے
لئے یہ ضروری ہے کہ کسی شخص کو عورت کے پاس بھیج
کر اس تہمت کی حقیقت معلوم کرائے یہ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ

بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید
بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہنے لگا ہمارا فیصلہ
کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے دوسرا جو زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا
جی ہاں یا رسول اللہ ہم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق فرمائیے
اور اجازت دیجئے کہ میں مقدمے کے واقعات بیان کروں، آپ
نے فرمایا اچھا بیان کر، کہنے لگا میرا بیٹا اس شخص (رفیق ثانی) کے
پاس عسیف تھا۔ امام مالک کہتے ہیں عسیف سے مراد لونو کر ہے
چنانچہ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا
بیٹا رجم کیا جائے گا میں نے سوچا یاں اور ایک لونڈی ذریعہ سے
کرا اپنے بیٹے کو چھڑا لیا (رجم کی سزا سے بچا لیا) اس کے بعد میں
نے دوسرے عالموں سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے کہا تیرے
بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا
جائے گا (کیونکہ وہ شادی شدہ نہ تھا) اور اس کی عورت التبتہ لگا
ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا سنو اس پر روگزار
کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب
کے مطابق کرتا ہوں چنانچہ اب تم سوچو یاں اور اپنی کینز واپس لے

لہ باب کی حدیث میں دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے لیکن اپنی عورت کو تہمت لگانا اس سے نکلا کہ اس وقت عورت کا فائدہ بھی
حاضر تھا اس نے اس واقعہ کا انکار نہیں کیا گویا اس نے بھی اپنی عورت کو تہمت لگائی نہ

بَيِّدَهُ لَا قُضِيَ بَيْنَهُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا
غَنَمُكَ وَحَارِيَّتُكَ قَرَدٌ عَلَيْكَ وَحَدَّ
أَبْنَهُ مَاءَهُ وَغَرَبَهُ عَامًا وَآمَرَ أُنَيْسًا
أَلَّا سَلِمَهُ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً إِلَّا خَرِقَانِ
أَعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمَهَا فَأَعْتَرَفَتْ قَرَجَهَا

لو بعد از آن آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال
کی جلاوطنی کی سزا دی اور انیس سلی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو اس دوسرے
شخص کی بیوی کے پاس لجا، اگر اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دیا جائے
چنانچہ اس نے زنا کا اقرار کیا اور وہ سنگسار کر دی گئی یہ

بَاب ۳۶۱ مَنِ آدَبَ أَهْلَهُ

أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ فَأَرَادَ
أَحَدٌ أَنْ يَمَسَّ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَلْيَكِدْ قَعَهُ فَإِنَّ أَبِي خَلِيقَاتِهِ
وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ -

باب اگر کوئی شخص حاکم کی اجازت کے
بغیر اپنے گھروالوں یا عزیزوں کو تنبیہ کرے ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی
شخص نماز پڑھ رہا ہو اور سامنے سے کوئی دوسرا
گزرنا چاہے تو اسے ہٹائے اگر وہ نہ مانے تو
اس سے لڑے وہ شیطان ہے

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک شخص سے لڑ پڑے

۳۶۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَضْمَعَ تَامَةً عَلَى خَدِّي فَقَالَ حَبَسْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ

(از اسماعیل از مالک از عبد الرحمان بن قاسم از ولش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
پاس آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ان
پر رکھے آرام فرما رہے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ایسی جگہ اکٹھا دیا جہاں
پانی بھی نہیں ملتا غرض وہ جھج پر خفا ہوئے اور میری کوکھ میں ہاتھ

لے اس سے پھر اگر وہ انکا کرے تب تو ہمت لگانے والے کو حد قذف پڑے گی ۱۲۷۱ میں اس کے پاس گئے اس سے پوچھا ۱۲۷۱ میں سے ترجمہ باب میں سے نکلا
آپ نے انیس کو اس عورت کے پاس بھجوا دیا صلی اللہ علیہ وسلم کہ امام کو ایسا کرنا واجب ہے فوی نے اس کو بھی کہا ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں ۱۲۷۱ میں اس مالک کے لڑنے
سے یہ مقصود ہے کہ مالک کو اپنی لڑکی کو غلاموں کو بلا اذن امام کے حد لگانا درست ہے ۱۲۷۱ میں اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ نے اس کو جائز کہا
ہے لیکن حنفی کہتے ہیں بغیر امام یا حاکم کی اجازت کے مالک حد نہیں لگا سکتا ۱۲۷۱ میں یہ حدیث موصول کتاب الصلوٰۃ میں گزری ہے ۱۲۷۱ میں سے نکلا گیا
شرارت ہے کہ بیٹے سے بھی نہیں مانتا ۱۲۷۱ میں جو نماز میں اس کے سامنے سے گزر رہا تھا یہ واقعہ بھی اوپر گزر چکا ہے کہ ابو سعید خدری نے اس کو ایک مار لگا دی تھی
پھر مردان کے پاس مقدمہ گیا۔ اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب غیر شخص کو بے امام کی اجازت کے مانتا اور دھکیل دینا درست تھا تو آدمی اپنے غلام اور
لڑکی کو بطریق اولیٰ زنا کی حد لگا سکتا ہے ۱۲۷۱ میں

وَلْيَسُوا عَلَى مَاءٍ قَعًا تَبْنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ
بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنْ
التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّمِيمَةِ
۶۳۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنِي جُنْدُبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقُصَيْمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَنَزَنِي
لَنَزَنَةٍ شَدِيدَةٍ وَقَالَ حَبَسَتِ النَّاسَ
فِي قِلَادَةٍ فِي الْمَوْتِ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي لَحْوُهُ
لَنَزَوٌ وَكَزَ

باب ۳۶۱ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ
رَجُلًا فَقَتَلَهُ -

۶۳۷۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ
عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُخَايَرَةِ عَنِ الْمُخَايَرَةِ
قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا
مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَيْهِمْ
قَبْلَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کوچے لگانے لگے مگر میں اس وقت بل بھی نہ سکتی تھی کیونکہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا آرام و احترام ملحوظ تھا (کہ آپ جاگ نہ تھیں)
اس موقع پر پانی نہ ملنے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے آیت تميم
نازل کی یہ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از عبد الرحمن بن قاسم
از والرش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھے سخت گھولنا لگایا
اور کہنے لگے تو نے لوگوں کو ایک ہار کیلئے روک دیا۔ میں اس
گھولنے کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی اس قدر مجھے درد ہوا
لیکن کیا کر سکتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران
پر تھا آپ کو جگانا مناسب تھا اس لئے بل نہ سکی (مگر اور
دکڑ کا ایک ہی معنی ہے۔

باب اگر کوئی شخص کسی غیر مرد کو اپنی بیوی کے
پاس دیکھ کر اسے قتل کر ڈالے یہ

(از موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از عبد الملک از وراذ
کاتب مغیرہ) نیز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا
اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو تلوار کی دھاک سے
اس کا کام تمام کر دوں (اسے زندہ نہ چھوڑوں) یہ بات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپ نے فرمایا تم لوگ سعد رضی اللہ عنہ کی غیرت
وحصیت سے اس امر کو بعد از قیاس کیوں سمجھتے ہو؟ مگر میں اس

۱۷۰ یہ حدیث اور کتاب التفسیر میں مذکور ہے بلکہ اصطلاحی ظاہر ہے کہ ابو بکر نے آنحضرت عائشہ کی تنبیہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی ۱۲۷ منہ ۱۷۰ امام
بخاری نے اس کو گول مول لکھنے کی بجائے حکیمانہ نہیں کیا اس میں اختلاف ہے جو یہ روایت لکھا کہ اس پر قصاص لازم ہوگا اور امام احمد اور احماد نے کہا کہ اگر گواہ قائم ہو سکے گا
جو رضی اللہ عنہ کو مارا ہو تو اس سے قصاص ساقط ہوگا اور شافعی نے کہا کہ عند اللہ وہ قتل کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا اگر نہ کوئی دالہ محض ہو لیکن ظاہر شرع میں اس پر
قصاص ہو گا میں کہتا ہوں اس زمانہ میں امام احمد اور احماد کا قول مناسب ہے اگر وہ گواہوں سے یہ ثابت کرے کہ غیر مرد اس کی حدود سے فعل شنیعہ کر دے تھا یا ایسی حالت
میں مارے کہ وہ لوں اس فعل میں مصروف ہوں تو قصاص ساقط ہے چاہے اندھا داری سے جو قانون اس ملک میں جاری کیا ہے اس کا بھی منہ نہیں ہے کہ سخت
اشتغال طبع میں قاتل سے قصاص نہیں لیا جاتا لیکن حنفیہ اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ قصاص واجب جانتے ہیں ۱۲۷ منہ

فَقَالَ أَتَغَيَّبُونَ نَحْنُ غَائِبُونَ سَعْدٌ لَّا كَأَغْيَرٍ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي.

باب ۳۶۱ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيزِ.

۴۳۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلَوْنَهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ كَثَانٍ ذَلِكَ قَالَ أُرَاهُ عَزُوقٌ نَزَعَهُ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا أَنْزَعَهُ عَوْقٌ

باب ۳۶۱ كَوْنُ التَّعْزِيزِ وَالْأَدَبِ.

۴۳۷۳- حَدَّثَنَا الْكَئِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

باب اشارے کنائے سے کوئی بات کہنا

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آکر کہنے لگا میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ عرض کیا جی۔ آپ نے پوچھا ان کا کیسا رنگ ہے؟ جواب دیا سرخ۔ آپ نے پوچھا بھورا کوئی نہیں ہے۔ عرض کیا بھورا بھی ہے۔ آپ نے فرمایا بھورا کیسے پیدا ہو گیا؟ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا پھر ایسا ہی ممکن ہے تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوئے۔

باب تنبیہ اور تعزیر (حد سے کم سزا) کتنی ہونی چاہیے؟

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید بن ابی حبیب) از بکیر بن عبد اللہ از سلیمان بن یسار از عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی مقررہ سزائوں کے سوا دس کوڑوں سے زیادہ (کسی جرم میں) نہ مارنا چاہیے۔

لہٰذا یہ تعزیر کی مثال ہے اس نے عاصیوں پر نہیں کہا کہ وہ لو کا حرام کا ہے مطلب یہ ہے کہ میرے نطفے سے وہ لڑکا نہیں ہے کیونکہ میں تو ماں ہوں میرا لڑکا چوتھا تو میری طرح گویا چوتھا ۱۲ مرتبہ ۱۱ جب ماں باپ دونوں سرخ رنگ کے تھے ۱۲ مرتبہ ۱۱ عیبوں نے لکھا ہے کہ رنگ کے اختلاف سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس کا لڑکا نہیں ہے اس لئے کہ بعض اوقات ماں باپ دونوں گوندے ہوتے ہیں مگر لڑکا سنا ٹولا پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ماں حمل کی حالت میں کسی سانپ نے مر د کو یا کالی بچہ کو دیکھی رہتی ہے اس کا رنگ بچہ کے رنگ ہلا کر رہتا ہے البتہ اعضا میں مناسبت ماں باپ سے منور ہوتی ہے مگر وہ بھی ایسی مخلوق جس کو قیاد کا علم نہ ہو وہ نہیں سمجھ سکتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعزیر کے طور پر قذف کرنے میں حد نہیں ہوتی امام شافعی اور امام حنبل کا یہی قول ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حد لگا کر قتل کر کے نزدیک باپ کے سوا اور کوئی تعزیر کے ساتھ بھی قذف کرے مثلاً کسی سے لہجہ اچھی جی میں ناانی یا لوطی تھوٹے ہیں (یعنی توڑانی یا لوطی ہے) تو حد لازم ہوگی ۱۲ مرتبہ ۱۱ کہے نزدیک تعزیر میں دس کوڑے سے زیادہ مارنا چاہیے اور خفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے انہوں نے کہا کہ سے کم جو حد ہے یعنی چالیس کوڑے سے غلام کے لئے

يَقُولُ لَا يُجَدُّ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حَدٍّ وَدِ اللَّهِ -

۳۴۴- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمِعَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرْبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حَدٍّ وَدِ اللَّهِ -

۳۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي بَكْرِ أَحَدُهُ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ جَابِرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جَابِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمِعَةَ أَنَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّخَعِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حَدٍّ وَدِ اللَّهِ -

۳۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَحْنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(از عمرو بن علی از فضیل بن سلیمان از مسلم بن ابی مریم) عبد الرحمن بن جابر رضی نے اس شخص سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (یعنی جابر یا ابو بردہ رضی سے) روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ حد و اللہ یعنی خدا کی مقرر کردہ سزاؤں کے سوا اور کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارنا چاہیے۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو بن بکیر بن عبد اللہ) کہتے ہیں میں سلیمان بن یسار کے ساتھ بیٹھا تھا اتنے میں عبد الرحمن بن جابر آئے انہوں نے سلیمان بن یسار کو حدیث سنانی پھر سلیمان ہماری طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے مجھ سے عبد الرحمن بن جابر نے بیان کیا ان سے ان کے والد (جابر بن عبد اللہ انصاری) نے انہوں نے ابو بردہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خدا کی مقرر کردہ حد کے سوا اور کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارنا چاہیے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر رات کو کھائے بغیر روزے رکھنے سے منع کیا یہ سن کر چند صحابہ کرام آپ سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ تو لگاتار (رات کو کھائے بغیر) روزے رکھا کرتے ہیں، فرمایا تم میں کوئی سا میرے برابر ہے؟ میں تو رات کو اپنے

وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ مَعْنَى إِيَّايَ أَيْدِيكُمْ يُطْعِمُنِي
رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْنَا أَنْ يَتَّهَمُوا عَنِ
الْوَصَالِ وَاصْلَ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاخَّرَ كَزِدْ تُجْكُم
كَالْمُنْجَلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْنَا تَابَعَهُ هُجَيْبٌ
وَيَعْقِبُ بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۳۷۷ - حَدَّثَنَا عَدْنَةُ ابْنُ أَبِي
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ
أَنَّهُمْ كَانُوا يُصْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا
طَعَامًا لِيَحْمِلُوا أَنْ يُبْعِعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ
حَتَّى يَبْعُوهُ إِلَى رَحَالِهِمْ -

۶۳۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

رَبِّ كے پاس رہتا ہوں، وہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے، جب
لوگوں نے نہ مانا اور لگاتار روزے رکھنے نہ چھوڑے تو
آپ نے ان کے ساتھ بچے درپے روزے رکھنے شروع
کر دیے، پھر (عید کا) چاند ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اگر چاند
نہ ہوتا تو میں آگے بھی لگاتار روزے رکھتا غرض آپ نے
ابنیں بطور سزا کے ایسا کیا (لگاتار روزے رکھے) کیونکہ انہوں
نے آپ کا کہنا نہ مانا عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب بن ابی
حضرہ کی بن سعید الفزاری اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے
لوٹ کر کیا عبد الرحمن بن خالد نے سے بخاری میں شہاب بن سعید بن مسیب ابو ہریرہ روایت کی
(از عیاش بن ولید از عبد الاعلی از معمر از زہری از سالم
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس پر سزا دی جاتی اگر غلے کے
ڈھیر بغیر ناپے اور تولے خریدیں اور اسے اسی جگہ (دوسرے
کے ہاتھ) بیچ ڈالیں۔ ہاں جب وہ غلہ اٹھا کر اپنے ٹھکانے لے
جائیں (پھر بیچیں) تو کچھ سزا نہ ہوتی ہے

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از عروہ) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسلام میں پہلی وقت عطا فرمادیتا ہے جو آدمی کو کھانے پینے سے مائل ہوئی ہے بعضوں نے کہا بہشت کا کھانا پانی مراد ہے اگر مراد ہو تو پھر وصالی نہا والہ
الحم ۱۲۸ منہ نہیں سے ترجیہا یہ نکلا ہے کہ ان کے ان کو سزا دینے کے طور پر یا ان کو کھانا پھر دوسرے دن کھانا اتفاق سے چاند ہو گیا وہ نہ آپ روزے رکھے جاتے
تکسیر ہاں تک یہ لوگ صبر کرتے ہیں یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سنا اور آپ کی حکم عدلی کی یہ امر صحابہ کی شان کے خلاف ہے کہ
جما کے چمکے ان کے فرمانا بطور جگہ کے نہ تھا وہ نہ صحابہ کے خلاف نہ ہوتا ہے کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سنا اور آپ کی حکم عدلی کی یہ امر صحابہ کی شان کے خلاف ہے کہ
فرمایا اچھا لوں ہی ہی اب بھی کھانے کو نام مسلم نے وکیل کیا ہے اس منہ سے شعیب کی روایت کو رد نام بخاری نے کتاب الصیام میں اور یحییٰ بن سعید کی روایت کو رد نامی نے
زہریات میں اور یونس کی روایت کو رد نام مسلم نے وکیل کیا ہے اس منہ سے شعیب کی روایت کو رد نام بخاری نے کتاب الصیام میں اور یحییٰ بن سعید کی روایت کو رد نامی نے
ہی طرح ہذا میں محتسب مقرر کرنا ہے ہماری شہادت میں یہ ہے کہ ان کے منہ سے شعیب کی روایت کو رد نام بخاری نے کتاب الصیام میں اور یحییٰ بن سعید کی روایت کو رد نامی نے
پتنگ بازی، شطرنج، کھینچ، چومر کا نا کھانا جو خلاف شرع جو حال قال وجدوا احدا ماتت من خيانت رجلا ساذی دغا بازی، اعلام طی خلاف وضع قطری بے رحمی
حیوان جادوئی، وغیرہ نمازیں دیکھنا جماعت کا بلا غدر کرکنا رمضان کا روزہ بلا غدر نہ رکھنا رمضان میں غلام نہ کھانا پینا عساکر کی عورت پر نگاہ ڈالنا کسی شخص

قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتِي إِلَيْهِ حَقُّ نَفْسِهِ مِنْ
حُرْمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَهُ اللَّهُ -

باب ۳۶۱۸ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ

وَاللَّطْمَ وَالثَّمَمَةَ يَغْيِرُ بَيْنَهُ

۳۶۱۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَسَنٍ

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ شَهِدْتُ الْمَتَلَدَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ

عَشْرَةٍ فَتَرَقَّى بَيْنَهُمَا فَقَالَ دُوجُهُمَا كَذَبْتُ

عَلَيْهِمَا إِنْ أَمْسَكْتُهُمَا قَالَ تَحْفَظُ ذَلِكَ

مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا

فَهُوَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا أَكَاثَرُهُ

وَحَرَكَةُ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ

جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ -

رنگ کا پیدا ہو تو خاوند چھوٹا ہے سُفیان کہتے تھے میں نے

۳۶۲۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ

عَنِ الْقَسِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

الْمُتَلَدَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُرَيْرَةَ

هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا أَمْرًا عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ

کبھی اپنی ذات کے لئے کوئی بدلہ نہیں لیا جب بھی ایسا مقدمہ
آپ کے سامنے لایا گیا (بلکہ معاف کر دیا) البتہ اللہ تعالیٰ
کی حرام کی ہوئی چیزوں کا کوئی مرتکب ہوتا تو اس سے خاص
اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بدلہ لیتے۔

باب اگر کسی شخص کی بیچائی، بے شرمی اور لودگی

گناہ پر گواہ نہ ہوں مگر قرآن سے ہر مباح ہو جائے

(از علی از سفیان از زہری) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب آپ نے لعان کے بعد یہاں

بیوی کے درمیان جدائی کر دی، پھر خاوند کہنے لگا یا رسول اللہ

اگر اب میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے

اس پر یہ جھوٹ لگایا۔

سُفیان کہتے ہیں میں نے اس حدیث میں زہری سے

سن کر یہ بھی یاد رکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کے

بعد یہ فرمایا کہ دیکھو اگر اس عورت کا بچہ اس اس شکل کا پیدا

ہو تب تو خاوند بچہ بیوی نے ناکلایا ہے اور اگر اس شکل کا چھپکلی کی طرح سُرخ

رنگ کا پیدا ہو تو خاوند چھوٹا ہے سُفیان کہتے تھے میں نے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابو الزناد) قاسم بن محمد

کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں

کا فیصلہ بیان کیا تو عبد اللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ عورت

وہی تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہوں کے سزا دے کر لے کر آتا تو اس

عورت کو کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں یہ عورت

ملہ یعنی اس مرد کی طرح جس سے تہمت لگائی تھی یا جو اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو حرام نہیں کیا تو مسلم ہو اگر قرآن پر کوئی حکم نہیں

دیا جاسکتا جب تک باضابطہ ثبوت نہ ہو اور اسے

قَالَ لَا تِلْكَ أَمْرًا أَكَلْتِ -

۳۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ذَكَرَ السُّلَاسِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ قَوْلًا لَمْ أَصْرِقْ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّه وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ فَقَالَ عَامِرٌ مَا أَبْلَيْتُ بِهِ إِلَّا لِقَوْلِي قَدْ هَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِأَنِّي وَجَدَ عَلَيْهِ أَمْرًا أَنَّهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الْقَعِيرُ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ خَدَّيْهِ لَكَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لَا بَيْنَ عَمَّا بَيْنَ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجِمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجِمْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ أَمْرًا كَأَنَّكَ تُظَاهِرُنِي فِي السُّوَاءِ -

دوسری تھی جس کا فاحشہ بن صاف ظاہر ہو گیا تھا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از زید شہنا زیحلی بن سعید از عبد الرحمن بن قاسم از قاسم بن محمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا ذکر ہوا تو عامر بن عدی نے ایک (غور والی) بات کہی پھر اتفاق ایسا ہوا کہ انہی کی قوم کا ایک شخص (مخوف) ان کے پاس آیا اس کا شکوہ یہی تھا کہ اس نے اپنی بیوی (خولہ) کے ساتھ ایک غیر مرد دیکھا، عامر نے کہا میں نے جو (یعنی والی) بات منہ سے نکالی تھی اسی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا ہوا کہ میری قوم میری یہ واقعہ ہوا (غرض عامر رضی اللہ عنہ اس شخص کو اپنے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا، یہ شخص (یعنی بیوی کا خاوند) زرد رنگ و بلا پتلا سیدھے بال والا تھا اور جس شخص پر تہمت لگی تھی وہ گندمی رنگ موٹا تازہ اور بھرے ہوئے گوشت کا آدمی تھا چاہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پر درد گار! تو اس امر کو ظاہر فرما دے۔ بعد ازاں اس کی بیوی کے بچے پیدا ہوا تو وہ اسی رنگ کا آدمی کا ہم شکل تھا پھر آپ نے دونوں کے درمیان لعان کرا دیا۔ یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبد اللہ بن شداد) نے ابن عباس سے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں بغیر گواہوں کے کسی سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا! ابن عباس نے کہا نہیں یہ تو ایک دوسری عورت تھی جس کی بدعلیتی مسلمانوں میں ظاہر ہو گئی تھی۔

باب ۳۶۱۹ رَحْمَةُ الْمُحْصَنَاتِ

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ
لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ
فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً
وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ مَعَادًا كَذِبًا
وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا
الَّذِينَ قَابَلُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ
الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
لَئِنْ وَفَى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

۳۸۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ
الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟
قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسُّخْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا
وَأَكْلُ مَا آتَيْتُمْ وَالتَّكْوِيلُ يَوْمَ الزَّحْفِ وَ
كَذُّ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

باب ۳۶۲۰ دَامِنْ عَوْرَتَيْنِ كَوْتُهُمَا لَكَا

اللہ تعالیٰ (سورہ نور میں) فرماتے ہیں جو لوگ
پاک دامن آزاد عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر
چار گواہ نہیں لاتے انہیں اسٹی کوڑے لگاؤ اور
ان کی گواہی کبھی منظور نہ کرو یہی بدکار لوگ ہیں ہاں
جو ان میں سے اس کے بعد توبہ کر لیں اور نیک چلیں
ہو جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
بیشک جو لوگ پاک دامن آزاد بھولی بھالی ایمان والی
عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت
(دو دنوں جگہ) ملعون ہوں گے اور انہیں ملعون
ہونے کے سوا بُرا عذاب بھی ہو گا یہ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان از ثور بن زید از

ابو الغیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں
سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا وہ کون سے گناہوں میں؟
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا، جادو کرنا، جس
جان کا اللہ نے مازنا حرام کیا ہے اسے ناحق مارنا، سود کھانا
یتیم کا مال ناحق کھا جانا، جہاد میں پیٹھ دکھا کر بھاگنا، آزاد
بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا یہ

الحق سے مانے تو گناہ نہیں بخلا قصاص و دیور میں ۱۲ منہ سلا حافظ نے کہا اس حدیث میں کبیر لکھا سات ہی ہیں لیکن دوسری حدیثوں میں اور بھی لکھو گناہ سات ہیں جسے ثور
کے پیر توڑ ڈالنا زنا جملہ قسم و الزین کی آزار دہی آدم سے جو حق شراب خوری جھوٹی گواہی بخانی ری پشاپ سے احتیاط نہ کرنا مال غنیمت میں خیانت کرنا دام بے
بنیاد کرنا جاعت سے الگ ہو جانا قسطالانی نے کہا جھوٹ بولنا اللہ کے مناد کے لیے گواہ جانا غیبت کرنا اللہ کی رحمت سے نا امید ہو جانا قیاس (یعنی ابو بکر) و
اور عمر (ع) کو گواہ کرنا جو کسی کبیرہ کی تعریف کیا ہے اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جس پر کوئی حد مقرر ہوئی بعضوں نے کہا جس پر قرآن و حدیث میں
و عید ۱۳ منہ عہد اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اپنی جواروں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ نہیں ہیں آخر ثابت تک ۱۲ منہ

باب ۳۶۲۰ قَدْ فِي الْعَبِيدِ

۶۳۸۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُضَيْلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ أَبِي لُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَدْ فَهِمَ لَوْلَاكَ وَهُوَ بَرٌّ مِمَّا قَالَ جَلِدْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ -

باب ۳۶۲۱ هَلْ يَأْمُرُ الرَّقْمُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ عَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ -

۶۳۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَسْتُ بِأَنَّ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ رَحْمَةً وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ مَدَقِ أَهْلِي بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأُفِّنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْقًا فِي أَهْلِ هَذَا أَفَرَأَيْتَ مَا آتَاهُ فَأَفْتَدَيْتَ مِنْهُ بِمَا نَحْنُ شَاكِرٌ وَخَادِمٌ وَإِنِّي سَأَلْتُ

باب غلام اور لونڈی پر زنا کی تہمت لگانا۔

(از مسدد از یحیی بن سعید از فضیل بن غزوان از ابن ابی نعیم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر تہمت زنا لگائے حالانکہ وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اسے کوڑے پڑیں گے یہاں اگر وہ غلام یا لونڈی حقیقتہً ایسے ہوں تو کوئی قیاحت نہیں۔

باب اگر امام یعنی حاکم کسی شخص کو حد لگانے کا اختیار دے اور وہ امام کی عدم موجودگی میں حد لگائے تو جائز ہے حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔

(از محمد بن یوسف از ابن عیینہ از زہری از عبد اللہ بن الزہری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں ہر سو لوگوں کا فیصلہ اللہ کے مطابق فرما دیجئے دوسرے سمجھانے کہا اجازت دیجئے تو مقدمہ کے واقعات بیان کروں آپ نے فرمایا اچھا بیان کر کہنے لگا میرا بیٹا اس کے گھر کام کاج کے لئے لوکر تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا (اس نے میرے بیٹے کو بچرا) میں نے اسے سو بچریاں اور ایک غلام دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے علماء سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہوگا اور اس شخص کی بیوی سنگسار ہوگی۔ آپ

لہ گو دنیا میں اپنے غلام اور لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے سے حد صرف چار ہوتی تھی مگر آخرت میں اس کا سزا ملے گی ۱۲ منہ ۱۳۰ سالہ اس کو سعید بن مسعود نے نکالا ۱۳۱ منہ ۱۳۲ سالہ سمجھادی اس سے معلوم ہوئی اس نے واقعات مقدمہ بیان کرنے کے لئے آپ سے اجازت چاہی ۱۲ منہ

رَبَّكَ لَا تَمِنَ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنِّي عَلَى
ابْنِي جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبٌ عَامِدٌ أَنِّي عَلَى
أَمْرٍ أَهَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْيَمَانَةُ وَ
الْعَادِمُ مَرَدُّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ
وَتَغْرِيْبٌ عَامِدٌ يَا أُنَيْسُ عَلَى أَمْرٍ أَهَذَا
فَسَلَّمَهَا فَإِنِ اعْتَرَفْتَ فَقَاجِدْهَا فَإِنِ اعْتَرَفْتَ
فَرَجِبْهَا -

نے یہ سُن کر فرمایا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان
ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا
تو نے جو سو بکریاں غلام سمیت اسے دی ہیں وہ سب واپس
لے تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کیلئے
جلادین ہوگا (آپ نے انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے
انیس تو کل صبح اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ
زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر انیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے
اُس عورت نے زنا کا اقرار کیا انیس رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کر ڈالا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الدیات

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَفْعَلْ
مُؤْمِمًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ
جَمَلُهُ

۶۳۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَرِينٍ الْأَعْمَشِيُّ عَنْ أَبِي
وَأَعْلَى عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرْحَبِيلٍ قَالَ قَالَ

شرع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان بڑے رحم والا ہے

کتاب خون بہا اور قصص کجیاں میں

ارشاد باری تعالیٰ جو شخص کسی مسلمان کو
جان بوجھ کر مار ڈالے اس کا بدلہ دوزخ ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعش از ابو اہل از عمرو
ابن شمر حبیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تم کے نزدیک سب

ملہ اس سے کہہ کہ فلاں شخص نے تمہارے مال کی قیمت کی ہے اب تو کیا چاہتی ہے اب ۱۲ ملہ اس ہمنون کا ایک تہہ بیا پہلے گزر چکا ہے اور ہمنون نے دوا میں کچھ نہیں
فری کیا ہے اگر کم از کم جو ۱۲ ملہ اس کا بخاری نے اس باب میں نقل کیا ہے جس میں قصص لازم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قتل عید میں بھی جے آرٹ
قصص صحت کے دوس اور دیت پر مبنی ہو جائیں تو دیت دلائی جاتی ہے ۱۲ ملہ اب اس کی تو قبول ہے یا نہیں اس مسئلہ کا ذکر ایہ ہو چکا ہے لیکن اہل سنت
والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ غلو سے اس آیت میں بہت دلوں تک دہنا مارا ہے نہ ہمیشہ رہنا کیونکہ ہمیشہ تو ہوزرے میں وہی رہے گا جو کافر مرے گا بعضوں
کہا جو مسلمان کو سلام کی وجہ سے مارے اس آیت میں وہی مراد ہے ایسا شخص تو کافر ہی ہو گا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۲ ملہ

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَ أَتَى
الدَّنْبُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ
جِدًّا وَهُوَ خَلْقَكَ قَالَ ثُمَّ أَتَى قَالَ ثُمَّ
أَنْ تُقْتَلَ وَلَدَلْهُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ
ثُمَّ أَتَى قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِمَحِلِّهِ جَارِلُ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَصَدِّقُهَا وَالَّذِينَ
لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا يَقْتُلُونَ
النَفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
يُزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا
۴۳۸۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ
رَأْسُ بَنِي سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ
الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ
يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا
لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا -

۴۳۸۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّهُ مِنْ وَرْطَاتِ
الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَدْقَعَ نَفْسَهُ
فِيهَا سَفَكَ الدَّمَ وَخَوَّامِ بِغَيْرِ حِلٍّ -

۴۳۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی
کو شریک بنانا حالانکہ اللہ ہی نے تجھے خلق فرمایا ہے اس نے
پوچھا پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس دُور سے
مار ڈالنا کہ اسے کھلانا پلانا پڑے گا۔ پوچھا پھر کونسا گناہ؟
فرمایا اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
آپ کے ارشاد کی تصدیق نازل کی والدین لایدعون مع اللہ
الایہ۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں پکارتے
اور جس جان کو مانا اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق نہیں
مارتے نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسا کام کریگا وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

(از علی از اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص از
والدش) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنے ایمان کے باعث ہمیشہ وسیع النظر
اور ہشاش بشاش رہتا ہے تا وقتیکہ اس سے ناحق خون کا ارتکاب
نہ ہو جائے یہ

(از احمد بن یعقوب از اسحاق از والدش) عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایسی ہلاکت والی گرداب جس میں گر
کر نکلنے کی امید نہیں رہتی خون ناحق کرنا ہے جسے اللہ تعالیٰ
نے حرام کیا ہے۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اعش از ابوداؤد) حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت کے دن پہلے باہمی خون خسرانے کا فیصلہ

لہ دی جانے ہے اس کو قبول جانا کسی تک حرامی ہے ۱۲ منہ ۱۵ جہاں ناحق خون کیا تو مغفرت کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

کیا جائے گا یہ

أَوَّلُ مَا يَقْضَىٰ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ -

۳۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتْلَبَةَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو

الْكَنْدِيُّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ

شَهِيدَ بَدْءِ رَأْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا قَتَلْتُهُ

فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَدَا

بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلَمْتُ لِلَّهِ أَقْتُلْهُ بَعْدَ

أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ

طَرَحَ أَحَدِي يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا

قَطَعَهَا أَقْتُلْهُ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ

فَإِنَّهُ يَسْأَلُ لِيكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ

يَسْأَلُ لِيهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ النَّبِيُّ

قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِلْمُقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ

يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارًا فَظَهَرَ

(از عبد اللہ از عبد اللہ از یونس از زہری از عطاء بن یزید

از عبد اللہ بن عدی) مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے

حلیف تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ شریک تھے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی کافر سے

مقابلہ کروں اس سے جنگ شروع ہو وہ تلوار سے میرا ایک

ہاتھ اڑا دے پھر ایک درخت کی آڑ لے کر کہنے لگے میں اسلام

لایا کیا ایسا کہنے پر بھی میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے

فرمایا نہیں اسے قتل مت کرنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا (مجھے نچر کر دیا) اب ایسا کرنے

کے بعد (اپنے بچاؤ کے لئے) کہتا ہے میں خدا کے لئے مسلمان

ہو گیا کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں

اسے قتل مت کرنا اگر تو اسے (اسلام لانے کے بعد) قتل کرے

گا تو وہ تو ایسا ہو جائے گا جیسا تو اسے قتل کرنے سے پہلے

تھا (یعنی مظلوم) اور تو ایسا ہو جائے گا جیسا وہ اسلام لانے

سے پہلے تھا (یعنی ظالم مباح الدم)

حبیب بن ابی عمرہ نے سعید بن جبیر سے روایت کیا انہوں

نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد

بن اسود سے فرمایا جب کافروں کے ساتھ ایک مومن ہو جو

(ڈر کے مارے) اپنا ایمان ان سے چھپاتا ہو پھر وہ اپنا ایمان

ظاہر کرے تو اس کا خون کاغذ کی طرح ہونے لگتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں

ہے کہ یہ نازی کی پیش ہوگی کیونکہ نازی کا حق اللہ میں ہے اور خون کاغذ کی طرح ہونے لگتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں

ہے کہ یہ نازی کا حق اللہ میں ہے اور خون کاغذ کی طرح ہونے لگتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں

ہے کہ یہ نازی کا حق اللہ میں ہے اور خون کاغذ کی طرح ہونے لگتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں

ہے کہ یہ نازی کا حق اللہ میں ہے اور خون کاغذ کی طرح ہونے لگتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں

ہے کہ یہ نازی کا حق اللہ میں ہے اور خون کاغذ کی طرح ہونے لگتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں

إِيْمَانَهُ فَقَتَلَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخَفِّقُ
إِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ -

۳۶۲۲ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ
مَنْ أَحْيَاهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقِّ
حَيِّ النَّاسِ مِنْهُ جَمِيعًا -

اس نے سب لوگوں کی جان بچالی ہے

۳۶۹۰ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ
عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلُ كِفْلٌ مِنْهَا -

۳۶۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ وَقَدْ بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي
عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
كُفَّارًا يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

۳۶۹۲ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ مُدْرِكَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرَّةَ بْنَ عَمْرٍو
ابْنَ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ظاہر کر دے اور تو اسے مار ڈالے (یہ کیسے درست ہے؟)
خود تو بھی تو مکے میں پہلے اپنا ایمان چھپا یا کرتا تھا -

باب ارشاد الہی جس نے مرتے کو بچا لیا
اس نے گویا سب لوگوں کی جان بچالی
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں احیا ہوا کا
معنی یہ ہے کہ جس نے ناحق خون کرنا حرام سمجھا گویا

(از قبیلہ از سفیان از اعمش از عبد اللہ بن مسروق
مسروق) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کے ہر قتل
کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے بڑے بیٹے قابیل کے
ناپ پر لکھا جاتا ہے یہ

(از ابو الولید از شعبہ از واقد بن عبد اللہ از والدش
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیں ایسا نہ کرنا کہ میرے بعد ایک
دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جائو -

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از علی بن مدرک
از ابو زرہ بن عمرو بن جریر) جناب جریر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں حج سے
فرمایا ذرا لوگوں کو خاموش کر۔ بعد ازاں آپ نے لوگوں سے

۱۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲۸ھ اس نے ناحق خون ایک کفرے یا جزا کرے گناہ میں برابر ہیں اور جس نے ناحق خون سے بہہ کر یا تو گویا سب کی جان بچالی ۱۲۸ھ
۲۔ کہہ کر کہی نے دنیا میں سب سے پہلے ناحق خون کی بنیاد ڈالی اور جو کوئی ظالم طریق قائم کرے تو قیامت تک جو اس پر عمل کرتا رہے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ اس
کے لئے فالے پر پڑتا ہے دوسری حدیث میں ہے ۱۲۸ھ مسلمان کا قتل آدمی کو کفر کے قریب کر دیتا ہے یا وہ قتل مراد ہے جو حلال جان کر ہر اس
سے تو کافر ہی ہو جائے گا ۱۲۸ھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَتِ
النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِ الْأَضْرِبِ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ذَوَا أَبْوَابِكُمْ وَأَنْتُمْ
عَبَائِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
۳۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ فَرَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ
الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ
الْيَمِينُ الْغُمُوسُ شَاكُ شُعْبَةٍ وَقَالَ مُعَاذٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ
بِاللَّهِ وَالْيَمِينُ الْغُمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ -

۳۹۴ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ
أَسَدًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْكَبَائِرُ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِبْنِ بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبُرُ
الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ
وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ
وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ -

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ قَالَ

فرمایا رکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافرانہ بن
جانا۔ اس حدیث کو ابوبکرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ (جو
کتاب الحج میں گذر چکیں)

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از فراس از شعبی
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شریک کرنا
ماں باپ کی نافرمانی یا جھوٹی قسم کھانا شعبہ کو شک ہے معاذ
بن عمرو کہتے ہیں (اے اسماعیل نے وصل کیا) ہم سے شعبہ نے
بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں اللہ
کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور جھوٹی قسم کھانا اور ماں باپ
کی نافرمانی (انہیں ستانا) یا یوں کہا کسی کو ناحق قتل کر دینا۔

(از اسحاق بن منصور از عبدالصمد از شعبہ از عبید اللہ بن
ابی بکر) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
دوسری سند (از عمرو بن مرزوق از شعبہ از عبید اللہ
بن ابی بکر) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ (یعنی
بڑے بڑے گناہ) یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا، خون کرنا،
باپ کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی
دینا۔

(از عمرو بن زرارہ از بشیم از حصین از ابی لہیان) حضرت

أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو طُبَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بِنَ حَارِثَةَ ذِي مِجَذٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَا هُمْ قَالَ وَكَيْفُ أَتَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِينَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكُفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارُ فَقَطَعْنَاهُ بِرُحَى حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بِكَمْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَمَا زَالَ يَكُرِّهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَتَّيْتُ أَيَّ دَلَمَ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۶۳۹۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ رَأَيْتُ مِنَ الثَّقَفَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَتَاهُ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا

اسمہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہا کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا یہ قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے چنانچہ ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا، اور انہیں شکست دی۔ میں اور ایک دوسرے انصار کی اس جنگ میں ایک کافر سے لڑنے لگے جب حملہ کیا تو اس نے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا، انصار کی تو علیحدہ ہو گیا لیکن میں نے اسے برچھے سے مار ڈالا۔ جب ہم مدینے پہنچے تو اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپ نے مجھے سے پوچھا تو نے اس شخص کو لالہ اللہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا میں نے عرض کیا حضور! اس نے صرف اپنی جان بچانے کیلئے کلمہ پڑھ لیا تھا، آپ نے دوبارہ یہی فرمایا تو نے اسے کلمہ لالہ اللہ کہنے کے بعد بھی مار ڈالا؟ برابر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ میں کف افسوس ملنے لگا، کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔ (کہ اگلے گناہ مجھ پر نہ رہتے) ۱۷

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید از ابو الخیر از صنابغی) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جن نقیصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی حتیٰ میں بھی ان میں شامل تھا، ہم سب نے ان امور پر بیعت کی تھی اللہ کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے، چوری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے، جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا

۱۷ دوسری روایت میں یوں ہے کیا تو نے اکل دل چیر کر کھا تھا مطلب یہ ہے کہ دل حال اللہ کو معلوم ہے جب تک زبان سے کلمہ پڑھا تو اس کو چھوڑ دینا تھا اما مسلمان نہ تھا

وَلَا تُسَبِّحُوا وَلَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّاسِ وَلَا تُمْنُوا لِلْأَكْثَرِ
 الْبَغْيَةِ إِنَّ فَعَلَنَا ذَلِكَ فَإِنْ عَشِمْنَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ
 ۶۳۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُورِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
 حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ
 أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۶۳۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ
 الْأَحْنَفِ بْنِ قَلْبِسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ
 هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ
 آيِنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ
 قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اتَّقَى
 الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا الْقَاتِلَ وَالْمُقْتُولَ
 فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ
 فَمَا بَالُ الْمُقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيمًا
 عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَا ارشاد ہے اے ایمان

ہے اسے نہیں ماریں گے، لوٹ مار اور غارتگری نہ کریں گے، اللہ کی نافرمانی نہ کریں گے۔

اس کے عوض ہمیں بہشت ملے گی اگر ان گناہوں میں سے کوئی گناہ ہم سے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے (از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت علیؓ

بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم (مسلمانوں) پر چھیڑا اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمان نہیں ہے) اس حدیث کو ابو موسیٰ اشعرؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ (از عبد الرحمن بن مبارک از حماد بن زید از ایوب و یونس از حسن) اخف بن قیس کہتے ہیں میں (گھر سے) اس

ارادے سے باہر نکلا کہ اُن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کروں، راستے میں مجھے ابو بکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے پوچھا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا حضرت علی کی مدد کے لئے (جنگ جمل میں) جاتا ہوں، انہوں نے کہا نہیں اپنے گھر واپس چلا جا کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر لڑنے لگیں، تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہوں گے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قاتل تو دوزخی ہوگا مگر مقتول کا کیا گناہ؟ آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کو مارنے کا خواہش مند تھا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ
عَلَيْكُمْ الْقِتْمَانُ فِي الْقَتْلِ
أَنْحَرُوا بِالْحَرِّ وَالْعَبْدُ
بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى
فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ
فَاتَّبَعُوا بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءُ
لِلَّيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ
مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنْ
اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ
عَذَابٌ أَلِيمٌ

باب ۳۶۲ سُؤَالُ الْقَاتِلِ
حَقَّ يَقُولُهُ وَإِلَّا قُرَّارٌ فِي الْحُدُودِ

۶۳۹۹ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ
أَسْبَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضِيَ رَأْسُ
جَارِيَةٍ بَيْنَ جَعْرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ
بِكَ هَذَا أَفْلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى شَفَى
الْيَهُودِيَّ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقْرَبَهُ فَرَسٌ
رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ -

باب ۳۶۲ إِذَا قُتِلَ بِحَجَرٍ
أَوْ بِعَصَا -

والوتم پر مقتولین کا قصاص فرض کر دیا گیا ہے آزاد
کے عوض آزاد مارا جائے، غلام کے عوض غلام
عورت کے بدلے عورت، البتہ جس قاتل کو اس
کے بھائی (یعنی مقتول کے وارث) کی طرف سے
قصاص کا کوئی حصہ معاف کر دیا جائے تو معاف
کرنے والا حسب دستور قاتل سے دیت مانگے
قاتل کو چاہیے کہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے
یہ معافی اور دیت کی تجویز تمہارے رب کی طرف سے
تم پر ایک آسانی اور مہربانی ہے اب اس کے بعد
اگر کوئی شخص زیادتی کرے تو اسے دردناک عذاب ہوگا۔

باب حاکم کا قاتل سے دریافت کرنا حتیٰ
کہ وہ اقرار قتل کرے نیز حدود کے معاملے میں اقرار کرنا۔

(از حجاج بن منہال از سہام از قتادہ) حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے
کسی لڑکی کا سر دو پتھروں میں کچل ڈالا، لوگوں نے اس لڑکی
سے معلوم کیا تجھے فلاں شخص نے مارا یا فلاں نے؟ اس
نے کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا
(تو اس نے اشارے سے کہا ہاں اس نے مارا ہے) چنانچہ
وہ یہودی آنحضرت کے سامنے لایا گیا آپ اس سے پوچھتے رہے
یہاں تک کہ اس نے اقرار جرم کیا آخر اس کا سر بھی پتھر سے کچل گیا۔

باب اگر کسی نے پتھر یا لکڑی سے خون کیا۔

لہ دیت کے کر پھر تان کو ستائے یا مار ڈالے ۱۲ منہ ۱۳ امام بخاری نے اس باب میں صرف آیت قرآنی بیان کیا ہے کہ کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ ۱۳ امام بخاری نے اس باب میں کچھ بیان کیا
تھی ۱۲ منہ ۱۳ امام بخاری نے باب کا ترجمہ کر رکھا کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ اس حدیث میں قاتل کو پتھر یا لکڑی سے قتل کریں گے یا تلوار سے خنجر کہتے ہیں کہ ہمیشہ
قصاص تلوار سے لیا جائے گا اور یہود کہتے ہیں میں طرح قاتل نے قتل کیا ہے اس طرح بھی قصاص لے سکتے ہیں۔

۶۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
هَشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ جَدِّكَ أَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ جَارِيَةً عَلَيْهَا
أَوْصَانٌ بِالْبَيْتِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ
يَحْجَرٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكَ فَقَدْتُ
رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكَ
فَقَدْتُ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّلَاثَةِ
فُلَانٌ قَتَلَكَ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ
بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ.

بَابُ ۳۶۲۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

إِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ
بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَ
الْأَذْنَ بِالْأَذْنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ
وَالْجُرْدَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ
بِهِ فَهُوَ كَفَّارٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ
يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
هُمْ الظَّالِمُونَ.

۶۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

(از محمد از عبد اللہ بن ادريس از شعبہ از ہشام بن زيد

ابن انس) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک
لڑکی مدینے میں (گھر سے) نکلی وہ چاندی کا زیور پہنے ہوئے
تھی، ایک یہودی نے پتھر سے اسے مارا آخر وہ لڑکی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، اس میں کچھ جان باقی
تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کیا
تجھے فلاں شخص نے مارا ہے؟ اس نے سر اٹھا کر اشارہ کیا
نہیں آپ نے پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھے مارا اس نے
پھر سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں پھر تیسری بار آپ نے اس
سے پوچھا کیا فلاں (یہودی) نے تجھے مارا؟ تب اس نے
سر جھکا کر اشارہ کیا ہاں۔ چنانچہ آپ نے اس یہودی کو طلب
فرما کر دو پتھروں سے قتل کرا دیا۔

باب ارشاد باری تعالیٰ۔ یقیناً جان کے

بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے
ناک، کان کے بدلے کان دانت کے بدلے دانت
لیا جائے، اسی طرح زخموں میں برابر کا بدلہ لیا
جائے۔ البتہ جو شخص بدلہ معاف کر دے تو یہ معافی
اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی اور جو حاکم اللہ تعالیٰ
کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم
ہیں (سورہ مائدہ)

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از عبد اللہ بن

مرہ از مسروق) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے

اللَّهِ يُبْرِئُ مَرَّةً عَنْ مُسْرُودِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ
أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَشْتَمِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى
رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ
وَالْعَقَبُ النَّزَافِي وَالْمُقَارِقُ مِنَ الدِّينِ الثَّارِ
الْجَمَاعَةِ -

باب ۳۶۲۸ مَنْ آقَادَ بِحَجَرٍ

۶۲۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَكْبَشَ أَنَّ هُوَ دُفِيَ
قَتَلَ حَارِبِيَّةً عَلَى أَوْصَانٍ لَهَا فَقَتَلَهَا
بِحَجَرٍ فَبُجِيَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِهَا مَتَّى فَقَالَ أَقْتَلِكِ فُلَانٌ
فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَمُوتَ قَالَ الثَّانِيَةَ
فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَمُوتَ سَأَلَهَا الثَّلَاثَةَ
فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ تَعَمَّ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ -

باب ۳۶۲۸ مَنْ قَتَلَ لَهْفَةً

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ -

۶۲۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اس بات
کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اس کا خون کرنا
بغیر تین صورتوں کے درست نہیں ایک یہ کہ کسی کو ناحق قتل
کرے اس کے قصاص میں، دوسرے یہ کہ محسن (شاری شر) ہو
ہو کر زنا کرے تیسرے یہ کہ اسلام سے ہجرت کرے اور مالوں کی جماعت سے لگے جائے۔

باب ۳۶۲۸ بقرے سے قصاص لینے کا بیان -

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از ہشام بن زید)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک
لڑکی کو چاندی کا زیور لینے کے لئے بقرے سے مار ڈالا (ادھ موا)
کر دیا، اس لڑکی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا
اس میں ابھی کچھ جان باقی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا
تجھے فلاں شخص نے مارا؟ اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر
دریافت کیا کیا تجھے فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ
کیا نہیں۔ پھر تیسری بار دریافت فرمایا کیا کیا فلاں شخص نے
تجھے مارا تب اس نے سر سے اشارہ کیا ہاں۔ چنانچہ آپ
نے اس یہودی کو دو بقروں سے کچلوا کر قتل کر دیا۔

باب ۳۶۲۸ جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے تو

اسے اقسماً ہے کہ وہ باتوں میں سے جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرے

(از ابو نعیم از شعبان از یحییٰ از ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

لہ کا فرد یا شریک ہو جائے بعض نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ اجراء کا منکر بھی کا فر ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اجماعی اس بات کا منکر کا فر ہے جس کا وجوب غریبت سے
بدلتا یا قاتل ثابت ہو لیکن یہ مسئلہ کا ثبوت حدیث صحیح متواتر آیت قرآن سے موجود اس میں کوئی اجراء کا خلاف کیسے نہ وہ کا فر نہ ہو گا قاضی عیاض نے کہا جو عام حدیث
کا منکر ہو اس کو قدر کم کھدہ کا فر ہے اور جماعت کے یہودی نے میں باغی اہل ذرین اور مسلمانوں سے لڑنے والے امام ہرقتی سے مخالفت کرنے والے ہیں لیکن ان
کا قتل بھی درست ہے لیکن نماز کے ترک کرنے کے قاتل اس حدیث کی رو سے جائز نہیں ہیں تا ۱۲ منہ سطلہ خواہ قاتل سے قصاص ملے یا دیت اس میں مقتول کے ارادت
کا اختیار ہے قاتل کی رحمت مندی شرط نہیں امام بخاری نے باب کی حدیثیں لاکر لکھ کر تباہی کے اس قول کی تفسیر کی فمن عقی لہ من اخیرہ شیء کہ مراد اس عطیت
ہے اور اس پر سارے اہل سنت کا اتفاق ہے کہ قاتل عمد میں بھی جب قاتل اور مقتول کے درمیان دیت ہو جائے تو دیت دلائی جائے گی ۱۲ منہ

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ خُرَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ عَامَ فَيْحٍ مَكَّةَ قَتَلَتْ
خُرَاعَةُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ
فِي الْحِجَابِ هَلَسَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَن قَتْلِهِ
الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ
أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ
لِأَحَدٍ بَعْدِي إِلَّا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً
مِّنْ نَّهَارٍ إِلَّا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ
لَّا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا
وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا إِلَّا مُشَدَّدٌ وَمَنْ
قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِغَيْرِ التَّطَرُّبِ إِمَّا
يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ
الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاةٍ فَقَالَ أَكْتُبْ
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِي شَاةً ثُمَّ قَامَ
رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا
الرُّذُفَاثَا تَجْعَلُهُ فِي بَيُوتِنَا وَقُبُورِنَا

سے مروی ہے کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے کسی شخص کو قتل کر ڈالا۔ عبداللہ بن ربیعہ کجوالہ حرب بن شداد نے بھی بن ابی کثیر از ابو سلمہ بن عبد الرحمن از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے بنی لیث کے ایک شخص کو قتل کر دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ زبانہ جاہلیت میں بنی لیث نے قبیلہ خزاعہ کے کسی شخص کو قتل کر دیا تھا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ سے (ابو ہریرہ بادشاہ مکہ) مانتھی کہ وہ کفر کیا۔ اب اللہ نے پیغمبر و مسلمانوں کو مکہ پر غالب کر دیا (انہوں نے مکہ فتح کر لیا) سنو! مکہ میں مجھ سے قبل کسی کے لئے قتال جائز نہ تھا اور نہ میرے بعد ہو گا۔ میرے لئے بھی (قتال) صرف دن کی ایک ساعت کے لئے حلال ہوا اب آؤ پھر اس کی حرمت قائم ہو گئی ہے۔ وہاں کا کائنات اٹھڑا جائے نہ درخت تار شا جائے کوئی گری پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے یاد رکھو جس کا کوئی عزیز نہ رہا جائے تو اسے اختیار ہے کہ وہ دو باتوں میں سے جو بہتر سمجھے اسے کرے یا تو دیتے یا لے یا قصاص کرے یہ وعظ سن کر ابو شاہ یمنی کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وعظ لکھو ا دیجئے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا اچھا ابو شاہ کو یہ وعظ لکھ دو۔ بعد ازاں ایک قریشی کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ اسکے کدے خستوں میں سے اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے کیونکہ ہم لوگ اس گھاس کو اپنے گھروں اور قبروں میں بچھاتے ہیں (وہ خوشبودار ہوتی ہے) آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹنے کی اجازت ہے۔ حرب بن ابی اس کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی شعیبان سے روایت کیا۔ اس میں بھی ہاتھی کا ذکر ہے۔ بعض لوگوں نے ابو نعیم سے قتیل کے بدلے قتل کا لفظ روایت کیا۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے اپنی روایت میں

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

بابن اثرب نے اصرار ڈالا تھا جب تک فوج ہوا تو دوسرے روزان اشوع کو میں آیا
 ہمارا ڈالا بعضوں نے کہا کہ مقتول جنبد بن اکرع تھا والہ اللہ اعلم منہ سلمہ خدا کے
 سب قاتل کو بھی ۱۲ منہ قلعہ لگا رہا جسے دینے میں ہاں تک کہ خود مالک اس کی بی بی سے اصرار
 دیا تھا جب یہ لوگ کہے کہ قرب جہنم پہنچے تو یہ بھی یوں گویا ہزار اس کو مارے تھے لیکن وہ گھنے

(جسے امام مسلم نے ذکا لالا) اما یقہاد کی بجائے اما ات
یقہاد اهل القتیل کہاہے۔^{۵۱}

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ مُعَذِّبُهُ وَسَلَّمَ
إِلَّا الْإِذْخِرَ وَتَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ
فِي الْفَيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلُ
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقِتْلِ
٤٣٠٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ فِي بَيْتِي رَسْمَةٌ لِمِ
قِصَاصٍ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ
لِهَذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ
فِي الْقَتْلِ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَمَنْ عَفَى لَهُ
مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاعْفُو
أَنْ يَقْبَلَ الدِّمَى فِي الْحَمْدِ قَالَ فَاتَّبَعُوا
بِالْعُرُوفِ أَنْ يُطْلَبَ بِمَعْرُوفٍ وَ
يُؤَدَّى بِإِحْسَانٍ -

بَابُ ٤٢٩ مَنْ طَلَبَ دَمَ
أَمْرٍ يُغَيِّرُ حَقَّ -

باب جو شخص ناحق خون کرنے کی خواہش کرے۔

۱۔ معلوم ہوا کہ امامانِ زبانِ عرب میں ہمیشہ جھگڑے نہیں کرتے مگر کبھی صرف منع حج کے لئے مستعمل ہوتا ہے تو کسی ہی صورت میں ہو سکتی ہے جیسے یہاں ایک تیسری صورت یعنی مالک مضاف کردہ کا بھی جائز ہے اور اس سے اس شخص کا جملہ ظاہر برحق ہے جس نے سورہ محمد کی اس آیت قاسما متابعوا ما فداء عنہ لکالا ہے کہ مسلمانوں کے دین میں قید و لول کا قتل درست نہیں حیدر آباد میں اس شخص نے تجاویزِ غرض علی نامی اس کے عقائد کا مکمل محدود کرنے سے سخت اور علی گڑھ میں کلام مرید تھا اس میں یہ کہ میں علی بن ابی طالب کی عیادت تھی کہ قرآن کی ایک آدھ آیت اپنے مطلب کی لئے لیتا اور دوسری آیتوں سے کیونکر منکر کرتا اس کے دل میں یہ خیال سا گیا تھا کہ قرآن کو لوگوں کے نصاریٰ سمجھے روم کے موائی کر دیا جائے کتنا تھا کہ قرآن میں ایک بھی بی بی کو نہ کی اجازت ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا فان خضرت الا نخلوا افرادہ اور دوسری جگہ فرمایا دن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء وکمیتا تھا قرآن میں کہیں کوئی غلام کا ذکر نہیں ہے حالانکہ قرآن میں صاف صاف آیتیں رقیبت کی اشاعت کی موجود ہیں دین لم تستطیعوا منکم طویل ان یملیک المحصنات المؤمنات فما ملک الایمانکم من تحقیق المؤمنات۔ وکعبہ مؤمن خیر من مشرک۔ فما الذین فضلوا ابرار الذین علی مالک آیمانہم۔ ولانہ مؤمنہ خیر من مشرک۔ ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء۔ فکم مما ملک الایمانکم من شرکاء فیما ردفتکم ۱۳ منہ

۶۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ

حَدَّثَنَا قَافِعُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ

النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَ

مُبْتَغٍ فِي الرِّسَالَةِ مُسْتَنَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطْلَبٌ

دَوَامِيٍّ بِغَيْرِ حَقٍّ لِقَوْمِي دَمَةٌ -

بَابُ ۳۶۳ الْعُقُوفُ فِي الْخَطَا

بَعْدَ التَّوْبَةِ -

۶۴۰۶۔ حَدَّثَنَا قُرُوبٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ وَحْدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ

يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ الْوَاسِطِيِّ عَنْ هِشَامِ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَرَّخَ

إِبْلِيسُ يَوْمَ مَا أُحْدِثَ فِي النَّاسِ يَا عَبْدَ اللَّهِ

أُخْرِكُمْ فَرَجَعْتَ أَوْ لَا هُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ

حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَبِي رَأَى

فَقَتَلُوهُ فَقَالَ حَدِيثُهُ عَفَّرَ اللَّهُ لَكُمْ

قَالَ وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى

لَحِقُوا بِأَيُّهَا الطَّائِفُ -

بَابُ ۳۶۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ

(از ابوالیمان از شعیب از عبداللہ بن ابی حسین از

نافع بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سب سے زیادہ ان تین آدمیوں

کا دشمن ہے ایک تو اس کا جو حرم شریف میں بے اعتدالی

کرے (مثلاً قتل، تشکار وغیرہ) دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر

جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے، تیسرے وہ جو کسی آدمی کا ناحق

خون کرنے کے لئے کوشاں ہو۔

باب قتل خطا میں مقتول کے مرجانے کے

بعد اس کے دارث کا معافی کرنا۔

(از قردہ از علی بن مسہر از والدش) حضرت عائشہ رضی

مروی ہے کہ جنگ اُحد میں (پہلے پہل) مُشرکوں کو شکست

ہوئی۔ دوسری سند از محمد بن حرب از ابو مروان یحیی بن زکریا

از ہشام از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جنگ اُحد

کے دن ابلیس چلا کر کہنے لگا اللہ کے بندو (مسلمانوں) اپنے

بیچے والوں سے بچو (حالانکہ بیچے والے بھی مسلمان ہی تھے) یہ

سُننے ہی آگے والے بیچے والوں پر پلٹ پڑے (اور تلوار چلنے

لگی) یہاں تک کہ مُسلمان حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد یمان رضی

کو بھی مارنے لگے تھے حذیفہ رضی اللہ عنہ بکارتے رہے ارے

یہ تو میرے والد ہیں میرے والد ہیں مگر کسی نے انکی بیٹی انویں شہید کر دلا، حذیفہ کہنے لگا اللہ

تمہاری خطا بخشے ان کفاروں سے کچھ لوگ تو ایسے شکست کھا کر بھاگے کہ طائف میں جا کر دم لیا

باب ارشاد الہی مُسلمان کا مُسلمان کو مارنا

دُرسٹ نہیں مگر بھول چوک اور بات ہے پھر اگر

۱۔ مثلاً جاہلیت والوں کی طرح شادی اور بچی میں رسوم کرے ایک کو دوسرے کے بادل مار ڈالے یا ایک کے حرم کا دوسرے سے مؤاخذہ کرے

۲۔ منہ سے طائف ایک شہور شہر ہے کہ سے تین دن پر ترجمہ باب اس سے نکلا کہ مسلمانوں نے خطا سے حذیفہ کے والد کو جو مسلمان تھے مار ڈالا

اور حذیفہ نے صاف کر دیا یعنی دیت کا بھی مطالبہ نہیں کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے حذیفہ کو حدیث دلائی کہ

مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَا وَمَنْ قَتَلَ
مُؤْمِنًا خَطَاً فَحَرِيرٌ رَقَبَةٍ
مُؤْمِنَةٍ قَدَرِيهِ مُسْلِمَةً إِلَّا
أَهْلِيهِ إِلَّا أَنْ يَمْتَدَّ فَوْقَ أَنْ
كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَ
هُوَ مُؤْمِنٌ فَحَرِيرٌ رَقَبَةٍ
مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَلْيَا
مُسْلِمَةً إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ
فَمِثْلًا شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا۔

بَاب ۳۶۳۲ رِذَا آ آقَرَّ
بِالْقَتْلِ مَرَّةً قَتَلَ بِهِ

۶۴۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا
حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَبَّامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ
يَهُودِيًّا رَّصَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَنِي خَجَّازٍ
فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا أَفَلَا تَكُونِ
أَفْلَانٌ حَتَّىٰ تَسْتَوِيَ إِلَىٰ يَهُودِيٍّ فَأَوْمَأَتْ
بِرَأْسِهَا فَوَجَّعَ بِإِلَهِ يَهُودِيٍّ فَأَعْرَفَ

کوئی مسلمان کو بھول چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان
غلام آزاد کر دینا چاہیے اور مقتول کے ورثہ کی حیثیت
مگر حجب وہ معاف کر دیں۔ اگر مقتول مسلمان اور اس
قوم کا ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو بس ایک غلام
آزاد کرنا کافی ہے اور اگر کسی ایسی قوم کا فرد ہو
جس کا تم لوگوں سے معاہدہ ہو چکا ہو تو اس کا خون
بہا اس کے مالوں کو دیا جائے گا اور ایک غلام
مسلمان بھی آزاد کیا جائے گا، اگر اس کی طاقت
نہ ہو تو لگاتار دو ماہ روزے رکھنے چاہئیں یہ
توبہ کی شکل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے
اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا حکمتوں والا ہے۔

بَاب قتل میں ایک بار قاتل کا اقرار
کرنا کافی ہے۔

(از اسحاق از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک
لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل ڈالا تو لڑکی سے
کسی کا نام لے کر دریافت کیا گیا کہ فلاں آدمی نے تجھے قتل
کیا؟ یا فلاں نے؟ حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام بھی لیا گیا
تو اس نے سر کے اشارے سے کہا ہاں، آخر اس یہودی
کو پھر دکر لایا گیا۔ اس سے پوچھا تو اس نے اقرار کر لیا

لہٰذا اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی صرف آیت قرآنی پر اکتفا کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی زنا کی طرح چار بار اقرار کرنا ضروری نہیں
اکثر علما اور ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے بعضوں نے قتل میں دو بار اقرار کرنا ضروری سمجھا ہے ۱۲ منہ

فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرُمَتْ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ
هَذَا مَوْجَحَرَيْنِ .

**باب ۳۶۳ قتل الرجل
بالسراة .**

۶۴۰۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَلَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا
عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا .

باب ۳۶۴ القصاص بَيْنَ

الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجُرْحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ

الرَّجُلُ بِالسَّرَاةِ وَيُدْكَرُ عَنْ

عَمْرٍو قَتَادَةُ الْمَرْءُ مِمَّنْ الرَّجُلُ

فِي كُلِّ عَمِدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ

فَمَادُ وَنَهْمًا مِنَ الْجَوَارِحِ وَبِهِ

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَ

إِبْرَاهِيمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

وَجَوَّحَتْ أُخْتُ الرَّبِيعِ نِسَاءً

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ

سَلَّمَ الْقِصَاصُ .

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، چنانچہ اس کا سر
بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

ہمام نے بعض اوقات یوں کہا کہ اس کا سر دھڑک رہا تھا
باب عورت کے قتل کے بدلے مرد کو قتل
کرنا۔

(از مسدد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک لڑکی کے قتل کے بدلے میں ایک یہودی مرد
کو قتل کرایا۔ اس یہودی نے لڑکی کو زور اتارنے کے سبب
قتل کر دیا تھا۔

باب زخموں کے معاملے میں بھی عورت

اور مرد سے باہمی قصاص لیا جائے گا۔ اکثر علماء

نے یہی کہا ہے عورت کے بدلے مرد کو قتل کیا جائے

گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے عورت

سے مرد کے قتل عید یا اس سے کم دوسرے زخموں

کا قصاص لیا جائے۔ عمر بن عبدالغزیز، ابراہیم

نخعی ابو الزناد اور ان کے ساتھیوں (اعرج، قاسم

بن محمد از عروہ بن زبیر) کا یہی قول ہے۔ ربیع بنت

نضر کی بہن (ام حارثہ) نے ایک آدمی کو زخمی کیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصاص لیا

جائے گا۔

۱۔ لیکن ایک روایت حضرت علی اور عطاء اور ابن سے اس کے خلاف آئی ہے اور ضعیف نے زخموں کے قصاص میں اختلاف کیا ہے نفی جود اور میں جان سے کم دوسرے
زخموں میں قصاص نہ لیا جائے گا امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ حضرت علی سے روایت آئی ہے وہ ضعیف یا شاذ ہے ۱۲۸۷ھ میں اس کو سعید بن منصور نے قول کیا ۱۲۸۷ھ میں
عمرو بن ابی حمزہ زناد اور ابراہیم بن عمر نے قول کو ابن ابی شیبہ اور ابوالزناد کے قول کو امام بیہقی نے قول کیا ۱۲۸۷ھ میں اس کو امام مسلم نے نکالا بعضوں نے کہا یہ روایت

۶۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنَبِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَوْسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تَلُدُوْنِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْكُمْ إِلَّا لَدُنَا عَيْرُ الْعَبَاثِ مِنْ قَائِلَةٍ لَوْ شِئْتُمْ

بَاب ۳۶۳ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ

أَوْ اقْتَضَى دُونَ السُّلْطَانِ -

۶۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَلْعُونُ الْأَخْيَرُونَ السَّابِقُونَ وَبِاسْتِئْذَانٍ لَوْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَحَنَّا ذَنْ لَهْ خَذَفْتَهُ بِمِصْبَاحٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَلَكًا عَنكَ مِنْ جَنَاحٍ -

۶۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ لُجْلًا أَطْلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ

(از عروین علی از یحیی از سفیان از موسی بن ابی عائشہ از

عبد اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دھن مبارک میں بیماری کے عالم میں ہم نے دوا ڈالی، اگرچہ آپ نے منع فرمایا کہ مجھے دوا نہ پلانا مگر مجھے خیال پیدا ہوا کہ عموماً مریض دوا نہیں پیا کرتے اس لئے آپ فرما رہے تھے کہ میرے حلق میں دوا نہ ڈالو (نہ بطور نبی شرعی کے) یہ کیف جب آپ کو ہوش آیا تو فرمایا دیکھو گھر میں کوئی شخص باقی ہے سب کے حلق میں دوا ڈالی جائے صرف عباس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ اسوقت موجود نہ تھے

باب حاکم کے پاس مقدمہ لے جائے بغیر خود ہی

اپنا حق یا قصاص لینے کا بیان۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ہم مسلمان (دنیا میں) سب کے بعد آئے لیکن قیامت کے دن سب امتوں سے آگے ہوں گے۔

نیز اسی سند سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بغیر اجازت میرے گھر میں جھانکے اور تو ایک سنکر پھینک کر مارے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا (نہ دنیاوی نہ آخری)

(از مسدد از یحیی) حمید طویل سے مروی ہے کہ ایک

شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کا قصاص کے طور پر گھر میں بھیجتے ہوئے کہ تم لوگو کا قصاص جو دیتے ہو لوگنا ثابت ہوا کہ تم میں گھر میں ام المؤمنین میمونہ بھی تھیں وہ دوندے سے تھیں لیکن آپ کے حکم سے موافق ان کے حلق میں بھی دوا ڈالی گئی ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ کا اتفاق ہے کہ بغیر حکم یا بادشاہ کے پاس مقدمہ جوع کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر زمر جائز رکھا جائے تو اس میں بے انتظامی اور خرابی کا ڈر ہے اب باب کی حدیث تغلیظ بخیر ہے میں کہتا ہوں جتنا حدیث میں آیا ہے اتنا جائز رکھنا چاہیے لیکن کوئی بے اذن گھر میں جھانکے اور پھر والا ہی کہے پھر دوندے کو نہ قصاص جو گا نہ دیت ام شافعہ اور حنابلہ کا یہی قول ہے اچھا اگر کسی شخص کا دوسرے کو کچھ روپیہ نکلتا ہو لیکن گواہ نہ ہوں نہ وصیت ہو پھر شخص کو اس کا کچھ مال یا حق جائے تو اس میں سے اپنے حق کے موافق لینا درست ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَدًا رَأَى إِلَيْهِ
مَشَقًّا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَنَسُ
ابْنُ مَالِكٍ -

بَاب ۶۳۶ إِذَا مَاتَ فِي
الرَّحَامَةِ وَقُتِلَ -

۶۴۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامُ أَخْبَرَنَا
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
أُحُدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَوْ
عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ
فَأَجْلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حَدِيقَةُ
قَادَ أَهْوَى بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ
اللَّهِ أَيْ أَيْ قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا اخْتَجَرُوا
حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حَدِيقَةُ عَفَرَ اللَّهُ دَمَكُمْ
قَالَ مَحْرُوقَةٌ فَمَا زَالَتْ فِي حَدِيقَةِ مِثْلِهِ
بَقِيَّةٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ -

بَاب ۶۳۷ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ
خَطَاً فَلَا دِيَّةَ لَهُ -

۶۴۱۳ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَكِينَةَ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَمْ يَرِ اس كى آنكھ میں مارنے کے لئے سیدھا کیا۔

یہی کہتے ہیں میں نے حمید سے پوچھا تم سے یہ حدیث
کس نے بیان کی انہوں نے کہا انس بن مالک نے۔

باب جب کوئی شخص جہوم میں مر جائے یا
مارا جائے۔

(از اسحاق) از ابو اسامہ از ہشام از والدش

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جنگ احد کے دن کفار
کو شکست ہوئی تو ابلیس چپخنے لگا اے بندگان محمدؐ تو اپنے

سچے والوں سے بچو۔ گھبراہٹ میں آگے والے مسلمان پیچھے
والوں (مسلمانوں) پر پلٹ پڑے اور اپنے ہی لوگوں سے

لڑنے لگے اور آپ ہی میں تلوار چلنے لگی۔ اتنے میں خدیفہ
رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ ان کے والد یمان کو مار

رہے ہیں انہوں نے شور مچایا ارے خدا کے بندو میرے
والد میں میرے والد میں حضرت عائشہ کہتی ہیں اس کے باوجود مسلمانوں نے

انکے والد کو نہ چھڑا دیں بل ہی کر ڈالا خدیفہ نے کہا اللہ! تمہارا لیکن وہ عاف فرمائے
نزد کہتے ہیں خدیفہ کو انتقال تک والد کے اس طرح قتل کیے جانے کا صدمہ لگ گیا رہا

باب اگر کوئی شخص غلطی سے اپنے آپ کو
قتل کر ڈالے تو اس کے وارثوں کو دیت نہ ملے گی۔

(از مکی بن ابراہیم از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ایک شخص عامر رضی اللہ عنہ سے کہنے

لے مرود نے پیچھے والوں کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو کیوں مار ڈالتے جو ۱۲ منہ ۱۵ مارے تک وہ اپنے باپ کے قاتلوں کیلئے
دعا اور استغفار کرتے رہے ۱۳ منہ ۱۵ ہی طرح اگر عدا کوئی خودکشی کرے ۱۴ بخاری نے جو کہ کی قید اس واسطے لگائی کہ اس میں اختلاف ہے اسام
اور اسمی اور امام احمد اس حاکم کے نزدیک بیت المال سے اس کی دیت دلائی جائے گی اگر وہ زندہ رہے تو خود اس کو دیت اس کے وارثوں کو اور جہولہ
ذلیل عامر کی حدیث ہے کہ نہ تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیت نہیں دلائی جہولہ علما کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا
عَامِرٌ مِنْ هَذِهِمَا تَاكَ وَحَدَّاهُمُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّامِعُ
قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَجَبُهُ اللَّهُ فَقَالَ لَوْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا آمَتَعْتَنَاهُ بِهٖ فَأَصِيبَ
صَبِيحَةٍ لَّيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ
فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ
أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
قَدْ آتَاهُ أَبِي وَأَرْحَى زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ
عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ هَآئِ إِنَّ لَكَ
لَا جُرَيْنَ ائْتَنِ إِنَّهُ لَيَجَاهِدُ فَجَاهِدْ وَأَتَى
قَتَلَ يَزِيدُكَ عَلَيْهِ -

باب ۳۶۳۸ إِذَا عَصَى رَجُلًا
فَوَقَعَتْ تَنَازُلًا -

۶۴۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مُرْقَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ
زُرَّادَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ
عَصَى يَدِ رَجُلٍ فَانْزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ
فَوَقَعَتْ شَيْئًا فَانْتَهَمُوا إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْصِي أَحَدُكُمْ
كَمَا يَعْصِي الْفُحْلُ لَا دِيَّةَ لَكَ -

لگے عامر! ذرا اپنے اشعار تو سناتے جاؤ (راستہ
آرام سے طے ہو گا) عامر نے خوش الحانی سے اپنے
اشعار سنانا شروع کئے۔ آپ نے دریافت فرمایا
یہ کون اچھی آواز سے اونٹوں کو بلانے کا رہا ہے
لوگوں نے کہا عامر رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ اس
پر رحم کرے یہ کہ جو حکم اللہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہیں عامر
مستغنیض کیوں ہونے لیا چنانچہ اس رات ہی صبح نماز (اپنی تلوار سے) زخمی ہو
لوگ کہنے لگے ان کے اعمال بیکار رہی گئے انہوں نے خودکشی کر لی سلمہ کہتے ہیں
جب میں ملا تھا وہاں اس کا کہنا تھا کہ عمار کے اعمال بیکار ہو گئے ہیں
آنحضرت کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے ملانے آپ قربان
لوگ کہتے ہیں عمار کے اعمال بیکار ہو گئے اس نے خودکشی کر لی اپنے فرمایا یوں کہنے والے غلط اور
جھوٹے ہیں عمار کو تو کتنا ثواب ملا (ایمان اور شہادت کا) وہ تو جاہد بھی ہے مجاہد بھی
کوئی ایسی موت ہے جو عمار کی موت سے دس گنا بہتر ہو (یعنی کوئی نہیں)

باب اگر کوئی کسی کو دانت سے کاٹنے لگے
اور خود کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ جائیں -

(از آدم از شعبہ از قتادہ از زرارہ بن ابی اوفی) عمران
بن حصین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ماتھ کاٹا
اس نے اپنا ماتھ کھینچا تو بیل کے سامنے کے دو دانت نکل پڑے
اب دونوں جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے آپ نے فرمایا "واہ اونٹ کی طرح تم
میں سے کوئی اپنے بھائی (مسلمان) کا ماتھ چباتا ہے
اب دیت کیسی؟"

۱۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت یوں فرماتے ہیں رحمہ اللہ آودہ اکثر شہید ہوا ہے کہتے ہیں کہ کہنے والے حضرت عمرؓ تھے
۲۔ ایک یہود کہتا ہے کہ تم لو اچھوٹی تھی پلٹ کر ان ہی کو لگ گئی ۱۲ منہ ۱۲ منہ کہ موت میں اس سے زیادہ ثواب نہیں ہے ۱۲ منہ یعنی اپنے دانتوں کی دیت پابستہ تھی
۳۔ اور سے دیت مانگتا ہے ۱۲ منہ

۶۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَلَغَ مِنْكُمْ عِتْرَتَهُ فِي عَزْوَةٍ فَقَعَصَ رَحْلَهُ قَاتَلَنَاهُ نَبِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۶۳۹ السِّنُّ بِالسِّنِّ

۶۴۱۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ بَيَازِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَيْهَا فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَا بِالنِّصَاصِ -

باب ۳۶۴۰ دِيَّةُ الْأَصَابِ

۶۴۱۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ -

۶۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

(از ابو عامر از ابن جریر از عطاء بن مرثدہ از ابی ہریرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے (اپنا ہاتھ کھینچا تو) دوسرے کا دانت نکال لیا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمے میں دانت کی کچھ دیت نہیں دلائی یہ

باب دانت کے بدلے دانت توڑا جائیگا

(از انصاری از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نصر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ لگا کر اس کا دانت توڑ ڈالا اس کے رشتہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

باب انگلیوں کی دیت -

(از آدم از شعبہ از قتادہ از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انگلی خنصر (چھنگلیا) اس انگلی ابهام (انگوٹھے) کے برابر ہے (دونوں کی دیت برابر ہے)

(از محمد بن یسار از ابن ابی عدی از شعبہ از قتادہ از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا حدیث کے مثل سنی۔

۱۔ کہ چونکہ ہاتھ کھینچنے والے نے کوئی قصور نہیں کیا اس بیچا سے نے اپنا ہاتھ بچانے کے لئے کھینچنا اگر نہ کھینچتا تو کہا کرتا کہ ہاتھ اس کو فراغت سے چیلنے دیتا وہ اونٹ کی طرح چبا جاتا ۱۲ منہ ۱۵ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ یا سو تیار یا تیار دینا و دم ہیں کیونکہ پوری دیت آدمی کی تیار دینا یا دس تیار و دم یا سو اونٹ ہیں اور انگلی کی دیت اس کا دسواں حصہ ہے امام احمد بن حنبل اور ثوری اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد علیہم السلام کا یہی قول ہے اور انگلیاں سب برابر ہیں ایک شخص جس پر اعتراض کیا تو شروع نہ کیا اس کے کھینچنے کی حدیث کے خلاف قیاس مستحسن

باب ۳۶۴ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ
مِنْ رَجُلٍ هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَلُ
مِنْهُمْ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُطَرِّقُ بْنُ
الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا
عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ
عَلَى تَحَرُّبٍ أَوْ بِأَخْرَاقٍ لَوْ
أَخْطَا تَا قَابُلَ شَهِدَا تَهُمَا
وَأَخَذَ بِدِيَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ
لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَعْبُدُ تَهُمَا
لَقَطَعْتُكَمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ عَلِمَا
قَتَلَ خَيْلَهُ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ
اشْتَرَوْا فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ
لَقَتَلْتَهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ
حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا
صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَقَادَ
أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ

باب اگر کئی آدمی ملکر کسی ایک کو قتل کر ڈالیں تو اس کے
قصص میں کیا سزا قتل ہو سکتے ہیں؟ مطرف بن ظریف نے
شعبی سے یوں روایت کی ہے (اسے امام شافعی نے وصل کیا)
دو شخصوں نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اب یہ گواہ ایک
اور شخص کو لے گئے (اور کہا یہ چور ہے) ہم نے غلطی سے پہلے کو
چور بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی گواہی باطل اور
لغو کر دی (یعنی دوسرے شخص کے خلاف) اور پہلے شخص کے
ہاتھ کاٹنے کی دیت ان دونوں (گواہوں) سے دلائی اور فرمایا
اگر مجھے یہ علم ہو جائے کہ تم نے عمداً (جان بوجھ کر) ایسا کیا
(جھوٹی گواہی دی) تو تمہارے ہاتھ کاٹوا دوں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے سے محمد بن بشر نے
یحیٰی بن سعید قطان از عبد اللہ بن عمری از تائیف از عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ ایک بچہ فریسیہ مارا گیا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر سارے صنعاء والے (ایک ملک)
اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو اس کے قصاص میں
قتل کر دیتا۔ مغیرہ بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ چار آدمیوں نے ملکر ایک لڑکے کو قتل کیا پھر حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کا یہی قول نقل کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سے دیکھ کر قتل ہو سکتے ہیں جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن ابن سیرین کہتے ہیں کہ ایک کو قتل کریں گے باقی لوگوں سے دیت لیں گے شعبی کہتے ہیں مقتول کے وارث
کا قصاص ہے ان قاتلوں میں سے جس کو چاہے قتل کرے اور باقیوں کو معاف کرے بعض سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ ایسی حالت میں قصاص ساقط ہو گا اور
دیت واجب ہوگی ۱۲۷۵ ہجری میں صنعاء میں ایک عورت تھی اس کا خاوند سفر میں گیا اپنی بیوی اور ایک بچے میں مل کر وہ دوسری عورت کے پیٹ سے تھا
گھر میں چھوڑ گیا عورت نے کیا کیا فائدہ کی پیٹھ پر بچہ ایک دوسرے شخص سے آشنا کی اور بچہ دیکھنے لگی اس کو مار ڈالا یہ ہم کو قصصت کر گیا اس نے نہانا لیکر
لے ہمارا کیا آخر عورت اور اس کے دیگر اور غلام اور ایک اور شخص چاروں نے ملکر اس بچہ کو مار ڈالا اور اعضا دے کر بچے کو لے کر ایک تھیلے میں لپیٹ کر ایک اندھے کوڑیوں
ڈال دیے جب خاوند سفر سے لوٹ کر آیا تو عورت کا دیکھ کر غصہ کیا اس نے جرم کا اقرار کیا پھر دوسروں نے بھی اقرار کیا اہلی زمانہ میں حضرت عمر کی طرف سے منع کیا کہ
انہیں قتل کر دیا اور اس باب میں نویں جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ ان چاروں کو قتل کر دینا کہ خدا کا قسم اگر سارے صنعاء والے اس میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا

وَسُوَيْدُ بْنُ مَقْرٍ مِنْ أَطْبَئِيَّةٍ
وَأَقَادُ عُمَرُ بْنُ ضَرَبَةَ بِاللَّحْدِ
وَأَقَادُ عَلِيٍّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ
اِقْتَصَّ شَرِيحُ مَنْ هُوَ طَوِيلٌ وَخَشِشٌ

زہر، حضرت علی اور سُوید بن مقرن نے طمانچہ کا قصاص دلویا۔
(یعنی طمانچے کے بدلے طمانچہ لگایا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی
شخص کو دودھ مارا تو اپنے خلاف سے بدلہ لینے کے لئے فرمایا۔ حضرت
علیؑ نے تین کوڑوں کا قصاص لینے کا حکم دیا۔ قاضی شریح نے بیگناہ
پر کوڑے لگانے اور کھال نوچنے کا بدلہ دلایا۔

۶۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَعْقُبُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي
عَازِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ
عَائِشَةُ لَدُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلُدُّ وَفِي قَالَتْ
فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً الْمَرِيضِ بِاللَّذِّ وَالْأَفْطَا
قَالَ أَلَمْ أَتَاهُمْ أَنْ تَلُدُّ وَفِي قَالَتْ قُلْنَا
كَرَاهِيَةً لِلَّذِي دَاءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا
لَدُّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ
يُشْهَدْكُمْ۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از موسیٰ بن ابی عازمہ از
عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم
نے مرض الموت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دو
ڈالی، آپ (بیماری کی حالت میں) اشلے سے منع فرما رہے تھے
کہ میرے حلق میں دوانہ ڈال لیکن ہم سمجھے کہ آپ کا ارشاد بطور
حکم کے نہیں ہے، بلکہ بطور نفرت کے ہے جو ہر مریض کو دوا سے
ہوتی ہے، بعد ازاں جب آپ کو فاقہ ہوا (بولنے کی طاقت ہوئی)
تو آپ نے فرمایا "کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے حلق
میں دوا مت ڈالو" ہم نے عرض کیا بیشک مگر ہم یہ سمجھے کہ آپ
(معمولی طور سے) فرما رہے ہیں جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوا کرتی
ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب تمہاری سزا یہ ہے)

"دیکھو جتنے لوگ (اس گھر میں) ہیں، ان سب کے حلق میں میری موجودگی میں دوا ڈالی جائے۔ البتہ ایک عباس رضی
اللہ عنہ کے حلق میں دوا نہ ڈالنا کیونکہ وہ مجھے دوا دے جانے وقت یہاں نہیں تھے۔"

ابو عبد اللہ بن عامر بن ربیع سے مروی ہے انہوں نے کہا میں مکہ کے راستے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ انہوں نے ایک درخت کے نیچے پیشاب کیا ایک شخص نے اس حال میں ان کو
بکا کر انہوں نے اس کو ایک درہ لگایا وہ کہنے لگا آپ نے (ناحق) جلدی میں مجھ کو درہ لگایا حضرت عمرؓ نے دہ اش شخص کے ہاتھ میں دیدار اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لے
انکار کیا حضرت عمرؓ نے کہا نہیں بدلہ لے لے اس نے کہا نہیں میں نے بخش دیا مگر مالک نے بھی ہوا طایں اس کو منقطعاً نکالا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دینداری اور
پیہر گاری اور خدا ترسی معلوم کرنے کے لئے یہ روایت پس کرتی ہے جو شخص ایسا دوسرا اور پیہر گار ہو اس کی نسبت یہ اتہام لگانا کہ آنحضرتؐ کے اہل بیت
پاس سے ملے کر یا ان کا حق چھین لیا کیونکہ قرین قیاس ہو گا خدا ان ہی کو تو کچھ ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو اس کے شیعہ اور سید بن منصور نے نکالا عبد اللہ بن مغفل سے انہوں
کہا میں حضرت علیؑ کو دیکھ کر اس شخص سے اس کے حق چھینے سے کھپا آپ سے کہا آپ نے اپنے غلام قنبر سے فرمایا جا اسے کوڑے لگا چھوڑو شخص کوڑے کھا کر آیا
اور کہنے لگا قنبر نے مجھ کو تین کوڑے زیادہ لگا دیئے آپ نے اس سے فرمایا اچھا تو قنبر کو تین کوڑے لگا لے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو اس کے شیعہ اور سید بن منصور نے وصل کیا ایک
شخص شریح کے پاس آیا کہنے لگا اپنے چیلر اس سے میرا قصاص دلوائے شریح نے چیلر اس سے پوچھا کیا معاملہ ہے اس نے کہا ان لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا تھا تو میں نے اس کو
ایک کوڑا لگایا پھر شریح نے اس کو قصاص دھرایا ۱۲ منہ ۱۳ منہ وہ اس جوڑے میں شریح نہ تھے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اپنے ایک کا بدلہ بہت لوگوں سے
۱۲ منہ

باب ۳۶۲۲ القِسامۃ

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ
أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يَقْدِرْ بِهَا مَعْرُوفُهُ
وَكُتِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
إِلَى عَبْدِ قَيْسِ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ
أَمْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيلٍ
وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِّنْ بَيْتِ
السَّامَانِيِّينَ إِنَّ وَجَدَ أَمْتًا بِنَةً
بَيْنَهُ وَآلَافًا تَطْلِعُ النَّاسَ
فَإِنَّ هَذَا لَا يَقْضَى فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ

الْقِسامۃ۔

۶۴۲۰۔ حَلَّ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَيْسَارٍ دَعَا
أَن رَّجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ

باب قسامت کا بیان

أَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ كَيْتِي هِيَ (ابنہ حدیث کتاب
الشہادات میں موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا دعویٰ تب
ثابت ہوگا جب تو دو گواہ لے آئے ورنہ مدعی علیہ
سے قسم لے

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں حضرت مراء
ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے قسامت میں قصاص
کا حکم نہیں دیا (صرف دیت دلائی) حضرت عمر بن
العزیز نے عدی بن ارقطہ کو جو ان کی طرف سے
بصرے کے حاکم تھے ایک مقتول کے متعلق لکھا جو بھی
والوں کے ایک گھر پر مردہ حالت میں پایا گیا تھا کہ
اگر اس کے رشتہ گواہ لائیں تو بہتر ورنہ خلق اللہ پر

از ابو نعیم از سعید بن عبید (بشیر بن کسار رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے جسے سہل بن
ابی حشمہ کہتے تھے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ان کی قوم

ملہ قسامت اس کو کہتے ہیں کہ ایک خون ہو جائے لیکن رویت کے گواہ نہ ہوں لوٹ ثابت ہو تو مقتول کے وارثوں کو چار قسم میں تقسیم ہی جاتی ہیں کہ تم کس کو قاتل سمجھتے
ہو اب اگر وہ تم میں کھائیں تو قاتل پر قصاص لازم ہوتا ہے یا اس سے دیت دلائی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے اگر مقتول کے وارث قسم کھانے سے انکار کریں تو ان
لوگوں پر ان کو گمان ہے ان سے بچاؤ نہیں لی جاتی ہیں اگر وہ قسم کھائیں تو وہ ہر دو جلتے ہیں ورنہ ان کو دیت دینا ہوگی شافعی کا یہ قول ہے اور امام ابو حنیفہ
کہتے ہیں کہ قسامت میں مقتول کے وارثوں کو قسمیں نہیں دیں گے بلکہ صرف ان لوگوں کو جن پر ان کا گمان ہے یعنی مدعا علیہم کو اور ایک جماعت سلف نے قسامت
کو بالکل ناجائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ اصول شرعی ہے خلاف ہے ۱۲ منہ ۱۴ بخاری نے یہ حدیث لا کلاماً ابو حنیفہ کے مذہب کی تائید کی کہ قسامت میں مدعا علیہم
سے قسم لینا جائز نہیں نہ مدعیوں سے

وصل کیا نہ ۱۵ منہ مگر یہ بھی نے سوا دینے سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ انہوں نے قسامت میں قصاص کی اجازت دی اور کہا یہی نے مروان سے بھی قصاص نقل کیا اور
عبدالملک بن مروان سے بھی ایسا نقل کیا ازہری اور ربیعہ اور ابوالوزنہ وادنا ملک اور ارمیث اور اونا عی کا یہی قول ہے اور شافعی سے دو قول منقول ہیں ابوالوزنہ کہتے
ہیں کہ قسامت میں اس وقت قصاص لیا جیسا بہت سے علماء موجود تھے میں سمجھتا ہوں ہزار صدی میں کسی نے اس میں خلاف نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۶ قسامت کے دن
اللہ ہی اس کا فیصلہ کرے گا اس کو کسی نے منصوص نہ دیا کہ جو مدعا علیہم علیہ عمر بن عبدالعزیز سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ قسامت میں انہوں نے قصاص کو لازم کیا
مذہب کے حاکم تھے اور احتمال ہے کہ پہلے وہ اس کے قائل ہیں پھر اس سے رجوع کیا ۱۲ منہ

مَا تَقُولُ يَا أَبَا قَلَابَةَ وَتَصْبِي لِلنَّاسِ
فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ
رُوَسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ
لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ
فَخَصِمَ بِدَمَشْقٍ أَنَّهُ قَدْ رَأَى لَمْ يَرَوْهُ
أَكُنْتَ تَرَجُمُهُ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ
خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ فَخَصِمَ
أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ
قَالَ لَا قُلْتُ قَوْلَ اللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا إِلَّا فِي
أَحَدٍ ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِحَيْرَةٍ
نَفْسَهُ فَقَتِلَ أَوْ رَجُلٌ ذِي بَعْدٍ إِحْصَانٍ
أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ
عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ
حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرِقِ
وَسَمَرَ الْأَعْيُنِ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الْقُمَّسِ
فَقُلْتُ أَنَا أَحَدٌ فَكُمُ حَدِيثُ أَبِي حَتْمَةَ
أَنَّهُ قَالَ نَفَرْنَا مِنْ عُكُلٍ ثَمَانِيَةَ قِدَمَاتٍ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ

طرف مخاطب ہوئے پوچھا ابو قلابہ! اتم اس معاملے
میں کیا کہتے ہو؟ چنانچہ مجھے سب لوگوں کے سامنے کھڑا
کر دیا۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ کے دربار
میں سردارانِ فوج اور شرفاء عرب حاضر ہیں کیا ان میں
سے پچاس آدمی بھی کسی شادی شدہ دمشق شخص کے متعلق
زنا کاری کی شہادت دینے لگیں مگر ان میں کوئی چشم دید
گواہ نہ ہو تو اسے سنگسار کیا جاسکتا ہے؟ کہنے لگے نہیں
میں نے پھر کیا اچھا اگر شہرِ حمص کے کسی شخص کے متعلق
جیسے دیکھا بھی نہ ہو پچاس آدمی یوں گواہی دیں کہ اس نے
چوری کی ہے تو کیا آپ ان کی گواہی کی بناء پر اس کا ہاتھ کٹوا
ڈالیں گے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا تو پھر اسے بچھڑا
کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی کسی شخص کے خون کرنے کا
حکم نہیں دیا جب تک وہ ان تین باتوں میں سے کسی کا مرتکب نہ
ہو یا تو اس نے قتل کیا ہو اور اپنے جرم کی سزا میں وہ قتل کیا جائے
یا شادی شدہ ہو کر زنا کرے یا اللہ ادا اس کے رسول سے مقابلہ کر کے
اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) یہ سن کر لوگ بولے کیا انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت نہیں کی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے چوروں کے ہاتھ کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم
سلائیاں پھیریں پھر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا (اور وہ تڑپ تڑپ کر
مر گئے)۔ ابو قلابہ نے کہا سنو! میں تم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

لمہ ابو قلابہ نے قصاب کو صبر قیاس کیا کہ جیسے حدیث روایت گئے گواہوں کے ثابت نہیں ہو سکتی گواہ کی سنی ستانی گواہی دینے کی طرح
قصص بھی بغیر گواہانِ معاندہ کے ثابت نہیں ہو سکتا پچاس آدمیوں کے قسم کھانے سے یا پچاس قسموں سے قصص کا حکم کیوں کر دیا جائے گا جب
انہوں نے اپنی آنکھوں سے کچھ نہیں دیکھا نہ سنا
لوگوں کا مطلب ابو قلابہ پر اعتراض کرنے کا تھا کہ تم کہتے ہو کہ تین باتوں کے سوا اور کسی
حالت میں قتل کرنا جائز نہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کی حالت میں بھی قتل کر لیا ابو قلابہ نے اس کا جواب دیا اس حدیث کا بوجھ
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو صرف چوری کی وجہ سے قتل نہیں کرایا تھا بلکہ یہ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے
انہوں اور رسول سے لڑے تھے اور خون کیا تھا ۱۳ منہ

عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَنُصِرَتْ
 أَجْسَامُهُمْ فَشَكُوا إِذْ لَبَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَفَ لَا
 تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيَتِنَا فِي إِبِلِهِ فَتُصَلِّبُونَ
 مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا
 فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحَّخُوا
 فَقَتَلُوا رَاعِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ قَبْلَهُ ذَاكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ
 فِي أَثَرِهِمْ فَأَذْرَكُوا فِجْجِي بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ
 فَقَطَّعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَيَّرَ
 أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى
 مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ قَتْلٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ
 هَؤُلَاءِ أَرْتَدُّ وَعَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا
 وَسَرَقُوا فَقَالَ عُنَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
 اللَّهُ إِنِّي سَمِعْتُكَ يَوْمَ يَوْمٍ وَقُلْتُ أَتَرُدُّ
 عَلَى حَدِيثِي يَا عُنَيْبَةُ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ
 جِئْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهُ لَيَزَالُ
 هَذَا الْجُنْدُ يَخْتَرِ مَا عَانَى هَذَا الشَّيْخُ
 بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي
 هَذَا اسْتِثْنَاءٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
 فَتَحَكَّنُوا عِنْدَكَ فَخَرَّبَ رَجُلٌ مِنْهُمْ

کی یہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ مجھ سے خدا تعالیٰ نے بیان کیا کہ مکمل قبیلہ کے
 اکٹھا آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام پر آپ سے
 بیعت کی (مسلمان ہو گئے) بعد ازاں مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ
 آئی بہار پڑ گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا آپ نے
 فرمایا تم ایسا کیوں نہیں کرتے ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے
 جاؤ وہاں وہ چرکرتے ہیں (مٹاں جا کر ان کا دودھ اور پشیاں پیستے ہو گئے)
 انہوں نے عرض کیا بہت اچھا ہم یونہی کرتے ہیں یہ کہہ کر وہ اونٹوں
 میں چلے گئے ان کا دودھ اور پشیاں پیستے رہے۔ جب مجھے پھلے ہو گئے تو
 تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے حبس نور
 مانگ کر لے گئے۔ اس کی اطلاع جب آپ کو ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں
 سواروں کو بھیجا چنانچہ یہ لوگ گرفتار ہو گئے جب انہیں پیش کیا گیا تو
 آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھوں میں گرم سلاکیاں
 چلائی گئیں انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا حتیٰ کہ وہ سب اس حالت میں
 ختم ہو گئے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں میں نے کہا بتائیے ان لوگوں نے جو جو جرم
 کئے تھے ان سے بڑا جرم اوکیا ہو گا۔ ترد ہوئے قتل کیا، جوری کی، یہ کہہ کر
 عنبیسہ بن سعید نے کہا میں نے تو آج کی طرح کہی یہ حدیث نہیں سنی۔ میں
 نے عرض کیا عنیبہ! کیا تم میری حدیث پر اعتراض کرتے ہو؟ انہوں نے
 کہا نہیں (میں تو تعریف کرتا ہوں) آپ نے یہ حدیث بالکل
 درست بیان کی۔ خدا کی قسم شام کے لوگ اس وقت تک
 چین سے بیٹھ کر رہیں گے جب تک ابو قلابہ جیسا عالم ان میں
 موجود رہے گا۔ میں نے کہا سنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی حدیث بھی اس کے متعلق موجود ہے۔ واقعہ یہ ہوا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند انصاری آئے اور آپ سے باتیں کر کے

لے یعنی خاص قسم کے باب میں اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے پہلے اولیاء مقتول یعنی مدینہ کو قسم دی ہو مگر پہلے مدنی علیہم سے قسم لینا بخیر فرمایا
 گوا ابو قلابہ نے اس قول کو قوت دی ہے کہ ام ابو حنیفہ اور اہل حدیث قابل ہیں کہ قسامت میں صرف مدنی علیہم سے قسم لینا جائز نہیں اگر وہ قسمیں کر لیں گے
 کہ آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ انصاری آپ سے باتیں کر کے

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقَتَلَ فَخَرَجُوا بَعْدَ
 قَاتِلِهِمْ بِصَاحِبِهِمْ يَكْشَحُطُ فِي الدِّمِ
 فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا
 الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ
 أَيْدِينَا قَاتِلَ أَنْحُنْ بِهِ يَكْشَحُطُ فِي
 الدِّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَمَنْ تَضْطَوْنُ أَوْ
 يَمَنْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ فَقَالُوا نَرَى أَنَّ
 الْيَهُودَ قَتَلَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَقَالَهُمْ
 فَقَالَ عَاَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا
 قَالَ أَتَرْضَوْنَ فَقُلْ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ
 مَا قَتَلُوهُ فَقَالُوا مَا بِيَا لَوْ أَنْ تَقْتُلُوا
 أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَفْلُحُونَ قَالَ أَفَتَسْتَحِقُّونَ
 الدِّيَّةَ يَا أَيُّهَا الْخَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا
 مَا كُنَّا لِنُحْلِفَ قَوْلًا كَذَا مِنْ عِنْدِكَ قُلْتُ
 وَقَدْ كَانَتْ هَذِهِ لِي خَلَعُوا خَلِيعًا
 لَكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتِ
 مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْعَاءِ فَأَنْتَبَهَ لَهُ
 رَجُلٌ مِنْهُمْ فَخَذَّاهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ
 فَجَاءَتْ هَذِهِ فَخَذُوا الْيَمَانِي فَرَفَعُوهُ
 إِلَى عَمْرِو بْنِ الْوَيْسِ وَقَالُوا قَتَلْنَا صَاحِبَنَا

ان میں سے ایک شخص آگے ہی خیمہ کی طرف روانہ ہو گیا وہ وہاں
 مارا گیا جب اس کے دوسرے ساتھی خیمہ کو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا
 ساتھی خون میں لت پت ہے، آخر اس کے ساتھی واپس آئے کہ ہاں لے
 اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا ساتھی جس نے ہماری معیت میں
 آپ سے گفتگو کی تھی وہ ہم سے آگے ہی خیمہ کی طرف چل دیا تھا۔ جب
 ہم وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں وہ خون میں ٹپ ٹپ رہا ہے۔ یمن کو آپ
 باہر تشریف لائے اور پوچھا کیا گمان ہے یا کیا جانتے ہو اسے کس نے
 مار لیا ہے؟ انہوں نے کہا ہمارا تو یہ گمان ہے کہ یہودیوں نے اسے
 قتل کیا ہے۔ یمن کو آپ نے یہودیوں کو طلب فرما کر دریافت کیا کیا
 تم نے اسے قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے مدعیوں سے
 فرمایا اچھا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے جو اس آدمی
 یوں قیس کھائیں کہ ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ
 یہودیوں کو (جھوٹی قسم کھانے میں) کیا رکاوٹ ہے وہ تو ہم سب کو
 قتل کر ڈالیں گے پھر قسم کھالیں گے (ہم نے نہیں مارا) آپ نے فرمایا
 اچھا تم میں سے جو اس آدمی یوں قیس کھائیں (یہودیوں نے اسے مارا)
 اس وقت تم دیت لینے کے حقدار بن جاؤ گے۔ انہوں نے کہا ہم
 تو ایسی قسمیں نہیں کھا سکتے آخر آپ نے عبد اللہ بن جہل کی دیت لینے میں
 سے (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں سے) ادا کر دی۔ ابو قتیبہ کہتے ہیں قبیلہ
 ہذیل نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کو خاندان سے خارج کر دیا تھا
 اس نے یہ کیا کہ ملک میں بطحا میں ایک شخص کے مکان میں رات کو چوڑا
 کرنے کے لئے گھس گیا لیکن اتفاق سے گھروالوں میں سے ایک شخص وہاں
 اٹھا اور تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ اب قبیلہ ہذیل کے لوگ وہاں

لے کر یہ کہہ رہے ہیں یعنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی اپنے خاندان سے اس کا نام نکال دیا تھا عرب میں ایسے شخص کو ضایع کہتے تھے یعنی نکالا ہوا۔
 جاہلیت کے زمانہ میں یہ نہ تو تھا کہ حلف ادا کر کے اگر غیر شخص کو اپنے قبیلہ میں شریک کر لیتے اس کو حلیف کہتے اس طرح اگر اپنی قوم والا سخت قصور کرتا تو اس کو
 اپنے خاندان سے خارج کر دیتے اور اس سے پھر کوئی تعلق نہ رکھتے ۱۲ منہ

فَقَالَ اِنَّهُمْ خَلَعُوْهُ فَكَانَ يُقْسِمُ
خَمْسُونَ مِنْ هَٰذِهِ مَا خَلَعُوْهُ قَالَ
فَاَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَّارْبَعُونَ رَجُلًا
وَقَدْ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مِّنَ الشَّامِ فَاَلُوْهُ
اَنْ يُقْسِمَ فَاَفْتَدٰى يَمِيْنَهُ مِنْهُمْ بِاَلْفِ
دِرْهَمٍ فَاَدْخَلُوْا مَكَانَهُ رَجُلًا اٰخَرَ
فَدَفَعَهُ اِلَى اَخِي الْمَقْتُوْلِ فَقَرِئَتْ يَدُكَ
بِيَدِهِ قَالُوْٓا اَفَاَطْلُقَنَّا وَالْخَمْسُونَ
الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا حَتّٰى اِذَا كُنُوْا بِخِلَّةٍ
اَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ فَدَخَلُوْا فِيْ غَارٍ فِي
الْجَبَلِ فَاَنْهَجِمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِيْنَ
الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْٓا فَمَا تُوْٓا جَمِيْعًا وَاَقْلَتْ
الْقَرِيْبَاتِ فَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رَجُلٌ
اَخِي الْمَقْتُوْلِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ
قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ
اَقَادَ بِالنِّسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ
فَاَمَرَ بِالْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْٓا فَبُخُوْا
مِنَ الدِّيُوْبَانِ وَسَيَّرَهُمْ اِلَى الشَّامِ -

پیشتر زندہ ہوا اور جن پچاس آدمیوں نے قسامت میں قسمیں کھائی تھیں ان کے متعلق حکم دیا کہ ان کا نام دفتر سے نکال دیا جائے اور انہیں شام کی طرف بے بدر کر دیا جائے۔

بَابُ ۳۶۳ مِّنْ اَظْلَمَةٍ فِيْ
بَيْتِ قَوْمٍ فَقَفَّوْا عَيْنَهُ

بَابُ ۳۶۳ جو آدمی بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانک
لے اور گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اسے دیت

ملہ تو اب کیسے اس کے خون کا دعویٰ کرتے ہیں ۱۲ منہ ۷۰ ہریل نے ایسا ہی کیا ہزار دم لے کر اس کو چھوڑ دیا ۱۳ منہ ۷۰ اس لئے کہ وہ اس کو قتل کرے ۱۲ منہ ۷۰
جو کہ ایک مقام کا نام ہے کہ سے ایک منزل ۱۲ منہ ۷۰ جھوٹی قسم کھانے کی سزا ملی اس قصے سے بھی ابو قتادہ نے یہ ثابت کیا کہ جب قاتل نے ایک لڑکا ماریا کیا
کر وہ ہریل کے خاندان سے خاندان شدہ تھا ہریل نے انکا لڑکا تو گویا وہ دعا علیہ ہوئے اور قسم انہی کو دی گئی تو معلوم ہوا کہ قسامت میں بھی دعا علیہ کو قسم بنا چاہئے

فَلَا دُوبَةَ لَهُ -

۶۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ كَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
أَسْرَعُ النَّاسِ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَمَ فِي بَعْضِ حُجَرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ
بِمَشْقَصِ أَوْ بِمَشَاقِصٍ وَجَعَلَ يَخْتَلِلُهُ
لِيَطْعَنَهُ -

۶۴۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ
ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَجُلًا
أَطْلَمَ فِي جُحُورِ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِدْرَى يُحَاكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ تَلْتَضِرُّنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي
عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اقْبِمْ جُعَلُ الْإِذْنُ مِنْ قَبْلِ الْبَصَرِ

۶۴۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو
الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَمْرًا
أَطْلَمَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ لَخَذْتُكَ بِخَصَاةِ
فَقَعَلَتْ عَيْنُكَ لَمْ تَكُنْ عَلَيْكَ جَنَاحٌ -

کا حق نہ ہوگا۔

(از ابو الیمان از حماد بن زید از عبد اللہ بن ابی بکر)

ابن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک
شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں ایک
سورخ سے جھانکا آپ تیر لے کر اٹھے اور چاہتے تھے کہ غفلت
میں اسے ماریں۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب) سہل بن

سعد سعدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دروازے کے سورخ سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا۔ آپ کے ہاتھ
میں اس وقت ایک لوہے کی نوک دار کنگھی تھی جس سے سر
کھینچ لیا کرتے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا اگر
میں جانتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ
میں مار دیتا۔ آپ نے فرمایا اجازت لینے کا جو حکم دیا گیا ہے
اس کا یہی تو مقصد ہے کہ نظر نہ پڑے۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابو الزناد از اعرج)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بغیر تیری اجازت کے گھر میں
جھانکے اور تو ایک کنکری پھینک کر اس پر مارے، اس کی آنکھ
پھوٹ جائے تو تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا۔ (نہ دیت نہ قصاص
نہ گناہ)

۱۔ اس حدیث سے ابی کا مطلب نہیں بلکہ یعنی یہ کہ اس کو دیت کا استحقاق نہ ہوگا لہذا بخاری نے یہی عادت کے موافق اس کے دو سر طریق کی طرف اشارہ کیا
جس میں اس کی ملاحظہ ہے کہ اس کو دیت نہ ملے گا نہ اس کا ہرگز کسی کے سر پر گناہ نہ ہو جائے جب جھانک لیا اور دیکھ لیا تو اب اس نے اسے کیا نتیجہ ہے ۱۲ منہ

باب ۳۶۲۵ العاقلة۔

۶۴۲۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ
أَشْبَرُ بْنُ عَمِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيْفَةَ
قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَلِيٍّ وَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَّا
لَيْسَ فِي الشُّرَانِ وَقَالَ مَرَّةٌ مَّا لَيْسَ عِنْدَ
النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلقُ الْحَبِّ وَبَرَآ
النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا
فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ
قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِي كِتَابِ
الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

باب ۳۶۲۵ جَنِيْنُ الْمَرْأَةِ

۶۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ رَمَتَا أَحَدَهُمَا
الرُّخْوَى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا غُرَّةً
عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ۔

۶۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

باب عاقلة کا بیان۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از مطرّف از شعبی) ابو
جحیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا
کیا آپ کے پاس (اللہ کا کلام) کچھ اور بھی ہے جو قرآن میں نہیں
ہے یا یوں کہا جو دوسرے لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا
نہیں، قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ جیر کرنا گایا اور جان کو
پیدا کیا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے،
البتہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو قرآن کی سمجھ عطا فرمائے تو یہ
اور بات ہے، نیز ایک ورق اور ہے۔ میں نے پوچھا اس ورق
میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدیوں کی
آزادی کے احکامات، نیز یہ مسئلہ کہ کافر کے قصاص میں سمان قتل نہیں کیا جاتا۔

باب عورت کے جنین کے متعلق۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک)

دوسری سند (از اسمعیل از مالک از ابن شہاب
از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر
مار کر اس کا حمل گرادیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا
کہ ایک لونڈی یا غلام اسے دیت میں دیا جائے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از وہیب از ہشام از والدش از

مغیرہ بن شعبہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمایہ سے مشورہ لیا

کہ ہرگز کا عاقل و فکیر ہیں جو اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں یعنی دو عیال دلائے ۱۲ مہ ۵۰ وہ قرآن میں خود کر کے دین کے مسائل نکالے ۱۳ مہ ۱۰۰ احمد

اور امام شافعی اور امام مالک کا یہی قول ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہیں کرنے کے گودہ کافر ہی جو مگر ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ ذی کافر کے بدل مسلمان

قتل کیا جائے گا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے دلیل لی ہے النفس بالنفس ۱۲ مہ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسَدٍ
اِسْتَشَارَهُمْ فِي اِمْلَاحِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ
الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْغَرَةِ عَبْدًا وَاَمَةً فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ
مُسْلِمَةَ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ

وقت موجود تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔

۶۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلَدِ
مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى
فِي السَّقَطِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ اَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى
فِيهِ بِغَرَةٍ عَبْدًا وَاَمَةً قَالَ اُمِّي مَرَّةً
يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا اَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
مُسْلِمَةَ اَنَا اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهَذَا هَذَا۔

میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس بات کا حکم دیا۔

۶۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ
اَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ
عُمَرَ اَنَّهُ اِسْتَشَارَهُمْ فِي اِمْلَاحِ الْمَرْأَةِ
مِثْلَهُ۔

کہ اگر کوئی عورت کا حمل گرا دے تو اس میں کیا دیت دینا
ہو گی ؟ مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس میں ایک بردے کا حکم دیا غلام ہو
یا لونڈی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جا اپنے ساتھ ایک
اور گواہ لے آجو اس بات کی گواہی دے۔ چنانچہ محمد بن
مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ میں اس

(از عبید اللہ بن موسیٰ از ہشام از والدش) حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی آیا تم میں سے کسی نے حمل
گرا دینے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے ؟
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہاں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سنا ہے۔ آپ نے ایک
بردہ غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا ایک اور گواہ بھی پیش کرو جو تمہارے مطابق اس
بات کی شہادت دے، چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا

(از محمد بن عبد اللہ از محمد بن سابق از زائدہ از ہشام
ابن عروہ از والدش) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے
مشورہ لیا کہ حمل گرا دینے کی کیا سزا ہے ؟ آخر حدیث تک۔

لہ اس نے بھی یہی حدیث سنی ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس سے حضرت عمر کا یہ مطلب نہ تھا کہ خبر وادھ قبول نہیں ہے خواہ وہ طرح قبول کے لائق ہے اس لئے کہ صحابہ
سب نعمہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غرض یہ تھی کہ حدیث کی اور زیادہ مضبوطی ہو جائے ۱۲ منہ

باب ۳۶۶۶ جَنَيْنِ الْمَرْأَةِ

وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةُ

الْوَالِدِ لَا عَلَى الْمَوْلَى

۶۳۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى

فِي جَنَيْنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْحَانَ بَعْرَةً

عَبْدًا أَوْ أَمَةً ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ

عَلَيْهَا بِالْعُرَّةِ قَوِّمَتْ فَقَضَى رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا

لِبَنِيهَا وَرَوْجُهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

۶۳۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ أَقْتَلْتُ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِهِ الْقَوْمِ

إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ قَتَلْتُهَا وَمَا

فِي بَطْنِهَا فَاحْضَمُّهُمَا إِلَى الْجَوْفِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنَيْنِهَا

عُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ

الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

باب ۳۶۶۷ مِّنْ اسْتَعَارَ

عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا وَيُدَّ كَرَامًا

باب ۳۶۶۸ پیت کے بچے کا بیان

اگر کوئی عورت خون کرے تو دیت اس کے دو دھیال

والوں پر لازم ہوگی نہ کہ اس کی اولاد پر

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن شہاب از

سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت

کے متعلق جس کے پیت کا بچہ گرا دیا گیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ ایک

بردہ غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے مگر جس عورت کو

یہ حکم ہوا تھا (یعنی قاتل) وہ مرگئی تب آپ نے حکم فرمایا کہ

اس کی میراث تو اس کے شوہر اور بیٹوں کے لئے ہے مگر خونہا

اس کے عصبہ کے ذمے ہوگا

از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن

شہاب از ابن مسیب از ابی سلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں آپس

میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ عورت

مرگئی اور اس کا حمل بھی گر گیا۔ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کی دیت

میں لونڈی یا ایک غلام دینا ہے مگر عورت کی دیت اس کے

دو دھیال والے ادا کریں

باب ۳۶۶۹ اگر کوئی شخص غلام یا بچے کو مانگ کر لے

روایت ہے کہ ام سلیم (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ)

أَمْسَلِكُمْ بَعَثْتُ إِلَى مُعَلِّمٍ
الْكِتَابِ بَعَثْتُ إِلَى غُلَامَاتٍ
يَنْفُسُونَ صَوْفًا وَلَا تَبْعَثُ
إِلَّا حُرًّا.

۶۴۳۳ - حَدَّثَنَا عَنْ رُوَيْبُنَ ذُرَّارَةَ قَالَ
أَخْبَرَكَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ
الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَتَلَقَى بِي إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَسَاءَ غُلَامٍ كَتَبْتُ
فَلْيُخْذْ مِنْكَ قَالَ فَخَذَ مِنْهُ فِي الْحَضَرِ وَ
السَّفَرِ قَوْلًا لِلَّهِ مَا قَالَ لِي لَيْشَى صَنَعْتُهُ
لَمْ صَنَعْتُ هَذَا أَهَكَذَا أَوْ لَيْشَى لَمْ أَصْنَعُ
لَمْ تَصْنَعْ هَذَا أَهَكَذَا.

بَابُ ۳۶۳۸ الْمُعَدِنُ مَجَادًا
وَالْيَتِيمُ مَجَادًا

۶۴۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلْبَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُجْنَةُ رُجُوحٍ مَجَادًا

نے مدرسہ کے استاد کو کہلا بھیجا میرے پاس کچھ
لڑکے بھیج دیں جو اون صاف کریں لیکن آزاد
لڑکوں کو نہ بھیجنا (بلکہ غلاموں کو بھیجنا) ۱۱

(از عمرو بن زرارہ از اسماعیل بن ابراہیم از عبد العزیز بن
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم (ہجرت کر کے) مدینے میں تشریف لائے تو ابو طلحہ رضی اللہ
عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں لے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! انس رضی اللہ عنہ
ایک غلام لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر میں حضور سفر میں دونوں حالتوں
میں میں آپ کی خدمت کھڑا رہا۔ خدا کی قسم آپ نے (دس برس
کی مدت میں اگر میں نے کوئی کام کیا تو خفگی سے) یوں نہیں فرمایا
تو نے اس کام کو اس طرح کیوں کیا؟ اور جس کام کو میں نے نہیں کیا
تو یوں نہیں فرمایا تو نے اس کام کو ایسے کیوں نہیں کیا؟ -
باب ۳۶۳۸ کان یا کنوئیں کا کام کرتے ہوئے کوئی
مرجائے تو اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔

(از عبد اللہ بن یوسف زلیث از ابن شہاب از سعید بن
مسیب و ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بے زبان جانور اگر کسی کو زخمی کرے تو اس کا کچھ بدلہ نہیں ملے گا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کی نالیانہ چھو کر کسی دیت کا اگر عاقل بالغ شخص کو اس کی مرضی سے حاجت
پہنچا کر دے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالافتاق اس پر ضمان نہ ہو گا لیکن جس کام پر لگائے اس
پہنچا کر دے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالافتاق اس پر ضمان نہ ہو گا لیکن جس کام پر لگائے اس

پہنچا کر دے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالافتاق اس پر ضمان نہ ہو گا لیکن جس کام پر لگائے اس
پہنچا کر دے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالافتاق اس پر ضمان نہ ہو گا لیکن جس کام پر لگائے اس
پہنچا کر دے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالافتاق اس پر ضمان نہ ہو گا لیکن جس کام پر لگائے اس

وَالْبَيْتُ جَبَّارٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَّارٌ وَالْإِزْكَازُ
جَبَّارٌ -

اسی طرح جو شخص کنویں کا کام کرتے ہوئے مر جائے یا زخمی ہو جائے، اور جو شخص کان کا کام کرتے ہوئے ہلاک یا زخمی ہو

باب ۳۶۴۹ العجائب و جبار

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ كَانُوا لَا
يُضْمِنُونَ مِنَ النَّفْخَةِ وَ

يُضْمِنُونَ مِنْ رَدِّ الْعَيْنَانِ
وَقَالَ حَمَّادٌ لَا يُضْمِنُ مِنْ

التَّفْحَةَ إِلَّا أَنْ يَنْحَسِرَ السَّكَنُ
الْأَسْفَلُ وَالْأَسْفَلُ سَعَى

لَقَدْ نَسْنُ مَا عَاقَبْتُمْ أَرْبَابَ

وَقَالَ الْحَكَمُ مَوْحِيًا إِذَا

سَاقِ الْمَكَارِي حَبَارًا عَلَيْهِ
امْرَأَةً فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا مَسَاقٌ
دَابَّةً فَاتَّبِعْهَا فَهُوَ ضَامِرٌ

لَهَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ
خَلْفَهَا مِثْرَسًا لَمْ يَضْمَنْ

اور وہ کچھ نقصان نہ کھڑا کرتا بلکہ نفع والا اضافہ

تو ہاں کہنے والا صامن نہ ہوگا

[illegible][illegible]

۶۴۳۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُجَمَاءُ مَعْظَمُهُمْ جَبَّارٌ وَالْأَبْرُجُ جَبَّارٌ وَالْمُعَدِنُ جَبَّارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ -

اس میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو دیا جائے گا۔

باب ۳۶۵- إِثْمُ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بَعْدَ عَهْدِهِ -

۶۴۳۶- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهَا أَلْمُ يَرْمُ رَأِيحَةَ الْخَنَاءِ وَرَأَتْ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا -

باب ۳۶۵- إِثْمُ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بَعْدَ عَهْدِهِ -

۶۴۳۷- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ

(از مسلم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے زبان جانور کسی کو نقصان کرے تو اس کی دیت کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے یا کنوئیں میں کام کرے کسی (نقصان ہو جائے تو دیت نہیں) اور کفار کا مال اگر گڑا ہو اٹلے

باب اگر کوئی ذمی کافر کو بے گناہ مار ڈالے اس کے گناہ کا بیان۔

(از قیس بن حفص از عبد الواحد از حسن از مجاہد) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی لینے انسان کو مار ڈالے جس سے عہد کر چکا ہو (اسے امان دے چکا ہو) جیسے ذمی کافر تو وہ بہشت کی خوشی بھی نہ سونگھ سکے گا (چہ جائیکہ اس میں داخل ہی حالانکہ بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

باب مسلمان کو (ذمی) کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے گا۔

(از صدقہ بن فضل از سفیان بن عیینہ از مطرف از شعبی) حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت

اس میں وہ سیکڑے آئے جن کو دارالاسلام میں امان دیا گیا جو عہد بادشاہ ہند کی طرف سے جزیرہ یمن پر یا کسی عمان نے اس کو امان دی ہو لیکن اگر یہ بات نہ ہو تو اس کافر کی جان لینا یا اس کا مال لوٹنا شرع اسلام کی رو سے درست ہے مثلاً وہ کافر جو دارالاسلام سے باہر سرحد پر پہنچے ہو ان کی سرحد میں یا کران کو یا ان کی کافر ریت کو لوٹنا امانت بحال ہے اعلیٰ کی روایت میں یوں ہے کہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور طبرانی کی ایک روایت میں سو برس مذکور ہیں دوسری روایت میں پانچ سو برس اور فردوس دینی کی روایت میں ہزار برس مذکور ہیں اہل بیت اہل بیت میں اس لئے کہ جب ہزار برس کی راہ سے بہشت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے تو پانچ سو یا سو یا چالیس برس کی راہ سے اور دنیا وہ تیز محسوس ہوگی ۱۲۰ سنہ لے لیکن دوسری کوئی ستر یا دشا وقت لئے سکتا ہے ۱۲۰ سنہ

أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّقٌ قَالَ
 سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
 جَحْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ
 شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ
 مَرَّةً مَّا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي
 فَتَنَ الْحَبَشَةَ وَبَرَأَ النَّسَبَةَ مَا عِنْدَنَا
 إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ
 فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا
 فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَكَأَلُ الْوَيْلِ
 وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ-

باب ۳۶۲ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ
 يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ
 أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۶۴۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
 سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ-

۶۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ
 رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سے دریافت کیا کیا آپ کے پاس اور بھی کچھ آیات یا سورتیں ہیں
 جو اس قرآن میں نہ ہوں، بعض دفعہ سفیان بن عیینہ نے یوں
 کہا کہ وہ آیات یا سورتیں جو (عام) لوگوں کے پاس نہیں ہیں تو
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے وہ
 چیز کراگایا اور جان پیدا کی ہمارے پاس اس قرآن کے سوا اور
 کچھ نہیں صرف قوتِ فہم وادراک ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب
 سمجھنے کے لئے (جسے چاہے) عطا کرتا ہے نیز وہ جو اس ورق میں
 مندرج ہے۔ ابو جحیفہ نے عرض کیا اس ورق میں کیا لکھا ہے؟
 انہوں نے فرمایا دیت اور قیدی کو آزاد کرنے کے احکامات
 نیز یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

باب اگر مسلمان غصے میں یہودی کو طمانچہ لگائے
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلے میں حدیث
 روایت کی ہے۔

(از ابوالثیم از سفیان از عمرو بن یحیی از والدش) حضرت
 ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو انبیاء میں ایک کو دوسرے پر
 فضیلت نہ دیا کرو۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحیی مازنی از
 والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک
 یہودی جسے کسی نے طمانچہ لگایا تھا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا

۱۷ یہ حدیث ابو یوسف نے ۱۲ منہ ۵۵ یعنی اس طرح ہے کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین یا تحقیر نکلے یا اس طرح سے کہ لوگوں میں جھگڑا فساد پیدا ہو ملاکہ
 اس روایت میں طمانچہ کا ذکر نہیں ہے مگر آگے کی روایت میں موجود ہے یہ روایت اس کا اختصار ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَمْحَايِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ
فِي وَجْهِهِ قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ
لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي
اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قُلْتُ وَ عَلَى
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ
غَضَبَهُ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرْهُ مِنِّي مِنْ بَيْنِ
الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَقُونَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا
أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ
الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَأَقْبَلْتُ أَمْ جُرَيْ
يَصْغَقُهُ الطُّورُ

مجھے آپ کے ایک انصاری صحابی نے طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے حکم دیا انہیں بلایا جائے وہ حاضر خدمت ہوئے تو دریافت فرمایا اس یہودی کے تم نے کیوں طمانچہ مارا؟ وہ کہنے لگے میں ان یہودیوں کی جماعت کی طرف سے گزر رہا تھا تو یہ یوں کہہ رہا تھا کہ اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی میں نے اس سے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فضیلت دی ہے؟ اس پر مجھے غصہ آگیا اور طمانچہ مار دیا تو فرمایا انبیاء پر مجھے فضیلت نہ دو اس لئے کہ روز آخرت تمام انبیاء بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے مجھے جب ہوش آئے گا تو (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کو میں عرش کا پایہ پکڑے ہوئے دیکھوں گا اب یہ نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آچکے ہوں گے یا کوہ طور پر جو (دنیا میں) بیہوش ہو چکے تھے اس کے بدل وہ آخرت میں بیہوش ہی نہ ہوں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب

اُسْتِثَابَةِ الْمُعَانِدِينَ
وَالْمُرْتَدِّينَ وَقِتَالِهِمْ
إِثْمٌ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَ
عَفُوَّتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْفِرْكَ
لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَلَكِنْ أَشْرَكَ كُنْتَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب باغیوں اور مرتدوں سے

توبہ کرانا، ان سے جنگ کرنا، نیز مشرکوں
کو دنیا اور آخرت میں گناہ کی سزا کا بیان
اللہ تعالیٰ (سورہ لقمان میں) کہتے
ہیں ”بے شک شرک ظلم عظیم ہے“
(اور سورہ زمر میں فرمایا) ”اے نبی
اگر تو بھی شرک کرے گا تو لازمی

أَبَى يُكْرِهَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكِبَرِ إِثْرُ الْإِسْمِ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَرَدُّ هَلَاكَةِ الزُّورِ قُلْعًا أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا ذَالَ يُكْرِهَهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ -

۶۴۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُحْسِنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَرُ قَالَ الْإِسْرَافُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْيَسِيرُ الْغُمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغُمُوسُ قَالَ أَلَذِي يَقْتطِعُ مَا لِمَرْئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ -

۶۴۴۳ - حَدَّثَنَا خَلْدُونُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا خُذْ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْكَلْبَةِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُوَ أَخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْحَا هِلْيَةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ -
زمانوں کے گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔

(ان کی نافرمانی کرنا) اور جھوٹی گواہی دینا جھوٹی گواہی دینا تین باریک فرمایا یا یوں فرمایا جھوٹ بولنا۔ بار بار آپ ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے دل میں خواہش کی کہ کاش اب تو آپ خاموش ہو جاتے۔

(از محمد بن حسین بن ابراہیم از عبد اللہ از شیبان از فراس از شعبی) عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! بڑے سے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ شرک کرنا" اس نے پوچھا "پھر کونسا گناہ ہے؟" آپ نے فرمایا "ماں باپ کو ستانا" پوچھا "پھر کونسا گناہ؟" آپ نے فرمایا "غموس قسم کھانا" عبد اللہ ابن عمرو کہتے ہیں میں نے عرض کیا غموس قسم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "جان بوجھ کر کسی مسلمان کا مال ہضم کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا"

(از خلد بن یحییٰ از سفیان از منصور و اعمش از ابوداؤد) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے جو گناہ (قبل از اسلام) زمانہ جاہلیت میں کئے ہیں کیا ان کا مواخذہ ہم سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی بُرے کام کرتا رہا اس سے دونوں

باب ۳۶۵۳ مُحْكَمُ الْمُرْتَدَةِ
وَالْمُرْتَدَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
وَالزُّهْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ ثَقَلُ
الْمُرْتَدَةِ وَأُسْتَيْتَابَتِهِمْ وَ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي
اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
وَشَهِدُوا أَنَّهُ الرِّسُولُ حَقٌّ
وَجَاءَهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
أُولَئِكَ جَزَاءُ كُفْرِهِمْ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ
فِيهَا لَا يَخَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ إِلَّا الَّذِينَ
تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
ثُمَّ آذَوْا وَأَكْفَرُوا كُفِّرُوا بِلِ
تَوْبَتِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ السَّاءُونَ
وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

باب مرتد مرد اور مرد عورت کے متعلق محکم ہے۔
ابن عمر رضی اللہ عنہما، زہری اور ابراہیم بھی کہتے
ہیں مرتد عورت کو قتل کیا جائے۔ اس باب میں یہ بھی
بیان ہے کہ مرتدوں سے توبہ لی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا
جو ایمان لا کر پھر کافر بن گئے حالانکہ (پہلے) یہ گواہی
دیے تھے کہ حضرت محمد سچے نبی ہیں اور ان کی نبوت
کی واضح دلیلیں ان لوگوں کے پاس آچکیں اللہ
تعالیٰ ایسے ضدی ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا،
ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا اور فرشتوں
اور تمام لوگوں کی پھٹکار پڑے گی۔ اس پھٹکار کی
وجہ سے ہمیشہ عذاب میں پڑے رہیں گے کبھی
ان کا عذاب ہلکا نہ ہو گا نہ انہیں مہلت ملے گی
البتہ اس کے بعد توبہ و اصلاح کر لی تو اللہ
بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک جو لوگ
ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے اور کفر
زیادہ بڑھتا گیا ان کی توبہ بھی قبول نہ ہو گی اور
یہی لوگ تو (انتہائی) گمراہ ہیں۔ نیر فرمایا
”مسلمانو! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ
کا کہا مانو گے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان

۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول ہے کہ مرتد مرد اور عورت کو قتل کیا جائے اس پر بھی وہ مسلمان نہ ہو کفر پر قائم ہے حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی نبی نہیں آیا جو ان کو قتل کرے کہا قید کیا جائے امام ابوحنیفہ نے کہا اگر وہ آزاد ہو تو قید کر جائے اگر لڑکی ہو تو اس کے مالک کو قید
دیا جائے کہ وہ اسے جبراً مسلمان کرے ۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول ہے کہ اگر کوئی کافر ہو کر ایمان لائے اور پھر کفر کرے تو اسے قتل کر دیا جائے
از قلم ابن ابی زینہ ان میں سے ان لوگوں کی توبہ نہیں قبول کی گئی کہ ان کو اس میں توبہ دینا اور اسے قتل کر دینا اور اسے قتل کر دینا اور اسے قتل کر دینا
مرتد کو قتل کرنا تو غرضت ہے اس کے قتل کرنے کا حکم ہے ابن ابی زینہ اور سعید بن مسعود نے ابراہیم رضی اللہ عنہ سے جواب دیا کہ اگر وہ توبہ کرے تو اسے قتل کر دینا اور اسے قتل کر دینا
عورت سے توبہ لی جائے اگر وہ کفر کرے تو قتل کر دینا اور توبہ کرے تو اسے قتل کر دینا اور توبہ کرے تو اسے قتل کر دینا اور توبہ کرے تو اسے قتل کر دینا

لَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُوكُمْ حَتَّى
يَبْرُوكُمْ وَكُمُ عَنْ دِينِكُمْ أَوْ
أَسْطَاطُوهُمْ أَوْ مَنْ يُزَكِّيهِمْ
عَنْ دِينِكُمْ قِيَمَتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

۶۴۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الشَّحْبَانِ مُحَمَّدُ بْنُ
الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا حَصَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُنِيَ عَلَى ذِي نَرْثَادَةَ فَاتَّخَذَهُمْ
قَبْلَهُ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَسَاءَ
لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتَهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

۶۴۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ خُزَّوَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ

یہ کافر تو ہمیشہ تم سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک
ان کا پس چلے تو تمہیں اپنے دین سے ہٹا دیں (مرتد
بنادیں) اور تم میں جو اپنے دین (اسلام) سے بھج جائے
اور بحالت کفر اس پر موت آئے ان کے سارے
نیک اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہوں گے
اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے

(از ابو النعمان محمد بن فضل از محمد بن زید از ایوب)

عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس
کچھ زندیق (بے دین) لوگوں کو پیش کیا گیا آپ نے انہیں آگ
میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر کہا اگر میں
ہوتا تو انہیں نہ جلاتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
عمل کو منع فرمایا بلکہ انہیں (بجائے جلانے کے) قتل کر ڈالنا اس لئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین سے جو لوگ
پھر جائیں انہیں قتل کر دیا جائے

(از مسدد از یحییٰ از قرہ بن خالد از محمد بن ہلال از ابو بردہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو
شخص تھے۔ ایک میری دائیں طرف تھا دوسرا بائیں طرف
سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ مسواک

لے کر پانی پی کر ان سب آیات کو پڑھا جو مرتدوں کے لئے میں قرآن شریف میں آئی تھیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ جو کوئی یمن نہ پڑھتا کہتے ہیں جیسے بخاری طبری دہری وغیرہ
جو فلاکے کا لکھتے ہیں یا جو خریج اور دین کو قطعاً سمجھتے ہیں جہاں جیسا موقع ہو ویسے بن گئے مسلمانوں میں عمان ہندوؤں میں ہندو نصاریٰ میں نصرائی یعقوب نے کہا یہ
لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لائے گئے تھے ساری فرقہ کے تھے جن کا کس عبد اللہ بن سبا ایک ہی ہوتی تھا جو یحییٰ بن سلمان ہو گیا تھا لیکن دل میں مسلمانوں کو تباہ
برباد و مگرہ کرنا اس کو منظور تھا اس نے ان لوگوں کو یہ بھی کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اذکار ہیں جیسے ہندو شکر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں آدمی یا جانور کے جسم میں آج
اور اس کو آتا ہے کہ جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ جب ان لوگوں کے اعتقاد پر مطلع ہوئے قرآن کو گزشتہ آدھا لکھا اور تاک میں جلوا دیا انہیں اللہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی توبہ لینے کے
بعد اگر وہ توبہ نہ کرے یعقوب نے کہا ان ذریعہ سے توبہ لینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

باب ۳۶ قتل من اربی

قَبُولُ الْفِرَاقِ وَمَا لِسُبُؤِ
إِلَى الرَّدَّةِ

۶۴۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ
أَنَّ أَبَاهُ يُدْرِي قَالَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرُ
مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ
النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَهَسُنُ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصِمَ مِنِّي مَالَهُ وَ
نَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ
فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ
حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا فَكَانُوا
يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ

باب ۳۷ فرائض اسلامی سے انکار کرنے والے

اور مرتد ہونے والے کا قتل

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبد اللہ
ابن عبد اللہ بن عتبہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر بن گئے تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے جبکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا
اس وقت تک حکم ہوا جب تک وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نہ کہیں پھر
جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا اس کے اپنے مال اور جان کو مجھ
سے محفوظ کر لیا البتہ کسی حق کے بدلے اس کی جان اور مال کو کچھ
نقصان پہنچایا جائے تو یہ اور بات ہے (باطن کا) حساب تو اللہ ہی
لے گا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو خدا کی قسم اس شخص سے
لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے۔ اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا
حق ہے (جیسے نماز جسم کا حق ہے) خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھے بیت
الmaal کے لئے ایک بکری کا بچہ نہ دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو (بیت المال کے لئے) دیا کرتے تھے تو میں اس سے نہ دینے کی
بناد پران سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

لَا مَالَ لَكُمْ دِينَ يَسِّرُ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْفِرَاقِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا فَكَانُوا
يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ
لَا مَالَ لَكُمْ دِينَ يَسِّرُ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْفِرَاقِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا فَكَانُوا
يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ
لَا مَالَ لَكُمْ دِينَ يَسِّرُ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْفِرَاقِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا فَكَانُوا
يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ
لَا مَالَ لَكُمْ دِينَ يَسِّرُ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْفِرَاقِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا فَكَانُوا
يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ

قَوْلَهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ أَنَّ
قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ آيٍ بِكِبَرِ الْقِتَالِ كَقَوْلِهِ
أَنَّ الْحَقَّ -

بَاب ۳۶۵۵ إِذَا عَوَّضَ
الذَّمَّ عَنْ غَيْرِكَ بِسَبِّ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
يُصَرِّحْ بِقَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ

۶۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ
أَبُو أَحْمَسَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ مَرَّةً مَرَّةً فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَقْتُلُهُ قَالَ لَا
إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا
وَعَلَيْكُمْ -

۶۴۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ ابْنِ
عَمِيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

خدا کی قسم اس کے بعد میں سمجھ گیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل
میں قتال کا جو ارادہ ہوا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل
میں ڈالا ہے اور میں نے معلوم کر لیا کہ ابو بکرؓ کی رائے حق ہے۔

باب اگر ذمی کا فریا کوئی اور کافر اشارے
کنائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے مگر
کلمہ کھلا نہ کہے جیسے السام عليك یا

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از شعبہ از ہشام
ابن زید بن انس بن مالک) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں ایک یہودی نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف سے گذرتے ہوئے السام عليك کہا تو آپ نے جواب میں
فرمایا و عليك اور ہم لوگوں سے ارشاد ہوا تمہیں معلوم ہوا کہ
اس نے کیا کہا؟ اس نے السام عليك کہا (تجہ پر موت واقع
ہو) لوگوں نے کہا یا حضرت اسے قتل کر دیا جائے؟ تو فرمایا
نہیں بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اتنا
کہہ دیا کرو و عليكم۔

(از ابو نعیم از ابن عمینہ از زہری از عروہ) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہودیوں کی ایک

لہ جو کہ یہ یہودی نے علانیہ پیغمبر علیہ السلام کو برا نہیں کہا تھا اس وجہ سے آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے
کہ اگر ذمی کا ذمہ علیہ السلام کو صریح کالی فہم کو اس کا قتل واجب ہو جائے تا جب اس کا عید لوٹ جاتا ہے اگر مسلمان ایسا کرے تو مرتد ہو جائے بعضی
نے کہا اس سے تو برا کرنا بھی ضرور نہیں خود قتل کیا جائے ۲ منہ ۳ منہ اننا جلدی یہ لفظ اور کفر کے کرمات طور پر السام معاً نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بھی سمجھ میں نہ آئے
تبا شاہ کیا ہے لیکن وضع طور پر السام عليك کہنا تو اس کا حکم اور ہو جائے گا جو کلمہ کھلا تو میں کرنے والے گستاخ کا ہو جاتا ہے یعنی قتل علیہ الرزاق

عَاثِرَةً ۖ قَالَ كَيْفَ اسْتَأْذَنَ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ
وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَاثِرَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيعُ
مُحِبُّ الرَّفِيعِ فِي الْأُمُورِ حَتَّى قُلْتُ أَوَلَمْ
تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ
تَوْفَرَا يَا مَكْرَمَ نَفْسٍ نَاكِسَةٍ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا

۶۴۴۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ قَالَ احَدَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دُرَيْمٍ قَالَ
سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا اسْلَمُوا
عَلَى أَحَدِكُمْ ائْتَابُوا يَوْمَئِذٍ سَامَ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ

باب ۳۶۵۶

۶۴۵۰ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ
حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَاتِبِي
أَنْظُرِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَهُ قَوْمُهُ
فَادْمُومُهُ فَهُوَ يَسْمُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ
وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ

جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت
طلب کی (جب آئے) تو کہنے لگے السام علیک (تجھ پر موت
آئے) میں نے یوں کہا علیکم السام واللعنة (تم پر موت اور
لعنت ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ
نرم ہیں اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتے ہیں، میں نے کہا
یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟
اب دیا تھا (جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ تمہیں نصیب ہو)

(از مسند داؤد بن یحییٰ بن سعید از سفیان و مالک بن انس
از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جب کسی مسلمان سے
سلام کرتے ہیں تو سام علیک کہتے ہیں تم بھی جواب
میں علیک کہہ دیا کرو۔

باب ۳

(از عمرو بن حفص از والدش از اعمش از شقیق)
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج بھی گویا دیکھ
رہا ہوں کہ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنار ہے ہیں
کہ ایک نبی کو ان کی قوم نے اتنا مارا کہ ہولناں کر دیا وہ
منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جلتے
تھے رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي اِنِّیْ اِنِّیْ لَمِّنْهُمْ رَبِّمْرِی
قوم کو بخش دے وہ بے علم ہیں۔

۱۔ اے عائشہ! میں نے سام کہا ۱۲ منہ ۳۶ اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب
کے فصل ہے ۱۲ منہ ۳۶ موصوفیہ کلام نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے دلیل لی ہے کہ تصور شیخ جائز ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وہ کام تصور کیا بقدر سے مقصد عرف ایمان و یقین کی مضبوطی اور سختی ہے کہ اس دلیل کی تاثیر پوری ظاہر ہو اس لئے اس میں بدعت (بقیہ منہ ۳۶)

باب ۳۶۵ قَتْلُ الْخَوَارِجِ وَ

الْمُجْدِبِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ

عَلَيْهِمْ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ

اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ

حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ وَ

كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَيَا لَاهُمْ شِرَارَ

خَلْقٍ اللَّهُ وَقَالَ إِنَّهُمْ أَطْلَقُوا

إِلَىٰ آيَاتٍ كَذَلِكُمْ فِي نُكْفَارٍ

فَجَعَلُوها عَلَىٰ لُؤْمٍ مِّنَ النَّاسِ

باب محبت قائم کرنے (اتمام حجت) کے بعد

خارجیوں اور مجذوبوں کو قتل کرنا۔

(سورہ توبہ میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ ایسا نہیں

ہے الایہ یعنی اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت

نصیب کرنے کے بعد (ایمان عطا کرنے کے بعد) ان کے

مواخذہ کرے جب تک ان سے بیان نہ کرے کہ فلاں

فلاں کاموں سے بچے رہو۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اسے طبری نے وصل کیا)

خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور کہتے تھے جو آیات

کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

۶۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ

عُيَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلَدُ

قَالَ حَدَّثَنَا حَيْثُمَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ

ابْنُ عَفْلَةَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا أَحَدُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا فَوَ اللَّهُ

لَإِنْ أَخَذَ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از خثیمہ

از سوید بن غنم) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب

میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث

بیان کروں تو خدا کی قسم اگر میں آسمان سے نیچے

گر پڑوں یہ مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے اس سے

کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط بات منسوب

(بقیہ حدیث منسابقہ) جہنم کے کوئی بات نہیں ۱۲ علی بن ابراہیم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور اس پر چھ ماہ کے بعد بیان کیا گیا

ایک انتہائی عجیب کہانی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور اس پر چھ ماہ کے بعد بیان کیا گیا

کا مطلب یہ نکالنا کہ جب پیغمبر علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برادر عادی بن گئے تھے آپ کو بھی کیا اور اشارہ اور کتنا سے یہ جو کہنے والے کو تکرار کیا کہ قتل ہو گا ۲۸ (تو ان سے فرمایا)

۱۲ ہم بیان کرنے کے بعد اگر وہ اس حکم کے حرکت ہوں تو یہ حکم ان سے مواخذہ ہو گا اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ خارجی یا رافضی وغیرہ لوگوں سے اگر حکم بیان کرنا

کہہ لیں ان کا شرف نہ کہے ان کو بھلائے اگر اس پر بھی وہ نہ مانیں تو ان سے جنگ کرے آیت سے یہ بھی نکلا کہ شریعت میں جس بات سے منع نہیں کیا گیا ہے اگر اس کو کرے

تو اس کو گناہ نہیں کہا جائے گا نہ اس سے مواخذہ ہو گا ۱۲ اس لئے کہ اس نے اپنے حق میں تمام مخلوق میں بدترین اور بدترین نے فرمایا حضرت عائشہؓ سے نکالا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ میری امت کے لئے لوگ ہیں ان کو میری امت کے لئے اچھے لوگ تھے تو ان کو قتل کرے۔ خارجی ایک مشہور فرقہ ہے جس کی ابتدا حضرت عثمان کے اخیر حجت سے ہوئی یہ لوگ ظاہر میں اچھے عابد ناہور و نادر قرآن تھے مگر دل میں ذرا بھی قرآن کا نور نہ تھا حضرت علیؓ نے ان کو قتل فرمایا اور شروع شروع میں یہ لوگ

علی کے ساتھ رہے جب جنگ صفین ہو گئی اور حکم کی رائے قرار پائی اس وقت یہ لوگ حضرت علیؓ سے بھی الگ ہو گئے ان کو قتل کیا گئے کہ انہوں نے حکم کیے قبول کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الْحُكْمَ اِلَیَّ فَالَّذِیْنَ اِذْ عَلِمُوا اَنَّهٗ لَآ اِیْلَہَ اِلَّا اَنَا فَطَرُوا فِیْ دِلَالِیْ فَاُولٰٓئِکَ اُولُوْ الدِّیْنِیِّۃِ اِلَیَّ فَطَرُوا فِیْ دِلَالِیْ فَاُولٰٓئِکَ اُولُوْ الدِّیْنِیِّۃِ اِلَیَّ فَطَرُوا فِیْ دِلَالِیْ

۱۲ اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور اس پر چھ ماہ کے بعد بیان کیا گیا

أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا أَحَدٌ تَكَلَّمَ فِي مَآبِنِي وَبَنِيكُمْ
فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدَعَهُ وَرَأَيْتَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُحْرَمُ قَوْمِي
أَخِي الزَّيْمَانُ حَدَّثَكَ الْأَسْتَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ
يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُحَاوِرُ
إِنَّمَا لَهُمْ مَخَاجِرُهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ
كَمَا يَمُرُّ الشَّهْرُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِنْ سَمَا
لَقِيَهُمُوهُمْ فَأَقَاتُواهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ
أَجْرَ الْبَن قَتْلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

انہیں قتل کرنے والے کو قیامت میں ثواب ملے گا۔
۴۳۵۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ
سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ كَسَاةٍ أَنَّ أَبَا
سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلَهُ عَنِ الْحُرُورِ أَسَمِعْتَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا
الْحُرُورُ أَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يُخْرِجُ فِي هَذِهِ الْأَمَّةِ وَلَكُمْ يَهْلُ مِنْهَا
قَوْمٌ تَخْفَوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَأُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَا جِرْهُمْ
يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ مُرُورًا سَهْلًا مِنَ السَّيْلِ

کروں اور جوابات میں باہمی معاملات کے متعلق بیان کروں وہ بھی ایسے ہی ہے (اس میں بھی مغلطہ نہ ہوگا) البتہ جنگ میں جوقسمتہ اور چال کا نام ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔ آخر زمانے میں ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو عمر اور بیوقوف ہوں گے (ان کی عقل میں فتور ہوگا) بنظر دنیا کے کلاموں میں بہتر کلام (حدیث شریف) وہ پڑھیں گے مگر درحقیقت ایمان (کافہ) ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیرشکار کے جانور سے باہر نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) تم جہاں انہیں دیکھنا قتل کر دینا اس لئے کہ

۱) از محمد بن مشنّی از عبد الوہاب از یحییٰ بن سعید از محمد بن
ابراہیم از ابوسلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرت ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آکر دریافت کرنے لگے کیا آپ نے
حردورہ کے منعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟
انہوں نے کہا حردورہ (وردیہ) تو میں نہیں جانتا البتہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلیہ سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت
میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہی
ایسے لوگ ہو جائیں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ
حقیر سمجھو گے اور قرآن کی تلاوت بھی کریں گے مگر
قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح
نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے

۱۷۷۱ء میں قادیان اور کنبراؤ اور نواح میں سب دست ہے اور حضرت مسیح موعودؑ میں گنگ میں تدبیر کرتے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲۷۱ء میں معنی صحابہ کا اخیر زمانہ یا خلافت کا اخیر زمانہ اور محمدؐ کے بعد ۱۷۷۱ء میں نکلتے تھے اور صحابہ کا آخری زمانہ تو اس سال تک پہنچا ۱۲۷۱ء میں یعقوب نے نوں تیر کر کیا ہے جو ساری خلق کے کلام سے بڑھ کر ہے یعنی قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ۱۲۷۱ء میں ظالموں کا فروں اور دولت اور انگریزوں کو قتل کرنے کا خواب اس لئے ہے کہ اس طرح خلق اللہ میں اور کسی کے لیے کہ شریکوں نہ بنے (یاد رکھو) کیا خالق اللہ پر ظلم کر کے مترادف ہے میری جتنے ہو کوئی یا بھلا کوں چنان سست کہ یہ لکھن بجائے نیک مردوں قاروق اعظم رضی اللہ عنہ عرفہ نے ہر ظالموں سے

(اس میں رکنا کچھ نہیں رہتا، تیر مانے والا تیر کو دیکھتا ہے پھر اس کے پھل اور بار دیکھتا ہے) مگر کہیں خون نہیں ہوتا، اس کے بعد

جڑیں (جو کمان کے متصل ہوتے ہیں) اسے شک ہوتا ہے کہ شاید اس میں کچھ خون لگا ہو (مگر وہ بھی صاف ہوتا ہے) (ازیحی بن سلیمان از ابن وہب از عمر از والدش) حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے حرویرہ کا ذکر کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے متعلق) یوں فرمایا ہے کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے بدن سے پار نکل جاتا ہے۔

باب تالیف قلب کی مصلحت سے یا اس مصلحت سے کہ لوگ نفرت نہ کرنے لگیں غار جہوں کو قتل نہ کرنا

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از نہیری از ابوسلمہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو عبداللہ بن ذوالخویرہ تمیمی نے آکر کہا یا رسول اللہ انصاف فرمائیے! آپ نے فرمایا تو تباہ ہوا اگر میں بھی عدل و انصاف نہ کر لوں گا تو پھر کون عدل و انصاف کرے گا؟ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں جانے دے اس کے کچھ ساتھی ہوں گے سچن کی نماز کو دیکھ کر تم لوگ اپنی نماز حقیر جانو گے جن کا روزہ دیکھ کر تم لوگ اپنا روزہ حقیر جانو گے (مگر حقیقت) وہ اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار (کے بدن) سے

قَدْ نَظَرَ الرَّاحِمُ إِلَى سَهْمِهِ إِلَى قُصْلِهِ الرَّاحِمُ فَيَتَمَارَى فِي الْقُورِ هَلْ عَلَيَّ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

۴۴۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي آدَا حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْخَوَرِزْمِيُّ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مَرُوقًا سَهْمُهُ مِنَ التَّوْبَةِ

باب ۳۶۵۵۔ الْخَوَارِجُ لِلتَّالِيفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ الْكَاسُ عَنْهُ

۴۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسُمُ بَاءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذِي الْخَوَارِجِ النَّبِيُّ فَقَالَ اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا الْمَاعِدِلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ دَعَهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ التَّوْبَةِ يَنْظُرُ فِي

لہ وہ سنا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے روئے میں بھیجا تھا ۱۲ھ میں ۱۳ھ میں آپ نے چار آدمیوں کو لے دیا اقرام بن حابس اور عیینہ بن حصین اور طلحہ ابن علازہ اور زید لافی کو ۱۴ھ میں اس کی نسل سے کچھ لوگ پیدا ہوئے ۱۲ھ میں ۱۳ھ میں آپ نے عابد و نجاد اور مشقی ہوں گے ۱۳ھ میں

قَدْ ذَهَبَ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ
فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ
فِي رِصْفِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ
فِي نَضِيبِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ
الْفَرْقُ وَالذَّمَّ مَا يَنْتَهُمُ رَجُلٌ أَحَدُ
يَدَيْهِ أَوْ قَالَ تَذْ بِيَدِهِ مِثْلُ تَذَى
الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَذْ تَذْ
يَخْرُجُونَ عَلَى حِلْيَيْنِ فَرْقَةٍ مِنَ النَّكَاسِ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ
أَنَّهُ عَلَيْهِ قَتْلُهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِئْتُ بِالْجُلِ
عَلَى التَّلْعَةِ الَّتِي نَعْتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْزَلْتُ فِيهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَلْبِزُهُ فِي الصَّدَقَةِ -

خدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی عبد اللہ بن ذی الخویصرہ کے متعلق (سورہ توبہ کی) یہ آیت نازل ہوئی۔ "بعض لوگ ایسے ہیں جو تقسیم صدقات کے متعلق آپ پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔"

۶۴۵۵ - حَدَّثَنَا

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرِو قَالَ فَكُنْتُ
لِسَمِئِلَ بْنِ حَنْفِيٍّ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا
قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَأَهْوَى بِيَدِهِ قَبْلَ
الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ كَوْمٌ يَقْرَعُونَ الْقُرْآنَ

نکل جاتا ہے تیر کے پر کو دیکھا جائے تو (خون کا نشان) کچھ معلوم نہیں ہوتا پھل کو دیکھا جائے تو وہ بھی صاف باز کو دیکھا جائے تو وہ بھی خالی، اس کی لکڑی کو بھی کچھ لگا ہوا نہیں ہوتا وہ تو لید کو بر اور خون سب کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا (صاف ستر نکل گیا) ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ایسا ہو گا جس کا ایک ہاتھ یا پستان عزت کی پھاتی کی طرح یا گوشت کے ڈھیلے ڈھالے کو مٹھنے کی طرح ہو گا۔ یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب مسلمان بڑی افتراق و انتشار کے شکار ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نہروان میں) ان لوگوں کو قتل کیا، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ایک شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا اس کی ہڈی شکل تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ابوسعید

خدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی عبد اللہ بن ذی الخویصرہ کے متعلق (سورہ توبہ کی) یہ آیت نازل ہوئی۔ "بعض لوگ ایسے ہیں جو تقسیم صدقات کے متعلق آپ پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔"

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از شیبانی) یسیر بن عمرو کہتے ہیں میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا "آیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاریجوں کے متعلق بھی کچھ سنا ہے؟" انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ہاتھ سے عراق کی طرف اشارہ فرماتے تھے اس ملک سے کچھ ایسے لوگ رونما ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن ان کی ہڈیاں

۱۰۔ اگرچہ وہ ہوں گے جیسے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہجرام منزلہ جب تک کہ تو مردوں میں سے ۱۲ منزلہ ایک ہاتھ نشان کو طرح سے لگا رہا ہو

لَا يُجَاوِزُ رُتْقَاقِهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الْمُسْلِمِ
مُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ -

باب ۳۶۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَقُومَ

السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتُلَ فِئَتَانِ

دَعُوهُمَا وَاحِدَةً -

۴۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ

فِئَتَانِ دَعُوهُمَا وَاحِدَةً -

باب ۳۷۰ مَا جَاءَ فِي

النَّبَا وَرَيْنَ - وَقَالَ أَبُو عَبْدِ

اللَّهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوَّرَ

ابْنَ هُفْرَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

عَبْدَ الْقَارِئِ أَخْبَرَاكَ أَتَاهُمَا

سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ

سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقُولُ

سے نیچے نہ اترے گا۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے
جیسے تیرشکار کے بدن کے پار نکل جاتا ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے

دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا دعویٰ ایک ہی ہو

(از علی از سفیان از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک ایسے دو گروہ

آپس میں جنگ نہ کریں جن کا دعویٰ ایک ہی ہو (یعنی دونوں

اسلام کا دعویٰ کریں)

باب تاویل کرنے والوں کا بیان :-

امام بخاری کہتے ہیں لیث بن سعد نے بحوالہ

یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از مسور بن

حزمہ اور عبد الرحمن بن عبد قاری بیان کیا کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ

عنه کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک

ہی میں سورہ فرقان کو بہت سی قراءتوں پر

پڑھتے دیکھا میزان کی تلاوت میں اپنی تلاوت

سے فرق دیکھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ

لہ ہر ایک کہے ہم حق پر ہیں مراد ماویہ ۱۳ اور حضرت علیؓ کا گروہ ہے یہ دونوں گروہ اسلام کے مدعی تھے اور ایک سمجھا تھا کہ میں حق پر ہوں اور دوسرا چاہے حضرت علیؓ ہی تھے

ہے کہ انہوں نے معاویہ کے گروہ کی نسبت فرمایا اخواننا بغوا علیہنا ہلکے بھائی ہیں جو ہم پر چڑھ آئے ۱۲ منہ ۱۵ زبان عرب میں تاویل کے بہت سے معنی منقول ہیں

یہاں تاویل سے مراد تو یہ ہے کہ کسی کام کے لئے کوئی دوسری قائم کرے کہ اس کو کیے مافظ نے کہا اگر مسلمان کو بلا تاویل یعنی بلا دوسری کا ذکر کیا تو وہ خود کا فرمایا

اور اگر تاویل سے کہا اور وہ تاویل تا درست ہے تب بھی گناہ کا اور تاویل مذمت پر کا مگر کافر نہ ہوگا اور اگر تاویل درست ہے تو قابل مذمت نہ ہوگا مگر حجت قائم

کر کے اس کو جواب کی طرف لائیں گے جو علمائے کہا کہ تاویل کرنے والا معذوب ہے وہ گناہ کا نہ ہوگا اس سے مراد بھی تاویل ہے جو سنت عرب اور صحابہ سے اور صحیح

سے درست ہو ۱۲ منہ

سُورَةُ الْقُرْآنِ فِي حَيَاتِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمَعْتُ لِقْرَاءَتِهِ قَدْ أَكْرَمَ يَقْرُوهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرَئُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ فَكَدَّتْ أَسَاوِدُهُ فِي الصَّارَةِ قَا نْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَهْلُ هَذِهِ السُّورَةِ قَالَ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ أَلَيْسَ سَمِعْتُكَ يَقْرُوهَا قَا نَطْلُقْتُ أَقْوَدَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرَئُ بِهَا وَأَنْتَ أَخْبَرْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَسَلَهُ يَأْتِيَنِي أَقْرَأَ بِهَا هَذَا فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرُوهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْنِيهَا فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْوَافٍ وَمَا يَنْسُرُ مِنْهُ

علیہ وسلم کو ایسی قرأت پڑھتے نہیں دیکھا تھا چنانچہ درمیان نماز میں میں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا مگر میں نے توقف کیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے انہی کی چادر یا اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی (کہیں بھاگ نہ جائیں) میں نے ان سے پوچھا یہ سورت تجھے کس نے پڑھائی؟ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے کہا تم غلط کہتے ہو، خدا کی قسم یہی سورت جو تم نے پڑھی اور میں نے سنی مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی ہے۔ عرض میں انہیں گھسیٹا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے انہیں سورہ فرقان اور طرح پڑھتے سنا یعنی اس کے خلاف جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی ہے چالاکانہ یہ سورت آپ نے خود مجھے پڑھائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! ہشام کو چھوڑ دے۔ پھر ہشام سے فرمایا پڑھا انہوں نے اس طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا عمر! تو پڑھ میں نے پڑھا آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح نازل ہوئی۔

بعد ازاں فرمایا قرآن سات قراءتوں میں نازل ہوا ہے۔ لہذا آسان طریقہ سے (جو تمہیں آسان معلوم ہو) تلاوت کیا کرو۔

لہ اودھ اس کے خلاف پڑھتے ہو یہ کہہ کر ہو سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ باب کی مطابقت اس طرح سے کہ حدیث بخاری نے جو حکم کے گلے میں چادر ڈالی ان کو کھینچ پڑا لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کوئی ٹکڑہ نہیں کیا کہ وہ کہ حضرت عرفا اپنے نزدیک سمجھتے تھے کہ وہ ایک ٹکڑہ نہایت بڑی ہے جن کو نازل کرنے والے پھر سے ۱۲ منہ

۶۳۵۷- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

قَالَ اَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ وَحْدَنِ بْنِ يَكِيحَى قَالَ
حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَمْ يَلْبِسُوا
إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقِيٍّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا لَمَّا
لَمْ يَظْلِمُوا نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ
كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يُبْنَى لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۶۳۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ
عُثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ عَدَا عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ
مَالِكِ بْنِ الدُّخَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا ذَلِكَ
مُتَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُولُونَ يَقُولُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ

(از اسحاق بن ابرہیم از وحید)

دوسری سند (از یحییٰ از عیسیٰ از ابرہیم از علقمہ) حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب (سورہ النعام کی)
یہ آیت نازل ہوئی الَّذِينَ آمَنُوا وَكَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ تو صحابہ کرام پر شاق گزری وہ کہنے لگے ہم میں کون ایسا
ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اس آیت کا وہ مفہوم نہیں جو تم سمجھتے ہو
بلکہ ظلم سے وہ مشرک مراد ہے جو لقمان کے اس کلام میں ہے
يُبْنَى لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ
(اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بیشک شرک
بہت بڑا ظلم ہے۔)

(از عبدان از عبد اللہ از معمر از زہری از محمود بن ربیع)

حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت میرے مکان پر تشریف لائے
اور پوچھا مالک بن دُخین کہاں ہے؟ ایک شخص (خود عتبہ بن
کعبہ) لگا یا رسول اللہ وہ منافق ہے اللہ اور رسول سے
اس کی محبت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تمہیں گمان نہیں ہے کہ وہ رضائے الہی
کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس نے کہا یہ تو میرے علم
میں ہے (یعنی لا الہ الا اللہ تو کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا)

۱۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ توجہ باب کی مناسبت و مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کی
تاویل شرک کے ساتھ کی کہ ظلم کا ظاہری معنی تو گناہ ہے جو ہر گناہ کو شامل ہے اور یہ تاویل خود شارع علیہ السلام نے بیان کی ایسی
تاویل بالاتفاق مقبول ہے قسط لانی نے کہا مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کوئی
مؤاخذہ نہیں کیا جب انہوں نے ظلم کی تاویل مطلق گناہ سے کی بلکہ ان کو دوسرا صحیح معنی بتلادیا ۱۲ منہ

بَلَىٰ قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُؤَافِي عَبْدُكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الثَّارَ

۶۴۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

قُلَابٍ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَبَانَ

ابْنُ عَطِيَّةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحَبَابَانَ

لَقَدْ عَلِمْتُ أَلَدَىٰ جَوَارِحِكَ عَلَى الدِّقَّةِ

يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ مَا هُوَ لَا أَجَابَكَ قَالَ كُنْ

سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ قَالَ مَا هُوَ قَالَ بَعْثَنِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ

وَأَبَا مُرَكْدٍ وَكُنَّا قَارِسًا قَالَ انْطَلِقُوا

حَتَّى تَأْتُوا دَوْصَةَ خَازِمٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ

هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجِرَاتٍ فِيهَا

أَمْرَأَةٌ مَعَهَا مَكِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ

أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمَشِيرِكَيْنِ فَأَتَوْنِي بِهَا

فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا

حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْسَ رَعْلٌ بَعِيرٌ لَهَا وَقَدْ كَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ

مَكَّةَ بِسَيِّرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس جو شخص قیامت کے دن لا الہ الا اللہ لے کر آئے گا اللہ اس
پر دوزخ حرام کر دے گا

(ابو موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از حصین) (قلاں) (سعید)

(ابن عبیدہ) کہتے ہیں ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن ربیعہ) اور

جبان بن عطیہ کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ ابو عبد الرحمن جبان

سے کہنے لگے میں جانتا ہوں جس وجہ سے آپ کے ساتھی حضرت

علی رضی اللہ عنہ کو اس قتل اور خونریزی کی جرأت ہوئی ہے۔

جبان نے کہا تیرا باپ نہیں! بتا دہ کیا وجہ ہے؟ ابو عبد الرحمن

نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابو مرثدہ تینوں گھڑسواروں کو بھیجا

فرمایا تم روضہ خاخ پر جاؤ (مدینہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر)

ایک مقام کا نام ہے) ابو شکمہ کہتے ہیں کہ ابو عوانہ نے (خاخ

کے بدلے حاج کہا ہے۔ وہاں ایک عورت نے گئی اس کے پاس

حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے مکہ کے مشرکین کے نام

وہ خط تم اس سے پھین لاؤ۔ چنانچہ ہم گھڑوں پر سوار

ہو کر روانہ ہوئے اس عورت کو گرفتار کر لیا جس جگہ کے متعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہیں وہ عورت ملی،

ایک اونٹ پر جا رہی تھی حاطب نے اس خط میں مشرکین

مکہ کو اطلاع دی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فوج لیکر

۱۱ھ یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جس میں کافراؤں مشرک رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں

جنہوں نے مالک کو متافق کہا کوئی مؤاخذہ نہیں کیا اس لئے کہ وہ تادیب کرنے والے تھے یعنی مالک کے حالات دیکھ کر اس کو متافق سمجھتے تھے گوان کا گمان

غلط تھا ۱۲ھ منہ ۱۱ھ ایک مجلسے جرعب کے محاورے میں اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص ایک عجیب بات کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ تیرا کوئی سکا نہ والا

ادب دینے والا نہ تھا جب تو قریسا تاہل رط یہ حدیث اور برگذ رہی ہے اور بیان ہو چکا ہے کہ ابو عبد الرحمن عثمانی تھے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت

علی رضی اللہ عنہ سے افضل جانتے تھے اور جبان بن عطیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماہی دار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے

افضل سمجھتے تھے یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ ابو عبد الرحمن کا یہ گمان: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت غلط تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ شان نہیں کہ وہ بے وجہ شرعی مسلمانوں کی خونریزی

کرتے انہوں نے جو کچھ کیا وہ حکم شرعی سمجھ کر کیا ۱۲ھ منہ ۱۱ھ موسیٰ بن اسماعیل امام بخاری کے شیخ ۱۲ھ منہ ۱۱ھ فوری نے کہا یہ ابو عوانہ کی غلطی ہے اور صحیح خاخ ہے امام

لَا يَهُودُ فَقُلْنَا إِنَّ الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكَ قَالَتْ
مَا مَعِيَ كِتَابٌ قَالَتْهَا بِهَا بَعِيرُهَا قَالَتْ بَعِيرُهَا
فِي رَحْلِهَا قَالَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَايَ
مَا تَزِي مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا
مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ حَلَفَ عَلَيَّ وَاللَّهِ يَجْلِفُ بِهِ لَتُخْرِجَنِي
الْكِتَابَ أَوْ لَا أُجَرِّدَ ذَاكَ فَأَهْوَتْ إِلَى حُجْرَتِهَا
وَهِيَ تُخْرِجُهُ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْقَبِيضَةَ
فَأَتَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ
يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بِهَا عَنْ
أَهْلِي وَمَالِي وَلَكِنَّ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ
إِلَّا لَهُ هُنَا لَكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ
بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَا مَدَقَ فَلَا
تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرٌ أَقَالَ فَعَادَ عُسْرُ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ قَالَ
أَوْ لَكِنَّ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ

ان پر چڑھائی کرنے والے ہیں چنانچہ ہم نے اس عورت سے
کہا وہ خط کہاں ہے جو تولائی ہے؟ اس نے کہا میرے پاس
تو کوئی خط نہیں ہے۔ آخر ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا
اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن خط نادر دیر سے ملتی
(ذہیر اور مرتد) کہنے لگے خط تو اس کے پاس نہیں نکلا اسے
چھوڑ دینا چاہیے میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہمارا تو یہ
ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی غلط بات نہیں
کہتے۔ بعد ازاں میں نے اس عورت سے کہا خدا کی قسم تو خط
نکالتی ہے تو نکال نہیں تو میں تجھے ننگا کر دوں گاتب اس نے
اپنا ہاتھ نیچے (اذا رینہ) کی طرف بڑھایا ایک چادر لپیٹے ہوئے تھی
(اوپر سے کمرس لی تھی) وہ خط نکال کر دیا پھر (ہم تینوں شخص) وہ
خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں نے ان کا ہاتھ
آپ کو پکڑ کر سنایا حضرت عمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ اس نے اللہ
اور اس کے رسول کی خیانت کی مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے آپ نے
فرمایا حاطب ابنا تجھے اس کام پر کس چیز نے بھڑکایا؟ اس نے عرض کیا یا
رسول اللہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اللہ و رسول پر ایمان چھوڑ دوں؟
میرا مطلب اس خط کے لکھنے سے یہ تھا کہ میرا ایک احسان ان کفار مکہ
ہو جائے تاکہ میں اپنی جائداد و اہل و عیال کو (ان کی ایذا سے) بچا لوں
بات یہ ہے کہ آپ کے دوسرے تمام صحابہ کرام کے عزیز و اقارب و ماں
موجود ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے بال بچوں اور جائداد پر
کوئی آفت نہیں آنے دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب
ہر گز کہتا ہے حاطب کے متعلق کلمہ خیر ہی کہو! کوئی بُری بات ان کے متعلق نہ
کہو! حضرت عمرؓ نے پھر وہی کہا یا رسول اللہ اس نے اللہ و رسول کی

لے کاغذ شکر ہو جائے ابن عباس کی روایت میں ہے خلافت میں اس کا واسطہ نہ آیا اور اس کے رسول کا سچا خواہہم ۱۲ منہ سالہ اور میرے کو تو ان کوئی ایسے عزیز و اقارب نہیں ہیں ۱۲ منہ

لَعَلَّ اللَّهُ أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا
شِئْتُمْ فَقَدْ أُوجِبْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ
فَاَعْرُودَ زَقَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ۔

خیانت کی ہے اس کی گردن مارنے دیجئے! آپ نے فرمایا کیا حاطب
جنگِ بدر میں شریک نہیں تھا؟ (جن کی مغفرت کا اللہ تعالیٰ نے
وعدہ کیا ہے) اور عمرؓ! تو کیا جانے بدری صحابہ کو تو اللہ تعالیٰ
نے (عرشِ پرست) جہانِ اکابر فرمایا تم جیسے بھی عمل کرو (بشرطیکہ کفر

وشرک نہ کرو) میں تو تمہارے لئے بہشت میں داخلے کی ذمہ داری لے چکا ہوں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابیدہ ہو گئے
(غشی سے آنکھوں میں آنسو آ گئے) اور کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول (ہم سے) اور ساری کائنات سے مرثیات کی حقیقت
زیادہ جانتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاکراہ

باب ۳۶۶۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
اَلَا مَنۡ اٰمَرَكَ وَّقَلْبُكَ مُطِئَتِي
بِاٰيْمَانِكَ وَلٰكِنۡ مِّنۡ شَرِّ
بِاَلْكَفِّ صَدَدًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
وَقَالَ اَلَا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب تشدد و جبر کے متعلق

باب ارشاد باری تعالیٰ الامن اکره الآیہ
یعنی اس پر گناہ نہیں جس پر زبردستی کی جائے اور اس
کا دل ایمان پر مضبوط ہو وہاں جو شخص کفر کو بخوشی
قبول کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب اور دردناک
عذاب ہے (سورہ نمل) (اولیٰ عمران میں) فرمایا الا ان
تتقوا منهم الآیہ یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ تم کفار سے

۱۔ یہ حدیث اور کئی بار گزرتی ہے باب کا مطلب اس سے اس طرح نکلا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے نزدیک حاطب کو فرائض سمجھا بلکہ ایک روایت
میں یوں ہے کہ ان کو متافعی بھی کہا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایسا خیال کرنے کی ایک وجہ تھی یعنی ان کا خط لکھتا تھا جس میں وہی قوم کا نقصان تھا تو گویا وہ تادیبی
کہنے والے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کوئی مواخذہ نہ کیا اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایک بار جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کی
نسبت یہ فرمایا کہ وہ سچا ہے تو پھر دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مار ڈالنے کی اجازت کیوں نہ کر چاہی اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی
اور بشری قانون ظاہری پر مبنی تھی جو شخص اپنے بادشاہ یا اپنی قوم کا بازو دشمنوں پر بٹھا کر کہے اس کا شرموت ہے اور ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے سے کہ وہ
سچا ہے ان کی پوری شفیقی نہیں ہوتی کیونکہ سچے ہونے کی صورت میں بھی ان کا عذر اس قابل نہ تھا کہ اس جرم سے وہ بری ہو جاتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے سب قصور و عافیت کے ہیں تو اب ان کو تسلی ہو گئی پروردگار بادشاہ خود مختار ہے اس کو اختیار ہے کہ جسے چاہے جرم کو کچھ مافی
دیوے سبحان اللہ جب اہل بدر کا یہ درجہ ہو کہ ان کے لئے بہشت میں جانا اللہ تعالیٰ نے لازم کر دیا ہے گو وہ کیسے ہی قصور کریں تو اب قصور کس سنہ سے بدری صحابیوں
پر الزام ہوتا ہے ہیں اور ان کے بھتیجے ہونے میں شبہ کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دوزخ لازم کر دی ہے بفعل اللہ یا تو وہ کیم یا مرد ۱۲ اللہ

ثَقَاةٌ وَهِيَ تَقِيَّةٌ وَقَالَ إِنَّ
الَّذِينَ تَوَلَّوْهُمُ الْمَلَائِكَةُ
عَالِمُونَ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ
قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ فِي
الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْ لَنَا
مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ قَدْ رَأَى اللَّهُ الْمُسْتَضْعِفِينَ
الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِهَا
أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَالْمُكْرَمَةَ لَا يَكُونُ
إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ
مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ
الْحَسَنُ التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يَكُونُ
الْصُّومُ قَيْطًا لَيْسَ بِشَيْءٍ
بِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ
وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ
بِالنِّيَّةِ -

اپنے کو بچانے کے لئے کچھ بچاؤ کرو (ظاہر میں ان کے
دوست بن جاؤ) ثَقَاةٌ سے تقیہ مراد ہے اور (سورہ
نساء میں) فرمایا جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا
ہے فرشتے جب ان کی جان نکالتے ہیں تو پوچھتے ہیں
تم دنیا میں کیسے کام کرتے رہے؟ وہ کہتے ہیں (ہم
کیا کرتے) دنیا میں ہم بالکل کمزور اور بے بس تھے
(دشمنوں سے ڈرتے تھے) آخر آیت واجل لنا من
لَدُنْكَ نَصِيرًا تک۔

امام بخاری کہتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ
نے کمزور لوگوں کو احکام الہی بجا نہ لانے پر معذور کیا
اور جس پر جبر واکراہ کیا جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے
کیونکہ جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس کے
ارتکاب پر اسے مجبور کیا جاتا ہے۔

امام حسن بصری کہتے ہیں تقیہ قیامت تک قائم
رہے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسے ابن
ابی شیبہ نے وصل کیا) اگر چور ڈاکو کسی پر جبر و تشدد کرے
اور اس سے اس کی بیوی کو طلاق دلا لیں تو طلاق واقع
نہ ہوگی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رضی اللہ عنہما،

اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اعمال کا
انحصار نیت پر ہے۔

ملہ تقیہ ہمارے شریعت میں جائز ہے جب آدمی کو اپنی جان مال یا عزت کا ہرجا ہو اس پر بھی اگر تقیہ نہ کرے اور مہیبت پر صبر کرے تو اور زیادہ جرح ملے گا
لیکن ہم لوگ مافضول کی طرح تقیہ کو شکار نہیں کر لیتے کہ ضرورت ہے ضرورت ہر وقت تقیہ کہتے رہیں یہ بڑی بڑی اور بے شرمی کی دلیل ہے ۱۲ منہ ۱۵ کو
ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ ابن عمر اور ابن زبیر کے اثر کو محمدی نے اپنی جامع میں ادبیات ہی نے وصل کیا اور شعبی کے اثر کو عبد الرحمن نے اور حسن بصری
کے اثر کو سعید بن منصور نے ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث کتاب الایمان میں موصول گذر چکی ہے اس حدیث سے بھی امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جس شخص پر زور ہو سکتا
ہے طلاق دلائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی ۱۲ منہ

۶۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَاةَ
أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ
أَفْرِغْ عَنَّا شَرَّ آبِئِ دَيْبِعَةٍ وَسَلِّمْ بَيْنَ
هَاشِمٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَمِّ
الْمُسْتَضْعَفَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ
اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ
سَيِّئِينَ كَيْسِيئِي يُوسُفَ۔

باب ۳۶۲۳ مِّنْ اخْتَارَ
الْمُضَرَّ وَالْقَتْلَ وَالْمَهْوَانَ
عَلَى الْكُفْرِ۔

۶۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَبْنُ حَوْشِبٍ لَقِيَ نَفِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا عَيْدُ
الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي
وَلَّابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ
مَنْ كُنْتُ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

(از یحیی بن بکیر از لیث از خالد بن یزید از سعید بن

ہلال از ہلال بن اسامہ از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نماز میں دعاء (قنوتِ نازلہ) مانگتے تھے (جب
رکوع سے سر اٹھاتے) یوں فرماتے اے اللہ عیاش بن ابی
بسیعہ اور سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات دلا دے
یا اللہ کمزور مسلمانوں کو (جو کفارِ مکہ کی قید میں تھے) نجات
دلا دے، یا اللہ مضر کے کفار کو پس کمر کھ دے اور ان پر
حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح قحط بھیج۔

باب اس آدمی کی فضیلت جو ائمہ عالم
برداشت کرے) اپنے پرمار پیٹ، ذلت اور قتل
ہونا برداشت کرے مگر کفر اختیار نہ کرے۔

(از محمد بن عبد اللہ بن حویشب طائفی از عبد الوہاب
از ایوب از ابو قتیبہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
میں یہ تین خصائص ہوں گے وہ ایمان کا لطف
محسوس کرے گا۔ ایک تو یہ کہ اسے اللہ و رسول
سے سب لوگوں سے زیادہ محبت ہو دوسرے

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یوں مطلب نکالا کہ کمزور مسلمان کہہ کے کافروں کے ہاتھ میں گرفتار تھے ان کے ذر ذر زبردستی سے ان کے کفر کے
کاموں میں بھی شریک رہتے ہوں گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء میں ان کو مؤمن فرمایا اگر ذر ذر زبردستی سے کفر کی باتیں کرنا کرنا ہوتا تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مؤمن نہ فرماتے اور منہ ۱۔ تو اس کی فضیلت بعضوں نے کہلے کہ قتل کا جب ڈر ہو تو کفر کفر منہ سے نکال دینا اور جان بچانا
بہتر ہے لیکن مترجم کہتا ہے کہ صبر کرنا افضل ہے اور اس باب میں ہلال کی حدیث بھی جو اوپر گزر چکی کراہیہ بن خلف ان کو سخت سے سخت تکلیفیں
دیتا اور وہ صبر کر کے رہے ۱۲ منہ

کسی سے (مرد مؤمن سے) اللہ کے لئے محبت رکھے (دنیا کی کسی غرض سے نہیں) تیسرے (ایمان کے بعد) کافر بننا (مرتد ہونا) اسے اتنا ناگوار ہو جتنا آگھ میں جھوز کا جانا۔

(از سعید بن سلیمان از عباد از اسمعیل از قیس) سعید ابن زید رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے خود اپنے تئیں اس حال میں دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے بطور سزا جکڑ دیا تھا (مارا پٹیا بھی تھا) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جو تم نے ظلم کئے اگر ان مظالم پر کوہ اُجد سبٹ کر گر جاتا تو بے شک سجا ہوتا۔

(از مسد و از یحییٰ از اسمعیل از قیس) خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار کعبہ کے سائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، ہم نے کفایت کی ایذا رسانی کی آپ سے شرکایت کی ہم نے عرض کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب نہیں کرتے؟ دعا وہ نہیں فرماتے؟ آپ نے فرمایا ستم سے پہلے زمانے کے لوگ اتنی تکلیفیں پہنچائے جاتے کہ زمین میں گرہا کھود کر کے انہیں گاڑ دیا جاتا اور پر سے آ رہا کر ان کے سر پر چلا دیتے اور چیر کر ان کے دھڑکے کر دئے جاتے، لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت پر چلا دیتے، ہڈی تک پہنچا دیتے، جب بھی اللہ کے سچے دین سے باز نہ آتے (اپنے ایمان پر قائم رہتے)

أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْبِرَّ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يَكْفُرَ أَنْ تَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْفُرُ أَنْ يَهْدَفَ فِي السَّارِ

۶۴۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مَوْفِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ وَلَوْ انْقَضَ أَحَدُ مَتَابِعِ الْعِلْمِ بِعُثْمَانَ كَانَ فَخْوَ قَا أَنْ يَنْقُضَ۔

۶۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَدِ قَالَ لَمَّا كُنَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُنَا أَلَا تَدْعُوَنَا وَقَالَ قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فُجَاءَةً بِالْمِشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نَصْفَيْنِ وَ يَمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ نَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّكَ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ

لہ اس سے باب کا مطلب ہوں نکلا کہ قتل اور غاری اور ضرب سب اس سے آسان ہے کہ آدمی آگ میں جلا یا جلے جب کفر اختیار کرنا اس نے آگ میں جلانے کے برابر سمجھا تو ارباب بیت یا دولت یا قتل کو مٹا سنا سمجھے گا لیکن کفر کا کلمہ نکالنا گوارا نہ کرے ۱۲۶ منہ ۱۱۱ باب کا مطلب ہوں نکلا کہ سعید بن زید اور ان کی بیٹی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں ذلت غاری مار پیٹ سب گوارا کی تھیں اسلام سے نہ بھرے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جھل گوارا کیا مگر انھوں نے کانٹا منظور کیا تو کفر پر بدھواؤی وہ قتل ہو جانا گوارا کرتے ۱۲۷ منہ ۱۱۱ ان کا محاصرہ کیا گیا تھا یا فتنہ کیا یا بھلا ۱۲۸ منہ ۱۱۱ واہ واہ تمہارا ایمان سے یہ حال ہو گیا ۱۲۸ منہ

وَاللّٰهُ لَيَمَنَّ هٰذَا اَلَا مَرَّ حَتّٰی كَسِيْرًا لِّمَا كَبُرَ
مِنْ مِّنْعَاةٍ اِلَى حَضَرٍ مَّوْتٍ لَا يَخَافُ اِلَّا
اللّٰهَ وَالَّذِيْ تَغِيْبُ عَلٰی غَيْبِهِ وَلَكِنَّكُمْ
تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

کسی کا اسے ڈرنہ ہوگا مگر تم جلدی کر رہے ہو۔

باب ۳۶۳ فی بَيْعِ الْفُكْرِ
وَالْحَوَافِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ۔

۶۴۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللّٰثِمُ عَنْ سَعِيدِ
الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
بَيْعْنَا فُكْرًا فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَنْطَلِقُوْا اِلَى يَهُودَ فَاَوْفُوا بِنَا مَعَهُ حَتّٰی
جِئْنَا بَيْتَ الْمَدِیْنَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَا هُمْ یَا مَعْشَرَ
یَهُودَ اَسْلِمُوْا اَسْلِمُوْا فَقَالُوْا اَقْدَبْلَغْتَ
یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذٰلِكَ اُرِیدُ ثُمَّ قَالَا
الثَّانِیَةَ فَقَالُوْا اَقْدَبْلَغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ
ثُمَّ قَالَ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ اَعْلَمُوْا اَنْ اَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ فَاِنْ اُرِیدُ اَنْ اُجْلِبَکُمْ

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس کام (اشاعت اسلام) کو ضرور پورا
کرے گا۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ صنعا سے سوار ہو کر
حضرت تک آدمی چلا جائیگا اور خدا کے سوا اسے کسی (دین)
یا کافر کا ڈرنہ ہوگا، اپنی بکریوں پر بھی بھیرے کے سوا اور

باب مجبوری سے خرید و فروخت یا دیگر
معاملات کا بیان۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از لثیم از سعید مقبری از
والدش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ
مسجد میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے
اور حکم دیا اودیہودیوں کی طرف چلیں۔ ہم آپ کے ساتھ چلے گئے
ہم ان کے مکتب میں جا پہنچے (جہاں وہ تورات وغیرہ پڑھا کرتے
تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے فرمایا یہودیوں
دیکھو مسلمان ہو جاؤ تم (ہر جہان میں) محفوظ رہو گے۔ انہوں نے
کہا آپ نے جو پہنچا تھا (تبلیغ کرنی تھی) وہ آپ نے کیا
آپ نے فرمایا میرا بھی یہی مقصد تھا (کہ خدا کی بات تمہیں پہنچا
دوں) آپ نے دوبارہ بھی اسلام کی دعوت دی انہوں نے پھر
وہی کہا کہ آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا (تبلیغ کر دی)۔ آپ
نے پھر تعمیری بارہی فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا دیکھو زمین سب
اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس ملک سے نکالنا

لے جاتے ہوں ابھی سب کچھ ہو جائے یہ کیونکر ہو سکتا ہے اللہ نے جو وقت مقرر کیا ہے اس وقت ہوگا۔ یہ بشارت آپ کی پوری ہوئی صنعا سے ہجرت تک
کی سارا ملک عرب کا فروع سے صاف ہو گیا اور ان توران شام روم مصر وغیرہ میں مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ خیاب نے آخر کار فروع کے مابین سے اور
ذلت سب اٹھائی ہو گئی جو کہ جو شکوہ کیا تھا اسلام پر قائم ہے آپ نے خیاب کی درخواست پر فوراً دعا دے کر کہہ دیا (توبہ و تقیر اور حکم الہی سے واقف نہ کیے جاتے
ہیں جب تک حکم نہیں ہوتا دعا بھی نہیں کہتے یہ ان کے علوشان کی وجہ سے ہے عوام مؤمنین جیسے ہم لوگ ہیں وہ تو ایک کا تھا بھی گئے تو اپنے مالک سے دعا کرنے
لگتے ہیں ہماری یہی حیثیت ہے یہی سب اس لیے فکر ہے کہ اس بقدر محنت و است ۱۲ منہ ۱۵ امام بخاری نے مفسر کی بیع جائز نہیں ہے اور باب کی حدیث اس پر سندی ہے
مفسر سے مراد وہ ہے بولا چار ہو کر پنا مال بیچے جیسے باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِيعْهُ
وَالْأَقَا عَلِمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

باب ۳۶۶ لَا يَجُوزُ بَيْعُ

الْمَكْرُوهِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا

تُكْرَهُمُ اقْتِنَاءَ تَكْرَهُمْ عَلَى الْبِعَاءِ

إِنْ أَرَدَنْ لَكُمْ مَتَا لَتَبْتَعُوا

عَوَضَ الْحَيَوَةِ الدُّنْيَا وَمَنْ

يُكْرِهُمُ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ

بَعْدِ أَكْزَاهُمْ غَفُورٌ رَحِيمٌ

۶۴۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ خُثَيْبِ بْنِ

بَنِي خَدَّاجٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

چاہتا ہوں اگر تم میں سے کسی کو اپنے مال سے الفت ہو تو (جلا وطنی سے
قبل) اسے بیچ ڈالے ورنہ یاد رکھو کہ زمین سب خدا اور اس کے رسول کی ہے

باب زیر دستی سے نکاح درست نہیں ہوتا

ارشاد الہی (سورہ نور میں ہے) وَلَا تَكْرِهُوا اقْتِنَاءَكُمْ

الْأَيَّةُ یعنی تمہاری لونڈیاں جو بیکار رہنا چاہتی

ہیں انہیں بدکاری اور فحاشی پر مجبور نہ کرو نہ کہ تم

دنیا کی کچھ دولت حاصل کرو اگر کوئی انہیں مجبور کیے

تو اللہ تعالیٰ ان کی مجبوریوں کو معاف فرمائے

والا ہے ۱۰

(از یحییٰ بن قزعا مالک از عبد الرحمن بن قاسم از

والدش از عبد الرحمن و مجمع لیسر ان یزید بن جابرہ انصاری

عنا بنت خدام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان

کے والد نے ان کا نکاح کر دیا حالانکہ وہ یتیم تھیں اور اس

نکاح کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ آپ نے نکاح فسخ کر دیا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابن جریر از ابن ابی

ملیکہ از ابو عمرو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورتوں سے نکاح میں

اجازت لی جائے؟ آپ نے فرمایا ہاں!

۱۰۷- میں جب لونڈی کا مالک نہ رہی اس سے نہ کر لے تو سارا گناہ مالک کے سر پہرے گا اس لونڈی کی بیپاری کی جو خطا ہے وہ اللہ بخش دے گا کیونکہ وہ مجبور تھی اس
آیت لائق اس باب سے کہ نہیں کہلتا بعض نے کہا جب نامائز کام میں اگر وہ منع ہوا تو نامائز کام میں بطریق اہل من ہو گا۔ میں کہتا ہوں عرض اہل بخاری کی یہ ہے
کہ جب لونڈی کے خلاف مرض چلتا منع ہوا یا اگر وہ لونڈی ہے تو آزاد شخص کی خلاف مرض چلتا نہ کہ کسی اس کو نکاح پر مجبور کرنا حالانکہ وہ کھان اور تابی سے بچت
چاہتا ہے کیونکہ اگر ہو گا یہ مطلب مجھ پر اس وقت ظاہر ہو گا جب میں امام بخاری کی روح کی طرف رجوع ہوا اور میں نے ان سے کہا آپ جبرائیل کے میں لکھ لوں گا
اس وقت میرے دل میں دفعہ یہ وجہ مناسبت ظاہر ہوئی واللہ الموفق ۱۲۸

قُلْتُ فَإِنَّ الْبِكْرُ كُسْتًا مَرَفَتَسَتْ حَتَّى فَسَدَتْ
قَالَ سَكَنَتْهَا إِذْ نُهِيَ.

باب ۳۶۶۶ إِذَا أَكْرَهَ حَتَّى
وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فَإِنْ كَذَرَ
الْمُسْتَبْرَأُ فِيهِ نَذَرَ أَهْلَهُ جَائِزٌ
بِرُؤُوسِهِ وَكَذَلِكَ أَنْ دَبَّرَكَ.

(خریدار کہے میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہوگا) تو یہ مدبر کرنا درست ہوگا۔

۶۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّحْمَنِ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ
مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُكَافِلَةٍ
ذَلِكَ النَّجَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ
لَعَلَّكُمْ بَيْنَ النَّجَمِ بِخَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ
قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا
قَبْطِيًّا مَاتَ عَامًا أَوَّلَ

باب ۳۶۶۷ مِنَ الْأَكْرَاهِ
كُرْهًا وَكُرْهًا وَاحِدٌ.

۶۴۶۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ قَيْسٍ دَرَزَ عَنْ عِكْرَمَةَ

میں نے عرض کیا کنواری سے اجازت لی جاتی ہے تو وہ شرم کے
مالے چپ ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

باب اگر کسی نے اپنا غلام زبردستی سے بیچ ڈالا
یا ہبہ کر دیا تو نہ ہبہ صحیح ہوگا نہ بیچ صحیح ہوگی بعض
حضرات کہتے ہیں اگر مکرمہ سے کوئی چیز خریدے اور
خریدنے والا اس میں کوئی نذر کرے یا کوئی مکرمہ سے
کوئی غلام خریدے اور خریدار اسے مدبر بنا دے

(از ابو النعمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار) جابر
سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ایک غلام کو مدبر
کر دیا اس کے سوا اس کا کوئی مال نہ تھا اس کی اطلاع
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو فرمایا اس غلام
کو مجھ سے کون مول لیتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن سحام
نے آٹھ سو درہم کے بدلے اسے خرید لیا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ
عنه سے سنا یہ غلام قبلی تھا۔ وہ پہلے ہی سال فوت
ہو گیا تھا۔

باب اکراہ کی مذمت

نکرہ اور مکرہ دونوں کے ایک معنی ہیں۔

(از حسین بن منصور از اسباط بن محمد از شیبانی
سلیمان بن فیروز از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما
شیبانی نے یہ بھی کہا مجھ سے عطاء ابو الحسن سوالی

لہ زبان سے صاف نہیں کہتی ۱۲ منہ ۱۵ جب قرینہ سے معلوم ہو کہ وہ راضی ہے اگر ناراضی ظاہر ہو جیسے روٹ لے لیا جھینٹ لگے تو اس وقت میں
یہ خاموشی اجازت نہیں سمجھی جائے گی ۱۲ قسط ۱۵ اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے بعض نے کہا اگر مکرہ یہ فقہ کاف یہ ہے کہ وہ سراسر شخص مذکور سے کرے اور اگر مکرہ
یہ ضمیر کاف یہ ہے کہ آپ ہی خود ایک کام کو ناپسند کرتا ہوا کرے ۱۲ منہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْخَانِي وَحَدَّثَنِي
عَطَاءُ ابْنُ الْحَسَنِ السَّوَّائِي وَلَا أَطْلَعُهُ إِلَّا
ذَكَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْ تَرْتَوُوا النِّسَاءَ كَرَهًا الْآيَةَ
قَالَ كَانَ نَوَازِلًا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ
أَحَقُّ بِأَمْرَاتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزْوِجَهَا
وَأِنْ شَاءَ وَازَّوْجُوهَا وَإِنْ شَاءَ وَالْمُ
يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا
فَلَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ بِذَلِكَ

نے بیان کیا۔ میرا خیال ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے نقل کیا یہ جو اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا میں) فرمایا مسلمانوں
تمہارے لئے یہ روا نہیں کہ عورتوں کو مال وراثت سمجھ کر
زبردستی ان پر قبضہ کر لو۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں
یہ (ہجری) رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اس کے وارث اس کی
بیوی کے بھی حق دار بن جاتے۔ انہیں یہ اختیار ہوتا تھا اس
خود نکاح کر لیں (اگرچہ وہ راضی نہ ہوتی) خواہ کسی اور سے اس
کا نکاح کر دیتے۔ خواہ اسے بغیر نکاح ہی معلق رہنے دیتے کسی
سے نکاح نہ کرنے دیتے یہ میت کے وارث اس عورت پر گزرتے

کے وارثوں سے زیادہ حق رکھتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

بَاب ۳۶۷ إِذَا اسْتَكْرَهَتْ
النِّسَاءُ عَلَى الزَّوَاجِ فَلَا حَاجَةَ
عَلَيْهَا
يُذَكِّرُهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ بَعْدَ
إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ
أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَيْدًا امْرَأَتَيْنِ
الْأَمْلَاةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ
مِّنَ الْخَمْسِ فَاسْتَكْرَهَمَهَا
حَتَّى افْتَضَّهَا فَحَلَدَهُ عُمَرُ
الْحَدَّ وَتَفَاكَ وَكَمْ يُجْلِدُ

باب اگر کسی عورت کو نکاح سے زنا بالجبر کیا تو
عورت پر حد نہ ہوگی۔

(سورہ نور میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو شخص انہیں
مجبور کرے تو اللہ ان کے مجبور ہونے کی وجہ سے
بخشنے والا مہربان ہے

لیث بن سعد کہتے ہیں مجھ سے نافع نے بیان
کیا کہ صفیہ بنت ابی عبیدہ نے انہیں بتایا کہ خلیفۃ
المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے
ایک لونڈی سے جو خمس میں شریک تھی زنا بالجبر کیا
اس کی بیکارت نہ اٹل کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے غلام کو کوڑے مارے اور جلا وطن کر دیا
لیکن لونڈی کو حد نہیں لگائی کیونکہ غلام نے

۱۔ صبیہ اور مال اور اسباب کے حقدار ہوتے ۲۔ منہ ۳۔ اس آیت سے عورتوں پر اکرامہ اور زبردستی کرنے کی ممانعت نکلی باب کی مناسبت سے
۱۲۔ منہ ۳۔ آیت سے باب کا مطلب ہوں نکلا کہ جب عورت پر زبردستی کی وجہ سے زنا کا گناہ نہیں پڑتا تو صحیحی لازم نہ آئے گی ۱۲۔ منہ ۳۔ اس کو امام بیہقی
نے وصل کیا ۱۲۔ منہ ۳۔ جو عبد اللہ بن عمر کی مورد تھیں قسطلانی نے غلطی کی جو صفیہ کو عبد اللہ بن عمر کی بیٹی لکھ دیا ۱۲۔ منہ ۳۔ عبد مال غنیمت کے پانچویں حصے میں

زہر دینا اس سے زنا کیا تھا۔

زہری کہتے ہیں اگر کوئی آزاد مرد یا کمرہ لونڈی کی بکارت زائل کر دے تو عالم اس شخص سے اس کنواری کی بکارت کی کمی کی قیمت اس سے لے گا اور اسے دیروں کی سزا بھی دے گا آزاد مرد شیدہ لونڈی سے زنا کرے تو آئمہ دین سے متعلق یہ حکم نہیں دیا کہ اسے کچھ مالی تاوان دینا پڑے گا

الْوَلَدَةِ مِنْ أَجْلِ أَقْلِهِ اسْتَكْرَهَهَا
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرُ يَفْتَرِعُهَا
الْحَرُّ يَقِيمُ ذَلِكَ الْحَاكِمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَنْدَاءُ
بِقَدْرِ مَنَافِعِهَا وَيُعِيدُ وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ
الْقَيْبُ فِي هَذِهِ الْأَمَةِ غُرْمٌ وَلَكِنْ
عَلَيْهِ حَلٌّ۔

بلکہ صرف حد لگائی جائے گی۔

۶۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَاجِ عَنْ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجِرًا بَرَّاهِيمُ بِسَادَةٍ
وَدَخَلَ بِهَا قُرْبَاهُ فِيهَا مَلَائِكَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
أَوْجَبَا رُكْبَتَيْنِ الْحُجَّتَانِ فَارْسَلَا إِلَيْهِ أَنْ
أَرْسِلْ إِلَيْنَا فَارْسَلَا بِهَا فَقَامَا إِلَيْهَا
فَقَامَتُ تَوَضَّأَتْ وَنُصَلِّيَتْ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ
إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا
تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَعُظَّ حَتَّى رَكَضَ
بِرَجْلِهِ۔

باب ۳۶۸۵ يَمْنَنِ الرَّجُلِ

باب اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو قسم کھا

لہ مثلاً وہ یا کمرہ لونڈی یا سود پر یہ قیمت کی کسی اب بکارت جاتے رہنے سے اس کی قیمت سود پر یہ کہی تو چار سو روپیہ اس زانی سے ڈنڈہ ۱۴۰ منہ ۱۶۰ منہ سے
شام یا بیت المقدس سے مکرہ ۱۲۰ منہ ۱۴۰ منہ سے کسی کا گناہ گنہ تو وہ زور زور سے سانس کی آواز ملنے سے نکالنا ہے یہ اللہ کا عذاب تھا جس ظالم بادشاہ پنازل
ہماریہ دنیا کے تالاق ادا کیا اور بادشاہ اندر نہیں سمجھے کیا ہیں جو دل میں آتا ہے اس کو کرنا چاہتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ ایک بادشاہ عالمی جاہ پڑی قدرت اور طاقت
والا ان کے سر پر ہوتا ہے وہ ہم پر ہیں تمہاری ساری نجات ناکہ راہ نکال دیتا تم کو کیا مال چاہیے اس کے دوسرے ہزاروں لاکھوں ہندسے ہیں تم بھی ایک ہندسہ ہو
کہہ کہ اس نے تم کو ظاہری حکومت عنایت کر دی دینہ اور کوئی دوسری فضیلت اس کے باقی بندوں پر تم کو حاصل نہیں ہے

لِصَاحِبِهِ إِنَّهُ أَوَّحَىٰ وَإِذَا نَادَىٰ
عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ نَحْوُكَ وَكَذَلِكَ
مُحَلٌّ مُكْرَرٌ يَتَخَفُ فَإِنَّهُ يَدْبُرُ
عَنْهُ التَّطَالُمَ وَيُقَاتِلُ
دُونَهُ وَلَا يَهْدُ لَهُ فَإِنْ
قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا
قَوْدَ وَلَا قِصَاصَ وَإِنْ قَاتَلَ
لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخُمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ
الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَسْبِعَنَّ عَبْدَكَ
أَوْ تَقْرُبَ دِينٍ أَوْ تَهَبَ
هَبَةً وَحَلَّ عَقْدًا أَوْ لَتَقْتُلَنَّ
أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ
وَسِعَتْ ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلُمُّو
أَحْوَالُ الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ
النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَقْرَبَنَّ
الْخُمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ
أَوْ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ
أَوْ ذَا رَحْمٍ مَّحْرَمٍ لَكُمُ سِعَةُ

کہ بھائی کہتے اس ڈر سے کہ اگر قہقہہ کھائے گا تو
ظالم اسے مار ڈالے گا یا کوئی اور سزا دے گا۔
اسی طرح ہر وہ شخص جس پر جبر و اکراہ کیا جائے
اور وہ ڈرتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس کی
مدد کرے، ظالم کا ظلم اس سے دور کرے اسے
بچانے کے لئے جنگ کرے، ایسے دشمن کے ہاتھ
میں نہ چھوڑے پھر اگر اس نے مظالم کی حمایت
میں جنگ کی اور اسے بچانے کی غرض سے ظالم کو مار
بھی ڈالا تو اس پر قصاص لازم نہ ہوگا (نہ دیت لازم
ہوگی)، اور کسی شخص سے یوں کہا جائے تو شراب پی لے یا مزار
کھائے یا اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرض کا اقرار کر لے یا
اس کی تحریر دیدے، یا فلاں چیز بہہ کر یا کوئی اور عقد توڑ
ڈال ورنہ ہم تیرے دینی باپ کو مار ڈالیں گے تو اس
مجبوری کی بنیاد اس شخص کے لئے یہ تمام کام کر لینے درست
ہو جائیں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ بعض لوگ کہتے
ہیں اگر اس سے یوں کہا جائے تو شراب پی لے یا مزار کھا
ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا محرم رشتہ دار کو مار ڈالیں
تو اسے یہ کام کرنے درست نہ ہوں گے اور نہ وہ

۱۔ مثلاً ماہ پاؤں کو مار ڈالے گا تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا نہ کفارہ لازم ہوگا امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد
کا یہی قول ہے لیکن شافعی کہتے ہیں کفارہ واجب ہوگا ۱۲ منہ ۲۔ امام بخاری کا یہی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک اس پر قصاص
لازم ہوگا۔ حنفی بھی اسی کے قائل ہیں ۱۲ منہ ۳۔ مثلاً جو دھوکہ طلاق دے دے یا غلام لونڈی کو آزاد کر دے ۱۲ منہ ۴۔ دینی باپ اور
معاذی میں حنفی باپ اور بھائی بھی آگئے اسی طرح ہر مسلمان کو اس سے قرابت نسبیہ نہ ہو ۱۲ منہ ۵۔ ایک مسلمان باپ یا بھائی کی جان بچانے اور اس
کو بچانے کے لئے اقدار ہوگا نہ ہوگا بلکہ ثواب پائے گا۔ اس حالت میں جو اس نے اقرار کیا ہے یا بیع کی ہے یا طلاق یا عتاق وہ سب لغو ہوں گے ۶۔
۷۔ اس نہ ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں دے یہ حدیث اور باب المظالم میں موصولہ گزر چکی ہے ۱۲ منہ

اور مجہور علیہ

امام بخاری کا یہی قول ہے

۱۲ منہ ۲۔ امام بخاری کا یہی قول ہے

۱۲ منہ ۳۔ مثلاً جو دھوکہ طلاق دے دے

۱۲ منہ ۴۔ دینی باپ اور

۱۲ منہ ۵۔ ایک مسلمان باپ یا بھائی کی جان بچانے اور اس

۱۲ منہ ۶۔ اس حالت میں جو اس نے اقرار کیا ہے یا بیع کی ہے یا طلاق یا عتاق وہ سب لغو ہوں گے

۱۲ منہ ۷۔ اس نہ ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں دے یہ حدیث اور باب المظالم میں موصولہ گزر چکی ہے

لَا تِلْكَ الْيَسْرُ بِمُضْطَرِّئَةٍ

نَاقِضٌ فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ كَلَفْتُمْ
أَبَاكَ وَأَبْنَاكَ أَوْ لَتَبْتُمْ عَنْ هَذَا
الْعَبْدُ أَوْ تُقَرُّ بِدَيْنٍ أَوْ هَبْتُمْ
يَلْزِمُهُ بِالْقِيَاسِ وَلَكِنْ
لَسْتُ حَسِينٌ وَتَقُولُ الْبَيْعُ
وَالْهَبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي
ذَلِكَ بَاطِلٌ فَتَرَوْا بَيْنَ كُلِّ
ذِي مَحْرَمٍ وَغَيْرِهِ
بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَ
قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَأْمَرَاتِهِ
هَذِهِ أَحَقُّ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَ
قَالَ النَّخَعِيُّ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ
ظَالِمًا فَبَيْتُهُ الْحَالِفُ إِذَا كَانَ
مَظْلُومًا فَبَيْتُهُ الْمُسْتَحْلِفُ

منحرف کہتے ہیں اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو کسی کی نیت معتبر ہوگی۔

مضطر کہلائے گا۔ مگر انہی لوگوں نے (دوسرے
مسئلے میں) اپنے قول کے خلاف کیا ہے۔ کہتے ہیں اگر
کسی شخص سے یوں کہا جائے ہم تیرے باپ یا بیٹے کو
مار ڈالیں گے نہیں تو یہ اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے فرضے
کا اقرار کر لے (یا تحریر دے دے) یا فلاں چیز ہبہ کر دے، تو
قیاس یہ ہے کہ یہ سب معاملے صحیح اور نافذ ہوں گے۔
مگر ہم اس مسئلے میں احسان پر عمل کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں
کہ ان حالات میں بیع و ہبہ اور ہر ایک عقد (اقرار وغیرہ)
باطل ہوگا۔

دیکھئے ان لوگوں نے رشتہ دار اور غیر رشتہ دار میں
مبھی فرق کیا ہے، جس پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل
نہیں ملتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث
ابھی موصولاً گزر چکی ہے) کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے اپنی زوجہ محترمہ کے متعلق یہ فرمایا "یہ میری بہن ہے"
اور یہ رشتہ اللہ کے دین کی رو سے مدنظر تھا۔ ابراہیم
منحرف کہتے ہیں اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو کسی کی نیت معتبر ہوگی۔

لے کیا کہ مضطر جب ہوتا جب خود اس کے قتل کی اس کو دھمکی دی جاتی اس لئے اس کو لازم ہے کہ ان حرام کاموں کو نہ کرے اور باپ یا بیٹے یا دوسرے کو قتل
کے قتل پر ہر کرے اگر وہی حالت میں ان حرام کاموں کا ترک ہوگا تو گنہگار ہوگا خفیہ کا یہی قول ہے
وہ یہ پارہ ۱۲ میں ۱۲۵ اور حدیث اور اقرار اور ہبہ وغیرہ سب سے ملائے ہوں گے اس لئے کہ وہ مضطر نہیں تھا کہ وہ مضطر ان کے نزدیک ہی جس کے قتل کی خود
دھمکی دی جائے ۱۲۵ میں حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ غیر شخص کو بھی جس سے قرابت نہیں نہ ہو بھائی یا بہن کہہ سکتے ہیں غرض یہ ہے کہ خفیہ کو اپنی ذراں
تلاش کی وہی روئے بہائی مسلمانوں کے قتل کی دھمکی دونوں کا یہ کہہ سکتا تھا ۱۲۵ میں مطلب یہ ہے کہ جو مظلوم ہو تو قسم اس کی نیت کے موافق دے گی اور ظالم مقتدا ہی چاہے
پر یہاں کہہ کر قسم کھائے مگر اس کے کلام کا مطلب مظلوم ہی کی نیت کے موافق رکھا جائے گا امام مالک اور حرم اور علما کا یہی قول ہے اہل امام ابو حنیفہ کے نزدیک قسم کو
والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر چاہے کہ سامنے قسم کھائی جائے تو حاکم کی نیت معتبر ہوگی اور اگر دوسرے مقام میں کھائی جائے تو قسم کھانے
والے کی نیت کا اعتبار ہوگا، مدعی کے پاس جب گواہ نہ ہوں کہیں وہی چاہے وہ مظلوم قسم لینے والا ہوگا ۱۲۵ میں امام ابو حنیفہ کے استاذ ابی اسد عیسیٰ
عہ اس کلام محمد کے کتاب الآثار میں وصل کیا ۱۲۵ میں

٤٣٧. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِيَةَ
أَخْبَرَتْ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَآخِرَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ
أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي
حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ -

٤٧٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
ابْنُ الْأَسَدِ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرُوا أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرْهُ إِذَا كَانَ
مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرْهُ
قَالَ تَحْجُزْهُ أَوْ تَمْنَعْهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ
ذَلِكَ أَنْصُرُهُ -

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر
ظلم کرے نہ اسے ظالم لے بائق میں چھوڑ دے اور جو شخص اپنے بھائی
(مسلمان) کی حاجت پوری کرنے اور خدمت کرنے میں مصروف ہو
تو اللہ تعالیٰ اس کی اپنی حاجات بر لاتا ہے۔

(ا) محمد بن عبد الرحیم از سعید بن سلیمان از ہشیم از سعید بن
ابن ابی بکر بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی کی (ہر حالت میں) ہر
مدد کو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یہ سن کر ایک شخص بولا اگر وہ ظالم ہو
تو بے شک میں اس کی مدد کروں گا مگر ظالم ہونے کی صورت میں
یا رسول اللہ اس کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا ظالم ہونے
کی صورت میں اس طرح مدد کر کہ ظالم کرنے سے اسے باز رکھ کر سمجھا
بجھا کر یا ڈرا دھمکا کر یا اس کا مقابلہ کر کے، یہی امر اس کی
مدد ہے۔

۱۵۔ اس حدیث کی رو سے اولیاء اللہ اور اہل اللہ نے دوسرے حاجت مندوں کے لئے چہاں تک ان سے ہو سکا کوشش کی ہے اور ایسا کرنے میں مطلق شرم نہیں کا۔ ذلت بھی اٹھائی کہ سب گیا اور کالبا لیتا یعنی حاجت اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں گئے۔ ۱۶۔ منہ ۱۷۔ یہ حدیث ابواب المطالم میں گزیر چکی ہے ۱۸۔ منہ ۱۹۔ عہد کردہ ہیں بلکہ کمترارے اور دوسرے مسلمان منہ دیکھتے ہیں یہیں نہیں اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا جا رہے ۲۰۔ منہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الحیل

باب ۶۶۹۳ فی تکرار الحیل

وَلَا يَحِلُّ أَمْرٌ مَّا كَوَى فِي
الْإِيمَانِ وَغَيْرَهَا۔

۶۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخُطُّ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِأَمْرٍ كَأَنَّهُ
فَنَ كَأَنَّهُ هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَمَهْجَرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ
إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَسْتَزَوَّجُهَا
فَمَهْجَرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب شرعی حیلوں کے بیان میں

باب حیلہ ترک کرنے کا بیان۔

کیونکہ یہ حدیث شریف کو وہی ملے گا جیسے اس کی نیت ہو
قسم وغیرہ (سب عبادات اور معاملات) کو شامل ہے۔

(از ابو النعمان از محمد بن زید از یحیی بن سعید از محمد بن

ابراہیم) علقمہ بن وقاص کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ
عنه کو خطبہ میں سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے لوگو! اتمام اعمال کا انحصار نیتوں پر
ہے آدمی کو وہی ملے گا جیسے اس کی نیت ہو۔ جس نے نیت
ہجرت اللہ اور رسول کی طرف (دینی حکم کے ماتحت) کی اس کی ہجرت
اللہ اور رسول کی طرف سمجھی جائے گی جس کی ہجرت دنیا کمانے
یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہوگی اس کی ہجرت اپنی
کاموں کے لئے سمجھی جائے گی۔

لے حیل کہتے ہیں ایک پوشیدہ تدبیر سے اپنا مقصود حاصل کرنے کو اگرچہ اس کے حق کا ابطال یا باطل کا ابطال کیا جائے تو یہ حیل حرام ہے اگرچہ اس کا ابطال اور ابطال کا ابطال
کیا جائے تو وہ واجب یا صحیح ہوگا اور اگر کسی آفت سے بچنے کے لئے کیا جائے تو مباح ہوگا اگر ترک مستحب کے لئے کیا جائے تو مکروہ ہوگا اب اختلاف ہے علماء کا پہلی قسم کا حیل
کمزاج ہے یا غیر صحیح اور نافرمانی یا غیر نافرمانی یا حیل کہنے سے منع کیا گیا ہے یا نہیں جو لوگ صحیح اور جائز کہتے ہیں وہ حضرت ابوبکر کے قصے سے حجت لیتے ہیں انہوں نے سو
تکلیفوں کے بدلے سو گناہوں کے حکم لکھ کر اپنے اوپر لپیٹ کر اس حدیث سے کہ آنحضرت نے ایک ناقص شخص کے لئے جس نے زمانہ ایسا ہی حکم دیا کہ جو کوئی دینی امور میں
میں پوشائیں ہوں ایک ہی لباس کو لے دو اس حدیث سے کہ روٹی کھجور کو روٹیوں کے بدلے بیچ کر پیروں کے بدلے عیدہ کھجور لے۔ جو لوگ ناجائز کہتے ہیں وہ
اصحاب سبت اور یہودی حدیث سے کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور بخش کی حدیث اور ابن النضر المحملي والخلل سے دلیل لیتے ہیں اور حنفیہ کے
مذہب میں بہت سے حیلے منقول ہیں بلکہ امام ابوحنیفہ نے ان حیلوں میں فاس ایک کتاب لکھی ہے تاہم حنفیہ حنفیہ کہتے ہیں کہ وہی حیلے جائز ہیں جو اہل حق کے قصہ سے کہے
جائیں ۱۱ فتح ملاحظہ فرمائیے کہ کتاب ہے قول مفتی اس باب میں یہ ہے کہ ضرورت شرعی کے سوا مسلمان کی جان اور عزت بچانے کے لئے یا حق رسائی کے لئے حیلہ کرنا درست ہے لیکن
جہاں یہ بات نہ ہو بلکہ صرف اپنا فائدہ کرنا مقصود ہو اور دوسرے بھائی مسلمان کا اس سے نقصان ہو تو ایسا حیلہ کرنا حرام اور ناجائز ہے ۱۲ اس حدیث سے
امام بخاری نے حیلوں کے عدم جواز پر دلیل لی یہ تو نہ حیلہ کہنے والے کی نیت دوسری ہوتی ہے اس لئے حیلہ اس کے حق میں کچھ مفید نہیں ہو سکتا ۱۳ سنہ
۱۱۴۲ھ بخاری اور رسول کے لئے اس کو کچھ ثواب نہیں ملے گا ۱۲ سنہ

باب ۳۶۷ فی الصلوٰۃ

۳۶۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا آتَىٰ أَحَدٌ حَتَّىٰ يَتَوَضَّأَ.

باب ۳۶۸ فی الزکاة

وَأَنْ لَا يَفْرَقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

۳۶۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَكْسَا أَنَا كَسَا حَدَّثَنَا أَنَا أَبَا بَكْرٍ كُنْتُ لَهُ قَرِيبَةً الْقَدِّحِ الَّذِي قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

۳۶۷۵ - حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَحْمَرَ بْنَ جَبَّارٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي قَائِدُ قَوْمٍ أَنَّكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاةُ

باب نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جب تک کہ وہ وضو نہ کرے۔

باب زکوٰۃ میں حیلہ کرنے کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ عائد ہونے کے خوف سے جمع شدہ (اکٹھا) مال کو جدا کرنا یا الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کرنا چاہیئے۔

(از حمی بن عبد اللہ الانصاری از والدش از ثمامہ ابن عبد اللہ بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ کا حکمنامہ میرے لئے لکھا۔ اس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ جو مال (دو یا کئی مالکوں کا) جدا جدا ہو اسے اکٹھا نہ کیا جائے اور جو مال (ایک ہی مالک کا) اکٹھا ہو، وہ جدا جدا نہ کیا جائے۔

(از قتیبہ از اسمعیل بن جعفر از ابو سہیل از والدش) حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ اس کے سر کے بال بکھڑے ہوئے تھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیے اللہ نے مجھ پر کون سی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا (چروٹن رات میں) پانچ نمازیں، ان کے سوا جو تو پڑھے

لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا كَسَلَتْ عَلَيْهِ تَوَمَّ الْقِيَمَةِ
تَخْطِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ
النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ خَفَافٌ أَنْ يُحِبَّ
عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ قَبَا عَهَا يَابِلٌ مِثْلَهَا
أَوْ يَغْنَمَ أَوْ يَبْقِرَ أَوْ يَدْرَاهِمَ فَرَأَاهُ
الصَّدَقَةُ يَوْمًا حَتَّى لَا يَخْلُبَ بَاسَ عَلَيْهِ وَ
هُوَ يَقُولُ إِنْ رَكِي إِجْلَهُ قَبْلَ أَنْ يُحَوَّلَ
الْحَوَّلَ يَوْمًا وَكُسْنَةٍ جَاءَتْ عَنْهُ -

(ماٹھ جائے مگر جان تو بچے) اور وہ سانپ اسے لنگل لے گا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اگر جو پالیوں کا مالک
ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن ان جانوروں کو
اس پر مسلط کر دیا جائیگا وہ اپنے پاؤں سے اس کا منہ کچل
ڈالیں گے۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس اونٹ ہوں
اسے اندیشہ ہو کہ اب اسے زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی، چنانچہ وہ اپنے
اونٹوں کو ویسے ہی اونٹوں کے بدل یا گالیوں یا بکریوں یا بچے
کے بدل سال ختم ہونے سے ایک دن پہلے بھی بیچ ڈالے اس نیت سے کہ زکوٰۃ واجب نہ ہو تو کوئی قباحت نہیں
اور خود دہری لوگ اس کے بھی قائل ہیں کہ اگر کسی نے اپنے اونٹوں کی ایک دن یا ایک سال پہلے پیشگی زکوٰۃ ادا کر
دی کہ جائز ہے۔

۶۴۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ
اسْتَفْتَيْتُ سَعْدُ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَذَرِكِ كَانَ عَلَى
أُخْرَى نُوقِيَتْ قَبْلَ أَنْ تُقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِمَ عَنْهَا وَقَالَ
بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتْ الْإِبِلُ عَشْرِينَ فَفِيهَا
أَرْبَعُ شِيَا قَانٌ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوَّلِ أَوْ بَا عَهَا
فَرَدَّ عَنْهُ حَتَّى لَا يَدْخُلَ سَقَاطُ الرِّكَاعَةِ فَلَا شَيْءَ
عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ إِنْ أَتَقَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبید
اللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ انصاری
رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا
کہ ان کی ماں پر ایک منت تھی لیکن وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے
انتقال کر گئیں (اب کیا کرنا چاہیے؟) آپ نے فرمایا تو اپنی ماں
کی طرف ادا کر دے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب بیس اونٹ ہو جائیں تو ان
میں زکوٰۃ کی چار بکریاں لازم ہیں، اگر اونٹوں کا مالک سال پورا ہونے
سے پہلے انہیں بیچ ڈالے یا ہبہ کر دے، اس نیت سے کہ زکوٰۃ ساقط
ہو جائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہو گا، اسی طرح اگر ان اونٹوں کو تلف
کر ڈالے، اس کے بعد مر جائے تو اس مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری نہیں۔

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب منت مرجانے سے ساقط نہ ہوئی اور ولی کو اس کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا تو زکوٰۃ بطریق اولی موت یا جیل سے
ساقط نہ ہو گی ۲۔ منہ ۳۔ یعنی وارثوں پر لازم نہیں کہ اس کے ذمہ جو زکوٰۃ واجب تھی وہ اس کے مال میں سے ادا کریں ۴۔ منہ

باب ۳۶۷۲ فی النکاح

۶۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا قَنَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّعَارِ قُلْتُ لِمَ نَهَى؟ الشَّعَارُ قَالَ يَنْكُحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكُحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَحْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشَّعَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُنْعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُنْعَةُ وَالشَّعَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ۔

۶۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرْ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَتَابٍ لَا يَزِي مُنْعَةَ النِّسَاءِ بَاسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ إِلَّا نَيْسِيَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَحْتَالَ

باب نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

(از مسدد دانیجی بن سعید از عبید اللہ از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعار سے منع کیا۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا شعار کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا شعار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بیٹی اسے بیاہ دیگا بس یہی مہر ہوا اور کچھ مہر نہ ہو یا ایک آدمی دوسرے کی بہن سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بہن اسے بیاہ دیگا اور اس کے سوا کچھ مہر مقرر نہ ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شعار کر لیا تو عقد نکاح درست ہو جائے گا اور شرط لغو ہوگی (مہر ایک کو عورت کا مہر مثل ادا کرنا ہوگا) لیکن منہ کے متعلق کہتے

ہیں کہ وہ نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ منہ اور شعار دونوں جائز ہونگے۔ (از مسدد دانیجی بن سعید از عبید اللہ بن عمر از زہری از حسن و عبد اللہ پسران محمد بن علی) محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما منہ میں کوئی قیاحت تصور نہیں کرتے تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر منہ اور پالٹوگدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیلے سے منعم کا نکاح کر لیا تو نکاح فاسد ہوگا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ نکاح جائز

۱۔ وہاں یوں نہیں کہا کہ نکاح صحیح ہے اور شرط باطل ہے اور مہر مثل واجب ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ اور شرط باطل ہوگی مگر ایک میں مہر مثل لازم ہوگا یہ قول ہمارا ہے ۲۔ وہاں ابو حنیفہ کے شاگرد تھے اور میں نے جو مافلا صاحب پر اعتراض کیا ہے کہ زفر کا یہ قول نہیں بلکہ زفر نے یوں کہا ہے کہ اگر کسی شخص ایک مت مسیخ کے ایک عورت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو جائیگا اور مدت کی شرط باطل ہوگی اور ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک نکاح ہی باطل ہوگا ۱۲ منہ

حَتَّى تَسْتَعْمَلَ فَالْتَكَا حَاقِسِدُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ
الْتَكَا حَاقِسِدُ وَالسَّنْطُ بِاطِلَ -

باب ۳۶۴۳ مَا يَكْرَهُ مِنْ

الْإِحْتِيَالِ فِي الْبَيْوَعِ وَلَا يُمْتَنَعُ

فَضْلُ الْمَاءِ لِمَنْعِهِ بِهِ فَضْلُ الْكَلَا

الْكَلَا -

۶۴۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا يُمْتَنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِمَنْعِهِ بِهِ فَضْلُ الْكَلَا

لَهُ عَمْرٍو وَرَكْنَا مَقْصُودٌ بِهِ -

باب ۳۶۴۳ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

۶۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُتَّقِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ تَائِفٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّنَاجُشِ -

باب ۳۶۴۵ مَا يَنْهَى مِنَ

الْجِدَاعِ فِي الْبَيْوَعِ وَقَالَ

أَبُو بَكْرٍ يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَمَا

يُخَادِعُونَ أَدَمِيًّا لَوْ آتَوْا الْأَمْوَالَ

عَيَانًا لَكَانَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ -

معاملات کی یہ آسان شکل ہے

ہو جائے گا اور (میعاد کی) شرط باطل ہوگی۔

باب خرید و فروخت میں حیلہ کرنے کی ممانعت

اور کسی کو نہیں چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ پانی اس

لئے روک رکھے کہ اس کی وجہ سے گھاس بھی رک جائے

یعنی محفوظ رہے۔

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا بچا ہوا بے ضرورت پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ اس کی

وجہ سے بچے ہوئے بے ضرورت گھاس کو محفوظ اور اپنے فائدے کے

باب نجش کی ممانعت

(از قتیبہ بن سعید از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ

عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نجش سے منع فرمایا۔

باب خرید و فروخت میں دھوکہ کرنے

کی ممانعت۔

ایوب سختیائی کہتے ہیں وہ گویا خدا سے دھوکہ

کرتے ہیں جیسے آدمی سے دھوکہ کرتے ہیں۔ اگر خدا صاف

کہہ دیں کہ اتنا نفع لیں گے، تو میرے نزدیک

اس حدیث کی تفسیر اور کہاں بالشراب میں مذکور ہے کہ اگر خریداری لے نہ معلوم میں سے متعلق اس باب میں کوئی حدیث کیوں بیان نہیں کی ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ اس حدیث کی مناسبت
کتاب الیل سے ہے کہ حاکم نے کہا اس کو کسی خاص شخص کی تکذیب نہیں بلکہ ہر ایک کو حق ہے کہ اپنے جانوروں میں جو لگے بیان اپنے کئے میں ہر شخص کو اختیار ہے اب کوئی
شخص نہ کہہ سکے ایسے جنگل میں جہاں اور کھائی کھانا نہ ہو کسی کا کھانا ہے اپنی ضرورت سے زیادہ پانی کو روک کسی کو نہ لینے دے تو گویا اس نے ایک حیلہ کیا یعنی ایسا کر کے
اس نے وہ پانی لے لیا کہ اس سے جو جنگل میں پانی نہ ملے گا وہاں کوئی شخص اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے نہیں لائے گا ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ نجش کی تفسیر کہ بالشراب
میں مذکور ہے یعنی کسی چیز کا خریدنا منظر نہ ہو مگر دوسرے خریداروں کو بہکانے کے لئے اس کی قیمت بیگانا ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ اس کو کہتے ہیں اپنے مصنف میں دھوکہ کرنے کا
۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ اس میں کوئی شبہ نہیں خریدار کو اختیار ہے لے یا نہ لے ۱۲۸ منہ

فَقَضَىٰ بِعِمَّةِ الْجَارِيَةِ الْمَيْتَةَ
ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبَهَا فَبَيَّعَ لَهَا
وَيَدُّ الْقَيْمَةِ وَلَا تَكُونُ
الْقَيْمَةُ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ
الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لَا خُذْ
الْقَيْمَةَ وَفِي هَذَا الْحَتِيَانِ
لَمِنْ اِشْتَرَى جَارِيَةً سَرَّ حُلَّ
لَا يَبِيعُهَا فَقَضَتْهَا وَاعْتَلَّ
بِأَتَمَّهَا مَا نَتَّ حَقَّ بِأَخْذِ
رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيُطِيبُ لِلْغَاصِبِ
جَارِيَةً غَيْرَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْوَالُكُمْ
عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَلِكُلِّ غَادٍ
لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ -

کو دے کر خوب مزہ اڑاتا پھرے گا۔

کیا تو پھیننے والے نے یہ کہا کہ وہ کنیز مر گئی، حاکم نے
قیمت اس سے دلادی۔ اس کے بعد مالک کو وہ
کنیز (زندہ) مل گئی تو قانون کی رو سے وہ اپنی
لوٹ لی لے لے گا اور پھیننے والے نے جو قیمت دی
تھی وہ اسے واپس کر دے گا، ایسا نہ ہو گا کہ غاصب
نے جو قیمت دی تھی وہ اس کنیز کا مول ہو جائے۔
اور کنیز غاصب کی ملک ہو جائے۔

بعض لوگ کہتے ہیں وہ کنیز غاصب کی ملک
ہو جائے گی کیونکہ مالک اس کنیز کی قیمت اس سے
لے چکا۔ (اگر یہی فتویٰ دیا جائے) تو بس کنیز (لوٹ لی)
کی کسی شخص کو خواہش ہو اور مالک فروخت نہ کرنا
چاہے اس کے محل کرنے کے لئے یہ تدبیر کرے گا
وہ جس کو چاہے گا جبراً پھین لے گا۔ جب مالک غلامی
کرے گا تو وہ کہہ دے گا وہ مر گئی بعد ازاں قیمت مالک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں (یہ حدیث
کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے) اور فرماتے ہیں قیامت کے دن ہر دغا باز (کو مشہر کرنے)
کے لئے ایک جھنڈا مقرر ہوگا۔

(از ابو نعیم از سفیان از عبد اللہ بن دینار) حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لئے قیامت میں ایک
جھنڈا ہوگا۔

۶۴۸۴- حَلَّ ثَمَانًا نَوُاعِي قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ
غَادٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يَعْرِفُ بِهِ -

باب

باب

۶۴۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِذَا كُنْتُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ يَهْجِيهِ مِنْ بَعْضٍ وَأُفْنِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُمْ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ -

(از محمد بن کثیر از سفیان از ہشام از عروہ از زینب بنت ام سلمہ) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی انسان ہوں۔ تم لوگ اپنے مقدمات فیصلے کے لئے میرے پاس لاتے رہو، ممکن ہے ایک شخص اپنی دلیل دوسرے فریق کی نسبت اچھی طرح بیان کرتا ہے۔ میں جو سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، لہذا اگر میں کسی کو اس کے (مسلمان) بھائی کا کوئی حق (دلائل کی بنا پر) دلا دوں تو وہ ہرگز نہ لے میں اسے دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

باب فی النکاح

۶۴۸۶ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكُحُوا الْبُكَرَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ وَلَا الثَّيِّبَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذَا نَهَا قَالَ إِذَا سَكَتَ وَقَالَ نَهَى النَّاسَ إِنْ لَمْ تُسْتَأْذِنِ الْبُكَرَ وَلَمْ تُزَوَّجْ فَلَمَّا قَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ مَرْشَاهُ دَى زَوْجَاتِهِ تَزَوَّجَهَا

باب نکاح پر بھولی گواہی گزہلے تو کیا حکم ہے؟ (از مسلم بن ابی ہریرہ از ہشام از یحییٰ بن ابی کثیر از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت کا نکاح بھی اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اسی طرح بیوہ عورت کا بھی نکاح جب تک (زبان سے) اس کا حکم نہ لیں، نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری کیسے اجازت دے گی (وہ تو شرم کرتی ہے) آپ نے فرمایا اس کا (سن کر) خاموش ہو جانا بھی اذن ہے۔

۱۔ اس میں کوئی ترجمہ نہ کیا گیا ہے بلکہ ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ ۱۵ لوازم بشریت سے پاک نہیں ہوں ۱۳ منہ ۱۵ فصاحت اور بلاغت اور خوش تقریری کے ساتھ ۱۲ منہ ۱۵ ظاہری مقصد کی روشنی اور ۱۳ منہ ۱۵ یہ حدیث اس قاعدے کے خلاف نہیں ہے کہ یہی علیہ السلام خطائے اجتہادی پر قائم نہیں رہ سکتے تھے اللہ تعالیٰ آپ کو مطلع کر دیتا کہ یہ خطائے اجتہادی نہیں ہے بلکہ وہ جہتوت پر فیصلہ کرنا ہے جس سے ہر ایک حاکم مجبور ہے ۱۲ منہ ۱۵ کیا وہ عورت اس دعویٰ کرنے والے پر جو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ جھوٹ ہے حلال ہو جائے گی ۱۳ منہ

بِرِمَاتِهَا فَأُثْبِتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا وَالرَّوْحَمُ
يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ مَا دَعَا بِأُطْلُكَهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ
يَطْلُقَهَا وَهُوَ تَزْوِيجٌ مَعِيهِمْ

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی کنواری عورت سے نہ اذن لیا
گیا نہ نکاح کیا گیا مگر ایک شخص نے دو جھوٹے گواہ اس پر قائم
کر دیے کہ اس کنواری عورت نے اپنی رضا سے مجھ سے نکاح کیا
تھا اور قاضی نے نکاح ثابت کر دیا حالانکہ مدعی جانتا ہے کہ یہ جھوٹی گواہی ہے لیکن اس عورت سے جماع
کرنا اس کے لئے درست اور نکاح بھی صحیح ہوگا۔

۶۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ الْقِسْمِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرِ بْنِ
أَنْزَلٍ وَجَّهَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلَتْ
إِلَى شَخْصَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ
مُجْتَبِعِ ابْنِ جَارِيَةَ قَالَ فَلَا تَخْشَيْنِ فَإِنَّ
خَتَنَاءَ بَنَاتِ خَدَامِ أَسْكَمَهَا أَبَوْهَا
وَهِيَ كَارِهَةٌ فَكَرَّ الْكُفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ خَتَنَاءَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از یحیی بن سعید) قاسم بن
محمد سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے خاندان کی ایک
عورت تھی اسے یہ ڈر پیدا ہوا کہ کہیں اس کا ولی جبراً اس کا
نکاح نہ پڑھا دے، وہ نکاح سے ناراض تھی، آخر اس نے دو
بوڑھے انصاریوں عبد الرحمن بن جاریہ اور مجمع بن جاریہ کے
پاس (یہ سلا معلوم کرنے کے لئے کسی کو بھول) انہوں نے جواب ارسال
کیا تو کیوں ڈرتی ہے؟ ختناء بنت خدام کا نکاح اس کے
والد نے جبراً کر دیا تھا وہ اس جگہ نکاح کرنا ناپسند کرتی تھی۔
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح لغو کر دیا۔
سفیان بن عیینہ نے اسی سند سے کہا عبد الرحمن بن

قاسم بھی اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ ختناء بنت خدام کا نکاح اس طرح ہوا۔ آخر تک۔
۶۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَكْرَهُمُ الْأَيُّمَ حَتَّى تُسْأَلَ مَرْوَلًا
تُكْنِمُهُ الْبُكْرَ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا أَكَيْفَ
إِذَا نِيَهَا قَالَ أَنْ تُكْسُكْتَ وَقَالَ بَعْضُ

(از ابو نعیم از شیبان از یحیی از ابو سلمہ) حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو عورت خاوند کر چکی ہو، اس سے تو جب تک
(زبان سے) حکم نہ لیا جائے اس کا نکاح نہ کیا جائے اور
کنواری کا بھی بغیر اجازت نکاح نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! کنواری کیسے اذن دیگی؟ (وہ تو شرمیلی ہوتی ہے)

۱۔ قاضی کا فیصلہ ہوجانے کے بعد ۱۲۷ھ جاریہ ان کے دادا کا نام تھا باپ کا نام یزید ہے عبد الرحمن اور مجمع دونوں بھائی تھے ۱۲۷ھ میں
میں عبد الرحمن بن جاریہ اور مجمع بن جاریہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲۷ھ

آپ نے فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اذن ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیضہ کر کے ایک شبیدہ عورت پر دو جھوٹے گواہ قائم کر دیئے کہ اس کے حکم سے نکاح ہوا ہے اور قاضی نے گواہی کی بنا پر نکاح ثابت کر دیا حالانکہ وہ (بناوٹی) خاوندیہ جانتا ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے (اور گواہی محض جھوٹی ہے) جب بھی یہ نکاح اس کے حق میں صحیح ہو جائے گا اور اسے اس عورت کے پاس رہنا درست ہو جائے گا۔

(از ابو عاصم از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ از ذکوان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باکرہ عورت سے نکاح کے لئے اجازت لی جائے میں نے عرض کیا باکرہ عورت تو شرم کرتی ہے (اجازت کیسے دیگی؟) آپ نے اس کی اجازت یہی ہے خاموش ہو جانا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کوئی شخص کسی شوہر دیدہ یا کنواری لڑکی پر شیدہ ہو جائے اور وہ نکاح پر رضا مند نہ ہو تو شخص حیلہ کے دو جھوٹے گواہ اس بات کے لئے آئے کہ اس نے اس لڑکی سے نکاح کیا تھا۔ پھر اس کے بعد وہ لڑکی جوان ہوئی اور اس نکاح سے رہی ہو گئی، قاضی اس شہادت کو منظور کر لے حالانکہ وہ شخص جانتا ہے کہ یہ سارا معاملہ جھوٹ اور مکر ہے تب بھی اس لڑکی سے جماع کرنا اس کے لئے درست ہو جائے گا۔

باب عورت کو اپنے خاوند اور سوکھتوں سے ترکیب کرنے کی ممانعت۔

نیز اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا ہے، اس کا بیان ہے۔

النَّاسُ اِنْ اَحْتَالَ اِنْسَانٌ بِشَاهِدِي زَوْجِي تَزَوُّجٍ اَوْ اَوْ اَوْ تَبَّ بِاَمْرٍ هَا فَانْتِ الْقَاضِي نِكَاحَهَا اَيَاكَ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَانْتِ يَسْعَى لَهَا هَذَا الْعَكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمَقَامِ لَهُ مَعَهَا۔

نہیں کیا ہے (اور گواہی محض جھوٹی ہے) جب بھی یہ نکاح اس کے حق میں صحیح ہو جائے گا اور اسے اس عورت کے پاس رہنا درست ہو جائے گا۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مِلْجَةَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ كُسْتَاذَنْ قُلْتُ اِنَّ الْبِكْرَ كُنْتُ حَيٌّ قَالَ اِذَا نِيَهَا صُمَامُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ هُوَ رَجُلٌ جَارِيَةٌ يَتِيمَةٌ اَوْ بَكْرًا قَابَتْ فَاَحْتَالَ فَبَاءَ بِشَاهِدِي زَوْجِي اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا قَادَرَكْتُ فَرَضِيَتِ الْبَيْتُهَا فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزَّوْجِ وَالزَّوْجُ يَكْلَمُ بِبَطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْئُ۔

باب مَا يَكْرَهُ مِنَ اَحْتِيَالِ النِّسَاءِ مَعَ الزَّوْجِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ۔

لہ مراد سورہ تہیم کی آیتیں ہیں یا یہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ خَيْرًا اس آیت کی تفسیر اور پندرہویں ہے کہ وہ شہدہ پینے کے باجاریہ سے صحبت کرنے کے باب میں اتاری ۱۲ منہ

۴۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُوعَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ وَكَانَ إِذَا أَصَلَ الْعَصْرَ أَجَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ قَدْ خَلَّ عَلَى حَفْصَةَ فَأَخْبَسَ عَنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَخْبَسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدِي أَمْرًا مِّنْ قَوْمِهَا عَمَّا عَسَلٍ فَسَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنُفَعَّا لَكَ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكَ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَنَافِيخَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرَّيْحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوَجِدَ مِنْهُ الرَّيْحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَّتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَوَسْتُ لِحُلَّةِ الْعُرُوطِ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَقُولِي لَهُ أَنْتَ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أَنَا وَبِهِ يَا لَذِي قُلْتِ لِي وَاقَّةُ

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از ابوالش) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شربنی اور شہد کو (مہبت) پسند کرتے تھے۔ آپ جب نماز عصر پڑھ جاتے تو ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان سے خلطاط کرتے۔ ایک بار آپ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے پاس ٹھہرے۔ میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا حفصہ کے خاندان کی کسی عورت نے شہد کی ایک کچی بھلور تحفہ بھیجی تھی، تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کا شربت مجھے پلایا (اس وجہ سے میری ہو گئی) میں نے (دل میں) کہا خدا کی قسم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ترکیب ضرور کروں گی۔ میں نے ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ نقل کیا اور انہیں یہ شورہ دیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لے آئیں اور تمہارا قریب بیٹھیں تو کہنا یا رسول اللہ آپ نے منافیر کا گوند کھایا ہے (اس کی بدبو آ رہی ہے) آپ فرمائیں گے نہیں تو تم کہنا یہ بدبو کیسی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ کو یہ سوت ناگوار گزرتا کہ کسی قسم کی بدبو آپ (کے کپڑے یا بدن) میں سے آئے (آپ از حد نفاست پسند اور لطیف المزاج تھے) غرض آپ فرمائی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا شربت پلایا تھا تم کہنا شاید اس شہد کی مکھی نے غرط کا درخت چوسا ہو گا نیز (میرے پاس بھی جب آپ تشریف لائیں گے تو میں بھی یونہی کہوں گی۔ صفیہ تم بھی اسی طرح کہنا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے

لے اکثر دعائیں میں حضرت زینبؓ پاس شہد پینا منقول ہے اور احتمال ہے کہ یہود نے لیا ہو ۱۲ منہ اس میں سے منافیر کا گوند نکلا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ حضرت عائشہؓ مہبت کہ اور انور عین جان کے جو مجھے عورتوں میں ملتی ہوتے ہیں شاید وہاں دیکھو عورت ان سے محفوظ رہتی ہے ۱۲ منہ

لَعَلَّ الْبَابَ قَرَقًا وَمِنْكَ فَلَمَّا دَخَلَ دَسَّوْهُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَكَلْتُ مَعَافِيرَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هَذِهِ
 الرِّيحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ مُشْرَبَةً
 عَسَلٍ قَالَتْ جَوَسْتُ خَلَّهُ الْعُرْفُطُ
 فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ وَ
 دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ
 فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ حَفْصَةُ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي
 بِهِ قَالَتْ لَقَوْلُ سُودَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ
 حَوَمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِيْ

بلاؤں؟ آپ نے فرمایا کوئی ضرورت نہیں۔

کہا واحدہ لاشریک کی قسم میں تمہاری سبھائی ہوئی بات آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میں نے آپ کو دروازے میں داخل ہوتا
 دیکھا، تمہارے دُرسے کہنے ہی والی تھی مگر (مبرا کیا) جب آپ
 میرے پاس آگئے تو میں نے عرض کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟
 فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کیا پھر آپ میں بو کیسی ہے؟ تو فرمایا
 حنفہ نے شہد کا شربت بلا دیا تھا، تو میں نے عرض کیا اچھا تو کبھی
 نے عُرْفُط کا رس چوس کر وہ شہد بنایا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا کہتی ہیں اس کے بعد وہ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے
 بھی یہی عرض کیا، میرے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی
 عرض کیا۔ پھر جو آپ حنفہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو حنفہ
 رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شہد کا اور شربت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سودہ رضی اللہ عنہا مجھ سے کہنے لگیں سبحان اللہ (یہ ہم نے کیا کیا) گویا
 شہد آپ پر حرام کر دیا، میں نے کہا چپ رہو کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سن نہ لیں یا ہماری ترکیب
 فاش نہ ہو جائے۔

باب طاعون سے بھاگنے کے لئے حیل
 کرنے کی ممانعت۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از امام مالک از ابن شہاب) عبد
 اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ربیع الثانی ۳۷ھ میں) ملک
 شام کی طرف روانہ ہوئے جب مقام سرخ میں پہنچے تو معلوم ہوا
 کہ ملک شام میں وبا، شروع ہو گئی ہے۔ عبد الرحمن بن عوف

باب مَا يَكُونُ مِنَ
 الْإِحْتِيَالِ فِي الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ
 ۶۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
 عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَجَرَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرَخٍ
 بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَكَ

لہ حضرت عائشہؓ کا رعب دوسری بیبیوں پر بہت تھا وہ اس وجہ سے ڈرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے بہت
 محبت رکھتے تھے دوسری عورتوں کو یہ ڈر رہتا کہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے غفانہ کر دیں اس لئے ان کی بات سننا ضرور پڑتی ۱۲۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِأَرْضٍ
فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهَا وَلَا إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ
أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَوْمٌ
عُمَرُ بْنُ سَرْحٍ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَهُمَا انْصَرَفَ
مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .

نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب تم سناؤ کہ کسی ملک میں طاعون پڑا ہے تو وہاں جاؤ
بھی نہیں اور جب کسی ملک میں طاعون آئے اور تم وہاں ہو تو
وہاں سے (طاعون کے ڈر کے مارے) نکلو بھی نہیں۔ یہ سنتے ہی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرغ (شام کے قریب ایک بستی) سے دس
(مدینے کو) لوٹ آئے۔

اولاسی سند سے ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے

سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ ان کے جد امجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر
لوٹ آئے تھے۔

۶۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي نَائِمُ
ابْنُ سَعْدٍ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَمْعَ بْنَ
أَبْنِ زَيْدٍ يُمَدِّثُ سَعْدَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوُجُعَ فَقَالَ
رَجُزًا وَعَذَابُ عَذَابٍ بِهِ يُعْضُ الْأُمُحُ
ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَتَدْبُهُبُ السَّرَّةُ وَ
تَأْتِي الْأُخْرَى فَتَنْ سَمْعَ بِأَرْضٍ فَلَا
يَقْدُمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ
بِهَا فَلَا يَخْرُجُ فِرَارًا مِنْهُ .

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عامر بن سعد بن
ابی وقاص از اسامہ ابن زید) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا
ذکر کیا فرمایا طاعون (اللہ تعالیٰ کا) ایک عذاب ہے جو اس
نے بعض امتوں پر نازل کیا تھا، اسی عذاب میں سے دنیا میں کچھ
رہ گیا تھا۔ کبھی آتا ہے اور کبھی موقوف ہو جاتا ہے۔ پس جو شخص
سنے کہ کسی ملک میں طاعون واقع ہو گیا ہے تو اس ملک میں
نہ جائے اور اگر اس سرزمین میں طاعون آجائے جہاں وہ
رہتا ہو تو اس سے بھاگے بھی نہیں۔

باب بہرہ دہاں کر لینے یا شفعہ کا حق ساقط
کرنے کے لئے حیلہ کرنا مکروہ ہے بعض لوگ کہتے

باب ۶۸۳ فی الہبۃ و
الشفعة و قال بعض الناس

لہ جس کا اصل سبب کچھ نہیں آیا تو نانی لوگ حدود و خطائی سے اور اکثر لوگ ہرگز کا کلمہ اورم کے مقام پر کہہ کر اور بددی لوگ دماغ و کمر اس کا علاج کرتے ہیں
مگر اکثر لوگ اس بیماری سے مر جاتے ہیں شافعی نا حدیثی سمجھتے ہیں ۱۱ منہ کہہ کر موت سے بھاگنا کچھ مفید نہیں ہوتا وہ اپنے وقت پر ضرور ملے گی طاعون سے بھاگنے کا
حیلہ یہ ہے کہ طاعون سے بھاگ کر یا نہ کر کے طاعون ملک سے چلا جائے اگر کسی ملک میں رہ کر ایک گھر یا ایک محلہ سے دوسرے گھر یا محلہ میں چلا جائے تو
یہ بھاگنے میں داخل نہ ہو گا بلکہ تخفیف مرض سے ملے اس کا تحریر ہو چکا ہے کہ جس بستی میں طاعون آئے تو اس بستی کو خالی کر دیں اور چند روز تک بستی دالے جنگل

إِنْ وَهَبَ هَبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ
أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَكَ
سِنَيْنَ وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ
ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا
فَلَا زَكَاةَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمَا
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكَأَلَفَ
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي الْهَبَةِ وَأَسْقَطَ
الزَّكَاةَ -

۶۴۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاذُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ
يَعُودُ فِي قَيْعِهِ لَيْسَ لَنَا مِثْلُ الشُّوْرِ -
۶۴۹۴ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا جَعَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا
لَمْ يُقَسِّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَرَفَتْ
الْأُطُرُفُ فَلَا شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ
الشُّفْعَةُ لِلْجَوَارِ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى مَا شَدَّدَ

ہیں اگر کسی شخص نے دوسرے کو ہزار درہم یا اس سے
زیادہ ہبہ کئے اور یہ درہم اس کے پاس کئی سال
رہے مگر بعد میں واپس (ہبہ کرنے والا) حیلہ کر کے
رقم واپس لے لے اور رجوع کر لے تو ان میں سے کسی
پسے زکوٰۃ لازم نہ ہوگی، گویا اس طرح سے ان لوگوں سے
ہبہ کے متعلق (لا شعوری طور پر) احکام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہوتی ہے
اور باوجود سال گزرنے کے زکوٰۃ بھی ساقط
کر دی ہے -

(از ابو نعیم از سفیان از ایوب سختیانی از عکرمہ ابن
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہبہ کر کے پھر اسے واپس لے لینے والا اس کتے کی
طرح ہے جو کتے کر کے پھر اسے چلنے جاتا ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے
ایسی بری مثال نہیں ہونا چاہیے -

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از
ابو سلمہ) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ابن جابداؤں میں رکھا جو
تقسیم نہ ہوئی ہوں (اور ایک شریک اپنے حصے کو فروخت کرنا چاہا
تو دوسرا شریک بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ حقدار ہو) لیکن
جب حدیں پڑ جائیں اور ہر شریک کے راستے (الگ الگ) مقرر
ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں رہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہمسائے کو بھی شفعہ
کا حق ہے پھر خود ہی یہ کیا کہ جس حق کو مضبوط کیا تھا اسے باطل کر دیا اور

فَابْطَلَهُ وَقَالَ إِنَّ اسْتِئْزَارِي دَارًا فَخَافَ
أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشَّفْعَةِ فَأَشْتَرَى سَهْمًا
مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِي وَ
كَانَ لِلْجَارِ الشَّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ
وَلَا شَفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ أَنْ
يُجْتَنَالَ فِي ذَلِكَ.

۶۴۹۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ قَلْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ الْبَشِيرِ يَقُولُ جَاءَ
الْمُسَوِّدُ بْنُ فَخْرٍ مَكَّةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى
مَنْبَرٍ فَأَنْطَلَقَتْ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ
أَبُو رَافِعٍ لِلْمُسَوِّدِ لَا تَأْمُرْ هَذَا أَنْ
يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْعِي الَّذِي فِي دَارِي فَقَالَ
لَا أَرِيدُكَ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ إِنْ أَتَيْتُكَ
وَأَمَّا مَنْعُجَةٌ قَالَ أُعْطِيَتْ فَحَسَّ بِأَنَّ
تَقْدَرُ أَفْضَلُهَا وَلَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ
بِصَفِيهِ مَا بَعْتُكَ أَوْ قَالَ مَا أُعْطِيْتُكَ
قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ مَعْمَرًا لَمْ يَقُلْ هَكَذَا
قَالَ لَيْكَنَّهُ قَالَ لِي هَكَذَا أَوْ قَالَ بَعْضُ
النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْدَعَ الشَّفْعَةَ فَلَهُ

کہنے لگے اگر کسی شخص نے ایک گھر خریدا اور اسے یہ اندیشہ لاحق ہوا
کہ کہیں ہمسایہ شفعہ کا دعویٰ نہ کرے اس لئے اس نے گھر کے سو
حصوں میں سے ایک حصہ خریدا لیا پھر باقی گھر خریدا لیا۔ اب ہمسائے
کو صرف ایک حصہ میں جو سو واں حصہ ہے حق شفعہ ہوگا لیکن باقی
ننانوے حصوں میں اسے حق شفعہ خریدار کے مقابل نہ رہے گا۔
اس طرح وہ اس میں حیلہ کر لے۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابن ابی ہاشم بن میسرہ) عمرو بن شریہ
کہتے ہیں کہ مسوید بن فخر میرے پاس تشریف لائے اور میرے کندھے
پر ہاتھ رکھے ہوئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے
ابو رافع رضی اللہ عنہ نے مسوید سے کہا آپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
سے یہ کہیے کہ وہ میرا گھر جو ان کی حویلی میں ہے خرید لیں چنانچہ سعد
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں چار سو سے زیادہ اس گھر کی قیمت نہیں دوں گا
اور وہ بھی قسط وار دوں گا (یکشت نہیں)

ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا واہ! اس گھر کے مجھے تو پانسونقہ
ملتے تھے تب بھی میں نے نہیں دیا اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی کہ ہمسایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا
زیادہ حق دار ہے تو میں آپ کے ہاتھ فروخت کہی نہ کرتا یا یہ کہا
دیتا ہی نہیں (یا پانسونقہ والے یا کسی اور اچھی رقم والے کے ہاتھ بیچ دیتا)
علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا اگر معمر
نے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل نہیں کی۔ سفیان نے جواب دیا جو
سے تو ابن ابی ہاشم بن میسرہ نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے لیکن لوگ کہتے ہیں

لہٰذا یہ کہ خریدار اس گھر کا شریک ہے اور شریک کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے اور ان لوگوں نے خریدار کے لئے اس قسم کا حیلہ کرنا جائز نہ کہا ۱۲۱ منہ ۱۱۷ معمر کی روایت کو
نسائی نے نکالا معمر کی روایت میں بھی اولیٰ ہی ہے الحاد ادا حق بصفتہ تو شاید علی بن مدینی کا مطلب یہ ہے کہ معمر نے اس کو عمرو بن شریہ سے انہوں نے اپنے
والدہ شریہ سے روایت کیا اور اس روایت میں عمرو بن شریہ راوی ہے ۱۲ منہ ۱۱۷ ولہٰذا ان بیحتمال فی ذلک کا فقرہ عمداً بدنام کرنے کے لئے کسی
نے لکھا ہے۔ یہ تو کوئی شخص بھی دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی عاقبت کو عمداً اور قصداً بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ فقہاء نے یہ لکھا ہے
کہ اگر کوئی شخص یہ شکل پیدا کرے تو اب مسئلہ یہ ہے باقی عند اللہ وہ مجرم ہوگا اس کا حساب خدا کے لئے ۱۲۱ عبد اللہ بن زناد

أَنْ يَخْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّعْطَةَ فَيَهْبِ
الْبَائِعُ لِلْمُسْتَرِي الدَّارَ وَيَحْدُهَا وَيُدْفَعُهَا
إِلَيْهِ وَيَعْوِضُهُ الْمُسْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا
يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا تَشْفِيعَةٌ

اس صورت میں شفیع کو (شفعہ کے حق والے کو) شفعہ کا استحقاق نہ ہے گا (کیونکہ شفعہ بیع میں ہوتا ہے ہبہ میں نہیں)

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابراہیم بن میسرہ از عمرو بن شریح)

ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک گھرانے سے چار سو مثقال (چاندی یا سونے کے عوض) خریدا۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی کہ ہمایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حصہ راجہ تو میں یہ مکان آپ کو (اتنی کم قیمت میں) نہ دیتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفیع (صاحب شفعہ) کا حق شفعہ باطل کرنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ جو حصہ اس نے خریدا ہے وہ اپنے نابالغ بیٹے کو ہبہ کر دے اس صورت

باب حاکم وقت کا تحفے تحائف حاصل کرنے کے لئے حیلہ کرنا۔

(از عبید بن اسمعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ ابن لتبیدہ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ کا تحصیلدار (وصولی کرنے والا) مقرر کیا۔ جب وہ زکوٰۃ وصول کر کے آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا، اس نے سرکاری مال علیحدہ کیا اور کچھ مال کے لئے کہنے لگا کہ یہ مجھے تحفہ و ہدیہ ملا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنا مال باؤ کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ تحفے تجھے ملتے جب جانتے تو سچا ہے۔

۶۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ سَامَةَ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَارَ حَتَّى يَبْقِيَ لَنَا أُعْطِينَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّعْطَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

میں یہ فائدہ ہے کہ نابالغ پر قسم بھی عائد نہیں ہوتی۔

باب ۳۸۸۶ اختیال العاقل لیہدی لہ۔

۶۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ ثَدِغِي ابْنِ الْكَلْبِيِّ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبَهُ قَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْبَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لہ کہ نابالغ بچہ کو اگر ہبہ کر دیا تو شفیع اس سے قسم نہ کر سکتا ہے کہ یہ ہر حقیقی ہے اور سب شروط کے ساتھ نافذ ہے یا نہیں ۱۲۹ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْلًا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ
وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَذِي بَيْتُكَ إِنْ كُنْتُ
صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَافَقَ عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعِيزُ الرَّجُلَ
مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ وَمِمَّا وَلاَ فِي اللَّهِ فَيَأْتِي
فَيَقُولُ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدَى إِلَيْكُمْ
إِنِّي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ
هَذِي بَيْتُكَ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ
حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَلَا
أَعْرِقَنَ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعْثًا
لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ مِثْلُ
تَبَعَةٍ لَكُمْ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رَوَى بِيَامُنْ
أَبُطَيْبٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ بَصَرَ
عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي -

۶۴۹۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَافَرِ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَارِ أَحَقُّ
بِصَفْقِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَشْبَهْتُ
دَارًا بِعَشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ
أَنْ يُحْتَالَ حِينَ يَشْتَرِي الدَّارَ بِعَشْرِينَ
أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْفُذَ تِسْعَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ
وَتِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ وَيَنْفُذَ
دِينَارًا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ بَيْنَ الْمَافَانِ
طَلَبَ الشَّفِيعُ أَحَدًا هَا بِعَشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ

بعد ازاں آپ نے ہمیں خطبہ سنایا اللہ کی حمد و ثنا و بیان کی بھر
فرمایا اما بعد میں کسی شخص کو ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے
مجھے عنایت فرمائے ہیں کسی کام پر مامور کرتا ہوں جب وہ واپس آتا
ہے تو کہتا ہے یہ تو آپ حضرات کا (سرکاری) مال ہے اور یہ مجھے بطور
ہدیہ ملا ہے، بھلا اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ ہدیہ اس کے
پاس آتا جب جلستے (کہ یہ تحفہ ہے) خدا کی قسم (زکوٰۃ کے مال میں)
جو شخص ناحق کوئی چیز لے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے
اس چیز کو (اپنی گروں میں) لافے ہوئے آئے گا۔ دیکھو ایسا نہ ہو میں
(قیامت کے دن) تم میں سے کسی شخص کو پہچانوں وہ اللہ کے سامنے
اونٹ لافے ہوئے آئے جو بڑ بڑ کر رہا ہو یا گائے لافے ہوئے آئے
وہ بھاں بھاں کر رہی ہو یا بکری لافے ہوئے آئے وہ میں میں لکڑی
ہو بھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے کہ آپ کی جملوں
کی سپیدی دکھائی دی اوپر دعاء کی یا اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا
دیا؟ (تو گواہ رہنا) ابو حمزہ کہتے ہیں میری آنکھوں نے آنحضرت کا یہ
فرمان دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔

(از ابو نعیم از سفیان از ابراہیم بن میسرہ از عمرو بن شریک ابو
رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ہمسایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حقدار ہے۔
بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی شخص نے ایک گھر بیس ہزار درہم میں
خریدا (تو حق شفعہ سا قسط کرنے کے لئے) یہ حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں
کہ مالک مکان کو نو ہزار نو سو ننانوے درہم ادا کرے اب بیس ہزار کی
تکمیل میں جو باقی رہے (یعنی دس ہزار اور ایک درہم) اس کے عوض
مالک مکان کو ایک دینار دے دے اس صورت میں اگر شفیع (صاحب شفعہ)
اس مکان کو لینا چاہے گا تو اسے بیس ہزار درہم پر لینا ہوگا ورنہ وہ اس
گھر کو نہیں لے سکتا نیز اس صورت میں اگر بیع کے بعد یہ گھر (بائع کے لئے)

وَأَلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِقَانِ اسْتَحَقَّتِ
الدَّارُ كَجَمْعِ الْمُشْتَرَى عَلَى الْبَارِعِ بِمَا دَقَعَ
إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمَاةٌ
وَتِسْعَةُ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدَيْنَارَانِ
الْبَيْعِ حِينَ اسْتَحَقَّ انْتَقَصَ الْقَرُوفُ فِي
الدَّيْنَارِقَانِ وَجَدَ بِهِمَا الدَّارِعِيَّ وَلَمْ
تُسْتَحَقَّ قَاتِلُهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ
دِرْهَمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَأَجَارَ هَذَا الْحَدَّاعُ
بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَدَاؤُهُ وَلَا خَبْثَةٌ وَلَا عَائِلَةٌ.

نہ ہونا چاہیے نہ ہماری نہ خباثت اور نہ کوئی آفت۔

۶۴۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَرِيمَةَ
ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ
أَبَا دَاوُدَ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَنِيَّ
بَارِعَ مَائَةً مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْحَبَّارُ أَحَقُّ بِمَقْبِهِ مَا أُعْطِيكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب التَّعْبِيرِ

بَابُ ۳۶۸۴ أَوَّلُ مَا بُدِئَ

بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کسی کا نکلا تو خریدار بائع سے وہی قیمت واپس لے گا جو اس نے دی
ہے یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار (بیس ہزار درہم نہیں
لے گا) کیونکہ جب وہ گھڑی اور کائناتیت جو اتواب و بیع صرف جو بائع
اور مشتری کے درمیان ہوئی تھی باطل ہو گئی (تو اصل دینار واپس کر لائے
ہو گا نہ کہ اس کا ٹمن یعنی دس ہزار اور ایک درہم) اگر اس گھڑی کوئی عیب
نکلا لیکن وہ بائع کے سوا کسی اور کی ملک ثابت نہ ہو تو خریدار اس
گھڑی کو بائع کو واپس اور بیس ہزار درہم اس سے لے سکتا ہے
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ان لوگوں نے مسلمانوں کے
باہمی فریب بازی کو جائز رکھا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے مسلمانوں کی بیع میں جو مسلمانوں کے ساتھ ہو کوئی عیب

(از مسند داؤد سجلی از سفیان از ابراہیم بن میسرہ از عمرو
ابن شریک البورافہ رضی اللہ عنہ نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ
سے ایک مکان کی قیمت چار سو مِثْقَالِ طے کی اور کہنے لگے اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ تمہاری اپنے
پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حق دار ہے تو میں یہ مکان آپ کو
نہ دیتا (اور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالتا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب خواب کی تعبیر کا بیان

بَابُ ۳۶۸۴ آخِرُ مَا بُدِئَ

بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَلَقَ حَتَّىٰ بَلَغَ مَا كَرِهَ لَكُمْ فَرَجَعَهُ يَسْأَلُ
 بَوَادِرُهُ حَتَّىٰ دَخَلَ عَلَىٰ خَدِيجَةَ فَقَالَ
 زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَزَمِلُوهُ حَتَّىٰ ذَهَبَ عَنْهُ
 التَّوَدُّعُ فَقَالَ يَا خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا
 الْخَبْرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلَىٰ نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ
 كَلَّا أَلَيْسَ قَوْلُ اللَّهِ لَا يُخْذِرُكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنْ تَقِ
 لَتَمْلِكُ الرَّحِمَ وَتَصُدُّ فِي الْحَدِيثِ وَتَحْمِلُ
 الْكُلَّ وَتَقْرِي الْمَشِيفَ وَتُعِينُ عَلَىٰ نَوَائِبِ
 الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّىٰ أَتَتْ
 بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ
 الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ
 أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَفَّرَ فِي الْحَاكِلِيَّةِ
 وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ
 بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
 يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ
 لَهُ خَدِيجَةُ أَرَى ابْنَ عَمِّ اسْمِعْ مِنْ ابْنِ
 أَخِيكَ وَقَالَ وَرَقَةُ ابْنُ أَخِي مَاذَا تَرَى
 فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى
 فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّبِيُّ الَّذِي أُنْزِلَ
 عَلَىٰ مُوسَىٰ يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدًّا أَكُونُ
 حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فَخْرِي هُم

ہر چیز پیدا کی مائے نیکم تک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات
 سن کر اس غار سے واپس ہوئے، آپ کے کندھوں کا گوشہ پھٹ
 رہا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے کہنے لگے مجھے
 کب ل اور لہا دو مجھے کب ل اور لہا دو چنانچہ کب ل اور لہا دیا گیا۔ جب آپ
 کا ڈر جاتا رہا تو (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے) فرمانے لگے خدیجہ!
 مجھے کیا ہو گیا ہے اپنا سارا واقعہ بیان کیا فرمانے لگے مجھے تو اپنی جان کا
 ہی خطرہ ہے مگر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم ایسا ہرگز
 نہیں ہو سکتا آپ بالکل خوش رہیے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں
 فرمانے گا آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں (ہمیشہ سچی بات کیا کرتے ہیں لوگوں
 کے بوجھ (قرض وغیرہ) اپنے ذمے لے لیتے ہیں) (ادا کرتے ہیں) مہمانوں کی خاطر
 تواضع کرتے ہیں۔ خدا کے راستے میں تکالیف اٹھانے والے لوگوں کی ادا کرتے ہیں
 بعد ازاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ
 لیکر اپنے چچا زاد بھائی و رقبہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی کے ہاتھ میں
 وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے زمانہ جاہلیت میں نصرانی
 ہو گئے تھے، عربی لکھا کرتے تھے انجیل میں سے جتنا خدا کو منظور ہو تا عربی
 میں ترجمہ کیا کرتے تھے وہ بوڑھے تھے اور ان کی عینائی جاتی رہی تھی، عرض
 حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا بھائی ذرا اپنے بھتیجے کی کیفیت تو
 سنئے! انہوں نے دریافت کیا بھتیجے کیا دیکھتے ہو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تمام واقعہ بیان کیا، و رقبہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ
 السلام پر نازل ہوا تھا، کاش میں آپ کی نبوت کے زمانے میں جوان ہوتا
 کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکال
 دے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حیرت سے) دریافت کیا کیا میری قوم

۱۔ اس حدیث سے کتاب الہی کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنے کا جواز نکلتا ہے اور اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے تو قرآن کا ترجمہ زبانوں
 میں ہر مضمناً جائز رکھا ہے اور بڑے بڑے اکابر علماء نے قرآن شریف کے ترجمے دوسری زبانوں میں کئے ہیں جیسے شیخ سعدیؒ اور شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالقادر اور
 شاہ رفیع الدین صاحب نے اور بڑے بڑے مفسرین جو قرآن کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنا ناجائز سمجھتا ہے اور ہر طرف یہ کہنے میں حنفی بھی کہتا ہے ۱۲۔ مست

فَقَالَ وَرَقَهُ لَعَمْرُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَفَّ بِهَا
 حَمَّتْ بِهِ إِلَّا عُودِي وَإِنْ تَذَرُكَ
 يَوْمَئِذٍ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا شَعْرًا
 يَنْشَبُ وَرَقَهُ أَنْ تُؤْتِي وَفَكَرَ الْوَحْيُ
 فَتَرَةً حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ فِيمَا بَلَغْنَا حَزْنًا عَدَا مِثْرًا
 كَيْ يُتَرَدَّى مِنْ رُؤُوسِ مَشَاهِقِ الْجِبَالِ
 فَكَلَّمَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لَكَيْ يُلْقَى
 مِنْهُ نَفْسُهُ تَبْدِي لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ
 يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ
 لَدَاكَ جَانِسُهُ وَتَقَرَّرَ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَإِذَا
 طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ عَدَا الْمِثْلُ
 ذَلِكَ فَإِذَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ تَبْدِي لَهُ
 جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ
 عَبَّاسٍ قَالَ لِقِ الْأَصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ
 بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ -

باب ۳۶۵ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَقَدْ مَدَدَ اللَّهُ
 رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
 آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤُوسَكُمْ وَ
 مُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ
 مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ

مجھے نکال دے گی؟ ورنہ نے کہا بے شک جو بھی آپ کی طرح بہتو
 کیا گیا وحی اور کلام لایا لوگ اس کے دشمن ہو گئے۔ اچھا اگر میں اس
 وقت تک زندہ رہا میں نے یہ دن پایا تو آپ کی پوری طاقت سے
 مدد کروں گا۔

اس کے کچھ دن بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور پھر نزول وحی
 رک گیا۔ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی بند
 ہو جانے کا سخت رنج رہا کئی بار تو پہاڑ سے لپنے آپ کو گرا دینا چاہا
 آپ جب کبھی اس ارادے سے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو جبریل علیہ السلام
 ظاہر ہوتے اور کہتے آپ تو اللہ کے سچے پیغمبر ہیں، پس اس بات
 سے آپ کو ایک گونہ قرار آ جاتا کچھ تسلی ہو جاتی آپ (اس ارادے سے
 باز آ کر) لوٹ آتے۔ جب ایک مدت گزر جاتی اور وحی بند ہی
 رہتی تو آپ اس ارادے سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے اتنے میں
 جبریل علیہ السلام ظاہر ہوتے اور یہی کہنے لگتے (آپ تو سچے
 نبی ہیں)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (سورہ انفاس میں قال لِقِ
 الْأَصْبَاحِ میں اصْبَاح سے مراد دن کو سورج اور رات کو چاند کی روشنی ہے)

باب نیک بندوں کے خواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَقَدْ مَدَدَ اللَّهُ
 رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
 آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤُوسَكُمْ وَ
 مُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ
 مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ

یہ حدیث اوپر باب ۳۶۵ میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لکھتے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ کا خواب سچا ہوا کرتا تھا ۱۲ منہ عہد اسی خواب کو تفسیر کرتے

دُونَ ذَلِكَ فَتَحًا قَرِيبًا -

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّوْبَةُ الْخَيْرُ وَالْحَسَنَةُ قَرْضٌ مِنَ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّوْبَةِ -

بَابُ التَّوْبَةِ مِنَ اللَّهِ

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ السَّعْدِيُّ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّوْبَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحَسَنَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ -

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ الْحَكَّافِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْبُرُهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِلْ اللَّهُ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ

ابھی سر درست تمہیں ایک فتح کرا دی۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از امام مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بندے کا اچھا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

باب نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے

(از احمد بن یونس از زہیر از یحییٰ بن سعید از ابوسلمہ) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن ہاد از عبد اللہ بن خواب) حضرت ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نیک خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو سمجھ لے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے لہذا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور لوگوں سے (بے شک) بیان کرے اور

سارے جواب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں یہ خواب دیکھا کہ مسلمان لوگ مکہ میں داخل ہوئے ہیں کوئی حلق کر رہا ہے کوئی قصر جیکے فروں نے آپ کو مکہ میں بچا نہ آیا اور قربانی کے جانور میں حدیث میں یہ آیت آئی کہ آپ کا خواب تو برا نہیں نکلا اس وقت یہ آیت اتنی مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا خواب ہمیشہ سچا ہوتا ہے جھوٹ نہیں ہو سکتا اگر آپ نہیں تو آئندہ لوہا ہوگا اور پودہ کا کرکڑی مصلحت غرض معلوم ہے کہ میں داخل ہونے سے پہلے تم کو کیا فتح مل کر دینا اس کو نہا سہیظلم ہوا اور وہ فتح یہ تھی کہ حدیث میں ہے بافتح غیر غرض صحابہ یہ سمجھ کر خواب کی تعبیر فوراً ظاہر فرما دیتی ہے یہ ان کی غلطی تھی بعضی حوالوں کی تعبیر سالہا سال کے بعد ظاہر ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر سنا تھیں اس کے بعد ظاہر ہوئی ۱۲ منہ ۱۵ ان چھالیس حصوں کا علم اللہ اور اس کے رسول ہی کو ہے بعضوں نے کہا آپ نبوت کے بعد ۲۳ برس زندہ رہے ہر صبح چھ مہینے کا توکل چھالیس ہونے یہ سب گمانی باتیں ہیں اب نبوت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی لیکن اس کے ایک حصے کا دنیا میں باقی رہنا ختم نبوت کے معنی میں نہیں ہے کیونکہ نبوت ان چھالیس جزاء کا مجموعہ ہے اور ہر جزو کو نبوت نہیں کہیں گے ۱۲ منہ ۱۵ وہ آدمی کا دشمن ہے اللہ

بِهَا وَإِذَا رَأَى عَیْزُ ذَلِكَ مِمَّا یُکْرَهُ فَاتَّقُوا

مِنَ الشَّیْطَانِ فَلَیْسَتْ جُنْدٌ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا یَذْکُرُهَا لِاحِدٍ فَاتَّقُوا لَا تَصْرُکُوا

باب ۳۶۸ الرُّؤِیَا الصَّالِحَةُ

جُزْءٌ مِّنْ سِتْنَةٍ وَارْبَعِیْنِ

جُزْءٌ مِّنَ التَّنْبِیْهِ

۳۶۸۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ یَحْیٰی بْنِ آدَمَ کَثِیْرٌ وَآخِیٌّ عَلَیْهِ

خَیْرًا اَلْقِیْتُهٗ بِالْیَمَامَةِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ حَدَّثَنَا

اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤِیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ

وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا احْلَمَ فَلِیْتَغَوِّذْ

مِنْهُ وَلِیُصْطِقْ عَنْ شَمَالِهِ فَاِنَّهَا لَا تَصْرُکُ

وَعَنْ اَبِیْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَبِی قَتَادَةَ عَنْ

اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۳۶۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ اَلْکِسْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

رُؤِیَا الْمَوْفِیِّ جُزْءٌ مِّنْ سِتْنَةٍ وَارْبَعِیْنِ

جُزْءٌ مِّنَ التَّنْبِیْهِ وَرَاقَةٌ ثَابِتٌ وَحَصِیْدٌ

جب کوئی بُرا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو سمجھ لے وہ شیطان کی طرف سے ہے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ کرے اسے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

باب روئے صالح نبوت کے چھالیس حصوں

میں سے ایک حصہ ہے۔

(مسدود بیان کرتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی شریحہ

نے بیان کیا۔ مسدود نے عبد اللہ کی تعریف کرتے ہوئے مزید کہا میں

ان سے یمامہ میں ملا تھا، انہوں نے بحوالہ والدہ از ابو سلمہ بن عبد الرحمن

ابن عوف از ابو قتادہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا

آپ نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور بُرا خواب

شیطان کی طرف سے پس جو شخص بُرا خواب دیکھے تو تعوذ پڑھے اور

بائیں طرف تھو تھو کرے اسے کچھ نقصان نہیں پہنچے گا خواب بے اثر ہو جائیگا

(اسی سند سے) یحییٰ بن ابی شریحہ بحوالہ عبد اللہ بن ابی قتادہ از

والدہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی ہے۔

(از محمد بن بشار از عفندہ از شعبہ از قتادہ از

انس بن مالک) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ

عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسلمان کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک

حصہ ہے۔

اس حدیث کو ثابت بنانی، حمید، اسمعیل بن عبد اللہ از شعیبہ

لے اس حدیث کو اس باب میں لانے کی وجہ ظاہر نہیں ہوتی نہ کسی نے ام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے غیر متعلق ہے میں کہتا ہوں نہ کسی امام بخاری کی طرح وقت نظر کہاں سے لائے اور آہ لے کر عرض کر بیٹھے امام بخاری یہ حدیث شروع میں اس لئے لائے کہ آگے کی حدیث میں اس خواب کی نسبت یہ بیان ہو جائے کہ وہ نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس سے مراد اچھا خواب ہے بحوالہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ جو خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے نبوت کا جز نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ لے کر جس مسلمان کا خواب اکثر سچا ہوتا ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا ایک حصہ اس کو عطا فرمایا ہے ۱۲ منہ

وَأَسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۴۵۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رُؤْيَا الْمَوْتِ مِنْ جُزْءٍ مِمَّنْ سِتَّةٌ وَارْبَعِينَ
جُزْءً مِنَ التُّبُوءَةِ

۴۵۰۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّرَاوَرْدِيُّ
عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ
مِمَّنْ سِتَّةٌ وَارْبَعِينَ جُزْءً مِنَ التُّبُوءَةِ-

بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

۴۵۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْعِنِ مِنَ الْعُبُوءَةِ
إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ-

نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

(از یحییٰ بن مرزوقہ از ابراہیم بن سعد از زہری از سعید بن
مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا (نیک) خواب نبوت کے
چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و درادردی از یزید
از عبد اللہ بن خباب) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اچھا خواب نبوت کے
چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

بَابُ بَشَائِطِ (خَوَشَجَرِیَاں)

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نبوت (کے حصوں) میں سے (میرے
وصال کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا البتہ بشارتیں رہ جائیں گی
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بشارتیں کیا چیز ہیں؟ آپ نے
فرمایا روئے صالحہ (نیک اور پاکیزہ خواب)

باب ۳۶۸۹ رُؤْيَا يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَخِيهِ
يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ جُوعًا
قَالَ يَبْنِي لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَيَّ
إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ
الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ
وَكُنْ لَكَ يَحْتَبِئُكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ
مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيَسْتَمِرْ
نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا
أَتَتْهَا عَلَى آبَوْنِكَ مِنْ قَبْلُ إِنَّا بَرَكْنَا
وَرَأْسَهُ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَ
قَوْلُهُ تَعَالَى يَا بَتِ هَذَا أَنَا وَدِيلُ رُؤْيَاكَ
مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلْنَا رُبِّي حَقًّا وَ
قَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ
السِّجْنِ وَجَاءَ بِكَ مِنَ الْبَدْوِ
مِنْ بَعْدِ أَنْ تَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي
وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لَنَا
بِشَأْنِ إِفْتِهِ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ
رَبِّ قَدْ آمَنَّا بِكَ مِنَ الْمُلُوكِ وَ
عَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
فَاطْرَأَ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ أَنْتَ وَلَقِ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَوْنًا مِمَّا

باب حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب مبارک

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ یوسف میں) جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے کہا ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور چاند سورج کو اپنے آگے سجدہ کرتے دیکھا ہے انہوں نے کہا بیٹا! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کیجیو کہ وہ تجھے نقصان پہنچانے کے لئے ایک منصوبہ بنائیں گے کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے ہی طرح منتخب کریں گے اور تجھے تعبیر خواب کا علم سکھائیں گے نیز جیسے اس نے اپنا احسان کامل تیرے جدا مجہ پر پہلے کیا اسی طرح تجھ پر اور آل یعقوب پر اپنا احسان پورا کریں گے (یہ تعبیر عطا کریں گے) بیشک تیرا رب (ہر شے) جانتا ہے، حکمت والا ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا، ابا جان! میرے اس خواب کی جو میں نے بہت پہلے دیکھا تھا اب تعبیر ظاہر ہوئی، اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) وہ خواب سچا کر دکھایا اور آس نے مجھ پر احسان کیا۔ مجھے قید خانہ سے نجات دلائی، حالانکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے دشمنی ڈال دی تھی لیکن اللہ سب کو اپنے گاؤں سے یہاں لے آیا (ہماری دشمنی ختم کر دی) بے شک میرا رب جو کچھ کرنا چاہتا ہے بڑے لطف و کرم سے اسے ظاہر کر چھڑتا ہے۔ وہ بے حد علم اور حکمت والا ہے اسے رب تو نے حکومت دی اور تعبیر خواب کا علم سکھایا تو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور دنیا اور آخرت میں میرا کام بنانے والا ہے

وَأَلْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ فَاطِرُ
وَالْبَدِيعُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَائِ
وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ مِّنَ الْبَدِ
بَادِعٌ -

بَاب ۳۹۰ دُعَا ابْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيُ قَالَ
يَا بَنِيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ
أَنِّي أَدْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا
تَرَى قَالَ يَا بَنِي أَفْعَلْ مَا
تُؤْمَرُونَ مَرَّسْتُمْ جِدِّي فِي إِنْ شَاءَ
اللَّهُ مِمَّنِ الظَّالِمِينَ فَلَئِمَّا
أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لُجَجَيْنِ
وَنَادَيْتُمَا أَنِ يَا بَرَاهِيمُ
قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الرَّعِيَّةِ إِنَّا
كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
قَالَ مُجَاهِدٌ أَسْلَمَا سَلَمًا
مَا أُصْرَا بِهِ وَتَلَّهُ وَضَعَهُ
وَجَبَّ لَهُ بِالْأَرْضِ -

اے اللہ مجھے دنیا سے کوچ کے وقت مسلمان ہی رکھنا
اور آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ ہی شامل کرنا
امام بخاری کہتے ہیں فاطر، بدیع، مبتدع، باری اور
خالق سب کے معنی ایک ہیں (پیدا کرنے والا) من البدو
سے مراد جنگل اور دیہات سے -

بَاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب اسمعیل علیہ السلام
اتنے بڑے ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
چلنے پھرنے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان
سے کہا بیٹا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح
کر رہا ہوں تم بتاؤ اس میں تمہاری کیا رائے ہے
حضرت اسمعیل علیہ السلام نے کہا ابا جان! جیسے اللہ
تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے ویسے بجالائیے آپ مجھے
ان شاء اللہ صابر رہیں پائیں گے چنانچہ باپ بیٹا دونوں
خدا کا حکم بجالانے پر مستعد ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو اودھا
گرہا یا تو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو (اس وقت) آواز دی
ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم نیک نختوں
کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں -

مجاہد کہتے ہیں (اسے قرآنی نے وصل کیا) فَا مَّا
اَسْلَمَا سے مراد ہے کہ دونوں تعمیل حکم پر رضی ہو گئے
بیٹے نے ذبح ہوتا اور باپ نے ذبح کرنا تسلیم کر لیا، تَلَّهُ یعنی ان کا منہ زمین سے لگا دیا (اودھا اللہ دیا)

۱۴۰ تا کہ ان کے منہ پر نظر نہ پڑے ایسا نہ ہو شہادت پوری خوش میں آجائے (تعمیل حکم خداوندی میں دیر ہو ۱۲۰ منہ ۱۴۰) تو باپ بیٹا دونوں خوش ہو گئے شکرانہ الہی کا لائے
۱۲ منہ ۱۴۰ ان دونوں بابوں میں (نام بخاری نے آیات قرآنی پر لکھا کیا اور کوئی حدیث نہ لائے شاید ان کو اپنی شوق کے موافق اس باب میں کوئی حدیث نہ ملی ہوگی ۱۲۰ منہ
۱۴۰ میں اس خواب پر جو حکم الہی سے عمل کروں ۱۲ منہ

باب ۳۶۹۱ التَّوَّاطُّعُ عَلَى الْوُجُوْءِ

۸-۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَكْثَرَنَا أُرُوا النَّبْلَةَ الْقُدْرُ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ وَأَنَّ أَكْثَرَنَا أُرُوا أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوَّاطُّعُ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ خَيْرٌ

باب ۳۶۹۲ رُؤْيَا أَهْلِ

السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَاللَّهْوِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَدَخَلَ مَعَهُ السَّجَنُ فَتَيَّانَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أُحْمِلُ خُوفًا رَأَيْتُكُمْ خَبْرًا لَأَكُلُ الظَّهْرَ مِنْهُ نَبِئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَعْلَمُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَأَكُمَا بِهِتَا وَيْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَيْكُمْ لَأُوتَىٰ إِلَهُ تَرْكُكُمْ مَلَكٌ قَوْمٌ لَا يُلَاقُونَكَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ وَاتَّبَعْتُ مَلَكًا أَبَانِي لِأَنَّهُ هُمُ

باب خوابوں کا موافق ہونا (ایک ہی خواب نئی آدمی دیکھیں۔)

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (صحابہ کرام میں سے) چند لوگوں کو شب قدر رمضان کی آخری سات راتوں میں (خواب میں) بتائی گئی اور کچھ لوگوں کو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

باب قیدیوں، مفسدوں اور شرکوں کے خواب کا بیان۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو غلام بھی قید خانے میں داخل ہوئے ان میں سے ایک کہنے لگا میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ انگور کا شیرہ شراب کے لئے جوڑ رہا ہوں، دوسرا کہنے لگا میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میرے سر پر دو ٹیاں ہیں اور پرندے انہیں کھا رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں آپ نیک آدمی ہیں لہذا ان خوابوں کی تعبیر تو ہمیں بتائیے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا تمہاری روزانہ خوراک جو آتی ہے اس سے پیشتر ہی تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا، علم تعبیر ان علوم میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائے ہیں، میں اللہ کی آخرت کو نہ ماننے والی قوم کا راستہ یعنی کفار کا راستہ ترک کر چکا ہوں، میں اس راستے پر ہوں جو میرے آباء و اجداد ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب

وَلَا تَسْمَعُ وَيَعْقُوبُ مَا كَانَ لَكَ
أَنْ تُشِيرَ بِهِ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ
مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى
النَّاسِ وَلَئِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ لَا
يَشْكُرُونَ يَا صَاحِبِ السَّجِينِ
أَأَرَأَيْتَ مَتَفَرِّقُونَ وَقَالَ
الْفَضِيلُ لِبَعْضِ الْأَتَبَاءِ يَا عَبْدَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَتَفَرِّقُونَ خَيْرًا
اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءُ سَمَّيْتُمُوهَا
أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ مِمَّا آتَاكُمُ اللَّهُ
بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا
لِلَّهِ أَمَرَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ
إِنِّي أَهْلُ ذَلِكَ الدِّينِ الْقَيِّمِ
وَلَئِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُونَ يَا صَاحِبِ السَّجِينِ
أَمَّا أَحَدُكُمْ فَتَسْقَى رَبَّهُ
خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصَلِّبُ
فَتَا كُلِّ الظُّلُمِ مِنْ رَأْسِهِ
فُضِّلَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ
تَسْتَفْتِيَانِ وَقَالَ لِلَّذِي
طَلَبَ أَسْأَلُهُ خَاصِمَهُمَا أَذْكَرُنِي
عِنْدَ رَبِّكَ فَأَسْأَلُهُ الشَّيْطَانُ
ذَكَرَ رَبِّهِ فَلَيْثُ فِي السَّجِينِ

علیہم السلام کا راستہ تھا (یعنی توحید کا راستہ) دیکھو
ہم لوگوں کو یہ مناسب نہیں کہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک
بنائیں (اگر سچ پوچھتے ہو تو) یہ اللہ کا کرم ہے جو اس نے
ہم پر اور دوسرے بندوں پر کیا (کہ توحید کی توفیق دی)
مگر بات یہ ہے کہ اکثر لوگ اللہ کا شکر نہیں کرتے۔ اے میرے
اسیر ساتھیو! تم ہی بتاؤ کہ متفرق خدا بہتر ہیں (عقل کی
رو سے) یا ایک خدا جو سب پر غالب ہے۔

فضیل بن عیاض (جو اولیائے کرام میں سے تھے)
اس آیت کو پڑھ کر اپنے تابع لوگوں سے کہنے لگے یہ سوچو کہ
متفرق خدا اچھے ہیں یا ایک خدا کے غالب۔ حقیقت یہ ہے
کہ تم جن معبودوں کو خدا کے سوا پوجتے ہو وہ صرف نام ہی
نام ہیں (ان کا وجود نہیں) انہیں تمہارے باپ دادوں نے
(فرضی) بنالیا تھا، اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری
(تمام جہان میں) اللہ کے سوا کسی کی حاکمیت نہیں، اسی نے
یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو مت پوجو یہی سیدھا
دین ہے اکثر لوگ نادان ہیں۔ میرے قیدی ساتھیو! اپنے
خوابوں کی تعبیر سنو تم میں سے ایک شخص تو راقیہ سے ملے
پاکر، اپنے مالک کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرا بھانسی
پلے گا ویا جائے گا اس کے سر کا گوشت پرندے نوح فوج
کر کھا جائیگے تم نے جو دریا فت کیا اس کا فیصلہ تمہارے
رب کی جانب سے ہو چکا۔

غرض اب یوسف علیہ السلام نے ان دونوں میں سے
جس کی رہائی ہونے والی تھی (یعنی ساتی) اس سے کہا مجھے بھلا
نہ جانا، میرا حال اپنے مالک سے مزور کہنا لیکن شیطان نے اسے

يَضَعُ سِنِينَ وَقَالَ الْمَلِكُ
إِنِّي أَدَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ
يَا كُلُّهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ وَسَبْعُ
سُنْبُلَاتٍ خُضِرٌ وَأُخْرَى بُيَاسٌ
يَا أَيُّهَا الْمَلَأَ أَفْتُونِ فِي
رُؤْيَايَ إِن كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا
تَعْبُرُونَ قَالُوا لَا أَضْغَاثُ
أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ
الْأَحْلَامِ مِيعَا لِيْنِ وَقَالَ
الَّذِي نَجَّاهُمَا وَادَّكَرَ
بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ
بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسَلُونِ يُوسُفُ
أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي
سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ
يَا كُلُّهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ وَ
سَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضِرٌ
أُخْرَى بُيَاسٌ لَعَلِّي أَرْجِعُ
إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ
قَالَ تَزِدُّونَ سَبْعَ سِنِينَ
وَأَبَاقْنَا حَصْدُكُمْ فَذُرُّوهُ
فِي سُنْبُلَةٍ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا
تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَا أَيُّ مَنْ يَعِدُ
ذَلِكَ سَمِعُ لَشِدَادِ يَأْكُلُونَ

اپنے مالک کے پاس یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کرنا
بھلا دیا اور یوسف علیہ السلام کئی سال تک قید خانے
میں رہے۔ اسی اثناء میں (ایک دن اتفاقاً) بادشاہ
(اپنے مصاحبوں سے) کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا
کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا
رہی ہیں اور سات خوشے (بالیان) سبز ہیں دوسری
(سات) خشک اگر تعبیر جانتے ہو تو بتاؤ۔ انہوں نے کہا
یہ خواب تو پریشان خیالات کا مجموعہ ہے اور ایسے (وکیلانہ)
خیالات کی تعبیر نہیں نہیں آتی۔ (یہ سنتے ہی) اس قیدی
کو جس نے ربانی پائی تھی اچھے عرصے کے بعد یوسف علیہ
السلام کا خیال آیا اور کہنے لگا مجھے ذرا قید خانے تک
جانے دیجئے تو میں اس خواب کی تعبیر تمہیں بتاؤں۔
(چنانچہ وہ قید خانے میں یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا
اور کہنے لگا) اے میرے مخلص دوست یوسف (علیہ السلام)
اس خواب کی تعبیر تو بتائیے کہ سات موٹی گائیں ہیں
جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیان
سبز ہیں اور دوسری (سات) خشک، اس کی تعبیر بتائیے
میں واپس لوگوں کے پاس جاؤں۔ (آپ کا)
علمی کمال ظاہر کروں، انہیں معلوم ہو کہ آپ کیسے با کمال
شخص ہیں، یوسف علیہ السلام نے (خواب سنتے ہی) تعبیر
بیان کر دی، ایسا ہو گا کہ تم لوگ (مصر والے) سات سال تک
پرستور زراعت کرتے رہو گے مگر یہ خیال رکھنا کہ فصل کاٹنے
پر غلہ (خوشوں) (بالیوں) میں سے کچھ نہ دینا۔ تھوڑا سا اپنے
کھانے کے مطابق نکال لینا پھر اس کے بعد سات برس بالکل خشک قحط کے آئیں گے تم نے جتنا غلہ چارہ

مَا قَدْ مَثُمُّ لَهُمْ إِلَّا قَلِيلًا
مِمَّا تَحْصُونَ ثُمَّ يَا أَيُّهَا
بَعْدُ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ
الطَّامِسُ وَفِيهِ يُعْصِرُونَ
وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا
جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ أَرْجِعْ
إِلَى رَبِّكَ وَادْكُرْ أَفْعَلْتُ مِنْ
ذِكْرُكُمْ قَرْنٌ وَيَعْرَأُ أُمِّهِ
لَيْسَانٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُعْصِرُونَ الْأَعْنَابَ وَاللَّهُنَّ
تَحْصُونَ تَحْصُونَ -

وغیرہ ان سالوں کے لئے جمع کیا ہوگا وہ (یہ سات سال
خشک) پورا (خرق) کرادیں گے، مٹھوڑا سبز کے لئے
رہ جائے گا۔ آٹھویں سال خوب بارش ہوگی (انگور کی
پیدا ہوں گے) لوگ ان کا شیرہ نکالیں گے۔ بادشاہ
نے حکم دیا یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لے آؤ۔ جب
شاہی ہرکارہ یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ (قیقہ)
سے باہر جانے کے لئے تیار ہوئے (کہنے لگے بادشاہ کے
پاس واپس بلاؤ۔ ادا کرو۔ اُفْعَلْتُ کے وزن پر
ہے اس کا مادہ ذکر ہے۔ اُمِّہ سے مراد یہاں قرن
ہے بعض حضرات نے اُمِّہ کے بجائے اُمِّہ پڑھا ہے
یعنی بھول جانے کے بعد۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں یُعْصِرُونَ کا معنی تیل اور شیرہ نکالیں گے۔ تَحْصُونَ کا معنی حفاظت کرو گے۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
ابْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ كَالِكٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا
عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَيْدْتُ
فِي النَّجْنِ مَا لَيْتَ يَوْسُفُ ثُمَّ أَتَانِي
الدَّاعِيَ لَا جَبْتَهُ -

(از عبد اللہ از جویریہ از مالک از زہری از سعید بن مسیب
والبو عبید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اتنے دنوں قید میں پڑا
رہتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام پڑے رہے پھر (شاہی) قلم
میرے پاس آتا تو فوراً چلا جاتا۔

بَاب ۳۶۱۳ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

بَاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھنا۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْوَهْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

(از عبد اللہ از یونس از زہری از ابو سلمہ)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا نہ ہو سکتا آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور استقلال کی تعریف کی ۱۲۸۰

أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَبَعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى
فِي الْمَنَامِ فَسِيرًا فِي الْيَقَظَةِ وَلَا
يَقَعُ الشَّيْطَانُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا رَأَاهُ فِي صُورَتِهِ
۶۵۱۱ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
قَابُكُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ
فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَ
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءٌ مِّنْ سِتْرِهِ وَأَرْبَعِينَ
جُزْءً مِّنَ النَّبُوَّةِ -

۶۵۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا
الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْمَحْلُومَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ
رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْتَفِ عَنْ شِمَالِهِ
ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَقْبَلُ
وَأَنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَرَى إِلَى بِي

۶۵۱۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُهَبَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
قَتَادَةَ قَالَ الرَّبِيعُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ

فرمایا جو شخص خواب میں مجھے دیکھے وہ عنقریب (مرنے کے بعد)
مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ اور شیطان میری شکل نہیں بن سکتا
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خواب
میں مجھے میری صورت یعنی میرے چہرے میں دیکھے -

(از معلی بن اسد از عبد العزیز بن مختار از ثابت بنانی)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے بے شک
مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا اور مسلمان
کا (نیک) خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک
حصہ ہے -

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عبد اللہ بن ابی جعفر از ابوسلمہ)
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور
برا خواب شیطان کی طرف سے ہے چنانچہ جو شخص برا خواب
دیکھے اسے چاہیے کہ بائیں طرف (کروٹ) لے کس تین بار تھو تھو کرے
اور تعوذ پڑھے اس طرح یہ برا خواب اس پر کچھ اثر نہ کرے گا۔ نیز
شیطان میری شکل میں خود کو نہیں دکھا سکتا۔

(از خالد بن خلی از محمد بن حرب از زبیدی از زہری از
ابوسلمہ) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے (خواب میں) دیکھے اسے

۱۔ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں لا متواءمی ہو بعض نسخوں میں لا متواءمی ہے یعنی وہ میری شکل نہیں بن سکتا ۲۔ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَا رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي لَهُ هُوَ
 ۶۵۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
 قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
 الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ قَالَ الشَّيْطَانُ
 لَا يَتَكُونُ شَيْءٌ

باب ۳۶۹ رُؤْيَا اللَّيْلِ
 رَوَاهُ سَمُرَةَ

۶۵۱۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ
 الْعُجَافِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الطَّفَاوِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَقَاتِعِمْ الْكَلِمِ وَنُصْرَتُ
 بِالرَّغَبِ وَبَيْنَمَا أَنَا قَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ
 أَتَيْتُ بِمَقَاتِعِمْ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّى وَضَعْتُ
 فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَهَبَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِظُونَ
 كَرِهَ هُوَ يَأْكُلُ رَحِمَهُ هُوَ لَوْ رَحِمَهُ هُوَ

حقیقتہ (مجھے) دیکھا۔ زبیدی کے ساتھ اس حدیث کو یونس
 اور زہری کے جھتیجے نے بھی روایت کیا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن ہاد از عبد اللہ
 ابن خباب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے مجھے دیکھا
 اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا

باب رات کو خواب دیکھنا۔

جناب سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

(از احمد بن محمد بن علی از محمد بن عبد الرحمن طحاوی از
 ایوب از محمد بن سیرین) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام
 کلاموں کی چابیاں عنایت فرمائیں۔ میرا رب دشمنوں کے
 دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی۔ ایک بار میں رات کو سو رہا
 تھا تو زمین کے تمام خزانوں کی کھنیاں لاکر میرے ہاتھ میں
 دے دی گئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں میں تصرف

۱۔ ان کی روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۳۵۱ ام بخاری کا مقصود اس باب کے لائن سے یہ ہے کہ رات امدان و فلق کا خواب معتبر دیر باہر بطنوں
 نے کہا امام بخاری نے ابوسعید خدری کی طرف اشارہ کیا کہ رات کا خواب زیادہ صحیح ہوتا ہے بطنوں نے کہا جو خواب شروع رات میں دیکھے اس کی تعمید و بطن غالب
 ہوتی ہے اولاً خیر شب میں خصوصاً محرم کے وقت جو خواب بکھیر کی تعمید و بطن غالب ہوتی ہے ۱۲ منہ ۱۳۵۱ یعنی میری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں الفاظ اچھے ہوتے اور
 معانی اور مطالب بے انتہا ہوتے ہیں ایک دعائیت میں مفاتیح الکلم کے بدل حوائج الکلم ہے ۱۲ منہ ۱۳۵۱ زمین سے مراد وہ ملک ہیں جہاں مکمل اسلام کی
 حکومت پہنچی اور مسلمانوں نے ان کو فتح کیا وہاں کے خزانے لوٹے یہ حدیث آپ کی نبوت کی کھلی دلیل ہے اسی صاف پیشین گوئی پیغمبر کے حوالہ اور
 کوئی نہیں کر سکتا ۱۲ منہ

۶۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ قَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ قَرَأْتُ رَجُلًا
أَدَمَرَ كَا حَسَنَ مَا أَنْتَ رَأَى مِنْ أَدَمَرِ الرِّجَالِ
لَهُ لَيْتَةٌ كَا حَسَنَ مَا أَنْتَ رَأَى مِنْ لَيْتَمِ
قَدْ رَجَلَهَا تَقَطَّرَ مَا مِثْلُكَ عَلَى جُلَيْنِ
أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَفْقِيلُ الْمَسْكِينِ بْنِ
مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا آتَا بِرَجُلٍ جَعِدَ قَطِطٍ
أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنُهُ طَلَا فِيهِ
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَفْقِيلُ الْمَسْكِينِ الدَّجَالِ

۶۵۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ

عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَحْدِّثُ أَنَّ رَجُلًا
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاءَ الْحَدِيثُ
وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَخِي
الزُّهْرِيُّ وَسُقَيْنُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ

(از عبد اللہ بن مسلمان از مالک از قافع) عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رات کو میں نے دیکھا میں کعبہ کے پاس ہوں اتنے
میں ایک گندمی رنگ کا شخص نہایت اچھا گندمی رنگ جو
تم نے دیکھا ہو آیا، سر پر کندھوں تک بال بہت اچھے بال
جو تم نے دیکھے ہوں ان میں کنگھی کی ہوئی پانی ٹپک رہا ہے۔
دو مردوں پر یا کہا دو مردوں کے کندھوں پر ٹپک لگائے
ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا
یہ کون شخص ہیں؟ کہا گیا مسیح بن مریم، اتنے میں ایک اور
شخص دکھائی دیا جو بہت گھونگھیلے بالوں والا دائیں آنکھ
کا کاٹا تھا اس کی آنکھ ایسی تھی جیسے پھولا ہوا انگور، میں نے
پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا یہ مسیح دجال ہے۔

(از یحییٰ از یونس از ابن شہاب از عبد اللہ بن

عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول
اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا آخر حدیث تک۔

زہری کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن کثیر نے بھی روایت
کیا (اسے امام مسلم نے وصل کیا) اور زہری کے بھتیجے نے اور
سفیان بن حیوی نے اسے زہری سے روایت کیا انہوں نے

اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے یہ حدیث لائیں گے اور اس طرح لکھ کر طواف کریں گے اور قادیانی کا دعویٰ کہ میں بن مسیح
ہوں اور اب مسیح دنیا میں آنے والے ہیں محض غلط اور فریب ہے ۱۲۔ یہ حدیث اور کتاب احادیث الانبیاء میں گورچکی ہے اور دجال جو مکہ اور مدینہ میں نہیں
جاسکے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حکومت اور شوکت ظاہر ہونے کے بعد اور یہ واقعہ اس سے پیشتر کا ہو گا یعنی نبی و جلالہ عزلی اس نے نہ کیا ہو گا اس حدیث
سے یہ بھی نکلتا ہے کہ دجال و جالی کا دعویٰ کرنے سے پیشتر مسلمانوں کے طریق پر ہو گا پھر وہ گمراہ ہو جائے گا اور وہ خلافت کا دعویٰ کرنے لگے گا قادیانی دجال کا بھی
یہی حال ہے پہلے تو ہماری جہولت کا دعویٰ کیا پھر مشیل مسیح ہونے کا پھیلنے لگا یہ حدیث آگے مذکور ہوگی باب میں لم یزلوا
لاول عامہ اذ الم یصلب میں ۱۲۔ محمد بن عبد اللہ بن مسلم زہری ۱۲۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَلَا تَقُولُ بَيْنَ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَلِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَهُ لَا يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ -

باب ۳۶۹۳ الرُّؤْيَا بِاللَّهَادِ
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ
رُؤْيَا اللَّهَادِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

۶۵۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَالِحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْبَغَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْمَعَتْهُ وَجَعَلَتْ تُغْلِي رَأْسَهُ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَامَسَ مِنِّي أُمِّي عَرَضًا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

لیکن محمد بن ولید زبیدی نے اسے یوں روایت کیا ازہری از عبد اللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسے امام مسلم نے وصل کیا) شعیب بن ابی حمزہ واسحق بن یحییٰ نے اسے زہری روایت کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ اور معمر بن راشد اس حدیث کو متصلاً نہیں بیان کرتے تھے۔ پھر متصلاً بیان کرنے لگے۔

باب دن کو خواب دیکھنا۔

ابن عوثر نے محمد بن سیرین سے نقل کیا کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان (جو آپ کی فراخی خالہ تھیں) کے پاس جایا کرتے تھے وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن جو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کے بال دیکھنے لگیں (جو میں نکلنے لگیں) آپ سو گئے پھر جاگے تو خوشی سے ہنس رہے تھے۔ ام حرام کہتی ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لئے اس سمندر کے درمیان اس شان و شوکت سے سوار ہو رہے ہیں جیسے

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۔ اسے کو ذیل نے تہذیب میں وصل کیا ۱۲۷
۲۔ واسطہ چھوڑ کر زہری سے یوں نقل کرتے تھے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان لیتے تھے ۱۸۱۸ منہ شفعہ عبد اللہ کا نام لینے لگے اس کو اسحاق بن راہوی نے زہری مسند میں وصل کیا ۱۲۷ منہ شفعہ اس کو تہذیب نے کتاب التبیہ میں وصل کیا ۱۲۷ منہ

يُؤْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرُ مُلَوًّا عَلَى الْأَسْرَةِ
 أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ شَكَرَ اسْتَحْيَى
 قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُمُ اللَّهِ أَنْ
 يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ
 اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَفْعَلُكَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ عُرْمُوْنَا
 عَلَى عُرَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا كَانَ فِي الْأَوَّلِ
 قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُمُ اللَّهِ أَنْ
 يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ
 فَوَكَّبَتْ الْبَحْرِيَّ وَمَا مِنْ مُّعْوِيَةَ بْنِ أَبِي
 سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَأْبَتِهَا حِينَ
 خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ -

بَاب ۳۶۹ رُؤْيَا النِّسَاءِ

۶۵۱۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ
 قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ
 عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ
 ابْنُ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ أُمَّرَأَةً
 مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَسَمُوا لَهَا بِحُرِّ
 قُرْعَةٍ قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ

بادشاہ تختوں پر سوار ہوتے ہیں اسحاق راوی کو شک ہے
 کہ ملوگاً علی الاسرہ فرمایا یا مثل الملوک علی الاسرہ۔ ام حرام
 رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ دعاء فرمائیے اللہ مجھے
 بھی ان لوگوں میں شریک کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دعاء فرمائی پھر اس کے بعد پھر تلبیہ پر رکھ کر سو گئے پھر جاگے
 تو ہنسنے لگے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
 کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سچے
 لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کو جا رہے ہیں آپ نے ارشاد
 فرمایا جو پہلے فرمایا تھا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ
 دعاء فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے آپ نے فرمایا
 آپ پہلے لوگوں میں شریک ہو چکیں۔ بعد ازاں حضرت معویہ رضی اللہ
 عنہ کے زمانے میں آپ سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے خشکی کی
 طرف آتے ہوئے سواری سے گر کر انتقال کر گئیں۔

بَاب عورتوں کا خواب

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از
 خارجہ بن زید بن ثابت) ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا جنہوں
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتی ہیں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈال کر مہاجرین کو تقسیم کر دیا
 چنانچہ ہمارے حصے میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ
 آئے۔ ہم نے انہیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ جب وہ
 مرض الموت میں بیمار ہو کر انتقال کر گئے اور غسل کفن

۱۔ یہ حدیث اوپر گزری ہے آپ کی نبوت کی دلیلوں میں یہ حدیث بھی ایک بڑی دلیل ہے کہ کسی شخص کے حالات کی ایسی صحیح پیش گئی کہنا بجز پیغمبر کے اور کسی سے
 نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہتے ہیں عورتیں ایسا خواب دیکھیں جو ان کے مناسب حال نہ ہو تو وہ ان کے فائدوں کے لئے ہوگا جیسے غلام کا خواب مالک کے لئے تھا
 ہے اور لڑکے کا ماں باپ کے لئے ابن بطال نے کہا عورت کا نیک خواب بھی نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ
 جس انصاری کے نام پر نکلا وہ ۱۵ منہ کے گھر میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ

وَأَنْزَلْنَاكَ فِي أَنْبَاءٍ مِمَّا قَدْ جُمِعَ وَجَعُهُ الَّذِي
 تُوِي فِيهِ فَلَمَّا تُوِي غُيِلَ وَكُنَ فِي
 أَنْبَاءِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ
 فَشَمَّهَا دَفَعَنِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ
 أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَكَ فَقُلْتُ يَا بَنِي أَنْتَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ
 الْيَقِينُ وَاللَّهُ إِلَيَّ لَا رُجُوءَ لَهُ الْخَيْرُ
 وَاللَّهُ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا
 يُفْعَلُ بِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أُرَى بَعْدَكَ
 أَحَدًا أَبَدًا - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
 شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهِذِهِ أَوْ قَالَ مَا
 أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ وَأَجَزْتُ نِسِي
 فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي
 فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ -

صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے۔

سے فراموش ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قشیر لائے
 میری زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ لے ابو السائب (عثمان بن مظعون
 کی کنیت) خدا تم پر رحم کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں
 کہ اللہ نے تمہیں عزت دی۔ چنانچہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں عزت دی میں نے
 کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن اللہ پھر کہ لوگوں کو
 عزت دے گا (اگر عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جیسے مخلص شخصہ
 ایمان کو عزت نہ دے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی
 قسم عثمان رضی اللہ عنہ کی موت تو نازل ہو چکی اور میں ان کے متعلق
 نیک امید رکھتا ہوں (لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم
 میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھے بھی معلوم نہیں میرا ساتھ تفصیلاً
 کیا معاملہ ہوگا؟ چنانچہ ام علاء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں آئندہ خدا کی
 قسم میں کسی کو مطلعاً پاک صاف نہیں کہنے کی پاک صافی نہیں کہوں گی
 (ابو الیمان از شعیب از زہری) یہی حدیث مروی
 ہے۔ اس میں (آپ کے) یہ الفاظ ہیں میں نہیں جانتا عثمان
 رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہوگا؟ ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی
 ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کہنے سے مغموم ہو
 گئی اور پھر میں سو گئی تو خواب میں دیکھی ہوں کہ عثمان رضی اللہ
 عنہ کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ میں نے خواب کے متعلق آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے۔

لے شاید یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب سورہ فتح کی یہ آیت لیغفر لکم ذنوبکم واما آخر نہیں آئی تھی اور ممکن ہے کہ آپ نے تفصیل
 حالات مذکورہ میں نہ کافی کی ہو اور اجمالاً آپ کو اپنی نجات کا یقین ہو چھوٹے قرآن میں ہے وان ادبى ما يفعل في ولا تكم اور یا درى جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نے کجب خدا آپ کو اپنی نجات کا یقین دینا تو اپنی امت کو کیا بخشوا میں گئے یہ امر ظاہر ہے کہ نبی کیسے ہاں مقبول اور شے دے دے گا کیوں نہ ہو لیکن آخر بندہ ہے
 حق تعالیٰ کے ہفتہ اور بے پرواہی کو دیکھ کر وہ ہر حال میں کانپتا رہتا ہے خصوصاً مقرب بندوں کو اور خدا وہ خوف رہتا ہے مقربان یا شیخ بود میرانی ۱۲ منہ اللہ العزیز
 کو حقیقت حال معلوم ہے گویا دعوت میں باب کا مطلب نہ کہ نہیں ہے مگر اس کے پس منظر میں باب کا مطلب نہ کہ ہے اس کی مشابہت سے اس حدیث کو کسی لائے کہ
 کہہ کہتے ہیں وہ ایک صالح پیشا سائب نامی ہونے کے لئے جو جنگ بدر میں شریک ہوا تھا یا اللہ کی راہ میں جو کی پروا دیتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ ہر میت کا عمل ہوگا
 تمام جو جاتا ہے مگر اللہ کی راہ میں جس نے جو کی پروا دیا جو اس کا عمل ہوگا یا اللہ کی راہ میں تمام تک پڑھتا ہے کا ۱۲ منہ عہ اس حدیث کے متعلق ہے

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے اور اس میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی موت تو نازل ہو چکی اور میں ان کے متعلق نیک امید رکھتا ہوں (لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھے بھی معلوم نہیں میرا ساتھ تفصیلاً کیا معاملہ ہوگا؟ چنانچہ ام علاء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں آئندہ خدا کی قسم میں کسی کو مطلعاً پاک صاف نہیں کہنے کی پاک صافی نہیں کہوں گی (ابو الیمان از شعیب از زہری) یہی حدیث مروی ہے۔ اس میں (آپ کے) یہ الفاظ ہیں میں نہیں جانتا عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہوگا؟ ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کہنے سے مغموم ہو گئی اور پھر میں سو گئی تو خواب میں دیکھی ہوں کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ میں نے خواب کے متعلق آنحضرت

بَابُ ۳۶۹۶ الْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ قَدْ أَحْلَمَ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارَةٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ

۶۵۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْدَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا

مَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ

فَإِذَا أَحْلَمَ أَحَدُكُمْ لِحُلْمِهِ فليَبْصُرْ

عَنْ يَسَارَةٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَإِنْ

لْيَضُرَّكَ -

بَابُ ۳۶۹۷ اللَّيْثُ

۶۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْزَيْمِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَخَاتَمُ أُمِّيْتُ يَقْدَحُ لَكِنْ

فَشَرِبْتُ مِنْهُ مَحْجَى إِلَى لَوَا رَأَى الرَّسُولُ يَخْتَوِي

فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضَلْتُ عُمَرَ قَالُوا

فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ

بَابُ ۳۶۹۸

كُوْنِي أَيْسَا خَوَابٍ دَيْكِهْ تَوْبَائِيں طَرَف تھوگ دے

اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے۔

(انہی بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابولہم)

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے صحابی اور آپ کے خاص شہ سواروں میں سے ہیں کہتے

ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے

لہذا جب تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے جو اسے

نا پسند ہو تو اپنے بائیں طرف تھوکے اور شیطان سے

اللہ کی پناہ طلب کرے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

بَابُ ۳۶۹۹

خواب میں دودھ دیکھنا

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از نہری از حمزہ بن عبد اللہ)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا اتنے میں دودھ

کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا میں نے دودھ پیا اتنا پیا

جیسے دودھ کی طراوت میرے ناخنوں سے پھوٹ نکلی میں نے

پی کر (بچا ہوا دودھ) عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ کرام

نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی۔ آپ

نے فرمایا "علم" مراد ہے۔

۱۔ (اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت کی حقیقت میں حضرت عمر تمام علوم میں خصوصاً علم سیاست اور تدبیر میں تو ان کا علم نہیں رکھتے تھے کاش ان جیسی کوئی ہستی اس زمانے میں اللہ پیدا فرما دے جو عمل مسلمانوں کو باعمل اور نیکو کار بنائے اور دشمنان کو بے قیہ مفلک آئندہ)

بَاب ۳۶۸ إِذَا جَوَى اللَّبَنُ

فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظْلَافِهِ -

۴۵۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبِي عَنْ صَاحِبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي

حُزْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَاكِمٌ أَتَيْتُ بِقَدُحٍ

لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَأَيْتُ لَا أَرَى الرَّفَقَ

يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضَلِّي عُمَرُ

ابْنُ أَخْطَابٍ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَبَاوُلَدَ

ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلِمَ -

بَاب ۳۶۹ الْقَبِيضُ فِي الْمَنَامِ

۴۵۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ

عَنْ صَاحِبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

بَاب اگر دودھا اعضا و اوارنا خون کچھوٹ

نکلتے دیکھے تو کیا تعبیر ہے ؟

(از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم از والدش

از صالح از ابن شہاب از حمزہ بن عبد اللہ بن عمر رضی

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا، اتنے میں دودھ کا ایک

پیالہ میرے پاس لایا گیا میں نے اسے پیایا یہاں تک کہ دودھ کی

تازگی میرے اعضا کے کناروں سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی پھر

میں نے اپنا کچا ہوا دودھ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ جو لوگ

آپ کی مجلس میں بیٹھے تھے پوچھنے لگے یا رسول اللہ اس کی

تعبیر کیا ہوئی ؟ تو فرمایا "علم"۔

بَاب خواب میں قمیض (کرتہ) دیکھنا

(از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم از والدش

از صالح از ابن شہاب از ابوالمامہ بن سہل) حضرت ابوسعید

خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(ترجمہ صحیح سابقہ) منسوب۔ و مقبول کرتے حکیم ستانی یہ حدیث میں کہتے ہیں کہ اگر کسی کا خواب میں دیکھنا غصہ کی دلیل ہے پانی کا دیکھنا آنکھ کا نور ہے خواب میں دینا خوشی کی دلیل

ہے، نمل ہونا آزمائی کی نشانی ہے، شطرنج اور چوہر کھیلنا جنگ و فساد کا سبب ہے شیریں اور صاف پانی حلال روزی ہے گدلا پانی ناخوشی کی دلیل ہے، ٹھکانے دیکھنا

خصوصاً کا شکار کرنے کی بات ہے ہوا گرم ہو سرد رنج و غم کی نشانی ہے اگر دست لہو پر بدن سے لگی ہے تو خوشی کا موجب ہے، مردے کو کوئی چیز دینا مال و اسباب کے تباہ ہونے کی

نشانی ہے مہنگا تاریخ و علم کی نشانی ہے پانی پینا پیاس بجھنا شوق علم کی دلیل ہے طبلہ بھجنا راز کا فاش ہونا بوق جنگ کی دلیل ہے بڑی میں گرفتاری شریعت کی پابندی باغ

فنائی روحانی ہے، میوہ بادشاہ سے قائمہ ہونا، مٹھ کا لمبا ہونا سخاوت ہے، مٹھ بھجونا ہونا نخل ہے، سیدھا مٹھ فرزند ہے، بایاں مٹھ دختر ہے، انگلیاں

اولاد و دانت مال باپ، سینہ اور پستان خزانہ، اسی طرح پیٹ جگر اور دل بھی خزانہ، ساق اور زانو دیکھنا اور تکلیف، مغز پوشیدہ مال، پہلو عورت، مٹھ و تونا سفر و منزلت

ہاتھ دھونا نامید ہونا، ناچنا بے شرمی، لنگے کچھ چہرہ جامہ خادم، بویط بجانا جو رک کرنا، کشی کرنا کسی کو ستانا، دوا کھانا بیماری سے نکالت، خوش ہو لنگا ناخوشی

ہونا، خوشبو اس کے بدن یا کپڑے سے پھرتا رنج و غم، دھواں نقصان بیماری، خوشبو کے کپڑے موت ہے، کشتی میں ناچنا غرق ہونا، قید میں ناچنا آزادی،

بدن سے خون بہنا حلال مال یا گناہ غم نہ ہو، زخم دیکھنے تو تکلیف نفسی، عورت کا شرمگاہ سے خون بہتے دیکھنا حمل ساقط ہونا، کھجور کا شراب پی کر نشہ ہونا

خواری کی دلیل ہے، انگور کے شراب سے نشہ ہونا مال و دولت ملنے کی دلیل ہے، دودھ مال کا نفع حلال روزی، پرلے کپڑے رنج و غم، نئے کپڑے دولت،

گدہ بستی و نادانی، گھوڑا عورت، اونٹ سفر دور دراز، گلے اندازی، شیر و غنم غالب، لامٹی بادشاہ مہیب، بکری مال و دولت، بکچھ مکار دشمن،

آفتاب بادشاہت، چاند عورت، مرجع یا زحل رجب و زخم، مشتری وزیر، زہر و عیش و لذت، والنہ عالم ۱۲۸۰

أَمَامَهُ بَنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ
الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ تَأْتِيَتُ النَّاسَ
يُعْرِضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُبُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ
الشُّدْقَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ
عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُبُصٌ يَجُورُ
قَالَ مَا أَدْرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّبْنُ.

بَابُ جَرِّ الْقُبُصِ

فِي الْمَنَامِ

۴۵۲۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ
عَرْنِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُمَامَةَ
ابْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ تَأْتِيَتُ النَّاسَ يُعْرِضُونَ
عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُبُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشُّدْقَ
وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُبُصٌ يَجُورُ
قَالَ مَا أَدْرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّبْنُ

بَابُ الْمُخَفَرِ فِي الْمَنَامِ

وَالرُّؤْيَا الْخَفَرَاءُ

۴۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْجَعْفَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمْرٍو

نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ میرے سامنے لائے
جا رہے ہیں انہوں نے کرتہ پہنا ہوا ہے، کسی کا کرتہ چھاتیوں تک
کسی کا اس سے بھوٹا یا اس سے بڑا، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ
میرے سامنے آئے ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ وہ اسے گھسیٹ
رہے تھے (زمین پر کرتہ گھسٹ رہا تھا) صحابہ کرام نے دریافت
کیا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
”دینداری“۔

باب خواب میں قمیص گھسیٹنا

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از
ابو امامہ بن سہل) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
میں سو رہا تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں لوگ میرے سامنے
لائے جا رہے ہیں وہ قمیصیں (کرتے) پہنے ہوئے ہیں،
بعضوں کی قمیصیں چھاتیوں تک، بعضوں کے اس سے
بھی کم (یا زیادہ) اور عمر رضی اللہ عنہ جو میرے سامنے لائے
آئے تو ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ اسے زمین پر گھسیٹ رہے تھے
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ اس کی تعبیر آپ
کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا ”دین“ (دین میں کمال)۔

باب خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا

(از عبد اللہ بن محمد جعفری از حرمی بن عمارہ از قرہ بن
خالد از محمد بن سیرین) قیس بن عبید کہتے ہیں میں ایک

لے کرتہ بدن کو چھپاتا ہے گرمی سردی سے بچاتا ہے اسی طرح دین بھی روح کو بچاتا ہے ۱۲

قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ
قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَخَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْحَبَشَةِ
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذًا وَكَذَا قَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَتَّبِعِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا
مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا دَأَيْتُ كَاثِمًا
عُمُودٌ وَضَعْتُ فِي رُوضَةٍ خَضِرَاءَ فَتَضَيَّبَ
فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَصْفَلِهَا نُسْفٌ
وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لَهَا فَرَّقِيْنَهُ حَتَّى
أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَضَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ
أَخَذَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى -

بَابُ ۲۰۲ كَشْفِ الْمَرَاةِ فِي الْمَنَامِ -

۶۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ
مَوْتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَخْمَلُكَ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ
فَيَقُولُ هَذِهِ أَمْرَاتُكَ فَكَشَفَهَا فَإِذَا

جلس میں بیٹھا تھا جو حلقے کی شکل میں تھی اس میں سعد بن مالک
اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، اتنے میں عبد اللہ بن سلام
رضی اللہ عنہ سامنے سے نکلے، لوگوں نے کہا یہ شخص حبشی ہیں میں
نے لوگوں کی یہ بات (جاگم) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے
بیان کی، انہوں نے کہا سبحان اللہ ان لوگوں کو جو بات معلوم نہیں
اسے زبان سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس حقیقت یہ ہے
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک خواب
دیکھا گویا ایک ہرے بھرے باغ میں ایک ستون کھڑا کیا گیا ہے،
اس کی چوٹی پر ایک کنڈا لگا ہے اور نیچے ایک غلام کھڑا ہے۔
مجھ سے کہا گیا اس ستون پر چڑھ جائیے چنانچہ میں چڑھ گیا۔
ادھر جا کر کنڈا اٹھام لیا پھر میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا "عبد اللہ بن سلام
رضی اللہ عنہ اس کنڈے کو مضبوط تھامے ہوئے مریں گے"

بَابُ ۲۰۳ خَوَابِ مِیْنِ عَوْرَتِ كَيْ دُكَّيْ هَوْنِ پھرے کو کھول کر دیکھنا۔

(از عبید بن اسمعیل از ابواسامہ از ہشام از
والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے دوبار خواب
میں دیکھا ایک شخص تجھے ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے
ہے (وہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں) اور مجھ سے کہتا ہے
اسے کھولو! چنانچہ میں نے کھولا تو تم تھیں میں نے

لہ یعنی ان کا ایمان پر خاتمہ ہو گا دوسری روایت میں یوں ہے کہ باغ سے مراد اسلام ہے اور یہ کنڈا اسلام کا کنڈا ہے صحیح مسلم کی روایت میں ہے
عبد اللہ بن سلام نے مجھ کو کہا مجھ کو امید ہے کہ میں بہشت والوں میں سے ہوں گا ۱۲۱

هِيَ أَنْتِ قَا قَوْلُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ
اللَّهِ يُبْضِئْهُ -

بَابُ ۳۷۰۳
الْحَرِيرُ
فِي الْمَنَامِ

۶۵۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو مَعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ قَبْلَ أَنْ
أَتَزَوَّجَكَ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ
يَحْمِلُكَ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ
لَهُ أَكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ
فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
يُبْضِئْهُ ثُمَّ أُرِيْتُكَ يَحْمِلُكَ فِي سُرْقَةٍ
مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ أَكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا
هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ يُبْضِئْهُ -

بَابُ ۳۷۰۴
الْمَنَامُ فِي الْيَدِ

۶۵۲۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
بُعِثْتُ بِجَوَارِمِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
وَبَنِيْنَا أَكَا فَا هُمَا تَيْتُ مَفَاتِيحُ خَوَائِنِ

(اپنے دل میں) کہا اگر میرا یہ خواب من جانب اللہ ہے تو ضرور
پورا ہوگا۔

باب خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا۔

(از محمد از ابو معاویہ از ہشام از عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے فرمایا نکاح سے قبل میں نے دوبار تجھے خواب
میں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا ایک فرشتہ تجھے ایک
ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھائے ہوئے ہے۔ میں
نے اس سے کہا اسے کھول، اس نے کھول دیا، تب
دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو
جو ضرور پورا ہوگا۔ پھر میں نے دوبارہ دیکھا کہ ایک
فرشتہ تجھے ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھائے ہوئے ہے
میں نے اسے کہا کہ اس کو کھول اس نے کھول دیا، تب دیکھا
تو تم تھیں میں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو ضرور
پورا ہوگا۔

باب خواب میں ہاتھ میں چابیاں دیکھنا

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب
از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے مجھے ایسی باتیں دی گئیں جن کے الفاظ
تھوڑے اور معانی بہت ہیں اور میرا رب دشمنوں
کے دل میں ڈال کر میری مدد اور نصرت فرمائی گئی ہے
ایک بار میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی چابیاں

لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

محمد بن مسلم زہری رحمۃ اللہ علیہ (ابا امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ گذشتہ زمانے میں بہت سی باتیں جو کتابوں میں لکھی جاتی تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو باتوں میں آپ کے لئے جمع کر دیں۔

باب گندے یا طے کو خواب میں پکڑ کر اس سے شک جانا۔

(از عبد اللہ بن محمد از زہرا بن عون)

دوسری (از خلیفہ از معاذ از ابن عون از محمد از قیس ابن عباد) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خواب میں یوں دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں، اس کے درمیان ایک ستون گڑا ہوا ہے، ستون کی چوٹی پر ایک گڈا لگا ہے۔ مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا، میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خادم آیا اس نے میرا کپڑا (رسی کی شکل) اٹھایا۔ میں (اس کے ذریعہ) چڑھ گیا اور اوپر جا کر گڈا مضبوط تھام لیا، میں اسے مٹا دے ہوئے ہی تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا باغ تو اسلام کا باغ ہے اور ستون بھی اسلام کا ستون ہے، اور گڈے سے مراد وہ مضبوط گڈا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے فَقَدْ اسْتَمْسَاكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تادم مرگ اسلام پر صدق سے قائم رہو گے۔

الْأَرْضِ قَوْضَعَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَّغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تَكْتُمُ فِي الْكِتَابِ قَبْلَهُ فِي الْأُمُورِ الْوَاحِدَةِ أَوْنَحْوِ ذَلِكَ۔

باب ۳۰۶ التَّعْلِيلُ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْفَةِ۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ مَا كَانَتْ فِي رُؤْيَايَ وَسَطَ الرُّؤْيَا عَمُودٌ فِي آفَافِ الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ ارْقَهُ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَهُ بِيَا فَرَفَعْتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَأَنْبَهَتْ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرُّؤْيَا رُؤْيَايَ أَرَأَيْتَ مَوْذِلَكَ الْعَمُودِ عَمُودُ الْأَسْلَامِ وَمَوْذِلَكَ الْعُرْوَةَ عُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تَرَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْأَسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ۔

لہ جوامع الکلم سے قرآن اور حدیث دونوں مراد ہو سکتے ہیں کجیاں ہاتھ میں رکھی جانا اگر خواب میں دیکھے تو اس کی یہی تعبیر ہے کہ بادشاہت یا حکومت ملے گی اگر یہ دیکھے کہ کبھی سے ایک دروازہ کھولا تب اس کی حاجت کسی صاحبِ قوت کی امداد سے پوری ہوگی ۱۳ منہ

حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

محمد بن سیرین (جو علم تعبیر میں بڑے عالم ہیں) کہتے ہیں
نبوت کا حصہ جھوٹ (غلط) نہیں ہو سکتا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خواب تین طرح کے ہیں ایک تو نفسانی خیالات دوسرے شیطان کا ڈراؤ تیسرے اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری اب جو شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو کسی سے بیان نہ کرے ورنہ نیند سے اٹھ کر نماز پڑھے۔

محمد بن سیرین کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خواب میں طوق کو گلے میں دیکھنا برا سمجھتے تھے۔ اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے۔ لوگ کہتے تھے بیڑی کی تعبیر یہ ہے کہ دینداری میں مضبوط رہے گا۔

اس حدیث کو قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہریرہ نے بھی بحوالہ ابن سیرین از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔ بعضوں نے ساری حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا ہے۔ لیکن عوف اعرابی کی

یونس نے اپنی روایت میں یوں کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بڑی کی یہ تعبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں اغلال یعنی طوق ہمیشہ گردنوں میں ہوتے ہیں۔

۱۱۔ ترمذی اور نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ ۱۳ جیسے کہتے ہیں بقی کے غراب میں پھینچ دے ۱۲ منہ ۱۳ جیسی آنسو میں دھل جائے ۱۴ کیا کہہ سکتے ہیں طوق دوزخوں کی نشانی ہے ۱۲ منہ ۱۳ قتادہ کی روایت کا ما سلم اور نسائی نے اور یونس کی روایت کو بڑاڑنے مسند میں اور مشام کی روایت کو امام احمد نے اور ابوالہی کی روایت کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ الگ اور ابن مسیر میں اور ابوہریرہ کا قول صلا کا نہ بیان کیا ہے جیسے اوپر گذرا ۱۲ منہ ۱۳ انہوں نے اس کے رفع اور وقف میں شک کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوْ اَذْخَلُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ - امام بخاری نے یہ کہہ کر ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں کہ اذخَلُوا انا حقوں میں بھی ہوتے ہیں۔ اور قرآن میں ہے وَ قَاتِلْ اَیْہُمْ وَاَکْثَرُ الَّذِیْنَ مَعُوْهُمْ مَغْلُوْلَ عُنْ مَغْلُوْلَہ غل سے نکلا ہے میں کہتا ہوں امام بخاری کا کلام قابل تسلیم نہیں ہے اللہ فرماتا ہے عَلَّیْ اَیْہِمْ اَوْ اَشْرَادُہُمْ اَخْصَافُ لَظْفَرِ رُکْنُوْنَ سے خاص ہوو اللہ اعلم ۱۲ منہ

بَابُ ۳۴۰۹ الْعَيْنُ الْخَبَرِيَّةُ

فِي لِسَانِهِ

۶۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ خَبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ
الْعَلَاءِ وَهِيَ أُمُّ هَانِئٍ لِسَانُ لَيْثٍ بَأَيَّتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
قَالَا لَنَا عَثْمَانُ بْنُ مَفْلُوعٍ فِي الشَّكْنِ
حَيْثُ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سَكْنِ الْأَبْجَرِ
فَأَشْتَكَيْتُمْ مَرْضَانَا هَ حَتَّى تَوَفَّيْتُمَا جَعَلْنَا
فِي أَثْوَابِهِ فَدْخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ
أَبَا السَّائِبِ فَشَهِدَا دَرَى عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ
اللَّهُ قَالَ وَمَا يَدْرِيكَ قُلْتُ لَا أَدْرِي
وَاللَّهُ قَالَ أَمَا هُوَ فَقَدْ جَاءَكَ الْيَقِينُ
إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا
أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي وَ
لَا بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللَّهِ لَا أَكْرَمِي
أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي
الْمَنَامِ عَيْنًا يَجُورِي فُجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
ذَاكَ عَمَلُهُ يَجُورِي لَهُ -

بَابُ

خواب میں پانی کا بہتا چشمہ دیکھنا۔

(از عبدان از عبد اللہ از معمر از زہری)

ابن زید بن ثابت (زید بن ثابت کے خاندان کی ام العلاء رضی اللہ عنہا) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی تھیں کہتی ہیں جب انصار نے مہاجرین میں قرعہ ڈالا تو ہمارے بھی میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے وہ بیمار ہو گئے ہم ان کی تیمارداری کرتے رہے حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا ہم نے انہیں (غسل دے کر کفن پہنایا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میری زبان سے یہ نکلا ابو السائب (یہ ان کی کنیت ہے) تم پر اللہ کی رحمت ہے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمہیں عزت و آبرو دی، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تجھے کیسے معلوم ہوا؟ میں نے کہا بے شک مجھے معلوم نہیں ہے خدا کی قسم۔ آپ نے فرمایا کہ عثمان تو انتقال کر گئے اور مجھے اللہ سے ان کی بھلائی (بخشش کی امید ہے) البتہ یقین سے نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن یہ نہیں جانتا مجھے کیا پیش آئے گا؟ اور تمہیں کیا پیش آنے والا ہے۔ ام العلاء رضی اللہ عنہا نے کہا آئندہ میں ایسا کلمہ کہی نہیں کہوں گی کہ کسی کو (یقینی طور پر) پاک صاف کہوں۔ ام العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (اس کے بعد) میں نے (خواب میں) دیکھا کہ عثمان کے لئے ایک چشمہ جاری ہے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا نیک عمل ہے جس کا ثواب انہیں انتقال کے بعد بھی مل رہا ہے۔

۱۔ یہی وہ کون انصار کی جس جہاز کو اپنے گھر رکھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس حدیث کی شروع اور پرزور رکھی ہے کہتے ہیں یہ عثمان بہت الدار آدمی تھے شاید کوئی مقدمہ جاری ہو کر گئے ہوں۔ امام بخاری اس حدیث کو جہاں اس نے لائے اس جگہ سے ایک عمل کی تعبیر ہوتی ہے ۱۲ منہ

باب ۱۳ نَزْعُ الْمَاءِ مِنَ
الْبُيُوتِ حَتَّى يَرَوِيَ النَّاسُ
رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَةُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
كَافِعُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عَلَى بَيْتٍ
أَنْزَعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَآخَذَ
أَبُو بَكْرٍ الدُّلُوعَ فَزَرَعَ ذُؤُبًا أَوْ ذُؤُبَيْنِ
وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا
ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ
فِي يَدِهِ غُؤُبًا فَلَمْ أَرِ غُبْرًا مِّنَ النَّاسِ
يَغْرِئُ قَرْيَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعُطَيْنٍ
بَلَاكُمَا أَنِيسَ بَهْلَانِةَ كِي جَلَّ لِي كُنَّ لِي

باب ۱۴ نَزْعُ الدُّؤُبِ
وَالذُّؤُبَيْنِ مِنَ الْبُيُوتِ يَضْعُفُ
۶۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى

باب خواب میں کنوئیں سے پانی کھینچنا لوگوں
کو سیراب کرنا۔ اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یہ
حدیث آگے موصولاً مذکور رہو گی

(از یعقوب بن ابراہیم بن کثیر از شیب بن حرب
از صفور بن جویریہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں) ایک
کنوئیں پر تھا پانی نکال رہا تھا، اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ
اور عمر رضی اللہ عنہ آ پہنچے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ڈول
لے کر ایک دو ڈول بمشکل کھینچ پائے، اللہ انہیں بخشے
از ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) نے ابو بکر رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ سے ڈول لے لیا، وہ ڈول ان کے ہاتھ میں پہنچے
چرس جیسا بڑا بن گیا مگر پھر بھی وہ جس طرح کھینچ رہے
تھے میں نے ایسا شر زور کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا
جو ان کی طرح کام کرے (اتنا پانی کھینچا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو خوب

باب کنوئیں سے ایک یا دو ڈول بمشکل
کھینچتے دیکھنا۔

(از احمد بن یونس از زہیر از موسیٰ از سالم) حضرت
سالم رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بڑی دلیل ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ایک سال یا دو سال رہے گی اس میں
میں وہ جوش اور زندگی ہوگا جو عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوگا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد ہی یا بعد سے عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت پہنچے گی وہ ایسے ذہین و جلیل القدر شخص ہوں گے کہ ان کی
البتہ کسی ملک فتح کر کے مسلمانوں کو مال لالہ کر دیں گے آپ نے جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حدیث سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
کوئی نقص ہوگا یا ان میں غریب کوئی عیب ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کی خلافت حقوڑی مدت تک رہے گی اور اس میں بڑی بڑی فتوحات پیشی ہوں گی جو ان اللہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احسان سارے مسلمانوں کی فکروں پر قیامت تک رہے گا مگر جو ناشکرانہ کس احسان فراموش ہو وہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
بر لکھ گا باقی جس میں سبق برابر بھی عقل ہوگی ان کا شکر یہ عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رضی اللہ عنہ وارضاه ۱۲۸

عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ دُرَيْثٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ أَجْمَعُونَ أَقَامُوا أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يُغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْحَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ عَوْبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنْ النَّاسِ يَفْرِي قَرِيَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْطِينَ -

۶۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَنَاثِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَانْزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي مُخَافَةَ فَانْزَعَ مِنْهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يُغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ عَوْبًا فَاخْذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَى عَقْبَرِيًّا مِنْ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزَعَ ابْنُ الْحَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْطِينَ -

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپ نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے متعلق دیکھا آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ ایک کنوئیں پر جمع ہیں پہلے ابو بکر رضی اللہ کھڑے ہوئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ انہیں بخشے پھر ابن خطاب کھڑا ہوا (اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے وہ ڈول لیا) چنانچہ وہ ڈول ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی چرس جیسا بڑا ہو گیا میں نے لوگوں میں ایسا (شہ زور) انسان کوئی دوسرا نہیں

لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو پانی بلا کر اونٹوں کے ٹھکانے (تھانوں) پر لٹکائے (از سعید بن عفیر الزعقلی از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنوئیں پر گیا ہوں وہاں ایک ڈول رکھا ہوا ہے میں نے اس ڈول سے اللہ کی مشیت کے مطابق پانی کھینچا، میرے بعد وہ ڈول ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور ایک دو ڈول کھینچے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کی مغفرت کرے پھر وہ ڈول بڑا ہو کر چرس بن گیا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا چنانچہ میں نے ان جیسا لوگوں میں کوئی شہ نہ شخص نہیں دیکھا جو ان کی طرح پانی کھینچے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو سیراب کر کے اپنے اپنے تھانوں میں لے جا کر بٹھا دیا۔

لہ سبحان اللہ اس شہ زوری اور بیوقوفی کا کیا کہنا اسلام کو وہ دونوں ہی کسرا تو مانے اختیار کر لیا تھا۔ اس کا لازماً تو ایدہ مردان جنہیں کلمہ بجز فقط فتوحات نہیں بلکہ مداخلت و مداخلت سب پر حد تک بٹھا دی کرچون وچ کر کے کی مجال کسی کو نہیں ہوتی کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے دس برس خلافت کی اس دس برس کے عرصے میں شام، مصر، ایران، یمن اور روم کے اکثر شہر فتح ہو گئے یا بجز اڑھائی سے بڑے شہر مع جنگلات و ممالک محروسہ اسلام میں شامل ہوئے اور بے شمار خزانے اور اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے سالکے ملان مال مال ہو گئے سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو کہ حضرت عروس بن قنہہ رہ جائے تو یوں اور افریقہ اور ایشیاسی کے سب صاف ہو جائے اور ہر طرف اسلام پھیلے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی ہی تھی جو واقع ہوئی يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيَكْفُرُ مَا يَكُونُ ۱۲ منہ

باب ۳۷۱۲ الاستیراحۃ

فی المنام

۴۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اسْعَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ آتِي عَلَى حَوْضٍ أَسْقَى النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَأَنزَعَهُ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ۔

باب ۳۷۱۳ القصر في المنام

۴۵۳۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مُجْلِسُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ قُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَهُ فَوَكَيْتُ مَذْبُوحًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ عَلَيْكَ يَا بَنِي

باب خواب میں آرام کرتے ہوئے دیکھنا

(از اسحاق بن ابراہیم از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے آرام دینے کے لئے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا۔ اور دو ڈول کمزوری کے ساتھ (کنوئین سے) زکالے (حوض میں ڈالے)، اللہ انہیں بخشے، بعد ازاں ابن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا وہ برابر پانی زکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چل دئے اور حوض لبالب پانی ابل رہا تھا۔

باب خواب میں محل دیکھنا۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ہوں اور ایک محل ہے اس کے ایک کونے میں ایک عورت وضو کر رہی ہے میں نے دریافت کیا یہ محل کس شخص کا ہے؟ فرشتوں نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا، چنانچہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیچھے مڑ گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو رو دیئے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

أَنْتَ وَأُخْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ

۶۵۳۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ

حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ هُجَيْبِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ

هَذَا فَقَالُوا لِلرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا

مَنْعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا

مَا أَعْلَمُونُ غَيْرَتَكَ قَالَ وَ عَلَيْكَ أَغَارُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ-

بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

۶۵۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا

نَاظِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أُمَرَاءُ

تَتَوَضَّأُوا إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ

هَذَا الْقَصْرِ فَقَالُوا لِلْعَمْرِئِ فَذُكِرْتُ عَلَيْهِ

فَوَلَّيْتُ مَدْيَنًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ عَلَيْكَ

يَا بِي أَنْتَ وَأُخْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ-

بَابُ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ

فِي الْمَنَامِ-

يا رسول الله بھلا میں آپ سے بھی غیرت کرنے لگوں گا؟

(از عمر بن علی از معمر ابن سلیمان از عبید اللہ بن عمر از

محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خواب میں) میں بہشت

میں گیا، وہاں سونے کا ایک محل دکھائی دیا میں نے پوچھا

یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا قریش کے ایک شخص

(یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کا۔ اے ابن خطاب! میں اس

کے اندر چلا جاتا مگر تمہاری حیار وغیرت کا خیال کر کے

رہ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ

کیا آپ سے غیرت کروں گا؟

باب خواب میں وضوء کرتے دیکھنا

(از یحییٰ بن بکیر از لیث، از عُقَیل از ابن شہاب از سعید

ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا

نیند کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں بہشت میں ہوں اور

ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضوء کر رہی ہے۔ میں

نے (فرشتوں سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر

رضی اللہ عنہ کا مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا اور واپس ہو

گیا۔ یہ خواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور

عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ صدقے ہو

جائیں بھلا میں آپ سے بھی غیرت کرنے لگوں گا؟

باب خواب میں کعبے کا طواف کرتے دیکھنا

اے آپ تو تمام مومنین کے دلی اور مثلی والد زوار کے ہیں دوسرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عزیز بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں داماد بننے کی طرح عزیز ہوتا ہے اس پر کون غیرت کرتا ہے ۱۲ منہ ۱۰ وضوء سے مراد شری ذنوعہ اور ہمیں تر کیا ہے کہ ذکر بہشت میں کوئی عمل فرض نہیں ہے ۱۳

۶۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْمَرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَا أَنَا وَنَحْنُ ذَاتُ حِمٍّ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ
فَإِذَا رَجُلٌ أَدْرَسَ سَيْطَ الشَّعْرِ بَيْنَ رِجْلَيْنِ
يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا
قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفْتُ فَإِذَا
رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعَلَ الرَّأْسَ آخُورُ
الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهُ عَلَيْهِ عَنَبَةٌ ظَلَفِيهِ
قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا

الَّذِي تَجَالَى أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبْهًا ابْنُ
قَطَنِ وَابْنُ قَطَنِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ
مِنْ خُرَاعَةَ۔

بَابُ ۲۱۶ إِذَا عَظِيَ فَضْلُهُ

غَيْرُهُ فِي التَّوْبَةِ

۶۵۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي حُمْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا
وَنَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لِّكَيْنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى
إِنِّي لَأَرَى الرِّقَ يَجْرِي ثُمَّ أُعْطِيتُ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ

ابن عمر) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا، دیکھا کہ میں کعبے کا
طواف کر رہا ہوں، ایک شخص گندمی رنگ سیدھے بال والا دو
آدمیوں کے درمیان سہارا لگائے ہوئے ہے، اس کے سر
سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، میں نے دریافت کیا یہ کون
صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہیں۔
بعد ازاں میں چل پڑا ادھر ادھر دیکھا ایک اور شخص دکھائی دیا
سرخ رنگ موٹا گھنگریالے بالوں والا، دائیں آنکھ پھوٹی ہوئی
تھی اور آنکھ میں انگور جیسا پھولا تھا، میں نے اس سے متعلق
دریافت کیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ دجال ہے، اس کی
صورت ابن قطن نامی شخص سے ملتی جلتی تھی۔ یہ عبد العزی
قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق میں سے تھا۔

بَابُ ۲۱۷ خَوَابٌ مِّنْ ابْنِ بَجَا هُوَ (دودھ وغیرہ)

دوسرے شخص کو دینا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از حمزہ بن

عبد اللہ بن عمر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ میں
سو رہا تھا اتنے میں دودھ کا پیالہ میرے سامنے
لایا گیا۔ میں نے اتنا پیا کہ دودھ کی تازگی (ہر گچے
میں) جاری ہو گئی اس کے بعد میں نے بجا ہوا دودھ

لہ بعضوں نے کہا ہے دجال مکہ میں جائے گا صرف مدینہ میں نہ جائے گا لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے کہ اور مدینہ دونوں کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے گا
اور حدیث کا مطلب وہی ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی دجال اپنی سطوت اور حکومت حاصل کرنے سے پیشتر مکہ میں جائے گا اور طواف کمرے کا شاید وہ پہلے
مسلمان ہو گا پھر مرتد ہو کر خدا کا دعویٰ کرے گا ۱۲۸ سنہ

عُمَرَ قَالُوا قَدْ أَتَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَلْعَلُكَ

کیا تعبیر فرماتے ہیں ؟ فرمایا " علم "۔

بَاب ۳۱۳ الزُّمَرِ وَذَوَالْ

الرُّومِ فِي الْمَنَامِ

۶۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

صَحْرُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ

أَبْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْعَى

يَوْمَ الرُّومِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْصُصُوهَا عَلَى رَسُولِ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ

اللَّهُ وَأَنَا عَلَّامُ خَيْرِ الْبَيْتِ وَبَيْتِي

الْمُسْتَجِدُّ قَبْلَ أَنْ أَحْكُمَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي

لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَوَ آيَتْ مِثْلَ مَا تَدْرِي

هَؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِي خَيْرٍ أَفَارِنِي

رُؤْيَا مَبِينًا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ حَيَاءُ فِي

مَلَكَيْنِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَقْبَعَةٌ

مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ بِي وَأَنَا

بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَرَانِي مَلَكَيْنِ

بَاب ۳۱۳ خواب میں اپنے آپ کو بائیں اور
بے خوف دیکھنا۔

(از عبد اللہ بن سعید از عفان بن مسلم از صحر بن جوبرہ

از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے زمانے میں اصحاب رسول میں جو خواب دیکھتا وہ بارگاہ

رسالت میں پیش کرتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منشیات ازی

کے مطابق اس کی تعبیر فرمایا کرتے میں کم سن تھا۔ قبل شادی مسجد

نبوی میں سویا کرتا تھا۔ میں سوچنے لگا اگر مجھ میں بھی کچھ

صلاحیتیں ہوتیں تو ان لوگوں کی طرح مجھے بھی کوئی نہ کوئی

خواب نظر آتا۔ چنانچہ ایک رات اسی خیال میں میں لیٹ

گیا اور دعا کی اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ مجھ

میں کوئی مہربانی ہے تو مجھے بھی کوئی خواب اچھا

دکھلا دے۔ یہ دعا کر کے میں سو گیا کیا دیکھتا

ہوں کہ دو فرشتے میرے پاس آئے ہر ایک

کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ایک گرز تھا وہ مجھے

دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے اور میں دونوں

کے درمیان میں یہ دعا کر رہا تھا، الہی دوزخ

سے تیری پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے دیکھا ایک اونٹ

میرے پیچھے دوڑ رہا تھا اور دوسری حدیث میں ہے اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا

تو عمر پیغمبر ہوتے ۱۲ سنہ علم تعبیر نے کہا ہے اگر سوئے میں آدمی اپنے تئیں بے ڈر دیکھے تو ڈر پیدا ہوگا اگر ڈرنا دیکھے تو اس سے رہے کا غرض ان کی تعبیر بالکل صحیح ہے

فِي يَدِهِمْ مَقْصَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تَنَامَ
 نَعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تَكْثُرُ الصَّلَاةُ فَانْطَلَقُوا
 فِي حَقِّي وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا
 هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُرُوكِ فَرُودٌ كَقُرُونِ
 الْبُتْرِ بَيْنَ مَحَلِّ قُرَيْنٍ مَلَأَ بَيْنَهُمَا مَقْصَعَةٌ
 مِّنْ حَدِيدٍ وَآرَى فِيهَا رَجُلًا مُّعَلَّفًا
 بِالسَّلَاسِلِ رُؤُوسُهُمْ أَسْفَلُهُمْ عَرَفَتْ
 فِيهَا رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ فَأَنْصَرَفُوا بِي عَنْ
 ذَاتِ الْيَمِينِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ
 فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ
 صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ
 يَكْثُرُ الصَّلَاةَ -

نافع کہنے میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب سے یہ خواب دیکھا ہے وہ (فضل) نماز بہت پڑھا کرتے تھے۔
باب ۳۸۱۸ - الْأَخْذُ عَلَى الْيَمِينِ
 فِي التَّوَمُّمِ -

۶۵۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
 قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا
 مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ جُرْمٍ
 كُنْتُ مَعَكُمْ مَا شَأْنُ عَزَبَا فِي عَهْدِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَبْدِي

لہ جیسے کنوئیں پر ہوتے ہیں جن پر بڑھک کی لکڑی لگائی جاتی ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ شیب کو بہت کم سوتے اکثر رات عبادت اور تہجد
 گزار میں صرف کرتے سحان اللہ نماز ایسی ہی عبادت ہے جس کی وجہ سے دوزخ کا بچاؤ ہوتا ہے خصوصاً شب کی نماز یہ وقت نہایت متبرک ہوتا ہے اکثر لوگ
 سوتے رہتے ہیں اور سوکت اور غوشی کی وجہ سے نماز میں اخلاص پیدا ہوتا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ قیام شب کو لازم پکڑ لیں اور ہرگز نہ چھوڑیں جتنا
 بھی ہو سکے تہجد بہت مشب کو عبادت کرتے رہنا چاہیے یہ صالحین کی مخصوص عادت ہے ۱۲ منہ

آیا اس کے ماتحت میں بھی لوہے کا گرز تھا، وہ کہے ڈرست
 تم تو اچھے آدمی ہو اگر نماز بہت پڑھا کرو، آخر یہ تینوں
 فرشتے مجھے دوزخ کے کنارے لے کر پہنچے، کیا دیکھا ہوں
 کہ دوزخ ایک گول کنوئیں کی طرح ہے اس کے دونوں
 طرف ستون یا سنگ کھڑے ہیں دونوں ستونوں کے درمیان
 ایک فرشتہ لوہے کا گرز ماتحت میں لئے ہوئے کھڑا ہے میں
 نے کچھ لوگ اس کنوئیں میں ایسے بھی دیکھے جو اپنے بدن زنجیروں
 میں لٹک رہے ہیں، ان میں سے کچھ اشخاص کو تو میں
 پہچان گیا جو قبیلہ قریش کے تھے، پھر وہ تینوں فرشتے مجھے (دوئخ)
 دکھا کر دائیں طرف لے گئے۔

میں نے یہ خواب (اپنی ہمیشہ) ام المؤمنین حضرت حفصہ
 رضی اللہ عنہا سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نیک شخص
 ہے (کاش رات کو تہجد بھی پڑھا کرے)۔

باب ۳۸۱۸ - الْأَخْذُ عَلَى الْيَمِينِ
 فِي التَّوَمُّمِ -

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری
 از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لوجوان مجرّد تھا مسجد ہی میں
 سو جایا کرتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما میں سے کوئی شخص
 جو کوئی خواب دیکھتا وہ آپ سے بیان کیا کرتا۔ میں نے بھی

۱۲ منہ ۱۳ منہ دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ شیب کو بہت کم سوتے اکثر رات عبادت اور تہجد
 گزار میں صرف کرتے سحان اللہ نماز ایسی ہی عبادت ہے جس کی وجہ سے دوزخ کا بچاؤ ہوتا ہے خصوصاً شب کی نماز یہ وقت نہایت متبرک ہوتا ہے اکثر لوگ
 سوتے رہتے ہیں اور سوکت اور غوشی کی وجہ سے نماز میں اخلاص پیدا ہوتا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ قیام شب کو لازم پکڑ لیں اور ہرگز نہ چھوڑیں جتنا
 بھی ہو سکے تہجد بہت مشب کو عبادت کرتے رہنا چاہیے یہ صالحین کی مخصوص عادت ہے ۱۲ منہ

فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مِنْهَا مَا قَصَّه عَلَى
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ
 إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مِنْهَا مَا يُبَيِّرُهُ
 لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبُعِثُ
 فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَسْيَا فِي قَانِطَلَقَايَ فَلَقِيَهُمَا
 مَلَكٌ أَخْبَرَنِي أَنَّ تَرَاغَاكَ رَجُلٌ
 صَارِعٌ فَأَنْطَلَقَايَ إِلَى التَّارِقِ فَإِذَا هِيَ
 مَطْوِيَّةٌ كُطِبَ الْبَيْتُ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ
 قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَ ابْنُ ذَاتِ
 الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ
 بِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا
 قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ كَوْنُ
 كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ
 الرَّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ
 يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ -

بَابُ ٣٤٩ الْقَدْحُ فِي التَّوْمِ

٥٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا ثُمَّ أَتَيْتُ بِقِصَّةٍ
لِبَنٍ فَتَرَيْتُ مِنْهُ ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عَرَبِيٌّ
الْحُطَّابُ قَالَ أَوَلَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَعَلَّكُمْ

یہ دعاء کی یا اللہ اگر میں تیرے نزدیک کچھ بھی اچھا شخص ہوں تو مجھے بھی ایک خواب دکھا جس کی تعبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائیں۔ بہر کیف میں (یہ دعاء کر کے) سو گیا، میں نے (خواب میں) دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے پھر اور ایک فرشتہ ملا وہ کہنے لگا ڈر مت تو نیک آدمی ہے، چنانچہ یہ دونوں فرشتے مجھے دوزخ کی طرف لے گئے، میں نے دیکھا وہ کنوئیں کی طرح تہ بہ تہ بنی ہوئی ہے اس میں کچھ لوگ ایسے بھی میں نے دیکھے جنہیں میں پہچانتا تھا، پھر وہ دونوں مجھے دائیں طرف لے گئے صبح کو میں نے یہ خواب ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کر دیا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپؐ نے فرمایا عبد اللہ نیک بخت انسان ہے اگر رات کو بہت نماز پڑھتا ہوتا یعنی نوافل، زہری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو بہت (نفل) نماز پڑھا کرتے۔

باب خواب میں پیالہ دیکھتا۔

(از قتیبہ بن سعید الزلیث از تحفیل از ابن شہاب از حمزہ بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے میں سوہا تھا کیا دیکھتا ہوں دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا میں نے اسے پیا بھر بچا ہوا دودھ عمر رضی اللہ عنہ کو پیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "علم"

عہد سبوحان اللہ صحابہ کرام کی کیسی پاکیزہ عقیدت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے خواب کی تعبیر فرمائیں گے جو بالکل صحیح ہوگی، ایک ہمارے زمانے کا امام نہاد عالم ہے جو کہتا ہے دجال کے متعلق آپ کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔ عہد الزناح

باب ۳۷۔ اِذَا طَارَ الشَّيْءُ

فِي الْمَنَامِ

۶۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِیحِ بْنِ عَبْدِ عُبَيْدَةَ

ابْنِ لَشِيْطٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ

عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بَيْنَا أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

بَيْدَى سَوَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُطِعَتْهُمَا

وَكُرِهَتْهُمَا فَأَذِنَ لِي فَذَفَعَتْهُمَا فَطَارَا

فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يُخَوِّجَانِ فَقَالَ

عَبِيدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ الْكَذِبُ

فَتَلَّكَ فَيُرَدُّ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيَّلَةٌ

باب ۳۸۔ اِذَا رَأَى بَقْرًا

يُنْحَرُ

۶۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ حَبِيبَةَ

أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنْ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ

لَهُ بَقْرًا يَنْحَرُ وَلَهُ نَهْرٌ فِيهِ تَغْتَابُ بَقَرَاتٌ

تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا

تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا

تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا تَوَسَّلُ فِي تَغْيِبِهَا

باب ۳۹۔ خَوَابٌ فِي رُؤْيَا

خَوَابٌ فِي رُؤْيَا

(از سعید بن محمد از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح

از ابن عبیدہ بن نشیط) عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے خواب کے متعلق دریافت کیا جو آپ نے بیان کیا ہو، تو انہوں نے

کہا ”مجھ سے یوں بیان کیا گیا (بیان کرنے والے حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو

رہا تھا میں نے دیکھا کہ سونے کے دو کنگن میرے ہاتھ میں ڈالے گئے

میں نے انہیں ناپسند کرتے ہوئے کاٹ ڈالا پھر مجھے حکم ہوا

میں نے انہیں پھونک ماری وہ دونوں اڑ گئے، اس کی تعبیر

میں نے یہ کی ان دو کنگنوں سے دو جھوٹے شخص مراد ہیں۔

(جو نبوت کا دعویٰ کریں گے آخر میں قتل کئے جائیں گے۔

عبد اللہ کہتے ہیں دونوں کذاب یہ ہیں ایک (اسود)

عسی جسے فیروز دہلی نے یمن میں قتل کیا۔ دوسرا

مسلم

باب ۴۰۔ خَوَابٌ فِي رُؤْيَا

ذَنبٌ يَكُونُ

(از محمد بن العلاء از ابو اسامہ از بريد از جابر بن عبد الله

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے

یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی آپ نے فرمایا

کہ میں نے خواب میں اپنے تئیں اتنا اونچا اڑا دیکھا کہ آسمان میں جا کر غائب ہو جائے پھر لوٹے

تو اس کی تعبیر موت ہے اگر لوٹ آئے تو بیماری سے چٹکا ہو جائے گا اگر چوڑا اڑے تو سفر دیرپا ہوگا اور تیرہ ملین ہوگا اسی طرح اگر کوئی سیڑھی

پر چڑھتا دیکھے اور چڑھ کر اسے چھو تو اس کی تعبیر موت ہے اگر اتر آئے تو بیماری کے بعد بچ جائے گا اگر منہ سے کذاب بن جیب عسی یا مہر کا رہنے والا تھا

بڑا حسدہ باز تھا اس کو وحشی نے مارا تھا ۱۲ منہ

إِلَىٰ أَهْلِ جَرَمٍ مِّمَّةٍ إِلَىٰ أَرْضٍ يَبْتَاطِلُ
فَذَهَبَ وَهَلَىٰ إِلَىٰ أَهْلِ الْيَمَامَةِ أَوْ هَجَرَ
فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا
بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنْ
الْخَيْرِ وَكَوْابِ الصَّدَقِ الَّذِي آتَاكَ اللَّهُ
بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

بَابُ ۳۷۲ التَّفْخِيمِ فِي الْمَنَامِ

۶۵۴۸ - حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
الْأَخَوُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْتَاهُمْ إِذْ
أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَصِّعْتُ فِي يَدَيَّ
سَوَادَ إِنْ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ عَلَيَّ وَأَهْلَانِي
فَأَدْحَىٰ إِلَيَّ أَنْ الْخُمُومَ فَنَفَخْتُهُمَا
فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابِينَ الَّذِينَ أَتَابْتُهُمَا
صَاحِبَ مَنَعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ
بَابُ ۳۷۳ إِذَا نَأَىٰ آتَاكَ
أَخَوَجَ الْفَقْرِ مِنْ كُورَةٍ فَاسْكَنَهُ
مَوْضِعًا آخَرَ

میں نے خواب میں دیکھا کہ مکے سے ہجرت کر کے کسی نخلستان کے علاقہ
میں گیا ہوں میرا خیال ہے یہ یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہوگا پھر (خدا کی
قدرت) وہ مدینہ تھا، میں نے خواب میں گائے دیکھی اور یہ آواز
سنی کوئی کہہ رہا ہے اللہ بخیر (اللہ بہتر ہے) چنانچہ تعبیر یہ ہے
کہ گائے سے مراد وہ مسلمان ہیں جو اُحد کے دن شہید ہوئے
اور خیر سے مراد مال غنیمت اور سچائی کا ثواب (بدلہ) جو اللہ
تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد ہمیں عنایت فرمایا۔

بَابُ ۳۷۴ خَوَابِ مِیْ بھونک مارے دیکھنا

(از اسحاق بن ابراہیم حنظلی از عبد الرزاق عن معمر از ہمام
ابن منبہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مسلمان دنیا میں تو آخر میں آئے
لیکن آخرت میں (دوسری امتوں سے) آگے ہوں گے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میں سورہ اٹھاتے ہیں زمین
کے خزانے میرے سامنے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے کے
دو کنگن ڈالے گئے مجھے ناگوار گزرا اور رنج ہوا پھر مجھے حکم دیا گیا
ان پر بھونک مارے میں نے بھونکا تو دونوں اڑ گئے (غائب ہو گئے)
ان کی تعبیر یہ ہے کہ ان کنگنوں سے وہ دو کذاب شخص مراد
ہیں جو میرے دونوں طرف ہیں میں ان کے درمیان میں ہوں
ایک تو (اسود بن کعب غنی) صنعا والا ہے۔ دوسرا
(مسلمہ کذاب) یمامہ والا۔

بَابُ ۳۷۵ خَوَابِ مِیْ ایک جگہ سے دوسری جگہ

کسی چیز کو رکھتے ہوئے دیکھنا۔

۱۔ ہمامہ کو کہتے ہیں ایک ملک ہے وہاں ایک چھوٹا سی قلعہ ہے جس کے متعلق روایت ہے کہ اس کا نام یامامہ تھا جس کے نام سے موسوم ہو گیا پھر یوں کہلا گیا یہ قلعہ
ایک شہر ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ روایت میں اس کے ذبح ہونے کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد
نکالا اس میں صاف یوں ہے بقول صحیح خواب کی مطابقت چل رہی ۱۲ منہ ۱۵ منہ کیونکہ آپ کا تشریف میں مروی ہونے کا زیور پہننا حرام تھا ۱۲ منہ

۶۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَكِيمِ عَنْ سُلَيْمَانَ

ابْنِ يَدْلَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَخْرُجُ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمُهَيِّعَةٍ وَهِيَ الْجَحْفَةُ فَأَوَّلَتْ أَنْ دَبَّاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا -

بَابُ ۳۲۲۵ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ

۶۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

الْمَقْدِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَخْرُجُ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمُهَيِّعَةٍ فَتَأَوَّلَهَا أَنْ دَبَّاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مُهَيِّعَةٍ وَهِيَ الْجَحْفَةُ -

بَابُ ۳۲۲۵ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ

۶۵۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از اسماعیل بن عبد اللہ از ہرادرش عبد الحمید از سلیمان بن

بلال از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا ایک کالی عورت جس کے بال پر لگندہ تھے مدینے سے نکل کر مہنیعہ (جحفہ) میں جاٹھیری ٹی میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ مدینے کی وباد جحفہ میں چلی گئی ہے۔

باب کالی عورت کا خواب میں دیکھنا۔

(از محمد بن ابوبکر مقدسی از فضیل بن سلیمان از موسیٰ

از سالم بن عبد اللہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپ نے مدینے کے متعلق دیکھا تھا، آپ نے فرمایا میں نے ایک سیاہ قام عورت کو دیکھا جس کے بال پر لگندہ تھے مدینے سے نکل کر مہنیعہ میں جا کر اتری، میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینے کی وباد مہنیعہ یعنی جحفہ میں پہنچی۔

باب پریشان بالوں والی عورت (خواب میں دیکھنا)

(از ابراہیم بن منذر از ابوبکر بن ابی اویس از سلیمان از موسیٰ

ابن عقبہ از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک کالی عورت پریشان سروالی (خواب میں) دیکھی جو مدینے سے

لے یہ مقام مدینے سے چھ کوس پہلے وہاں اس وقت یہودی لوگ رکرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو وہاں وباد کا زور رہ کر تھا تو آپ نے دعا فرمائی تو وباد مدینہ سے جاتی رہی اور جحفہ میں جا کر جم گئی ۱۳۷

نکل کر مہینہ (یعنی جحفہ) میں جا کر آتری، میں اس کی تعبیر کرتا ہوں کہ مدینے کی وبا جحفہ میں جا پہنچی۔

باب خواب میں تلوار ہلانا۔

(از محمد بن عمار از ابواسامہ از برید بن عبد اللہ بن ابی سہرہ از حدیث از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی سے مروی ہے وہ غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ تلوار ہلا رہا ہوں کہ اچانک وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، پھر جو ہلایا تو درست ہو گئی، چنانچہ اب ٹوٹنے کی تعبیر یہ ہے جو احد کے دن مسلمانوں پر آفت آئی (ستر مسلمان شہید ہوئے) اور درست ہو جانے کی تعبیر یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں مکہ مکرمہ فتح کرایا، اور مسلمانوں کی جمیعت بڑھ گئی ریان کا اجتماع ہوا۔

باب جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر دیکھے (خود ساختہ) خواب بیان کرے تو (قیامت کے دن) اسے یہ حکم دیا جائے گا کہ جو کے دو دانوں کو گرہ دے کر جوڑے اور وہ جوڑ نہ سکے گا (اس پر مار کھاتا رہے گا) اور جو شخص دوسرے لوگوں کی بات سننے کے لئے کان لگائے جس کا سنا وہ پسند نہ کریں یا بھاگتے پھریں، تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ بھلا دیا جائے گا اور جو شخص کسی جاندار کی تصویر

وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ أَمْرًا كَأَسْوَدَ آءٍ شَايِرَةٍ
الزَّائِسِ خَوَّجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ
بِمَهِينَةٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ لِقُلِّ إِلَيْهَا
بَاب ۲۶۲۔ إِذَا هُوَ سَيِّفًا فِي الْمَنَامِ۔

۶۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رُؤْيَا آتَى هَزْزُهُ
سَيِّفًا فَانْقَطَعَ مَدْرُكًا فَإِذَا هُوَ مَا
أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ
ثُمَّ هَزَزَتْهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنُ مَا
كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ
الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ۔

بَاب ۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَخَلَّمَ بِحُلُمٍ
لَمْ يَزَكْ كَلْفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَتَيْنِ وَ
لَنْ يَفْعَلَ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثٍ
قَوْمٍ وَهُمْ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ
مُبْتَدِئًا أَوْ فِيهِ الْإِنْتِكَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذِّبَ وَخَلَّفَ

أَنْ يَنْتَحِمَ فِيهَا وَلَيْسَ يَتَأَفَّحُ قَالَ
سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ كَذَبَ
فِي رُؤْيَاةٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ
الرُّمَّانِيُّ سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَوْلَهُ مَنْ صَوَّرَ مَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ
اسْتَمَعَ -

بنائے اس پر عذاب ہوگا اسے کہا جائے گا اب اس میں
جان بھی ڈال، وہ ڈال نہ سکے گا۔

سُفْیَان کہتے ہیں ایوب نے ہم سے یہ حدیث موصولاً
بیان کی، قُتیبہ بن سعید بحوالہ ابو عوانہ از قتادہ از عکرمہ از
ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بغیر دیکھے جھوٹا (فرضی)
خواب بیان کرے۔ آخر حدیث تک (گویا حدیث موقوفاً
نقل کی)

شعبہ نے بحوالہ ابو ہاشم رمانی از عکرمہ از ابو ہریرہ (موقوفاً) روایت کیا کہ جو شخص تصویر بنائے (جھوٹا) غور سے غور سے
فرضی خواب بیان کرے، نیز جو شخص کان لگا کر دوسرے لوگوں کی بات سُنے (آخر حدیث تک)

۶۵۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا
حَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّاسْتَمَعَ
وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ تَابَعَهُ
هَاشِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ

(از اسحاق از خالد طحان از خالد حذاء از عکرمہ) ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات
سُنے جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص تصویر بنائے
اسی طرح حدیث نقل کی (موقوفاً ابن عباس رضی اللہ عنہما سے)۔

خالد حذاء کے ساتھ اس حدیث کو ختام بن حسان فردوسی نے بھی عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے موقوفاً روایت کیا۔

۶۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمرَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَقْوَى الْفِرَآءِ
أَنْ يُرَى عَيْنُهُ مَا لَمْ يُبْرَأَ

(از علی بن مسلم از عبد الصمد از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن
دینار غلام ابن عمر از والدش) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بہتانوں میں
بڑا بہتان یہ ہے (کہ جو خواب آنکھوں نے) نہ دیکھا ہو کسی میری
آنکھوں نے دیکھا ہے۔

باب جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو کسی
بیان نہ کرے اور نہ تذکرہ کرے۔

۳۷۲۸۔ إِذَا رَأَى مَا يَكُونُ
فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا -

۶۵۵۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ
سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ
لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَمُرُّنِي حَتَّى
سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ
لَأَرَى الرُّؤْيَا ثُمَّ مَرُّنِي حَتَّى سَمِعْتُ
التَّيَّحِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا
الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ
مَآيُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ
وَرَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ
شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَسْتَفِئْ
فَلْيَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَانْهَى

بْنُ يَصْرَةَ - ۶۵۵۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمَةَ قَالَ رَأَوْنِي عَنْ
يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
أَخْبَدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا
فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ
بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّهَا
مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا
وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ -

بَابُ ۲۹۷ - مَنْ لَمْ يَرِ

الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَا بِلَادَا

(از سعید بن ربیع از شعبہ از عبد ربیع بن سعید) ابو
سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں اگر خواب دیکھا کرتا تو بیمار
ہو جاتا چنانچہ ایک بار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں
نے کہا میرا بھی یہی حال رہتا تھا، میں جب خواب دیکھا
کرتا تو بیمار ہو جایا کرتا تھا، حتیٰ کہ ایک بار آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کجاڑا دیکھا تو گرامی سنا آپ نے فرمایا اچھا خواب
اللہ کی طرف سے ہے، جب کوئی تم میں سے خواب دیکھے تو
اسی شخص سے بیان کرے جو اپنا دوست ہو اور جب بُرا
خواب دیکھے تو اس کی بُرائی سے اور شیطان کی بُرائی سے
اللہ کی پناہ مانگے اور تین بار (بائیں طرف) ہتھوٹھو کرے
اور کسی سے بیان نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و در اور دی از
یزید از عبد اللہ بن حباب) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی ایسا
خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے
اللہ کا شکر کرے اور (اپنے دوست سے) بیان کرے
اور اگر بُرا خواب دیکھے تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب
کرے اور کسی سے بیان نہ کرے اسے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے

اگر وہ بلا مُعْتَبَر غلط تعبیر دے تو اس کی

کَمْ يُصِيبُ

۶۵۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّذِيْلَةَ فِي الْمَنَامِ طَلَّةً تَنْطُفُ السَّمَانَ وَالْعَسَلُ فَأَدْعَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَأَلْمُسْتُكَثِرَ وَالْمُسْتَقِلَّ وَلَا دَاسِبِيٍّ وَأَصِلُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ آخِذًا بِهِ فَعَاوَتْ ثُمَّ آخِذًا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ آخِذًا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ آخِذًا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَأَنْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَأَعْبُرُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْ قَالَ أَمَا الظَّلَّةُ فَأَلْمُسْلَامُ وَأَمَا الذِّي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمَانِ فَالْقُرْآنُ حَدَّثَنِي تَنْطُفُ فَأَلْمُسْتُكَثِرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلَّ وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَبْلُ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ شَوْ

تعلییر سے کچھ اثر نہ ہوگا۔

(یحیی بن بکیر از لیث از یوسف عن ابن شہاب عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ابراہیم کا ایک ٹکڑا ہے جس میں سے گئی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں کسی نے بہت لیا کسی نے کم، اتنے میں ایک رسی ظاہر ہوئی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے، پہلے آپ آئے یا رسول اللہ اور اس رسی کو سمٹھا کر اوپر چڑھ گئے پھر ایک دوسرے شخص نے وہ رسی تھامی وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر تیسرے شخص نے تھامی وہ بھی اوپر چلا گیا پھر چوتھے شخص نے جب وہ رسی پکڑی تو وہ ٹوٹ کر گر پڑی لیکن پھر وہ جڑ گئی (وہ بھی چڑھ گیا) یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن ہیں خدا کی قسم اس کی تعبیر مجھے بیان کرنے دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کرو! انہوں نے کہا ابراہیم کے ٹکڑے سے مراد اسلام ہے اور شہد اور گئی جو اس میں سے ٹپکتا ہے اس سے مراد قرآن اور اس کی شہرتی ہے چنانچہ کوئی شخص بہت قرآن سیکھتا ہے کوئی کم۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکتی تھی اس سے وہ سچا طریقہ ہے جس پر آپ ہیں اور آپ اُسی پر قائم رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھالیں گے پھر آپ کے بعد اس طریقہ کو لے گا (جو آپ)

لہ الام بخاری کا مطلب اس باب کے لائن سے یہ ہے کہ اس فرقے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواب کی تعبیر وہی ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا ہے اسی طرح ابوداؤد و ترمذی کی یہ حدیث کہ خواب پہنچنے کے سر پہ ہے جہاں تعبیری کو واقع ہو گیا ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلا تعبیر دینے والا علم تعبیر عالم ہوا درست تعبیر وہی تب تعبیر اس کے بیان کے موافق ہوگی ورنہ جو شخص ٹھیک تعبیر دے اسی کے موافق تعبیر ہوگی ۱۲ منہ

يَا خُذْ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلَمُوا بِهِ
ثُمَّ يَا خُذْ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلَمُوا بِهِ ثُمَّ
يَا خُذْ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَقْطَعُ بِهِ ثُمَّ
يُؤْتِلُ لَهُ فَيَعْلَمُوا بِهِ فَأَخْبِرَ فِي يَأْتِ رَسُولُ
اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ أَنْتُمْ أَمَرْتُ أَنْتُمْ
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَبَتْ
بَعْضًا وَأَخْطَأَتْ بَعْضًا قَالَ فَوَ اللَّهُ
لَتُعَذِّبَنِي بِأَلَدِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمُ

بَاب ۳۷ تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا
بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

۶۵۵۹- حَدَّثَنَا مُوَكَّلُ بْنُ هِشَامٍ
أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ
أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو جَرَّادٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَتَا يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ لَا مَحَابِبَ هَلْ
رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُّؤْيَا قَالَ فَيَقْصُ
عَلَيْهِ مِنْ شَأْنِ اللَّهِ أَنْ يَقْصُ وَلَا تَكْ قَالَ
ذَاتَ عَدَاةٍ إِنَّكَ أَتَانِي لَكَيْلَةَ ابْنِ

خلیفہ ہوگا، وہ بھی مرنے تک اس پر قائم رہے گا، بعد ازاں دوسرا
شخص لے گا اس کا بھی یہی حال ہوگا، پھر تیسرا شخص لے گا تو
اس کا (خلافت کا) معاملہ کٹ جائے گا پھر چہرے کاٹ دیا جائے گا وہ بھی
ادھر چڑھ جائے گا، یا رسول اللہ فرمائیے آیا میں نے یہ صحیح
تعبیر دی یا غلط؟ آپ نے فرمایا کچھ تو صحیح تعبیر ہے کچھ
غلط، وہ کہنے لگے خدا کی قسم فرمائیے میں نے کیا غلطی کی؟
آپ نے فرمایا قسم مت کھا۔

باب ۳۷ صبح کی نماز کے بعد (طلوع آفتاب
سے پہلے) تعبیر دینا جائز ہے۔

(از مؤثر بن ہشام ابو ہشام از اسمعیل بن ابراہیم)

(از عوف از ابوربار) سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے بہت پوچھا کرتے کیا تم
میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ سمروہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جن کے لئے چاہتا وہ اپنا
خواب بیان کرتا۔ ایک صبح آپ نے فرمایا رات (خواب
میں) میرے پاس دو فرشتے آئے (جبریل اور میکائیل)
دونوں نے مجھے اٹھایا اور کہنے لگے چلئے۔ میں ان کے
ساتھ ہوا۔ چنانچہ وہ مجھے ایک شخص کے پاس لے گئے

لہ یعنی کئے کے قریب ہو جائیگا جب باغیوں نے حضرت عثمان کو بہت تنگ کیا تو ان کے دل میں آیا تھا کہ خلافت سے دستبردار ہو جائیں لیکن
انہوں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا عثمان جو کرتے اللہ نے تجھ کو پہنچایا ہے اس کو نہ آتا دیکھو انہوں نے بیدار ہو کر
عزم مصمم کر لیا کہ مرنے تک خلافت سے دستبردار نہ ہوں گے اور صبر کیا آخر شہید ہوئے ۱۲ منہ ۱۱۷۱ھ آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قہر کھانے پر بھی ان
کی قسم سنی کہ ان کی حالانکہ دوسری حدیث میں قسم کے سچا کرنے کا حکم ہے اس لئے کہ وہ حدیث اس موقع پر ہے جہاں قسم پوری کرنے میں کسی دینی قیامت سنا
اندیشہ ہوا اس خواب کی تفصیل بیان کرنے میں بڑے بڑے محدثین نے اس لئے آپ نے سکوت فرمایا تا سب سمجھا دوسری روایت میں اتنا زیادہ
چھ مصلحت ہے کہ چہرے پر نا ماضی کا اثر پڑا کیونکہ اس خواب سے آپ کو متحج ہوا کہ ایک مبرا خلیفہ آفتوں میں گزرتا رہوگا ۱۲ منہ ۱۱۷۱ھ اس باب کے لائن سے امام بخاری کی
بر غرض ہے کہ وہ جبر بعضوں نے کہا ہے کہ گور سے خواب بیان نہ کرنا چاہیے نہ سورج کھنکھانے سے بلکہ ان کا قول ہے دلیل ہے ۱۲ منہ ۱۱۷۱ھ میں ہے ابہا مطلب نکال کر

وَأَتَيْنَاهُمَا بُنْتَيْنَا فِي دَائِيهِمَا تَالَا لِي الْاُنْطَلِقُ
وَأَتَيْنَا لِي الْاُنْطَلِقْتُ مَعَهُمَا وَرَأَى آتَيْنَا عَلَى
رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَرَأَى آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ
بَصَرَةً وَرَأَى آخَرُ يَهْوِي بِالسَّخَرَةِ لِرَأْسِهِ
فَبَنَامُ رَأْسَهُ فَيَتَهَدُّ هَذِهِ الْحَجَرُ هُنَا
فَيَسْمَعُ الْحَجَرُ قِيَا حَذُّهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ
حَتَّى يَسْمُرَ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ
فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا ابْنِ
قَالَ قَالَا لِي الْاُنْطَلِقُ قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا قَاتَيْنَا
عَلَى رَجُلٍ مُسْتَأْنِقٍ لِقَفَاةٍ وَرَأَى آخَرُ قَائِمٌ
عَلَيْهِ بِكَتُوبٍ وَمِنْ حَيْدِي وَرَأَى آخَرُ يَهْوِي بِ
أَسَدٍ شَقِيٍّ وَجْهُهُ فَيُسْرِشِرُ شِدْقَهُ إِلَى
قَفَاةٍ وَمَخْرَجُهُ إِلَى عَاقَةِ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاةٍ
قَالَ وَرَبُّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ
يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْأُخْرَى فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ
مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ
ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِغَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا
كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا
فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَا هَذَا ابْنِ قَالَ قَالَا لِي الْاُنْطَلِقُ فَأَنْطَلَقْنَا
قَاتَيْنَا عَلَى مِثْلِ الْقَتُورِ قَالَ فَأَحْسِبُ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قِيَادًا فِيهِ لَعَطُ وَاسْوَاتُ

وہ آدمی لیٹا ہوا تھا۔ پاس ہی دوسرا شخص پھرتے کھڑا تھا۔ وہ پتھر اس کے سر میں مارتا ہے تو سر پھٹ جاتا ہے اور وہ پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا، وہ شخص وہی پتھر لینے کے لئے جاتا ہے، اتنے وقفے میں سر پھٹے ہوئے شخص کا سر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ پتھر پھر اس کے سر میں مار دیتا پھر اسی طرح کرتا (ایسا ہی برابر ہو رہا ہے) چنانچہ میں نے دریافت کیا یہ دونوں کون ہیں؟ سبحان اللہ۔ انہوں نے کہا چلے (ابھی نہ پوچھئے) بہر حال ہم (تینوں) پھر چل پڑے۔ ایک شخص کے پاس پہنچے جو پتھر لیٹا ہوا ہے اور اس کے پاس ایک دانشور (فرشتہ) لوہے کا گندول لئے کھڑے ہیں جس سے اس لئے ہوئے آدمی کا گلہ پھڑک اُٹا۔ پھاڑ ڈالتا ہے اور تھینے اور آنکھ کو بھی اسی طرح گندے تاک پھرتا رہتا ہے۔

عوف اعرابی کہتے ہیں کہ ابو رجاء راوی نے اس حدیث میں جو اے ذی نثر ذی نثر کے فیضی کہلے پھر منہ کی دھری طرف جا کر بھی اسی طرح کرتا ہے، جب ایک طرف کا چیرتا ہے تو دوسری طرف کا بالکل درست ہو کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے پھر اسے چیرتا ہے تو یہ درست ہو جاتا ہے (ایسا ہی برابر ہو رہا ہے) میں نے (اپنے ساتھی) فرشتوں سے پوچھا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں ؟ انہوں نے کہا آگے چلے ! چنانچہ ہم تینوں آگے چل پڑے ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح تھا۔

سکروین جنہاں کہتے ہیں میں سمجھا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس تمویہ شور ہو رہا تھا ہم نے

قَالَ قَاتِلْنِي فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَلَسْتُ
عَرَاكَ وَلَا ذَا أَهْرُ يَا تَبَّعُ لَهَبٍ مِّنْ أَسَلٍ
مِّنْهُمْ فَإِذَا أَنَا هُمْ ذَاكَ اللَّهَبُ مَوْصُوعًا
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هُوَ لَكُمْ قَالَ قَاتِلِي
الطَّلِيَّ انْطَلِي قَالَ قَاتِلْنِي قَاتِلْنِي عَلَى
لَهَرٍ حَبِيبُ أَتَيْتُكَ تَحْتَ يَمِينِي قَوْلُ أَحْمَرَ مِثْلِ
الدَّمِ وَإِذَا فِي التَّهَرِ رَجُلٌ سَابَّكَ يَسْتَبِمُ
وَإِذَا عَلَى شَيْطِ التَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ
حِجَارَةٌ كَثِيرَةٌ وَإِذَا ذَاكَ السَّابُّ يَسْتَبِمُ
مَا يَسْتَبِمُ ثُمَّ يَأْتِي ذَاكَ الذِّئْبُ قَدْ جَمَعَ
عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَنْفَعِرُ لَهُ فَسَاهُ
فَيُلْقِيهِ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ فَيَسْتَبِمُ ثُمَّ
يَرْجِعُ إِلَيْهِ مُحَلِّمًا رَجَعَ إِلَيْهِ فَعَرَاكَ
قَاهُ قَاتِلْنِي حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا
هَذَا قَالَ قَاتِلِي انْطَلِي انْطَلِي قَالَ
قَاتِلْنِي قَاتِلْنِي قَاتِلْنِي عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ التَّوَادُّ
تَكَرَّرَ مَا أَنْتَ رَأَى رَجُلًا مُّرَاةً وَإِذَا
عِنْدَكَ نَارٌ يَخْتَمُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ قَاتِلِي انْطَلِي
انْطَلِي قَاتِلْنِي قَاتِلْنِي عَلَى رَوْضَةٍ
مُعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ جُلُ قُورٍ لَرَبِيعٍ وَإِذَا
بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَلَهُ
أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا أَخْوَلَ
الرَّجُلُ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدٍ ابْنٍ رَأَيْتَهُمْ قَطُ
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هُوَ لَكُمْ قَالَ

جھانک کر دیکھا تو اس میں مرد ہیں اور عورتیں ہیں لیکن سب
ننگے اور جب ان کے پیچھے سے آگ کی لپک آتی ہے تو وہ چلاتے
ہیں میں نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟
انہوں نے کہا (حسب سابق) آگے چلئے (ابھی نہ پوچھئے!) غرض
ہم پھر روانہ ہو گئے اور ایک ندی پر پہنچے۔

سبرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اس کا پانی خون کی طرح
لال تھا اور ایک شخص اس ندی میں تیر رہا تھا۔ ندی کے کنارے ایک
ادب شخص کھڑا تھا جس نے اپنے سامنے بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے تھے
یہ شخص جوندی میں تیر رہا تھا تیرتے تیرتے اس کنارے والے شخص کے
پاس آتا اور اپنا منہ کھول دیتا وہ اس کے منہ میں ایک پتھر دے دیتا
تو پھر ندی میں چل دیتا پھر لوٹ کر آتا تو کنا ایسے والا شخص ایک
اور پھر اس کے منہ میں دے دیتا۔ غرض جب لوٹ کر آتا ہی ہوتا۔
میں نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں
نے کہا چلئے (ابھی نہ پوچھئے) غرض ہم تینوں چلتے چلتے ایک نہایت
برسورت شخص کے پاس پہنچے ایسا بد شکل کہ تم نے کبھی نہ دیکھا
ہوگا وہ آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا۔ میں
نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا
(ابھی آگے چلئے) (ابھی نہ پوچھئے) غرض ہم تینوں چلتے چلتے ایک
بہت گفنے سبز باغیچے پر پہنچے اس میں ہر قسم کے پھول تھے اس
کے درمیان ایک ایسے قد کا آدمی تھا اتنا لمبا کہ مجھے اس کا سر
دیکھنا مشکل ہو گیا اس کے گرد بہت سے لڑکے جمع ہیں اتنے
بہت لڑکے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے اپنے ساتھی فرشتوں
سے پوچھا یہ لمبا شخص کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں؟ انہوں
نے کہا چلئے (ابھی کچھ نہ پوچھئے) خیر ہم تینوں چل پڑے اور

قَالَ لِي الطَّلَبُ اَطْلُقُ قَالَ فَاِنْ طَلَقْنَاكَ اَتَهْتِكُنَا
 اِلَى رَوْصَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ اَرَدْ وَشَاءَ قَطُّ اَعْظَمُ
 مِنْهَا وَلَا اَحْسَنُ قَالَ قَالَا لِي اَرْقُ فِيْهَا
 قَالَ فَاَرْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلَى مَدْيَنَةٍ
 مَبْنِيَّةٍ بِلَبَنٍ ذَهَبٍ وَ لَبَنٍ فِضَّةٍ
 وَ اَتَيْنَا بَابَ الْمَدْيَنَةِ فَاسْتَشْفَعْنَا فَفَتَحَ لَنَا
 فَدَخَلْنَا اَمَّا فَنَتَلَقَا فَيَهْمَا رَجُلَانِ شَطْرَ مَدْيَنَةٍ
 كَا حُسَيْنٍ مَا اَنْتَ رَاَهُ وَ شَطْرَ مَكَّةَ فَيَهْمَا
 اَنْتَ رَاَهُ قَالَ قَالَا لَهُمَا اَذْهَبُوا
 فَفَعَلُوا فِيْ ذَالِكَ النَّهْرِ قَالَ وَ اِذَا اَنْهَرُ
 مُعْتَرِضٌ يَّجْعِرِيْكَ كَانَتْ مَاءُهُ الْمَحْضُ
 فِي الْبَيَاضِ فَذْهَبُوا اَوْ قَعُوا فِيْهِ ثُمَّ
 رَجَعُوا اِلَيْنَا كَذَّهَبَ ذَالِكَ السَّوَاءُ
 عَنْهُمْ فَصَارَ رَاْفِيْ اَحْسَنَ صُورَةٍ قَالَ
 قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ تَوْ هَذِهِ الْفَا
 مَا نَزَلَكَ قَالَ فَسَمَا بَصْرِيْ صُعْدًا اِذَا
 قَصُرَ مِثْلُ الرُّبَا بَلَاءُ الْبَيْضَاءِ قَالَ
 قَالَا لِي هَذِهِ مَنَزِلَاتُكَ قَالَ قُلْتُ
 اَمَّهْمَا بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ اَذَرَانِيْ فَاَدْخَلَنِيْ
 قَالَا اَمَّا اَنْ اَنْ فَلَآ وَ اَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ
 قُلْتُ لَهْمَا فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ مُسْنَدَ
 اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَاَيْتُ قَالَ
 قَالَا لِي اَمَّا اِنَّا سَمِعْنَا خَبْرَكَ اَمَّا الرَّجُلُ
 اِلَّا ذَلِ الَّذِي اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَتْلُو رَأْسَهُ
 بِالْحُجُوْقِ اِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ

ایک بڑے باغ پر پہنچے ویسا بڑا عمدہ باغ میں نے کبھی نہیں
 دیکھا۔ میرے ساتھی فرشتوں نے مجھ سے کہا اس باغ میں
 فلاں درخت پر چڑھ جا۔ ہم تینوں اس پر چڑھ گئے اور
 جاتے جاتے ایک شہر میں پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے
 بنایا گیا تھا۔ ہم نے اس شہر کے دروازے پر آکر دواڑے کو کھلوایا
 دروازہ کھولا گیا ہم اس کے اندر گئے وہاں ہمیں ایسے
 آدمی ملے کہ ان کا آدھا دھڑ نہایت خوبصورت ہے، اتنا
 خوبصورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو، اور آدھا دھڑ نہایت
 بدصورت ایسا بدصورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ میرے ساتھی
 فرشتوں نے ان سے کہا جاؤ اس ندی میں گر پڑو (غوطہ لگاؤ)
 وہاں ایک اور ندی دکھائی دی جو عرض کی جانب بہہ رہی تھی
 اس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا غرضیکہ وہ آدمی اس ندی
 میں کود پڑے پھر جو اوٹ کر پہاڑے پاس آئے تو ان کی بدصورتی
 بالکل جاتی رہی اور ان کا سارا دھڑ نہایت خوبصورت ہو گیا۔
 اب میرے ساتھی فرشتوں نے کہا یہ شہر جنت عدن (ہمیشہ
 رہنے کا باغ) ہے اور یہی آپ کا مقام ہے۔ میری آنکھ اوپر کی جاتی
 اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں سفید ابر کی طرح ایک محل ہے ان فرشتوں
 نے کہا یہ آپ کا گھر ہے۔ میں نے کہا اللہ آپ کو برکت دے مجھے
 چھوڑ دیجئے میں اپنے اس گھر میں چلا جاؤں، انہوں نے کہا نہیں
 ابھی آپ اس گھر میں نہیں جا سکتے (دنیاوی عمر ابھی باقی ہے)
 لیکن (عنقریب مرنے کے بعد) آپ اس میں داخل ہوں گے۔ میں نے
 کہا اچھا جو عجیب باتیں اس رات کو دیکھی ہیں ان کی حقیقت
 تو بیان کیجئے انہوں نے کہا ہاں اب ہم آپ سے ان کی حقیقت بیان
 کرتے ہیں پہلا شخص جو آپ نے دیکھا جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا
 یہ وہ شخص ہے جس نے دنیا میں قرآن سیکھ کر چھوڑ دیا تھا۔ فرض نماز کا

فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ مَعَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ
وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَشْرُشِرُ
شَدَقَةً إِلَى قَفَاةٍ وَمَنْخِرَةٍ إِلَى قَفَاةٍ
وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاةٍ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو
مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ
الْأَفَاقَ وَأَمَّا الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ
الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بَنَاءِ التَّنْوِيرِ
فَأَتَاهُمُ الرُّنَاةُ وَالْمَوَدَّيْنِ وَأَمَّا الرَّجُلُ
الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبِغُ فِي التَّهْنِ
يُلْقِمُ الْحَجَرَ فَإِنَّهُ أَحَلُّ الرِّبَا
أَمَّا الرَّجُلُ الْكُرْبِيُّ الْمَنَاءُ الَّذِي
عِنْدَ الشَّارِخِ ثُمَّ وَكَيْسَلَى حَوْلَهَا
فَرَأَتْهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَّا
الرَّجُلُ الضَّرْبِيُّ الَّذِي فِي الرَّدْضَةِ
فَرَأَتْهُ إِجْرَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
أَمَّا الْوَلَدَانِ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ
مَوْلُوهُ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ
بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَوْلَادُ
الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا

وقت قضا ہو جاتا وہ سویا رہتا اور وہ شخص
جس کے گلپھڑے، نچنے اور آنکھیں گدی تاک
چیرے جا رہے ہوتے وہ صبح کو گھر سے نکلتے ہی
ایک جھوٹی خبر تراشتا (لوگوں سے کہتا)
وہ خبر سارے جہان میں پھیل جاتی اور بنگے
مرد عورت جو تم نے تنور میں دیکھے وہ زانی مرد
اور عورتیں ہیں اور جو شخص ندی میں تیر
رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیئے جا رہے
تھے وہ سود خوار ہے اور وہ شخص جو آگ سلا
رہا تھا اور اس کے گرد روڑ رہا تھا وہ دوزخ
کا داروغہ ہے مالک نامی (ڈراؤنی شکل والا)
اور وہ لمبے شخص جو باغیچے میں بے غے وہ حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور جو
ان کے گرد ہیں وہ لوگ ہیں جو فطرت اسلام
(یعنی توحید) پر رہ کر انتقال کر گئے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مشرکوں کے
بچے جو نابالغ ہی مر جاتے ہیں وہ بھی ان میں شامل ہیں؟
آپ نے فرمایا لاں مشرکوں کے بچے بھی۔ اب دیکھو

لہٰذا کہنا کہ اگرچہ اسلام ہی کی فطرت پر ایمان ہے پھر ان بچوں کے گمراہ ہونے سے وہ مکرر ہو جاتا ہے اس لئے جو بچہ کسی ہی میں نہ جاتا ہے اس کا حکم وہی ہو گا جو مسلمانوں کی ہو گا
کہا ہے مشرکوں کی اولاد میں بہت اختلاف ہے کہ وہ کہاں رہیں گے اس حدیث سے تو نکلتا ہے کہ وہ بھی ہشتی ہیں اور قرین قیاس بھی یہی ہے کہ لے کر وہ
بے قصور ہیں اور وہی فطرت پر ایمان ہے بعضوں نے کہا اپنے اہل باپ کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں رہیں گے واللہ اعلم ۱۲
عہ سبحان اللہ یہ آپ کا خواب عجیب پیش گوئی ہے آت ساری دنیا میں تیز اور کمینیاں خاص کر یہودی اور عیسائی نیز انہیں نیاں جو گمراہ کن ہیں
کر رہی ہیں اور گمراہ کن انداز سے لکھ جاسے ہیں یہ تو اور بھی دین پر غلط تعلیم دی جا رہی ہے اس کی ہلاکت کا اندازہ کیجئے یہ حدیث کو شیعوں
کا حلقہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا اور اس کی سزا جو خواب میں بیان کی ۱۲ عبد الرزاق

وہ لوگ جن کا آدھا دھڑ خوب صورت تھا اور آدھا
دھڑ بد صورت یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے (دنیا میں)
اچھے اور بُرے سب طرح کے کام کئے، اللہ تعالیٰ نے
ان کی خطائیں معاف کر دیں بلکہ

الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا أَشْطَرَ مِنَ الْهَمِّ حَسَنًا
وَأَشْطَرَ مِنْهُمْ قَبِيحًا فَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ
خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا
تَجَادَرَدَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۔ سچان التبرکات کہ وہ جس سے اس کے کرم اللہ کے یا اللہ ہم کو اپنے ان غلاموں میں کر دے اور ہماری خطائیں معاف فرما ہم تو اس لائق بھی نہیں کہ
ان لوگوں میں گئے جائیں سر سے پائ تک ہم گناہوں میں مبتلا ہیں ہمارے پاس تو نیک عمل ایک بھی اس لائق نہیں ہے کہ تیری درگاہ میں پیش کیا جائے مگر
تو اپنی عنایت اور نوازش سے اگر قبول کرے تو یہ تیرا فضل اور احسان ہے ایک حادثہ میں ہے جب کوئی مسلمان اپنا خواب کسی سے بیان کرے تو وہ
یوں کہے خیال لےنا و شر لا عدائنا۔ یہ عبد الرزاق نے نکالا اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے طبرانی اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ آپ
صحت کی نماز پڑھ کر صبح سے پوچھتے تھے میں نے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ایک بار ابن زبیل نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا ہے آپ نے فرمایا
خیراً اتلقاہ و شراً تتوقاہ و خیر لہنا و شراً لعدائنا و الحمد لله رب العالمین تمہارے اس کی سند ضعیف ہے قطانی
نے کہا تعبیر دینے والے کو چاہیئے کہ طلوع اور غروب آفتاب اور زوال کے وقت تعبیر دے ہر طرح رات کو اور خواب اس وقت اختیار کرے
کہ لائیں ہو تیسے جب آدمی راست گو ہو اور ذہین ہو کر پورا دھوسوئے اور سوتے وقت والشمس واللیل والتین اور اخلاص
اور معوذتین پڑھ لے اور یہ دعا پڑھ کر کہے اللہم انی أعوذ بک من سیئ الاحلام واستبحر بک من تلاعب
الشیطان فی القیظۃ والبنام اللہم انی اسألك درئاً صالحةً صادقةً نافعةً حافظةً غیر منسیۃ اللہم
ادنی فی منامی صااحب اور عورت اور دشمن اور جاہل سے اپنا خواب بیان کرے بلکہ ایسے شخص سے تعبیر پوچھے جو دیندار عالم بدرجہ کا رہے
اور رازدار اور خیر خواہ جو ۱۲ مہ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ

التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اللہ کے فضل سے اٹھائیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب اس کے فضل و کرم سے اٹھائیسواں پارہ شروع ہوتا ہے

استیساواں پارہ ۲۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد

یعنی اس فتنے سے بچو جو صرف ظالموں تک محدود نہیں رہتا (بلکہ ظالم اور غیر ظالم عام و خاص سب اس میں پس جلاتے ہیں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی امت کو) فتنوں سے ڈراتے تھے، اس کا بیان۔

باب ۳۷ مَا جَاءَ فِي

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّقُوا فِتْنَةً

لَا تُصِيبُنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا

مِنْكُمْ خَاصَّةً وَكَامَنَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُحَذِّرُ مِنْ الْفِتَنِ

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الشَّرِّيّ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ

قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّا عَلَى حَوْضٍ أَنْتَظِرُ مَنْ يُبْعَثُ عَلَيَّ

فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي فَأَقُولُ أَمْسِئْ

فَيَقُولُ لَا تَقْدِرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرَى قَالَ

ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ

(از علی بن عبد اللہ از بشر بن شری از نافع بن عمر از ابن ابی

ملیک) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) میں اپنے ملنے والوں کیلئے

اپنے حوض پر منتظر رہوں گا، چنانچہ وہ لوگ آئیں گے ان

میں سے کچھ گرفتار کر لئے جائیں گے، میں عرض کروں گا

یہ لوگ میری امت میں سے ہیں، جواب آئے گا آپ کو

نہیں معلوم یہ لوگ اُن سے کئے تھے ابن ابی ملیکہ (اس حدیث

کو روایت کر کے) یوں دعا کیا کرتے، اے اللہ ہمیں ایسوں

لے غلطی سے مراد یہاں ہر ایک آیت ہے دینی ہویا دنیاوی لغت میں فتنہ کے معنی سونے کا گم میں تپانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا یا کھوٹا بن معلوم ہو کبھی فتنہ عذاب کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اس آیت میں دُونَ فِتْنَةٍ فِتْنَتُكُمْ کبھی آزمائے کے معنی میں ۱۲ منہ ۳۵۰ ہاں فتنہ سے مراد وہ گناہ ہے جس کی سزا عام ہوتی ہے مثلاً برائی دیکھ کر خاموش رہنا امر بالمعروف اور نہی المنکر میں سچ اور صداقت کرنا بھڑکنا اتفاقاً بدعت کا شیوہ جہاد میں سستی امام احمد دینار سے خط میں عبد اللہ بن صفیہ سے نکالا میں نے جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا تم ہی لوگوں نے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ بچا یا وہ مارے گئے اب ان کے خون کا دھبہ بھول کر آئے ہو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ آیت پڑھی وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً اور ہم کو یہ گمان نہ تھا کہ ہم ہی لوگ اس فتنہ میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ جو ہرنا تھا وہ چلا یعنی اس بلا میں ہم لوگ خود گرفتار ہوئے ۱۲ منہ ۳۵۰ ان کو آئے کہوں نہیں دیتے ۲ منہ ۲۵۰ یعنی اسلام سے مرتد ہو گئے حافظ نے کہا اس صورت میں تو کوئی اشکان نہ ہو گا اگرچہ یا دوسرے گناہ کا مراد ہوں تو بھی ممکن ہے کہ اس وقت حوض پر کئے سے روک دیئے جائیں پھر آگے چل کر آپ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں ہاں

كُرِّجَ عَلَيَّ اَعْقَابَنَا اَوْ نَفْسًا -

۶۵۶۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ

أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قُوطُكُمْ عَلَى

الْحَوْضِ لِكَيْ نَقْعَنَّ إِلَى رِجَالِكُمْ حَتَّى

إِذَا أَهْوَيْتُمْ لِأَنَّا وَلَهُمْ اخْتِلَافُ دُونِي

فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي

مَا أَحَدٌ قَدْ أَبْعَدَكَ -

۶۵۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِقٍ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي

حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

إِنَّا قُوطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ كَشْرَبَ

مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ

أَبَا الْبَرَدِ قَالَ أَنَا مِمَّا عَوَّضَهُمْ وَلَيْزِي

ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

أَحَدٌ تَهْمُهُ هَذِهِ أَفْئَالٌ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا

فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ

الْحَدِيثَ سَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ

کے بل لوٹ جائے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از مغیرہ از ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچ جاؤں گا پھر

تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے پاس پہنچیں گے

اور انہیں پانی پلانے کے لئے حوض کی طرف رُخ کروں گا تو

انہیں میری طرف سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں

گا پروردگار یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ ارشاد ہوگا آپ

کو معلوم نہیں کہ کیا کیا انہوں نے (آپ کے بعد) دین

(از یحییٰ بن یکریق از یعقوب بن عبدالرحمن از ابو حازم سہل

بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ

ہوں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں سے پئے گا اور

جو اس میں سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور کچھ لوگ

حوض پر ایسے آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں وہ مجھے پہچانتے

ہوں گے۔ پھر وہ (روک دے جائیں گے) مجھ میں اور ان میں

پروردگار ڈال دیا جائے گا۔

ابو حازم کہتے ہیں یہ حدیث جب میں نے نعمان بن ابی

عیاش سے روایت کی تو دریافت کرنے لگے کیا یہ حدیث اسی

طرح تم نے سہل سے سنی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں تو کہنے

لگے مگر میں شاید ہوں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ یہ روایت

لے معاذ اللہ میں نے یہ بات یعنی بدعت مکانا کہنا گناہ ہے ان بدعتوں کو پہلے آنحضرتؐ پاس لاکر پھر جوڑ دیا جائے گا اس سے یہ مقصود ہے کہ ان کو اس سے زیادہ سنی جو جیسے تھے ہیں سے قہقہہ تو دیکھئے کہ کہاں کوئی کلمہ بدعت ہو دوچار ہمارے ساتھ جب کہ لب بام رہ گیا۔ یا اس لئے کہ وہ مسلمانان کا حال پریشان اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں مسلمانوں کو شیطان جو جاویدت سے بھگتے ہوئے حضرت محمدؐ فرماتے ہیں کسی بدعت میں غفلت اور راہی کے سوا مطلقاً تو نہیں جاتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنا لازم کر لیا اس میں دن و رات دونوں کے فارمے ہیں۔ - وما علینا الا البلاغ -

مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتَلَ لِيَوْمٍ مَّا بَدَأَ لَوْ
بَعْدَ الْكَافِ قَاتَلَ قَوْلٌ سَمَحًا سَمَحًا لَمْ يَدَلَّ

کیا کیا نہی باتیں پیدا کر دی تھیں چنانچہ اسوقت کہوں گا وہ دور ہوں دور ہوں جنہوں نے میرے بعد دین میں بدعتیں پیدا کر لیں یہ
امت کے لوگ ہیں ارشاد ہوگا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد

باب ۳۲ قول النبی صلی

اللہ علیہ وسلم سَتَرُونَ بَعْدِي
أُمُورًا تُشْكِرُونَ بِهَا وَقَالَ عَبْدُ

اللہ بن زید قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم أَصْلَبُوا وَاحْتِ

تَلَقُّونِي عَلَى الْخَوْصِ

۶۵۶۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ لَمَعْتُ عَبْدُ اللَّهِ

قَالَ قَالَ كُنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِتَمَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُشْكِرُونَ

أُمُورًا تُشْكِرُونَ بِهَا قَالَ لَوْ أَفْهَمْنَا كَأَمْرَنَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْوَأَ إِلَيْهِمْ حَقُّهُمْ

وَسَلُّوا اللَّهَ حَقُّكُمْ

۶۵۶۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ

الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ

باب ۳۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار

(سے) یوں فرمانا تم میرے بعد ایسے ایسے کام دیکھو

گے جو تمہیں بُرے معلوم ہوں گے۔

عبداللہ بن زید بن عامر کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) یہ بھی فرمایا تم

حوض کوثر پر منجھ سے ملنے تک صبر کئے رہنا۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از اسماعیل بن زید بن وہب) عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے

فرمایا تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے (جو لوگ مستحق نہیں ہیں)

حکومت ملے گی تم محروم رہو گے) اور ایسی ایسی باتیں دیکھو گے

جنہیں تم بُرا (خلاف شرع) سمجھو گے صحابہ کرام نے عرض کیا ایسے

موقعے کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا اس وقت

کے حکام کو ان کا حق ادا کر دینا (زکوٰۃ وغیرہ) اور تم اپنا حق اللہ

سے مانگنا۔

(از مسدد از عبدالوارث از جہاد از البورجاء) ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہا اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدعت کے نام سے نفرت ہے یہ سنتے ہی کہ ان لوگوں نے دین میں نہی باتیں نکالی ہیں یا دین کی مصلی باتوں کو بدلتا کر وہ سری باتیں اختیار

کر لیں آپ کو غصہ جائے گا یا تو پہلے شفقت بھی یوں ارشاد ہوگا دور ہو دور ہو مسلمانو! اس حدیث سے تم سمجھ سکتے ہو کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کا دست شفقت

کون سا لون پر ہے؟ ان مسلمانوں پر جو میرات میں سنت کی پیروی کرتے ہیں اور بدعت پر چلنے والے لکھی ہی نہیں اور عبادت کریں سب پر کرا رہے ہیں کہ جب آنحضرت ہی

تاریخ ہونے کو ہم اپنی عبادت کو لیکر کیا کر سکتے ہیں؟ یا خاک میں جھونکیں گے ہم لوگوں کو یہ کوشش کرنا چاہیے کہ اعتقاد اور عمل دونوں میں سلف صالحین یعنی صحابہ

تابعین کے طریق پر رہیں اور پچھلے مشکلات سے جوئی باتیں اعتقادات میں اور اعمال میں نکالیں ان سب کو معتقد بنائیں ہم کو اپنے پیغمبر کی عنایت اور شفقت دکھائیں

ہمارے پیغمبر سے راہنی ہوں تو ہمارا بیڑا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲۸ھ یہ حدیث کتاب المغازی میں موصوفاً گذر چکی ہے ۱۲۸ھ یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کہ اللہ تعالیٰ کو

انصاف اور حق کی توفیق دے جسے توحید کی روایت میں ہے واللہ ان کے بدل تم پر وہ سرے حاکم جو عادل اور منصف ہوں مقرر کرے سلم اور بطرائق کی روایت میں یوں ہے بزرگ

اللہ ہم سے ان باتوں نہیں، آپ نے فرمایا نہیں جب وہ نماز پڑھتے رہیں معلوم ہوا جب مسلمان حاکم نماز پڑھنا بھی چھوڑ دے تو کچھ اس سے لڑنا اور اس کا خلاف کرنا درست ہو گیا

بے نمازی حاکم کی اطاعت ضروری نہیں اس پر اسلام کا اتفاق ہے ۱۲۸ھ

عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصِدُّ
فَاتَهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَبْرًا
مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً.

۶۵۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُمَرَ
حَدَّثَنِي أَبُو دَجَّاءَ الْعَطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ
فَلْيَصِدُّ عَلَيْهِ فَاتَهُ مَنْ فَارَى الْجَمَاعَةَ
شَبْرًا فَمَاتَ الْإِمَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً.

۶۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ خَلُفْنَا
عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَلَمَّا
أَصْلَحَ اللَّهُ حَدَّثَ بَعْدَ بَيْتِ يَنْفَعَكَ اللَّهُ
بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَايَعُنَا فَفَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ
بَايَعُنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشُوطِنَا

فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں حاکم کی کوئی بات ناپسند کرے
تو اسے صبر کرنا چاہیئے، اس لئے کہ بادشاہ اسلام کی اطاعت
سے جو شخص بالشت برابر باہر ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت
والی موت ہے۔

(از ابو النعمان از حماد بن زید از جعد ابو عثمان از ابو
رجاء عطاردی) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بادشاہ سے ایسی بات
دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بالشت
برابر بھی جماعت سے جدا ہو گیا اور اسی حال میں مرا تو اس کی
موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(از اسماعیل از ابن وہب از عمرو از بکیر از بسر بن
سعید) جنادہ بن ابی اُمیہ کہتے ہیں ہم عبادہ بن صامتؓ
کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بیمار تھے، ہم نے عرض
کیا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے آپ کوئی حدیث جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو بیان کیجئے خدا آپ کو اس سے
(یعنی حدیث سنانے سے) فائدہ عطا کرے، چنانچہ انہوں نے
کہا ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طلب فرمایا ہم
حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی، آپ نے بیعت میں ہم سے
یہ اقوال لیا کہ خوشی اور ناخوشی تکلیف اور آسانی ہر حالت میں

ملہ حافظ نے کہا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا اور کفر پر مرنے کا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جاہلیت والوں کا کوئی امام نہیں ہوتا اور اس کا بھی نہ ہو گا و دوسری روایت میں یوں ہے جو شخص جماعت سے بالشت برابر جدا ہو گیا اس نے اسلام کی رسی اپنے گروں سے نکال ڈالی ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمان
حاکم کو ظلم یا فاسق ہو اس سے بغاوت کرنا درست نہیں اور فقہاء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ ظالم حاکم کے ساتھ ردہ کار کافروں سے جدا کرنا درست ہے اور
اس کی اطاعت واجب ہے البتہ اگر مرکز کفر اختیار کرے تب اس کی اطاعت جائز نہیں بلکہ میں کو قدرت ہو اس کو اس کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے ۲۴۰
۱۱۱۱ امام احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ گو تم اپنے نہیں حکومت کا اقتدار مجھو جب بھی اس لئے مجھو چلو حاکم وقت کی اطاعت کرو اس کا حکم
سنو یہاں تک کہ اگر اللہ کو منظور ہے تو بن لوئے مجھو تم کو حکومت مل جائے ابن حبان اور امام احمد کی روایت میں ہے کہ گویہ حاکم تمہارا مال
کھالے تمہاری پیٹھ پر مار سکے (یعنی جب بھی صبر کرو) ۱۲۱

وَمَكَرْهُنَا وَعُسْرُنَا وَكَيْدُنَا وَكُنُوزُنَا عَلَيْكُنَّ
وَأَنْ لَا تُنَازِعُوا الْأَمْوَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَمُوتُوا
كُفْرًا بَوَّاحًا عِنْدَ كُفْرٍ مِنَ اللَّهِ فِيهِ
بُرْهَانٌ

۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ اسْتَحْبَلْتُ فَلَا تَأْؤَلُمْ تَسْتَعْلِفُنِي
قَالَ إِنَّكُمْ سَتَمُوتُونَ بَعْدِي أَثَرًا قَاصِدًا
حَتَّى تَلْقَوْنِي

باب قول النبي صَلَّى
عليه وسلم هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى
يَدَيِ أُعْيَلِيَّةٍ سَفَهَاءَ

۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ رَوْثِ بْنِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْدَانٌ قَالَ

آپ کا حکم مانیں گے اور بجالائیں گے خواہ ہماری حق تلفی ہو
(ہم محروم کئے جائیں اور دوسروں کو عہدے اور خدمات ملیں)
آپ نے یہی قرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے تم اس سے بھلا نہ کریں البتہ جب تم
علائیہ کفر کرتے دیکھو تو اللہ کے پاس تمہیں دلیل مل جائے گی یہ
(از محمد بن عمرو از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک) اسی
بن حنفیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے
فلاں شخص (عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) کو حکومت کا عامل (حاکم)
یا گورنر بنا دیا مجھے نہیں بتایا آپ نے فرمایا اتم (انصاری)
لوگ میرے بعد اپنی حق تلفیاں دیکھو گے لیکن (اس کے باوجود) مجھ
سے ملنے تک (قیامت تک) صبر کئے رہنا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
چند بیوقوف لڑکوں کی حکومت سے میری امت
کی تباہی آئے گی۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن
سعید) عمرو بن سعید کے دادا سعید کہتے ہیں میں مدینے میں مسجد
نبوی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا مردان بھی
موجود تھا، اتنے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم صادق مصدوق سے سنا ہے کہ قریش کے

ملہ اور اس سے لڑنے پر ہم کو راضی نہ ہوگا دوسری روایت میں یوں ہے جب تک وہ تم کو صاف اور صریح کفر کی بات کا
الہ کی نافرمانی کہے اس کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے ابن ابی حنیفہ کی روایت میں یوں ہے کہ رانیہ لوگ حاکم ہوں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم کریں گے جن کو تم نہیں چاہتے
اور دلیہ کا کہہ کرے جن کو تم برا مانتے ہو تو ایسے عاملوں کی اطاعت کرنا تم کو ضرر نہیں پہنچے جو قرآن یا اللہ کے پاس نہ رکھیں بل جانتے ہی اس سے بھاگنے اور اس کی مخالفت کرنے کی
تم کو سزا مل جائے گی اس سے بھاگنا کہ جب تک حاکم کے قول یا فعل کی کفری تاویل شرعی ہو سکے اس وقت تک اس سے بھاگنا یا اس پر غور نہ کرنا جائز نہیں البتہ اگر صاف اور صریح
وہ شرع کے مخالف حکم دے اور قیاساً سلام کے برخلاف چلے جب قیاس پر اعتراض کرنا اور انکار نہ مانے تو اس سے بھاگنا درست ہے اور وہی حکم دے کہ اگر ظالم حاکم کا مکر
کنا یا غرض اور فساد کے ممکن جو تب تو واجب ہے کہ اسے معزول کر دیا جائے ورنہ صبر کرنا چاہیے بعضوں نے کہا ابتداء تا قیاس کو اس کا بڑا نام درست نہیں، اگر حکومت
نے وقت عادل ہو کر فاسق ہو جائے تو اس پر ضرر نہ کہے میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ خروج اس وقت تک جائز نہیں جب تک
علائیہ کفر نہ کرے اگر علائیہ کفر کی باتیں کرنے لگے اس وقت اس کو معزول کرنا اور اس سے بھاگنا واجب ہے ۱۲ مہ

چند لڑکوں کو ہاتھوں میں امت کی تباہی ہوگی، مروان نے کہا اللہ کی لعنت ہو ایسے لڑکوں پر۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے لگے اگر میں چاہوں تو ان کے نام بیان کر دوں فلاں کے بیٹے اور فلاں کے بیٹے۔

عمر بن یحییٰ کہتے ہیں میں اپنے دادا کے ساتھ مروان کی اولاد کے پاس جایا کرتا، جب وہ شام کے مملک کے حاکم بن گئے تھے تو میرے دادا نے ان کے کم عمر لڑکوں کو دیکھ کر فرمایا شاید یہ لڑکے ہی اس حدیث کا مصداق ہوں ہم نے کہا آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

”ایک غریب بلا آنے والی ہے جس سے عرب کو سخت نقصان پہنچے گا“

(از مالک بن اسماعیل از ابن عیینہ از زہری از عروہ از زینب بنت ام سلمہ از ام حبیبہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوکر اٹھے تو چہرہ مبارک سرخ تھا فرمانے لگے لا الہ الا اللہ، ایک بلا جو نزدیک آپ ہی ہے اس کی وجہ سے عرب کو خسار ہی (ہلاکت) لاحق ہوگی بیٹے آج یا جوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سوراخ کھول دیا گیا سُنَیَان بن عیینہ نے نوے یا سو کا ارادہ کر کے ثبت لایا

أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَذِهِ أَهْجَى عَلَى يَدَيَّ عَلَيْهِ مَسْنُ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فَلَانٍ وَبَنِي فَلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَتُحِبُّ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكَوْا بِالشَّامِ فَإِذَا رَأَوْهُمْ عِلْمًا نَا أَحَدَانَا قَالَ لَنَا عَسَى كَهُوَ لَا أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ۔

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ۔

۶۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ فَحَمَّرَ أَوْبَهُهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبَيَّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَبُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ دُمٍ

لہ انہوں نے نام بنام حاکم کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے مگر فقہ کے ذکر کی وجہ سے بیان نہیں کر سکتے تھے نہ اس نے شک کی وجہ یہ بھی کہ ابو ہریرہ نے ان چھوکر دے کے نام نہیں بیان کئے تھے اور ابن ابی شیبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات لکھیں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں چھوکر دے کی حکومت سے اگر تم ان کا کہنا سنو تو یوں کی تباہی ہے اگر نہ سنو تو وہ تم کو تباہ کر دیں دوسری روایت میں ابن ابی شیبہ کے یوں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے حضرت ام حبیبہؓ کو تسلی کی کہ تم کو حکم دیا یا آپ کے متعلق کہ جائز رکھا یا اس سے خوش ہوا وہ بالافتقار ملعون ہے اور دین پرست سے باتیں ہوا کرتی ہیں اس پر اس کے مددگاروں پر سب پر لعنت ۱۲ منہ سے قسطلانی نے کہا اس بلا سے مراد وہ اختلاف ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں ہوا یا وہ جنگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر مومنین میں ہوئی ۱۲ منہ سے مراد وہ اختلاف ہے کہ داہنے ہاتھ کے کمانے کی اور سو کا اشارہ بھی اس کے قریب قریب ہے اسی وجہ سے شک ہوا ۱۲ منہ

الرَّهْرِيَّ عَنِ الرَّهْرِيَّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۵۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ
وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا تَنْزِلُ
فِيهَا الْجَهْلُ وَيُزْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ
فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ -

۶۵۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ
جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا
فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا تَنْزِلُ
فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ
فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ -

۶۵۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ
أَبِي دَاوُدَ لَسْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ -
۶۵۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ

حميد از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اعمش) شقیق کہتے ہیں میں عبد اللہ
بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، دونوں
نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب
کچھ پہلے ہی ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت نازل ہوگی اور
(دین کا علم اٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے
گی یہ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش) شقیق کہتے ہیں میں
عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا
تھا اتنے میں ابو موسیٰ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے، پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذر
چکی ہے۔

ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی خوں ریزی ہے

(از قتیبہ از جریر از اعمش) ابو داؤد کہتے ہیں کہ میں
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس
بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر حدیث بالاکا کی طرح بیان کیا۔
ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی قتل کرنا ہے۔

(از محمد از غندر از شعبہ از داؤد) ابو داؤد کہتے ہیں میں
سمعیہ ہوں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو

لے شیبہ کہ روایت کو امام بخاری نے کتاب الاطلاب میں اور یونس کی روایت کو امام مسلم نے صحیح میں اور لیث کی روایت کو طبرانی نے معجم اوسط میں اور زہری کے معجم کی روایت
کو بھی طبرانی نے معجم اوسط میں واصل کیا مطلب یہ ہے کہ ان چاروں نے معمر کا خلافت کیا انہوں نے زہری کا شیخ اس حدیث میں حمید کو بیان کیا اور امام بخاری کی دونوں
طریقوں کو جمع بھیجا جب کہ ایک طریق بیان بیان کیا اور ایک کتاب الاطلاب میں کیونکہ احتمال ہے کہ زہری نے اس حدیث کو سعید بن مسیب اور حمید دونوں سے سنا جو ۱۲۰ م

مروغا بیان کیا۔ قیامت کے قریب ہرج یعنی خون ریزی کے ایام آئیں گے۔ (دین کا) علم مٹ جائے گا۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہرج حبشی زبان میں خونریزی کو کہتے ہیں۔ ابو عوانہ بوالہ عاصم از ابو وائل روایت کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو وہ وقت معلوم ہے جس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ہے کہ اس وقت ہرج عام ہوگا؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بدترین لوگ وہ ہوں گے جو قیامت کے وقوع کے وقت زندہ ہوں گے۔

باب ہر زمانہ کے بعد دوسرا زمانہ نبوت پہلے زمانے کے برابر ہوتا ہے۔

(از محمد بن یوسف از سفیان) زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے ان سے حجاج بن یوسف کے مظالم کا شکوہ کیا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا صبر سے کام لو اس لئے کہ اس کے بعد جو زمانہ آئے گا وہ اس سے بھی بدتر ہوگا، اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گی یہاں تک کہ تم اپنے خدا سے جا کر ملو یہ حدیث میں نے آنحضرت سے سنی ہے یہ (از ابوالیمان از شعب ابی زرہری)

بَيْنَ يَدَي السَّاعَةِ آيَاتُ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِ الْعِلْمِ وَيُظْهِرُ فِيهَا جَهْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَالْهَوَاجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَعَلَّمُوا آيَاتَ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتُ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِ الْهَوَاجِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شَرِّ الرَّاكِبِينَ مَنْ تَدْرَكَهُمْ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ

باب ۳۷۳ لَا يَأْتِي زَمَانٌ

إِلَّا آتَى بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

۶۵۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ آتَيْنَا أَكْسَ بْنَ مَالِكٍ فَسَمِعُونَا إِلَيْهِ مَا كُنَّا مِنَ الْحَبَاكِيمِ فَقَالَ أَصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا آتَى بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَجُلًا سَمِعْتَهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

اس بارے کہ دین کے عالم گزر جائیں گے اور جولوگ باقی رہیں گے وہ بہترین دنیا کلمے میں موزن ہونگے ان کو دینی علوم کا بالکل شوق نہیں رہے گا۔ اس نسلے میں یہ آثار شروع ہو گئے ہیں لاکھوں مسلمان ہیں کہ اپنے بچوں کو صرف انگریزی تعلیم لانے ہیں قرآن و حدیث سے بالکل بے پروا رکھتے ہیں اور کچھ کچھ دین کے عالم رہ گئے ہیں قیامت کے قریب یہ بھی نہ رہیں گے علم دین کو بھی بھلا کر لوگ اس کی تحصیل چھوڑ دیں ۱۲ منہ سلہ کیونکر چلے لوگ قیامت سے پہلے اٹھ جائیں گے جیسے امام سلمے نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ تین کون طرف سے ایک ہوا جیسے کاجوڑ سے زیادہ لائے ہوگی اس کے گتے ہیں جس شخص کے دل میں دینی راہ پر بھی ایمان ہوگا وہ انکھ جائے گا۔ دوسری حدیث میں ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں اللہ تعالیٰ کہا جائے گا اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ایک حدیث میں ہے قیامت تک یہاں تک کہ ایک گروہ جن پر قائم رہے گا اس سے نہ نکلتا ہے کہ قیامت پہلے ان کو ہی قائم ہوگی کیونکہ اس حدیث میں قیامت تک سے یہ ارادہ ہے کہ اس کو چلنے تک جس کے گتے ہیں ہر ایک مومن پر واجب اور کفار ہیں وہ جائیں گے ان پر قیامت آئے گی ۱۲ قسطانی سلہ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ کبھی بعد کا زمانہ انکھ زمانہ سے پہلے ہو جائے مثلاً کوئی بادشاہ عادل اور متبع شرع پیدا ہو گیا جیسے عربین علیہ السلام نے ان کا زمانہ حجاج کے بعد تھا وہ نہایت عادل اور متبع سنت تھا کیونکہ ایک آدمی شخص کے عمل پر پیدا ہونے سے اس زمانہ کی فضیلت انکھ زمانہ پرانے ہونے کا حجاج کو ظالم تھا اگر اس کے زمانہ میں جیسے صحابہ امہ تابعین زندہ تھے وہ عربین پر اور کفر کے زمانہ میں زندہ نہ تھے تو حجاج کا زمانہ ان کے زمانہ سے اچھا ہوگا ۲۰ ہنہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
قَالَ سَمِعْتُ ثِيَابَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ ابْنِ الْحَارِثِ
الْفَرَّاسِيِّ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ دَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَدْبَقَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَرَمَا يَقُولُ
سُبْحَانَ اللَّهِ مَا ذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَوَائِنِ
وَمَا أَنْزَلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُدَوِّظُ صَوَاحِبَ
الْخُجُرَاتِ يُرِيدُ أَنْ ذَوَّاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّيَنَّ رَبُّ
كَاسِيَةً فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ -

بَاب ۳۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا
الْإِسْلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا -

۶۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا الْإِسْلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا

۶۵۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ
أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا الْإِسْلَامَ
فَلَيْسَ مِنَّا -

۶۵۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

دوسری سند (از اسماعیل از برادرش عبدالحمید از سلیمان
ابن بلال از محمد بن ابی عقیق از ابن شہاب از سند بنت حارث
فراسیہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت لیک
رات سوتے سوتے گہرا گہرا بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ اس
رات میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خزانے نازل کئے (جو مسلمانوں
کے ہاتھ آئے جیسے روم اور ایران کے خزانے) اور کیا کیا فتنے اور
فسادات نازل کئے گئے اور مجھے والیوں (ازواج مطہرات)
کو کون بیدار کرتا ہے تاکہ (اٹھیں اور) تہجد پڑھیں دیکھو
بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں لباس پہنتی ہیں لیکن وہ
آخرت میں تنگی ہوں گی (یعنی نیکیوں سے خالی ہوں گی) -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

جو شخص ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے
(مسلمانوں میں سے) نہیں -

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے بلکہ

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از بریدہ از ابو بردہ) حضرت ابو

موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں -

(از محمد از عبدالرزاق از معمر از سہام) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے بلکہ
سنت پر نہیں ہے اس لئے کہ ایک امر حرام کا ارتکاب کرتا ہے ۱۲ منہ

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتے ہوئے کوئی بات نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ شیطان صرف اشارے کے بہانے ہتھیار چلوا دے اور مسلمانوں کو قتل کر کے وہ دوزخ کے گڑھے میں جانے کا مستحق ہو۔

علی بن عبد اللہ کہتے ہیں ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا اے ابو محمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے وہ کہتے تھے کہ مسجد میں ایک شخص تیر لے کر گذرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نوکیں تھام لے "عمرو نے جواب دیا ہاں میں نے یہ حدیث سنی ہے بلہ

(از ابو الیمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد (نبوی) میں تیر لئے ہوئے گذرا، ان کی نوکیں کھل ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کی نوکیں تھام لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کے چھب جائیں۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب کون ہماری مسجد یا بازار میں تیر لے کر گذرے تو اس کی نوک تھام لے یا فرمایا اپنی جھیلی میں رکھ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس سے تکلیف پہنچے۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُهُ فِي يَدِهِ فَيَقْعُ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔

۶۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ أَبِي هَمَّامٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ دَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ دَسُّوا لِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

۶۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نِصْلَهَا فَأَمَرَ أَنْ يُأْخَذَ بِنِصْلِهَا لَا يَخْذِلُ مُسْلِمًا۔

۶۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيُقْبِضْ

لہ حافظ نے کہا احتمال ہے کہ محمد بن رافع ہوں کیونکہ امام مسلم نے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبد الرزاق سے روایت کیا ۱۲ منہ
کہ آپ نے نوکیں تھامنے کا اسی لئے حکم دیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ مسلمان کے گال جائے اس کو زخم پہنچے ۱۲ منہ

يَكْفِيهِ أَنْ يَبْصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
مِنْهَا شَيْءٌ -

باب ۳۸۳۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ -

۶۵۸۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا

شَيْقِقُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيَابُ الْمُسْلِمُ فُسُوقٌ

وَقِتَالُهُ كُفْرٌ -

۶۵۸۵- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمْعَ الشَّيْخِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا

بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

۶۵۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْرَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَ عَنْ رَجُلٍ أَخُو

باب ۳۸۳۸ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

”میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ

بن جانا۔“

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسلمان کو کالی دینا گناہ ہے اور اس سے (بلا وجہ شرعی) لڑنا

کفر ہے۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از واقد از والدش) ابن عمر

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع

میں فرما رہے تھے دیکھو میرے بعد کہیں ایک دوسرے کی گردنیں

مار کر کافر نہ بن جانا۔

(از مسدد از یحیی از قرہ بن خالد) ابن سیرین نے عبد الرحمن

بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابو بکرہ سے روایت کیا نیز ابن

سیرین نے ایک اور شخص کے متعلق سنا جس کے متعلق وہ کہتے ہیں

میرے نزدیک وہ عبد الرحمان بن ابی بکرہ سے افضل تھے انہوں نے

صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ لیں کافروں کا یہ افضل ہے جیسے کافر مسلمانوں سے ناحق لڑتے ہیں ایسے ہی اس شخص نے بھی کیا گویا کافروں کا

عمل کیا اس کا یہ طلب نہیں ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان سے لڑا وہ کافر ہو گیا جیسے تمام جہول کا مذہب ہے اس لئے کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا قَاتِلُوا قُلُوبَ الْفٰتِنٰہِ حَتّٰی

الْمُؤْمِنٰتِیْنَ اَقْتَتِلُوْا اَوْرَادُوْنَ کُفْرُوْنَ قَرَار دیا اور صحابہ نے آپس میں لڑائیاں کیں گو ایک طرف دلتے غفلتے اجتہادی میں تھے مگر کسی نے ان کو کفر

نہیں کہا بخود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ والوں کے حق میں فرمایا اِنْحَوْا اُنْحَوْا عَلٰی فَا تَعْلَمُوْنَ غُلَیْفًا خارجی مردود مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو کر سارے مسلمانوں کو

کافر قرار دینے لگے جس لئے تین مسلمان سمجھے اور کچھ لطف یہ کہ ان خارجیوں مردودوں نے ہی مسلمانوں کے سردار جناب علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا امام حسین کو بھی آڑوں

نے ہی شہید کیا حضرت عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ اور اہل جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر قرار دیا کہو جب یہ لوگ کافر ہوئے تو تم کو ہلاک کیاں سے نصیب ہوا امام

هُوَ أَفْضَلُ فِي أَنْفُسِهِ مِنْ عَبْدِ الْكَحْطَرِ بْنِ
 أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ
 فَقَالَ أَلَا تَذَرُونَنِي يَوْمَ هَذَا قَالُوا
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْمَقُ قَالَ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّكَ
 سَيُتَسَبَّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَكَيْسَ
 يَوْمَ الْخُرُوءِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ أَتَى بَلَدِي هَذَا أَكَيْسَتْ بِالْبَلَدَةِ
 قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ
 دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ
 وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
 هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا
 أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ
 اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْعَاثِمَ قَاتِلَهُ
 رَبِّ مُبَلِّغٌ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْ عَلَى لَدَى
 كَانَ كَذَلِكَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
 قَتْلًا أَوْ تَضْرِبَ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
 فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ حَرَقِ ابْنِ الْحَضَرَمِيِّ
 حُلِي حَرَقَهُ جَارِيَهُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ
 أَشْرَفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هَذَا
 أَبُو بَكْرَةَ يَرَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ

بھی ابو بکرہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے (یوم النحر کو منائیں) خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا تمہیں معلوم
 ہے یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام نے کہا اللہ اور اس کا رسول
 خوب جانتے ہیں، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سمجھے شاید
 آپ اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں؟ عرض
 کیا جی ہاں! پھر فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر (مکہ)
 نہیں؟ ہم نے کہا بے شک یا رسول اللہ حرمت والا شہر مکہ ہے
 آپ نے فرمایا تو یاد رکھو تمہاری جانیں مال، عزتیں اور بدن
 کے چمڑے ایک دوسرے پر اس طرح سے حرام ہیں جیسے اس
 دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں۔ سنو میں نے اللہ کا
 حکم تمہیں پہنچا دیا یا نہیں؟ ہم نے کہا بے شک آپ نے پہنچا
 دیا چنانچہ اس وقت آپ نے کہا یا اللہ گواہ رہ! اور (ہم سے)
 فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرے یہ الفاظ ان لوگوں
 تک پہنچا دیں جو موجود نہیں، اس لئے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
 جیسے کوئی بات پہنچانی جاتی ہے وہ اس بات کے سننے والے سے
 زیادہ اسے یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ کہتے ہیں آپ نے
 جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا
 دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافرنہ بن جانا۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ کہتے ہیں جب وہ دن آیا جس دن
 عبداللہ بن عمر و حضرمی کو جاریہ بن قطرہ نے (ایک مکان میں گھر
 کر) جلادیا تو جاریہ نے اپنے لشکر والوں سے کہا ذرا ابو بکرہ کو تو جھانکو
 انہوں نے کہا یہ ابو بکرہ موجود ہیں آپ کو دیکھ رہے ہیں عبدالرحمن بن ابی بکرہؓ

۱۔ کیونکہ یہ محدثین نے ناچار اور عاید اولیاء اللہ میں سے تھے ۱۲۔ منہ ۱۵۔ یعنی دوسرے مسلمانوں کو جو اس وقت وہاں حاضر تھے اتفاقاً ان مسلمانوں کو جو قیامت
 تک پیدا نہ کرے رہیں تھے ۱۳۔ منہ ۱۵۔ یعنی بعد کے لوگ جن کو حضرمی نے یہ حدیث پہنچائی ان سے زیادہ حافظانہ نقل ادا نہیں کئے اس کو خوب یاد رکھا ۱۴۔ منہ
 ۱۵۔ جب جاریہ نے لشکر والوں کی یہ گفتگو سنی کہ شاید ابو بکرہؓ ہتھیار سے مقابلہ کریں یا زبان سے جھڑپھلا کہیں تو ۱۶۔ منہ

قَالَ كُوْدُ خَلُوْا عَلٰی مَا بَہِشْتُمْ بِقَصَبِہٖ

کہتے ہیں مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ البوجہ نے کہا اگر تم لوگ رہنی چاہو گے

شکر والے، میرے گھر میں بھی گھس آئیں اور مجھے مانے لگیں تو بھی میں ایک بانس کی چھڑی ان پر نہیں چلاؤں گا۔

(از احمد بن اشکاب از محمد بن فضیل از والدش از علمیه)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر مرتد نہ بن جانا۔

٥٨٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّ وَالْبُعْدِيُّ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

٤٥٨٨ حَلَّتْ سَكِيمُ بْنُ خَرْبٍ

فَقَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَدْرٍ
سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ

سَمِعْتُ أَبَا رَزَاحَةَ بَنِي سَكْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ جَدِّي يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَتُ

النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي مُفَادًا

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ .

باب ۳۹ قول النبی صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِتْنَةٌ

الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

٤٥٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

فَقَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

۱۵ چہ جائیکہ ہفتیار سے لڑوں کیونکہ البکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

ایک ایسا فتنہ ظاہر ہوگا کہ اس وقت اپنی جگہ

بیٹھا یعنی والا آدمی کھڑے ہو جانے والے سے بہتر ہوگا

را از محمد بن عبید اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش از ابو

سلمه بن عبد الرحمن از ابوهریره رضی اللہ عنہ نیز ایرامیم بن

۱۔ چہ جائیکہ ہتھیار سے لڑوں کیونکہ ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث میں ہے کہ کربلا میں کو مارنا اس سے بڑھا کہ قرعہ علی المرتضیٰ بن عمر و حفصہ کا قصہ یہ ہے کہ وہ معاویہ کا بھیجا ہوا لبرے میں آئے تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ لبرے والوں کو قتل ہی اغوا کر کے حضرت علی کا مخالف کرائے حب حضرت علیؓ نے بے ہمتا سے جواب دیا کہ تم کو اس کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا حفصہؓ ایک مکان میں چھپ گیا جاری نے اس کو بھیج کر مکان میں آگ لگا دی اور حفصہؓ مکان سمیت ہل کر باہر نکلے اور اس وقت معاویہؓ کا سپہ سالار ابی شیبہ ازطبی نے کالاکر عبداللہ بن عباسؓ کو جو حضرت علیؓ کی طرف سے لبرے کے حاکم تھے وہ وہاں سے نکلے اور زیاد بن سمیہ کو اپنا خلیفہ کر کے اس وقت معاویہؓ نے موقع پا کر عبداللہ بن عمر و حفصہؓ کو بھیجا کہ جا کر لبرے پر قبضہ کر لے وہ بنی تمیم کے محلہ میں اترا اور حضرت عثمانؓ کے طرف دار جو لوگ تھے وہ اس کے شریک ہو گئے زیاد نے حضرت علیؓ کو اس واقعہ کی خبر ک اور مدد چاہی جن حضرت علیؓ نے پہلے امین بن سبیح ایک شخص کو روانہ کیا لیکن وہ غاسے مار ڈالا گیا پھر جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انہوں نے حفصہؓ کو اس کے چالیس یا ستر رقعات سمیت ایک مکان میں گھیر لیا اور اس مکان کو آگ لگا دی حفصہؓ اور اس کے ساتھی سب جل کر خاک ہو گئے ۱۲۸

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ

أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ

فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ

فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُنَاقِشِ وَالْمُنَاقِشُ فِيهَا خَيْرٌ

مِنَ السَّاعِي مَنْ كَشَرَفَ لَهَا كَشَرَفُهُ

فَمَنْ وَحَدَّ فِيهَا مَلْحَأَ أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدَّ بِهِ

۶۵۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

يُسَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ

الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ

فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُنَاقِشِ وَالْمُنَاقِشُ فِيهَا خَيْرٌ

مِنَ السَّاعِي مَنْ كَشَرَفَ لَهَا كَشَرَفُهُ فَمَنْ

وَحَدَّ مَلْحَأَ أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدَّ بِهِ

بَابُ ۳ إِذَا انْتَفَى الْأُمِّيُّ

بِسُفِيهِمْ

۶۵۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زُحَلٍّ لَمْ يُسَيِّهْ

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لِيَا لِي الْفِتْنَةُ

سعد نے جو اہلہ صراح بن کیسان از ابن شہاب از سعید بن مسیب

روایت کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کسی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹہ رہنے والا

شخص کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا چلنے والے

سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص دور

سے انہیں جھانکے گا وہ اسے بھی سمیٹ لیں گے۔ اس وقت

جس کس کو کوئی پناہ کی جگہ یا پناہ کا مقام مل سکے وہ اس میں

چلا جائے گا

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کسی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹہ رہنے والا کھڑے

رہنے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور

چلنے والا دوڑنے والے سے (بہتر ہوگا) جو شخص ان (فتنوں) کو

جھانکے گا وہ ان میں مبتلا ہو جائے گا (اس وقت) جو شخص پناہ

کی جگہ دیکھے وہاں پناہ حاصل کرے۔

باب جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک

دوسرے کے مقابلے میں آجائیں۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد از شخص غیر معروف)

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں زمانہ فتنہ میں (جنگ صفین و

جمل میں) اپنے ہتھیار لگا کر نکلا۔ رستے میں حضرت ابو بکرہ رضی

لہ آفت میں مبتلا ہوئے ۱۲ منہ ۱۲ تاکران فتنوں سے محفوظ رہے مراد وہ فتنہ جو مسلمانوں میں آپس میں پیدا ہوا اور یہ نہ مسلم ہو سکے کہ حق کس طرف ہے یا بدعت

میں گوشہ گیری بہتر ہے بعضوں نے کہا اس شخص سے ہجرت کر جائے جہاں ایسا فتنہ واقع ہو کر وہ آفت میں مبتلا ہو جائے اور کوئی اس کو مانے آئے تو ہتھیار مارا جائے جو مسلمان ہو

یا نہ اٹھائے بعضوں نے کہا اپنی جان یا مال بچا سکتا ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جب کوئی گمراہ امامت یا جمعی ہو جائے تو امام کے ساتھ ہو کر اس سے لڑنا جائز ہے جیسے

حضرت علیؑ کی خلافت میں ہذا اور اکثر ائمہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے ساتھ ہو کر امیر معاویہ کے باغی گمراہ سے مقابلہ کیا اور یہی حق ہے مگر بعض صحابہ جیسے سعد

ادریس رضی اللہ عنہ اور ابو بکرہؓ و دونوں فریق سے الگ ہو کر گمراہ بن گئے ۱۲ منہ ۱۲ یہ شخص عمرو بن عبید تھا معتزلہ کا سردار۔ محدثین نے حدیث کی روایت میں ۶۱ کو

غور فرما دیا ہے بعضوں نے کہا چشم بن حسان فردوسی تھا ۱۲ منہ ۱۲ تاکران حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شریک ہوں ۱۲ منہ

فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ آيِنُ تُرِيدُ
قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَةَ ابْنِ عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَوَا جَهْدَ
الْمُسْلِمِينَ بِسَيْفَيْهِمَا فَيَكُلَاهُمَا مِنْ
أَهْلِ الْقَارِيَةِ قِيلَ فَمَهْلُ الْقَارِيَةِ فَمَا
بَالُ الْمُقْتُولِ قَالَ إِنَّكَ أَرَادَ قَتْلَ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ كُذِّبَ هَذَا
الْحَدِيثُ لَا يُؤْتَى وَيُؤْتَى عَنْ عَبْدِ
وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُجَدِّثَ ابْنِي بِهِ فَقَالَ
إِنَّمَا دَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْحَسَنُ عَنِ
الْأَحْنَفِ بْنِ قَلْبِسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ .

۶۵۹۲ - حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ وَهَيْشَامُ بْنُ مُعَلَّى
زَيْدًا عَنْ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ
مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَرَوَاهُ بَحَّازُ بْنُ عَبْدِ
الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ
عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ
رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

طے انہوں نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لئے
جاتا ہوں۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (کوٹ جا) آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر
لڑ پڑیں تو دونوں دوزخی ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا جو قاتل ہو وہ
تو دوزخی ہوگا مگر جو مارا گیا (یعنی مقتول) وہ دوزخی کیسے ہوا؟
آپ نے فرمایا (وہ بھی دوزخی ہے) وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی
نیت رکھتا تھا۔

حماد بن زید کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس
ابن عبید سے بیان کی تاکہ وہ دونوں یہ حدیث مجھ سے بیان کریں ،
انہوں نے کہا اس حدیث کو حسن بصری نے بحوالہ احنف بن قیس از ابوبکرہ
رضی اللہ عنہ درست کیا۔

(از سلیمان از حماد) یہی حدیث مروی ہے۔

مؤمل بحوالہ حماد بن زید از ایوب و یونس و ہشام و علی
بن زیاد از حسن از احنف از ابوبکرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کرتے ہیں۔ معمر نے بھی اس حدیث کو ایوب سے روایت
کیا۔ بکار بن عبدالعزیز نے اسے اپنے والد سے انہوں نے
ابوبکرہ سے روایت کیا (اسے طرانی نے وصل کیا) عندد بحوالہ
شعبہ از منصور از ربیع بن حراش از ابوبکرہ از آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری نے
بھی اس حدیث کو منصور بن معتمر سے روایت کیا، نیز یہ
روایت مرفوع نہیں ہے۔

۱۔ ترجمہ کیا ابوبکر احنف بن قیس نے حسن بصری سے روایت کی جو احنف کا نام چھوڑ دیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو سلیمان
وصل کیا اور امام احمد نے ۱۳ منہ ۱۴ انہوں نے حسن سے انہوں نے احنف بن قیس سے اس کو مسلم اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ طرانی کے الفاظ یہ ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فتنة كانت في القتال والمقتول في التامان المقتول قد اذ قتل القاتل ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابوبکرہ نے وصل کیا ان کے (بقیہ صفحہ ۱۹۷)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُقْلَيْنِ
عَنْ مَنصُورٍ-

باب ۳۷ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا أَلْمَسَ بَنُوكُنْ جَمَاعَةً-

۴۵۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُسَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ أَحْمَرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَةَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ أَنْ يُدْرِكَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي حَاثِلَةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهِ هَذَا الْخَيْرُ فَمَلُّ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دُخْنٌ قُلْتُ وَمَا دُخْنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هُدًى يَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَشْكُرُ قَالَ قُلْتُ فَمَلُّ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ وَمَا عَلَى أَبْوَابِ

باب جب کسی شخص کی قیادت پر اتفاق نہ ہو۔

(از محمد بن ثنی از ولید بن مسلم از ابن جابر از بسیر بن عبید اللہ احمر کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر و شر کی متعلق پوچھتے تھے مگر میں شر کے متعلق پوچھا کرتا مجھے ڈرتھا کہ کہیں وہ مجھ میں نہ سما جائے (ایک دن) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے تو خدا تعالیٰ ہم پر خیر اور بھلائی نازل کی (اسلام قبول کرنے کی توفیق دی) اب اس خیر و صلاح کے بعد کیا پھر شر اور شرابی پیدا کی گا؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا پھر شرابی کے بعد پھر بھلائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کیا دھواں کیا؟ تو فرمایا وہ لوگ میرے احکامات اور طور طریقوں پر پوری طرح نہ چلیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور کچھ بری خلاف شرع۔ میں نے عرض کیا پھر اس خیر کے بعد بُرائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں اس وقت دوزخ کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے جو شخص ان کی بات مانے گا

«تفسیر حاشی صغیر سابقہ») الفاظ یہ ہیں اذا التقى المسلمان عمل احدهما على صاحب السلاح فماذا اقبل فوقها فيما جئنا جميعا نحو قوله من جب دو مسلمان آپس میں بیڑ جائیں ایک دوسرے پر سبھا راٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کناکے لگ گئے اگر غن ہو جائے (یعنی دونوں میں سے کوئی مارا جائے تو دونوں دوزخ میں گریں) ۱۲ منہ ۱۵ انہوں نے یہی سے انہوں نے ابوبکر سے ۱۲ منہ ۱۷ بلکہ ابوبکر کا قول ہے اس کو ساقی نے نکالا اس لفظ سے اذا حمل الرجلان المسلمان السلاح احدهما على الآخر فماذا اقبل احدهما الآخر فماذا اقبل في النار ۱۸ منہ (حواشی صفحہ ۱۷۵) ۱۹ یعنی غافل بھلائی نہ ہوگئی قلت اور کدورت برائی کی جس ملی ہوگی ۲۰ منہ ۲۱ گو نظر پر اسلام کا دعویٰ کریں ۲۲ منہ ۲۳ عذیب نے کہا پہلی برائی سے وہ فتنے مراد ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد ہوئے اور دوسری بھلائی عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور ان کے بعد کا زمانہ اس زمانہ میں کوئی خلیفہ عادل ہوتا متبع سنت کوئی ظالم ہوتا بدعتی جیسے خلفاء عباسیہ میں مامونہ شیخ بڑا ظالم اور متبع شیعہ کا مخالف گذرا پھر متوکل علی اللہ اچھا گذرا اس نے امام احمد کو قید سے خلاص دی اور معتزلہ کی خوب سرکوبی کی معتزلے نے کہا پہلی برائی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل دوسری بھلائی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ مراد ہے اور دھواں سے خارجیوں اور رافضیوں کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے دوسری برائی سے بنی امیہ کا زمانہ مراد ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہرمز میں برا بھلا کہا جاتا ۲۴ منہ

جَهَنَّمَ مَنْ آجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَدْ كُفِرَ فِيهَا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ
مِنْ جِلْدَيْتِنَا وَيَسْكَلُهُمْ بَأْسُنَا قُلْتُ
فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلُومُ
جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ
يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَمِلْ
بِذَلِكَ الْبَرِّ كُلِّهَا وَكُونَ تَعَصُّ بِأَصْلِ
شَجْوَةٍ حَتَّى يَذُرَكَ الْوُتَّ وَأَنْتَ
عَلَى ذَلِكَ -

بس اسے دوزخ میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ
ان لوگوں کی صفت تو بیان فرمائے (تاکہ ہم انہیں پہچان لیں)
آپ نے فرمایا یہ لوگ (بظاہر) تو ہماری جماعت (یعنی مسلمانوں
میں سے ہوں گے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں یہ
زمانہ دیکھوں تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور امام (امیر یا حاکم) کے
ساتھ رہنا، میں نے عرض کیا اگر اس وقت جماعت نہ
ہو نہ امام ہو۔ فرمایا تو پھر ان کل فرقوں سے الگ رہ (جنگل
میں دور دراز چلا جا) اگرچہ وہاں (کچھ کھانے کو نہ ملے تو) ایک

درخت کی جڑ موت تک چبانا رہے (تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے)۔

باب ۳۴۲۲ مِنْ ذِكْرَةِ أَنْ

يُكَلِّمُ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلُمِ

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَسودِ قَالَ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي الْأَسودِ

باب ۳۴۲۲ ظالموں اور مفسدوں کی جماعت

بڑھانا منع ہے

(از عبد اللہ بن یزید از حیوہ وغیرہ از ابوالاسود)

دوسری سند راز لیت از ابوالاسود) مدینے والوں

کو بھی ایک فوج بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ میرا نام بھی اس فوج میں

۱۔ اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی اور اصلاح کا دم بھرنے کے لئے حقیقت منافع اور دنیا باطن اور خواہ اسلام ہوں گے وہ کفار کا تقرب حاصل کرنے کیلئے دیکھ رہے ہیں چاہیں گے کہ ان
اسلام کی بیخ کنی ہو جائے اور مسلمانوں میں جو کچھ رہی ہو اسلام کی محبت باقی ہے وہ میں نہ رہے ظاہراً اور باطناً ہر طرح نصالہ کی خیر خواہ ہیں چاہیں اور معاشرت اور کلمہ و دوا
اور ہر امر میں ان کی تقلید اختیار کر لیں تو اپنی قوم کو نقص نہ کر کے ایک دوسری قوم میں غرق ہو جائیں اور غرق ہونے کو اپنی قوم کا کوئی نام و نشان بجز مصیبت و تاراج کا دیکھیں
باقی نہ رہے جان اللہ اگر کوئی عامل شخص قدرہ بھی خود کرے تو یہ سمجھ لیا کہ یہ لوگ مسلمانوں کے ہی خواہ نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے سب سے بے نام و نشان تو کہیں مٹانا چاہتے ہیں
مسلمانوں کا وہ شخص خیر خواہ ہو سکتا ہے جو اسلام کے اصولوں اور اعتقادات کی مضبوطی میں کوشش کرے مسلمانوں کو عموماً قرآن اور حدیث اور سنت پر کتابیں پڑھنے پر مجبور کرے بالفرض
اگر مسلمانوں نے اسلام کے اصولوں اور اعتقادات کو چھوڑ کر دنیا میں کما فی اور لاء بھی گئے تو کیا فائدہ چھوڑا جو صحیح مسلمان ہی نہ رہے مسلمان رہ کر دنیا و دنیاویات کریں تو اس کو
اسلامی ترقی کہہ سکتے ہیں ۱۲۔ منہ ۱۱۔ یہ بھی سے ترجیحاً باب ۳۴۲۲ میں لوگوں میں اتفاق نہ ہوا اور انہوں نے کسی کو یا اتفاق امام نہ بنایا جو تو ایسی حالت میں کیا کر دیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی تھی ہمارے زمانے میں بھی درہی بات ہو رہی ہے مسلمانوں کا کوئی امام نہیں ہے جس کی بالاتفاق وہ اطاعت کریں
اس کی بات مانیں ہر فرقہ نے اپنے مولویوں پر مشرور کرنا بنا کر خلیفے کوئی کسی کی نہیں سنتا ۱۲۔ منہ ۱۱۔ یعنی ان کی جماعت میں جابر و شریک ہونا ان کی تعداد بڑھنا منع ہے ایسی ہی ہے
رضی اللہ عنہ سے فرمانبرداری کی جو شخص کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے وہ انہیں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے کاموں سے رہی ہو وہ گیا خود و کام کر رہا ہے
۱۳۔ وغیرہ ابن ابیہم مراد ہے وہ ضعیف ہے ۱۲۔ منہ

قَالَ قُطَيْبٌ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثَ وَاسْتَبْنَتْ
فِيهِ فَلَقِيَتْ عِكْرَمَةَ فَأَخْبَرَتْهُ فَهَبَا فِي
أَسَدِ التَّهْمِي ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَتَّاسٍ
أَنَّ أَكْثَرَ مَنْ أَمْسَلُوا مِنْ الْمُشْرِكِينَ
فِي كَثْرَتِهِمْ سَوَادُ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي الشَّهْمُ فَيُؤْخَرُ
فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرِبُ
فَيَقْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ
تَوَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

بَاب ۳۴۳ إِذَا بَقِيَ فِي

مَحَالَةٍ مِنَ النَّاسِ

۵۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ
ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ
الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَزَلُّ فِي
جَدْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ
ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الشُّكَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَجُلٍ
قَالَ يَتِمُّ مِنَ الرَّجُلِ التَّوَمَّةُ فَتَقْبَضُ الْهَامَةُ
مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ
ثُمَّ يَتِمُّ مِنَ التَّوَمَّةِ فَتَقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا
أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ النِّجْلِ مَجْجِدٌ وَحَرَجَةٌ

لکھا گیا پھر میں عمرہ سے ملا ان سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے
اس فوج میں شریک ہونے سے سخت منع کیا اور کہنے لگے مجھ سے
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مشرکوں کے ساتھ کچھ
مسلمان بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ان کی عجا
بڑھانے کے لئے نکلے پھر (مسلمانوں کی طرف سے) تیرا کر انہیں
لگتا یا تلوار کی ضرب پڑتی وہ مارے جاتے ان کے متعلق اللہ
نے (سورہ نسا کی) یہ آیت نازل کی ان الذین تو فاصم الایہ
یعنی جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گنہگار ہیں الایہ

بَاب ۳۴۴ وَهَبُ مَا فِي

طَرَحَ رَجُلٌ (رَجُلٌ دِينَ) رَهْ جَائِسٌ

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعش از زید بن وہب) خذیفہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو
حدیثیں بیان فرمائیں ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا دوسری کے
ظہور کا انتظار کر رہا ہوں آپ نے فرمایا صفت دیانتداری انسانوں
کے دلوں کی جڑ پر نازل ہوئی رہیدائش ہی سے دل میں موجود
ہوتی ہے پھر انہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی (تو
سونے پر سہاگہ دیانتداری اور ایمانداری منبھوٹ ہو گئی) اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس امانتداری کے مفقود ہو جانے کے
متعلق بھی پیش گوئی کی اور فرمایا آدمی سو جائے گا پھر امانتداری
اس کے دل سے اٹھالی جائے گی لیکن اس کا نشان ایک سیاہ
داغ کی طرح رہ جائے گا پھر سوئے گا (تو رہی بھی دیانتداری اٹھا
لی جائے گی) تو اس کا ہلکا نشان آبلے کی طرح رہ جائیگا جیسے

۱۔ یعنی عبد اللہ بن زبیر کی خلافت میں تمام والوں سے تمنا کرنے کے لئے ۱۲ منہ سے مطلب حکمہ کا یہ ہے کہ مسلمان مسلمانوں سے لڑنے کے لئے نہیں نکلے تھے بلکہ
کادوں کی جماعت بڑھانے کے لئے تھے یہی اللہ تعالیٰ نے ان کو ظالم اور گنہگار فرمایا اس اسی قیاس پر جو نیکو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے نکلے گا اس کے ساتھ جو گنہگار
و گنہگار ہوں گا اس کی نیت مسلمانوں سے جنگ کرنے کی نہ ہو ۱۲ منہ

عَلَى رَجُلِكَ فَصَبَّ قَسْرًا كَمَا مُنْتَبِرًا وَنَسِي
فِيهِ لَهْفًا وَنَحْبًا يَتَبَايَعُونَ
فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُوَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ
إِنَّ فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ
لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْلَمَهُ وَمَا
أَجْلَدَكَ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ
خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى
زَمَانٍ ذَلَّ الْأَبْيَارُ فِيكُمْ بَايَعْتُ
لَكُنْ حَتَّى مَسْلَمًا رَدَّكَ عَلَى الْإِسْلَامِ
وَأَنْ كَانَ نَصْرُ النَّبِيِّ رَدَّكَ عَلَى سَاعِيهِ
وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا فُلَانًا
وَفُلَانًا -

بَابُ ۳۴۴ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

۹۶-۹۵- حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَّ حَتَّى عَلَى
عَقْبِكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُوكَ اللَّهُ
فَكَرِهَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَنَ لِي فِي الْبَدْوِ

تو ایک انکار اپنے پاؤں پر لگائے اور چھالا پڑ جائے وہ پھولا ہوا دکھائی
دیتا ہے مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اور (قیامت کے قریب) یہ حالت
ہوگی کہ لوگ خرید و فروخت کریں گے ان میں کوئی دیانتدار نہ ہوگا ایسا
تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قوم یا خاندان میں ایک شخص دیانتدار ہے
(اس قدر دیانتداروں کی قلت ہوگی) اور کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا
کہ کیا ہی عمرہ عقلمند بہادر آدمی ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے
دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ خلیفہ فرماتے ہیں مجھ پر ایک ماٹہ ایسا
گذر چکا ہے جب مجھے کچھ فکرنہ ہوتی میں جس سے چاہتا خرید و فروخت کر لیتا میں
جس سے معاملہ کرتا اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے مجبور کرتا اور وہ
بدیانتی نہ کر سکتا، اگر نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم اسے دیانتداری پر مجبور
کرتے مگر اس زمانے میں تو کسی سے میں معاملہ خرید و فروخت نہیں
البتہ فلاں فلاں آدمی مستثنیٰ ہیں (وہ دیانتدار ہیں ان سے لین دین کرتا ہوں)

بَابُ ۳۴۵ فِتْنَةِ دِفْسَادِ سُكُونِ اخْتِيَارِ كَرْنَا -

از قتیبہ بن سعید از حاتم از یزید بن ابی عبید سلمہ بن
اکوع رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے توجاج کہتے
لگا اے ابن اکوع تو (اسلام سے) ایڑیوں کے بل پھر گیا العزراں
جنگل میں رہائش اختیار کر لی۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے
فرمایا میں اسلام سے نہیں پھرا (مرتد نہیں ہوا) بلکہ اصل یہ
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت

لے کیونکہ اس وقت اکثر لوگ ایماندار تھے ۱۲۸ھ میں مدینہ نے چند آدمیوں کا نام لیا جو اس زمانہ میں دیانتداری میں مشہور تھے یہ حدیث مع شرح اور پڑھ کر دیکھئے۔
اگرچہ اس حدیث میں ترجمہ باب کی صراحت نہیں ہے مگر اشارہ اس سے مطلب نکلتا ہے اور ترجمہ باب صراحت ایک حدیث میں مذکور ہے جس کو ابن حبان نے ابو ہریرہؓ سے
سے نکالا اس میں صاف مذکور ہے تو کیا کرے حجاج ناقص کو کٹر کرکٹ لوگوں میں رہ جائیگا پھر فرمایا ایسے وقت میں تو خاص اپنے نفس کی فکر کرو اور عامہ غلامی کھان کے
حال پر چھوڑ دے مگر یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ تھی اس لیے اسے اس کو نہ لایا ۱۲۸ھ میں حجاج نہایت بے ادب اور گستاخ تھا اس نے سلمہ کی صحابیت کا کچھ ادب
نہیں کیا اور اس کا مرتد بنانے کی کوششیں اس نے مسلمہ ہی اکوع کو قتل کرنا چاہا اور قتل کے لئے یہ بہانہ ڈھونڈھا کہ تو نے پھر جنگل میں جا کر اپنی ہجرت توڑ دی اور مرتد
ہو گیا طرانی نے حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مدد مانگا کہ لا جو شخص ہجرت کے بعد پھر جنگل میں جا کر رہ جائے (مدینہ پہنچوڑ دے) اس پر اللہ نے لعنت کی کہ ان اگر فتنہ ہو
تو ارباب سے کہو کہ جنگل میں رہنا فتنہ میں رہنے سے بہتر ہے ۱۲۸ھ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَبِثْنَا قُتَيْبَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْقَيْسِ وَكَانَ خَوْفٌ عَلَيْهِ مِنْ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَيْتِ وَكَانَ يَزِيدٌ يَزُولُ بِهَا حَتَّى قَبِلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيْلٍ فَلَزَلَ الْمَدِينَةَ -

۶۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مَعْصُومَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِينَ عَنَّمُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفُ الْجَبَالِ وَمَوَاقِعُ الْقَطْرِ يَفْرِدُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ -

باب ۳۴۳۵ التَّعْوِذُ مِنَ الْفِتَنِ

۶۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ قُصَايَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمُنْبَرِ فَقَالَ لَا تَكُونُوا عَنْ كُنْ إِلَّا بَيْنَكُمْ لَكُمْ فَمَحَلَّتْ أَنْظَرُ مَحَلَّتْ

ہے یزید بن ابی عبید سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے سے نکل کر مدینہ میں رہائش اختیار کر لی اور وہاں ایک عورت سے نکاح کیا اس سے اولاد بھی پیدا ہوئی سلمہ رضی اللہ عنہ عمر بھر وہیں رہے انتقال سے چند راتیں پہلے مدینہ میں آ گئے (وہیں انتقال ہوا)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی معصومہ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کے لئے بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر چلا جائے اپنا دین فتنوں سے بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگتا پھرے۔

باب فتنوں سے خدا کی پناہ طلب کرنا۔

(از معاذ بن قساض از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات شروع کئے یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر ڈالا چنانچہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا لوگو تم مجھ سے جو بات بھی پوچھو گے وہ میں بیان کر دوں گا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دائیں اور بائیں طرف دیکھا تو ہر شخص کو کپڑا لپیٹے روتا ہوا پایا (وہ ڈر گئے کہیں آپ کے

ملہ جو کہ اور مدینہ کو پہنچے ہیں وہیں پہاڑوں پر غلامیوں کا کرم لگتا تھا ۱۲۰ھ میں حضرت عثمان فارسیہ میں شہید ہوئے اور سترہ سال اس میں مدینہ سے نکل کر مدینہ میں رہے ۱۲۰ھ میں انہوں نے انتقال کیا تو انسانیوں میں یہ کہہ ہی میں گمراہی اور آخر وقت مدینہ میں آئے جہاں ہجرت کی تھی وہاں آن کر کے سالہا سال کا فضل دیکھ کر مسلمانوں پر کہ رات کو یہ مقام پر ماہاجراں انہوں نے ہجرت کی تھی اور اپنے پیغمبر کے جوار میں دفن ہوئے ۱۲۰ھ میں ہجرت کے وقت عورت اور گھوڑے ہجرت کا ذریعہ ہوا اکثر علماء نے اختلافاً فضل قرآن دیا ہے کیونکہ اس میں حمود اور جانت اور تعلیم اور علم کا موقع ملتا ہے ۱۲۰ھ -

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ
 أَنَّ أَسْحَدَ حَدَّثَهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ هَذَا أَوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُنِ
 حَدِيثُ ذِكْرُهُ أَخْبَرَتْ نَفْلُ كِي اس مِي يه الفاظ میں
باب ۳۴۴ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَهْلِيهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قَبْلِ
 الْمَشْرِقِ -

۶۵۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
 قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ مُعْتَمِرٍ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ
 الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هَهُنَا الْفِتْنَةُ هَهُنَا
 مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ
 قَرْنُ الشَّامِ -

۶۶۰۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
 قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ تَارِقِ بْنِ هِشَامٍ
 أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا رَأَيْتَ
 الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ
 الشَّيْطَانِ -

۶۶۰۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

میں شخص کپڑے میں اپنا سر لپیٹے ہوئے رو رہا تھا اور فتنے سے خدا
 کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ رہا تھا اعوذ باللہ من سور الفتن۔
 امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیال نے
 بحوالہ یزید بن زریع از سعید بن ابی عروبہ و معمر از المعمر از قنارہ از الشرح
 حدیث مذکورہ اخبرت نفل کی اس میں یہ الفاظ ہیں
باب ۳۴۴ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کہ فتنہ مشرق سے اٹھے گا۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری
 از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا
 دیکھو فتنہ ادھر سے آئے گا فتنہ ادھر سے آئے گا (مشرق کی
 طرف اشارہ کیا) جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے
 یا فرمایا جہاں سے سورج کا سرا نکلتا ہے

(از قتیبہ بن سعید از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ مشرق کی طرف
 رخ نور کئے ہوئے تھے فرماتے تھے فتنہ ادھر سے نمودار ہوگا
 ادھر سے جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

(از علی بن عبد اللہ از ازہر بن سعد از ابن عون از نافع)

۱۔ مدینہ کے قریب کی طرف نجد عراق، روس اور بھارت یہ سب ممالک واقع ہیں قیامت کے قریب انہی ملکوں میں سے فتنہ شروع ہوگا اور اب تک بھی اکثر فتنے اسی
 سمت سے آئے ہیں بڑا فتنہ تاتاریوں کا تھا جنہوں نے خلافت اسلامی کو درہم برہم کر دیا اور لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا بغداد کو جو اسلام کا
 دارالسلطنت تھا خراب و برباد کیا ۱۳ منہ

حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ
قَافِرٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي يَمِينِنَا
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللَّهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي
يَمِينِنَا فَأُظْلِمَهُ قَالَ فِي الْعَالِيَةِ هُتَاكَ
الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَاطِلُهُمْ كَمَرُ الشَّيْطَانِ
وَمَا تَوَزَّلُوا لَمْ آتِيَنَّكُمْ فَتَنٌ يَأْتِيَنَّكُمْ

۶۶۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ
عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَوَجَّهَنَا آفَ
يُحَدِّثُنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَبَاذِرْنَا إِلَيْهِ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَلَا فَمَاعِنِ
الْقِتَالَ فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ
حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا
الْفِتْنَةُ فَيُجَلِّكَ أُمَّكَ إِنْهَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یوں دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا اِنِّیْ اے اللہ ہمارے
شام کے ملک میں برکت دے یا اللہ ہمارے یمن کے ملک
میں برکت دے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے دوبارہ عرض کیا
یہ بھی فرمائیے ہمارے ملک نجد میں برکت دے راوی کہتے
ہیں میں سمجھتا ہوں غالباً تیسری مرتبہ جب صحابہ کرام نے یہ
عرض کیا رکہ نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے تو آپ نے فرمایا
وہاں تو زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے نیز وہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوگا۔

(از اسحاق واسطی از خالد از بیان از ویرہ بن عبد الرحمن)
سعید بن جبیر کہتے ہیں ایک دن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
ہمارے پاس تشریف لائے تو ہمیں خیال ہوا کہ وہ اچھی اچھی
احادیث بیان کریں گے اتنے میں ایک شخص نے جلدی سے ان
سے یہ سوال کیا اے عبد الرحمن فتنے میں لڑنا کیسا ہے؟ اللہ
تعالیٰ تو فرماتے ہیں ان سے (کفار سے) اتنا قتال کرو کہ فتنہ
باقی نہ رہے گویا فتنے میں لڑنا بہتر ٹھیرا انہوں نے جواب دیا
کیا تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کسے کہتے ہیں؟ میری ماں تجھے روئے
یعنی تو مرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فتنہ رفع کرنے کے

۱۔ یعنی وہاں جو مشرق کے ملک سے آئے گا اس طرف سے یا مروج و ما مروج آئیں گے۔ نجد سے وہ ملک ہر ادب عراق کا جو ہندوستان سے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے
دعا نہیں فرمائی کہ وہاں سے آئے گا اس طرف سے یا مروج و ما مروج آئیں گے۔ نجد سے وہ ملک ہر ادب عراق کا جو ہندوستان سے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے
دعا نہیں فرمائی کہ وہاں سے آئے گا اس طرف سے یا مروج و ما مروج آئیں گے۔ نجد سے وہ ملک ہر ادب عراق کا جو ہندوستان سے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے
دعا نہیں فرمائی کہ وہاں سے آئے گا اس طرف سے یا مروج و ما مروج آئیں گے۔ نجد سے وہ ملک ہر ادب عراق کا جو ہندوستان سے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے

حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ يَسْرٍ يَقُولُ
بَيْنَا لَحْنٌ يَلُوكُ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَتَيْتُكُمْ
يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ
وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ
وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ
النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هَذَا
أَسْأَلَكَ وَلَكِنِ الْبَقِيَّةُ تَتَوَجَّعُ كَتَوَجَّعُ
الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا
بَابٌ مُخْلَقٌ قَالَ عُمَرُ أَتَيْتُكُمْ الْبَابَ
أَمْ يَسْتَعْمَلُونَ قَالَ بَلْ يَكْسِرُ قَالَ عُمَرُ إِذَا
لَا يُعْلَمُ أَبَدًا أَقْلَيْتُ أَجَلَ قُلُوبِنَا
يَحْدِثُهَا أَكْثَرُ أَكْثَرُ يَكْسِرُ الْبَابَ
قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عَسِي
لَيْلَةً وَذَلِكَ آتَى حَدِيثُهُ حَدِيثًا
لَيْسَ بِالْأَوَّلِ لَيْطٍ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ
مِنَ الْبَابِ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ
فَقَالَ مِنَ الْبَابِ قَالَ عُمَرُ -

کے پاس بیٹھے تھے وہ پوچھنے لگے کہ تم میں سے کسی کو فتنے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد ہیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اس فتنے کے متعلق جو کسی شخص کو اپنے گھر بار، مال اولاد میں پیدا ہوا کرتا ہے (ان کی محبت میں خدا کو بھول جاتا ہے)۔ ایسے فتنے کا کفارہ نماز، صدقہ و خیرات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ان (الفرادی) فتنوں کے متعلق دریافت نہیں کر رہا، میں تو اس (اجتماعی ہولناک) فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح امنڈ آئے گا۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جواب دیا اس فتنے سے آپ کو خائف ہونے کی ضرورت نہیں امیر المؤمنین آپ کے اور اس فتنے کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بھلا یہ دروازہ توڑا لاجائے گا یا کھولا جائے گا میں نے عرض کیا توڑا لاجائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو وہ دروازہ کبھی بند نہ ہو گا میں نے کہا جی ہاں شقیق کہتے ہیں ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے انہوں نے کہا وہ اسی طرح یقین سے جانتے تھے جس طرح یہ بات یقینی ہے کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے واقع ہوگی۔ اس یقین کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے حدیث نبوی بیان کی تھی کوئی انکل بچو اور غلط بات تو نہیں جس کی تھی تحقیق مزید بہانہ کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ

سے یہ بات دریافت کرنے میں ہمیں خوف محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون سا تھا ہم نے مسروقؓ سے کہا آپ پوچھئے ! چنانچہ انہوں نے دریافت کیا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دروازے سے مساز محمد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

[illegible]

۴۹۴۴ **حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ**
قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِّنْ
حَوَاطِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ
فِي أَثَرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطُ جَلَسْتُ
عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَا كُونَنَّ الْيَوْمَ
بِبَوَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ
يَأْمُرُنِي فَنَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى
قُفِّ الْبَيْتِ وَكَشَفَ عَنِّي سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا
فِي لُبِّ عِرْقَاءِ أَبِي بَكْرٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ
لَيْدُ خَلٍّ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ
لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ تَسْتَأْذِنُ
عَلَيْكَ قَالَ أَتُذِّنُ لَهُ وَكَثِيرٌ مِّمَّا لِحَاجَتِهِ
فَدَخَلَ فَجَاءَ عَهْرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى
اسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتُذِّنُ لَهُ وَكَثِيرُهُ بِالْحِجَةِ فَجَاءَ
عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَشَفَ عَنِّي سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ
فَامْتَلَأْتُ لُفْفًا فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک بن عبد اللہ از
 سعید بن مسیب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
 ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے مدینے کے ایک
 باغ میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا جب آپ
 باغ کے اندر تشریف لے گئے تو میں دروازے پر بیٹھ گیا اور خیال
 کیا آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان ہونے کا شرف میں حاصل
 کروں گا، گو آپ نے مجھے دربان بننے کا حکم نہیں دیا تھا مگر حال
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے بعد باغ کے کنوئیں کی
 مٹن (میٹن) پر بیٹھ گئے اور پنڈلیاں کھول کر اس میں لٹکائیں اتنے
 میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آکر اندر جانے کے لئے کہا۔ میں نے کہا
 ابھی یہیں بیٹھ رہے ہیں اجازت لینا چاہتا ہوں، میں نے حاضر خدمت
 ہو کر عرض کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے
 ہیں آپ نے فرمایا انہیں آنے دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو میں نے
 آکر ان سے عرض کیا وہ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں
 طرف کنوئیں میں پنڈلیاں لٹکا کر بیٹھ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 آئے میں نے ان سے بھی یہی کہا کہ یہیں انتظار کریں میں آپ سے
 اجازت لے لوں (چنانچہ اندر آکر عرض کیا) آپ نے فرمایا اندر
 آنے دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو چنانچہ وہ گئے اور حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف پنڈلیاں کنوئیں میں لٹکا کر بیٹھ گئے
 بعد ازاں اس مٹن پر مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی، اتنے میں حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے انہیں بھی دروازے پر
 روک دیا اندر گیا کہ اجازت حاصل کروں (اندر جا کر میں نے عرض
 کیا) آپ نے فرمایا انہیں بلا لو اور جنت کی بشارت دو نیز انہیں

ملہ عمر و ہر ایک روایت میں گزر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کو دروازے کی نگہبانی کا حکم دیا تھا جب ابو موسیٰ کے دل میں ایسا
 خیال آیا جو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن نہیں فرمایا ان کی خواہش معلوم کر کے ان کو درباری پر مقرر کر دیا ۱۲ منہ

ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى
أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهَا قَدْ خَلَّ فَلَئِمَ
يَجِدُ مَعَهُمْ مُجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ
مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبَيْرِ فَكَشَفَ
عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبَيْرِ
فَجَعَلْتُ أَتَسْتَبِقِي أَخَارِيَّ وَادْعُوا اللَّهَ أَنْ
يَأْتِيَنِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا وَلَكُ
ذَلِكَ قُبُورُهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَ
لَهُنَا عُثْمَانُ -

عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر الگ ہے

۶۰۵۔ كُلُّ نَبَاٍ بَشِّرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ
لِإِسْمَاعِيلَ أَلَا تُحْكِمُ هَذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ
مَا دُونَ أَنْ أَفْقَمَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ
يَفْتَحُهُ وَمَا أَكَا بِالَّذِي أَقُولُ لِيُجِلَّ
بَعْدَ أَنْ يَكُونُ أَمِيرًا أَعْلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ

(دنیا میں) ایک عظیم آزمائش اور مصیبت بھی پیش آئے گی سچو وہ بھی
اندر گئے پہلے حضرات کے ساتھ من پر جگہ نہ رہی تھی چنانچہ وہ
دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر بیٹھ
گئے اور اپنی پند لیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دیں۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دل میں
خواہش پیدا ہوئی کاش میرا بھائی بھی اس وقت آجاتا
اور میں دعا کرنے لگا یا اللہ اسے بھی بھیج دے۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ
میں نے اس واقعے کی تعبیر یہ نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تینوں حضرات کی قبریں ایک ہی جگہ ہیں اور حضرت

(از بشر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان) ابوداؤد
کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے
کہا آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیجئے! اسامہ رضی اللہ
عنہ نے کہا میں خلوت میں ان سے عرض کر چکا ہوں اور میں
یہ نہیں چاہتا کہ علانیہ انہیں برا بھلا کہہ کر فتنہ و فساد کا ایک
دروازہ کھلے کھولنے والا میں بن جاؤں اور میں ایسا بھی نہیں
کہ کوئی شخص دو آدمیوں پر حاکم بن جائے تو میں اسے (بطور

سلاہت باغیوں کا پلہ ان کو گھیر لیتا ان کے ظلم اور تعدی کی شکایتیں کرنا خلافت سے اتار دینے کی سازشیں کرنا امر ہے گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے مگر ان
پر اتنی باتیں نہیں آئیں بلکہ ایک کافر نے دھوکے سے ان کو مار ڈالا وہ بھی عین نمازیں باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
عثمانؓ کی نسبت فرمایا کہ ایک بد یعنی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور یہ فتنہ بہت بڑا تھا اسی کی وجہ سے جنگ جمل اور جنگ صفین واقع ہوئی جس میں ہزار مسلمان
شہید ہوئے ۱۲ منہ سالہ تک ہجرت کی بشارت وہ بھی پائے ۱۲ منہ سالہ ان کو کھانا نہ کھانے والی بن عقیقہ وغیرہ اپنے عزیزوں کو مالک بنایا ہے وہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں ۱۲
منہ تریخ باب میں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ یعنی میری نسبت تم لوگ یہ خیال نہ کرنا کہ میں عثمانؓ کو ایک انت بھلائے میں مدافعت اور سستی کرنا چوں اور عثمانؓ کی ان
وجہ سے کہ وہ حاکم ہیں خواہ غزوہ غزوہ کے طور پر تعریف کرتا چوں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ شخص دو آدمیوں پر بھی حاکم بنے میں اس کی تعریف کرنے والا
نہیں اس لئے کہ حکومت بڑے مؤرخہ کی چیز ہے حاکم کو عمل اولیٰ انصاف اور عاکی بوری ضروری کا اختتام کرنا چاہئے تو حاکم شخص کے لئے یہی غنیمت ہے کہ
حکومت کی وجہ سے اور کو خذہ میں گرفتار نہ ہو چہ جائیکہ بھلائی اور شاد بھلاں کرے ۱۲ منہ

خوشامد کے) یوں کہوں آپ اچھے آدمی ہیں اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے آپ فرماتے تھے (قیامت کے دن) ایک آدمی کو لے کر آئیں گے اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ اس طرح چکر مارتا رہے گا جیسے چکی کا گدھا گھومتا رہتا ہے، دوزخ کے لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے پوچھیں گے تو تو (دنیا میں اچھا آدمی تھا) لوگوں کو نیک باتوں کا حکم دیتا تھا بڑی باتوں سے منع کرتا تھا تو اس آفت میں کیوں گرفتار ہوا) وہ کہے گا بے شک میں لوگوں کو ابھی باتوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود نہ کرتا تھا اور بڑی باتوں سے منع کرتا تھا لیکن خود باز نہ رہتا رہے کام کیا کرتا تھا

باب ۳۲

(از عثمان بن ہشیم از عوف از حسن) ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ جمل میں خداوند عالم نے اس کلمے سے مجھے بڑا نفع عنایت فرمایا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا یہاں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ ایرانیوں نے کسری کی بیٹی کو بادشاہ بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہ پائے گی جس نے حکومت عورت کو سپرد کر دی یہ (از عبد اللہ بن محمد از یحییٰ بن آدم از ابو بکر بن عیاش از ابو حصین) ابو مریم عبد اللہ بن زیاد اسدی کہتے ہیں جب طلحہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھرے کی طرف گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (۳۳ھ میں) عمار بن یاسرؓ اور

حَدَّثَنَا بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ الْخَبْثِ بِرَحَاةٍ فَيُطَيَّفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانٍ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أُمِرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَاتَّهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ -

تھا لیکن خود نہ کرتا تھا اور بڑی باتوں سے منع کرتا تھا لیکن خود باز نہ رہتا رہے کام کیا کرتا تھا

باب ۳۳

۴۴۰۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَتَانِي أَجْمَلُ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَارِسًا مَلَكَوا ابْنَةَ كَسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ -

۴۴۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِدْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ابْنُ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُومٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ

یہ اسامہ نے یہ حدیث بیان کی کہ لوگوں کو یہ بھیجا کہ تم میری نسبت یہ گمان نہ کرنا کہ میں عتقان کو نیک صلاح دینے میں کوتاہی کرتا ہوں کیا میں قیامت کے دن اپنا حال ایسا نہیں کا سا کروں گا جو انہو پرانے اٹھائے ہوئے گدھے کی طرح گھومے گا یعنی اگر میں تم لوگوں کو یہ کہوں کہ میری بات دیکھو پرنت کیا کرو اور کوئی میرا کام کرے اس کو بھی کر لے گا سے باز رکھا کرو اور محمد بن ایسا نہ کروں بلکہ مجھے کاموں کو دیکھ کر خاموش رہاؤں تو میرا حال اسی شخص کا سا جو سال ۱۲ھ میں اس میں کوئی ترجمہ کو نہیں کیا گیا ہے باب سے متعلق ہے ۱۲ھ اور جنگ جمل میں ایسا ہی ہوا تھا کہ حضرت عائشہ اس فریق کی سردار تھیں جس نے حضرت علیؓ سے مقابلہ کیا تھا تو ابو بکرؓ نے اس حدیث سے یہ لگا کہ حضرت عائشہؓ کا ذلیق کامیاب نہیں ہو سکتا اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت عائشہؓ کا کوئی شخص لوگوں نے پھڑکایا تھا اور لڑائی کر دی تھی وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور کچھ ملے گئے حضرت عائشہؓ انہو پر تین تنہا رہ گئیں حضرت علیؓ نے ان کو مدد نہ روانہ کر دیا اور جنگ ختم ہوئی اسی لڑائی میں حضرت طلحہؓ حضرت عاصمہؓ کی طرف سے شہید ہوئے اور حضرت زبیرؓ میدان جنگ سے لوٹ کر آیا بنگاہ کر سورہے تھے وہاں ایک شخص نے ان کا سر کاٹ لیا ۱۲ھ

الْأَسَدُ قَالَتْ لَنَا سَادَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَ
عَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عُمَارَ بْنَ
وَحْسَنَ بْنِ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ
فَصَعِدَا الْمُنْبَرِ فَكَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ
الْمُنْبَرِ فِي أَغْلَاهُ وَقَامَ عُمَارُ أَسْفَلَ مِنْ
الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عُمَارًا
يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدِ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ
وَاللَّهُ إِنْهَا لَوْ وَجَّهَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
أَبَدَكَ لَكُمْ لِيَعْلَمَ آيَاتُهُ تَطِيعُونَ أَمْرَهُ -

باب ۳۴

۶۶۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنِ ابْنِ
عَنِيَّةٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عُمَارُ

باب ۳۵

از ابو نعیم از ابن ابی غنیہ از حکم حضرت ابو وائل کہتے ہیں
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور

ملہ ہوا یہ کہ جب حضرت عثمان مدینہ میں شہید کئے گئے تو حضرت عائشہؓ اس وقت مکہ میں تھیں انہوں نے لوگوں کو ترغیب دی کہ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ ان کے
قاتلوں سے لینا چاہیے طلحہ اور زبیر مدینہ میں تھے اور حضرت علیؓ سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے عمرؓ کی اجازت سے حضرت علیؓ سے بیعت کر کے
حضرت عائشہؓ سے ملے ان کے ساتھ شریک ہو گئے حضرت عائشہؓ ایک اونٹ پر سوار ہو کر نکلیں اور لوگوں سے کہیں کہ میں نے اس کو دوسو اشرفیوں سے خریدا تھا سوار ہو کر
بصرہ کی طرف روانہ ہوئیں تین ہزار آدمیوں کا لشکر ان کے ہمراہ تھا طلحہ اور زبیر بھی اس لشکر میں تھے دسے بنی عامر کے ایک چشمہ پر پہنچے جس کو خواب کہتے تھے
حضرت عائشہؓ نے پوچھا اس چشمہ کا نام کیا ہے لوگوں نے کہا خجوا آب وہاں کتے بھونکنے لگے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے تم بی بیوں میں سے ایک بی بی کا کیا حال ہوگا جب خود آپ کے کتے اس پر بھونکیں گے ہزار کی دعا ہے ابن عباسؓ سے یوں ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے بی بی سے فرمایا تم میں وہ دعوت کون ہے جو اوٹ پر سوار ہو کر شیعہ کی خواہش کے کتے اس پر بھونکیں گے اس کے نزدیک وہ پیش بہت سے لوگ مارے
جائیں گے اور شیعہ اس کی جان بچے گا کہتے ہیں حضرت عائشہؓ اس حدیث کو یاد کر کے، دم ہوئیں اور ان کا ارادہ جنگ لگانا تھا مگر دونوں طرف کے لوگوں نے لڑائی شروع کرنا
دی پھلے گا لڑائی کی پھر تیر مارنے شروع کر دیے بی لڑائی بصرہ میں ہوئی حضرت عائشہؓ نے لشکر والوں نے بصرہ کے گرد خندق دھک دی تھی آخر حضرت علیؓ کا شک غالب ہوا۔
حضرت علیؓ نے حکم دے دیا تھا کہ جو بھگے اس کا تعاقب نہ کرنا کسی کے گھر میں نہ گھسنا جو دھار نہ کر لے یا ہتھیار ڈال دے اس سے مدد نہ کرنا **مسئلہ** حضرت علیؓ نے ان کی
عزت اور حرمت میں کچھ کلام نہیں **مسئلہ** عمار کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بننے میں اور خلیفہ کی اطاعت خدا و صل کی اطاعت ہے حضرت عائشہؓ کو پیغمبر کی بی بی
اور بڑی عزت و حرمت والی ہیں لیکن خلیفہ بننے کے خلاف لوگوں کو بیڑا کرنا کو لینا و ت پر مجبور کیا ہے وہ دعوت ذات پستلے میں آگئیں تو کون لوگ کہیں حضرت عائشہؓ کے
ساتھ شریک ہو کر اللہ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو جائے اعلیٰ کی روایت میں یوں ہے کہ عمار نے لوگوں کو حضرت عائشہؓ سے ملنے کے لئے بلایا حضرت عائشہؓ نے حضرت علیؓ
کی طرف سے پیغام سنایا میں لوگوں کو خدا کی یاد دلا کر یہ بتاؤں کہ بھائیوں کو بھائی نہیں اور بنی ظالم ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اللہ تعالیٰ سے تباہ کر دیا تھا ان کی قسم طلحہ اور زبیر نے خود
مجھ سے بیعت کی ہے جو بیعت نہ کر حضرت عائشہؓ کے ساتھ ہو کر لڑنے کے لئے نکلا عبد اللہ بن بکر نے بیعت نہیں کی جب شروع ہوئے وقت حضرت عائشہؓ کے کبابے پاس آگئے ان کے کہا
ہم ملو مگر جب عثمانؓ شہید ہوئے تو آپ کہاں آئے آپ نے خود فرمایا کہ اب میں بنی ابی طالب کے ساتھ رہنا اور جواب آپ خود ان سے لے لانا چاہتی ہیں یہ کیا بات ہے حضرت عائشہؓ
نے جواب نہ دیا قرآن کے آدھ کی کوچیں گا لیکن پھر میں اصلان کے بھائی محمد بن ابی بکرؓ دونوں اتنے اور کیا بے کما تھا کہ حضرت علیؓ کے پاس لائے حضرت علیؓ نے ان کو گھوڑوں
زبان میں بھیج دیا ۱۲ منہ **مسئلہ** ابی بکرؓ کو تیر نہیں اور بیٹھے تھوں میں بآب کا لٹھا سا قہر اور میں محرم ہوئے کہ کیونکہ ابی بکرؓ کی حدیث اگلی ہی حدیث کا ایک جزو ہے ۱۵ منہ

عَلَى مِنْبَرٍ انْكَوَفَ قَدْ كَرَّمَ اللَّهُ وَدَّ كَرَّمَ
مَسِيرُهَا وَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةٌ تَبِيبُكُمْ
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتَلَيْتُمْ۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو
قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو
مُوسَى وَابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى عُمَارٍ حَيْثُ
بَعَثَهُ عَلَى آلِ الْكَوْفَةِ يَسْتَنْفِئُهُمْ
فَقَالَا مَا رَأَيْتَ لَكَ أُنْتِ أَمْرًا أَكْرَهَ
عِنْدَ قَوْمٍ إِسْرَاعَكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ
مَنْذُ اسْلَمْتَ فَقَالَ عُمَارٌ مَا رَأَيْتُ
مَعَكُمْ مَنْذُ اسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي
مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الْأَمْرِ وَكَسَاهُمَا
حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي
حَزْرَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ
قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ مَرْثَدَةَ
وَعُمَارٍ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَحَبَّابِكَ
أَحَدٌ إِلَّا كُوْشِدَتْ لُقْلُقٌ فِيهِ غَيْرُكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بصرے کی طرف راجعہ
جنگ) روانگی کا ذکر کیا اور کہنے لگے وہ تمہارے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ مطہرہ ہیں مگر
اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کی ہے بلکہ

(از بدل بن محبّر از شعبہ از عمرو) ابو وائل کہتے ہیں کہ
ابو موسیٰ اشعری اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گئے جب حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ بھیجا تھا تاکہ وہ لوگوں کو
جنگ کے لئے آمادہ کریں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ
عمار رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے جب سے تم مسلمان ہوئے ہم
نے کوئی بات تمہاری اس سے زیادہ بُری نہیں دیکھی کہ تم
اس کام میں جلدی کر رہے ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے جواب
دیا میں نے بھی جب سے تم دونوں مسلمان ہوئے ہو تمہاری
کوئی بات اس سے بُری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو ابو موسیٰ
عمار اور ابو موسیٰ دونوں ایک (نیا) جوڑا سپنا یا بھتیجنوں مل کر مسجد کو سدھائے
(از عبدان از ابو حمزہ از اعش) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں

میں (کوفہ میں) ابو مسعود رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم
کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے عمار
سے کہا تمہارے ساتھ والے جتنے لوگ ہیں، میں اگر چاہوں
تو تمہارے سوا ان میں سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ عیب بیان کر

لے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس لئے جلدی کی کہ کہیں فتنہ نہ پڑھ جائے اور بہت سے لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شریک جو کما غی نہ بن
جائیں اس وقت فتنہ کا بھانا مشکل ہو جاتا بقول شخص سے سرچشمہ بایہ گزشتہ یہ میل جو پڑشہ نہ شاید گذشتہ یہ میل
۱۱۷ھ میں لوگوں کو حضرت عائشہؓ سے لڑنے کے لئے براگت کر رہے تھے میں ۱۲۷ھ کیونکہ خلیفہ وقت کا حکم فوراً سجالانا چاہیے جیسے پیغمبر
علیہ السلام کا حکم ۱۲ھ منہ ۱۱۷ھ تاکہ نماز جمعہ ادا کریں۔ عمار دور دراز سے سفر کر کے مدینہ سے کوفہ آئے تھے ان کے کپڑے پیلہ پیلے ہو گئے تھے
ابو مسعود نے ان کو سننے پر طے پہنا کے اور چونکہ یہ مناسب نہ تھا کہ ان کو پہنائے اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ منہ دیکھتے رہتے اس ان کو
بھنے کپڑے پہنائے ۱۲۷ھ منہ

وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحَبْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ عِنْدِي
مِنْ اسْتِئْذَانِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ
عُمَارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ
وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ
صَحَبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَالِكُمَا فِي هَذَا
الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسِرًا
يَأْتِي غُلَامَهُاتٍ مُحَلَّتِينَ فَأَعْطَى أَحَدَهُمَا
أَبَا مُوسَى وَالْأُخْرَى عُمَارًا وَقَالَ
رُوحًا فِيهِ زِلَالِي الْجُمُعَةِ

سکتا ہوں (لیکن ایک تم بے عیب ہو) اور جب سے تم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی میں نے تمہارا
کوئی معیوب کام نہیں دیکھا، صرف یہی معیوب کام دیکھا ہوں
کہ تم اس معاملے میں (یعنی لوگوں کو جنگ کے لئے آمادہ
کرنے میں) جلدی کر رہے ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا
ابو مسعود! تم سے اور تمہارے ان ساتھی (ابو موسیٰ اشعریؓ
سے جب سے تم دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
اختیار کی میں نے کوئی معیوب کام اس سے زیادہ نہیں دیکھا
کہ تم دونوں اس کام میں دیر کر رہے ہو۔ بعد ازاں ابن
مسعود رضی اللہ عنہ نے جو ایک مالدار آدمی تھے اپنے غلام سے کہا
لباس کے دو جوڑے لے کر آ، چنانچہ وہ لے آیا، ابو مسعود نے

ایک جوڑا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور ایک عمار رضی اللہ عنہ کو اور کہنے لگے یہ کپڑے سپن کر جمعہ کی نماز پڑھنے چلو۔

بَاب ۳۷ إِذَا أَشْرَلَ

اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۶۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَمْرِو
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمْعَةَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

بَاب ۳۷ إِذَا أَشْرَلَ

اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۶۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَمْرِو
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمْعَةَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

لہ ہوا یہ تھا کہ ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت عثمانؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے حضرت علیؓ نے بھی انہی کو قائم رکھا جب حضرت عائشہؓ ایک فوج کے ساتھ
بصرہ تشریف لے گئیں اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما دونوں حضرت علیؓ کی بیعت توڑ کر ان کے ساتھ گئے تو حضرت علیؓ نے ابو موسیٰؓ کو حکم دیا کہ
کہ مسلمانوں کو جنگ کے لئے تیار کرو حتیٰ کہ اگر ابو موسیٰؓ نے سائب بن مالک اشجری سے رائے لی انہوں نے یہ رائے دی کہ خلیفہ وقت کے حکم پر چلتا جا چکا ہے لیکن ابو موسیٰؓ
نے نہ سنا اور اللہ کو شک ہے کہ جنگ کا ارادہ کر کے آخر حضرت علیؓ نے قرظ بن کعب کو کوفہ کا حاکم کیا اور ابو موسیٰؓ کو معزول کیا اور طلحہ اور زبیرؓ نے بصرہ جاکر
نااہل علیؓ ابن مہنف کو گرفتار کر لیا یہ علانیہ بغاوت اور عین شکی ہی تو ایسے لوگوں سے ہونا بموجب نص قرآنی فَقَاتِلُوا الَّذِينَ تَنَبَّوْا كُفْرًا إِلَىٰ آخِرِ مَا قَالُوا
مُزِدِّهَا اور حضرت عمارؓ کی رائے بالکل صائب تھی کہ خلیفہ وقت کا تعمیل حکم میں دیر نہ کرنا چاہیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایا تھا باطل
تم بیعت توڑنے والوں سے اور باغیوں سے لڑو گے کہتے ہیں جب جنگ جمل شروع ہوئی ۳۶ھ جمادی الاول کو) تو ایک شخص حضرت
علیؓ کو کہے پاس آیا کہنے لگا تم ان لوگوں سے کیسے لڑتے ہو انہوں نے کہا میں حق پر ہوتا ہوں وہ کہنے لگا وہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہم حق پر لڑتے ہیں حضرت علیؓ
نے کہا میں ان سے بیعت شکنی اور جماعت کو چھوڑ دینے پر لڑتا ہوں ۱۲ منہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُنْزِلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابًا لَعَنَابُ
مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يَعْزُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ.

باب ۳۷۷ قول النبی ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ أَنْ أَبْقَى هَذَا السَّيِّدَ وَلَعَلَّ
اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ

۶۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَرْثُومٍ
وَلَقِيْتُهُ بِالنُّكُوفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُرَيْمَةَ
فَقَالَ أَدْخِلْنِي عَلَى عَلِيٍّ فَأَعْظَمَهُ فَكَانَ
ابْنُ شُرَيْمَةَ خَافَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَفْعَلْ
فَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى مُعَوِيَةَ بِالنُّكُوفَةِ
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ مُعَوِيَةَ أَرَأَيْتَ
لَا تَوَلَّى حَقِّي تَدِيرَ أَخْرَافَهَا قَالَ مُعَوِيَةُ
مَنْ لِي دَارِي الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَفَا فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ

میں (اچھے ہوں یا بُرے) پھر قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس
کے اعمال کے مطابق ہو گا یہ

باب ۳۷۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت

حسن رضی اللہ عنہ کے لئے یہ ارشاد (میرا یہ بیٹا
(مسلمانوں کا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ شانہ
اس کے ذریعے مسلمانوں کے دُکھ و ہوں میں صلح کرائے
گا) جن میں اختلاف واقع ہو جائے گا)

(علی بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ میں
ابوموسیٰ سے کہنے میں ملا تھا وہ عبداللہ بن شبرمہ (قاضی کوفہ)
کے پاس آئے تھے اور ان سے کہہ رہے تھے مجھے عیسیٰ (بن موسیٰ
ابن محمد بن عالی بن عبداللہ بن عباسؓ) کے پاس لے چلو میں انہیں
نصیحت کروں گا لیکن ابن شبرمہ ابوموسیٰ کی حق گوئی سے ڈرتے تھے
وہ انہیں (عیسیٰ کے پاس) نہیں لے گئے۔ غرض ابوموسیٰ
نے کہا ہم سے حسن بصری رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب حضرت حسنؓ
فوجیں لے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے تو عمر بن العاصؓ
معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہنے لگے یہ فوج تو میں ایسی دیکھتا ہوں جو بیٹھ موڑنے
والی نہیں جب تک اس کے مقابل فوج بیٹھ نہ پھیرے چنانچہ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر لڑائی ہو (اور یہ مسلمان

لے قیامت کے دن جو لوگ اس قوم میں اچھے اور نیک ہوں گے وہ عذاب میں شریک نہیں کئے جائیں گے کیونکہ قیامت انصاف کا دن ہے وہاں ہر ایک
کو اپنے اعمال کے موافق جزا و سزا ملے گی اس جہان نے حضرت عائشہؓ سے مروی کا لاکھ لاکھ بار کہا صحیح ہے اللہ تعالیٰ جب اپنا دور (دنیا میں) مان کو دکھاتا
ہے جن پر ان کا غصہ ہوتا ہے تو اچھے نیک لوگ بھی برے لوگوں کے ساتھ بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن قیامت کے دن اپنی اپنی نیت کے مطابق اور عمل کے موافق
اٹھائے جائیں گے اصحابِ بنی النبیؐ سے مروی کا لاکھ لاکھ بار کہا جب لوگ کسی بری بات کو دیکھیں اور اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو
عذاب میں گرفتار کر دے یعنی گناہگاروں کو ان کے گناہ پر اور دوسروں کو گناہ سے نہ روکنے اور منع نہ کرنے پر ۱۲ منہ ۱۲ منہ وہ منہور عباسی کی طرف سے کوفہ
کے حاکم تھے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس دورے کے ابوموسیٰ صاف گواہی ہیں ایسا نہ ہو کہ عیسیٰ ان کو ۱۲ منہ ۱۲ منہ یا جب تک اس کا آخری حصہ بیٹھ نہ پھیرے دوسری
روایت میں یوں ہے یوں اس وقت تک بیٹھ موڑنے والی نہیں جب تک یہ مقابل ہوں کو مانے لیکن یہ عمرو بن العاصؓ معاویہ رضی اللہ عنہ کے صاحب اور شیعہ خاص شکل و فیر کے تھے ۱۲ منہ

نَلَقَاوْهُ فَنَقُولُ لَهُ الصَّلَامُ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَقَالَ ابْنِي هَذَا أَسِيدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَرِّحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ -

لائے انھرے نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار سپا اور شایدا
۶۶۳ **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ**
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ
ابْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حُرْمَلَةَ مَوْلَى أَسَامَةَ أَخْبَرَهُ
قَالَ عُمَرُو قَدْ رَأَيْتُ حُرْمَلَةَ قَالَ أُرْسِلَنِي
أَسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ
الآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَّفَ صَاحِبُكَ فَقُلْ لَهُ
يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتُ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ
لَا حَاجَتِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنْ
هَذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَكَ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْعًا
فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ
فَأَوْقَرُوا إِلَيَّ رَاحِلَتِي -

میں شریک نہیں ہو سکتا۔ حرملمہ کہتے ہیں میں
پیغام پہنچا یا لیکن انہوں نے کچھ نہیں دیا۔
سے عمل۔ انہوں نے اتنا مال مجھے دیا جتنا میرے

ماہرے جائیں) تو ان کی اولاد کی دیکھ بھال کون کرے گا کوئی نہیں
چنانچہ عبداللہ بن عامر اور عبد الرحمن بن عمرو نے کہا ہم حضرت حسن
رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں اور انہیں پیغام دیتے ہیں۔
حسن بصری رحمۃ اللہ کہتے ہیں میں نے البکرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ بنا رہے تھے، حضرت حسن تشریف

اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔
(از علی بن عبد اللہ از سفیان) عمرو بن دینار بحوالہ محمد بن
علی کہتے ہیں مجھ سے حرمہ غلام اسامہ بن زید نے بیان کیا، عمرو
ابن دینار ساتھ ہی یہ کہتے ہیں میں نے خود بھی حرمہ کو دیکھا تھا۔
غرض حرمہ کہتے تھے کہ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہا نے (مردینے سے)
مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (کوفے میں) بھیجا (المسک)
رضی اللہ عنہ کچھ دوبیہ چاہتے تھے) اسامہ رضی اللہ عنہ نے
حرمہ سے کہہ دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ تم سے کچھ دریافت
کریں گے، کہیں گے تمہارے صاحب (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) گھر میں
کیوں گوشہ نشین ہو گئے؟ تو تم کہنا اگر (خدا نخواستہ) تم
شیر کے منہ بھی ہو تو میں تمہارے ساتھ رہنا پسند کروں لیکن
یہ معاملہ ہی ایسا ہے (یعنی مسلمانوں کی باہمی جنگ) کہ میں اس
ت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کا
پھر میں حضرت حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم
اونٹ اٹھا سکتا تھا۔ ۱۷

۱۱۱۱ اگرچہ حدیث میں ان کا لفظ ہے اور نظائر کی تعبیر یہ ہوتا ہے کہ رسول نے کہا میں خبر گیری کروں گا مگر یہ صحیح نہیں ہے عمرو کا ایسا کہنا کسی روایت میں منقول نہیں ہے حافظ نے کہا یہ آتی ہے یعنی یہ کوئی خبر گیری کر لیا کوئی نہیں ۱۲ منہ ۱۱۱۱ مگر حدیث میں ہے ان سے نہیں سنی ۱۲ منہ ۱۱۱۱ کسی جنگ میں انہوں نے میری رفاقت نہ کی ۱۲ منہ ۱۱۱۱ کیونکہ ہم بیت المال کا روپیہ لٹائے والوں کا حصہ ہے ۱۲ منہ ۱۱۱۱ ان سے بیان کیا کہ اسامہ کو کچھ روپیہ کی احتیاج ہے ۱۲ منہ ۱۱۱۱ امام حسین رضی اللہ عنہ کو اسامہ کا حال معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پر امام حسین رضی اللہ عنہ کو ادراک نام پر اسامہ رضی اللہ عنہ کی کھجالت اور فرستے یا انہوں نے اس قدر مال فاساب اسامہ کے لئے بھیجا اور اچھا اونٹ پر لے کر لے سکتا تھا ۱۲ منہ

باب ۳۵۲ اِذَا قَالِ عِنْدَ

قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ يَخْرُجُ

۶۶۱۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْأَنْبَسِيِّ عَنْ كَافِرٍ

قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ

مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَتَمَهُ وَوَلَدَهُ

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يَقُولُ يَنْصَبُ لِجُلٍّ تَحَادِرُ تَوَآءُ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ

عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ

عَدَدًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يَبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى

بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ

وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَمَّكُمْ خَلَعَهُ وَلَا

تَابَعَ فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتْ الْفَقِصَلُ

بَيْنِي وَبَيْنَهُ۔

باب وہ شخص جو لوگوں کے سامنے ایک بات

کہے پھر ان کے پاس سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از انبسی) نافع کہتے ہیں

جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تو عبداللہ بن عمرؓ

اپنے گھر والوں، لونڈی غلاموں اولاد وغیرہ کو جمع کر کے کہنے لگے

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

ہر دغا باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھینڈا کھڑا کیا جائے گا۔

دیکھو ہم تو اس شخص (یعنی یزید) سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم

کے مطابق بیعت کر چکے ہیں اب میں اس سے بڑھ کر کوئی غلامبازی

نہیں سمجھتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ایک شخص سے

بیعت کی جائے پھر (بیعت توڑ کر) اس سے لڑنے کا سامان پیدا

کیا جائے۔ اور دیکھو (اے اہل مدینہ) تم میں سے جو شخص

یزید کی بیعت کو توڑے اور دوسرے کسی سے بیعت کرے تو اس

میں اور مجھ میں کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ (میں اس سے الگ

ہوں)

۶۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمُهَالِبِ

قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمُرْوَانُ بِالْشَّامِ

وَوَثَبُ بْنُ الْغَزَّيَرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبُ الْقُرَآءُ

بِالْبَصْرَةِ فَأُطْلِقَتْ مَعَ ابْنِي إِلَى ابْنِ بَرَزَةَ

الْأَسْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ

جَالِسٌ فِي ظِلِّ عَلَيْهِ لَهُ مِنْ قَمَصٍ

(از احمد بن یونس از ابو شہاب از عوف) ابو المنہال کہتے

ہیں جب ابن زیاد اور مروان شام میں حاکم ہوئے اور عبداللہ

ابن زبیر مکہ میں متمکن ہوئے، ادھر خاد جیوں نے بصرے میں

زور جمایا تو میں اپنے والد کے ساتھ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ

کے پاس گیا، ہم ان کے گھر میں گئے وہ ہانس کے ایک بالاخانے

کے سائے میں بیٹھے تھے، ہم بھی ان کے پاس جا کر بیٹھے میرے

والد نے ان سے کچھ گفتگو کرنے کی خواہش کی چنانچہ انہوں نے کہا

اے جزیہ سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنی بیعت نہیں توڑی تھی ۱۲ منہ لے کہیں وہ بھی مدینہ والوں کے ساتھ ہو کر یزید کی بیعت نہ توڑ دیں

لے تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں کہ یہ دغا باز تھا ۱۲ منہ

فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَلْشَأَ أَبِي يَسْتَظْهِمُهُ الْحَدِيثُ
فَقَالَ يَا أَبَا بَرْدَةَ أَلَا تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ
النَّاسُ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ الرَّبُّ
إِحْسَبُكَ عِنْدَ اللَّهِ أَيْ أَصْبَحْتُ سَاخِطًا
عَلَى أَحْيَاءٍ قُرَيْشٍ إِشْكُومُ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ
كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي عَلَيْهِمْ مِنَ الدِّينِ
وَالْقِلَّةِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَذَكُمْ
بِالرِّسْلَانِ وَمِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا
الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنَّ ذَلِكَ الَّذِي
بِالشَّامِ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلْ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا
وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللَّهُ إِنْ
يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ ذَلِكَ الَّذِي
بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلْ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا
۶۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاقٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ
أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ أَلْيَوْمَ مَشُومُونَ عَلَى عَهْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُوْا أَلْيَوْمَ مَشُومُونَ
لَيْسُ رُونَ وَالْيَوْمَ مَشُومُونَ

ابو بزرگہ آپ لوگوں کا حال دیکھ رہے ہیں کہ وہ کس اختلاف
میں مبتلا ہو گئے ہیں) ابو بزرگہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلی
بات جو کہ وہ میں نے سنی انہوں نے فرمایا میں صرف رضائے الہی
کے لئے ان قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں میرا اجر اللہ کے
پاس ہے، اے عرب قوم تم جانتے ہو پہلے تمہارا کیا حال تھا
(زمانہ جاہلیت میں) ذلت کہتری اور گمراہی میں گرفتار تھے پھر
اللہ تعالیٰ نے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے
ہمیں اس بُری حالت سے نجات دی حتیٰ کہ تم اس مقام پر
فائز ہوئے (دنیا کے حاکم بن گئے) پھر اسی دنیا نے تمہیں خراب
کر دیا۔ دیکھو یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے (مروان)
دنیاوی اقتدار کے لئے لڑتا ہے اور یہ خارجی لوگ جو تمہارے
ارد گرد جمع ہیں (اور اپنے تئیں بڑا قاری کہتے ہیں) بخدا
یہ بھی دنیاوی اقتدار کے لئے لڑتے ہیں۔ نیز یہ شخص جو کہ
میں حلیفہ بن بیٹھا ہے (یہ بھی انہی کی طرح ہے) لہ
(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از واصل احذب از
ابو وائل) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج کل کے
منافق ان منافقوں سے بھی بدتر ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں تھے، وہ تو اپنا نفاق چھپاتے تھے یہ تو
علانیہ نفاق کرتے ہیں۔

لہ ابو بزرگہ کا مطلب یہ تھا کہ ان وقت سب آپے دھا پیے میں گرفتار ہیں ہر شخص جا چاہے کہ سب کا سردار بنوں اور سب سے بڑا ہو کر ہوں کسی کی غرض نہیں
ہے کہ دین کی ترقی ہو سلام پہلے جیسے ان کے خلیفوں اور پیغمبر اسلام کی نیت تھی باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ مروان یا خارجہ یا عبداللہ بن زبیر وغیرہ
سے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے لئے لڑتے ہیں اور درپردہ طلب دنیا کی نیت تھی تو جیسا لوگوں کے سامنے کہتے تھے اس کے خلاف نیت رکھتے تھے
۱۲ منہ ۱۲ یعنی نفاق کی باتیں مثلاً حاکم وقت سے بنادے لوگوں کو جو کجائیت کے بعد بھی بیعت توڑ دینا ۱۲ منہ

۶۶۱۷- حَدَّثَنَا مُسْعُوذُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي كَابِتٍ

عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ إِثْنَا
كَانَ التَّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِثْنَا هُوَ الْكُفْرُ
بَعْدَ الْإِيمَانِ -

بَابُ ۳۷۵ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتَّى يُعْطَى أَهْلُ الْقُبُورِ -

۶۶۱۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ خَلَفَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ
بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَلَيْتَنِي مَحَاكَاةُ -

بَابُ ۳۷۶ تَغْيِيرُ الزَّمَانِ

حَتَّى يُعْطَى الْأَوْكَاثُ -

۶۶۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرَّ

(از خلد بن یحیی از مسعر از حبیب بن ابی ثابت از ابوالشعثاء)

مذلیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اتفاق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے تک تھا (وحی سے آپ کو معلوم ہو جاتا) لیکن موجودہ
زمانے میں تو یا آدمی مومن ہے یا کافر

بَابُ قِيَامَتِ اس وقت تک نہ آئے گی

جب تک لوگ قبر والوں پر رشک نہ کریں یہ

(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایک
آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر گزر کر یوں نہ کہے گا کاش میں اس
کی جگہ (قبر) میں ہوتا (مر گیا ہوتا)

بَابُ قِيَامَتِ کے قریب زمانے کا رنگ

استبدال جائے گا کہ (عرب میں جہاں توحید کی بت پرستی شروع ہوگئی)

(از ابوالیمان از شعب ابی ذرہری از سعید بن مسیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک
قبیلہ دوس کی عورتیں ذوالخلصہ کے بت خانے میں سر پہنکائی
نہ پھریں، ذوالخلصہ وہ مقام ہے جہاں قبیلہ دوس کا بت تھا اور

لہذا جب وہ ایسا طریقہ اختیار کرے کہ ان میں سے کسی ایک کا وجود نہ رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو کچھ
وحی بند ہوگئی ہے اس کے بعد یہ نہیں دیا جاسکتا کہ فلاں شخص منافق ہے اس کے دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا بظاہر حال یا آدمی مومن ہو گا یا کافر ۱۲ ص
تک آرزو نہ کریں کاش یہ ہو کہ قبر میں گرو گئے ہوتے کہ یہ آفتیں اور بلائیں نہ دیکھتے بعضوں نے کہا یہ اس وقت ہوگا جب قیامت کے قریب قبیلوں
کی کثرت ہوگی دین ایمان جلتے رہنے کا ذریعہ ہوگا کیونکہ گمراہ کرنے والوں کا ہر طرف سے نرہ ہوگا ایماندار مغلوب ہوں گے وہ یہی آرزو کریں گے لیکن مسلم کی وفات
میں یوں ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قبر پر سے گزریگا اس پر کوٹ جائیگا اور کہے گا کاش میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور یہ کہتا اس کا کچھ دیندار کی
وجہ سے نہ ہوگا مگر بلاؤں اور آفتوں کی وجہ سے اس مسعود کو نے کہا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اگر موت کی ہر دھواں کو قبول لینے پر مستعد نہ ہو گئے ۱۲ ص

زمانہ جاہلیت میں اسے پوجتے تھے بلکہ

أَلَيَاتُ نِسَاءٍ دَوَسَ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ
وَدُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةً دَوَسَ النَّبِيُّ
مَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۶۶۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي
الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ
حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قُحْطَانَ يَسُوءُ النَّاسَ
بِعَصَاةٍ.

باب ۳۷۵ خُرُوجُ النَّارِ

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ

السَّاعَةِ تَارُكُكُمْ مَنِاسٍ

مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ.

باب آگ کا نکلنا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی (بڑی) نشانی

ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف

لے جائے گی۔

اس میں مشکلفے سے مراد یہ ہے کہ اس کے گرد طواف کرنا مکمل ہو کر کعبے کے سوا اور کسی قبر یا جھڑے یا شے سے یا بت کا طواف کرنا شرک ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پہلے شرک اور بت پرستی عورتوں سے پھیلے گی کیونکہ عورتیں ضعیفہ لاء اعتقاد ہوتی ہیں جلدی سے کفر کی باتیں اختیار کر لیتی ہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت تک کچھ نہ کچھ اسلام باقی رہے گا مگر ضعیف ہو جائے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام عزیمت و مسیحو د کما بدو عرب ہی کے ملک سے سالے جہان میں توحید پرستی پہلی ہے قیامت کے قریب دن بھی شرک ہونے لگے گا دوسرے ملکوں کا کیا پوچھنا وہ تو اب بھی شرک اور بت پرستی سے پیچھے ہیں دوسری روایت میں یوں ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لات و عزیٰ کی پریش پھر نہ شروع ہوگی تیسری روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ میری است کے کئی قبیلے بت پرستی شروع نہ کریں گے حاکم کی روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ عربی عامری غوثیوں کے کوئلے ذی الخلقہ کے پاس نہ لڑیں اور شکریہ کھائیں ایک روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ میری است کے کئی قبیلے شرکوں سے نہ مل جائیں مادہ اللہ جل جلالہ سے پہلے دنیا میں ہی لئے تشریف لائے تھے کہ اللہ کی توحید جاری کریں شرک اور کفر اور بت پرستی کی کمر لڑیں پس جو شخص شرک اور بت پرستی کے تقاضات کو پیچھے نہ دے اور نہ بتوں اور جھڑیوں اور قبروں اور گندوں کو چاہے پر شرک کی جاتی ہو تیار اور کارا ویریا دیکھے وہیں وہ حقیقت یہ ہے کہ کاپر ہے اور یوں نوبہر ہوئی دعویٰ کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں یا عاشق ہوں یا بر ملا شرک ہوتے دیکھتا ہے اور بت پرستی سے ایک طرف ان کے خلاف نہیں نکلتا ایسا زانی کوئی دعویٰ کرے کہ میں ان سے ہوں کہ کہتے ہیں یہ قحطانی حضرت حماد کے بیٹے کے گویا کا اوچائی کے طریقے پر چلے گا یہ نصیب میں حماد نے نکالا اور انہوں نے میری علیہ السلام پر قیامت میں حارسہ سے انہوں نے اپنے اپنے پاپ سے انہوں نے داد اسے نوٹا لگا لگا رہا کہ میری کے بعد قحطانی آئیں گے ان سے کہ نہ ہوگا شاید وہ حضرت علیؑ کا نائب ہوگا ۱۲۷ ہجری میں ان کا بادشاہ اور فرمانروا بنے گا بعضوں نے کہا حقیقتہً لکڑی سے بنائے گا نہ کان نہ خدا کو جانوں کی طرح سمجھے گا ان کا نائب ہوگا جیسے صحیح مسلم کی روایت میں ہے حافظ نے کہا چونکہ صحابہ قرطبہ کے خاندان سے تھے ہر گاہ جن کے خلاف تھے اور حکومت کا حق ہے یہ گویا زمانہ کا تفسیر ہے کہ خلاف تھے میری کوئی توبہ کی مطابقت ظاہر ہوئی ہی مراد اہل حدیث سے ان میں کفر اور شرک سے زمانہ کا تفسیر ہے ۱۲۷ ہجری میں موصو لا گزشتہ ہے حجاز عرب کے ہر ملک کو کہتے ہیں جس میں مکہ مدینہ طائف واقع ہیں کہتے ہیں

۶۶۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَلَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا الشَّعْرَ حَتَّى تَخْرُجَ نَارُ مِثْرَيْنِ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضَيُّهُمَا عَتَاقُ الْأَيْلِ بِبُحَارَى -

۶۶۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَكْبَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَجْبُرَ عَنْ كَنْزِ مَنَ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَكَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عَقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَجْبُرُ عَنْ جَبَلٍ مَزْدَنٍ

باب ۳۷۵

۶۶۲۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ يُعْنَى ابْنُ خَالِدٍ قَالَ مَعْبُدٌ حَارِثَةُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک سرزمین حجاز سے نکلے گی جو بھڑے تک کے اونٹوں کی گزین روشن کر دے گی یہ

(از عبد اللہ بن سعید کندی از عقبہ بن خالد از عبید اللہ از حبیب بن عبد الرحمن از جہش خض بن عاصم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ فرات کی ندی میں ایک خزانہ ظاہر ہوگا، لہذا کوئی وہاں (خزانہ نکلتے وقت) موجود ہو تو وہ اس میں سے کچھ نہ لے (اسی سند سے) عقبہ بن خالد بخوالہ عبید اللہ از ابوالزناد از عرج از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی اس میں یہ عبارت ہے کہ فرات ندی میں ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا رگویا خزانے کی بجائے پہاڑ کا لفظ ہے)

باب

(از مسدد از یحیی از شعبہ از معبد) حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لوگو جو خیرات کرنا ہے کر لو، غریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر پھرتا رہے گا اور کوئی شخص ایسا نہ

لے کیونکہ اس خزانہ پر فحاشت و عمن ہوگا دوسری روایت میں ہے مسود آدمیوں میں سے ننانوے مارے جائیں گے ایک زندہ بچے گا ایسا سونے کا کام کا جس کے بعد سونا بڑے مثل خہور ہے ہمیشہ بڑے وہ سنا جس سے ٹوٹیں گا ۱۳ من ۵۵ حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوئی بعضوں نے کہا امام بخاری نے اس حدیث کو اس باب میں لاکر یہ اشارہ کیا کہ یہ خزانہ اسی وقت نکلے گا جب یہ آگ نکلے گی اور لوگ اس سے ڈر کر بھاگ رہے ہوں گے ۱۲ من

ملے گا جو اس خیرات کو قبول کرے۔

مسدو کہتے ہیں حارث بن وہب عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اخیاں بھائی تھے یہ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از عبد الرحمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے بڑے بڑے دو گروہوں میں جنگ نہ ہوگی اور ان دونوں کا دین ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک جھوٹے دجال نہ پیدا ہوں، یہ تیس کے قریب ہوں گے، ان میں ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا میں اللہ کا پیغمبر ہوں، اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی حتیٰ کہ (دین کا) علم دنیا سے اٹھ جائے اور زلزلے بہت ہوں اور زمانہ (عیش اور غفلت کی وجہ سے) جلد جلد گزرے، فتنے ظاہر ہوں، ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے، مال کی کثرت ہو جائے کہ چاروں طرف پہنے لگے، مالک صدقہ دینے کے لئے لوگوں کو تلاش کرے گا اور جسے بھی وہ دینا چاہے گا وہ کہے گا کہ مجھے ضرورت نہیں، لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنوائیں اور ایک شخص دوسرے شخص کی قبر پر سے گذرے اور کہے کاش میں اس کی جگہ ہوتا (مگر یا ہوتا) اور سورج مغرب کی طرف سے نکلے جب ادھر سے (مغرب سے) نکلے گا اور تمام لوگ دیکھ لیں گے تو سب خدا پر ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت اس شخص کا ایمان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَمَدُّ قُلُوبًا قَسِيًّا قِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمِشِي بِصَدَقَتِهِمْ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَمِمْ -

۶۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالٌ لَوْ أَنَّ ابْنَ قُرَيْبٍ مِّنْ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يَقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَتَقْدَارَ رَبُّ الرَّمَانِ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَتَكْثُرَ الْهَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُمِشَّ رِبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَطَّوَلَ النَّاسُ فِي الْبُيُوتِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَدَاهَا النَّاسُ

یہ زمانہ آخر وقت کے قریب ہوگا جب دنیا کی آبادی بہت ہو جائے گی اور سال دو دولت کی کثرت ہو جائے گی صدقہ لینے کے قابل کوئی نہیں رہے گا۔ بعضوں نے کہا یہ زمانہ اس سے پہلے ہی آچکا ہے وہ عربین عبد العزیز بن ابی خلافت کا زمانہ تھا کہ صدقہ لینے والا کوئی نہیں رہتا تھا۔ اس زمانہ کے دونوں ممالک میں ہرج و مرج ہو گیا تھا۔

يَعْنِي أَمَنُوا أَجْمَعُونَ قَدْ أَلِكَ حِينَ لَا
يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ أَوْ تَسَبَّتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ فُتِّرَ الرَّجُلَانِ
ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَالْأَطْلُوبَانِ
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ
بِلَبَنِ لِقَحْتِهِ فَلَا يَطْعُمُهُ وَلَتَقُومَنَّ
السَّاعَةُ وَهُوَ لِيْلُطُ حَوْضُهُ فَلَا يَسْقِي
فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ
أَمْلَئُهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعُمُهَا -

لانا مفید نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا ہوگا یا کچھ نیک
کام نہ کرچکا ہوگا۔ اور قیامت ایسی اچانک آئے گی کہ دو آدمی
کپڑا پھیلانے خرید و فروخت کر رہے ہوں گے ابھی اس فارغ
نہ ہوں گے اور کپڑا تہہ تک نہ کریں گے کہ قیامت واقع ہو جائے
گی کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر جا رہا ہوگا ابھی سینے کی
نوبت ہی نہ آئے گی کہ قیامت واقع ہو جائے گی کوئی شخص
حوض تیار کر رہا ہوگا، اپنے جانوروں کو اس میں پانی نہ
پلایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی کوئی شخص منہ تک نوالہ اٹھا
چکا ہوگا مگر اسے کھانے سے پہلے قیامت آجائے گی۔

باب ۳۷۵ ذکر الدجال

۶۶۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَعْقُبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ
قَالَ لِي الْمَعْبُودُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ
أَكْثَرَ مَا سَأَلَتْهُ وَأَنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ
مِنْهُ قُلْتُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ
خَبِيزٌ وَتَوَرَّعَ قَالَ هُوَ هُوَ عَمَّا لَكَ مِنْ ذَلِكَ

باب دجال کا بیان ہے

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت مغیرہ بن
شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دجال کے متعلق جنتا میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اتنا کسی شخص نے دریافت نہیں
کیا۔ میں اکثر دجال کے متعلق دریافت کرتا تھا، آپ نے فرمایا
تجھے دجال سے کوئی خطرہ نہیں رہیں ابھی موجود ہوں میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں
کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ندی ہوگی آپ نے فرمایا پھر اس سے
کیا ہوتا ہے اگر یہ بات بھی ہو جب بھی اللہ کے نزدیک وہ کوئی وقعت نہیں رکھتا ہے

۱۔ اگر تجھے سے کوئی نکلنے سے پیشتر ایمان لایا ہوگا یا ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کرچکا ہوگا تو ان کا ایمان قائمہ دیکھا اس صورت میں معتزلہ کا استدلال بطلان ہوگا کہ ان لوگوں کو کچھ کچھ نے اعمال خیر نہ کئے ہوں ہمیشہ دوزخ میں ہے مگر اس میں ۱۲ منہ ۱۲ دجال دہل سے نکلتے ہیں کامیابی کو چھپاتا اور اپنے ساری دنیا جادو اور شہرت سے
کرتا شخص کو جس میں یقین نہیں ہوں دجال کہہ سکتے ہیں چھپا چھپا اور پکڑ چکا کہ اس است میں تیس کے قریبے جال پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک موت کا دعویٰ کرے گا ہمارے زمانہ میں
جو زمانہ قادیان میں پیدا ہوا وہی ان تیس میں کا ایک ہے اور بلاد جال وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا عجیب عجیب شعبہ ہے دکھلائے گا خدا کی کا دعویٰ کرے گا لیکن اس مردود
کا ہر گز بایں یہ حالات میں ہے اللہ تعالیٰ چرمان کو اس کے شر سے محفوظ رکھے ایک حدیث میں ہے جو کہ تم میں سے ہے عالی کھلا تو اس سے دور رہے (یعنی جہاں تک ممکن ہے
اس پاس نہ جائے) ۱۲ منہ ۱۲ یعنی باوجود اس بات کے کہ آپ اس پاس بیٹھوں گے یہاں پانی کی نہریں ہوں جب بھی وہ اللہ کے نزدیک اس لائق نہ ہوگا کہ اس کو کھائیں (یعنی کھائیں)

۶۶۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَرَأَيْتُمْ لَيْسَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعَوْرُ عَيْرٍ الْيَمْنَى
كَأَنَّهُمَا عُنْبَةٌ طَأَفِيهِ.

۶۶۲۷- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى الْأَسْجَلُ
حَقٌّ يَنْزِلُ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجِفُ
الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ النَّبِيُّ كُلُّ
كَافِرٍ وَمُتَافِقٍ.

۶۶۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبًا مُسْمِيًا
الْجَحَالَ وَلَهَا يَوْمٌ مِئْذٍ سَبْعَةٌ أَبَوَابٍ عَلَى
عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ
عَنْ مَالِكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ
الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو يَكُوفَةَ سَمِعْتُ هَذَا

(از موسی بن اسماعیل از وهیب از ایوب از نافع) حضرت

امام بخاری کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ نے فرمایا دجال
دائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ میں انگور کی طرح پھولا ہو
گا۔

(از سعد بن حفص از شیبان از یحییٰ از اسحاق بن عبد اللہ

بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال اپنے ظہور کے بعد مدینہ کے
قریب پہنچے گا، مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا اور جتنے کافر
اور منافق ہیں وہ مدینے سے نکل کر دجال کے پاس چل دیں
گے۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از والد شمس از

محدث) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مدینے والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑے
گا، اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے، ہر دو دنے
پر دو فرشتے (پہرہ دار) ہوں گے۔

علی بن عبد اللہ کہتے ہیں محمد بن اسحاق نے بحوالہ صراح

بن ابراہیم روایت کیا کہ ان کے والد ابراہیم نے کہا میں بصرے
میں گیا وہاں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا میں نے

الشیخ صفہ سابقہ کو کہہ دیا کہ انا اور عبد اللہ بن مسعود اس کی پیشانی پر کفر کا لفظ مرقوم ہوگا جس کو دیکھ کر سب کانچاں بیٹھ گئے کہ یہ جلیلہ درود ہے دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں سے
میرے کانچے رہ لو نہیں دیکھ سکتا اور دجال کو لوگ نہ مائیں دیکھیں گے تو معلوم ہوگا وہ جو ملے اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں دنیا میں بیماریاں ہیں اللہ تعالیٰ اس
دیباچہ کو ہے صحیح مسلم کہ روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ اس کو قتل کریں گے، منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ پڑھا) سلمہ اس باب میں مختلف روایتیں آئی ہیں کچھ کہیں کہ
از کوئی بابیں آئیکہ کا کانا نہ کہہ ہے غرض ایک آئیکہ ان کی کالی ہوگی اور اختلاف اس پر محمول ہے کہ راویوں کو تحقیق یا نہ دیکھ لکے اپنے داہنے آنکھ کا کانا فرمایا یا بائیں کا بعضوں نے کہا کہ ایک آنکھ
کالی اور دوسری پرانی ہوگی کس کو لے پڑتا یا غمروا تا تھا تو میرے ہمتا جو کہ اس پر خدا کی کاڑھی کیا زبردستی لگا اپنی آنکھ تو درست کرنے سے عاجز رہے ۱۲ حدیث سلمہ جو بیکے مسلمان ہونے کے
وہی حدیث میں رہ جائیں گے دوسری روایت میں ہے وہ سر پہ ہڈی میں جائیگا سو اسے نکال دینے کے ان غمروں کو فرشتے حفاظت کریں گے ۱۲ منہ سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ حدیث بھی مل سکتی ہوگی

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ
حَدَّثَنِي مَسْعُودُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمُسْلِمِ لَهَا يَوْمَئِذٍ
سَبْعَةَ أَبْوَابٍ تَكُلُّ بَابٌ مَلَكًا.

۶۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا إِدْرِاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي
شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَخَذَ عَلَى اللَّهِ بِمَا
هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنْ
رَأَيْتُمْ رُكُومًا وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ
أَنْذَرَكُمْ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ
فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ
أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

۶۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَكُنَا
تَاكِدًا أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سن لی

(از علی بن عبد اللہ از محمد بن بشر از مسعود بن ابیہیم
از والدش) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد
دجال کا رعب مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوگا۔ اس زمانے میں مدینہ
کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے (بہرہ
دے رہے) ہوں گے۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابیہیم از صالح ابن شہاب
از سالم بن عبد اللہ از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم (خطیبہ سنانے کے لئے) لوگوں میں کھڑے
ہوئے پہلے کما حقہ ثنائے الہی بیان فرمائی پھر دجال کے
متعلق کہا "میں بھی تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں جیسے
ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے مگر میں تمہیں اس کی
ایسی نشانی بیان کرتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو
نہیں بتائی وہ (مدود) کاٹا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کاٹا
نہیں ہے۔"

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب
از سالم) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں نے
خواب میں دیکھا کہ میں طواف کعبہ کر رہا ہوں اتنے میں
ایک شخص گندم گوں سیدھے بالوں والا دکھائی دیا۔ اس

۱۔ دوسری روایت میں ہے لوح علیہ السلام کے بعد جتنے پیغمبر گزرے ہیں سب نے اپنی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے ایک روایت میں ہے لوح علیہ بھی
ڈرایا کاٹا ہوا ایک ہزار عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے ۱۲

أَدُمُ سَبْطُ الشَّحْرِ يَنْطُفُ أَوْ يَهْرَأُ رَأْسُهُ
مَاءٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ
ذَهَبْتُ أَنْتَفِيتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ
جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَانَ عَيْنُهُ
عَيْنَهُ طَارِفِيَةً قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ
أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قُطَيْبٍ
رَجُلٌ مِّنْ خُرَاعَةَ -

۶۶۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ
عَائِشَةَ تَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ
فِتْنَةِ الدَّجَالِ -

۶۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَبٍ
عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً
وَنَارًا فَإِذَا رَأَى مَاءً بَادَرَهُ وَمَاءً كَانَتْ
قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَدَامَ عُمُتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون
شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ علی بن مریم علیہا السلام
ہیں۔ پھر جو میں نے دوسری طرف نگاہ کی تو ایک سرخ رنگ کا
موٹا شخص نظر آیا اس کے بال گھونگر لالے تھے آنکھ کافی جیسے
پھولا ہوا انگور (میں نے پوچھا یہ کون ہے؟) لوگوں نے کہا یہ جال
ہے اس کی صورت قبیلہ خزاعہ کے عبدالعزی بن قطن سے بہت
ملتی تھی (یہ شخص زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا) ۱

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن
شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز میں فتنہ دجال سے پناہ
مانگ رہے تھے ۲

(از عبد اللہ از الولد از شعبہ از عبد الملک از ربعی)
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتھ پانی ہوگا آگ بھی ہوگی
لیکن اس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی
حقیقت میں آگ ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سن کر ابو مسعود انصاری
رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے

۱ یہ حدیث ابو کتاب التبع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۱۰ امت کی تائید سے ملتا ہے پہلے آپ کو یہ خبر نہیں دی گئی تھی کہ دجال کب نکلے گا
آپ کو یہ خیال تھا شاید میری زندگی میں ہی آئے ۱۲ منہ ۱۱۰ دو روایت میں ہیں جو ہم سے جو کوئی اس کا زمانہ پہلے تو اس کی آگ میں چلا جائے وہ نہایت شر میں ٹھنڈا ہوا
پانی ہوگی مطلب یہ ہے کہ دجال ایک شعبہ بہ بات اور سارے جہوں کا پانی کو آگ میں کو پانی کی طرح کہ لوگوں کو بتلائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرنے کے لئے انکار دیکھا جن لوگوں
کو دیا ہے ان کے لئے وہ پانی آگ ہو جائیگا اور جن مسلمانوں کو وہ مخالف سمجھ کر آگ میں ڈالے گا ان کے حق میں آگ پانی ہو جائیگی جہانوں نے اعتراض کیا ہے کہ آگ اور پانی دونوں
مختلف حقیقتیں ہیں ان میں انقلاب کیسے ہوگا کہ حقیقت وہ پہلے سرسبز ہو تو فتنہ پس یہ انقلاب تو مدتوں دنیا میں ہوتا ہے عمارتوں و خدو و خوار ہوا رہا ہے بعضوں نے
کہا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دجال کا کہنا ملے گا وہ اس کو ٹھنڈا پانی دے گا تو وہ حقیقت یہ ٹھنڈا پانی آگ ہے یعنی قیامت میں وہ دوزخی ہوگا اور جس کو وہ مخالف سمجھ کر آگ

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعِثَ نَبِيًّا إِلَّا
أَنذَرُ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ الْكَارِهُ
أَعْوَرُونَ رَجُلٌ كَلَسَ بِأَعْوَرٍ وَإِنَّ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَأَقْرِ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ
وَأَبْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۷۸ دَخَلَ الدَّجَالُ

الْمَدِينَةَ

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَلِيَّةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا
طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهِمَا أَحَدُ النَّاسِ
بِهِ أَقْنَعٌ قَالَ يَا بَنِي الدَّجَالِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
عَلَيْهِ أَنْ يُدْخَلَ نَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ
بَعْضُ السَّبَاحِ الَّتِي تَطْلُ الْمَدِينَةَ فَيَعْرُجُ
إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ
أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَتَاكَ
الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی

اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
پیغمبر ایسا نہیں آیا کہ جس نے اپنی اُمت کو کانے دجال سے
نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو وہ مردود کا نا ہوگا اور تمہارا رب کا نا
نہیں، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس
نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ
باب دجال مدینہ طیبہ نہ جاسکے گا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبد اللہ بن عبد اللہ)

ابن عقیبہ بن مسعود) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا طویل واقعہ
سنایا اس میں یہ بات بھی تھی کہ دجال کے لئے مدینے کے اندر
جانا حرام کر دیا گیا ہے وہ ایک شور والی زمین پر نزول کرے
گا جو مدینے کے قریب ہوگی، اس وقت اہل مدینہ میں سے
ایک نیک ترین آدمی اس کے پاس جائے گا اور کہے گا
میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا ذکر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرما گئے تھے۔ دجال اپنے لوگوں
سے کہے گا دیکھو اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر زندہ کر
دوں تب تو تم میری (سچائی) کے متعلق کچھ شک نہ کرو گے
وہ کہیں گے نہیں (شک نہیں رہے گا) چنانچہ دجال اس

لہ یہ دونوں حدیثیں اوپر احادیث الانبیاء میں وصول گزر چکی ہیں دوسری روایت میں ہے کہ مؤمن اس کو پٹھ لیکھا خواہ لکھا پٹھ تھا نہ ہوا در کافریہ
پڑھ سکے گا لکھا پٹھ بھی ہو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہوگی نودعا نہ کہا یہ صحیح ہے کہ حقیقتہً یہ لفظ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے
اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کے دل میں ایمان کا ایسا فہم دیکھا کہ وہ دجال کو سمجھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ کافر جیسا زید عباس ہے اور کافر کی عقل پر پردہ
ڈال دے گا وہ سمجھے گا کہ دجال سچا ہے ۱۲ مسئلہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ قِيُولُ الدَّجَالِ
 أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ
 هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا
 فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا
 كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ
 فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَمْلِكُ عَلَيْهِ
 ۶۴۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
 عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ
 مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الظَّالِمُونَ وَاللَّجَالُ
 ۶۴۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى قَالَ
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْمَدِينَةُ يَا أَيُّهَا الدَّجَالُ فَيَحْدُ الْمَلَائِكَةُ
 يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرُبُهَا الدَّجَالُ قَالَ وَ
 لَا الظَّالِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ -

شخص کو مار ڈالے گا پھر زندہ کرے گا تب وہ شخص کہے گا اب
 تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ تو ہی دجال ہے پھر تو دجال
 اسے مارنا چاہے گا تو نہ مار سکے گا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نعیم بن عبد اللہ
 جمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے رستوں
 پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں۔ اس میں نہ طاعون آئے گا اور
 نہ دجال۔)

(از یحییٰ بن موسیٰ از یزید بن ہارون از شعبہ
 از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا دجال مدینہ میں آنا چاہے گا لیکن مدینہ
 کے باہر فرشتوں کو پہرہ دیتے دیکھے گا تو قریب
 نہ پھٹک سکے گا۔ اسی طرح انشاء اللہ طاعون بھی
 مدینہ میں نہ آ سکے گا۔)

۱۔ دوسری دعایت میں ہے یہ شخص مسلمان ہو گا اور لوگوں سے پکا نہ کر کہہ دیگا مسلمانوں یہی وہ دجال ہے جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دی تھی ایک روایت میں ہے کہ دجال آئے سے اس کو چروا ڈالے گا ایک روایت میں ہے کہ ہمارے دو نیم کوسے کا اور یہ جانا کچھ دجال کا چہرہ
 نہ ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے کا ذکر و معجزہ نہیں دیتا بلکہ خدا کا ایک فعل ہو گا جس کو وہ اپنے سچے بندوں کو آزمائے کے لئے دجال کے ساتھ یہ نظر کرے گا
 اس مدینہ سے یہ بھی نکلا کہ ولی بڑی نشانی یہ ہے کہ فریعت ہر قائم ہو اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف چلتا ہو اور مرنے کو بھی زندہ کر کے دکھلائے جب
 بھی اس کو نائب دجال سمجھنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۵ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے کہ مدینہ ان بلاؤں سے محفوظ ہے

باب ۳۷۹ یاجوج وما یجوج

۶۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الرُّبَیْعَاتِ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْ عَنْ أُورُحْبِيَّةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةَ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرَزَعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِئْسَ لِلْعَرَبِ مِنْ هَرَقٍ قَدِ اقْتَرَبَ فُتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدِّ مِیَاجُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِأَصْبَحِيهِ إِلَّا بِهَا مَوَالِئِي كُلِّهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَهَذَا وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا نَحْبُكُ ۶۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَقَمُ الرَّدْمُ رَدْمًا جُوجَ

باب یاجوج وما یجوج کا بیان

(از ابوالیمان از شعب از زہری)

دوسری سند از اسماعیل از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ از ام حبیبہ بنت ابی سفیان (حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ایک قریب پہنچی ہوئی آفت سے بھونے والی ہے، آج یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کشادہ ہو گئی ہے آپ نے انگوٹھے اور کلھے کی انگلی کا طعنے بنا کر بتایا، چنانچہ میں نے (زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا یا رسول اللہ اچھے نیک بخت لوگ زندہ رہنے پر بھی ہم تباہ و برباد ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں جب بدکاری بہت پھیل جائے گی۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از وہیب از ابن طاووس)

از والدش، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کشادہ ہو گئی وہیب نے نوے کا شمار

لے صحیح یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج آدمی ہیں یا نفیثہ کے اولاد سے ہیں مرد و عورت اور عاکفہ سے مرفوعاً نکالا کہ یاجوج و ماجوج دو قبیلے ہیں یا فتنہ بن نوح کی اولاد ہیں ان میں کوئی شخص اس وقت تک نہیں رہتا جب تک ہزارا دلائی نہیں دیکھ لیتا اور ان ابی حاتم نے نکالا کہ یاجوج و ماجوج کے دس حصہ ہیں ان میں نو حصے یاجوج و ماجوج ہیں ایک حصہ میں باقی لوگ کہتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج کے لوگ کسی قسم کے ہیں بعض تو شمشاد کی طرح لمبے بعض طویل بعض دونوں میں چار چار بعض اتنے بڑے کہ ان رکھتے ہیں کہ ایک کو اچھالتے ایک کو اچھالیتے ہیں اور عاکفہ سے نکالا کہ یاجوج و ماجوج کے لوگ ایک ایک باشند اور وہ باشند کے لوگ ہیں بہت لمبے ان میں وہ لوگ ہیں جو تین باشند کے ہیں۔ ابن کثیر نے کہا ابی حاتم نے ان کے اشکال اور حالات اور قد و قامت اور کانون کے باب میں عجیب عجیب حدیثیں نقل کی ہیں جن کی سند صحیح نہیں ہیں کہتا ہوں جتنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے وہ یہ قدر ہے کہ یاجوج و ماجوج دو قبیلے ہیں آدمیوں کی قیامت کے قریب وہ نہایت جہنم کریں گے اور پھر میں نے گھس گھس کر اس کو تباہ و برباد کر دیں گے واللہ اعلم ۱۲۸

وَمَا جُورَ وَمَثَلُ هَذِهِ وَعَقْدٌ وَهَيْبٌ
تُسْعِيْنِ۔

کر کے بتایا اس اشارے کا ذکر اوپر ہو چکا ہے

کتاب الاحکام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ۳۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔

کتاب الاحکام

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
باب ارشاد الہی اطیعوا اللہ الایۃ اللہ
رسول اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنََّّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ

(از عبد اللہ از یونس از زہری از ابو سلمہ
ابن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری
اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور
جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

ہاں یہ زمانہ میں بہت سے لوگ اس شبہ میں مبتلا ہیں کہ تعجب یا جوح ماحوج آتی ہر قوم ہے کہ اس میں کا کوئی شخص اس وقت تک نہیں راجب تک ہزار آدمی اپنی نسل میں
و کھلتا ہے تو ہم اس وقت دنیا کے لئے نہیں آئے تو ساری نسل کو جان ڈالا ہے کہ کوئی چھوٹا سا جرمہ ان کی نظر سے نہ گزرا تو سارا جہان کھٹکتا ہے
لہذا کثیر التعداد قوم جی ہے نظر نہ آتا قیاس سے دوسرے دوسرے اس زمانہ میں لوگ بڑے اونچے اونچے پھاڑوں پر چڑھ جاتے ہیں ان میں ایسے ایسے سوراخ کھدے ہیں جس میں سے
پانی بہ جاتی ہے تو یہ دیوانہ کرکے کہہ دیتے ہیں کہ حق سے سخت بیرون دنیا میں فلاح ہے اس میں بھی باسانی سوراخ ہو سکتا ہے کتنی ہی اونچے دیواریں مولا کے درمیان سے اسی پر چڑھ سکتے ہیں
ڈکٹا میٹ سے اس کو دم بھر میں گھرا سکتے ہیں۔ ان چیزوں کا جواب یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دیوار اب تک دیو دیو دیا جوح ماحوج کو دیکھ کر ہرے کے بے اثر آنحضرت
کے زمانہ تک ضرور دیو دیو تھی اور اس وقت تک دنیا میں صنعت انسانیت کا ایسا رواج نہ تھا تو یا جوح ماحوج وحشی قومیں ان دیوار کی وجہ سے رکے جتے ہیں کوئی
تعجب کی بات نہیں بلکہ یہ کہ یا جوح ماحوج کے کچھ شے کا نہ مہر ناجب تک وہ چلا لگتی اپنی نسل سے نہ دیکھ لے رہے ہیں جن کو ہے کہ اسی وقت تک کا بیان جو جب تک آدمی کی عمر
بڑا دیر ارسال تک ہو کر آتی تھی نہ ہاں یہ زمانہ کا جب عمر انسانی کی مقدار سو برس یا ایک سو بیس برس رہ گئی ہے آخر یا جوح ماحوج بھی انسان ہیں ہماری طرح ان کی عمر بھی کچھ
گئی چوں کہ اب یہ جہان صحابہ و تابعین سے منقول ہیں کہ ان کے تعدادات اور کان ایسے ہیں ان کی سندیں صحیح اور قابل اعتماد نہیں ہیں اور جعفر افہ والوں نے جن
قولوں کو دیکھا ہے انہی میں سے دوسری قومیں یا جوح ماحوج ہیں اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کونسی قومیں ہیں بعضوں نے قیاس سے روس اور تاتاری کو بھی منگول اور
جاہلی قوموں کو بھی کہہ دیا جوح ماحوج کہہ دیا بعضوں نے انکے مذاہد روس کو مگر انکے ترک قوم کوئی بڑی تعداد کی قوم نہیں روس تاتا و چین جاہان یہ دونوں یا جوح ماحوج کہہ سکتے
ہیں ہم حدیث میں ہے کہ یا جوح ماحوج کبیرہ طبع پرے کدریں گے تو اس کا پانی تمام کدریں گے امام احمد کی روایت میں ہے جس پرے گزرتے ہیں کو تباہ کر دینگے جس کا پانی پستے گزرتے
اس کوئی جائیں گے مسلم کی ایک روایت میں ہے وہ کہیں گے اب زمین والوں کو تو ہم مار چکے لاد آسمان والوں کو بھی مار چکے آسمان کی طرف قریب تک اللہ تعالیٰ اس کو خون سے دھو کر
لوتا دینگا ان جبر اور ایسے ابی حاکم کی روایت میں ہے وہ کہیں گے اب ہم آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے ایک حدیث میں ہے کہ وہ زمین کے سب جاندار سانپ کچھو کچھو کا
جائیں گے اور اسی وقت اور اسی وقت ان کا مقدمہ الجیش شام میں ہوگا تو سارا دلاشکر کا اخیر حصہ خراسان میں لیکن اللہ کے اور دین اور بیت المقدس کو ان سے بچانے کے لئے ۱۲ منہ

سُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ بَنُ
 جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَهُ مَعْوِيَّةُ
 وَهُوَ عِنْدَ كُفَى وَفِي مَنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
 ابْنَ عُبَيْرٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكًا مِّنْ
 قُحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَاشْتَأَى عَلَى اللَّهِ بِهَا
 هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ
 رِجَالًا مِّنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ
 فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْتِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جُهَاكُمُ
 قَائِمًا كُمْ وَالْأَمَانِي الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يَأْتِيهِمْ
 أَحَدٌ إِلَّا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَجِبَهُ مَا أَقَامُوا
 الدِّينَ تَابَعَهُ نَعِيمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَوَى عَنْ
 مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هُكَيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ
 ۶۶۴۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ
 حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ هُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي
 يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بیان کرتے تھے کہ وہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ
 عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص یہ حدیث
 بیان کرتے ہیں کہ عنقریب ایک شخص قبیلہ قحطان کا بادشاہ ہوگا
 حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصے ہوئے اور خطبہ پڑھنے کیلئے
 کھڑے ہوئے پہلے کماحقہ شائے الہی بیان کی پھر کہنے لگے اما بعد
 مجھے یہ اطلاع ملی ہے تم میں سے چند لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے
 ہیں جن کا ثبوت اللہ کی کتاب (قرآن) سے نہیں ہے اور نہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ بڑے جاہل
 ہیں تم لوگ ان گمراہ کن آرزوؤں سے بچے رہو میں نے خود آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے یہ امر یعنی خلافت
 اور سرداری قریش ہی میں رہے گی جب تک وہ دین اور
 شریعت کو قائم رکھیں گے۔ اور جو کوئی ان سے دشمنی کر لیا اللہ اسے اندھے
 منہ (دوزخ میں) گرا دے گا۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو نعیم بن
 حماد نے بھی بخوالہ ابن مبارک از معمر از زہری از محمد بن جہیر روایت کیا ہے
 (از احمد بن یونس از عاصم بن محمد از والدش) ابن عمر رضی اللہ
 عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت
 اور سرداری ہمیشہ خاندان قریش ہی میں رہے گی جب تک

۱۔ یہ حضرت معاویہ کا کہنا ہے مگر یہ تھا کہ یہ عبداللہ بن عمرو اس حدیث کو آنحضرت سے نقل کرتے تھے اور ابوہریرہ اور ابن عمر نے بھی اس کو روایت کیا ہے شاید حضرت
 معویہ کو یہ مطلب نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو جو اس حدیث سے پہلے ہیں کہ اوائل زمانہ اسلام میں ایسا ہوگا یعنی قحطان کا بادشاہ ہوگا یہ غلط ہے۔ آنحضرت نے ایسا نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ
 اور خلافت کو قریش سے خاص رکھا ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب ایسا ہوگا یعنی ایک قحطانی شخص بادشاہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ جے بن ابی شریعت چھوڑ
 دینگے تو ان کی خلافت بھی مٹ جائے گی ایسا ہی ہوا جب خلفائے عباسیہ دین کی پروری چھوڑ دی اور شراب خوردی اور عیش و عشرت میں پڑ گئے اللہ تعالیٰ نے خلافت ان کے
 خاندان سے نکال لی اس سلسلہ سے اب تک پھر خلافت قرشی لوگوں کو نصیب نہیں ہوئی البتہ حسن یا مغرب یا معین یعنی حاکم قرشی لکھنات میں سے ہوئے مگر اب ان کی
 حکومت باقی دو ہی عرق قرشی کو خلیفہ نہ رہا اور یہی ہر اہل اسلام کی تباہی کا باعث ہوا ہے ابھی اگر شیعہ مان لیں کہ ایک قرشی یا بنی فاطمہ میں سے متقی اور عالم شخص کو اپنا خلیفہ
 بنا لیں دیر لے جان کس سلمان اس کے تابع حکم دین تو ابھی پھر اسلام بیک جاتا ہے مولانا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے تیر حوس صمدی کے شروع میں لیا کرتا تھا اور حضرت
 سیاح صمدی بریلوی کو خلیفہ قرار دیا تھا لیکن اللہ کو منظور نہ تھا چند ہی روز میں مولانا صاحب اور سید صاحب شہید ہوئے سفاقی نے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ قرشی خلیفہ
 فقیر اور بدعت کی طرف لوگوں کو بلائے تو اس سے لڑنا اور اس کا معزول کرنا درست ہے جسے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے کے خلاف خروج کیا تھا ۱۷ منہ ۱۸

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي كَيْسٍ
مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ -

باب ۳۷۲ أَجْر مَنْ قَضَى
بِالْحُكْمَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ
لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ -

نہیں کرتے وہ فاسق اور گناہ گار ہیں۔

۶۶۴۴ حَدَّثَنَا شَيْهَابُ بْنُ عُبَادٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ
أَتَاهُ اللَّهُ مَا آلاَ فَسَلَّطَهُ عَلَيْهِ هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ
وَأَخْرَأَتْهُ اللَّهُ حُكْمَهُ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا
وَيُعْلِمُهَا -

باب ۳۷۳ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
لِلْإِمَامِ مَا لَوْ تَمَكَّنَ مَعْصِيَةً

۶۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَّابِ عَنْ أَنَسٍ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمِعُوا وَأَطِيعُوا وَإِلَّا

باب حکمت کے ماتحت (یعنی حکم الہی کے
ماتحت) فیصلہ اور احکامات صادر کرنے والے
کو ثواب۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے جو لوگ
اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن محمد از اسماعیل از
قیس) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی پر رشک نہ ہونا
چاہیے البتہ دو شخصوں پر۔ ایک تو اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے
(احلال) مال دیا ہے اور وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کر رہا ہے
دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے علم (دین) دیا ہے اور
وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

باب امام کی بات سننا اور ماننا واجب ہے
بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ کی بات کا حکم نہ دے۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از ابو الثیاب) حضرت انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حاکم یا سردار کی بات) سنو اور
مانو اگرچہ جیسی غلام ہی کو سردار یا حاکم بنا لیا گیا ہو

لے بیٹھا اور لوگ رشک کے قابل ہی نہیں ہیں یہ دو شخص اللہ رشک کے قابل ہیں کیونکہ ان دونوں شخصوں نے دین اور دنیا دونوں حاصل کر لئے دنیا میں نیک نام
ہوئے اور آخرت میں شاد کام بعضے بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی گزیرے ہیں جن کو یہ دونوں نعمتیں عطا ہوئی ہیں ان پر بے حد رشک ہوتا ہے ثواب

۱۲ منہ ۱۲ دور نہ واجب نہیں کیونکہ

دوسری حدیث میں ہے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۱۲ منہ

اَسْتَعْبَدَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَتْ رَأْسُهُ زَيْبَةً۔

۶۶۴۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَبْرُؤُهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَنَكِرَهُ فَلْيَصِدْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَيَمُوتَ إِلَّا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً۔

۶۶۴۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي تَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهًا مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

جس کا سر منقہ کی طرح چھوٹا ہو یعنی بیوقوف ہو

(از سلیمان بن حرب از حماد از سعد از ابو رجاء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے کوئی بُری بات دیکھے تو صبر کرے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھرا لگ ہو کر مرتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از عبید از تافع) حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر (اپنے امام اور بادشاہ اسلام کی) اطاعت واجب ہے خوشی یا ناخوشی ہر حال میں، جب تک گناہ کا حکم لے نہ دیا جائے، پھر جب (امام یا بادشاہ اسلام کی طرف سے) اسے گناہ (نا جائز کام) کا حکم دیا جائے تو نہ سنے نہ اطاعت کرے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ حبشی غلام خلیفہ ہو کیونکہ خلافت تو قریشی کے سوا اور کسی کی صحیح نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ غلیفہ اگر حبشی غلام کو بھی کہیں کا سردار یا حاکم مقرر کیے تو دو گوں کو اس کی اطاعت کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۵۷ جماعت سے الگ ہونا اس سے یہ مراد ہے کہ امام اور حاکم اسلام سے الگ ہو کر دے اس کی اطاعت سے نکل جائے پیچھے خارجیوں نے حضرت علیؓ کی خلافت سے الگ ہونا یہاں تک کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ شرک یا بدعتوں کی جماعت میں شریک رہے ان سے الگ ہو، ان سے تو الگ ہونا واجب ہے جیسے قرآن مجید میں ہے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین ۱۲ منہ ۵۷ اس حدیث سے اگلی حدیث کی تفسیر ہو گئی کہ جماعت میں وہیں تک شریک رہنا ضروری ہے جہاں تک جماعت خلاف شرع کام کا حکم نہ دے اگر ایسی بات کا حکم دے تو اس جماعت کو سلام کرنا چاہیے اکیلے ہی رہ کر اپنی زندگی گزارنا اور حق تعالیٰ کے حکم پر قائم رہنا بہتر ہے ۱۲ منہ ۵۷ احقر کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو حاکم سے ذاتی نقصان ہوا ہو تو برداشت کر لے اس حق تلفی کے عوض آخرت میں جہنم کا، جماعت کو نہ چھوڑے مثلاً کسی کا صلہ اسے حکومت نے نہیں دیا یا کم دیا تو یہ اگرچہ ناخوشی کی حالت ہے مگر اطاعت کرنی چاہیے لیکن اگر حاکم یا حکومت گناہ اور خلاف شرع ہو سکے لے حکم دیں یا حکومت غیر مسلم کی ہو تو اس صورت میں نفاذ کرنا فرض ہے اور یہ بھی معتبر ہوگا اگر مسلمان صرف اس حدیث پر ہی عمل کر لیتے تو آج اس زلیوں حالی میں مبتلا نہ ہوتے۔ المید یہ ہے کہ عوام کو انگریز نے تعلیم دی تھی کہ ہر حاکم وقت کا اطاعت ہے لوگ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم میں اولى الامر سے ہر حاکم غلط معنی کرتے ہیں۔ بعض علماء اسور لوگوں کو اپنے دنیوی مفاد حاصل کرنے کے خاطر حاکم وقت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور تمام شرعی و خلاف شرع احکام کی پابندی ضروری قرار دیتے ہیں حالانکہ خلاف شرع احکام میں کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے ۲۷ اہل لغو مذاق

۶۶۴۸۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ** بَنِي

عِيَاثٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ بَعْثَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْيَمَةَ وَأَمَرَ

عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ

يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ

قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ

لَمَّا جَعَلْتُمْ حَطَبًا أَوْ قَدْ تَرَأْتُمْ

دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا

فَلَمَّا هَمُّوا بِالْذُّخُولِ فَقَامَ يُنْظِرُ بَعْضُهُمْ

إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا قَبَضْنَا النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَإِذَا مِنَّا النَّارُ

أَفَنَدَّ خُلُفَاءُ قَبِينَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ تَحَدَّثَ

النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا

خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ بِالْمَعْرُوفِ

بَاب ۳۶۲۳ مَنِ لَمْ يَسْأَلِ

الْإِمَارَةَ آعَانَهُ اللَّهُ

(از عمر بن حفص بن عیاض از والدش از اعمش از سعد

ابن عبیدہ از ابو عبد الرحمن) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اس کا

سرور ایک انصاری مقرر کیا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ

ان کی اطاعت کریں (رستے میں اتفاقاً عبد اللہ بن خدا فہان

لوگوں پر ناراض ہوئے کہنے لگے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا انہوں نے

کہا بے شک یہ حکم تو دیا تھا عبد اللہ نے کہا تو میں تمہیں

اٹل حکم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاؤ اور اس میں

اپنے کو جھونک دو (جل مرو) چنانچہ انہوں نے لکڑیاں جمع کیں

آگ سلگائی جب اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے

کا منہ تکیے لگے کہنے لگے ہم نے جو کفر چھوڑ کر (آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی اتباع کی تو بعض (دورخ کی) آگ سے بچنے کیلئے

اب ہم پھر آگ میں داخل ہو جائیں؟ اتنے میں آگ خود بخود

بجھ گئی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا غصہ بھی جاتا رہا، پھر یہ واقعہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا، آپ نے فرمایا اگر یہ لشکر والے اس

آگ میں گھس جاتے تو کبھی اس میں سے نہ نکلتے (حاکم کی الحاح

اسی کام میں کرنا چاہیے جو جائز ہو)

باب ۳۶۲۳ بے بغیر مانگے حکومت یا کوئی عہدہ

ملے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

۱۔ حدیث کی روایت سے یہ کہ وہ زمانہ کہ اس کی سرداری ایک نامی شخص کے گزرنے کی اور جو شخص مانگ کر حکومت حاصل کرے

اللہ تعالیٰ اس سے مدد اس سے ہٹائے گا بلکہ زمانہ میں مسلمانوں کو خط ہو گیا ہے جس کو دیکھنے حکومت اور تعلقداری کا طالب ہے۔ اسے بھائیو!

حکومت جسے معاخذہ کا کام ہے روٹی کمانے کے لیے ہر طریق ہیں طبیب بنو، کٹر بنو، فہم بنو، سوداگر بنو، کاشتکار بنو، کوئی پیر اور پیشہ کرو

اس میں کوئی عار محسوس نہ کرو مگر عدالت اور مال کی خدمت ہرگز نہ چاہو اگرچہ بدوقت بادشاہ اسلام تم کو ایسی خدمت پر مامور کرے تو اللہ تعالیٰ سے

مدد چاہو اور اس سے ڈرو اگرچہ خدمت ایماندار کے ساتھ داکرو ۱۲۰۰

۶۶۴۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا
تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ
مَسْئَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَ بِهَا
عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ
عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفَرُوا
عَنْ يَمِينِكَ وَأَتِ الذِّئْبُ هُوَ خَيْرٌ

بَابُ ۳۷۵ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ
وَحَلَّ إِلَيْهَا-

۶۶۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ
الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا قُبَيْعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ
فَإِنْ أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلَّتْ
إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ
أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ
فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَتِ الذِّئْبُ
هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرُوا عَنْ يَمِينِكَ-

بَابُ ۳۷۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ

الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ-

۶۶۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

(از عجاج بن منہال از جریر بن حازم از حسن) عبد الرحمن

بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے فرمایا اے عبد الرحمن حکومت اور سرداری مت طلب کر
کیونکہ اگر مانگنے سے تجھے حکومت اور سرداری ملے گی تو اللہ تعالیٰ
اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا، اگر بغیر مانگے تو سردار بنایا جائے گا
تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، نیز جب تو کسی بات کی قسم کھا
لے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے
دے اور جو کام بہتر معلوم ہو وہ کر۔

باب جو شخص مانگ کر حکومت یا عہدہ حاصل
کرے اللہ تم کی جانب سے اس کی مدد چھوڑی جائیگی۔

(از ابو عمر از عبد الوارث از یونس) عبد الرحمن

بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے فرمایا اے عبد الرحمن حکومت اور سرداری مت طلب کر کیونکہ
اگر مانگے سے تجھے حکومت اور سرداری ملے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد
تجھ سے اٹھالے گا، اگر بغیر مانگے تو سردار بنایا جائے گا تو اللہ
تعالیٰ تیری مدد کرے گا، نیز جب تو کسی بات کی قسم کھا لے پھر اس
کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو جو کام بہتر ہو وہ کرنا اور قسم کا کفارہ
دے دے۔

باب حکومت اور سردار بننے کی حرص
کرنا منع ہے۔

(از احمد بن یونس از ابن ابی ذئب از سعید مقبری)

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَكُونُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ
وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنَجِّمُ
الْمُرْضِعَةَ وَيُنْسِتُ الْفَاطِمَةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ
ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ
۴۶۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلٌ
مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمْرُنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا
لَا تَقُولِي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَضَرَ
بَاب ۳۶۷- مَنِ اسْتَرْجَى
رَعِيَّتَهُ فَلَمْ يَنْصَحْ -

۴۶۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عنقریب حکومت
اور عہدوں کی حصر کرو گے لیکن قیامت کے دن
اس کی وجہ سے ندامت ہوگی۔ حکومت ایک اتنا
(دودھ پلانے والی کی طرح) ہے کہ دودھ پلاتے وقت
تو مزہ ہے اور دودھ چھٹتے وقت تکلیف ہے۔

محمد بن بشار بحوالہ عبد اللہ بن محمد بن حمران از عبد الحمید از سعید
مقبری از عمر بن حکم حضرت ابو ہریرہؓ سے ان کا ذکر بالا قول نقل کیا ہے
(از محمد بن علاء از ابواسامہ از بُرید از ابو جردہ) حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بارگاہ رسالت
میں اپنی قوم کے دو شخصوں کے ساتھ حاضر ہوا میرے ایک
ساتھی نے کہا یا رسول اللہ مجھے امیر وقت مامور فرما دیجئے
دوسرے نے بھی یہی خواہش ظاہر کی۔ تو آپؐ نے فرمایا
ہم اس شخص کو حکومت نہیں دیتے جو اس کی
درخواست یا حصر کرے۔

باب جسے حاکم مقرر کیا گیا مگر اس
نے رعیت کی خیر خواہی نہ کی۔

(از ابو نعیم از ابوالاشہب از حسن بصری علیہ السلام)

۱۔ سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ مثال دی ہے آؤ کہ حکومت اور سرداری ملنے وقت بڑی لذت ہوتی ہے خوب رو پر گما لکے مزہ اڑاتا ہے لیکن
اس کو کھلنا چاہیے کہ یہ سدا قائم رہنے والی چیز نہیں ایک دن ہمیں ملے گی تو تمنا مزہ اٹھایا تھا وہ سب کچھ کرنا جو چاہتا تھا اور اس رنگ کے سامنے جو سرداری اور
حکومت جانتے وقت ہوگا یہ خوشی کوئی چیز نہیں ہے عاقل کو چاہیے کہ جس کام کے انجام میں رنگ ہو اس کو قبول ہی لذت کی وجہ سے ہرگز اختیار نہ کرے عاقل وہی
کا کرتا ہے جس میں رنگ اور نہ ہو نہ لذت ہی لذت ہو گو یہ لذت مقدار میں ہو لیکن اس لذت سے بدرجہا بہتر ہے جس کے بعد رنگ ہوتا ہے لاجل
ولا قوۃ الا باللہ لعنت خداوندی حکومت پر سرداری اور بادشاہت و حقیقت ایک عذاب الیم ہے اسی لئے عقل مند بزرگ اس سے ہمیشہ بھاگتے رہے امام ابو
حنیفہؒ نے بارگاہی قید میں رہے مگر حکومت قبول نہ کی دوسری حدیث میں ہے جو شخص عدالت کا حاکم یعنی قاضی (جج) بنایا گیا وہ بن پھری ذبح کیا گیا
میرے نے ہمیں بتایا ہے کہ کئی شخصوں کو وزارت کا عہدہ ملا اور انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا مگر چند ہی سال میں یہ عہدہ ان سے چھین
کر لیا جاتا ہے ان ایسا رنگ ہوگا کہ اسی رنگ میں دنیا سے چلتے ہوئے بعضوں نے خود کشی کر لی ۱۲ منہ سالہ تو اس طریق میں دو تین اچھے طریق کے خلاف
ہیں ایک تو سعید مقبری اور ابو ہریرہؓ وغیرہ میں حکم کا واسطہ ہوتا دوسرے حدیث کو موقوفاً نقل کرنا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرْجِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْأَى اللَّهَ رُغِيَّةً فَلَمْ يَحْطَ بِهَا بِنُصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يُجِدْ رَاحَتَهُ الْجَنَّةَ.

۶۶۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَأَيْدُ كَذَّابٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ نَعُوذُ بِهِ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ أَحَدَّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ ذَا لِي بِرُغِيَّةٍ قَسَّ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

باب ۳۶۸۱ - مَنْ شَاكَ شَيْئًا اللَّهُ عَلَيْهِ -

۶۶۵۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ طَرِيفِ بْنِ مَيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَ

ابن زیاد نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی مرض الموت میں عیادت کی۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ فرماتے تھے جو شخص ایسا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے رعیت کی نگہبانی پر مقرر کیا ہو مگر وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہ کرے تو قیامت کے دن وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا۔ (بہشت میں جانا تو بڑی بات ہے)

(از اسحاق بن منصور از حسین مجعفی از زائدہ از ہشام)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم عیادت کے لئے معقل رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اتنے میں عبید اللہ بن زیاد بھی وہاں آیا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ نے فرمایا جو بادشاہ یا حاکم مسلمانوں پر حکومت کرتا ہو اور ان کی بدخواہی کرتے کرتے اس پر موت آجائے تو بہشت اس پر حرام ہے۔

باب جو شخص خلق خدا کو تکلیف دے

اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے گا۔

(از اسحق واسطی از خالد از جریر بن طریف ابو ہنیمہ)

کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب صفوان بن یزید ان کے ساتھیوں کو مجتذب رضی اللہ عنہ نصیحت کر رہے تھے،

لہذا ان پر ظلم و توری کرے یا ظلم و تعدی نہ کرے اس کا نبولبت نہ کرے ۱۲ منہ ۱۳ طرف کی روایت میں اتنا زیادہ ہے حالانکہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے محسوس ہوتی ہے طرازی کی دوسری روایت میں ہے کہ یہ عبید اللہ بن زیاد ایک ظالم سفاک پھوکر تھا جس کو معاویہؓ نے حاکم بنایا تھا وہ بہت غوریزی کیا کرتا آخر عبداللہ بن معقل بن یسار صحابی نے اس کو نصیحت کی کہ ان کاموں سے باز رہ۔ اخیر تک ۱۲ منہ

جُنْدَبًا قَا صَحَابَهُ وَهُوَ يُؤْمِرُهُمْ فَقَالُوا
هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ
سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَ
مَنْ يُشَاقِقُ كُشْفُوقَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنْ أَوَّلَ مَا يُنْتَن
مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ
لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ
أَنْ لَا يُمَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ فَلْيَفْعَلْ
مِنْ دَمِ أَهْرَاقِهِ فَلْيَفْعَلْ قَالَ قُلْتُ
لَا بِيْ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبُ قَالَ
نَعَمْ جُنْدَبُ

وسلم سے سنا کس کا ہے؟ آیا جناب رضی اللہ عنہ کا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔
باب ۳۷۹ الْقَضَاءُ وَالْقَنَاءُ
فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى يَحْيَى بْنُ
يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى
الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ -

۶۶۵۶ - حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ
أَبْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ قَالَ بَيْعَنَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا

لوگوں نے ان سے پوچھا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں سنا ہے آپ فرماتے تھے
جو شخص لوگوں کو (مشہوری، ناموری اور ریاء) کے لئے نیک
کام کرے گا، اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن اس کی ریاکاری
کا حال لوگوں کو سنادے گا، اور جو شخص خلق خدا پر سختی کرے
گا اللہ تعالیٰ ہی اس پر سختی کرے گا۔ یہ حدیث سن کر لوگوں
نے کہا ہمیں (مزید) نصیحت فرمائیے! چنانچہ انہوں نے جُنْدَبُ
(نے) فرمایا دیکھو آدمی کی پہلی چیز جو مرنے کے بعد سرنی ہے
وہ پیٹ ہے، اب جس سے ہو سکے وہ پیٹ میں صرف لقمہ
حلال والے (حرام سے بچے) اور جس سے ہو سکے وہ چلو بھر
لہو بہا کر (قتل کر کے) بہشت میں جانے سے اپنے کو روک لے
فرہی کہتے ہیں میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے
پوچھا اس حدیث میں یہ قول میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

باب راستہ چلتے فیصلے اور فتوے
دینا

یحییٰ بن معمر تابعی نے رستے میں فیصلہ کیا
یزید بن ابی شیبہ نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا
(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از سالم بن
ابی جعد) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ
میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مسجد سے باہر جا
رہے تھے کہ ایک شخص نے یہ دریافت کیا یا رسول اللہ قیامت
کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کب

لہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے بازار میں فیصلہ کیا مطاب
عہ دونوں واقعہ ابن سعد نے طریقات میں وصل کرو ۱۲ متر

رَجُلٌ مِنْهُمْ سَدَّ الْمَسْجِدَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا فَمَكَانَ الرَّجُلِ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا كَبِيرٌ صَيَّامٌ وَلَا صَلَوةٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ -

باب ۳۷۷ مَا ذُكِرَ آتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَائِبُ -

۶۶۵۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَابُكُ بْنُ الْبُنَّانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَرَأْسِ مَنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ فُلَانَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ أَلْقِ اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خَلَوْتُ مِنْ مُصِيبَتِي قَالَ فَبَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّةً

سامان تیار کیا ہے؟ یہ سن کر وہ چپ چاپ سا ہو گیا مگر پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے قیامت کے لئے بہت زیادہ روزہ نماز صدقہ تو تیار نہیں کیا (صرف فرض روزہ نماز اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں) البتہ اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے گا۔

باب ۳۷۸ اخذت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان نہ تھا۔

(از اسحاق از عبد الصمد از شعبہ از ثابت بنانی) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی کسی عورت سے دریافت کیا آیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں تو کہا وہ عورت ایک قبر کے پاس رو رہی تھی کہ اخذت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے اسے دیکھ کر فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر سے کام لو، وہ کہنے لگی اجی آپ میری مصیبت سے بے خبر میں آپؐ جائیے۔ یہ سن کر اخذت صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ اتنے میں ایک اور شخص اس عورت کے پاس سے گذرا اور دریافت کیا اخذت صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ باب اس سے بخلا کہ آپؐ کے دروازے پر چلتے چلتے اس کی بیوی سنایا یہ حدیث اور بڑی اسید کا حدیث ہے خصوصاً ہم گنہگاروں کے لئے جن کے پاس کوئی نیک نہیں ہے اللہ انہیں قنا حبیب وحب من حبک ۱۲ منہ ۱۱ حافظ نے کہا نہ ان کی بی بی کا نہ اس عورت کا نام معلوم ہوا ۱۲ منہ ۱۱ عہد کتب کا لفظ حدیث میں غلط نہیں ہے چاہتا ہے ان نیک دھڑکے اور جھٹکی شرابی مسالوں کو جو اکل حب الہیت اور حب نبی کا دعویٰ کرتے ہیں اس حدیث سے کوئی غلط نہیں ہونی چاہیے جو بانی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور عملی طور پر قطعی فاسق و فاجر بدعقیدہ بددین بلکہ دشمن دین ہوتے ہیں انرا اقامت شریعت کے لئے کوئی کام نہیں اور کوشش نہیں کرتے اس حدیث کا مفہوم تو صرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زیادہ عابد و متواضع ہو لیکن فرض نماز نہ پڑھے اور زکوٰۃ کے ساتھ جذبہ دینی اور حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور حج الاسلامان وہ اقامت حکومت الہی کے لئے کوشش کرتا ہو تو وہ انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعوت فی الجنتہ کا حقدار ہوگا ۱۲ عبد الرزاق -

بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ يَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ -

بَابُ ۳۷۷۷ الْحَاكِمُ يَحْكُمُ

بِالْقَضَاءِ عَلَى مَنْ وَجِبَ عَلَيْهِ دُونِ مَا فِي الدُّنْيَا فَوْقَهُ -

۴۶۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَاقِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَلْبِسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا زِلَ صَاحِبُ الشُّرْطِ مِنَ الْأَمِيرِ -

۴۶۵۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قَزَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بُهَازٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَ

نے تجھ سے کیا فرمایا وہ کہنے لگی (اُف) میں نے نہیں پہچانا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے (میں سمجھی کوئی اوشخص ہیں) انہوں نے کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے، یہ سن کر وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی دیکھا تو آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہیں ہے، کہنے لگی یا رسول اللہ (غلطی معاف فرمائیے) بخدا میں نے آپ کو اس وقت نہیں پہچانا تھا آپ نے فرمایا میرا وہی وقت اجر و ثواب رکھتا ہے جب صدمہ شروع ہو جائے

باب ماتحت کا حاکم، قصاص کا حکم دے سکتا ہے، بڑے حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے

از محمد بن خالد از محمد بن عبد اللہ الفخاری از والرش از ثمامہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح بکرتے جیسے کسی امیر کے پاس اس کا کوتوال رہا کرتا ہے یہ

(از مسدد از یحیی از قرہ از حمید بن ہلال از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابو موسیٰ کو (دین کی طرف) بھیجا پھر ان کے پیچھے ہی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔

سلسلہ دوم روایت ہو کر سب کماخبر میں آجاتا ہے یہ حدیث اور کتاب لیا کرتے ہیں گذریکی ہے ۱۲ منہ ۵۵ اور قصاص کی طرح حد بھی ہے تو ہر ملک کا عامل خود اور قصاص شرع کے موافق جاری کر سکتا ہے جسے بادشاہ یا خلیفہ سے اجازت لینا شرط نہیں ہے اور ضمیمہ کہتے ہیں کہ عاملوں کو ایسا کرنا درست نہیں بلکہ شہر کے ہر اہل دین قائم کریں ان قائم نے کہا قصاص دارا خلاضہ ہی میں لیا جائیگا جہاں خلیفہ رہتا ہو یا اس کی تحریری اجازت سے اور مقاموں میں اس وقت کے کہا جس عامل یا والی کو خلیفہ اجازت سے حدود اور قصاص قائم کرنے کی وہ قائم کر سکتا ہے ۱۲ منہ ۵۵ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیس بن سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوتوال تھے کیونکہ کوتوال کا عہدہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا نہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں بلکہ یہ امیر کی حکومت میں یہ عہدہ ایجاد ہوا اور انہی کا اثر اس عہدہ میں آگیا اگر خاتم سفاک اور دوسرے نام کوتوال ہی ہوتے ہیں اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے ۱۲ منہ

اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ وَهَبٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
صَلَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ
ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ
عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ مَا لِهَذَا أَقَالَ
أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى
أَفْتِكَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کر لوں یہ

باب ۲۷۶۲ هَلْ يَقْضَى

الْحَاكِمُ أَوْ يَقْتُلُ وَهُوَ غَضَبَانُ

۶۶۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْقَانَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْمَرٍ
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ
قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ
بِسُجُوتَانِ أَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ
وَأَنْتَ غَضَبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ أَحَدُكُمْ
بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ -

۶۶۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا

دوسری سند (از عبد اللہ بن صباح از محبوب بن حسن از
خالد حذافہ از حمید بن ہلال از ابو بردہ از ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
مروی ہے کہ ایک شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی ہو گیا
(اسے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا)
اتنے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آچنبچے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ
سے دریافت کیا کیا بات ہے؟ (اس کی مشکلیں بندھی ہوئی
میں) انہوں نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد یہودی ہو گیا
(مرد ہو گیا) معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس وقت تک نہ
بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

باب غصے کی حالت میں حاکم یا منقہ کو فیصلہ

یا فتوے دینا درست ہے یا نہیں؟

(از آدم از شعبہ از عبد الملک بن عمیر از عبد الرحمن
ابن ابی بکرہ) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھا
(جو سجستان میں قاضی تھا) جس وقت تو غصے
کی حالت میں ہو تو فیصلہ مت کیا کر کیونکہ میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے کوئی حاکم دو آدمیوں کا اس وقت
فیصلہ نہ کرے جب غصے کی حالت میں ہو۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از اسمعیل بن

ابی خالد از قیس بن ابی حازم) حضرت ابو مسعود

۱۲ - یہ باب صحیح بخاری میں ہے۔ انہوں نے قتل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی کہ
۱۳ - غصے کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور لوگوں کو فیصلہ کرنا منع تھا اور خیال ہے کہ غصے کی حالت میں جو حکم فرمودہ نافذ نہ ہوگا ۱۲

إِذَا كُنْ يَخْفَى الظُّنُونِ وَالْهَمَّةُ
كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خَدَائِي
مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ
بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ إِذَا كَانَ
أَمْرٌ مَشْهُورٌ

۶۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ
أَبِي عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ
عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِي إِلَّا رَضِيَاهُ
أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خَبَائِكَ
وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِي إِلَّا رَضِيَاهُ
خَبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعْزُّوا مِنْ أَهْلِ
خَبَائِكَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ
مَسِيئٌ فَهَلْ عَلَى مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ
الَّذِي لَهُ عِيَالُنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكَ
أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى
الْخَطِّ الْمُخْتَوِرِ وَمَا يَجُوزُ مِنْ
ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَ

بدگمانی اور تہمت کا اندیشہ نہ ہو (غیر حدود و حقوق
اللہ میں ذاتی علم پر حکم نہیں دے سکتا)
اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہندہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا ابو سفيان
رضی اللہ عنہ کے مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو تیرے
کے مطابق تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عروہ) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ
رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ! خدا کی قسم ایک وہ زمانہ
تھا کہ ساری زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کا دلیل و خوا
ہونا اتنا پسند کرتی تھی جتنا آپ کے گھرانے کو لیکن اب دنیا میں کسی
خیمے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے والے کے مقابلے میں
برتر نہیں دیکھنا چاہتی۔ پھر کہنے لگی کہ ابو سفیان بہت
ہی بخیل مسک آدمی ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر
میں اس کے مال میں سے اس سے پورے چھ بغیر اپنے
بال بچوں کو کھلاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں اگر حسب
معمول (قاعدہ کے مطابق) کھلاؤں۔

باب فہر کردہ خط پر گواہی دینے کا بیان
(کہ فلاں شخص کا خط ہے) نیز اس مقدمے میں کونسی
شہادت جائز ہے اور کونسی ناجائز؟ حاکم کا

لے حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن دوسرے علماء کے نزدیک معاملات میں بھی قاضی کو اپنے ذاتی علم پر حکم دینا درست نہیں ہے قسطلانی نے کہا
اگر گواہوں کی گواہی قرینہ عقل یا مشاہدہ کے یا ظن غالب کے خلاف ہو تب اس گواہ پر بالاتفاق حکم دینا درست نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۱ تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ میں اپنے ذاتی علم پر حکم دیا آپ کو معلوم تھا کہ یہ ہندو سفیان کی جو رو ہے اس لئے یہ حکم نہیں دیا کہ پہلے گناہ کھلا کر نہ
کہن ہے اور ابو سفیان کی جو رو ہے یا نہیں ۱۲ منہ

کتاب الحاکم الخیر الی عالمہ الفاضل
 الی الفاضل وقال بعض الناس
 کتاب الحاکم جائز الا فی
 الحد و قد قال ان کان
 القتل خطأ فهو جائز
 لانه هذا مال یزعمه و
 اثباتا ما لا بعد آت
 ثبت القتل فان خطا و
 العمد واحد و قد کتب
 عمر الی عامر بن عبد الحمید و
 کتب محمد بن عبد العزیز
 فی سب کسیرت و قال ابواهم
 کتاب الفاضل الی الفاضل
 جائز اذا عرف الکتاب و
 الحاکم و کان الشیء یجوز
 الکتاب المخطوطة مما فیہ من
 الفاضل و یدوی عن ابن عمر
 نحوه و قال معوية بن عبد
 الکرم الثقفی شہدت
 عبد الملک بن یعلی قاضی

اپنے نائبوں کو خط لکھتا، ایک ملک کے
 قاضی کا دوسرے ملک کے قاضی کو خط لکھنا
 بعض حضرات کہتے ہیں کہ حاکم جو خطوط
 اپنے نائبوں کو لکھے ان پر عمل ہو سکتا ہے مگر
 حدود شرعیہ میں نہیں ہو سکتا کہیں خط جعلی
 نہ ہو پھر خود ہی کہتے ہیں کہ قتل خطا میں
 پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ان کی رائے
 میں مالی دعووں کے مانند ہے۔ حالانکہ قتل
 خطا مالی دعووں کی طرح نہیں بلکہ ثبوت کے
 بعد اس کی سزا مالی ہوتی ہے تو قتل خطا اور
 قتل عمد دونوں کا حکم ایک ہونا چاہیے (دونوں
 میں خط پر اعتبار نہ کیا جائے) حضرت عمرؓ نے
 اپنے عاملوں کو حدود کے متعلق خطوط لکھے ہیں۔
 عمر بن عبد العزیز نے دانت توڑنے کے مقدمے میں
 خط لکھا۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں ایک قاضی دوسرے
 قاضی کے خط پر عمل کرے بشرطیکہ اس کی مہر اور
 خط کو پہنچاتا ہو تو جائز ہے۔ شعبی مہر شدہ خط کو جو
 ایک قاضی کی طرف سے آئے جائز قرار دیتے تھے عبد اللہ
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی منقول ہے معاویہ بن
 عبد الکرم الثقفی کہتے ہیں میں نے عبد الملک بن یعلی

لف قتل خطا میں دیت لازم ہوتی ہے تو مالی دعاوی کی طرح ظہر ۱۲ منہ ۱۵۰ اک بخاری کے استراق کا ماحصل یہ ہے کہ رجوع مقدمہ کے وقت قتل عمامہ خطا جو
 یا محمد بن دعوی نہیں لکھا جاتا اس لئے قتل کا دعویٰ خود جاری دعویٰ کہلاتا ہے اور مالی دعویٰ دیوانی کا دعویٰ اب یہ کہنا کہ خطا ثابت ہونے کے بعد قاتل سے مال دلایا
 جاتا ہے اس لئے وہ مالی دعویٰ ہوتا ہے جس سے قتل کے گمبھی قتل عمد میں بھی جب وارث دیت پر دعویٰ ہو جائیں تو دیت کا حکم دیا جاتا ہے حالانکہ قتل عبد اللہ
 مالی دعویٰ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵۰ یعلیٰ بن امیر کو زنا کے مقدمہ میں پروانہ لکھا تھا بعض نسخوں میں فی الحدود کے بدلے فی الجارود ہے جارہ دایک شخص تھا عبد القیس قیسے کا سردار
 اس نے اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر مقدمہ میں طعنوں عامل پر گواہی دی کہ وہ شراب پی کر متوالا ہو گیا تھا حضرت عمرؓ نے اس میں قدام کو لکھا پھر اس کو حد
 لگائی یہ عبد اللہ بن ابی سہل نے پسند صحیح بخاری میں لکھا ہے ۱۲ منہ ۱۵۰ اپنے عامل ندیم بن حکیم کو ۱۲ منہ ۱۵۰ اس کو ابو بکر غفاری نے وصال کیا ۱۲ منہ ۱۵۰ اس کو ابن ابی شیبہ
 وصال کیا ۱۲ منہ

الْبَصْرِيُّ وَابْنُ مَعْرُوفٍ
وَابْنُ مَعْرُوفٍ وَابْنُ الْحَسَنِ
وَمُتَمِّمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ
وَبِلَالُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ وَعَبْدُ
اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْأَسَدِيُّ وَكَافَرُ
ابْنُ عَبْدِكَاءَ وَعَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ
يُحْيِيُونَ كُتُبَ الْقَضَائِ بِغَيْرِ
قَضَائٍ مِنَ الْقَهْرِ فَإِنْ قَالَ
الَّذِي جَاءَ عَلَيْهِ الْكِتَابُ إِنَّهُ
زُورٌ قِيلَ لَهُ أَذْهَبُ فَالْقَمَسُ
الْمَخْرُجُ مِنْ ذَلِكَ وَأَوَّلُ مَنْ
سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَضَائِ الْبَيْهَقِيُّ
ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ جِئْتُ
بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ
قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ
الْبَيْتَةَ أَنْ لِي عِنْدَهُ فُلُكَيْنِ كَذَا
وَكَذَا أَوْ هُوَ بِالْكُوفَةِ وَجِئْتُ
بِهِ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فَأَجَاذَهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو
قَلَابَةَ أَنْ يُكْشِفَهُ عَنْ وَصْفِهِ

مضمون نہ سمجھ لے کہیں وہ ظالم اور خلاق شرع نہ ہوئے

قاضی بصرہ، ایاس بن معاویہ (قاضی بصرہ) حسن بصری
(قاضی بصرہ) ثمامہ بن عبد اللہ بن انس (قاضی بصرہ)
بلال بن ابی بردہ (قاضی بصرہ) عبد اللہ بن بریدہ
(قاضی مرو) عامر بن عبیدہ (قاضی کوفہ) اور عباد
ابن منصور (قاضی بصرہ) ان تمام سے ملاقات کی
ہے، یہ سب ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی
کے نام بغیر گواہوں کے منظور کرتے۔ اگر فریق
ثانی جس کے یہ خلاف ہو یوں کہے کہ یہ خط جعلی ہے
تو اسے حکم دیں گے کہ اس کا ثبوت پیش کیے
قاضی کے خط پر سب سے پہلے ابن ابی لیلیٰ (قاضی)

کوفہ) اور سوار بن عبد اللہ (قاضی بصرہ) نے
گواہی طلب کی۔

ہم سے ابو نعیم نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ
ابن محرز نے بیان کیا کہ میں نے موسیٰ بن انس
قاضی بصرہ کے پاس اس مدعی پر گواہ پیش کیے
کہ فلاں شخص پر میرا اتنا حق آتا ہے اور وہ
کوفہ میں ہے پھر میں ان کا خط لے کر
قاسم بن عبد الرحمن قاضی کوفہ کے پاس آیا۔
انہوں نے اسے منظور کیا۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابو قلابہ
کہتے ہیں وصیت نامہ پر اس وقت تک
گواہی دینا مکروہ ہے جب تک اس کا

سلہ خانہ نہ کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر محمد بن مسلمہ نے نہیں ملا ۱۳ منہ ۵۵ جب فقہ حنفی ثانی کو اس کی محنت میں کچھ کامیابہ جزو ۱۲ منہ ۵۵
یہ دونوں اخیر زمانہ کے قاضی تھے ان کا تعلق قزوین سے ہے اور سوار بن منصور عباسی کی طرف سے انہوں نے صرف خط منظور نہ کیا بلکہ یوں کہا دو گواہوں کو

حَتَّى يُلَاحِظَ مَا فِيهَا لَا تَنْتَهَى
يَذَرُ لَعَلَّ فِيهَا جُورًا وَ
قَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ إِنَّمَا
أَنْ تَبْدُوا صَاحِبَكُمْ وَرَأْمًا
أَنْ تُؤْذُوا بِحَرْبٍ وَقَالَ
الرُّهُيُّ فِي شَهَادَةٍ عَلَى
السُّرَاةِ مِنْ وَرَاءِ الشَّيْءِ
إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا
فَلَا تَشْهَدْ -

۶۶۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي
إِبْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ إِنَّهُمْ
لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا نَحْتُمُوهُمَا فَاتَّخَذَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ
فُضَّةٍ كَانَتْ أَنْظَرُ إِلَى وَبِصْمِهِ وَنَقَشَهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -

بَابُ مَتَى يَسْتَوْجِبُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہود خیبر کو خط بھیجا یا تو اس شخص کی
(عبداللہ بن سہل کی) دیت دو جو تمہاری
بستی میں مارا گیا ورنہ جنگ کے
لئے تیار ہو جاؤ۔

زہری کہتے ہیں اگر عورت پردے
کی آڑ میں ہو اور تو اسے (آواز وغیرہ
سے) پہچانتا ہو جب تو اس پر گواہی
دے سکتا ہے ورنہ نہیں۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے رومیوں کو خط مبارک لکھنا چاہا تو صحابہ کرام نے عرض
کیا، رومی لوگ اس خط کو (پڑھتے ہیں یعنی) قابل اعتماد
سمجھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، چنانچہ آپ نے چاندی کی مہر
بنوائی، آج بھی مجھے اس کی چمک محسوس ہو رہی ہے اس
کا کدہ یہ تھا "محمد رسول اللہ"۔

باب قاضی بننے کے لئے کیا کیا شرطیں

اے لیکن امام مالک نے وصیت نامہ پر گواہی کرنا جائز رکھا ہے گواہ کو اس کے معنوں کا علم نہ ہو اسی طرح ہند کتاب پر حسن بصری کے
اثر کو داری نے ادب القلاب کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک جب تک عورت اپنا
منہ گواہ کو نہیں دکھلائے اس پر گواہی دینا درست نہیں کیونکہ آواز دوسری آواز کے مشابہ ہوتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی علم ہمارے
شریعت میں عورت کا منہ دونوں ہی تیلیاں ستر نہیں رکھی گئی ہیں اور ضرورت کے وقت مثلاً قاضی یا گواہ کے سامنے منہ کھولنا درست ہے ۱۸ منہ
۱۵ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خط پر عمل ہو سکتا ہے اور قاضی کا خط مالکیہ کے نزدیک حجت ہے اس پر عمل ہو یا نہ ہو طحاوی نے کہا اور تمام
فقہاء نے امام مالک کا خلاف کیا ہے کیونکہ ایک خود دوسرے خط کے مشابہ ہو سکتا ہے بنی بطلان نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ گواہ کو صرف اپنا خط دیکھ کر گواہی دینا
درست نہیں جب اس کو وہ سبب ملے جو ۱۲ منہ ۱۵ اسے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

الرَّجُلُ الْقَضَاءُ وَقَالَ أَحْسَنُ
أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحَكَمِ مَنْ أَتَى
الْهُوَى وَلَا يَخْشَوُ النَّاسَ وَلَا
يَشْتَرُوا بِآيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَمِمَّنْ
قَرَأَ يَادَاوُدَ إِنَّا جَعَلْنَاكَ
خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمُ
بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ
الْهُوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ
سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيدٌ بِمَا كَسَبُوا يَوْمَ
الْحِسَابِ وَقَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَا
التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ
يُخَوِّمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ
أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا
وَالرَّكَابُ يُبَيِّنُ الْآحْصَابَ لَهَا
أُسْتَحْفَظُوا أَسْتَوْدَعُوا
كِتَابَ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ
شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُ النَّاسَ
وَأَخْشَوْنَ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي
ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکام
سے یہ عہد لیا ہے (ان پر لازم کیا ہے) کہ
خواہش نفس کی پیروی نہ کریں اور لوگوں کا ڈرنہ
رکھیں (کہ حق فیصلہ کرنے سے کوئی ناراض ہو جائے
گا) آیات الہی کے عوض دنیاوی چند روزہ سامان
حاصل نہ کریں۔ پھر انہوں نے یہ آیت (سورہ جن)
پڑھی اے داؤد ہم نے تجھے زمین کا حاکم بنایا تو
الضاف کے ساتھ لوگوں کا فیصلہ کیا کر خواہشات
نفس کی پیروی نہ کر اس لئے کہ خواہشات نفس
تجھے راہ خدا سے ہٹا دیں گی جو لوگ راہ خدا سے
بھٹک جائیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا کیونکہ
وہ یوم حساب سے غافل ہو گئے۔

حسن بصری رحمہ اللہ نے (سورہ مائدہ کی) یہ
آیت بھی پڑھی بے شک ہم نے تورات نازل کی
اس میں ہدایت اور روشنی ہے، جس کے مطابق
وہ اسرائیلی انبیائے کرام جو حضرت موسیٰ سے
کے بعد آئے اور مشائخ و علماء یہودیوں کے
مقدمات کے فیصلے اور احکام دیتے رہے۔ یہ
اس وجہ سے کہ انہیں کتاب اللہ کا نگہبان بنایا
گیا تھا اور وہ شاہد تھے۔ یہودیوں! لوگوں سے
مت ڈرو، مجھ سے ڈرو میری آیات کے عوض

۱۔ شافعی نے کہا قضا کی شرط یہ ہے کہ آدمی مسلمان، سنی، پرہیزگار، مکلف، آزاد، مستند و کھتا ہو، تو کافر یا مانا، یا مجنون یا غلام، لونڈی یا عورت یا خنثی یا فاسق بہرے یا
گنہگار یا اندھے کی قضا درست نہیں ہے۔
۲۔ شافعی کے نزدیک قضا کے لئے مجتہد، عزا، عی، ضروری یعنی قرآن اور حدیث اور نسخ اور رسوخ کا عالم ہونا
۳۔ قضا کے صحابہ اور تابعین سے واقف ہونا اور ہر مقدمہ میں لڑنے والے کے لئے کوئی حکم دے اگر لڑنے والے کتاب میں نہ ملے تو حدیث کے موافق اگر حدیث میں بھی نہ ملے تو صحابہ
کے اجماع کے موافق اگر صحابہ میں اختلاف ہو تو جس کا قول قرآن و حدیث کے زیادہ موافق دیکھیں اس پر حکم دیں۔ ۴۔ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا وَلَيْكَ هُمْ
 الْكَافِرُونَ وَقَدْ آذَوْا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ
 إِذْ يَخْلِفَانِ فِي الْحِزْبِ إِذْ نَفَسَتْ
 فِيهِ غَمَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لَعَنِيهِمْ
 شَاهِدِينَ فَقَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ
 وَكَلَّا أَتَيْنَا حُكْمًا وَعَلَّمْنَا قَدْ
 سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَكُن لِدَاوُدَ
 وَلَوْ لَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ
 أَمْرِ هَذَيْنِ لَكُنَّ تُرَابَ الْقَضَاءِ
 هَلَكُوا فَإِنَّهُ أَشْنَى عَلَى هَذَا
 بِعِلْمِهِ وَعَدَّ هَذَا إِجَابَةً لَهُ
 وَقَالَ مَرَا حِمُّ بْنُ زُهَرٍ
 قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 حَمْسٌ إِذَا أَخْطَا الْقَاضِي
 مِنْهُنَّ خُصْلَةٌ كَانَتْ فِيهِ
 وَصَّةٌ أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا
 حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبًا عَامِلًا
 سَوَّاهٌ عَنِ الْعِلْمِ

باب ۳۷۷ رِزْقُ الْحُكَّامِ

وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَكَانَ قَسْرٌ

چند روزہ دنیاوی سامان حاصل نہ کرو یعنی رشوت
 کھا کر خلاف شرع فیصلے نہ کرو اور جو لوگ خدا کے
 نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلے نہ کریں وہی کافر ہیں
 صحن بھری رح نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت بھی پڑھی اے
 پیغمبر علی الصلوٰۃ والسلام داؤد اور سلیمان کو یاد کر جب
 دونوں ایک کھیت یا باغ کا فیصلہ کرنے لگے جس میں
 کچھ لوگوں کی بھریاں رت کی وقت پر گئیں تھیں ہم ان دونوں
 پیغمبروں کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے پھر ہم نے اس مقدمے کا ٹھیک
 فیصلہ سلیمان کو سمجھادیا اور ہم نے ہر ایک کو فیصلے کرنے کی
 صلاحیت اور سمجھ دی تھی اور علم عطا کیا تھا غرض سلیمان کی
 اللہ تعالیٰ نے تعریف کی لیکن داؤد پر بھی ملامت نہ کی اگر قرآن میں
 اللہ ان پیغمبروں کا ذکر نہ کرتا تو میں مجتہد ہوں تانسی لوگ تباہ
 ہو جاتے مگر اللہ نے سلیمان کی ظلم کی بنا پر تعریف کی اور
 داؤد کو اجتہاد کی بنا پر خنودر قرار دیا۔ مزاحم بن زفر کہتے ہیں ہم
 عمر بن عبد العزیز نے بیان کیا کہ قاضی کیلئے پانچ باتیں ضروری ہیں کسی ایک کی کمی سے
 عیب داؤد کا وہ اوصاف یہ ہیں فہیم رکھدار علم عظیم (باکدامن)
 متقی پرہیزگار بہتر کاموں اور بدکاری سے پاک بہر صلیب حق و القضا پر
 یکساں اور مضبوط ہو ایسا عالم جو ان باتوں میں دوسرے علمائے متقی کو ترجیح نہ دے سکے۔

باب حکام اور عمال کی تنخواہیں

شرح (قاضی کو فہم جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف

لے کس لئے کہ قاضیوں سے اکثر رائے اور اجتہاد میں غلطی ہوتی ہے ۱۲ منہ ۷۷۷ انصاف کرنے میں اس کو کسی کا ڈر نہ ہو نہ کسی کا رشتہ نہ ہو اگر قضا
 کا عہدہ جاتا رہے تو جہاد سے جانا دے عوام کی کسی کو بے ۱۲ منہ ۷۷۷ یہ نہیں کہ اپنے علم پر ناناں ہو دوسرے سب لوگوں کو اپنے مقابل نہ سمجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا
 میں ایک کو ایک سے جوہد کو عالم پیدا کیا ہے تو علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرنا چاہیے جو بات اپنے نہیں معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے بے دریغ پوچھ کر پتہ کرے
 ۱۲ منہ ۷۷۷ چھوڑو علماء و کاتبی قول ہے کہ حکومت اور قضا کی اجرت لینا درست ہے حنفیہ کہتے ہیں اگر قاضی محتاج ہے جو تب تو اپنے رزق کا یہ اجرت
 قبول کرے اگر والد دار جو تو افسوس یہ ہے کہ اجرت نہ لے ۱۲ منہ

(از ابوالیمان از شعبیہ از نہری از سائب بن
یمنید پسر خواہر نماز عوطیب بن عبد العزیٰ) عبد اللہ
ابن سعدی کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
عبدِ خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا ہے تو عام لوگوں کے کاموں
میں سے (جیسے تھیلدار، قضا، وغیرہ) ایک خدمت
بجالاتا ہے، جب اس کی تنخواہ تجھے دی جاتی ہے تو
لینا پسند نہیں کرتا ہے میں نے کہا ہاں یہ بات سچ ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس سے تیرا کیا مطلب ہے؟
میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گھوڑے غلام لونڈی (طرح
کے مال، عنایت فرمائے ہیں۔ میں چاہتا ہوں فی سبیل اللہ
مسلمانوں کی خدمت بجالاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
ایسا تم کو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ
میں ایسا ہی کرنا چاہا تھا کہ اپنی خدمت کی اجرت نہ لوں جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دے رہے تھے میں کہہ رہا تھا وہ پیر
نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک خدمت کے عوض)

۱۰۔ اس کو عبدالرزاق اور عبدالرحمن بن منظور نے وصل کیا کہ سروق قصداً اکی غزوہ نہیں لیتے تھے اور شروع لیا کرتے تھے ۱۲ منہ ۱۵۰ صی بقیہ صی کا مجموعہ قیاس ہو سکتا ہے اس کو تین الی شہر نے وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵۰ جب غلیقہ چڑھے ان کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵۰ مگر شیخین نے وصل لے وقت تمام الی ہوئی غزوہ واپس کر دینے کا حکم دیا اور اورائوں نے جو خلافت میں الی ہوئی تمام قوم بیت المال میں جمع کرادی یہ ان کا کمال تقویٰ تھا بہر حال ان کا زندگی میں غزوہ لینا اس بات کا غور ہے کہ عہدہ مر غزوہ لینا درست ہے ۱۲ عبدالرزاق

أَفْتَرَأَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَمَمُولُهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَمَمُولُهُ وَالْأَفْلَاكُ تَتَّبِعُهُ نَفْسُكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطَاهُ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَوَدَّةً مَا لَا فَقُلْتُ أَعْطَاهُ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَمَمُولُهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَمَمُولُهُ وَمَا لَا تَتَّبِعُهُ نَفْسُكَ.

باب ۳۳ مَنْ قَضَى وَ
رَأَى فِي الْمَسْجِدِ وَلَا عَنِ
عُمَرَ عِنْدَ مَثَرِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى

مجھے کچھ روپیہ دینا چاہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے دیکھئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ نے فرمایا نہیں لے مالدار بن جا رہے تیرا جی چاہے تو فقیروں کو خیرات کر دے نیز تیرے پاس جو مال (خدا کا بھیجا ہوا) بغیر تیری تمنا اور سوال کے آجائے تو اسے لے لے اور جو مال اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑ۔

(اسی سند سے) زہری سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عنایت فرماتے تو میں کہتا اسے دیکھئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے، ایک بار آپ نے مجھے کچھ رقم دی میں نے عرض کیا اسے دیکھئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے آپ نے فرمایا لے لے اور مالدار بن جا اور (پھر اگر تجھے ضرورت نہیں) تو خیرات کر دے۔ دنیا کا مال جو بغیر تمنا اور بغیر مانگے تیرے پاس آئے اسے لے لے اور جو (اس طرح) نہ آئے اس کے پیچھے مت لگ۔

باب مسجد میں فیصلے کرنا اور لعان کرنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس لعان کر لیا۔ شرع قاضی شعیب اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں تفضا کا کام کیا۔

لہ سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمدہ رائے بتلائی جو حضرت عمرؓ کو بھی نہیں سوجھی تھی یعنی حضرت عمرؓ اس مال کو نہ لیتے صرف عاقل کر دیتے تو اس میں اتنا فائدہ نہ تھا جتنا لے لیتے ہیں اور پھر اللہ کی راہ میں خیرات کرنے میں کیونکہ ہمدقہ کا ثواب بھی اس میں حاصل ہوا حقیقی مومن یہ فرماتے ہیں کہ بعض وقت مال کے رد کرنے میں بھی نفس کو ایک خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہم ایسے بے بدیاہن کہ لوگ روپیہ لاتے ہیں اور ہم واپس کر دیتے ہیں اگر نفس میں یہ بات چٹا ہو تو فوراً لے لینا چاہیے اور لے لینے کے بعد پھر دوسرے موقع پر محتاجوں کو خیرات کرنے میں عرض تصوف میں اصل الاصول یہ ہے کہ نفس کو ممانہ ہونے سے یہ ظالم جو بات کہے اس کے خلاف کرے ۱۲ منہ

سُرِّحُمْ وَالشَّعْبِيُّ وَيَعْنِي بَنُ
يَعْمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَقَفَى قِرْوَانُ
عَلَى زَيْدِ بْنِ قَابِتٍ بِالنَّسَبِ
عِنْدَ الْمُنْبَرِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَ
زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي
الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

۶۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُكَ الْمُتَلَحِّثَيْنِ وَأَكَا أَبْنِ
خُسَّ عَشْرَةً فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا -

۶۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْجَانٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ
رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْمُنُكَ
فَتَلَاَعَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ -

باب ۳۷۷ مَن حَكَمَ فِي
الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا آتَى عَلَى حَدِّ
أَمْرٍ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ
فَيُقَامَ وَقَالَ عُمَرُ أَخْرَجَاهُ
مِنَ الْمَسْجِدِ وَيُلْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ
نَحْوُكَ -

مروان نے زید بن ثابت کو مسجد میں منبر نبوی کے
پاس قسم کمانے کا حکم دیا۔ حسن بصریؒ اور زرارہ
بن اوفیٰ دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر
قضاء کا کام کیا کرتے تھے۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری) سہل بن سعد کہتے
ہیں میں اس وقت موجود تھا جب میاں بیوی دونوں لعان
کر رہے تھے، اس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی، پھر لعان
کے بعد دونوں میں جدائی کر دی گئی۔

(از یحییٰ از عبد الرزاق از ابن جریر از ابن شہاب) قبیلہ بنی
ساعدہ کے ایک صاحب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
ایک انصاریؒ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کیا اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کے پاس (ناجائز حالت
میں) کسی مرد کو دیکھے تو قتل کر دے؟ پھر دلیا ہوا کہ اس نے
اور اس کی بیوی دونوں نے مسجد کے اندر لعان کیا۔ اس
وقت میں موجود تھا۔

باب حد کا مقدمہ مسجد میں سننا، حد لگانے
کے وقت مجرم کو مسجد کے باہر لے جانا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس مجرم کو
مسجد کے باہر لے جاؤ (اور حد لگاؤ)۔

۶۶۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ
فَاعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا
قَالَ أَبَا جُنُودٍ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبُوا بِهِ
فَارْجُوهُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِيهِمْ
رَجَعَهُ بِأَمْرٍ رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَ
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الرَّجْوِ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیت از عقیل از ابن شہاب از ابوالسلمہ
وسعد بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ
اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے، عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا (وہ
دوسری طرف سے آیا اور یہی کہا) جب چار بار اس نے اقرار کیا
تو آپ نے اس سے پوچھا کہ میں تو دیوانہ تو نہیں۔ اس نے کہا نہیں
چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے (باہر) لے جا کر سنگسار
کر دو۔

ابن شہاب نے (اسی سہم) کہا مجھ سے اس شخص نے
بیان کیا جس نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا
وہ کہتے تھے میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس
شخص کو عید گاہ میں سنگسار کیا۔

اس حدیث کو یونس بن یزید ہمدانی ابن جریر نے بحوالہ زہری از ابوالسلمہ از جابر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا۔
باب ۳۷۹ مَوْعِظَةُ الْإِيمَانِ
لِلْخُصْمِ۔

۶۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَبْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَكُمْ
وَأَهْلُكُمْ تَخَنُّعُ مَوْنٍ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ
يَكُونَ أَحْسَنَ مِنْ بَعْضٍ فَاقْضِي حَقَّ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام از زہری از ابوالسلمہ از جابر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
از زینب بنت ابی سلمہ) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دیکھو میں بھی آدمی ہوں (لوازم بشریت
رکھتا ہوں) تم آپس میں جھگڑتے ہوئے میرے پاس آتے
ہو اور کبھی تم میں سے ایک فریق (مدعی یا مدعا علیہ) بحث

لہ تو ان تینوں کی روایت عقیدل کے خلاف ہے عقیدل نے اس کو ابوالوثر سے ہے اور انہوں نے جابر سے روایت کیا ان تینوں کی روایتیں اوپر دو سو گنا اس کتاب میں باب الحمد میں لکھ دی ہیں
لہ بہت فصاحت اور خوش تقریری سے بحث کرتا ہے ۱۲ منہ

مَا اسْمُهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَيُنَاقَا
فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ

باب ۳۸۸ الشَّهَادَةُ تَكُونُ
عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ الْقَضَاءِ
أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِحُكْمِهِ وَقَالَ
شُرَيْحُ بْنُ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ الْإِنْسَانُ
الشَّهَادَةَ فَقَالَ أَتَيْتُ الرَّبَّ رَحِمَهُ
أَشْهَدُ لَكَ وَقَالَ عَلَيْكَ قَالَ عُمَرُ
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ تَوَدَّيْتِ
رَجُلًا عَلَى حَدِّ زَيْنًا أَوْ سَرَقَهُ وَ
أَنْتِ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ
شَهَادَةٌ رَّجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ
صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا أَنْتِ
تَقُولُ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِهِ
اللَّهُ لَكَ تَبَتُّ أَيْهِ الرَّجُلِ يَمِيدِي
وَأَقْرَبَ مَا عَزَّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْتِ كَأَنْبِيَا
فَأَمْرٍ بِوَجْهِهِ وَلَمْ يَنْدُرْ أَنْ يَكُنْ

کرنے میں دوسرے فریق سے زیادہ چالاک ہوتا ہے،
اور میں اس کی بحث سن کر اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں (مجھے علم
غیب نہیں) اب اگر میں کسی فریق کو (ظاہری رویداد پر) اسکے بھائی کا کچھ حق دلا دوں تو (گویا) میں اسے دینے کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں

باب اگر قاضی خود عہدہ قضا مہل ہونے

کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو کیا اس
کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے؟

شرح قاضی کوفہ سے ایک شخص نے کہا آپ اس
مقدمے میں گواہی دیجئے انہوں نے کہا تو بادشاہ کے پاس
جا کر فریاد کرو ہاں میں تیری گواہی دوں گا۔

عکبر کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے عبدالرحمن بن عوفؓ

سے دریافت کیا اگر تو خود اپنی آنکھ سے کسی کو زنا یا چوری

کا جرم کرتے دیکھے اور تو امیر ہوا حاکم ہو تو کیا اسے حد

لگا دے گا؟ عبدالرحمن نے کہا نہیں) حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے کہا آخر تیری گواہی ایک مسلمان کی طرح ہوگی

یا نہیں؟ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک

آپ صحیح کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

اگر لوگ یوں نہ کہیں کہ عمرؓ نے اللہ کی کتاب میں

اپنی جانب سے اضافہ کر دیا تو میں آیت رجم

مصحف میں اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔

سہ یعنی یحییٰ شہاب۔ اور وہ اقیقیت کی بنا پر پاس سکھ میں اختلاف ہے اور امام بخاری کے نزدیک صحیح ہی معلوم ہوتا ہے کہ قاضی کو خود دیکھے علم یا گواہی پر فیصلہ کرنا درست نہیں
بلکہ ایسا مقدمہ بادشاہ وقت یا دوسرے قاضی کے پاس رجوع کیے اور اس قاضی کو مثل دوسرے گواہوں کے دلائل گواہی سے ۱۲ منہ

۱۲ اس کو توری اہلین الی شیبہ نے وصل کیا۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کو یہ معلوم تھا کہ الشقیفہ و
الشیخہ اذ آذنیہا کا رجوع ہوتا تھا لہذا اللہ قرآن کی آیت ہے عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا جب آپ کو معلوم ہے تو پھر مصحف میں شریک کر دیجئے اس وقت حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ اگر میں اس وقت خلیفہ امیر بادشاہ ہوں عمر مسائل میں صرفیری گواہی پر فیصلہ نہیں ہو سکتا جب تک دوسرا کوئی گواہ میرے ساتھ نہ ہو اور میری گواہی
ایک مسلمان کی گواہی کی مثل ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ مَا مَنَعَهُ

وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا أَقْرَمَ مَرَّةً عِنْدَ

الْحَاكِمِ رُجِعَ وَقَالَ الْحَكَمُ

أَرْبَعًا -

ما عن اسلمی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے سامنے چار بار زنا کا اقرار کیا آپ نے اسے

سنگسار کرنے کا حکم دیا یا اور یہ منقول نہیں ہوا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اقرار پر حاضرین کو گواہ بنایا ہو

حامد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر زانی حاکم کے سامنے ایک بار بھی اقرار کر لے تو وہ سنگسار کیا جائیگا

حکم بن عتیبہ کہتے ہیں جب تک چار بار اقرار نہ کر لے سنگسار نہیں ہو سکتا۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

الَلَيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ

أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ حَنْزَلٍ مَنْ لَهَ بَيْتَةٌ عَلَى قَتِيلٍ

تَتَلَهُ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُمْتُ لِأَتُوسِمَ بَيْتَهُ

عَلَى قَتِيلٍ فَلَمَّ أَرَأَيْتُمْ أَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ

ثُمَّ بَدَأَ لِي قَدْ كُوتَ أَمْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ

جُلَسَائِهِ سَلِّحْ هَذَا الْقَتِيلَ لَنِي يَذْكُرْ

عِنْدِي فَأَرَضِيَهُ مِنِّي فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ كَلَّا

لَا تُعْطِهِ أَصْلَبُ مِن قُرَيْشٍ وَقَدْ كُنَّا أَسَدًا

مِنْ أَسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الازقيبيه ازلبث ازيمكي از عمر بن كثير از ابو محمد مولى ابو

قتاده حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن یہ حکم دیا جو شخص کسی کافر

کے مار ڈالنے پر کوئی گواہ پیش کرے تو اس معتزل کافر کسان

اس سامان قاتل کو ملے گا۔ چنانچہ یہ سن کر میں اسکا کہ جس کافر

کو قتل کیا تھا اس کے قتل کرنے کے متعلق کوئی گواہ تلاش کروں

لیکن کوئی گواہ نہ ملا۔ پھر میرے دل میں خیال آیا اچھا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر تو کروں چنانچہ میں نے آپ سے

ذکر کیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ شخص

(ابو قتادہ) جس کافر کے قتل کرنے کا ر عولی کر رہا ہے اس مقتول

کافر کا ہتھیار تو میرے پاس موجود ہے آپ اسے مجھ سے راضی کرا

دیجئے رک وہ سامان میرے پاس رہنے سے یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے کہا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی ایک

چٹرا یا باجی کو تو سامان دلا دیں اور اللہ کے ایک شہر کو محروم کر دیں

۱۔ یہ ایک دوسرا مسئلہ امام بخاری نے اس باب میں بیان کر دیا یعنی اگر بعد از علیہ حاکم کے سامنے اقرار کرے تو حاکم کو اس کے اقرار کی بنا پر فیصلہ صادر کرنا درست

ہے یہ ضرور نہیں کہ دو گواہوں کو بلائے اور ان کے سامنے اقرار کر لے جمہور علماء کا یہی قول ہے اس حدیث کو لا کر امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے جمہور کا مذہب ثابت کیا اور

اور ان لوگوں کا رد کیا جو ایسی حالت میں گواہوں کو بلا نا اور مدعا علیہ کے اقرار پر ان کو گواہ کرنا ضرور جاننے میں ۱۲ منہ سے اس کو ابن ابی شیبہ نے دھن لیا ۱۳ منہ

۱۴ منہ سے اس مسئلہ کا ذکر اوپر کتاب الحدود میں ہو چکا ہے ۱۲ منہ سے ۱۳ منہ سے بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۳ منہ سے ۱۴ منہ سے بھی نفع میں قاذو نے مٹی سے اس

صورت میں یہ کلام اسی شخص کا جو کا جس کے پاس سامان تھا مطلب یہ ہے کہ ابو قتادہ کو راضی کر دیجئے کہ اس کا سامان میرے ہی پاس رہنے دیں

مجھے ہی دے دیں ۱۳ منہ

جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر اس شخص کو حکم دیا اس نے وہ سامان مجھے دے دیا، میں نے اس کے عوض ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلی جائیداد تھی جو میں نے حاصل کی۔
امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں عبد اللہ بن صالح نے (مجھ سے) کہا انہوں نے لیسٹ بن سعد سے یہی حدیث روایت کی اس میں یہ عبارت ہے پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھے دلا دیا۔

اہل حجاز (امام مالک وغیرہ) کہتے ہیں قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں خواہ اس معاملہ پر عہدہ قضا حاصل ہونے کے بعد گواہ ہوا ہو یا اس سے پہلے اور اگر عدلی علیہ اس کے سامنے مجلس قضا میں اقرار کرے جب بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ قاضی کو اس اقرار کی بنا پر فیصلہ کرنا درست نہیں یہاں تک کہ دو گواہ بلائے اور انہیں اس کے اقرار پر گواہ بنا دے۔ بعض عراقی مستشرق (امام اعظم وغیرہ) کہتے ہیں اگر قاضی مجلس قضا میں کوئی بات

قَالَ اِنَّ اِلٰى فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ اَوَّلَ مَا لِي
تَاثَلْتُمْ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ قُلَامُ النَّبِيِّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاذَاهُ اِلٰى وَقَالَ اَهْلُ الْحِجَازِ
اَلْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بَعْلِهِ شَهِيدًا لَكَ فِي وَلَا يَنْتَهِ
اَوْ قَبْلَهَا وَلَوْ اَقْرَحْتُمْ عَنْهُ رَاخُوهُ يَحْتَمِي فِي مَجْلِسِ
الْقَضَاءِ قَاذَاهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلٍ بَعْضُهُمْ حَتَّى
يَدْعُو شَاهِدَيْنِ فَيُضَرُّهُمَا اِقْرَافًا وَقَالَ بَعْضُ
اَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعْتُ اَوْ ذَا فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قُضِيَ
بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ اِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَ
قَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِي بِهِ رَايَتَهُ مُؤْتَمَنًا
وَرَأْسًا يُسَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ
فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
يَقْضِي بَعْلِهِ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي

سننے یا دیکھ تو اس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے لیکن مجلس قضا کے علاوہ کسی فریق سے کوئی بات سننے تو اس کی بنا پر فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک دو گواہ یہ گواہی نہ دیں کہ اس فریق نے ایسا کہا تھا۔ دیگر بعض عراقی حضرات

۱۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوسرے شخص کے اقرار پر وہ سامان اوتارا وہ کو دلا دیا اور اس کے اقرار پر گواہ نہ ہوئے۔
۲۔ لیکن یہ قول ابو قتادہ کی حدیث سے اہل حجاز ماعز الخلیج کی حدیث سے رد ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ خواہ مجلس قضا میں یا غیر مجلس قضا میں ۱۲ منہ ۱۵ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے۔ امام مالک کہتے ہیں اگر یہ مانا نہ لکھا جائے تو اس میں بڑا ڈر ہے بعض قاضی بے ایمان ہوتے ہیں وہ ان لوگوں کو جو حج و عمرہ کی اپنے علم کی بنا پر چھاپس دیں گے اور سزاؤں کے امام شافعی سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا اگر یہ سناش قاضی دنیا میں نہ ہوتے تو میں یہ کہتا کہ قاضی کو اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ ۱۵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کے واضح پہلو کو بیان کر دیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی بھی دلجوئی منظور کی جس کے پاس ہتھیار تھا، اگر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ مرنے نہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت ابو قتادہ کو دلاتے جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی کو بلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر فرمایا کہ اگر کوئی حقدار ماضی ہو تو دوسرے کو اپنا مال غنیمت سے کہتا ہے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے میں اتفاقاً نہایت نہیں ہوتا بلکہ ہرگز یہ کہہ سکتے ہیں دونوں صحابیوں کی دلجوئی کی جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صرف حقدار کی حمایت کی اور دوسرے صحابی کے خلاف نہ بھی کوئی غلط بات نہیں کی صرف یہ کیا کہ اس کی خواہش کو پورا اندک مایاب نہ ہونے دیا لیکن ایسا سلام ہو جسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فیصلہ فرمائے کیونکہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ مقتول کا مال دوسرے شخص کو دینے پر مرنے نہ تھے اگر وہ مرنے نہ ہوتے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حمایت کے باوجود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہہ دیتے کہ میں اگرچہ حقدار ہوں لیکن اپنے بھائی کی خواہش پر ایسا کرنا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ عبد الرزاق

فَذِيهَا وَقَالَ اللَّهُ لَا يَتَّبِعُنِي لِلْحَاكِمِ آتِيهِمْ
فَقَعَا عَلَيْهِ دُونَ عِلْمِهِ مَعَ أَنْ عَلِمَتْ
أَكْثَرُ مَنْ شَهِدَ دَعَا غَيْرَهُ وَلَكِنْ فِيهِ تَعَرُّضٌ
لِتَهْمُكَ نَفْسُهُ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا كُنْ
فِي الظُّنُونِ وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الظَّنَّ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةُ

(امام ابو یوسف وغیرہ رحمہم اللہ کہتے ہیں قاضی جو بیان سنئے اس کی بنا پر حکم دے سکتا ہے کیونکہ قاضی کی ایمانداری اور دیانتداری پر اکتفا کیا گیا ہے اس لئے گواہی لینے سے بھی تو یہی مقصد ہے کہ امر حق واضح ہو جائے پھر قاضی کا علم تو گواہی سے بھی بڑھ کر ہے بعض اہل عراق (امام اعظم والیوسف رحمہم اللہ کہتے ہیں قاضی کو دیوانی مقدمات میں اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے،

دوسرے (فوجداری) مقدمات میں درست نہیں۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں حاکم کو اپنے علم پر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے جیسے دوسرے کسی شخص کے علم پر اگرچہ قاضی کا علم قوت میں دوسرے کی شہادت سے زیادہ ہے لیکن اس میں بدگمانی کا ڈر ہے اولاً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی کو ناپسند فرمایا ہے جیسے آپ نے فرمایا یہ صغیہ (میری بیوی) ہے۔

۱۶۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حِجْزٍ فَلَمَّا رَجَعَتْ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَعَا هُمَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از براہیم از ابن شہاب) امام حضرت زین العابدین (ع) سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت صغیہ بنت حُجی (رات کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رطلے کو آئیں آپ مسجد میں مختلف حصے جب وہ لوٹ کر جانے لگیں تو آپ (گھر تک انہیں پہنچانے کو) ان کے ساتھ گئے رستے میں دو انصاری ملے آپ نے انہیں بلایا اور فرمایا یہ صغیہ بنت حُجی (میری زوجہ) ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ آپ نے فرمایا

سَلَامٌ عَلَىكَ عِدَّةٌ وَقَصَاصٌ وَغَيْرُهُ ۱۲ منہ ۱۰ تو اگر حاکم یا قاضی نے کسی شخص کو زنا یا جوری یا خون کرتے دیکھا تو صرف اپنے غم کی بنا پر مجرم کو سزا نہیں دے سکتا جب تک باقاعدہ شہادت سے ثبوت نہ ہو امام احمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کہتے ہیں قیاس تو یہ تھا کہ ان سب مقدمات میں ہی قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا جائز ہوتا لیکن میں قیاس کو چھوڑ دیتا ہوں اور احتیاط کی دوسری یہ کہتا ہوں کہ قاضی ان مقدمات میں اپنے علم کی بنا پر حکم نہ دے مگر کچھ کتابت ہے ہمارے زمانہ میں کیا تو تعلق اور پہچان اور رضا ترسی کا مال ہو گیا ہے دوسرے دیکھنے میں بیعت قاضی پر دماش ہوتے تھے لیکن پھر مسلمان تو جنت سے کتنے قوی ہوئے ہیں کہ عدالت اور کیا ملک تو قاضی ایسے لوگ کہ جلتے ہیں جو مسلمان بھی نہیں ہیں اور کفایت کی حکومت میں تو ایسا کہ جسے رعیت نہیں جانتا لیکن انہیں ہے کہ اسلامی حکومت میں ہی غیر مسلم قاضی مقرر کرتے ہیں حیدرآباد میں ہندو اور پارسی اور نصرانی قاضی بنائے گئے ہیں ایسے ہی دوسری اسلامی مملکتوں میں غیر مسلموں کو قاضیوں کا عہدہ تفویض کیا جاتا ہے حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ اسلامی حکومتوں میں قضا کا عہدہ مکے لئے بالاتفاق مسلمان ہونا شرط ہے جب اصل سے عہدہ تھا تو صحیح ہے نہ تو آپ قاضی کے علم فیصلہ ہونا یہ تو اس کی فرط ہے اس لئے ہمارے زمانہ میں ہی قول محتاج ہے کہ قاضی کو کسی معاملہ میں دیوانی ہو یا فوجداری اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں اور اگر قاضی خود کو قضا میں گواہ ہو تو ایسا مقدمہ کسی دوسرے قاضی کے پاس رجوع کیا جائے اور یہ قاضی دوسرے گواہوں کی طرح اس کے پاس مقرر گواہی دے تاکہ مدعی کا حق تلف نہ ہو ۱۳ منہ ۱۰ یا قاسم بن علی بن یحییٰ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ۱۲ منہ ۱۰ حدیث ادبیہ بھی گزرتی ہے اور آگے ہی آتی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے ہتھ پٹا لیا کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں بدگمانی کا موقع پیدا ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی پیدا کرنے کو برا جانا ہے تو ان دو صحابہوں سے فرما دیا کہ نہ عورت کو بغیر عورت نہیں سے مگر صغیہ مری لی ہے۔ حافظ قسطلانی نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں کہ قاسم کے اس اثر کو

۱۲ منہ ۱۰ حدیث ادبیہ بھی گزرتی ہے اور آگے ہی آتی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے ہتھ پٹا لیا کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں بدگمانی کا موقع پیدا ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی پیدا کرنے کو برا جانا ہے تو ان دو صحابہوں سے فرما دیا کہ نہ عورت کو بغیر عورت نہیں سے مگر صغیہ مری لی ہے۔ حافظ قسطلانی نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں کہ قاسم کے اس اثر کو

ابْنُ أَدَمَ يَجْرِي الدَّمُ دَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ
مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَاسْتَفَقَ ابْنُ يَحْيَى
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ
صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے زین العابدین ؑ سے انہوں نے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ۳۷۸۱ أَمْرُ الْوَالِي إِذَا

وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ

أَنْ يَتَطَاعَا وَلَا يَتَعَاصَبَا

۶۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا الثَّعْلَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَ

مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَيْسَ

وَلَا تُعَسِّرَا وَلَا تُكْسِرَا وَلَا تُنْفِرَا وَ

تَطَاعَا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى إِنَّهُ يُصْنَعُ

بِأَرْضِنَا الْبَيْتُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَوَامٌ

وَقَالَ الثَّغَفِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ

هُوُونَ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والدش از جد سعید (ابو موسی اشعری) از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

باب ۳۷۸۲ إِنْ جَاءَكَ الْحَاكِمُ

لَا يَزِيدُكَ رَدًّا وَلَا يَنْقُصُكَ حَقًّا

عَامٌّ بَيْنَ حَاكِمٍ وَغَيْرِ حَاكِمٍ سَبْعُونَ شَاكِلًا

نَدْبُولُ كَمَا جَاءَ الْبَيْتُ عَامٌّ دَعْوَتِ مَن جَاءَ سَكَنَ فِي ۱۲ مَن

کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا
پھرتا ہے۔

اس حدیث کو شعیب، عبد الرحمن بن خالد بن مسافر

ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے بھی زہری سے روایت کیا کہ

انہوں نے زین العابدین ؑ سے انہوں نے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ۳۷۸۱ اگر بادشاہ (حاکم اعلیٰ) دو شخصوں کو

ایک ہی ملک کا حاکم بنا کر بھیجے تو دونوں کو ایک

دوسرے کی بات ماننے کا حکم کرے تاکہ اختلاف نہ کریں

(از محمد بن بشار از عقدی از شعبہ از سعید بن ابی بردہ)

ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو

موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حاکم یمن

بنا کر بھیجا اور فرمایا دیکھو تم دونوں لوگوں پر آسانی کرتے رہنا

سنجی نہ کرنا، خوش رکھنا، نفرت نہ دلانا اور دونوں مل کر رہنا

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

یا رسول اللہ ہمارے ملک میں ایک دشہد کا شراب بنا کرتا

ہے جسے بیع کہا جاتا ہے (اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے

فرمایا جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے دشہد کا ہو یا

کس اور چیز کا

اس حدیث کو نضر بن سہیل، ابو داؤد طلیاسی، یزید

بن ہارون اور وکیع نے بھی بجوالہ شعبہ از سعید بن ابی بردہ از

والدش از جد سعید (ابو موسیٰ اشعری) از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

باب ۳۷۸۲ حاکم کا دعوت قبول کرنا ہے

۱۔ یہی حدیث ہے کہ حاکم کو جو دعوت ملے اسے قبول کرنا ہے

عام بین حاکم اور غیر حاکم سب کو شامل ہیں۔ علمائے کبار نے کہا ہے کہ حاکم کو جیسے قاضی یا نائب یا موبہ یا تعلقدار یا تحصیلدار وغیرہ ہیں کسی شخص کی خاص دعوت

نہ قبول کرنا چاہیے البتہ عام دعوت میں جاسکتے ہیں ۱۲ مَن

الدَّعْوَةُ وَقَدْ أَحَابَ عُثْمَانُ

عَبْدُ اللَّهِ خَيْرُ بَنِي شُعْبَةَ

۶۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَعْقُبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُلُوا الْعَلْفَى

وَأَرْحَبُوا الدَّاعِيَ۔

بَابُ ۳۸۳ مَدَائِدِ الْعَمَالِ

۶۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ قَالَ

أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَسْتَعْمَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي

أَسَدٍ يُقَالُ ابْنُ الْأُمَيْيَةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَلَمَّا

قَدِمَ قَالَ هَذَا كُمْ وَهَذَا أَهْدِي لِي

فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

الْمُنْبَرِ قَالَ سَفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْمُنْبَرُ

فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ

الْعَامِلِ نَبْعَتُهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا لَكَ

وَهَذَا لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بغیرہ بن شعبہ کے

غلام کی دعوت قبول کی یہ

(از مسددا زکیم بن سعید از سفیان از منصور از ابو ال)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قید ہو جائے اسے قید

سے چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو یہ

باب حکام کے پاس تحفے آنا یہ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عروہ) ابو حمید

ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنی اسد کے ایک شخص ابن امیئہ کو زکوٰۃ کا تحصیلدار بنا کر

بھیجا جب واپس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے

لگا یہ مال تو (زکوٰۃ کا) آپ کا اور مسلمانوں کا ہے (اور یہ

مال مجھے بطور تحفہ موصول ہوا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے، سفیان راوی کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان

کی پھر فرمایا یہ تحصیل داروں کا کیا حال ہے ہم انہیں (زکوٰۃ

وصول کرنے کیلئے) بھیجتے ہیں جب وہ لوٹ کر آتے ہیں تو

کہتے ہیں یہ مال آپ کا ہے، یہ مال ہمارا ہے ہمیں بطور

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی دعوت میں تھے لیکن روزہ دار تھے تو برکت کی دعا دیکر چلے آئے اس کو ابو محمد بن صاعد نے زوائد البر والعلل میں المبادک میں
یہ سند صحیح و اصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ کافروں کو خدیہ وغیرہ دیکر ۱۲ منہ ۱۲ خصوصاً ولیم کی دعوت اس کو قبول کرنا بیعت شافعیہ نے واجب کہا ہے ابن بطال نے
امام مالک سے نقل کیا تاہم کوئی دعوت قبول نہ کرے صرف ولیم کی دعوت قبول کرے میں کہتا ہوں امام مالک نے اپنی عقل کے لئے یہ مکروہ دکھا ہے کہ جو کوئی
ان کو دعوت دے اس کی دعوت میں چلے جائیں ۱۲ منہ ۱۲ حاکم کو کسی رعیت کا یہ یا تحفہ قبول کرنا ناجائز ہے البتہ امام یا بادشاہ کی اجازت سے قبول کر سکتا ہے
۱۳ منہ ۱۳ یہ منہ ہمزہ و سکون تا و کسربا و موحده و تشدید یا و تحتانی اور بیعت نسو میں لبتہ ہے یہ منہ لام و سکون تا و کسربا و تشدید ۱۲ منہ ۱۲ کہتا
کوئی ایک پیسہ بھی بن مرقع نہیں دیتا اسی حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ قاضی یا حاکم کو اس شخص کا تحفہ لینا درست ہے جو ہمدرد ملنے سے پہلے بھی اس کے
پاس تحفہ بھیجا رہتا تھا لیکن ہمدرد ملنے کے بعد جو لوگ تحفہ بھیجیں ان کا تحفہ نہ لینا چاہیئے ۱۲ منہ

أَمَّهُ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى لَهْ أَمُّ لَدَا الَّذِي
نَفْسِي يَكُونُ لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ
بَعِيدًا لَهْ رِقَاءً أَوْ بَقَرَةً لَهَا خَوَادُّ أَوْ
شَاةٌ تَتَعَرَّضُ لَهَا يَدُ يَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا
عُفْرَتِي إِبْطِيهِ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ ثَلَاثًا وَ
قَالَ سَفِينٌ قَصَّه عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَزَادَ
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ
أُذُنَايَ وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنِي وَسَلَوْتُ أَدْنَى بَنٍ
ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَرَّجِي وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ
سَمِعَ أَدْنَى خَوَادُّ صَوْتٍ وَابْجُودَ مَرَّجِي
يَجْعَلُ دُونَ كَهْوَتِ الْبَقَرَةِ -

تحفہ ملا ہے) کیوں نہ وہ اپنے مال باپ کے گھر بیٹھے رہتے تو معلوم ہوتا
کوئی انہیں تحفہ لاکر دیتا ہے یا نہیں؟ قیم اس پر درکار کی جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص زکوٰۃ کے مال میں سے تحفے کے طور
پر کچھ لے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لادے ہوئے
لائے گا، اگر اونٹ لیا ہے تو بڑ بڑ کر رہا ہوگا، گائے لی تو وہ
اپنی آواز نکال رہی ہوگی، بجر کی لی ہے تو وہ میں میں کر رہی ہوگی
اس کے بعد آپ نے (دعا کے لئے) دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ ہم
نے آپ کی سفیدی بفل دیکھی، فرمایا: سن لو! میں نے خدا کا حکم تم
کو پہنچا دیا، تین بار آپ نے یہی کلمات فرمائے: سفیان بن عیینہ
کہتے ہیں اس حدیث کو ہمیں زہری نے سنایا۔ نیز ہشام بن الجراح
از ابو حمید روایت کرتے ہیں اس میں اتنی عبارت زیادہ ہے کہ ابو حمید
نے کہا میرے کانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا
اور آنکھوں نے دیکھا، تم لوگ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کر لو، انہوں نے بھی یہ حدیث میرے ساتھ سنی
ہے۔ سفیان کہتے ہیں زہری نے یہ لفظ نہیں کہا، میرے کانوں نے سنا، امام بخاری کہتے ہیں حدیث میں خوار کے لفظ
سے گلے کی مخصوص آواز مراد ہے یا یہ لفظ خوار سے بھجور کے لئے نکلا ہے یعنی گلے کی طرح آواز نکالتے ہیں۔

بَابُ ۳۷۸۳ اسْتِقْضَاءِ

الْمَوَالِیِ وَاسْتِغْنَائِهِمْ -

۶۶۷۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
جُرَيْجٍ أَنَّ تَانِعًا أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كُنَّا
قَالَ كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ يَكُونُ
لَهُمَا جَرِيْنٌ الْأَوَّلَيْنِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ

(از عثمان بن صالح از عبد اللہ بن وہب از ابن
جرجج از تانفع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سالم جو
ابو حذیفہ کے آزاد شدہ غلام تھے مسجد قبا میں مہاجرین
اولین کی اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی
امامت کیا کرتے تھے۔ ان صحابہ کرام میں حضرت

سہ حدیث میں نماز کی امامت کا ذکر ہے اور قضا اور تولیت اس پر قیاس کی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو جو آپ کے
آزاد شدہ غلام تھے لشکر کا سردار مقرر کر کے بھیجا ۱۲ منہ

ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت ابو سلمہ، حضرت زید بن حارثہ اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل تھے۔

باب نقیب یا سردار بنانا

(از اسمعیل بن ابی اویس از اسمعیل بن ابراہیم از عم امروسی بن عقبہ از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) مروان اور مسور بن مخزوم دونوں صحابیان کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے جنگ حنین کے بعد ہوازن کے قیدی آزاد کرنے کی اجازت دے دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے جانوں کہ کس نے اجازت دی ہے کس نے اجازت نہیں دی (کیونکہ ہزار مسلمان وہاں موجود تھے) لہذا تم لوٹ جاؤ اور تمہارے سردار ہم سے بیان کریں گے کہ تم لوگ راضی ہو کہ نہیں۔ چنانچہ یہ سن کر سب لوگ لوٹ گئے اور ان کے تعبیوں (نمائندوں) نے ان سے گفتگو کی، ابن ازنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو اطلاع دی کہ لوگوں نے خوشی سے اجازت دی ہے۔

باب بادشاہ کے سامنے تو خوشامد

کمرنا اور پیٹھ پیچھے ہڑائی کرنا منع ہے۔

(از ابو نعیم از عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن

عمر محمد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں، چند لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ہم لوگ اپنے بادشاہ وقت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَا فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

باب العُرْقَاءُ لِلنَّاسِ

۶۶۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَتِيقِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ الْأَعْمَقَ وَالْمُسَوِّرَ بْنَ عَمْرٍوَةَ أَخْبَرَاكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أُذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عَتَقِ سَبْيِ هَوَازِنَ إِيَّايَ لَا أُذِرِي مَنْ أُذِنَ مِنْكُمْ مَتَى لَمْ يَأْذَنْ قَارِجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ الْيَنَاءُ عَوْفًا وَكُمُ أَمْرُكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَعَلَّمَهُمْ عُرْوَةُ وَهُمْ قَرَجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

باب مَا يَكُونُ مِنَ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا خَرَجَ

قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ۔

۶۶۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنَاسٌ لَا بَيْنَ عُمَرَ أَوْ

اس کی وجہ یہ کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ قرآن مجید کے بڑے قاری تھے جیسے دوسری حدیث میں ہے قرآن پانچویں سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مولیٰ ابی ذر غفیرہ اللہ عنہ ابی بن کعبہ اور عمار بن جمل سے۔ ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں نے دیکھا ان کے پیچھے دو بچے بھی ہیں نے کہا ایک قاری کو نہایت عمدہ طور سے قرآن پڑھتے سنائے آپ چاؤ لکھ کر پڑھنے لگے اور وہ سالم بن مولیٰ ابی ذر غفیرہ کے آپ نے فرمایا اللہ پاک کہ جس کی امت میں ایسا شخص بنایا اسے

نَدْعُكَ عَلَى سُلْطَانِنَا فَتَقُولُ كَمَا نَحْنُ خِلَافَ مَا
نَحْكُمُ إِذَا أَخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا
نَعُدُّ هَذَا انْفِاقًا -

۶۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو
الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِيَهُوْلَاءُ يَوْجِلُهُ وَ
هُوْلَاءُ يَوْجِلُهُ -

باب ۳۷۸ الفصاء على الغائب

۶۶۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ هُنْدًا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَاحْتَاجُ أَتُ
أَخُذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذْ مِنْ مَالِكَ فَإِنَّكَ
وَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ -

کے پاس جاتے ہیں تو ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو وہاں سے
نکلنے کے بعد نہیں کرتے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا اس خصلت کو ہم نفاق سے موسوم کرتے تھے۔

(از قتیبہ از لیث از یزید بن ابی حبیب از عمر اک)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
سب میں ہر آدمی ہے جو ایک کے سامنے کچھ ہے اور
دوسرے کے سامنے کچھ یعنی دو رخہ (دو غلا) ہے۔

باب یک طرفہ فیصلہ کرنا۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از ہشام از والدش) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہندہ رضی اللہ عنہا
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابو سفیان ایک
بخیل آدمی ہے اور مجھے اس کا رویہ خرق کرنے کی ضرورت پڑتی
رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا تو اتنا روپیہ لے سکتی ہے جتنا دستور کے
مطابق تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

یعنی منہ پر زیادہ تعریف اور خوشامد کہتے ہیں بیچہ بیچہ اتنی نہیں کرتے ۱۲ منہ ۱۳ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۱۲ منہ ۱۳ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے اندازے کی اجازت مانگی آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کیا ہوا آدمی ہے
جب وہ اندازا یا تو اس سے کشتادہ پیشانی طے تو یہ نفاق نہیں ہے کیونکہ آپ نے اس سے ملنے کے بعد اس کے حق میں تعریف کا کوئی کلمہ نہیں کہا رہا اخلاق و مروت سے
ملنا تو یہ دوست دشمن کے ساتھ ہونا چاہیے ۱۲ منہ ۱۳ مطلب یہ ہے کہ ایک فرقہ میں جا کر ان کی تعریف کرے اور دوسرے فرقہ میں جا کر ان کی برائی بیان کرے
قسطلانی نے کہا اگر کسی کی نیت دو جاعتوں کو ملا دینے کی ہو اور مسلمانوں میں ملاح کر دینے کی تو ایسے موقع پر بات بنانے میں قیامت نہیں بلکہ اچھا ہے ۱۲ منہ ۱۳ یہی مطلب
کی غیبت میں اس قسم کا فیصلہ خیر سے مطلق جائز نہیں رکھا لیکن مالک اور شافعی
نہیں لہذا اگر قاضی مجرم پر جو کسی کے گواہ پیش ہوں تو صرف مال کی کوٹری دی جائے گی نہ تھلائے کی علماء نے کہا ہے ایسی صورت میں لازم ہے کہ مالکی علیہ السلام بالکذا وادی
جائے اگر وہ مازن ہو تو یکطرفہ فیصلہ صادر کیا جائے ۱۲ منہ ۱۳ آخر ہاں بچوں کو کہاں سے کھلاؤں خود کیا کھاؤں وہ تو خرچ کرتے کر نہیں جاتا ۱۲ منہ ۱۳ ظاہر ہے کہ آنحضرت
نے مجرم ابو سفیان کی غیبت میں دیا تو قصداً علی الغیب ثابت ہوئی بعضوں نے کہا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ قصہ کہیں نہ تھا اور ابو سفیان و ان
موجود تھا ہم کہتے ہیں کہ میں موجود ہونے سے یہ کہاں لازم آئے کہ جب آنحضرت ہونے ہند کو یہ اجازت دی اس وقت بھی ابو سفیان اس مجلس میں حاضر تھا تو مالک
بخاری کا استدلال صحیح ہے مگر ابن مندہ کی ایک روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابو سفیان اس وقت بھی موجود تھا جب ہند نے یہ گفتگو کی اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے
کہ شاید یہ دوسرا واقعہ ہو ۱۲ منہ

بَابُ ۳۴۸۸ مَنْ قَضَىٰ لَهُ
بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُهَا فَإِنَّ
قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُجِلُّ حُرَامًا
وَلَا يُجَرِّمُ حَلَالًا

۹۶۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُروَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ
أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ دَوَّجَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
سَمِعَ حُصُومَةَ بِنَاتٍ مَجْرِيَةً فَخَرَجَ إِلَيْهَا
فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِ الْحَصَمُ
فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ
فَأَحْسِبُ أَنَّكَ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَكَ بِذَلِكَ
فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا
هِيَ قِطْعَةٌ مِمَّنِ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ
لِيُتْرَكْهَا -

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَلِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُروَةَ بِنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ

بَابُ ۳۴۸۸ اگر کسی شخص کو حاکم دوسرے مسلمان بھائی
کا مال (ذاتی) دلا دے تو اسے نہ لے کیونکہ حاکم کے فیصلے
سے نہ حرام حلال ہو سکتا ہے نہ حلال حرام۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از
ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ) ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک بار اپنے دو داڑھے پر جھگڑا ہونے کی آواز سنی، چنانچہ آپ
باہر تشریف لائے اور فرمایا میں بھی آدمی ہوں، میرے پاس ایک
مقدمہ آتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے کسی کی بحث
دوسرے سے عمدہ ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اس کے
مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، پھر جس کسی کو دین ظاہری بیانات پر
بھروسہ کر کے (دوسرے مسلمان کا حق دلا دوں، وہ اسے لے یا
چھوڑ دے (اختیار ہے) درحقیقت دوسرے کا حق دوزخ کا
ٹکڑا ہے (جو کوئی چالاک سے لے جاتا ہے)

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عقبہ بن ابی وقاص
نے (جو بحالت کفر مرا تھا اسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
دندان مبارک شہید کیا تھا) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص

لے تو اگر کسی نے جوڑے گواہ نکاح یا طلاق یا مال و اسباب یا حقوق پر قائم کر دیئے اور قاضی بحق مدعی فیصلہ کر دیا تب بھی مدعی کو عند اللہ وہ لینا و دینا
نہ ہوگا قطعاً نہ لے کر لیکن مجتہدین کے اختلافی مسائل میں قاضی کی قضا باطناً بھی نافذ ہو جائے گی مثلاً اگر حنفی قاضی ایک شافعی ہمسایہ کو حق شہدہ دے
تو مدعی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ۱۲ منہ

أَبِي وَقَاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ
 أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمْعَةَ قَوَّيْ
 فَأَمَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَكَ
 سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدُ
 إِلَيْكَ فِيهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ
 أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ أَبِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ
 فَتَسَاوَا قَالَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ
 أَخِي كَانَ عَهْدًا إِلَيْكَ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ
 زَمْعَةَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ أَبِي وَلَدَ عَلَى
 فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ ثُمَّ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ
 لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ أَجْزَيْتِي مِنْهُ لِمَا
 رَأَى مِنْ شَبْهِهِ بِعُتْبَةَ قَمَارًا هَاهُنَا
 لَقِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا جو بیٹا ہے وہ
 میرے نطفہ سے ہے تو اسے لے لینا۔ چنانچہ جس سال
 مکہ مکرمہ فتح ہوا، سعد رضی اللہ عنہ نے اس بچے کو لے لیا
 اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے اور میرا بھائی مجھے اس کی وصیت
 کر چکا ہے۔ عبد بن زمعہ اُٹھے اور کہنے لگے (نہیں) یہ تو میرا
 بھائی ہے مجھے اس کی وصیت کر چکا ہے، کیونکہ میرے
 باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ عرض دونوں یکے بعد دیگرے
 (جھگڑتے ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرا بھتیجا
 ہے، بھائی نے مجھے لینے کی وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ بولے
 (حضرت) یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا
 ہے۔ چنانچہ آپ کے فیصلہ کیا عبد ایہ بچہ تیرا ہے (تیرا بھائی
 ہے) سمجھ فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو
 اور زنا کرنے والے کے لئے پتھروں کی سزا ہے، باوجود اس فیصلے کے
 آپ نے ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا تو اس
 سے پردہ کر (حالانکہ وہ ان کا بھائی ہوا) کیونکہ آپ نے دیکھا
 اس (لڑکے) کی صورت عتبہ سے ملتی تھی۔

باب ۳۷۸۹ الْحُكْمُ وَالْبَيْتُ

۶۶۸۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ كَثِيرٍ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفِيْنُ عَنْ

باب کنوئیں کے متعلق فیصلہ کرنا

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از سفیان از عثم
 از ابو وائل) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سبحان اللہ امام بخاری کے بار یک فہم پانچ فرین انہوں نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ اگر قاضی کی قضا ظاہر اور باطن دونوں
 طرح نافذ ہو جائے تو جب آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بچہ زمعہ کا بیٹا ہے تو سودہ کا بھائی ہو جاتا ہے اور اس وقت آپ سودہ کو اس سے
 پردہ کرنے کا حکم کیوں دیتے جب پردے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قضا کے قاضی سے باطنی اور حقیقی امر نہیں بدلتا تو ظاہر میں وہ
 سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی ٹھہرا مگر حقیقتہ اور عند اللہ بھائی نہ ٹھہرا اور اسی وجہ سے پردے کا حکم دیا ۱۲ منہ

مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٌ يَفْتَنُهُمْ مَا لَا وَ
هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لِقَى اللَّهَ وَهُوَ
عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ
يَشْكُرُونَ بَعَثْنَا اللَّهُ الْأَيَّةَ فَجَاءَ
الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِي
نَزَلَتْ وَفِي رَحْلِ خَاصِمَتُهُ فِي بَيْتٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
بَيِّنَةٌ قُلْتُمْ لَا قَالَ فَلْيَخْلِفْ قُلْتُ إِذَا
يَخْلِفُ فَتَزَلَّتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ
بَعَثْنَا اللَّهُ الْأَيَّةَ -

اُڑا لے گا۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ان الذين يشكرون بعهد الله آية

بَابُ الْقَصَاءِ فِي

قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ

سُيْدِمَةَ الْقَصَاءُ فِي قَلِيلِ

الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ

۶۶۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ

ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی قسم
کھائے جس سے اس کا حق ثابت ہو جائے حالانکہ وہ قسم بھولی ہو
اس طرح وہ کسی دوسرے شخص کا مال مار ڈالے (حق تلفی کرے) تو
جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا
اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا، بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی ان الذين
يشكرون بعهد الله آية (سورہ آل عمران) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حدیث
بیان کر رہے تھے کہ اشعث بن قیس آپؐ پہنچے انہوں نے کہا یہ آیت
تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے، ہوا یہ تھا کہ مجھ میں اور ایک دوسرے
شخص میں ایک کنوئیں کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اچھا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا
پھر تو تیرا مدعی علیہ قسم کھائے گا۔ میں نے کہا یا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو قسم کھا کر میرا مال

باب ناسخ مال اُڑانے میں جو وعید

ہے وہ تھوڑے اور زیادہ دونوں مالوں کو شامل ہے

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں ابن شبرمہ (قاضی

کوفہ نے کہا دعویٰ تھوڑا ہو یا بہت سب کا فیصلہ

یکساں ہے۔

رازا البلیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر از زبید

بنت ابی سلمہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے دروازے پر کچھ جھگڑا ہوتے

۱۔ یعنی دونوں میں برابر گناہ ہے جیسے ایک لاکھ روپیہ کا ناسخ اٹالینا ایسے ہی ایک پیسہ کا ناسخ اٹالینا ۱۲۰ منہ ۱۲۰ یعنی ہر ایک کا حکم ایک ہے یا بڑے یا
چھوٹے ہر ایک کو دعویٰ کے فیصلہ کرنے کا ایک ہی طریق ہے بلکہ بعضے وقت چھوٹے سے دعویٰ میں وہ مشکلات یا پیچیدگیاں آن پڑتی ہیں جو بڑے دعویٰ میں نہیں
پڑتیں ملاحظہ فرمائیے کہ یہاں شبرمہ کو مرصو لگ نہیں ملا لیکن عدلی نے کہا اس کو سفیان ثوری نے اپنی حاشیہ میں ابن شبرمہ سے نقل کیا ۱۲ منہ

عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَهُ خِمَامًا مِنْ عِنْدَ بَابِهِ
 فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَنَا بَشَرٌ وَإِلَهُ
 يَأْتِيَنِي الْخِصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونُ
 أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضَى لَهُ بِذَلِكَ وَ
 أَحَبُّ أَتَاهُ صَادِقٌ فَمِنْ قَصَصَاتِ لَهُ
 بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّهَا هِيَ وَطَعَهُ مِنَ النَّارِ
 فَلْيَا خُذْهَا أَوْ لِيَدِ عَمَّا

باب ۳۴۹۱ بَيْعُ الْإِمَامِ عَلَى

النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ تَعْلِيمِ بْنِ الْحَكَّامِ

۴۶۸۴ حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا هَمْدُ

ابْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ

كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ

أَمْصَايَاهُ أَتَتْهُ عُلَامًا عَنْ دُبُرِهِ يَكُنْ

لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبَا عَيْنَيْنِ وَمَا سَكَنَ

وَدَّعَاهُ ثُمَّ أَرْسَلَ بِمَنْتَمَةٍ إِلَيْهِ -

باب ۳۴۹۲ مَنْ لَمْ يَكْتَرِدْ

إِطْعَمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأَمْوَالِ

حَدِيثًا -

سنا تو باہر تشریف لا کر ارشاد فرمایا! میں بھی بہر حال انسان
 ہوں، میرے پاس لوگ مقدمات لاتے ہیں اور ان میں سے
 ایک ذوق اپنی بلاغت سے اپنے ثبوت فراہم کرتا ہے اور میں
 سچا جان کر اس کے حق میں حکم دے دیتا ہوں مگر وہ شے
 جس کے متعلق میں فیصلہ دوں وہ اس کے لئے آگ کے
 ٹکڑے کی مثل ہوتا ہے خواہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔

باب حاکم ربے وقوف یا غائب لوگوں کی

جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ بیچ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام نعیم بن

نخام کے ہاتھ فروخت کر دیا (یہ حدیث آگے آرہی ہے)

(از ابن نمیر از محمد بن بشر از اسماعیل از سلمہ بن کہیل از

عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے اپنے

غلام کو مدبر کر دیا۔ اس شخص کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی

جائیداد نہ تھی، آپ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم پر بیچ کر

یہ روپیہ اس شخص کے پاس بھیج دیا۔

باب کسی شخص کے سردار بنائے جانے

پر نادانی سے لوگ طعنہ کریں اور حاکم ان کے

طعنے کی پرواہ نہ کرے۔

اے مالک! حدیث میں صرف غلام کے بیچنے کا ذکر ہے مگر غیر منقولہ جائیداد کا اس پر قیاس کر لیا ہے یہ ابو ندکور جس نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا تھا درحقیقت
 سفیر کے حکم میں تھا کیونکہ اور کوئی جائیداد نہیں رکھتا تھا ایسی حالت میں اس کا اپنے غلام کو مدبر کر دینا حماقت پر مبنی تھا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی یوں کہہ
 دیا تو میرے مرنے پر آزاد ہے ۱۲ منہ ۱۳ ان کا قرض ادا کرنے کے لئے یا اور کسی غرض سے ۱۲ منہ

۶۶۸۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَآمَرَ عَلَيْهِمُ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَطْعُونَ فِي إِمَارَتِهِ
وَقَالَ إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ
كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ
قَبْلِهِ وَآيَمَ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفَتَا الْإِمَامَةِ
وَإِنْ كَانَ لَوْنُ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ
هَذَا لَوْنُ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ -

جو مجھے محبوب ہیں

بَاب ۳۹۳ - آيَةُ الْكُفْرِ

وَهُوَ الَّذِي تَزِمُ فِي الْخُصُومَةِ

لَدَا عَوَجًا -

۶۶۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ عَنْ

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن دینار)
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم
کے نصاریٰ سے لڑنے کے لئے) ایک فوج روانہ کی، اس کا سردار
اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ اب لوگوں نے اسامہ
رضی اللہ عنہ کے سردار بنائے جانے پر طعن شروع کر دئے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (منبر پر چڑھ کر) فرمایا لوگو اگر تم اسامہ
کے سردار ہونے پر طعن کرتے ہو (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) اس
سے پہلے تم اس کے باپ کے سردار بنائے جانے پر طعن کر
چکے ہو حالانکہ وہ بخدا سرداری کے لائق تھا تمہارا طعن لغو
تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے بہت محبوب ہیں اب
اس کا یہ بیٹا اسامہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے ہے

باب عادی جھگڑالو کا بیان

الذاتضم جو ہمیشہ لڑتا جھگڑتا رہے۔ لُذ کے

معنی نیزہ بن، کجی (یہ لفظ سورہ مریم میں ہے)

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از ابن جریج از ابن ملیک) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں میں بُرا وہ شخص ہے جو لڑاکا جھگڑالو

۱۔ حالانکہ اس لفظ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور دوسرے کیا صحابہؓ شریک تھے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ کہ بڑھے بڑھے لوگ ہوتے ہوتے آپ نے ایک چھوٹے کے سردار بنایا حالانکہ
آپ کا کوئی فعل مصلحت اور دوسرا اندیشی سے خالی نہ تھا۔ ہوا یہ تھا کہ اسامہ کے والد حضرت زید بن حارثہ ان آدمی کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے،
آپ نے ان کے بیٹے کو اس لئے سردار بنایا کہ وہ اپنے باپ کے اچھے والوں سے بڑے جوش کے ساتھ لڑیں گے دوسرے یہ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے دل کو تسلی ہوگی
۱۴۔ منہ ۱۵۔ حضرت زیدؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹا بنایا تھا جب وہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تو ایک اکوڑا بیٹا اسامہ چھوڑ گئے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ان کو بے انتہا چاہتے تھے یہاں تک کہ ایک دن بیان کو بچاتے تھے اور ایک دن پر حضرت ام حسنؓ کو اذیت دیتے تھے یا اللہ میں ان دونوں سے
محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اس حدیث کے یہاں لانے سے یہاں یہ غرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لفظ طعن و
تشنیع پر کچھ خیال نہیں کیا اور اسامہ کو سرداری سے ملوہ نہیں کیا اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کی بے ہوش شکایات پر سعد بن ابی وقاصؓ کو کیوں
معزل کر دیا کیونکہ زمانہ اور ہر موقع کی مصلحت جدا کا نہ ہوتی ہے اگر کسی کی شکایات جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا فت کیوں تو بے ہوش بھلیوں کی کس
فتنے یا فساد کے خطرے کے بغیر نظر مصلوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا علیحدہ کر دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کسی فتنے و فساد کا اللہ
نہ تھا۔ یہ ہر حال یہ اہرام وقت اور حکم کی رائے کی طرف مضمون ہے ۱۲۔ منہ

ہو (آئے دن دنگا فساد کرنے والا ہو)

عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ إِلَّا لَدُنَّا خَصِمٌ -

بَاب ۳۷۴ إِذَا قُضِيَ الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ -

باب اگر حاکم کا فیصلہ ظالمانہ ہو یا علماء کے خلاف ہو تو وہ رد کر دیا جائے گا۔

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

(از نعیم از عبد اللہ بن مبارک از معمر از زہری از سالم) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف (دعوت اسلام دینے کے لئے بھیجا) ان لوگوں کی زبان سے صاف طور پر یہ نہ نکلا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل دیا دین بدل دیا۔ لیکن خالد نے انہیں قتل کرنا شروع کیا اور ایک ایک قیدی ہم میں سے ہر شخص کو دے کر یہ حکم دیا کہ اپنے اپنے قیدی کو قتل کر دو۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے تو قسم کھائی میں کبھی اپنے قیدی کو نہیں ماروں گا اور جو شخص میرا ساتھ دے وہ بھی نہ مارے غرض (جب ہم واپس ہوئے تو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو آپؐ یہ دعا کرنے لگے یا اللہ خالد بن ولید نے جو کیا میں اس سے بیزار ہوں، دوبار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا کی یہ۔

۶۶۸۷ - حَدَّثَنَا قَعْبُد حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدٌ أَسْرَ وَحَدَّثَنِي نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأًا صَبَأًا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّنْ أَسِيرُهُ قَامَرَةً كُلَّ رَجُلٍ مِمَّنْ أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ قَدْ كُنَّا ذَٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتِيكَ بِمَا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ -

یہ مطلب ہے تھا کہ اگر کچھ مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ تو خالد کا غلط فیصلہ آپؐ نے رد کر دیا اور خالد کو سزا دی کہ اگر وہ مجھ سے آگے اور حاکم اور مجھ سے آگے نہ گئے تو اس پر تادان لازم نہیں آتا مگر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جو حکم خلاف شرع ہو اس کی تعمیل نہ کرنا چاہیے اور اپنے اس حاکم کو توڑی سے بھجایا جائے کہ تیرا حکم خلاف شرع ہے اس کو وہ آپؐ سے آگے اگر وہ کسی طرح نہ مانے اور اپنی رائے پر جمانے تب اللہ سے خدا مالک کر اس کی موت حاکم سے لڑا اور اس کو معزول کرنا چاہیے ۱۲ منہ

باب ۴۹۹ الزام آریاتی

قَوْمًا قِيَصْلِحُ بَيْنَهُمْ

۴۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنِينِ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ مِمَّنْ دِينِي

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّامِدِيِّ قَالَ كَانَ

قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو قَبِيلَةٍ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ

يُصَلِّمُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَوةُ الْعَصْرِ

قَادَتْ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ

فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى

قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي

يَكُونُ فِيهَا وَمَنْعَهُ الْقَوْمُ قَالَ وَكَانَ

أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ

حَتَّى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيفَ لَأَمْسَكَ

عَلَيْهِ التَّفَتُّ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَمَّا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْرَهُ وَأَمْرًا

بِسَبِّهِ هَكَذَا أَوَلَيْتَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ

يُحَمَّدُ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا رَأَى

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ

باب ۵۰۰ (یا بادشاہ) کالوگوں میں صلح

کرنا

(از ابوالنعمان از حماد از ابو حازم مدنی) سہل بن سعد

ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگ

آپس میں لڑ پڑے، اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو ملی تو آپ نماز ظہر کے بعد ان میں صلح کرانے تشریف لے

گئے، اتنے میں نماز عصر کا وقت آگیا را آپ ابھی واپس نہ آئے

بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سے نماز پڑھانے کو کہا چنانچہ وہ امامت کے لئے آگے بڑھے نماز

شروع کر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آئے جب نماز

شروع ہو چکی تھی، آپ صغیر چیر کر اس صف میں شریک ہوئے

جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف میں)

سہل کہتے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھ کر (عین نماز میں) دستک دینا

شروع کیا (حضرت ابو بکر کو اطلاع دینے کیلئے مالی بجائی) مگر

ابو بکر کی عادت تھی وہ جب نماز شروع کرتے تو نماز سے فراغت

تک کسی طرف خیال نہ کرتے جب دستک پر دستک ہونی بند نہ

ہوئی تو انہوں نے نگاہ پھیر کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے پیچھے کھڑے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ

کیا (عین نماز میں) کہ نماز پڑھائے جاؤ آپ نے ہاتھ سے اشارہ

کیا اپنی جگہ رہو، لیکن انہوں نے ذرا سی دیر پھر کر اللہ کا شکر کیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت ایسا فرمایا (مجھے امامت کے لائق

سمجھا) بعد ازاں اٹھے پاؤں صف میں آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنا

لے یہ آپ کے لئے جائز تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں کہ صفوں کو چھڑک کر آگے کے صف میں ملا جائے بعضوں نے کہا ہر امام اور بادشاہ کو ایسا کرنا

درست ہے ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کھلتے وقت بلال سے فرما گئے تھے اگر نماز کا وقت آجائے اور میں لوٹ کر نہ آؤں تو ابھر

سے کہیو وہ نماز پڑھا میں گئے ۱۲ منہ

خاص لوگوں میں ملاپ کرانے کے لئے تشریف لے گئے ۱۲ منہ

فَقَالَ اللَّهُ صَلِّ عَلَىَّ وَاسَلِّمْ يَا لَيْسَ فَلَكَ قَضَى
صَلَوْتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ
لَا تُكُونَ مَضِيَّتَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِأَبِي بَنِي قُحَافَةَ أَنْ
تُؤْمَرَ الْقَبْرَ صَلَّيْتُ عَلَىَّ وَسَلَّمْتُ وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا
رَأَيْتُمْ أَمْرًا فَلْيَسْلِمُوا الرِّجَالَ وَلْيَصْغِرُوا النَّسَاءَ قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَقُلْ هَذَا الْخَوْفُ غَيْرَ حَتَّى رَأَى بِلَالًا
مُرَّيَا بَكْرًا

**باب ۳۷۹۶ يَسْتَحَبُّ لِلنَّكَاتِ
أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا**

۶۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَبُو ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ السَّامِقِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى أَبِي
بَكْرٍ لِقَتْلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ آتَانِي فَقَالَ إِنَّ
الْقُرْآنَ قَدْ اسْتَحْوَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحْوِيَ الْقَتْلُ
بِقِرَاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ
قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ
الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ

یہ حال دیکھ کر آگے بڑھ گئے، آپ نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا ابوبکر میں نے تمہیں اشارہ بھی کیا جب بھی تم اپنی جگہ نہ ٹھہرے نماز نہ
پڑھائی، انہوں نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ مناسب ہے کہ اللہ کے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا املا بنے۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا سنو جب نمازیں
کوئی اس طرح کا واقعہ پیش آجائے تو موسیٰ بن جحان اللہ کہیں اور عورتیں مسکریں۔
ابو عبد اللہ (بخاری) نے فرمایا یہ الفاظ نہیں کہے مگر حماد نے کہ ایسے بال
تو ابوبکر کو حکم دے۔

**باب ۳۷۹۷ (تحریر کنندہ) کو ایماندار اور
عقلمند ہونا چاہیے۔**

(از محمد بن عبید اللہ البرثانی از ابراہیم بن سعد از ابن
شہاب از عبید بن سباق) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ یمامہ کی لڑائی (مسئلہ کذاب کے ساتھ) ہوئی (اور اس میں بہت
سے قاری شہید ہوئے) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا
وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے (میں گیا) ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے کہا یہ عمر میرے پاس آئے کہتے ہیں جنگ میں قاری قسران
بڑی تعداد میں شہید ہو گئے ہیں مجھے اندیشہ ہے اگر دوسری لڑائیوں
میں بھی قاری شہید ہو جائیں تو کہیں قرآن کا ایک بڑا حصہ نہ
اٹھ جائے، میری رائے یہ ہے کہ تم قرآن کو (ایک معصوم) میں
جمع کرنے کا حکم دے دو، یہ سن کر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے کہا بھلا میں ایسا کام کیسے کروں جسے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ کام بہتر
ہے اور عمر رضی اللہ عنہ برابر مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ

لے کہوں کہ اس وقت تک قرآن لوگوں کے سینے میں تھا کہ کچھ لکھا ہوا بھی تھا مگر متفرق جابجا قطعوں میں سب ایک معصوم میں جمع نہ تھا ۱۲ منہ لکھ ہر قول
سے صاف بھٹکا ہے کہ صحابہؓ کو دین کی اس بات کے کرنے میں تاویل ہوتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا پس جس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؓ کسی نے نہ کیا ہر وہ مجلس میلاد یا عرس یا سوم یا چہلم یا ایامات اور فاتحے وغیرہ ان میں سے مسلمانوں کو ضرور تاویل ہر وہ کام اور
اگر ان باتوں کو بدعت سمجھ کر ان سے باز رہیں تو مستحق ثواب ہوں گے نہ قابلِ ملامت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے ۱۲ منہ
عہد اس میں دین کی بڑی حفاظت اور مصلحت ہے ۱۲ منہ

يُورِجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي
 لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ عُمَرَوَ رَأَيْتُ فِي
 ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُو قَالَ زَيْدٌ قَالَ
 أَبُو بَكْرٍ وَرَأَيْتُكَ رَجُلًا شَابًا عَاقِلًا لَا
 نَسَمَكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُمُ النُّوحَى لِرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ
 فَاجْمَعُهُ قَالَ زَيْدٌ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ كَلَّفْنِي
 نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ
 عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفْنِي مِنْ جَمِيعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ
 كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
 هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُجِيبُ مُرَاجَعَتِي
 حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ
 لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَوَ رَأَيْتُ فِي ذَلِكَ
 الَّذِي رَأَيْتُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ
 مِنَ الْعُسْبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ صَدْرُ
 الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ أُخْرُسُورَةَ الثَّوْبَةِ لَقَدْ
 جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى أَخِيهَا
 مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ ابْنِ خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُمَا
 فِي سُورَتِهِمَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي
 بَكْرٍ حَيَاتِهِ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ
 عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
 عُبَيْدِ اللَّهِ اللَّخَافُ يُعْنَى النُّحَرْفُ -

اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈال دیا کہ عمر رضی اللہ عنہ سچ کہتے
 ہیں اور ان کی میری رائے ایک ہوگی۔ زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم ایک جوان عقلمند آدمی ہو تمہیں
 جھوٹا نہیں سمجھتے (یعنی ایماندار ہی ہیں) اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے زمانے میں بھی قرآن لکھا کرتے تھے، تم قرآن کی (مختلف جگہوں
 پر) تلاش کر کے اسے جمع کرو، زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر ابو
 بکر رضی اللہ عنہ مجھے ایک پہاڑ منتقل کرنے کے لئے کہتے تو وہ بھی
 مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا جتنا یہ کام مجھ پر سخت گذرا اور میں نے
 ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں سے عرض کیا آپ دونوں
 ایسا کام کیوں کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ کام بہت عمدہ ہے اور برابر
 مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے
 دل میں بھی وہی ڈال دیا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے دل
 میں ڈالا تھا، میری رائے ان کی رائے کے مطابق ہو گئی آخر میں
 نے قرآن کی تلاش شروع کی ہر جگہ سے جمع کرنا شروع کیا کہیں
 کعبور کی چھریوں پر کہیں پرچوں پر کہیں چوڑے پتھروں پر (یا
 ٹھیکریوں پر) مجھے لکھا ہوا ملا، اور لوگوں کو زبانی یاد تھا
 سورہ توبہ کی آخری آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
 خُزَیْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ یا ابوخزیمہ کے پاس (رکھی ہوئی) ملی (اگرچہ یاد
 بہتوں کو تھی) اب یہ مصحف جو تیار ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زندگی
 بھران کے پاس رہا پھر جب اللہ نے انہیں اٹھا لیا تو عمر رضی اللہ
 عنہ کی زندگی بھران کے پاس رہا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان کی بیٹی ام کلثوم
 حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔ محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں
 حدیث میں لَخَافُ کے لفظ سے ٹھیکریاں مراد ہیں۔

باب امام یا بادشاہ کا اپنے نائبوں کو

اور قاضی کا اپنے عیالے کو لکھنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابویلی)

دوسری سند (از اسماعیل از مالک از ابویلی بن

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل از سہل بن ابی حشمہ) ابویلی کو سہل

اور ان کی قوم کے دوسرے بڑے لوگوں نے اطلاع دی کہ عبد اللہ

ابن سہل اور محبہ بن مسعود دونوں تنگدستی اور بھوک کی وجہ سے

خیبر کی طرف روانہ ہوئے (تاکہ وہاں سے کچھ کھجوریں لے کر آئیں) جب

وہاں پہنچے (اور الگ الگ ہو گئے) تو محبہ کو اطلاع آئی کہ عبد اللہ

بن سہل کو کسی نے قتل کر کے پانی کے چشمے میں ڈال دیا ہے۔ یہ حال

دیکھ کر محبہ (خیبر کے) یہودیوں کے پاس گئے اور ان سے کہنے

لگے خدا کی قسم تم ہی لوگوں نے اس کا خون کیا، انہوں نے انکار کیا

کہنے لگے خدا کی قسم ہم نے انہیں نہیں مارا۔ آخر محبہ (خیبر سے)

لوٹ کر اپنی قوم کے پاس آئے ان سے یہ واقعہ بیان کیا، پھر وہ

ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبد الرحمان بن سہل یہ تینوں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میٹھنے نے چاہا میں گنگو شروع کروں کیونکہ

وہی عبد اللہ کیساتھ خیبر گئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دے جو

عمر میں بڑا ہے پہلے اسے بولنے دے تب حویصہ نے (جو عمر میں سب سے بڑے

تھے) گنگو کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو یہودی تمہارے ساتھی

(عبد اللہ) کی دیت دیں ورنہ انہیں لڑائی کا الٹی میٹم دیا جائے پھر آپ

نے یہودیوں کو اس مقدمے کے متعلق لکھا انہوں نے جواب میں

یہ لکھا کہ ہم نے اسے نہیں مارا۔ آپ نے حویصہ، محبہ اور

عبد الرحمان سے فرمایا اب تم لوگ قسم کھاؤ کہ یہودیوں نے

اسے مارا ہے تو تمہارے ساتھی کا خون ان پر ثابت ہو جائے

باب کتاب النکاح

إِلَى عَمَلِهِ وَالْقَامَةِ إِلَى الْأَمَانَةِ

۶۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْلِیْهِ وَحَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْلِیْ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ

سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ أَنَّكَ أَخْبَرَهُ هُوَ وَ

رَجُلَانِ مِنَ الْكِبَرَاءِ قَوْمَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

ابْنَ سَهْلٍ وَحَبِیْصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ

مِنْ جَمْعٍ أَصَابَهُمْ فَأَخْبَرَ حَبِیْصَةَ أَنَّ

عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطَرِحَ فِي قُبُورٍ أَوْ عَلَيْنِ

كَأَنِّي يَهُودٌ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ

قَالُوا مَا قَتَلْنَاكَ وَاللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى

قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَهُمْ وَأَقْبَلَ

هُوَ وَآخُوهُ حَوِیْصَةُ وَهُوَ الْكَبِيرُ مِنْهُ

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ

وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَخْبِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبِیْصَةَ كَذِبٌ كَذِبٌ يَرِيدُ

السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حَوِیْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ حَبِیْصَةُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا أَنْتَ قَدْ وَاصَا حَبِیْصَةُ وَإِنَّمَا أَنْتَ يَهُودِيٌّ

يُحَارِبُ فَكُتِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالْيَهُودِيَّةُ فَكُتِبَ مَا قَتَلْتُمَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَهُ أَنْ كَذَبَ تَوَظُّعِي فِي ذَالِ دِيَارِهَا مَنَ

كُفُوفًا وَهَيْبَةً وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ خَافِلًا
وَتَسْمِعُونَ دَرَمًا حِكْمًا قَالُوا لَا
قَالَ أَفْتَقِلْ لَكُمْ هُودًا قَالُوا لَيْسَ
بِمُسْلِمِينَ قَوْدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةٌ نَاقَةٌ حَتَّى
أَدْخَلَتْ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ قَرَضْتَنِي
مِنْهَا نَاقَةٌ -

بَابُ ٣٩٨ هَلْ يَجُوزُ الْحَاكِمُ
أَنْ يَتَّبِعَ رَجُلًا وَحَدًّا لِلتَّظْلِيلِ
فِي الْأُمُورِ

٤٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ بْنُ أَبِي
ذَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ
ابْنِ خَالِدٍ الْجُمَحِيِّ قَالَا جَاءَ عُرَافِي فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ
فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ قَاضٍ بَيْنَنَا
بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الرَّاعِي إِنَّ ابْنِي
كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَقْرَأَنِي بِمَا رَأَيْتَهُ
فَقَالُوا ابْنِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَقَدَيْتُمُ
ابْنِي مِنْهُ بِمَائَةٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَوَلِيدٍ
ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا
عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مَائَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ

گا۔ انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر یہودیوں سے قسم لی جائے گی (کہ ہم نے اسے بہتیں مارا) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مسلمان نہیں! آخر عبد اللہ کی دیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سوا وثنیاں دیں۔

سہل کہتے ہیں یہ سب اونٹنیاں ہمارے گھر میں لائی گئیں
(مجھے یاد ہے) ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی یہ

پایاب کیا حاکم صرف ایک شخص کو کسی بات کی دریافت کے لئے بھیج سکتا ہے؟

اور آدم ازابن ابی ذئب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت
 رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ دونوں صاحبان
 ایک اعرابی اخضر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا
 اللہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے مقدمہ کا فیصلہ فرمائیے
 اس کا حریف کھڑے ہو کر کہنے لگا بے شک سچ کہایا رسول اللہ
 کتاب کے مطابق ہمارے جھگڑے کا فیصلہ فرمائیے! اب
 کہنے لگا یا رسول اللہ مقدمہ یہ ہے کہ میرا بیٹا اس شخص
 سے مزدوری کر رہا تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا
 سے کہنے لگے تیرا بیٹا سنگسار کئے جانے کے قابل ہے
 سو بکریاں اور ایک لونڈی دیت میں دے دی اور اپنے
 بوری کرا لیا۔ بعد ازاں یہ مسئلہ علمائے دین کے سامنے
 نہوں نے کہا تیرا بیٹا (سنگسار نہ ہوگا) سو کوڑے کھا گئے

۱۵۔ کافر ہیں ان کو قسم کھانے میں کیا پاک وہ توہم سب کماؤ دیں گے اور پھر قسم کھالیں گے ہم نے نہیں مارا ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کی مطابقت توحید باب سے مشکل ہے کہ کوئی نیک حدیث میں یہ ذکر کہاں ہے کہ اپنے اپنے نائب کو لکھا یا میں کو بعضوں نے کہا جب یہودیوں کو لکھا وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایا تھے تو اپنے نائب یا امین کا جواز بطریق اولیٰ نکل آیا بعضوں نے کہا آخر آپ نے جو خط بھیجا تھا وہ کسی ایک خاص یہودی کے نام ہوگا جو سارے خیبر کے یہودیوں کا سردار ہوگا وہی گویا نائب کے مثل ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی بطور حاکم کے نہ بلکہ تو گواہ کے کیونکہ ایک شخص کو گواہی یہ قاضی کو کوئی حکم دینا ہوا نہ کہ نہیں ۱۲ منہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلِي
بَيْنَكُمْ بَيْتُ اللَّهِ أَمْ الْوَلِيدُ وَالْغَنَمُ
قَرَدٌ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ حَبْلُ
مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا
أُنَيْسُ لِرَجُلٍ قَاعِدٌ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا
قَارِجُهَا فَقَدْ أَعْلَاهَا أُنَيْسُ قَرَجَهَا
أُنَيْسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَبَّحَ كَوَاسَ عَمُوتِ كَيْسِ

باب ٣٤٩ ترجمه النجاشي
وَهَلْ يَجُوزُ مَرْجَعَانِ وَاحِدٌ
وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابُ الْيَهُودِ
حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ وَأَقْرَأَهُ
كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَالَ
عُمَرُ وَعِنْدَكَ عَلَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
وَعُثْمَانُ مَاذَا أَقُولُ هَذَا
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ

ایک برس کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کرتا ہوں بکریاں اور لونڈی اپنی واپس لے لے، تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے، ایک برس کے لئے جلا وطن ہو گا آپ نے (انٹیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے انٹیس تو کل اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا (اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو) اسے سنگسار کر۔ چنانچہ گئے (اس عورت نے زنا کا اقرار کیا تو انٹیس نے) اسے سنگسار کر ڈالا۔

باب حاکم کے سامنے ترجمان یا مترجم کا رہنا
نیز کیا ایک ترجمان کافی ہے؟

خارجہ بن زید بن ثابت، فرید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہودیوں کی تحریر سیکھنے کا حکم دیا تو زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط جو آپؐ یہود کو لکھواتے تھے لکھتے اور یہود کے خطوط جو آپؐ کی خدمت میں آتے زید رضی اللہ عنہ پڑھ کر آپؐ کو سناتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عبدالرحمن بن عوف سے) کہا یہ لوٹو (توبہ) کیا کہتی ہے؟ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے

۱۱۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا نائب بنا کر بھیجا تھا اور انیس کے سامنے اس کے اقرار کا وہی حکم تھا جیسے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اقرار کیا کرتا اگر انیس گواہ یا کرا بھیجے گا تو ایک شخص کی گواہی پر اقرار کیسے ثابت ہو سکتا ہے حافظ نے لکھا امام بخاری نے یہ باب لا کلاماً محمد کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا ان کا مذہب یہ ہے کہ قاضی کسی شخص کے اقرار پر کوئی حکم نہیں سے سکتا جب تک دو عادل شخصوں کو جو قاضی کی مجلس میں نہ کہرتے ہیں اس کے اقرار پر گواہ نہ بنے اسے اور جب وہ دونوں اس کے اقرار پر گواہی دیں تب قاضی ان کی شہادت کی بنا پر حکم دے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ جب وہ ثقہ اور عادل جو امام مالک کا یہی قول ہے عادل (امام ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبلہ) کے قاضی ہیں امام بخاری کا یہی قول مسلم جو امام بخاری نے بیان کیا ہے یہی قاضی کے لیے ہے امام بخاری نے بیان کیا ہے کہ جب عالم فریقین یا ایک فریق کی زبان نہ سمجھتا ہو تو وہ شخص عادل بطور مترجم کے ضروری ہیں جو امام کو اس کا بیان ترجمہ کر کے سنائیں ۱۳۔ منہ ۱۱۔ اس کو امام بخاری نے اسے نہیں دیا اور نہ ہی اسے حدیث سے یہی معلوم ہو کہ اگر کوئی کافروں کی زبان اور صحابہ و انوئل کی گفتگو درست ہیں خصوصاً جب ضرورت ہو تو جنت میں بہرہ کی کتابت پر تشریف لگے اور لیکن نہ اسے حدیث سے یہی معلوم ہو کہ اگر کوئی کافروں کی زبان اور صحابہ و انوئل کی گفتگو درست ہیں خصوصاً جب ضرورت ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا تھا مجھ کو یہودیوں سے لکھو ان میں اطمینان نہیں ہوتا ۱۴۔ منہ

فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِمَا جِئَ بِهَا
الَّذِي مَنَعَهُ بِهَا وَقَالَ أَبُو
جَنَرَةَ كُنْتُ أَشْرَحُ مَبْنِي
ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَدُ
لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرَجِّمِينَ

۶۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ
قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانَهُ قُلْ لَهُمْ
إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ
فَكَذَّبُوا الْحَدِيثَ فَقَالَ لَتَرْجُمَانَهُ قُلْ
لَهُ إِنْ كَانَ مَا نَعْمُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ
مَوْضِعَهُ قَدْ حَقَّتْ هَاتَيْنِ۔

میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہے یہ

بَابُ مَحَاسِنِ
الْإِمَامِ عُمَرَ

۶۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو

تھے (انہوں نے) (عبدالرحمن بن حاطب نے) کہا کہ یہ
کہتی ہے کہ فلاں غلام نے مجھ سے زنا کیا یہ
الوجہ کہتے ہیں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما
اور عوام کہ درمیان ترجمان کا کام کیا کرتا بعض لوگ
(امام محمد اور امام شافعی) کہتے ہیں حاکم کے سامنے ترجمہ
کرنے کے لئے کم سے کم دو مترجموں کا ہونا ضروری ہے۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ
از ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ مہرقل (بادشاہ روم) نے انہیں قریش کے اور کئی سواروں
کے ساتھ بلا بھیجا پھر اپنے ترجمان سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ
میں اس شخص (یعنی ابوسفیان سے) کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا
ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم کہہ دینا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اور
مکمل حدیث روایت کی (جو کتاب کے آغاز میں گذر چکی ہے) آخر میں
مہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس شخص (یعنی ابوسفیان) سے کہہ
اگر تو نے جو بیانات دئے وہ سچے ہیں (اس پیغمبر کا یہی حال ہے)
تو وہ عنقریب اس ملک کا بھی مالک ہو جائے گا جو اس وقت

باب حاکم اعلیٰ کا اپنے عمال سے محاسبہ
کرنے کا۔

(از محمد از عبید از ہشام بن عمرو از والدش) حضرت ابو حمید
ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہ حامل ہوں اس کو عبدالرزاق اور سعید بن منصور نے نقل کیا ۱۲ منہ ۵۷۷۔ یہ حدیث اوپر کتاب العلم میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۷۷۔ تو ترجمہ کو انہوں نے
شہادت پر قیاس کیا یہاں سے ان لوگوں کا جواب ہو گیا جو کہتے ہیں امام بخاری نے بعض الناس کے لفظ سے امام ابو حنیفہ کی تحقیر کی ہے کیونکہ بعض الناس کوئی تحقیر کا لفظ
نہیں اگر تحقیر کا لفظ ہوتا تو امام شافعی کے لئے کیونکر استعمال کرتے ۱۲ منہ ۵۷۷۔ یہاں یہ اعتراض ہو لے کہ ہر قول کا فعل کیا محبت ہے وہ تو کافر تھا لہذا ان کے اس کا جواب
یوں دینے کہ گوہر قل کافر ہو مگر اس پیغمبر کی کتابوں و ان کے حالات سے خوب واقف تھا تو گویا انہی شریعتوں میں ہی ایک ہی مہرجم کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا جاتا تھا بعض
نے کہا ہر قول کے فعل سے عزم نہیں بلکہ ابن عباس نے جو اس امت کے عالم تھے اس قصے کو نقل کیا اور اس میں یہ اعتراض نہ کیا کہ ایک شخص کا ترجمہ غیر کافی تھا تو مسلم بخاری
کہ وہ ایک شخص کی ترجمہ کافی سمجھتے تھے ۱۲ منہ ۵۷۷۔ اور جو سرکاری روپیہ انہوں نے لکھا ہوا وہ ان سے وصول کر سکتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُبَيْتِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي مُسْلِمٍ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَهْلًا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِيدَ اللَّهُ وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فَاثْبَاتُوا لِي الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتَنِي فَقَالَ جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كَانَ صَادِقًا قَالُوا لَا يَا خُدَّاءُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بَعِيرٌ حَقَّقَهُ إِلَّا جَاءَ اللَّهُ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا فَلَا عَرْقَنَ مَا جَاءَ اللَّهُ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةٍ فَيَعْرِثُكُمْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِلِهِ إِلَى أَهْلِ بَلْعَثَ.

عبداللہ بن ابیہ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے تحصیلدار مقرر کیا جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا (یعنی زکوٰۃ کا) مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا اور پھر یہ تحفہ تجھے ملتا (تب ہم مانتے) چنانچہ آپ کھڑے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا ابا بعد میں تم لوگوں میں سے بعض افراد کو عامل (حاکم) بنانا ہوں اور وہ خدمات ان سے لیتا ہوں جن کا والی اور سرپرست اللہ تعالیٰ نے مجھے بنایا ہے، جب وہ واپس آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال تو آپ کا ہے (بیت المال کا ہے) اور یہ مجھے بطور تحفہ ملا ہے بھلا اگر وہ سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا پھر یہ تحفہ اس کے پاس آتے تو خیر۔ خدا کی قسم زکوٰۃ کے مال میں سے اگر کوئی شخص کوئی چیز لے گا، ہشام راوی نے یہ لفظ زیادہ کیا ہے ناحق تو وہ قیامت کے دن اسے لادے ہوئے آئے گا یا دیکھو میں اسے پہچان لوں گا۔ اگر اس وقت اونٹ لے کر آئے گا تو وہ بر بڑا رہا ہوگا، یا اگر گائے لے ہوئے آئے گا تو وہ بھی خاص آواز نکال رہی ہوگی، یا ایک بکری لے ہوئے آئے گا تو وہ میں میں کر رہی ہوگی، اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے سفیدی بغل دیکھ لی اور فرمایا سنو میں نے تمہیں (خدا کا حکم) پہنچا دیا

باب امام (بادشاہ یا حاکم) کا خاص مشیر
(یعنی رازدار دوست)

باب ۳۸ بَطَانَةُ الْإِمَامِ
وَأَهْلُ مَشُورَتِهِ الْبَطَانَةُ

اللَّحْلَامُ-

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَبِّحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا رَسُولٍ خَلِيفَةً إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمُنْكَرِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمَعْرُوفِ قَالَ سَلِمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ بِهَذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ وَمُوسَى عَنْ ابْنِ شَهَابٍ مِثْلَهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُؤَيَّدٌ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَسِينٍ وَ سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

از اصحاب از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی یا اس کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دو طرح کے رفیق نہ ہوں، ایک رفیق تو اسے اچھی باتیں کرنے کا مشورہ دیتا ہے ان کو رغبت دلاتا ہے اور ایک رفیق بری باتیں کرنے کا مشورہ اور ترغیب دیتا ہے لیکن جیسے اللہ بری باتوں سے بچائے وہ بچا رہتا ہے۔

سلیمان بن بلال نے اس حدیث کو بحوالہ یحییٰ بن سعید انصاری از ابن شہاب روایت کیا۔ نیز اس حدیث کو ابن ابی عتیق اور موسیٰ نے بحوالہ زہری از ابن شہاب روایت کیا۔ شعب بن ابی حمزہ نے بحوالہ ابوسلمہ از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (موقوفاً) نقل کیا کہ یہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے بحوالہ زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین اور سعید بن زیاد نے بحوالہ ابوسلمہ از ابوسعید خدری موقوفاً نقل کیا کہ یہ ابوسعید کا قول ہے۔

عبد اللہ بن ابی جعفر نے بحوالہ صفوان بن سلیم از ابوسلمہ از ابویوب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

ملہ مطلب یہ ہے کہ جو غیر کو بھی شیطان پرکاشا جانتا ہے مگر وہ اس کے نام میں نہیں آتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو معصوم رکھنا چاہتا ہے باقی دوسرے خلیفے اور بادشاہ بھی برا دیکھ کر نام میں نہیں ملتے ہیں اور یہ کام کرنے لگتے ہیں بعضوں نے کہا ایک رفیق سے فرشتہ اور دوسرے رفیق سے شیطان مراد ہے بعضوں نے کہا نفس امارہ اور نفس مطمئنہ ۱۳ منہ ۱۴ افلاحی کی روایت کو امام احمد نے اور مساندی کی۔ فائیت کو امام لسانی نے وصل کیا ان دونوں نے راوی حدیث ابو ہریرہ کو موقوفاً رد کیا اور ابوبکر بن ابی سعید نے ۱۵ منہ ۱۶ سلیمان بن بلال کی روایت کو بحال نہ وصل کیا، ابن ابی عتیق اور موسیٰ بن عقیق کی روایت کو بھی نہیں وصل کیا، عبد اللہ بن ابی جعفر کی

باب ۳۸-۲۸ کَيْفَ يَبَايِعُ

اَوْ مِمَّا مَلَائِكُ

۶۶۹۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اخْبَرَنِي

عَبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ اخْبَرَنِي

اَبِي عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

وَالطَّاعَةِ فِي الْمُسْتَوْطِ وَالْمَكْرَةِ وَأَنْ لَا

نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ مَا نَقُولُ

بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ كَوْمَةَ لَرَجَمٍ -

۶۶۹۶- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

يُحْفَرُونَ الْمُخَدَّيَ فَقَالَ اللَّهُمَّ خَرِّصْ

الْمُخَيْرَ خَيْرَ الْآخِرَةِ فَاعْفُ عَنِ الْأَنْصَارِ

وَالْمُهَاجِرَةِ - فَاجَابُوكَ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ دِمًا بَقِيئًا أَبَدًا

۶۶۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا بَايَعْنَا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ -

باب امام لوگوں سے کن باتوں پر بیعت

لے؟

(از اسماعیل از مالک از یحیی بن سعید از عبادہ بن ولید)

از والرش) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان امور پر

بیعت کی تھی کہ خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنیں گے اور مانیں گے اور جو شخص ہر ذری

کے لائق ہوگا اس کی سرداری قبول کریں گے اس سے جھگڑانہ

کریں گے اور جہاں کہیں رہیں گے وہاں حق پر قائم رہیں گے یا

حق بات کہیں گے اور اللہ کی راہ میں ہم کسی طاعت کرنے والے کی ملامت نہیں کریں گے

(از عمر بن علی از خالد بن حارث از حمید) حضرت انس رضی اللہ

عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو سردی کے

وقت تشریف لائے دیکھا تو مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے

ہیں آپ نے یہ اشعار پڑھے - ترجمہ اے اللہ حقیقی بھلائی آخرت

والی ہے، پس انصار و مہاجرین کو بخش دے -

صحابہ کرام نے جواباً یہ اشعار پڑھے -

ترجمہ ہم وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے آنحضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت جہاد کی ہے

جب تک زندہ رہیں گے ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے -

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن دینار)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم جب آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کرتے تھے کہ آپ کا حکم سنیں گے

اور مانیں گے، تو آپ فرماتے ہاں کہو جہاں تک ممکن ہو گا یعنی

(حتی الاستطاعت) یعنی جہاں تک ہو سکے گا۔

رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعَتْ وَإِنَّ بَنِي قَدْرٍ
أَقْرَبُوا بِذَلِكَ -

۶۷۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ كَزِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ
قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَبِي شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ
قَالَ عَلَى الْمَوْتِ -

۶۷۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
ابْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمُسَوِّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ أَخْبَرَنَا
أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَاهُمْ عَمْرٌ اجْتَمَعُوا
فَقَسَمُوا وَوَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَسْتُ
بِالَّذِي أَنَا فِسْكُمْ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَلَكِنَّكُمْ
إِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فِجْعًا
ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَبَّيْنَا وَلَوْ أَعْبَدَ
الرَّحْمَنُ أَمْرَهُمْ فَمَا لَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ
الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ
يَشْبَعُ أَوْ لَيْتَكَ الرَّهْطُ وَلَا يَطْأُ عَقْبِي
وَمَا لَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَاوِرُونَ
بِلَاكِ اللَّيَالِي حَتَّى إِذَا كَانَتْ اللَّيْلَةُ
الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ
قَالَ الْمُسَوِّدُ فَقِنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ
هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتَّى

(از عبد اللہ بن مسلمہ از حاتم) یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں
نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت
کی تھی؟ انہوں نے کہا (جہاد و قتال کرتے ہوئے) مرجانے اور
شہید ہو جانے پر (یعنی تمام عمر قتال و جہاد فی سبیل اللہ کریں گے)
(مذ عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ از مالک از زہری از
حمید بن عبد الرحمن) مسور بن خرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ (شہادت کے وقت) جن چھ آدمیوں کو خلافت کے
لئے نامزد کر گئے تھے وہ سب جمع ہوئے انہوں نے مشورہ کیا
(کون خلیفہ بنے) آخر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا
مجھے خلافت کی کوئی خواہش نہیں لیکن اگر آپ کہیں تو میں آپ
صاحبان میں سے کسی کو خلافت کے لئے منتخب کر سکتا ہوں (میری
راے پر انحصار کر لو) چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ عبد الرحمنؓ کو
اختیار دے دیا کہ وہ جسے چاہیں چن لیں) اب سب لوگ عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ کی طرف مائل ہو گئے، ایک آدمی بھی ان باقی آدمیوں
کے ساتھ نہ رہا، نہ ان کے پیچھے چلتا تھا اور جسے دیکھو وہ راتوں
کو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مشورہ کر رہا ہے (کے خلیفہ بنانا
چاہئے) مسور بن خرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب وہ رات آئی جس
کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تو تھوڑی
رات گئے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف
لائے، دروازہ کھٹکھا یا میں سوئے ہوئے جاگ اٹھا، مجھ سے
فرمالے لگے تم سو رہے ہو میں اس رات (یا ان تین راتوں)

اَسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ اَرَاكَ نَائِمًا
فَوَاللّٰهِ مَا اَكْتَحَلْتُ هَذِهِ الثَّلَاثَ اللَّيْلَةَ
بِكَثِيرٍ قَوْمٍ اَنْطَلَقَ قَادِمُ الرَّبِّ يَوْمَ
سَعْدٍ اَفَدَعُوْهُمَا لَهٗ فَشَاوَرَهُمَا
ثُمَّ دَعَانِيْ فَقَالَ اِذْعُرْنِيْ عَلَيَّ اَفَدَعُوْنِيْ
فَنَاجَاہُ حَتّٰی اُبْهَاتَ اللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ
عَلَيَّ مِنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ عَلٰی طَمَعٍ وَقَدْ
كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَخْشَى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا
ثُمَّ قَالَ اِذْعُرْنِيْ عُثْمَانُ فَدَعُوْنِيْ فَنَاجَاہُ
حَتّٰی قَرَّرَ بَيْنَهُمَا الْهُودَيْنِ بِالصُّبْحِ
فَلَمَّا صَلَّى النَّاسُ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ
اُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمَنْبَرِ فَاَرْسَلَ اِلٰی
مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنْ اُمَمَاتِ جَوْنٍ وَ
الْاَنْصَارِ وَ اَرْسَلَ اِلٰی اَمْرَاءِ الْاَحْزَادِ
وَكَانُوا اَوْ اَقْوَاتِلِكَ الْحُجَّةَ مَعَ عُمَرَ
فَلَمَّا اجْتَمَعُوا اَشْهَدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ قَدْ
نَظَرْتُ فِيْ اَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ اَرَهُمْ
يَعْدِلُوْنَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰی
نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ اُبَا يَعْلَکَ عَلٰی
سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالتَّحْلِيْقَتَيْنِ
مَنْ بَعْدِہٖ فَبَا يَعْلَکَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

میں کچھ زیادہ نہیں سویا جاؤ زیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاصؓ کو بلا لاؤ۔ چنانچہ میں انہیں بلا لایا۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے رہے پھر مجھے بلایا اور کہا جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ۔ میں انہیں بھی بلا لایا۔ آدھی رات تک ان سے سرگوشی کرتے رہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے اٹھے تو نہیں یہی امید تھی کہ عبدالرحمان اپنی کو خلیفہ منتخب کریں گے مگر بات یہ تھی کہ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے دل میں ذرا حضرت علیؓ کی طرف سے کچھ اندیشہ تھا پھر انہوں نے مجھ سے کہا اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا لایا ان سے اس وقت تک سرگوشی ہوتی رہی کہ صبح کی اذان ہوگئی۔ اذان کے وقت دونوں جدا ہوئے جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھی اور یہ چھ حضرات منبر کے پاس جمع ہو گئے تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے تمام مہاجرین و انصار جو مدینہ میں حاضر تھے اور جتنے فوجوں کے سردار وہاں موجود تھے، نیز جو اتفاق سے اس سال حج کے لئے آئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ انہوں نے حج کیا تھا سب کو بلا بھیجا جب سب لوگ جمع ہو گئے تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس وقت تشہد پڑھا اور کہنے لگے "علی رضی اللہ عنہ آپ بڑا نہ ماننا میں نے سب لوگوں سے اس معاملے میں گفتگو کی (میں کیا کروں) وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم رکھتے ہیں ان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے" پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا میں تم سے اللہ کے دین اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے بعد

لہ عبد الرحمن یہ دہتے تھے کہ حضرت علی کے مزاج میں ذرا سختی ہے اور عام لوگ ان سے خوش نہیں ہیں ان سے خلافت سنبھلتی ہے یا نہیں ایسا نہ ہو کوئی فتنہ کھڑا ہو جائے لیکن کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزاج شریف میں غرقت اور خوش طبعی بہت تھی عبدالرحمن کو یہ ڈر نہ ہوا کہ اس مزاج کے ساتھ خلافت کا کام چھوڑ کر سے چلے گا یا نہیں چنانچہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے یہ ظرافت اور خوش طبعی کی نسبت کہا اِنِّ الذی احْرَکَ الی الْمَرْبِیَةِ ۱۲۸۰۰۰ بحسبہ معلوم ہوا تمام صحابہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چاہتے تھے کہ تمام صحابہ کو خیانت سے منسوب کرنا شیعوں کی بہت بڑی غلطی ہے علیہ رزاق

وَبَايَعَهُ النَّاسُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ خَلِيفُونَ (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے طریق پر بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان سے بیعت کر لی اور جتنے انصار و مہاجرین اور سردارانِ افواج اور عامۃ المسلمین وہاں موجود تھے انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

باب ۳۸۰۳ مِّنْ بَايَعِ مَكِّيِّينَ

۴۷۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ تَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَلَا تَبَايَعُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ فِي الثَّانِي

باب ۳۸۰۴ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

اور جہاد پر) بیعت کرنا۔

۴۷۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعَكٌ فَقَالَ أَقْلِي بَيْعَتِي قَالِي ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِي بَيْعَتِي قَالِي فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَرِهَا وَتَنْصَعُ حَاطِبِهَا۔

باب ۳۸۰۳ مِّنْ بَايَعِ مَكِّيِّينَ

۴۷۰۳ - (از ابو عاصم از زید بن ابی عبید) سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حدیبیہ کے مقام شجرۃ بیعت رضوان کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا سلمہ! کیا تو بیعت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پہلی باری بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا دوسری بار پھر بھی ہے۔

باب ۳۸۰۴ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

اور جہاد پر) بیعت کرنا۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اسے بخار آ گیا اس نے کہا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے! آپ نے انکار کیا پھر کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا آخر وہ مدینے سے نکل کر اپنے جنگل کی طرف چل دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”مدینہ بھی کی طرح ہے پلیدہ حسین (میل کھیل) کو دو کر دیتا ہے اور خالص پاکیزہ کو رکھ لیتا ہے۔“

سہ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کر لی ہر الہی ہی تھا کہ پہلے حضرت عثمان خلیفہ ہوں اور اخیر میں علی رضی اللہ عنہ کو خلافت ملے اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی خلافت مل جاتی جب بھی آپ اس کے اہل تھے مگر حق تعالیٰ جل شانہ کو ان چاروں کو خلافت کا شرف یکے بعد دیگرے دینا منظور تھا وکان ہر اللہ مفعولاً ۱۲ منہ ۱۲ سالہ بن کر وہ بھادلو اور لڑنے والے شخص تھے خصوصاً تیلہذا نذی اور دوڑ میں اپنا نظریہ نہیں رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے ان سے دو بار بیعت لی ۱۲ منہ ۱۲ سالہ بے شک آپ کا فرمانا صحیح ہے مدینہ طیبہ ایسا ہی شہر جو بڑے لوگ دلوں میں نہیں رہتے ہوتے خود بخود نیک کر چل دیتے ہیں مدینہ میں وہی لوگ اقامت کرتے ہیں جو نیک اور صالح ہوتے ہیں۔ اللہم ارزتنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موقتنا ببلد رسولک ۱۲ منہ

باب نابالغ لڑکے کا بیعت کرنا

(از علی بن عبد اللہ از عبد اللہ بن یزید از سعید بن ابی ایوب از ابو عقیل از زہرہ بن معبد) عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بچپن میں) دیکھا تھا کہتے ہیں کہ ان کی والدہ زینب بنت حمید انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں تھیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے (عبد اللہ بن ہشام) سے بیعت کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ یہ ابھی بچہ لیجئے آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت دی۔

عبد اللہ بن ہشام کا دستور تھا کہ وہ اپنے سب گھر والوں کی طرف سے ایک بھری قربانی کیا کرتے تھے۔

باب بیعت کے بعد اس کا فسخ کرنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر مدینے میں اسے بخار آنے لگا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے! آپ نے انکار کیا پھر دوبارہ آپ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا آخر وہ مدینے سے نکل گیا تو آپ نے فرمایا مدینہ نبی کے مثل ہے پلید اور میل کچیل کو چھانٹ

باب ۲۸۰ بَيْعَةُ الصَّغِيرِ

۶۷۰۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَتُ مُحَمَّدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَالِغُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَسَمَّيْنَاهُ وَأَعْجَلَهُ وَكَانَ يُضَيِّقُ بِالشَّامَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ.

باب ۲۸۱ مَنِ بَايَعَ ثُمَّ

اسْتَقَالَ النَّبِيَّ -

۶۷۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعَلٌ بِأَمْدِنِهِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِي بَيْعِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ

لے یہاں سے یہ لڑکا نابالغ کی بیعت صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ سے ہی سنت ہے کہ ہر ایک گھر کی طرف سے عید الاضحیٰ میں ایک بکری قربانی کی جائے سادے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری کافی ہے اب یہ جودعاں ہو گیا ہے کہ بہت سی بکریاں قربانی کرتے ہیں یہ سنت نبوی کے خلاف ہے اور صرف فخر کے لئے لوگوں نے ایسا کرنا اختیار کر لیا ہے جیسے کتاب الاغنیہ میں گند چکا ہے حافظ نے کہا کہ عبد اللہ بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے بہت مدت تک زندہ رہے ۱۲ منہ

ڈالتا ہے اور ستمرا خالص مال رکھ لیتا ہے۔

فَقَالَ أَقْلِقْ بَيْعَتِي فَإِنِّي فَخَرَجَ الرَّعْوِيُّ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَرَهَا
وَتَنْصَعُ طَيْبُهَا

بَاب ۳۸۰ مَنِ بَايَعَ رَجُلًا
لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا

۶۷۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي
حَنْزَلَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلٍ مَاءٍ بِالْطَّرِيقِ
يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنُ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ
إِمَامًا لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ
مَا يَرِيدُ وَلَوْ لَهُ وَالْأَلَمُ نَفِ لَهْ وَرَجُلٌ
يُبَايِعُ رَجُلًا يَسْلَعُهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَيُخْلَفُ
بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا أَفْصَدَ قَهْ
فَأَخَذَهَا وَكَمْ يُعْطِيهَا

بَاب محض دنیا کمانے کی نیت سے بیعت
کرنے والا شخص۔

(از عبدان از ابو حمزہ از ابو اعمش از ابو صالح) حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات تک نہ
کرے گا نہ انہیں (رگتا ہوں سے) پاک صاف کرے گا، بلکہ انہیں
دردناک عذاب ملے گا۔ ایک تو وہ شخص جس کے پاس رستے
میں بے ضرورت پانی ہو اس کی ضروریات سے زیادہ) پھر بھی وہ
مسافر کو نہ دے۔ دوسرے جو شخص محض دنیا کمانے کی غرض سے
کسی امام (بادشاہ حاکم) سے بیعت کرے اگر اسے دنیا کا دوسرے
پیسہ دے تب تو بیعت پوری کرے ورنہ پوری نہ کرے تیسرے
وہ شخص جو بعد نماز عصر بازار میں کچھ سامان فروخت کرنے کے
لئے کھلے اور کھلی چھوٹی قسم کھائے کہ اس مال کی مجاہدتی قیمت ملتی تھی اور اس کی قسم کے
استیوار کوئی وہ سامان خریدے حالانکہ وہ بھڑا ہوا ہے اتنی قیمت نہیں ملتی تھی بلکہ

سلہ جس کو پانی کی امتیاح ہو معاذ اللہ کیسے سخت دلی اور قساوت قلبی ہے بزرگوں نے تو یہ کیا ہے کہ رتے وقت بھی خود پانی نہ پیا اور دوسرے بھائی مسلمان کے پاس بھی
دیا چنانچہ جنگیں ہو کر ہیں بہت سے صحابہ شریک تھے ایک حدیث بیان کرتے ہیں میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جو رجمی ہو کر گر پڑا تھا پانی لے کر گیا اتنے میں اس کے پاس
ایک اور مسلمان رجمی پڑا تھا اس نے پانی مانگا میرے بھائی نے اسے سے کہا پہلے اسے پلاؤ مجب میں اس کو پلانے گیا تو ایک اور رجمی نے پانی مانگا اس نے اسے سے کہا اس کے
پاس لے جاؤ مگر جب تک میں پانی لے کر اس کے پاس پہنچتا وہ ماں بھتی ہو گیا لوٹ کر آیا تو وہ شخص بھی مر چکا تھا جس کے پلانے کے لئے میرے بھائی نے کہا تھا آگے بڑھا
تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا بھائی بھی مر چکا تھا رضی اللہ عنہم جب ادنیٰ مسافر کو پانی نہ دینے کی پسترا ہو تو خیال کر لینا چاہیے کہ جن اشتیاق و نے امام حسین رضی اللہ عنہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے عزت دیا کا پانی ٹوک دیا اور ان کو پیسا شہید کیا ان کو کتنا عذاب ہو گا
اسی روایت میں ہیں آدمی اور میں ایک اور نصحا حرام کار دوسرے جھوٹا بادشاہ تیسرے مغرور فقیر ایک روایت میں مجنوں سے بچھ ازار لٹکانے والا دوسرا خیرات
نہ کہے احسان جتانے والا تیسرا جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا مذکور ہے ایک روایت میں قسم کھا کر کسی کا مال چھین لینے والا مذکور ہے ۱۲ منہ

باب ۳۸- بَيْعَةُ النِّسَاءِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۶۴۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ وَ

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو أَدْرِيسٍ الْخَوَلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ

ابْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ

تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا

وَلَا تَشْرِكُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ يَدَيْكُمْ

وَأَرْجُلَكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ

فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ

أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي

الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ

ذَلِكَ شَيْئًا فَاسْتَرَاهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ

إِنْ شَاءَ عَاقِبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ

فَبَايَعْنَا عَلَى ذَلِكَ-

۶۴۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

باب عورتوں سے بیعت لینا۔

۱ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

(دوسری سند - از یث از یونس از ابن شہاب
از ابودریس خولانی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے
تھے ہم مجلس میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم
سے فرمایا تم مجھ سے ان امور پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ
کسی کو مت شریک کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی
اہلاد کا خون ناحق نہ کرو گے، اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان
بہتان تراش نہ کرو گے معروف (اچھی بات) میں نافرمانی نہ کرو گے
پس جو شخص ان شرائط کو پورا کرے اس کا اجر اللہ دے گا
اور جس سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے
(ماسوائے شرک کے) پھر دنیا میں اس کی سزا مل جائے (اس
پر حد لگ جائے) تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی
اگر سزا نہ ہو، اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اس کا گناہ چھپائے رکھے،
تو (قیامت کے دن) اللہ کو اختیار ہوگا چاہے اسے عذاب
دے چاہے معاف کر دے۔

عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے انہی شرطوں پر آپ سے بیعت کی
(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی

لہ اکثر گناہ ہاتھ دیا تھا اس سے صاف ہوتے ہیں اس لئے انہی کا بیان کیا بعضوں نے کہا یہ مراد ہے جسے کہتے ہیں بیکسٹ ایکم اور پاؤں کا ذکر
محض تاکید کے لئے ہے بعضوں نے کہا میں ایکم وارجکم سے قلب مراد ہے افزائے پہلے قلب کیا جاتا ہے آدمی اس کی نیت کرتا ہے پھر وہ ان سے نکالتا ہے
کہ یہ ظاہر اس حدیث کا تعلق تہریم باب سے سمجھیں نہیں آتا مگر ظاہر بخاری کی باریک بینی اللہ اکبر یہ ہے کہ یہ شرطیں سورہ متفقہ میں قرآن شریف میں عہد قول کے باب میں مذکور
ہیں یا آیتھا النبی اذا حیاءک المؤمنہ منک ما یعنتک علی ان لا تشرکوا فیما لله مشیئاً ہجرت تک تمام بخاری نے عبادہ کی حدیث بیان کر کے اس
آیت کی طرف اشارہ کیا جس میں مراد مہجرتوں کا ذکر ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف
یوں مذکور ہے کہ عبادہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان شرطوں پر بیعت لی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے چندی نہ کریں گے اخیر

قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالنِّكَاحِ هُنَّ
الَّذِي لَا يُشْرِكُنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا
مَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا امْرَأَاتِ إِلَّا امْرَأَةٌ كَمَا كُنْتُمْ -

٤٤١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ
أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكُنَّ
بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ الْمَيْيَةِ فَتَقَبَّلْتُ
أَمْرًا مِمَّنْ يَدِّهَا فَقَالَتْ فَلَا تَأْخُذْ
وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَبْجُزَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا
فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَبَايَعْتِ أَمْرًا
إِلَّا أُمَّ سُلَيْمٍ وَأُمَّ الْعَلَاءِ وَابْنَةَ أَبِي
سَبْرَةَ أَمْرًا مَعَاذِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ
وَأَمْرًا مَعَاذِ -

کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی بیعت لیا کرتے اس آیت کے مطابق (جو سورہ ممتحنہ میں ہے) وَكَيفَ يَكُونُ بِأَمْرِ اللَّهِ شَيْئًا (الحج) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی (غیر) عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا، البتہ اس عورت کو آپ نے ہاتھ لگایا جو آپ کی بیوی یا لونڈی تھی یہ

(از مسد اور عبدالوارث از ایوب از حفصہ بنت سیرین) اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمیں سورہ متعنہ کی یہ آیت سُنائی مُبَایَعُونَ اَنْ لَا يُعْزِرُوْكُمْ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِنْ مَرَّ بِهِمْ مِيتٌ بِرُحُوۡةٍ كَرۡهٍ (روئے پٹینے) سے منع فرمایا۔ ایک عورت نے بیعت کے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کہنے لگی یا رسول اللہ فلاں عورت نے میری میت میں میری مدد کی تھی (میرے ساتھ مل کر نوحہ کیا تھا) میں چاہتی ہوں اس کا بدلہ دوں (پھر نوحہ سے توبہ کر لوں) آپ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر ان شرائط کو اُمّ سلیم
اُمّ علاء، ابوسبرہ کی بیٹی یعنی معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی یا ابوسبرہ

باب ۳۸۰۹ مَن مَلَكَتْ بَنِيَّةٌ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ

باب

اللہ تعالیٰ نے (سورہ فتح میں) فرمایا اے

۱۱۰ سنائی ادا بطری کے روایت میں یوں ہے اسیمہ بنت رقیقہ کئی عہدوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ اللہ لائے ہم آپ سے مصافحہ کریں آپ نے فرمایا میں خود کر سکتا ہوں یہ سن کر انہیں بھی مسرت ہوئی اس لئے کہ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں نبی بیعت کے وقت ۱۱۱ھ سن ۱۱۰ھ میں سے بھٹکا ہے کہ عورتیں بھی بیعت کے وقت آپ سے ملے ملائیں مگر کہہ کر ملائیں تھیں لیکن بلا وراستہ ملائیں تھیں بعضوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے یہ بیعت سے مراد یہ ہے کہ بیعت کی شرطیں قبول کرنے میں اس نے توقف کیا ۱۱۲ھ سن ۱۱۱ھ سنائی کی روایت میں مصافحہ میں آپ نے فرمایا جاں اس کا بدلہ کر دے گا محمدی اور پھر قرآنی اور آپ سے بیعت کی شاید یہ نوہر اس قسم کا نہ ہوگا جو قطعاً حرام ہے یا یہ اجانت خاص موجب سے اس صورت کے لئے ہوئی کھینچنے والی کیا یہ قول ہے کہ نہ حرام نہیں ہے مگر نوہر میں جاہلیت کے افعال حرام ہیں جیسے کپڑے بچا کر اٹا مینہ یا بدن کو چٹا خاک اٹانا بعضوں نے کہا اس وقت نوہر حرام نہیں ہوا تھا قسطلانی نے کہا صحیح ہے کہ پہلے نوہر جائز تھا پھر مکہ و منیہ پر کر دیا منیہ پر ہوا پھر مکہ پر ۱۱۳ھ سن ۱۱۲ھ سنائی کی روایت کو شک ہے کہ البیہرہ کی بیٹی وہی مصافحہ یا مذاکی جو روایتی یا مذاکی جو وہ اس کے ساتھ مفاظفہ کہا صحیح داؤد عطف کے ساتھ ہے کیونکہ مصافحہ کی جو دوام عمر و بنت خالد دقتی ۱۱۷ھ سن

إِنَّمَا يَأْتِيهِمْ قَوْلُ اللَّهِ يَدُ اللَّهِ
فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ
تَكَثَّرَ فَأَنشَأَ يَنْكُرُ
عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى
بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ
فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

۱۱۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَدِ قَالَ
 سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ يَا يُعْنَى عَلَى الْإِسْلَامِ
 فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ
 الْغَدَ فَعُصِمُوا فَقَالَ أَقْبَلْنِي
 فَأَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ
 تَنْفِي خَبَرُهَا وَتَنْصَعُ طَبِيعُهَا -

بَابُ ٣٨١ اِرْدِسْتِخْلَافِ

کو خلیفہ بنا یا جانا۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ
 أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى
 ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَسِيمَ بْنَ
 مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ذَاكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ قَسْتَنْغِفِرُكَ
 وَأَدْعُوْكَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ

رسول جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ خدا سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو شخص بیعت کر کے اپنا اقرار توڑ دے وہ اپنا آپ نقصان کئے گا۔ اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا اسے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ اجر دے گا۔

(ازالونیم از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے اسلام پر بیعت لیجئے آپ نے اس سے بیعت لے لی، اتفاق سے دوسرے دن وہ بخاریں مبتلا ہو کر آیا کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے انکار کیا (بیعت فسخ نہیں کی) جب وہ پیٹھ موڑ کر چلنے لگا تو فرمایا مدینہ بھٹی کی مانند ہے پلید اشیاء (میل کچیل) کو چھانٹ ڈالتا ہے اور صاف ستھرا مال رکھ لیتا ہے۔

باب ایک خلیفہ کے انتقال کے وقت دوسرے

(از یحییٰ بن یحییٰ از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید از قاسم
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں درد ہوا کہنے لگیں
ہلے "سر پٹھا جاتا ہے" یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر ایسا ہوا (تو میرے سامنے مرنے) اور میں زندہ رہا تو تیرے لئے
میں مغفرت کی دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
ہلے مصیبت خدا کی قسم میں سمجھتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے
ہیں میں مر جاؤں تو آپ اسی دن شام کو دوسری عورت سے

وَأَمَّا كُنْيَاكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَطْلُقُكَ تَحِيَّةَ
مَوْتِي وَكَوْكَانَ ذَلِكَ لَطَلْتُ أَخْرَجَ
يَوْمِكَ مَعْرَسًا بِبَعْضِ أَرْوَاجِكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ أَنَا وَإِسَاءَةُ لَقَدْ كُفِّرْتُ وَأَوْدَعْتُ
أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَإِنَّهُ فَأَعْهَدَ
أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَمُوتَ أَوْ يَمُوتَ
ثُمَّ قُلْتُ يَا بِي اللَّهِ وَيَدُ قَوْمٍ الْمُؤْمِنُونَ
أَوْ يَدُ قَوْمٍ اللَّهِ وَيَا بِي الْمُؤْمِنُونَ -

ہونے دیں گے (اس لئے بنانا اور خلیفہ بنانا بیکار ہے)

۶۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ
حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ
أَلَا تَسْتَخْلِفُ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ فَقَدْ
اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ
وَلَا أَنْتَ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ
مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَثَرُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ
وَدِدْتُ أَنِّي مَنَجُوتٌ مِنْهَا كِفَاً

شادی کر لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں میں
کہتا ہوں میرا سر پھٹا جاتا ہے (آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا تھا
کہ میں پہلے وصال کر جاؤں گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت
عرصے تک زندہ رہیں گی) میں نے یہ ارادہ کیا کہ ابو بکرؓ اور ان
کے بیٹے کو بلا بھیجوں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادوں ایسا
نہ ہو (میرے وصال کے بعد) لوگ کچھ اور کہنے لگیں کہ ہمیں خلافت
ہمارا حق ہے (یا تمنا کرنے والے کچھ اور تمنا کریں) (خود خلیفہ بننا
چاہیں) پھر میں نے (اپنے دل میں) کہا اللہ تعالیٰ کو خود ابو بکرؓ
کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں ہے نہ مسلمان اور کسی کو خلیفہ

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام بن عروہ از الدش)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
زخمی ہوئے تو ان سے کہا گیا آپ کسی خلیفہ متعین نہیں کر جاتے؟
انہوں نے کہا اگر میں کسی کو خلیفہ متعین کر جاؤں (تو یہ بھی ممکن ہے)
جو شخص مجھ سے بہتر تھے یعنی ابو بکرؓ خلیفہ متعین کر گئے تھے اور اگر میں
کسی کو خلیفہ متعین نہ کروں (مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دوں تو یہ بھی ہو سکتا
ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ نہیں بنا گئے جو مجھ سے بہتر
تھے۔ پھر لوگوں نے ان کی تعریف شروع کی، انہوں نے کہا کوئی تو واقعی دل
سے میری تعریف کرتا ہے کوئی مجھ سے ڈر کر، میں یہی غنیمت سمجھتا ہوں

لہ دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے عرض موت میں فرمایا عائشہ اپنے باپ ابوبکرؓ کی خلافت کو بلا لے تاکہ میں ان کے لئے کھد دوں یعنی ابوبکرؓ کی خلافت کو کھد دوں اس
آخر میں بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان لوگ ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی خلافت نہیں مانتے اس حدیث میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکرؓ کی خلافت ارادۃ الہی
اور مرضی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق تھی اور جو لوگ ایسے پاک نفس خلیفہ کو فاضل اور ظالم جانتے ہیں وہ خود ناپاک اور پلید ہیں ۱۲ منہ ۱۳ سبحان اللہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی امتیاط انہوں نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی کو خلیفہ نہیں کیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑا اور ابوبکرؓ صدیق خلیفہ کر گئے
تو وہ ایسے بستے چلے جس میں دونوں کی پروری ہو جاتی ہے یعنی کچھ مشورہ پر چھوڑا کچھ مقرر کر دیا انہوں نے چھ آدمیوں کو جو اس وقت افضل اور اعلیٰ تھے میں کیا پھر
ان چھ میں سے کسی کی تعین مسلمانوں کی رائے پر چھوڑی گویا دونوں سنتوں پر عمل کیا دومرے تقویٰ شجاری دیکھ کر عشرہ مبشرہ میں سے سعید بن زید بھی زندہ تھے
مگر ان کا نام اس خیال سے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ رشتہ رکھتے تھے۔ ہائے حضرت عمرؓ کی طرح مسلمانوں میں کون بے نفس اور عادل اور منصف پیدا
ہو اے ان کا کیا یک کا ایسا ہے جو ان کی فضیلت پر چلانے کے لئے کافی ہے اور ان سے ان عقل کے انھوں پر چلے ذوق فریادیں کا نظریہ اسلام میں نہیں ہوا یا جانتے ہیں یا نہ
۱۴ اگر کسی شخص خلافت کو رغبت کے ساتھ چاہتا ہے کہ اس سے ڈرتا ہے کیونکہ خلافت بڑے مزاغذہ کا کام ہے ۱۲ منہ

لَا دِي وَلَا عَمَلٍ وَلَا أَحْسَنَ مَا حَيَا وَلَا مَمِيَّتًا | کہ خلافت کے مقدمے میں بری ہو جاؤں نہ مجھے ثواب ملے نہ عذاب

میں نے خلافت کا بوجھ اپنی زندگی بھر اٹھایا اب مرتے ہوئے یہ بوجھ میں اپنی گردن پر نہیں اٹھاتا۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری) حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دوسرے دن انہوں نے ارشاد فرمایا: پہلے خطبے میں تو انہوں نے کہا تھا کہ آنحضرت کا وصال نہیں ہوا جو کوئی ایسا کہے گا میں اس کی گردن اڑا دوں گا (انہوں نے تشبیہ پڑھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے رہے کوئی بات نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے تو یہ اُمید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک زندہ رہیں گے کہ ہم سب دنیا سے اٹھ جائیں گے آپ ہم سب کے بعد وصال فرمائیں گے۔ خیر اب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک نور باقی رکھا ہے (قرآن) جس کے ذریعے تم راستہ پاتے رہو گے۔ اسی نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی راہ بتلائی اور دیکھو (مسلمانو) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رفیق ہیں ثانی اثنین اذھما فی الغار تمام مسلمانوں میں انہیں خلافت کا زیادہ حق ہے۔ اٹھو اور ان سے بیعت کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ اس وقت سنا یا جب مسلمانوں کا ایک گروہ پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر چکا تھا (لیکن وہ خاص بیعت تھی) یہ عام بیعت منبر پر (وصال کے دوسرے دن) ہوئی۔

اسی سند سے زہری نے مجاہد بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس روز ابوبکر رضی اللہ عنہ سے براہرہیں کہتے رہے۔ اٹھئے منبر پر تشریف لائے (آخر وہ منبر پر

۶۷۱۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ اُخْرَةً حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَذَلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِهِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعْيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرَ مَا يَرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ فَإِنْ يَلِكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا أَتَاهُمْ وَنَبَاهَهُمْ هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى أَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِي اَثْنَيْنِ وَثَانِي اَثْنَيْنِ وَأُولَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ فَقَوْمُوا فَبَايَعُوهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمَنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْنُ أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِرَأْيِ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ أَصْعَدَ الْمَنْبَرِ فَأَقْرَأَهُمْ بِرَأْيِهِ حَتَّى صَعِدَ

الْبَيْتَ قَبْلَ بَيْعِهِ النَّاسُ قَامَةً
 ۶۷۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
 أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ
 أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 وَسَلَّمَ أَمْرًا فَكَلَّمْتُهُ فِي شَيْءٍ قَامَرَهَا
 أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَمْرَهَا
 تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تُعِدِّيْنِي
 فَأَيُّ آتَا بَكَرَ

۶۷۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
 عَنْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ
 عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
 لَوْ فُدِيَ بَرَأَخَةٌ تَتَّبِعُونَ أَذْكَابَ الْإِبِلِ
 حَتَّى يَرَى اللَّهُ خَلِيفَةً قَبْلَهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يُعَذِّرُكُمْ

بہ -

تشریف لائے) اور عائشہ المسلمین نے بھی ان سے بیعت کر لی ہے
 (از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از الدش از
 محمد بن جبیر بن مطعم) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک
 عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کوئی مسئلہ پوچھا تو
 آپ نے فرمایا پھر کسی وقت آنا، اس نے کہا اگر میں پھر آؤں
 اور زیارت نصیب نہ ہو (آپ کا وصال ہو جائے تو کیا کروں)
 آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاسکے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ کے پاس آ جانا ہے

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از قیس بن مسلم از طارق بن
 شہاب) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قبیلہ بزاخہ کے
 وفد سے فرمایا تم (جنگل میں) اونٹ چراتے رہو، جب تک
 اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے خلیفہ اور دوسرے ہماجرین کو کوئی
 ایسا امر بتائے جس کی وجہ سے وہ تمہارا قصور معاف کر دیں

۱۔ باب کی مناسبت اس سے نکلی کہ حضرت عمرؓ نے ابو بکر صدیقؓ کی نسبت فرمایا وہم سب میں خلافت کے زیادہ مستحق اور زیادہ لائق ہیں مطلقاً کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت حضرت عمرؓ کی کے بعد اور اصرار سے ہوئی نہ حضرت صدیقؓ بالکل مدد میں صفت اور مسئلہ لڑنا تھا اور خلافت سے متفرق تھے جو کہتے ہیں اگر ایسا ہی ہو تو بھی کیا قیادت ہے حضرت عمرؓ نے اپنے نزدیک جس کو خلافت کے لائق سمجھا اس کے لئے زور دیا اور حق پسند لوگوں کا یہی قاعہ ہوتا ہے اگر حضرت عمرؓ کی یہ رائے غلط ہوتی تو پھر لاکھوں صحابہ جو وہاں موجود تھے وہ کیوں اتفاق کرتے عرض یا جماع صحابہ ابو بکر صدیقؓ خلافت کے الی اور قابل شہرہ ۱۲ منہ ۱۷۰ حدیث صاف دلیل ہے ان بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آپ کے بعد ابو بکرؓ خلیفہ ہوں گے دوسری روایت میں جس کو طرانی اور اسماعیلی نے نکالا لیوں ہے کہ آنحضرتؐ سے ایک گنوار سے بیعت کی گئی تھی اگر آپ کی وفات ہو جائے تو اس کے پاس آؤں آپ نے فرمایا ابو بکرؓ کے پاس پوچھا اگر وہ بھی گنوار میں فرمایا عمرؓ کے پاس ۱۲ منہ ۱۷۰ یہ بڑا ذلہ بہت سے لوگ تھے طے اور اسرار خلفان قبیلوں کے انہوں نے کیا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے ہجرت گئے اور طلحہ بن خویلد اسدی پر ایمان لائے جس نے آنحضرتؐ کے بعد پیغمبری کا جوا ب دھوی کیا تھا خالد بن ولید جیسے حکم کے قتل و قمع سے فائدہ ہونے تو ان لوگوں کی طرف متوجہ ہونے آفران پر غالب آئے انہوں نے عاجز ہو کر توبہ کی اور اپنے طرف سے چند لوگوں کو معافی قصور کیلئے ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ابو بکرؓ نے فرمایا تو جنگ اختیار کرو مال اسباب گھرا رہاں و عیال سے دست بردار ہو یا ذلت کی سطح قبول کرو انہوں نے پوچھا کہ ذلت کی سطح کیا ہے ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہتھیار اور سامان جنگ ہم سب سے لے لیں گے اور جو لوگ کمال ہاتھ آئے یہ وہ مسلمان ہیں تقسیم ہو جائے گا جو لوگ ہم سے ملے پھر ان کی ذیت و دم ہم سے جو لوگ ملے گئے ان کو داخل ہم سمجھو اور قرعہ غیر رعیت کی طرح جنگل میں اوتھ چلے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کو اپنے لئے اور ہماجرین کو وہ بات بتلائے جس سے وہ تمہارا قصور معاف کر دیں

باب ۳۸۱۱

۶۴۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ

أَسْمَعْهَا فَقَالَ آيِي إِنَّهُ قَالَ قُلُوبُهُمْ مِثْرُ

باب ۳۸۱۲ إخراج الخُصوم

وَأَهْلُ لَرِيْبٍ مِنَ الْبُيُوتِ

بَعْدَ الْبُعْرِفَةِ وَقَدْ أَخْرَجَهُ عُمَرُ

أُخْتُ آيِي بِكَرْحَيْنَ نَاحَتِ

۶۴۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

آيِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ

هَمَسْتُ أَنْ أُمَرَ بِحَطَبٍ يُحْطَبُ ثُمَّ أُمَرَ

بِالْقُلُوبِ فَيُؤَدَّنَ لَهَا ثُمَّ أُمَرَ جَلَدُ قِيَوْمٍ

النَّاسِ ثُمَّ أَخَالَفَ إِلَى رِجَالٍ فَأَحْرَقَ

عَلَيْهِمْ بَيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ

يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرَقًا سَمِيمًا أَوْ

باب

(از محمد بن شنی از غندر از شعبہ از عبد الملک) حضرت

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ

(علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (میری امت میں) بارہ امیر

(سرور) ہوں گے۔ اس کے بعد ایک کلمہ فرمایا مگر میں وہ نہ

سن سکا، میرے والد سمرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ آپ نے

فرمایا تھا یہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

باب جھگڑا اور فسق و فجور کرنے والوں کو جب

ان کا علم ہو جائے گھروں سے نکلوا دینا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق

کی بہن کو گھر سے نکلوا دیا جب انہوں نے نوحہ کیا تب

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے یہ

ارادہ کیا کہ کھڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کی اذان دینے کا

اذان ہونے کے بعد میں ایک شخص سے کہوں کہ وہ نماز پڑھائے

اور میں خود (جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں) کے گھروں پر

جا کر جلا دوں۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے اگر ان لوگوں میں سے (جو جماعت میں نہیں آتے) کسی کو

یہ معلوم ہو جائے کہ اسے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے گوشت

۱۔ دوسری روایت میں ہے یہ دن بلالہ عزت سے سچا گارہ خلیفوں کے زمانے تک ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے یہ دین برائے قائم رہے گا یہاں تک کہ تم یہاں خلیفے ہوں گے اور سب پر امت اتفاق کہے گی یہ بارہ خلیفے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں گذر چکے ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لیکر عمر بن عبدالعزیزؓ تک چودہ شخص حاکم ہوئے ہیں ان میں دو کا زمانہ بہت قلیل رہا ایک معاویہ بن ابی سفیانؓ دوسرے مروان کا ان کو نکال ڈالا تو تیسری بارہ خلیفے ہوئے ہیں جنہوں نے بہت نڈر و شور سے خلافت کی عمر بن عبدالعزیزؓ کے بعد پھر زمانہ کا رنگ بدل گیا ادنا نام حسن رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیرؓ کو سب لوگ جمع نہیں ہوئے تھے مگر اکثر لوگ جمع ہو گئے تھے ان دونوں معاویہ کی خلافت تھی اور صحیح ہے امامیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ بارہ ایام مراد ہیں ۱۔ اپنے بھائی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وکالت ۲۔ اپنے ۳۔ اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں وصل کیا ۴۔ امت

مِمَّا تَرَيْنَ حَسَنَتَيْنِ لَشَيْءٍ مِنَ الْعِشَاءِ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ يُوسُفُ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَرَمَاءُ
مَا بَيْنَ ظِلْفِ الشَّاةِ مِنَ اللَّحْمِ مِثْلُ مِثْلَةِ
وَمِثْلَةِ الْيَمِّ مَحْفُوضَةٌ۔

باب ۳۸۳ هَلْ لِلْإِمَامِ
أَنْ يَمْنَعَ الْمَجْرُمِينَ وَآهْلَ
الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ
وَالزِّيَارَةِ وَتَحْوِيهِ۔

۶۷۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِمًا كَعْبٌ قَبْلَ
بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ قَالَ لَبَّائِي مُخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ
قَدْ كُودِيتُهُ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا
فَلَبَّيْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَ
أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا۔

کہ ایک موٹی ہڈی یا بھری کے دو اچھے کھڑکیں گے تو عشاء کی
جماعت میں (حالانکہ وہ رات کو ہوتی ہے) ضرور شریک ہو۔
محمد بن یوسف نے بحوالہ یونس از محمد بن سلیمان کہتے ہیں
کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا مرماۃ وہ گوشت ہے جو بھری
کے کھروں میں ہوتا ہے یہ منساۃ اور میضناۃ کے وزن پر ہے۔

باب کیا امام کے لئے یہ روا ہے کہ مجرموں اور
گنہگاروں کو اپنے پاس آنے اور بات کرنے سے
ممانعت کر دے۔

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن کعب بن مالک) عبد اللہ بن کعب بن مالک جو اپنے
والد کعب کو ان کے نابینا ہو جانے کے بعد لے کر چلا کرتے کہتے
ہیں میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے وہ واقعہ سنا جب وہ غزوہ
تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ گئے تھے۔
کعب رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ سنایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب مسلمانوں کو منع کر دیا ہم سے کوئی بات تک نہ کرے
ہم نے پچاس راتیں اسی طرح بسر کیں پھر آپ نے ارشاد
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمائی ہے بلے

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي أَحَدٌ ذَهَبًا

۶۷۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ تَمِيمٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ قَعْبَرٍ عَنْ هُثَيْلِ بْنِ

سَوْمَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِي أَحَدٌ ذَهَبًا

لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي

مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ بِي فِي رُصْدِهِ فِي دِينٍ

عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْ يَتْبَعُهُ -

بَابُ ۳۸۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ

مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ -

۶۷۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ قَالَ

حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ

مَا سَقْتُ الْهَدْيَ وَلَكَلْتُ مَعَ النَّاسِ

حِينَ خَلَوُا -

۶۷۲۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

كُرْنَا أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا ارشاد اگر میرے

پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا۔

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از مہام) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میری آرزو یہ

ہے کہ میں تین دن نہ گزر نے دوں، سب خسر چ کر ڈالوں ایک

اشرفی بھی جسے کوئی لینا قبول کرے نہ رہنے دوں (بلکہ دے

ڈالوں) البتہ کسی کا قرض مجھ پر ہو اس کے ادا کرنے کے لئے رکھ

چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

بَابُ ۳۸۶ أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا ارشاد اگر

مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا۔

(از یحییٰ بن یحییٰ از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر مجھے اپنا حال پہلے سے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوتا تو میں

اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا (عروہ کر کے) دوسرے لوگوں

کی طرح جب انہوں نے احرام کھولا میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

(از حسن بن عمر از یزید از حبیب از عطاء) حضرت جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں (حجۃ الوداع میں) ہم

اس میں ہلکا دوشیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے کہ کل کے لئے کچھ نہ رکھ چھوڑے جو دوسرے یا مال متاع آئے وہ غریب اور مستحقین کو فائدہ تقسیم کرنے کے لئے کوئی شخص خزانہ اپنے لئے جمع کرے اور تین دن سے زیادہ نہ پیسہ اپنے پاس رکھ چھوڑے کہ اس کو دوش نہ کہیں گے بلکہ دنیا دار کہیں گے ایک بزرگ کے پاس دیکھ آیا انہوں نے پہلے چالیسواں حصہ اسی میں سے رکھ کر کالہ پھر باقی ۳۹ حصے بھی تقسیم کر دیئے اور کہنے لگے میں نے رکھ کر کالہ مال کرنے کے لئے پہلے چالیسواں حصہ رکھا لا اگر سب اکمال کی خیرات کر دیتا تو اس شخص کے لئے محرم دینا حیدر یا میں بہت سے مشائخ اور درویش ایسے نظر آتے ہیں کہ دنیا داران سے بھارتی بہتر ہیں ان کو کچھ نہیں دینا تو سب ہر کاروں کی طرح مال دولت اچھا کہتے ہیں ان کو کہا جن پاس ہر کار کا لقب دینا چاہئے کہ نہ شاہ و خلیفہ کا نہ

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْبَيْنَا يَا مُحَمَّدٌ وَقَدْ مَنَّا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَهَلْ إِلَّا مَحَلَّانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَحَدٌ مِمَّنْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَكْتُ مِمَّا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مَنًى وَذَكَرَ أَحَدُنَا يَقْطُرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لِيَ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْ لَا أَنْتَ مَعِيَ الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْجِي جَهَنَّمَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا هَذِهِ خَامِسَةٌ قَالَ لَا بَلْ لَا بَلْ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدْ مَنَّتْ مَكَّةَ وَهُوَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّسِكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَيْمَانِهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّيَ حَتَّى تَطْهَرَا ثُمَّ تَنَزَّلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ تَطْلُقُونَ بِحِجَّتِهِ وَعُمْرَةٍ وَأَنَا لَوْ بِحِجَّتِهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم لوگوں نے حج کی نیت سے لبیک کہا اور مکہ میں ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے ہم اپنے حج کو (جس کی نیت کر چکے تھے) عمرہ میں تبدیل کر دیں اور احرام کھول دیں البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ احرام نہ کھولے (جب تک حج سے فارغ نہ ہو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا، اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تشریف لائے اُن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے، وہ کہنے لگے میں نے تو احرام باندھے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی غرض جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ حکم دیا وہ کہنے لگے کیا ہم منا میں بحالت جنابت جائیں (یعنی جماع پر کچھ دن نہ گزرے ہوں) یہ سن کر آپ نے فرمایا اگر مجھے وہ بات معلوم ہوتی جواب معلوم ہوتی تو میں بھی اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا مگر قربانی کے جانور میرے ساتھ نہ ہوتے تو میں بھی (منہاری طرح) احرام کھول دالتا اور سراقہ بن مالک بن جثم (اس حجۃ الوداع میں) آپ سے اس وقت ملے جب آپ بڑے شیطان کو کنکریاں مار رہے تھے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ (یہ حج کو عمرے میں تبدیل کرنا) خاص ہم لوگوں کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہنچیں تو حائضہ ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ حج کے سب کام (دوسرے حاجیوں کی طرح) ادا کریں، صرف بیت اللہ کا طواف اور نماز نہ پڑھیں جب تک طہارت نہ ہو جائے۔ خیر جب لوگ حج سے فارغ ہو کر محصب میں اترے (مدینہ کو جانے لگے) تو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ لوگ تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لے کر واپس ہو رہے ہیں اور میرا تو فقط حج ہی ہوا چنانچہ آپ نے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہا تم انہیں تنعم میں لے جاؤ (عمرہ کرا لاؤ) انہوں نے ذوالحجہ

قَالَ لَمَّا أَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يَطْلُقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْمَرَتْ عُمَرُوهُ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ آتَائِهِ الْحَجَّ -

کے مہینے ہی میں حج کے بعد عمرہ کیا۔

باب ۳۸۱ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَ كَذَا وَكَذَا

۴۲۵ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَيْتَ رَجُلًا صَاحِبًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْمُرُ سُرِّي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتَ السَّلَامِ قَالَ مَنْ هَذَا أَقِيلَ سَعْدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيَتَتْ كَيْلَهُ يَوَادٌ وَحَوْلِي إِذْ خَرَّ وَجِيلٌ فَأَجْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۳۸۱ تَمَتَّى الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

باب ۳۸۱ أَخْبَرَتْ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِشَادُكَ كَاشَ إِيسَا هُوتَا -

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از یحیی بن سعید از عمار بن ربیعہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی (نیند اچاٹ ہو گئی) آپ نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک نجت شخص اس رات میری نگہبانی کرے (بہرہ دے) اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون؟ جواب ملا سعد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہرہ دینے آیا ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ میں نے آپ کے خزانے کے آواز سنی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ جب نئے نئے مدینے میں آئے (اور بخاریں مبتلا ہوئے) تو یہ اشعار پڑھتے تھے۔ (ترجمہ کاش میں ایسے جنگل میں یہ رات گزارا جبکہ ارد گرد افراد جلیل گھاس چھلنی کے میں، میں نے (بلال کا) یہ واقعہ آنحضرت سے بیان کیا۔

باب ۳۸۱ قُرْآنِ اور علم کی تمنا۔

۱۔ اس حدیث کی بھاری بحث کتاب الحج میں گذری ہے ۱۲۸ منہ ۲۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ شروع شروع میں مدینہ میں تشریف لائے تھے دشمنوں کا جرم تھا آپ کی دعا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول ہوئی ۱۲۸ منہ ۳۔ کہ بلال یہ شعر پڑھتے ہیں ان کے کلام میں کاش کا لفظ تھا تو اب کا مطلب ثابت ہوا یہ حدیث کتاب الحج میں موصول گذری ہے ۱۲۸ منہ

۶۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا فِي الشُّبُهَاتِ
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْفُرَانَ فَمَوَيْتَلُوهُ أُنَاءً
الْبَيْلِ وَأُنَاءً الْفَهَارِ يَقُولُ مَوَيْتَلُوهُ
مَا أُوتِيَ هَذَا الْفَعْلَتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ
آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا يُثِقِفُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ
أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ
هے اگر مجھے بھی اس طرح مال و دولت ملتا تو میں بھی

۶۷۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

بِهَذَا-

بَابُ ۳۸۱۹ مَا يَحْكُمُهُ مِنَ

الْعَمَى وَقَوْلُ اللَّهِ وَلَا تَتَمَتَّوْا
مَا فَضَّلَ اللَّهُ مِنْ بَعْضِكُمْ عَلَى
بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا
اَكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا
اَكْتَسَبْنَ وَأَسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ
فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ مُجِيبَ الدُّعَاءِ

عَلَيْهَا

۶۷۲۸۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَامِرِ بْنِ
النَّضْرِ بْنِ أَسْنٍ قَالَ قَالَ أَسْنٌ لَوْلَا
أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از اعش از ابو صالح) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کسی پر رشک کرنا اچھا نہیں مگر دو شخصوں پر ایک تو اس
پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہے وہ رات اور دن
کے اوقات میں (حسب توفیق) پڑھتا ہے (مطالعہ کرتا ہے) اس
پر کوئی شخص رشک کرتے ہوئے یہ کہہ سکتا ہے کاش مجھے بھی یہ
نعمت ملتی تو میں بھی اس کی طرح کیا کرتا دوسرا قابل رشک وہ شخص
ہے جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) دولت دی ہے وہ اسے نیک امور
میں جن میں خرچ کرنا چاہئے خرچ کرتا ہے اس پر کوئی شخص اس طرح رشک کر سکتا
اس طرح (نیک مصارف میں) خرچ کرتا جیسے یہ شخص کر رہا ہے۔
(از قتیبہ از جریر) یہی حدیث منقول ہے۔

باب ممنوع تمنائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ نے جو تم میں
سے کسی کو دوسرے سے زیادہ (مال) دیا ہے تو
اس کی ہوس نہ کرو۔ مرد اپنی کمائی کا ثواب حاصل
کریں گے عورتیں اپنی کمائی کا۔ اللہ تم سے اس
کا فضل طلب کرو (لوگوں کو ہوس کرنے کی کیا
ضرورت ہے) بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے (ہر ایک کی
حالت سے واقف ہے اسنے جتنا جسے دیا ہے اس میں حکمت ہے)
(از حسن بن ربیع از ابو الاحوص از عامر) انصاری بن انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو میں موت کی
آرزو کرتا۔

يَقُولُ لَا تَتَمَتَّعُوا الْمَوْتَ لَتَمَكَّيْتُ-

۶۷۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ

عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ
خَبَّابَ بْنَ الْأَزْدِ تَعَوُّدًا وَقَدْ أَكْتَوَى
سَبْعًا فَقَالَ كَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكَ أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ
لَدَعْوَتِكَ بِهِ-

۶۷۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَسْمَةَ
سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُهْرٍ
عَنِ ابْنِ زُهْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَتَّعُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّه يَزُودَ وَإِمَّا مُسِيئًا
فَلَعَلَّه يَسْتَعْتَبُ-

باب ۳۸۲۰ قَوْلِ الرَّجُلِ كَوْلَا

اللَّهُ مَا أَهْتَدَيْتُمْ

۶۷۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبِي عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ الشَّيْخُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا النَّارَ
يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَلَتَرَأَيْتُهُ وَارَى

را محمد از عبدہ از ابن ابی خالد) قیس کہتے ہیں ہم لوگ
خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے اپنے جسم
میں انہوں نے سات داغ لگوائے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعائے موت سے منع نہ کیا ہوتا تو
میں دعائے موت کرتا۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری) ابو
عبید جو عبد الرحمن بن ازہر کے غلام تھے کہتے ہیں کہ حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ یک شخص
ہے (تو زندگی میں) مزید نیکیاں کرے گا۔ اگر گنہگار ہے تو شاید
توبہ کرے

باب یہ کہنا اگر خدا نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ
ہوتی

(از عبد ان از والدش از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء
ابن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خندق کے دن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بھی (نفس نفیس) ہم لوگوں کے ساتھ مٹی ڈھور رہے
تھے میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے شکم مبارک پر سفیدی کو
ڈھانپ لیا تھا آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے ترجمہ

اے حضرت! اللہ صلی اللہ عنہ کی عمر طویل ہوئی تھی انہوں نے طرح طرح کے فتنے اور فساد مسلمانوں میں دیکھے مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت امام حسن
کی شہادت حارث بن ابی سلمہ کا زہر و ظلم اس وجہ سے موت کو پسند کرنے لگے قحطی نے کہا اگر آدمی کو دین کی تہذیب اور فتنہ میں پڑھنے کا ڈر ہو تب تو موت کی آرزو کرنا بلا لاف
ماننے میں کہتا ہوں ایک حدیث میں ہے اِذَا آرَدْتُكَ بِعِبَادِكَ فَتَمَتَّعْ فَإِنْ مَضَى إِلَيْكَ عَمِلُوكَ فَتَمَتَّعْ دُورِي حَدِيثٍ فِيهِ هِيَ أَيْسَرُ وَاقْتِمْ
يَوْمَ دَعَاكَ يَتَرَجَّعُ اللَّهُ مَعَايِدِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّحْ إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ۱۲ م ۱۳ م ۱۴ م ۱۵ م ۱۶ م ۱۷ م ۱۸ م ۱۹ م ۲۰ م ۲۱ م ۲۲ م ۲۳ م ۲۴ م ۲۵ م ۲۶ م ۲۷ م ۲۸ م ۲۹ م ۳۰ م ۳۱ م ۳۲ م ۳۳ م ۳۴ م ۳۵ م ۳۶ م ۳۷ م ۳۸ م ۳۹ م ۴۰ م ۴۱ م ۴۲ م ۴۳ م ۴۴ م ۴۵ م ۴۶ م ۴۷ م ۴۸ م ۴۹ م ۵۰ م ۵۱ م ۵۲ م ۵۳ م ۵۴ م ۵۵ م ۵۶ م ۵۷ م ۵۸ م ۵۹ م ۶۰ م ۶۱ م ۶۲ م ۶۳ م ۶۴ م ۶۵ م ۶۶ م ۶۷ م ۶۸ م ۶۹ م ۷۰ م ۷۱ م ۷۲ م ۷۳ م ۷۴ م ۷۵ م ۷۶ م ۷۷ م ۷۸ م ۷۹ م ۸۰ م ۸۱ م ۸۲ م ۸۳ م ۸۴ م ۸۵ م ۸۶ م ۸۷ م ۸۸ م ۸۹ م ۹۰ م ۹۱ م ۹۲ م ۹۳ م ۹۴ م ۹۵ م ۹۶ م ۹۷ م ۹۸ م ۹۹ م ۱۰۰ م ۱۰۱ م ۱۰۲ م ۱۰۳ م ۱۰۴ م ۱۰۵ م ۱۰۶ م ۱۰۷ م ۱۰۸ م ۱۰۹ م ۱۱۰ م ۱۱۱ م ۱۱۲ م ۱۱۳ م ۱۱۴ م ۱۱۵ م ۱۱۶ م ۱۱۷ م ۱۱۸ م ۱۱۹ م ۱۲۰ م ۱۲۱ م ۱۲۲ م ۱۲۳ م ۱۲۴ م ۱۲۵ م ۱۲۶ م ۱۲۷ م ۱۲۸ م ۱۲۹ م ۱۳۰ م ۱۳۱ م ۱۳۲ م ۱۳۳ م ۱۳۴ م ۱۳۵ م ۱۳۶ م ۱۳۷ م ۱۳۸ م ۱۳۹ م ۱۴۰ م ۱۴۱ م ۱۴۲ م ۱۴۳ م ۱۴۴ م ۱۴۵ م ۱۴۶ م ۱۴۷ م ۱۴۸ م ۱۴۹ م ۱۵۰ م ۱۵۱ م ۱۵۲ م ۱۵۳ م ۱۵۴ م ۱۵۵ م ۱۵۶ م ۱۵۷ م ۱۵۸ م ۱۵۹ م ۱۶۰ م ۱۶۱ م ۱۶۲ م ۱۶۳ م ۱۶۴ م ۱۶۵ م ۱۶۶ م ۱۶۷ م ۱۶۸ م ۱۶۹ م ۱۷۰ م ۱۷۱ م ۱۷۲ م ۱۷۳ م ۱۷۴ م ۱۷۵ م ۱۷۶ م ۱۷۷ م ۱۷۸ م ۱۷۹ م ۱۸۰ م ۱۸۱ م ۱۸۲ م ۱۸۳ م ۱۸۴ م ۱۸۵ م ۱۸۶ م ۱۸۷ م ۱۸۸ م ۱۸۹ م ۱۹۰ م ۱۹۱ م ۱۹۲ م ۱۹۳ م ۱۹۴ م ۱۹۵ م ۱۹۶ م ۱۹۷ م ۱۹۸ م ۱۹۹ م ۲۰۰ م ۲۰۱ م ۲۰۲ م ۲۰۳ م ۲۰۴ م ۲۰۵ م ۲۰۶ م ۲۰۷ م ۲۰۸ م ۲۰۹ م ۲۱۰ م ۲۱۱ م ۲۱۲ م ۲۱۳ م ۲۱۴ م ۲۱۵ م ۲۱۶ م ۲۱۷ م ۲۱۸ م ۲۱۹ م ۲۲۰ م ۲۲۱ م ۲۲۲ م ۲۲۳ م ۲۲۴ م ۲۲۵ م ۲۲۶ م ۲۲۷ م ۲۲۸ م ۲۲۹ م ۲۳۰ م ۲۳۱ م ۲۳۲ م ۲۳۳ م ۲۳۴ م ۲۳۵ م ۲۳۶ م ۲۳۷ م ۲۳۸ م ۲۳۹ م ۲۴۰ م ۲۴۱ م ۲۴۲ م ۲۴۳ م ۲۴۴ م ۲۴۵ م ۲۴۶ م ۲۴۷ م ۲۴۸ م ۲۴۹ م ۲۵۰ م ۲۵۱ م ۲۵۲ م ۲۵۳ م ۲۵۴ م ۲۵۵ م ۲۵۶ م ۲۵۷ م ۲۵۸ م ۲۵۹ م ۲۶۰ م ۲۶۱ م ۲۶۲ م ۲۶۳ م ۲۶۴ م ۲۶۵ م ۲۶۶ م ۲۶۷ م ۲۶۸ م ۲۶۹ م ۲۷۰ م ۲۷۱ م ۲۷۲ م ۲۷۳ م ۲۷۴ م ۲۷۵ م ۲۷۶ م ۲۷۷ م ۲۷۸ م ۲۷۹ م ۲۸۰ م ۲۸۱ م ۲۸۲ م ۲۸۳ م ۲۸۴ م ۲۸۵ م ۲۸۶ م ۲۸۷ م ۲۸۸ م ۲۸۹ م ۲۹۰ م ۲۹۱ م ۲۹۲ م ۲۹۳ م ۲۹۴ م ۲۹۵ م ۲۹۶ م ۲۹۷ م ۲۹۸ م ۲۹۹ م ۳۰۰ م ۳۰۱ م ۳۰۲ م ۳۰۳ م ۳۰۴ م ۳۰۵ م ۳۰۶ م ۳۰۷ م ۳۰۸ م ۳۰۹ م ۳۱۰ م ۳۱۱ م ۳۱۲ م ۳۱۳ م ۳۱۴ م ۳۱۵ م ۳۱۶ م ۳۱۷ م ۳۱۸ م ۳۱۹ م ۳۲۰ م ۳۲۱ م ۳۲۲ م ۳۲۳ م ۳۲۴ م ۳۲۵ م ۳۲۶ م ۳۲۷ م ۳۲۸ م ۳۲۹ م ۳۳۰ م ۳۳۱ م ۳۳۲ م ۳۳۳ م ۳۳۴ م ۳۳۵ م ۳۳۶ م ۳۳۷ م ۳۳۸ م ۳۳۹ م ۳۴۰ م ۳۴۱ م ۳۴۲ م ۳۴۳ م ۳۴۴ م ۳۴۵ م ۳۴۶ م ۳۴۷ م ۳۴۸ م ۳۴۹ م ۳۵۰ م ۳۵۱ م ۳۵۲ م ۳۵۳ م ۳۵۴ م ۳۵۵ م ۳۵۶ م ۳۵۷ م ۳۵۸ م ۳۵۹ م ۳۶۰ م ۳۶۱ م ۳۶۲ م ۳۶۳ م ۳۶۴ م ۳۶۵ م ۳۶۶ م ۳۶۷ م ۳۶۸ م ۳۶۹ م ۳۷۰ م ۳۷۱ م ۳۷۲ م ۳۷۳ م ۳۷۴ م ۳۷۵ م ۳۷۶ م ۳۷۷ م ۳۷۸ م ۳۷۹ م ۳۸۰ م ۳۸۱ م ۳۸۲ م ۳۸۳ م ۳۸۴ م ۳۸۵ م ۳۸۶ م ۳۸۷ م ۳۸۸ م ۳۸۹ م ۳۹۰ م ۳۹۱ م ۳۹۲ م ۳۹۳ م ۳۹۴ م ۳۹۵ م ۳۹۶ م ۳۹۷ م ۳۹۸ م ۳۹۹ م ۴۰۰ م ۴۰۱ م ۴۰۲ م ۴۰۳ م ۴۰۴ م ۴۰۵ م ۴۰۶ م ۴۰۷ م ۴۰۸ م ۴۰۹ م ۴۱۰ م ۴۱۱ م ۴۱۲ م ۴۱۳ م ۴۱۴ م ۴۱۵ م ۴۱۶ م ۴۱۷ م ۴۱۸ م ۴۱۹ م ۴۲۰ م ۴۲۱ م ۴۲۲ م ۴۲۳ م ۴۲۴ م ۴۲۵ م ۴۲۶ م ۴۲۷ م ۴۲۸ م ۴۲۹ م ۴۳۰ م ۴۳۱ م ۴۳۲ م ۴۳۳ م ۴۳۴ م ۴۳۵ م ۴۳۶ م ۴۳۷ م ۴۳۸ م ۴۳۹ م ۴۴۰ م ۴۴۱ م ۴۴۲ م ۴۴۳ م ۴۴۴ م ۴۴۵ م ۴۴۶ م ۴۴۷ م ۴۴۸ م ۴۴۹ م ۴۵۰ م ۴۵۱ م ۴۵۲ م ۴۵۳ م ۴۵۴ م ۴۵۵ م ۴۵۶ م ۴۵۷ م ۴۵۸ م ۴۵۹ م ۴۶۰ م ۴۶۱ م ۴۶۲ م ۴۶۳ م ۴۶۴ م ۴۶۵ م ۴۶۶ م ۴۶۷ م ۴۶۸ م ۴۶۹ م ۴۷۰ م ۴۷۱ م ۴۷۲ م ۴۷۳ م ۴۷۴ م ۴۷۵ م ۴۷۶ م ۴۷۷ م ۴۷۸ م ۴۷۹ م ۴۸۰ م ۴۸۱ م ۴۸۲ م ۴۸۳ م ۴۸۴ م ۴۸۵ م ۴۸۶ م ۴۸۷ م ۴۸۸ م ۴۸۹ م ۴۹۰ م ۴۹۱ م ۴۹۲ م ۴۹۳ م ۴۹۴ م ۴۹۵ م ۴۹۶ م ۴۹۷ م ۴۹۸ م ۴۹۹ م ۵۰۰ م ۵۰۱ م ۵۰۲ م ۵۰۳ م ۵۰۴ م ۵۰۵ م ۵۰۶ م ۵۰۷ م ۵۰۸ م ۵۰۹ م ۵۱۰ م ۵۱۱ م ۵۱۲ م ۵۱۳ م ۵۱۴ م ۵۱۵ م ۵۱۶ م ۵۱۷ م ۵۱۸ م ۵۱۹ م ۵۲۰ م ۵۲۱ م ۵۲۲ م ۵۲۳ م ۵۲۴ م ۵۲۵ م ۵۲۶ م ۵۲۷ م ۵۲۸ م ۵۲۹ م ۵۳۰ م ۵۳۱ م ۵۳۲ م ۵۳۳ م ۵۳۴ م ۵۳۵ م ۵۳۶ م ۵۳۷ م ۵۳۸ م ۵۳۹ م ۵۴۰ م ۵۴۱ م ۵۴۲ م ۵۴۳ م ۵۴۴ م ۵۴۵ م ۵۴۶ م ۵۴۷ م ۵۴۸ م ۵۴۹ م ۵۵۰ م ۵۵۱ م ۵۵۲ م ۵۵۳ م ۵۵۴ م ۵۵۵ م ۵۵۶ م ۵۵۷ م ۵۵۸ م ۵۵۹ م ۵۶۰ م ۵۶۱ م ۵۶۲ م ۵۶۳ م ۵۶۴ م ۵۶۵ م ۵۶۶ م ۵۶۷ م ۵۶۸ م ۵۶۹ م ۵۷۰ م ۵۷۱ م ۵۷۲ م ۵۷۳ م ۵۷۴ م ۵۷۵ م ۵۷۶ م ۵۷۷ م ۵۷۸ م ۵۷۹ م ۵۸۰ م ۵۸۱ م ۵۸۲ م ۵۸۳ م ۵۸۴ م ۵۸۵ م ۵۸۶ م ۵۸۷ م ۵۸۸ م ۵۸۹ م ۵۹۰ م ۵۹۱ م ۵۹۲ م ۵۹۳ م ۵۹۴ م ۵۹۵ م ۵۹۶ م ۵۹۷ م ۵۹۸ م ۵۹۹ م ۶۰۰ م ۶۰۱ م ۶۰۲ م ۶۰۳ م ۶۰۴ م ۶۰۵ م ۶۰۶ م ۶۰۷ م ۶۰۸ م ۶۰۹ م ۶۱۰ م ۶۱۱ م ۶۱۲ م ۶۱۳ م ۶۱۴ م ۶۱۵ م ۶۱۶ م ۶۱۷ م ۶۱۸ م ۶۱۹ م ۶۲۰ م ۶۲۱ م ۶۲۲ م ۶۲۳ م ۶۲۴ م ۶۲۵ م ۶۲۶ م ۶۲۷ م ۶۲۸ م ۶۲۹ م ۶۳۰ م ۶۳۱ م ۶۳۲ م ۶۳۳ م ۶۳۴ م ۶۳۵ م ۶۳۶ م ۶۳۷ م ۶۳۸ م ۶۳۹ م ۶۴۰ م ۶۴۱ م ۶۴۲ م ۶۴۳ م ۶۴۴ م ۶۴۵ م ۶۴۶ م ۶۴۷ م ۶۴۸ م ۶۴۹ م ۶۵۰ م ۶۵۱ م ۶۵۲ م ۶۵۳ م ۶۵۴ م ۶۵۵ م ۶۵۶ م ۶۵۷ م ۶۵۸ م ۶۵۹ م ۶۶۰ م ۶۶۱ م ۶۶۲ م ۶۶۳ م ۶۶۴ م ۶۶۵ م ۶۶۶ م ۶۶۷ م ۶۶۸ م ۶۶۹ م ۶۷۰ م ۶۷۱ م ۶۷۲ م ۶۷۳ م ۶۷۴ م ۶۷۵ م ۶۷۶ م ۶۷۷ م ۶۷۸ م ۶۷۹ م ۶۸۰ م ۶۸۱ م ۶۸۲ م ۶۸۳ م ۶۸۴ م ۶۸۵ م ۶۸۶ م ۶۸۷ م ۶۸۸ م ۶۸۹ م ۶۹۰ م ۶۹۱ م ۶۹۲ م ۶۹۳ م ۶۹۴ م ۶۹۵ م ۶۹۶ م ۶۹۷ م ۶۹۸ م ۶۹۹ م ۷۰۰ م ۷۰۱ م ۷۰۲ م ۷۰۳ م ۷۰۴ م ۷۰۵ م ۷۰۶ م ۷۰۷ م ۷۰۸ م ۷۰۹ م ۷۱۰ م ۷۱۱ م ۷۱۲ م ۷۱۳ م ۷۱۴ م ۷۱۵ م ۷۱۶ م ۷۱۷ م ۷۱۸ م ۷۱۹ م ۷۲۰ م ۷۲۱ م ۷۲۲ م ۷۲۳ م ۷۲۴ م ۷۲۵ م ۷۲۶ م ۷۲۷ م ۷۲۸ م ۷۲۹ م ۷۳۰ م ۷۳۱ م ۷۳۲ م ۷۳۳ م ۷۳۴ م ۷۳۵ م ۷۳۶ م ۷۳۷ م ۷۳۸ م ۷۳۹ م ۷۴۰ م ۷۴۱ م ۷۴۲ م ۷۴۳ م ۷۴۴ م ۷۴۵ م ۷۴۶ م ۷۴۷ م ۷۴۸ م ۷۴۹ م ۷۵۰ م ۷۵۱ م ۷۵۲ م ۷۵۳ م ۷۵۴ م ۷۵۵ م ۷۵۶ م ۷۵۷ م ۷۵۸ م ۷۵۹ م ۷۶۰ م ۷۶۱ م ۷۶۲ م ۷۶۳ م ۷۶۴ م ۷۶۵ م ۷۶۶ م ۷۶۷ م ۷۶۸ م ۷۶۹ م ۷۷۰ م ۷۷۱ م ۷۷۲ م ۷۷۳ م ۷۷۴ م ۷۷۵ م ۷۷۶ م ۷۷۷ م ۷۷۸ م ۷۷۹ م ۷۸۰ م ۷۸۱ م ۷۸۲ م ۷۸۳ م ۷۸۴ م ۷۸۵ م ۷۸۶ م ۷۸۷ م ۷۸۸ م ۷۸۹ م ۷۹۰ م ۷۹۱ م ۷۹۲ م ۷۹۳ م ۷۹۴ م ۷۹۵ م ۷۹۶ م ۷۹۷ م ۷۹۸ م ۷۹۹ م ۸۰۰ م ۸۰۱ م ۸۰۲ م ۸۰۳ م ۸۰۴ م ۸۰۵ م ۸۰۶ م ۸۰۷ م ۸۰۸ م ۸۰۹ م ۸۱۰ م ۸۱۱ م ۸۱۲ م ۸۱۳ م ۸۱۴ م ۸۱۵ م ۸۱۶ م ۸۱۷ م ۸۱۸ م ۸۱۹ م ۸۲۰ م ۸۲۱ م ۸۲۲ م ۸۲۳ م ۸۲۴ م ۸۲۵ م ۸۲۶ م ۸۲۷ م ۸۲۸ م ۸۲۹ م ۸۳۰ م ۸۳۱ م ۸۳۲ م ۸۳۳ م ۸۳۴ م ۸۳۵ م ۸۳۶ م ۸۳۷ م ۸۳۸ م ۸۳۹ م ۸۴۰ م ۸۴۱ م ۸۴۲ م ۸۴۳ م ۸۴۴ م ۸۴۵ م ۸۴۶ م ۸۴۷ م ۸۴۸ م ۸۴۹ م ۸۵۰ م ۸۵۱ م ۸۵۲ م ۸۵۳ م ۸۵۴ م ۸۵۵ م ۸۵۶ م ۸۵۷ م ۸۵۸ م ۸۵۹ م ۸۶۰ م ۸۶۱ م ۸۶۲ م ۸۶۳ م ۸۶۴ م ۸۶۵ م ۸۶۶ م ۸۶۷ م ۸۶۸ م ۸۶۹ م ۸۷۰ م ۸۷۱ م ۸۷۲ م ۸۷۳ م ۸۷۴ م ۸۷۵ م ۸۷۶ م ۸۷۷ م ۸۷۸ م ۸۷۹ م ۸۸۰ م ۸۸۱ م ۸۸۲ م ۸۸۳ م ۸۸۴ م ۸۸۵ م ۸۸۶ م ۸۸۷ م ۸۸۸ م ۸۸۹ م ۸۹۰ م ۸۹۱ م ۸۹۲ م ۸۹۳ م ۸۹۴ م ۸۹۵ م ۸۹۶ م ۸۹۷ م ۸۹۸ م ۸۹۹ م ۹۰۰ م ۹۰۱ م ۹۰۲ م ۹۰۳ م ۹۰۴ م ۹۰۵ م ۹۰۶ م ۹۰۷ م ۹۰۸ م ۹۰۹ م ۹۱۰ م ۹۱۱ م ۹۱۲ م ۹۱۳ م ۹۱۴ م ۹۱۵ م ۹۱۶ م ۹۱۷ م ۹۱۸ م ۹۱۹ م ۹۲۰ م ۹۲۱ م ۹۲۲ م ۹۲۳ م ۹۲۴ م ۹۲۵ م ۹۲۶ م ۹۲۷ م ۹۲۸ م ۹۲۹ م ۹۳۰ م ۹۳۱ م ۹۳۲ م ۹۳۳ م ۹۳۴ م ۹۳۵ م ۹۳۶ م ۹۳۷ م ۹۳۸ م ۹۳۹ م ۹۴۰ م ۹۴۱ م ۹۴۲ م ۹۴۳ م ۹۴۴ م ۹۴۵ م ۹۴۶ م ۹۴۷ م ۹۴۸ م ۹۴۹ م ۹۵۰ م ۹۵۱ م ۹۵۲ م ۹۵۳ م ۹۵۴ م ۹۵۵ م ۹۵۶ م ۹۵۷ م ۹۵۸ م ۹۵۹ م ۹۶۰ م ۹۶۱ م ۹۶۲ م ۹۶۳ م ۹۶۴ م ۹۶۵ م ۹۶۶ م ۹۶۷ م ۹۶۸ م ۹۶۹ م ۹۷۰ م ۹۷۱ م ۹۷۲ م ۹۷۳ م ۹۷۴ م ۹۷۵ م ۹۷۶ م ۹۷۷ م ۹۷۸ م ۹۷۹ م ۹۸۰ م ۹۸۱ م ۹۸۲ م ۹۸۳ م ۹۸۴ م ۹۸۵ م ۹۸۶ م ۹۸۷ م ۹۸۸ م ۹۸۹ م ۹۹۰ م ۹۹۱ م ۹۹۲ م ۹۹۳ م ۹۹۴ م ۹۹۵ م ۹۹۶ م ۹۹۷ م ۹۹۸ م ۹۹۹ م ۱۰۰۰ م

الْكَرَّابِ بَيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ

لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا قَدَرْنَا قُنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزَلَنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأُولَىٰ وَرَبُّنَا قَالَ الْمَلَأَ
قَدْ بَعَثُوا عَلَيْنَا
إِذَا آرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ -

بَاب ۳۸۲ كِرَاهِيَةِ التَّمَيُّ

لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الْأَعْوَجُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ

سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ

ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَتْهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا تَمُوتُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْكُتُوا لِلْعَافِيَةِ

بَاب ۳۸۲ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ

۵

اے خدا اگر تو نہ ہوتا تو نجات کیسے ملتی (نہ
ملتی) نہ ہمسہ نماز زکوٰۃ ادا کرتے۔ ہمسہ پر
تسکین نازل کرتے۔ بلاوجہ یہ دشمن ہمسہ پر
جسٹھائی کر آئے ہیں، جب یہ لوگ
فتنہ و فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمسہ ان کی
بات نہیں سنتے۔ آپ بلند آواز سے یہ اشعار
پڑھ رہے تھے۔

باب دشمن سے مُدِّ بھیڑ ہونے کی آرزو
کرنا منع ہے۔

اسے اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

انہوں نے آنحضرتؐ سے نقل کیا (کتاب المجاہدین گذر چکی ہے)

(از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از موسیٰ

بن عقبہ) سالم ابوالنضر جرجہ بن عبید اللہ کے غلام اور منشی تھے

کہتے ہیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر بن نبید اللہؓ کو

ایک خط لکھا تھا میں نے اسے پڑھا اس میں یہ متن تھا آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مُدِّ بھیڑ ہونے کی آرزو

نہ کرو (اگر مہربانے تو استقلال دکھاؤ) اللہ سے نایقیت طلب

کیا کرو۔

باب نو (اگر) کا لفظ کہنا کہاں درست ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد - لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ -

۱۵ میں کہنا یہ کہنا ۱۲ نہ کہنا ۱۳ اس کا معنی غائی اس روایت میں متروک ہے بارہویں پانچویں میں گذر چکا ہے۔ تو ہم اس کا یہ ہے۔ یادوں جو اسے لڑائی میں تولدے
ہم کہنا ۱۲ نہ کہنا ۱۳ اس کا معنی غائی اس روایت میں متروک ہے بارہویں پانچویں میں گذر چکا ہے۔ تو ہم اس کا یہ ہے۔ یادوں جو اسے لڑائی میں تولدے
جب تمہاری کوئی بات نہ کہہ کر میں ایسا کہتا اگر میں ہوتا بلکہ میں کہہ لیتا کہ تمہاری باتیں میں ہی تھا اس نے جو کہا وہ کیا تو ان باتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر تم کہنا
مطلقاً منع ہے اگر ایسا ہوتا تو اللہ رسول کے حکام میں اگر کا لفظ کیوں آتا بلکہ ان دو آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ ایسی تدبیر پر ایمان نہ ہو کہ اللہ کی شہادت سے غافل ہو کر کہہ
مگر کہنا منع ہے ۱۲ نہ کہنا

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّكَاوَيْنِ الْقُسَيْمِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسَدٍ إِذْ أَهَى الْبَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِحًا امْرَأَةً مِّنْ غَيْرِ بَيْنَتِهِ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنْتُ -

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَفَدَ النِّسَاءُ وَالصُّبَّانُ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَمْ تَهْجُرْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَفَدَ النِّسَاءُ وَالْوُلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّمَا اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي لَمْ تَهْجُرْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسِرُ الْمَاءَ عَنْ شِقْبِهِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي لَمْ تَهْجُرْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابوالزناد) قاسم بن محمد کہتے

ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا واقعہ بیان کیا تو عبد اللہ بن شداد نے دریافت کیا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں یہ دوسری عورت تھی جس کی بدکاری عیاں ہو گئی تھی (مگر قاعدے کے مطابق ثبوت نہ تھا)

(از علی از سفیان از عمرو بن دینار) عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھنے میں تاخیر فرمائی، آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ نماز پڑھا ئیے، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ چنانچہ آپ (مجھ سے) باہر تشریف لائے، آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے (غسل کر کے باہر تشریف لائے) فرمانے لگے اگر میری امت پر یا یوں فرمایا لوگوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اس وقت (اتنی رات گئے) انہیں یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میری امت کا لفظ فرمایا تھا (اسی سند سے) ابن جریر نے بحوالہ عطاء از ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز (یعنی نماز عشاء) میں دیر کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے کہنے لگے کہ یا رسول اللہ عورتیں اور بچے سو گئے، یہ سن کر آپ باہر تشریف لائے اپنے سر کی ایک جانب سے پانی پونچھ رہے تھے فرمایا اس نماز کا (عمدہ) وقت یہی ہے، اگر میری امت پر شاق نہ ہو عمرو بن دینار نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہم سے عطاء نے بیان کیا، اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں

لَوْ قُتِلَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أَهْلِي وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِيسَى ابْنِ مَحْمُودٍ عَنْ زَمْرُونٍ وَنَارِ بْنِ عَطَا عَنْ ابْنِ رِبَاعٍ

۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رِيعَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أَهْلِي لَأَمَرْتُهُمْ

بِالسَّوَالِ

۳۶۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
حُمَيْدٌ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَاصِلَ
الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ الشَّهْرَ
وَوَاصِلَ أَتَانَسَ مِنَ النَّاسِ قَبْلَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مَدَّ بِي
الشَّهْرُ لَوَاصِلْتُ وَمَا لَكُمْ دَعُمُ الْمُتَعَبِّينَ
تَعْتَقُمُ إِلَى لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِلَى أَظَلُّ
يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيُنِي تَابِعَهُ سَلَامُ
ابْنِ مَعِينَةَ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا لیکن عمرو نے یوں کہا آپ کے سر سے پانی نہ پکے ہاتھ۔ ابن جریج کی روایت
میں یوں ہے آپ صبح کی ایک جانب سے پانی پونچھ رہے تھے عمرو کہتے ہیں آپ
نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ ابن جریج کہتے ہیں آپ اللہ فرمایا اگر میری امت پر
شاق نہ ہوتا تو اس نماز کا (افضل) وقت تو یہی ہے ابراہیم بن منذر بخوالہ معنی بن
عیسیٰ از محمد بن مسلم از عمرو بن و ناری از عطاء بن ابی رباح از ابن عباس از آنحضرت (یہی حدیث نقل کرتے ہیں)

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمن)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر اپنی امت پر میں اس بات کو دشوار
محسوس نہ کرتا تو انہیں مسواک کا حکم دے دیتا (واجب
کر دیتا)

(از عیاش بن ولید از عبد العلی از حمید از ثابت)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ماہ رمضان کے آخری حصے میں آٹھ پہرے روزے
رکھے، دوسرے چند لوگوں نے بھی ایسا کیا، اس کی اطلاع
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی، آپ نے فرمایا اگر رمضان
کا مہینہ کچھ دن اور رہتا (عید کا چاند نہ ہو جاتا) تو میں اتنے
آٹھ پہرے روزے رکھتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس کو
چھوڑ دیتے۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو میرا مالک
کھلاتا پلاتا رہتا ہے۔

حمید کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن مغیرہ نے
بھی بخوالہ ثابت از انس از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا

۱۔ بعض نسخوں میں اتنی عبادت زیادہ ہے تاہم سلیمان بن مغیرہ عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حافظ نے کہا یہ غلطی ہے ۱۲ سنہ
۲۔ یعنی جو عبادت میں خلاف سنت تشدد اور سختی کرا چاہے وہ ۱۲ سنہ تک یعنی حقیقہ بہشت کا کھانا یا تو اس صودت میں آپ کا وصال
ظاہری ہوگا نہ حقیقہ یا کھانے پینے سے مجازی یعنی مراد ہے یعنی وہ فوت ہو کر دیتا تھا ہے جو تم کو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہے ۱۲ سنہ

(از ابوالیمان از شعب ابی ہریرہ)

دوسری سند (از لیث از عبد الرحمن از عبد الرحمن بن

خالد از ہریرہ از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کے (آٹھ پہرے)

روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے عرض کیا آپ تو

رکھتے ہیں فرمایا تم میں میری طرح کون ہے؟ میں تو رات

کو اپنے پروردگار کے پاس رہتا ہوں وہ مجھے کھلا پلا دیتا

ہے، چنانچہ جب صحابہ روزے کسی طرح نہ مانا (آٹھ پہرے)

روزے رکھنا نہ چھوڑے) تو آپ نے ان کے ساتھ طے کا روزہ

رکھا ایک دن کچھ نہ کھایا دوسرے دن بھی کچھ نہ کھایا تیسرے دن عید

کا چاند ہو گیا آپ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور کئی دن نہ کھاتا۔ گویا آپ نے انہیں متنبہ کرنے کے لئے ایسا فرمایا۔

(از مسدد از ابوالاحوص از اشعث از اسود بن یزید)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا حلیف بھی خانہ کعبہ میں شامل ہے

فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا پھر چہار دیواری کے اندر کیوں

نہ شامل کیا گیا؟ تو فرمایا تمہاری قوم کے پاس پیسہ نہ رہتا تھا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کعبے کا دروازہ اتنا اونچا

کیوں رکھا گیا؟ (کہ آدمی بغیر سیڑھی کے اندر نہیں جاسکتا) آپ

نے فرمایا یہ تیری قوم والوں (قریش) نے کیا ان کا مطلب

دروازہ اونچا رکھنے سے) یہ تھا کہ جسے چاہیں اندر لے جائیں

اور جسے چاہیں اندر نہ آنے دیں۔ اگر تیری قوم کی جہالت کا

۶۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ تَخَيَّرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

الرَّوْصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تَوَاصَلُ قَالَ أَيْتَكُمُ

مِثْلِي إِنْ أَيْتَ بَيْتِي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَكَسْفَيْنِ

فَلَمَّا أَبَوْنَا أَنْ يَتَمَتَّهُوا وَاصِلًا بِهِمْ يَوْمًا

ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ لَوْ

تَأَخَّرَ لِرُؤُوسِكُمْ كَمَا لَمْ تَكُنْ لَهُمْ

۶۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ

الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

الْحَدْرَاءِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ لَعَمْرُ قُلْتُ

فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ

إِنَّ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ الشَّفَقَةُ

قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مَرْتَفَعًا قَالَ

فَعَلَدَ إِلَيْ قَوْمَكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَأْوٍ

وَيَمْنَعُوا مِنْ شَأْوٍ لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ

۱۔ دیکھتا تم میرے ساتھ کہاں تک طے کر سکتے ہو ۱۲ منہ ۲۔ کہ میری پس کی سزا کو ملتی ۱۳ منہ ۳۔ اس لئے حلیف کو کعبے کی عمارت میں شریک نہ کر کے
۴۔ اگر دروازے کی نہ نیچے ہوتی تو ہر شخص بلا حلف گھس جاتا کہاں تک رکھتے اب تک یہ پوچھنا کہ داخل کے وقت ایک سیڑھی لگا لی جاتی ہے

حَدَّثَنَا عَنْهُمُ بِأَنَّهَا هِلَالِيَّةٌ قَاخَاَفَ
أَنْ تُكْرَهُ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجُدْرَ فِي
الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ -

۶۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا آدُو

الْبَرَاءُ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا أَمِنَ الْأَنْصَارُ

وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ

الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شُعْبًا لَسَلَكَتِ

وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شُعْبِ الْأَنْصَارِ -

۶۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ

رُمَيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ

أَمْرًا أَمِنَ الْأَنْصَارُ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ

وَادِيًا أَوْ شُعْبًا لَسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ

أَوْ شُعْبَهَا تَابِعَهُ أَبُو الْوَلَدِ تَابِعَهُ عَنْ النَّبِيِّ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّعْبِ

زمانہ ابھی حال ہی میں نہ گذرا ہوتا اور مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ
یہ لوگ اسے ناپسند سمجھیں گے تو میں طیم کو خانہ کعبہ میں شامل
کر لیتا اور اس کا دروازہ نیچا زمین پر لگاتا ہوں۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر میں نے مکہ سے مدینے میں ہجرت نہ کی

ہوتی تو میرا شمار بھی انصار میں نہ ہوتا اور (مجھے انصار

سے اتنی محبت ہے) اگر لوگ ایک رستے پر چلیں اور انصار

دوسرے رستے یا گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ ولا رستہ

اختیار کروں۔

(از موسیٰ از وہیب از عمرو بن یحییٰ از عباد بن ریم)

عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا فرد ہوتا۔

نیز اگر لوگ ایک رستے یا گھاٹی میں چلیں (اور انصار دوسرے

رستے یا گھاٹی میں) تو میں انصار کی گھاٹی اور رستے کو اختیار

کروں۔ عباد کے ساتھ اس حدیث کو ابوالتیاح نے بھی حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اس میں گھاٹی کا لفظ ہے کتاب المغازی میں یہ حدیث منقول ہے

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس کے دو دروازے رکھا ایک مشرقی ایک مغربی عبداللہ بن زید نے اپنی خلافت میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ

عنها سے سن کر جیسا منشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اسی طرح کہہ کر بنا دیا مگر خدا سبحان ظالم سے مجھے اس کجیخت نے عبداللہ بن زید کی منہ سے یہ

کہہ کر دیا اگر جیسا جاہلیت کے زمانے میں تھا ویسا ہی کر دیا اگر کعبہ میں دو دروازے بہتے تو داخلہ کے وقت کسی راحت نہتی ہوا آتی اور کجیخت نہ تھا اب

ایک ہی دروازہ ہے اور دشمنان بھی تدارک دہر لوگوں کا جہیم داخلہ کے وقت وہ تکلیف ہوتی ہے کہ معاذ اللہ اور گرمی اور گرمی کے واسطے نماز بھی

اچھے طرح اطمینان سے نہیں پڑھی جاتی ۲۔ اس میں بھی ایک انصاف گنا ما ۳۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت بیان کرنا مقصود

ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنا خاندان یا نسب بدل دیتا کیونکہ یہ حرام ہے اور قطع نظر اس کے آپ کا خاندان اور نسب تو

سارے عرب میں عمدہ اور افضل اور اعلیٰ تھا ۴۔ اس باب میں امام بخاری نے ان حدیثوں کو جمع کیا جن میں اگر کا لفظ ہے (بقیہ بر صغیر الحمد)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب أخبار الآحاد

باب ۳۸۳۳ مَا جَاءَ فِي

إِسْرَافَةِ خَيْرِ الْوَالِدِ الصَّدُوقِ فِي
الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَ
الْقِرَافِضِ وَالْأَحْكَامِ وَقَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى قُلُوا لَا نَفَرٌ مِنْكُمْ
فِرْقَةٌ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
لَيَبْتَغِيَهُمْ فِي الدِّينِ لَبَنٌ
قَوْمُهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ وَلَيْسَ
الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا قُلُوا
اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي
مَعْنَى الْآيَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

کتاب - خبر واحد کا بیان

باب ایک سچے شخص کی خبر پر اذان

نماز، روزے، فرائض تمام احکام میں عمل
ہونا۔ اللہ تعالیٰ سورہ توبہ میں (فرماتے ہیں ایسا
کیوں نہیں کرتے ہر فرقے میں سے کچھ لوگ نکلیں
تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس پر اپنی قوم
کو ڈرائیں تاکہ وہ تباہی سے بچے رہیں۔ ایک شخص
پر بھی طائفہ کا لفظ صادق آتا ہے جیسے (سورہ حجرات
کی) اس آیت میں فرمایا اگر مسلمانوں کے دو طائفے
لڑیں اور اس میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں
جو آپس میں لڑیں (گویا ایک ایک شخص بھی طائفہ ہوا)
اور (اسی سورت میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانوں
(جلدی مت کیا کرو) اگر تمہارے پاس کوئی فاسق
خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ اور اگر خبر واحد
مقبول نہ ہوگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص

(مفسر سابقہ) تو مسلم ہوا کہ اگر مگر کہنا مطلقاً منع نہیں ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے اگر مگر سے بجا رہ وہ خاص مقاموں پر محمول ہے یعنی جب تک کہ خبر
کارا کرے اور اس پر قدرت ہو تو اسے کوئی ملے اس میں اگر مگر نہ نکالے دوسرے جب کوئی مصیبت پیش آئے کچھ نقصان ہو جائے تو اللہ کی تقدیر اور اس کا ارادہ
سے کچھ اس میں بھی اگر مگر نہ نکالنا اور لوں کہنا اگر ہم ایسا کرتے تو یہ آفت نہ آتی، منع ہے کیونکہ اس میں تقدیر الہی ہے۔ اعتمادی اور اس کی تدبیر پر بھی مگر نہ نکالنا ہے
۱۱۸۸ (حواشی متعلقہ صفحہ ۱۱۸۸) ۱۱۸۸ جن کو اصطلاح مجتہدین میں خبر واحد کہتے ہیں اکثر صحیح حدیثیں اس قسم کی ہیں کہ ان کو ایک یا دو حدیث یا ایک
یا دو تواتر سے روایت کیے خبر واحد کا جب راوی صحیح اور ثقہ اور معتبر ہو تو اس کا قبول کرنا تمام اماموں نے واجب رکھا ہے اور ہمیشہ قیاس کو
ایسی حدیث کے مقابل ترک کر دیا ہے بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے تو اور زیادہ احتیاط کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ مرسل اور ضعیف حدیث یہاں تک کہ
صحابی کا قول بھی حجت ہے اور قیاس کو اس کے مقابلے میں ترک کر دیں گے اللہ تعالیٰ ائمہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو جزائے خیر دے وہ سچے اور صحیح اہل سنت
کے پیشوا تھے ۱۲ منہ ۱۱۸۸ اس آیت سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلا ہے کیونکہ طائفہ ایک شخص کو بھی کہہ سکتے ہیں اور بعض فرقہ میں یہ راوی

إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَتُّوا
أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِمِثْلِهِ وَ
كَيْفَ بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمْرَأَةً وَاحِدًا
بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ
مِّنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ -

۶۷۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَخْرُمَةَ
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتِحَ
شِدْبَةُ مُتَقَارِبُونَ فَأَقْبَمْنَا عِنْدَ عَشِيرَتِهِ
لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَقِيقًا فَلَمَّا طَلَعَ أَقْبَمْنَا شَتْمَيْنَا
أَهْلَنَا أَوْ قَدْ أَشْتَقْنَا سَأَلْنَا عَنْ تَوَكُّفِ
بَعْدَ نَا فَأَخْبَرَنَا قَالَ ارْجِعُوا إِلَى
أَهْلِيكُمْ فَأَقِمُوا فِيهِمْ وَعَلِمُوهُمْ
وَمُرُوهُمْ وَذَكَرْ أَسْيَاءَ أَحْفَظْهَا
أَوْ لَا أَحْفَظْهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي
أُصَلِّي فَإِذَا أَحْضَرَتِ اللَّيْلُ فَلْيُؤَدِّنْ
لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ -

۶۷۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ

کو حاکم بنا کر اگر اس کے بعد دوسرے شخص کو کیوں
بھیجتے اور یہ کیوں فرماتے کہ اگر پہلا حاکم کچھ بھول
جائے تو دوسرا حاکم اسے مسنون طریقے پر لگا دے گا۔

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از الزیوب از ابو قلابہ) مالک

ابن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم چند نوجوان ہم عمر (اپنی
قوم کی جانب سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے بیس راتیں آپ کے مہمان رہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نہایت نرم دل تھے آپ جب یہ سمجھے کہ ہم اپنے گھروں
کو جانا چاہتے ہیں تو دریافت فرمایا کہ تم لوگ (گھروں میں)
کس قسم کے عزیز چھوڑ آئے ہو؟ ہم نے بیان کیا۔ آپ نے
فرمایا اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ وہیں جا کر رہو اور اپنے
لوگوں کو تعلیم اسلام دو، فرائض و اجبات نیک اعمال کا حکم دو
ابو قلابہ کہتے ہیں مالک بن حویرث نے اور کئی باتیں بیان

کیں جن میں سے کچھ یاد میں کچھ یاد نہیں۔ آپ نے فرمایا
جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اس طرح نماز پڑھتے رہنا
اور جب نماز کا وقت آجائے اس وقت تم میں سے ایک
شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

(از مسدد از یحییٰ از ابی عثمان) ابن مسعود رحمہ

لہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگر نیکو اور سچے شخص کوئی جلائے قہر کو مان لینا چاہے اس میں تحقیق کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر اس کی خبر کبھی بھی
حکم جو جویدہ کی خبر ہے تو نیکو کار اور بدکار دونوں کا یکساں ہونا لازم آئے گا ابن کثیر نے کہا آیت سے یہی نکلا کہ فاسق اور بدکار شخص کی روایت کی چوٹی
حدیث تحت نہیں ہی طرح بھولنا محال کی ۱۲ منہ ۱۵ اولاس کی غلطی ظاہر کرنے اگر خیر واحد قبول کے لائق نہ ہوں تو ایک شخص واحد کو حاکم بنا کر بھیجنا
ایک شخص واحد کا دوسرے کی غلطی ظاہر کرنا اس کو ٹھیک ہستہ پر لگانا اس کے کچھ معنی نہ جوتے ۱۲ منہ ۱۵ ترجیح باب اس سے نکلا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے
ایک شخص اذان دے تو مسلم ہو اگر ایک شخص کے اذان دینے پر لوگوں کو عمل کرنا اولسا پڑھ لینا درست ہے آخر یہ خبر خدا واحد ہے ۱۲ منہ

الْجُمُعِيَّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ إِذَا نُبِلَ مِنْ سَكْرَةٍ
فَاتَهُ يَوْمُ ذَنْبٍ أَوْ قَالَ يَتَادَى لِيَرْجِعَ
قَاتِمُكُمْ وَيُنْبِتَهُ تَاتِمُكُمْ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ
أَنْ يَقُولَ هَكَذَا أَوْ جَمَعَ يَحْيَى كَقِيْدِهِ
حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا أَوْ مَدَّ يَحْيَى إِصْبَعِيْهِ
السَّابِتَيْنِ -

۶۴۴۳ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ بَلََا يَتَادَى بِلِيلٍ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا
حَتَّى يَتَادَى ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ -

۶۴۴۴ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
خَمْسًا فَقِيلَ أَرَيْدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا
ذَاكَ قَالُوا أَصَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَبَّلَ مَجْدُودًا
بَعْدَ مَا سَلَّمَ -

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان
سن کر سحری کا کھانا نہ بند نہ کیا کرو کیونکہ وہ اذان اس لئے
جلدی دیتے ہیں کہ جو شخص نماز شب میں کھڑا ہے وہ (ذرا
آرام یا کھالے پینے کے لئے) لوٹ جائے اور جو سو رہا ہے وہ
(تہجد کے لئے) جاگ اٹھے اور فجر (صبح صادق) اس طرح
(لمبی دھاری) نہیں ہوتی۔ یحییٰ بن سعید نے اپنی دونوں پتیلیاں
ملا کر بتایا جب تک اس طرح سے روشنی نہ ہو جائے۔ یحییٰ
نے کہنے کی دونوں انگلیوں کو بھلا کر بتایا

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ
بن دینار) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بلال تورات رہے ہی اذان کہہ دیتے ہیں
تم اس وقت تک کھاپی سکتے ہو جب تک عبد اللہ ابن کثوم
اذان دے۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از حکم از ابراہیم از طلحہ) حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھولے سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں (جب سلام
پھیرا) تو لوگوں نے کہا کیا نماز بڑھ گئی (چار سے پانچ رکعتیں
ہو گئیں) آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا
آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں چنانچہ آپ نے سلام کے بعد
(سجدہ سہم) دو سجدے کئے۔

لہ یعنی جوڑے آسان کے کتابے کتابے پہلی پہلی ۱۲ منہ ۱۲ منہ ترجمہ اب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے صرف ایک شخص بلال یا عبد اللہ بن کثوم کی اذان کو
کافی سمجھا ۱۲ منہ ۱۲ منہ اگرچہ ان روایات کی تطبیق ترجمہ اب سے مشکل ہے کیونکہ یہ کہنے والے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں کچھ آدمی ملوم ہوتے ہیں لیکن امام بخاری
نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا جس کو خود انہوں نے کتاب الصلوٰۃ اب اذان صلی خمسین روایت کیا اس میں
صیغہ مفردوں ہے قال صلیت خمسًا تو اب کی مطابقت حامل ہو گئی اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے کہنے پر عمل کیا حافظ نے کہا
اس شخص کا نام سلام نہیں ۱۲ منہ

۶۴۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ اسْتِثْنَيْنِ فَقَالَ
لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَمْ كَسَيْتَ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ
فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ
مِثْلَ سَجُودٍ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ
كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودٍ ثُمَّ رَفَعَ -

۶۴۴۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَدَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ وَفُضِّلَتْ
الصُّبُورُ إِذْ جَاءَ هُمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُتِيَ عَلَيْكَ
اللَّيْلَةُ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ
الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ
وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدْرَأُوا
إِلَى الْكُعْبَةِ -

۶۴۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

(از اسماعیل از مالک از ایوب از محمد بن سیرین) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز (خدا کی جانب سے) کم کر دی
گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا ذوالیدین
سچ کہتا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں تب آپ نے کھڑے
ہو کر مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام (ایک طرف) پھر پھر اللہ اکبر
کہہ کر حسب معمول ایک سجدہ کیا یا اس سے کچھ لمبا پھر سجدے
سے سر اٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ ویسا ہی کیا پھر
سر اٹھایا۔

(از اسماعیل از مالک از عبد اللہ بن دینار) حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ صبح کی نماز مسجد
قبا میں پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا
رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور آپ
کو (نماز میں) کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے یہ سنتے ہی
(عین نماز میں) انہوں نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا پہلے ان کے
منہ شام کی طرف تھے چنانچہ گھوم کر کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔

(از یحییٰ از وکیع از اسرائیل از ابواسحاق) براء بن

لہ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کیوں کہ آپ نے ذوالیدین کیلئے ایک شخص کا بیان منظور کر لیا اور دوسرے لوگوں سے پوچھا تو کیا وہ مضبوطی کے لئے
اگر ایک شخص کی خبر قابل لحاظ نہ ہوتی تو آپ ذوالیدین کے کہنے پر کچھ خیال ہی نہ دیتے ۱۲ منہ ۱۱ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ایک شخص کی خبر پر مسجد
قبا والوں نے عمل کیا ۱۲ منہ ۱۱ صحابہ کرام میں باہمی جذبہ اعتماد اس قدر مضبوط تھا کہ نماز ہی میں ایک شخص کے کہنے پر منہ پھیر لیا صحابہ
کرام کی شان ہی تھی رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ عبد الرزاق -

عَنْ إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ
 قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى فَوَيْتُ الْمُقَدِّسِينَ
 سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَ
 كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُؤَوِّجَهُ إِلَى الْكُعْبَةِ فَأَتَى
 اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي
 السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا
 فَوُجَّهَ فَوُجَّهَ الْكُعْبَةِ وَصَلَّاهُ مَعَ رَجُلٍ
 الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ
 الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ كَيْشَ هَذَا أَتَى صَلَّيَ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَأَنحَرُوا
 وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَواتِ الْعَصْرِ
 ۶۷۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ
 حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا
 عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ
 شَرَابًا مِنْ قُضْيَةٍ وَهُوَ تَنْزِيلُ فَبَاءَهُمْ
 أَنِ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ
 أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجُودَارِ
 فَاكْبِرْهَا قَالَ أَنَسُ فَقُمْتُ إِلَى مِصْرَافٍ

عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ میں تشریف لائے تو سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے مگر آپ کی خواہش یہ تھی کہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی) یہ آیت نازل کی، ہم آپ کا آسمان کی طرف متواتر منہ اٹھانا دیکھ رہے ہیں آپ جو قبلہ پسند کرتے ہیں ہم وہی عنایت کریں گے (غرض کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہو گیا) ایک شخص نے آپ کے ساتھ نماز عصر پڑھی (جو کعبہ کی طرف رخ کر کے پڑھی گئی) پھر انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے اس کا گذر ہوا (جو نماز عصر بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے تھے) رکوع میں تھے اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو چکا، یہ سنتے ہی رکوع ہی کی حالت میں وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

(از یحییٰ بن قزعة از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ثواب حرام ہونے سے پہلے) ابو طلحہ انصاری، ابو عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو کعبہ کی شراب پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا بیشک شراب حرام قرار دے دی گئی، چنانچہ اسی وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا انس اٹھ اور شراب کے یہ سب مثلے توڑ ڈال۔ انس کہتے ہیں میں ایک ہاون دستہ لے کر اٹھا اور نیچے کی طرف اس سے مار مار کر سب مثلے توڑ ڈالے (شراب بہ گیا)

لے یہ واقعہ تحویل قبلہ کے پہلے دن عید بنی ماریہ یعنی مسجد قبلتین کا ہے یعنی ۱۲ ایاتوں میں ظہر کی نماز مذکور ہے اور اس کی حدیث کا واقعہ دوسرے روز کا ہے قیام کا ہے تو دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہا باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ ۱۲ مطابقت باب یہ ہے کہ خبر واحد پر اعتبار کیا ۱۲ منہ

لَنَا قَفَرٌ بَيْنَهُمَا يَا سَفْلَهُ حَتَّى افْتَكَسَرَتْ.

۶۷۴۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

صَلَةَ عَنْ حَدِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هُلَّ لِحُجْرَانِ لَا يَبْعَثَنَّ

إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ

لَهَا أَهْلَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ.

۶۷۵۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَلْبَةَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينٌ هَذِهِ

الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

۶۷۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى

ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ

الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَقْبِيَّتُهُ بِمَا يَكُونُ

مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَأَى غَيْبُتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ بن حجاج از ابوالسحاق از سلمہ)

حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اہل بخران سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک ایسے

امین کو بھیجوں گا جیسا کہ امین ہونا چاہیے یعنی انتہائی دیانتدار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام منظر رہے دیکھیں آپ

کے بھیجے میں چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

کو بھیجا۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از خالد از ابوقلابہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہر امت کا ایک امین (معتقد علیہ) شخص ہوتا ہے اور

اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہے۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از یحییٰ بن سعید از

عُبَید بن حنین از ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں ایک انصاری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس

سے غیر حاضر رہتا تو میں حاضر رہتا اور جوابات آپ کی سنتا

یا دیکھتا اسے مطلع کر دیتا، اس طرح میں جب کبھی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے غیر حاضر ہوتا تو وہ (انصاری)

موجود رہتا اور جوابات آپ کی سنتا یا دیکھتا اس سے مجھ

مطلع کر دیتا۔

مجلس میں نہایت اہمیت کی کیا یا نہ ان شخص کو ہمارے ساتھ بھیج دیکھئے ۱۲ منہ سکھایا امانت داری اور امانت داری میں خود دیکھ گواہ سے صحابہ

امان دہتے مگر ان کا درجہ اس خاص صفت میں بہت بڑھا ہوا تھا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جو حیا و شرم میں اور حضرت علیؑ کا شجاعت میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَنِّي بِمَا يَكُونُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا
فَأَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَإِذَا دَوَّ
أَن تَدْخُلُوهَا فَقَالَ الْخُرُونِ اسْمَا
فَرَوُكَا مِنْهَا قَدْ كَرَوَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا
لَوْ دَخَلُوهَا لَمَيزَا أَوْافِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
وَقَالَ لِلْآخَرِينَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ
إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

۶۴۵۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ
خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از زبید از سعد بن عبد اللہ
از ابو عبد الرحمن) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار لشکر کا سردار ایک شخص کو متعین
فرما کر روانہ فرمایا اس نے وہاں پہنچ کر آگ روشن کی اور لشکر
کو حکم دیا کہ اس میں کود پڑیں، بعض تو ان میں سے تیار ہو گئے
اور بعض نے کہا ہم تو آگ سے محفوظ رہنے کے لئے ہی اسلام
لائے ہیں، چنانچہ بارگاہ نبوت میں یہ اطلاع ہوئی آپ نے
آگ میں کودنے کا ارادہ کرنے والوں سے فرمایا اگر تم لوگ کہیں
کود پڑتے تو قیامت تک اس میں جلتے رہتے (قبر میں ہی عذاب
ہوتا رہتا) اور جو لوگ نہیں کودنا چاہتے تھے ان سے فرمایا
اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے
اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شرع کے موافق ہو۔
(از زہیر بن حرب از یعقوب بن ابراہیم از والدش
از صالح از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت ابو
ہریرہ اور زبید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو شخص حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تکرار پیش کیا
دوسری سند (از ابوالیمان از شعیب از زہری از
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) حضرت ابو ہریرہ رضی

لہ یہ حدیث اوپر کتاب التفسیر میں قول کے ساتھ گندھکی ہے یہاں اس لئے لاف کہ اس سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلنا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس
کی خبر پر اعتماد کرتے اور وہ ان کی خبر پر اعتماد کرتا ۱۲ منہ ۱۱۱۱ باقی خدا و رسول کے حکم کے خلاف کسی کا حکم نہ ماننا چاہیے بادشاہ جو یا وہ سب چھپر ہو سب ہمارا بادشاہ
حقیقی اللہ ہے یہ دنیا کے جھوٹے بادشاہ گویا گھڑیوں کے بادشاہ ہیں یہ کیا کر سکتے ہیں بہت بڑا تو دنیا کی چند دھندہ زندگی طے لے گئے وہ بھی جب بادشاہ حقیقی چاہے گا
وہ ایک بال بھی ان سے بڑا نہیں ہو سکتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں نکلتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز یا قوں میں مردانہ اطاعت
کا حکم دیا حالانکہ وہ ایک شخص ہوتا ہے دوسرے یہ کہ بعض صحابہ نے اس کی بات سنی اور آگ میں بھی گھسنا چاہا ۱۲ منہ ۱۱۱۱ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سردار کی اطاعت کہنے کا حکم دیا تھا ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ
 أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُسَيْبَةَ
 ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ بَيْنَمَا
 نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَقْضِي لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ
 مَدِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِي لَهُ بِكِتَابِ
 اللَّهِ وَأَذِنَ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ
 عَسِيفًا عَلَى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ
 فَوَلِي يَا مَرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي
 الرَّجْمَ فَاقْتَدَيْتُ مِنْهُ مِائَةً مِنَ الْغَنَمِ
 وَوَلَيْدَةً ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي
 أَنَّ عَلَى أَمْرَاتِهِ الرَّجْمَ وَاشْتَأَى عَلَى ابْنِي
 حَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ الَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَضْيِيقُ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ
 فَرُدُّوهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَاعْلَنِي حَلْدُ
 مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا
 أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ فَأَعْدَى مَرَأَةً
 هَذَا أَفَلَا أَعْرِفْتَ فَأَرْجَمَهَا فَعْدَا عَلَيْهَا
 أُنَيْسٌ فَأَعْرِفْتَ فَرَجَمَهَا -

کہتے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر
 تھے، اتنے میں ایک اعرابی آکر کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی
 کتاب کے مطابق اس کا فیصلہ فرما دیجئے پھر اس کا عریت
 کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے مطابق
 اس کا فیصلہ فرما دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ مقدمہ کی
 تفصیل بیان کروں، آپ نے فرمایا بیان کر۔ عرض کیا یا رسول
 خدا میرا بیٹا اس کے پاس ملازم تھا اس نے اس کی بیوی
 کے ساتھ زنا کیا، لوگوں نے کہا کہ تیرا بیٹا سنگسار کیے جانے کے
 قابل ہے چنانچہ میں نے سو بھجریاں اور ایک لونڈی اسے دیکر
 اپنے بیٹے کو چھڑا لیا بعد ازاں میں نے علماء سے مسئلہ دریافت
 کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کی بیوی سنگسار کی جائے گی اور
 تیرے بیٹے پر سو درے پڑیں گے، ایک سال کے لئے جلاوطن
 بھی کیا جائے گا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تفصیل
 سن کر فرمایا خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم
 دونوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کرتا ہوں اور
 وہ یہ کہ بھجریاں اور لونڈی تو واپس لے لے اور تیرے بیٹے
 پر سو درے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن بھی ہوگا
 آپ نے (انہیں رضے) فرمایا اے انیس صبح اس دوسرے
 شخص کی بیوی کے پاس جا کر پوچھ اگر وہ زنا کا اقرار کرے
 تو اسے سنگسار کر ڈال، انیس صبح کو اس عورت کے پاس
 گئے، اس عورت نے زنا کا اقرار کیا، انیس رضی اللہ عنہ نے
 اسے سنگسار کر ڈالا۔

اب کی مطابقت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص واحد انیس کو حکم دیا اس نے حکم نہ سنی یعنی جیم باری کیا بعضوں نے کہا آپ نے فریق کی جو ایک نہ تھا تھا بات قبول کی کہ تصدیق
 فرمائی اہم اہم یہ فرمایا خیر واحد انیس کی کہ ایک یہ کہ قرآن سے موافق ہو دوسرے کہ اس میں قرآن کی تفصیل ہو تیسری کہ اس میں ایک نیا حکم ہو جو قرآن میں نہیں ہے ہر مان میں
 کا اتباع واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا امر کا حکم دیا پس اگر شرعاً واحد ہی قابل قبول ہو جو قرآن نے موافق ہے

بَابُ ۳۸۲۲ بَعَثَ النَّبِيُّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً

وَحَدَّةً -

۶۷۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَرِّكِ

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبَا

يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرَ ثُمَّ

نَدَبَهُمْ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرَ ثُمَّ نَدَبَهُمْ

فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرَ ثَلَاثًا فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ

حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ

حَفِظْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُبَرِّكِ وَقَالَ لَهُ الْيُوسُفُ

يَا أَبَا جَعْفَرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَوْمَ

يُحِبُّهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ

فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ

بَيْنَ أَحَادِيثِ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ

لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الشُّرُوحَ يَقُولُ يَوْمَ قَرْظَةَ

فَقَالَ كَذَّاءُ حَفِظْتُهُ مِنْهُ كَمَا أَتَاكَ

جَابِرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ

يَوْمٌ وَاحِدٌ وَتَبَسَّحَ سُفْيَانُ -

بَابُ أَخْبَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَازِيرَ

كُفَّارِ كِي خَيْرَ لَانِي كِي لِي تَنَاهَا بِيحْنَا .

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابن منکدر) حضرت

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو بلایا تو سب سے

پہلے زبیر حاضر اور تیار ہوئے۔ پھر بلایا تو وہی پہلے آئے

سہ بارہ بلایا تو وہی پہلے آئے، تین بار ایسا ہی ہوا آخر

آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق

زبیر ہے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو

محمد بن منکدر سے یاد کیا اور محمد بن منکدر سے ابوبختیاری

نے کہا اے ابوبکر (یہ محمد بن منکدر کی کنیت ہے) آپ جابرؓ

کی نقل کردہ احادیث لوگوں کو سنائیے لوگوں کو یہ بات بہت

پسند ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی احادیث آپ سے سنیں انہوں

نے اس محفل میں بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے

یہ حدیث بیان کی ہے۔ پچھلے در پچھلے (چار) احادیث بیان

کیں ان میں کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

علی بن مدنی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان

نور کی اس حدیث میں یوں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنی قریظہ کے دن ایسا فرمایا (لوگوں کو بلایا تو پہلے زبیرؓ آئے) سفیان بن عیینہ نے کہا میں تو محمد بن منکدر سے اس طرح سنا جیسے تم اس وقت

میرے سامنے بیٹھے ہو محمد بن منکدر نے یہی لفظ کہا خندق کے دن پھر سفیان بن عیینہ نے کہا خندق کا اور بنی قریظہ کا دن ایک ہی تھا اور مسکرائے۔

۱۔ بنی قریظہ کے دن سے وہ دن مراد ہے جب جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی خبر لانے کے لئے فرمایا تھا وہ دن مراد نہیں ہے جب بنی قریظہ کا

محاصرہ کیا اور ان سے جنگ شروع کی کیونکہ یہ جنگ جنگ خندق کے بعد ہوئی جو کئی دن تک جاری رہی تھی باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیلئے

ایک شخص زبیر کو خبر لانے کے لئے بھیجا اور ایک شخص کی خبر قالیو اعمام بھی ۱۲ منہ

باب ۳۸۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا

أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ فَادْخُلُوا مِنْ

لَهَا وَاحِدًا حَازَ-

۶۷۵۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي

عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَآمَرَ فِي

مُحِيطِ الْبَابِ فَبَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ

اُذْنُ لَكَ وَكَبِيرُهُ بِالْحِجَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ

ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ اُذْنُ لَكَ وَكَبِيرُهُ

بِالْحِجَّةِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ اُذْنُ

لَكَ وَكَبِيرُهُ بِالْحِجَّةِ-

انہیں بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری سنا دے

۶۷۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَدَلٍ عَنْ

يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ

عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُوعَةٍ لَهُ

وَعَلَامَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَسْوَدَ عَلَى رَأْسِهِ لَدَى رَجُلَةٍ فَقُلْتُ قُلْ

هَذَا أَعْمَرُ بْنُ النُّحَاطِ فَإِذْ نِلَى-

باب الله تعالى کا (سورہ احزاب میں) ارشاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بغیر اجازت

نہ جایا کرو۔ ظاہر ہے کہ اجازت کے لئے ایک

شخص کا بھی اذن دینا کافی ہے

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از ابو عثمان)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور حجہ سے فرمایا تم

پھر دو (بغیر اجازت کوئی نہ آئے) اتنے میں ایک شخص آئے

اجازت طلب کی آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے اور

جنت کی بشارت سنا دے۔ وہ شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے (ان کے لئے بھی)

آپ نے فرمایا انہیں بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری

سنا دے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ نے فرمایا

(از عبد الغریز بن عبد اللہ از سفیان بن بلال از یحییٰ)

از عبید بن حنین از ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت عمر رضی

کے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوا۔ آپ بالا خانے پر تشریف فرما تھے، ایک حبش غلام بیٹھی

پر درباری کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا جا کر عرض

کر کہ عمر (رضی اللہ عنہ) حاضر ہے چنانچہ آپ نے اجازت

دی

ملہ جمہور کا یہ قول ہے کہ نہ کہ آیت میں کوئی قید نہیں کہ ایک شخص یا اتنے شخص اجازت دیں بلکہ اذن کے لئے شخص غیر عادل کا بھی اجازت دینا کافی ہے کیونکہ

ایسے معاملوں میں جو بڑے بولنے کا دستور نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے ایک شخص یعنی ابو موسیٰ کی اجازت کو کافی سمجھا

۱۴ یہ خبر سن کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ۱۲ منہ ۱۳ تو ایک شخص کی اجازت کافی ہوئی اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

باب ۳۸۲۶ مَا كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ
مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا
بَعْدَ وَاحِدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ بِكِتَابَةٍ إِلَى
عَظِيمِ بَصْرَى أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَى
قَيْصَرَ

۶۷۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
بِكِتَابَةٍ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهَا
إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعَهَا عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ
إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ
أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدْ عَاوَيْتُمْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَرِّقُوا
حُلَّ مُسَرَّقٍ -

باب ۳۸۲۷ أَخْفَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِيَّةَ لَبَدٍ رُغِي

نَابٍ أَوْ قاصدٌ بَهِجَةٍ .
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ کلبی کو اپنا خط دے کر
رئیس بصری کی طرف بھیجا تاکہ وہ قیصر روم کے پاس
پہنچا دے یہ

رازیکی بن بکیر ازلیث از یونس از ابن شہاب از
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کسریٰ کے
نام بھیجا، آپ نے عبد اللہ بن حذافہ سے فرمایا یہ خط رئیس
بحرین کو پہنچا تاکہ وہ کسرے کے پاس پہنچا دے چنانچہ جب
یہ خط کسریٰ کے پاس پہنچا اس نے پڑھ کر بھاڑ ڈالا۔
زہری کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے اس
حدیث میں اتنا اضافہ کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایرانوں کے لئے بد دعا دی الہی انہیں سب بالکل ٹکڑے ٹکڑے
کر دے یہ

اس کا نام حارث بن ابی شمر تھا ۱۲۸ منہ ۱۷ اور عاتق بن ابی بلتعہ کو خط لے کر مرقس بادشاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا یہ خط اب تک موجود ہے اس کی کتبہ تصویریں
اس نائے میں شائع ہوئی ہیں اور شجاع بن ابی شمر کو بلقار کے حاکم کے پاس بھیجا ۱۲۸ منہ ۱۷ خط لے کر مرقس کے لئے ان کی حکومت کا نام و نشان دینے کے لئے بھیجا ایسا ہی ہوا ان
دلوں کی سلطنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بالکل نیست و نابود ہو گئی اور پھر آج تک پارسوں کو سلطنت نصیب نہیں ہوئی جہاں ہیں دوسروں کی رعیت
ہیں ان کی شہزادیاں تک قید ہو کر مسلمانوں کے تصرف میں آئیں اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہوگی کسریٰ پر ہونا ایک چھوٹے سے ٹکڑے زمین کا بادشاہ ہو کر یہ دماغ
دھنسا تھا کہ پروردگار عالم کے محبوب کا خط جو آٹھ لاکھ پونے دو لاکھ تھا اس نے حقیر جان کر بھاڑ ڈالا جس کی سزا یہ تھی۔ دنیا کے بادشاہ در حقیقت طاقتور ہیں معلوم نہیں انہیں نہیں
کیا سمجھتے ہیں کہو جیسے تم ویسے ہی خدا کی دوسری مخلوق تم میں کیا مل دیکھتے ہیں جو جو دنیا میں علم کی ترقی ہوتی جاتی ہے تو ان بادشاہوں کے ناک کے کڑے پھرتے جاتے
ہیں اور اب زمانہ ایسا آگیا ہے کہ کوئی ان جاہل بادشاہوں کو ایک کوئی برابر بھی نہیں پوچھنے کا عظمت اور عزت کا تو کیا ذکر ہے ۱۲۸ منہ

۶۷۵۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذُنُ
فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلَيْتَمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ
لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ.

بَابُ ۳۸۲ وَمَاةُ التَّوَصُّعِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَوَدَّ الْعَرَبِ
أَنْ يُبَكِّعُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ قَالَ
مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

نقل کیا (یہ حدیث موصو! گد رکھی ہے۔)

۶۷۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ
أَخْبَرَنَا التَّضَرُّقُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي جُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُ فِي
عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ إِنَّهُ وَفَدَّ عَبْدِ الْقَيْسِ
لَمَّا آتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مِنَ الْوَفْدِ قَالُوا رُبْعَةٌ قَالَ
مَوْحِبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا
وَلَا نَدَايَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ فَفَرَّقَنَا بِأَمْرِ

(از مسدد از یحیی از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع رضی

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی اسلم کے ایک
شخص سے عاشورے کے دن فرمایا لوگوں میں یہ منادی
کر دے آج جس نے کچھ کھالیا وہ بقیہ دن کچھ نہ کھائے
(احترام کرے) اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزے کی
نیت کرے۔

بَابُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

عرب کے اہلچوں کو یہ حکم دینا کہ جنہیں تم اپنے
مملک میں چھوڑ آئے ہو انہیں (دین کی باتیں) پہنچا
دینا۔ اسے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے

(از علی بن جعد از شعبہ)

دوسری سند (از اسحاق از نصر از شعبہ) ابو جہرہ کہتے ہیں ابن
عباس رضی اللہ عنہا مجھے اپنے پلنگ پر بٹھا لیتے ایک بار
مجھ سے کہنے لگے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا
تم کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا قبیلہ رومیہ
سے (قبیلہ عبد القیس اس کی شاخ ہے) آپ فرمایا مرحبا
(خوش آمدید) تم نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ۔

۱۲۔ ترجمہ باب اس سے یہ نکلا کہ آپ نے ایک ہی شخص کو اپنی طرف سے اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے دینہ ذلیل ہوتے قید ہوتے ۱۲۔
۱۳۔ ہم ہر وقت آپ کے پاس آ نہیں سکتے ۱۳۔

تَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَتُخْبِرُهُ مَنْ وَكَلَهُ قَاتَا
فَسَأَلُوا عَنْ الْأَشْرَبَةِ فَهَمُّ عَنْ
أَرْبَعٍ وَأَمْرُهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمْرُهُ بِالْإِيمَانِ
بِاللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ
بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَرَأَى زَكَاةَ الزَّكَاةِ وَأَطْعَمَ
فِيهِ صِيَامَ رَمَضَانَ وَقُوَّتُوا مِنْ الْمَعَاصِمِ
الْخُمْسَ وَنَهَاهُمْ عَنِ الذُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ
وَالْمُرْقَةِ وَالتَّقْيِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُفَكِّرُ
قَالَ احْفَظْهُنَّ وَأَبْلِغْهُنَّ مَنْزِلَهُنَّ
آپ نے انہیں کہہ دے کہ برتن سبز لکھی، رال کے برتن اور گریڈی ہوئی لکڑی کے برتن کے استعمال سے منع فرمایا بعض روایات میں
نیز کہ بجائے قمر کا لفظ ہے یعنی قار کا ہوا قاروہ روغن ہے جو کشتیں پر ملا جاتا ہے آپ نے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے اہل وطن کو بھی سمجھا دو یہ

باب ۳۸۲ خیر المرافة

الواحدة -

۶۷۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ ثَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ
لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ
ابْنَ عَمْرِو قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ

(از محمد بن ولید از محمد بن جعفر از شعبہ) ثوبہ عنبر کی کہتے ہیں
مجھ سے عامر بن شعبی نے کہا آپ کو معلوم ہے امام حسن بصری
رحمہ اللہ کتنی احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسل)
نقل کرتے ہیں؟ میں تو دو داڑھائی برس عبد اللہ بن عمر شریک
صحبت میں رہا میں نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کوئی حدیث روایت کرتے نہیں سنا صرف یہی حدیث سنی کہ

لہ کہ ان میں کہا نہیں کیا ہے ۱۲ منہ ۱۰ لہ اس حدیث کا ثورہ کئی بار روایت کی ہے تو جب باب اسی فقرے سے خلاصہ کر کے لکھ دیا کہ والہ کو پہنچا دو کیونکہ یہ عام
ہے ایک شخص بھی ان میں کا یہ باتیں دوسروں کو پہنچا سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۰ اگر یہ محدث ثقہ ہو تو وہ میں واجب القبول ہے ۱۲ منہ ۱۰ یعنی ہر وقت آنا مشکل ہے

وَرَضِيفَ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَحْمِيرٍ أَوْ تَهْمٍ أَوْ مِنْ بَعْضِ زَوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَحْمٌ ضَبَّكَ أَمَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا أَوْ اطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَاكَ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ جن میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک گوشت کھانے کو تھے کہ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ (ام المؤمنین) میں سے تھیں رضی اللہ عنہا نے پکار کر کہا یہ گوہ کا گوشت ہے، یہ سن کر وہ رک گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ گوہ حلال ہے یا یوں فرمایا اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ جانور میری خوراک نہیں (مجھ سے کھانے سے کچھ نفرت آتی ہے)۔

يُسْحَرُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

کتاب الاعتصام

باب ۲۸۹ الاعتصام بالكتاب والسنة -

۶۷۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْعِرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعَسْرِيَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ

شرع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں
قرآن و سنت پر مضبوطی سے عمل کرنا

باب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر سختی سے عمل پیرا ہونا۔

(از حمیدی از سفیان از مسعر وغیرہ از قیس بن مسلم) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا امیر المؤمنین آپ کے قرآن میں الیوم اکملت کم دینکم الیہ ایک آیت ہے اگر یہ آیت یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس کے یوم نزل کو یوم عید مقرر کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز نازل ہوئی۔

لہ شعبی را یہ طلب نہیں کر سکا واللہ حسن یہی جو نے میں کلان کا مطلب یہ ہے کہ من بعدی حدیث بیان کرنے میں بہت جرأت کرتے ہیں حالانکہ وہ تابعین میں سے ہیں صحابی ہرگز بہت کم حدیثیں بیان کرتے تھے ۱۲ منہ ۱۵ وغیرہ سے شاید سفیان ثوری راہل اہل حدیث کو یہ تکلام احمد نے اس حدیث کو انہی کے طریق سے نکالا ۱۲ منہ

نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا
لَا تَخْذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْنِدَ أَفْقَالَ عُمُرٍ
إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا يَوْمَ تَزَلُّ هَذِهِ الْأُيُةُ
تَزَلُّ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ مُجْمَعَةٍ سَمِعَ
سُفْيَانُ مِسْعَدًا وَمِسْعَرُ قَيْسًا وَقَيْسُ
طَارِقًا -

۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ
عُمَرَ الْغَدَّ جَبْنَ بَايَعِ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ
وَأَسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَمَّا
بَعْدُ فَأَخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَكَ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ
وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ
رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى
اللَّهُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں سفیان بن عیینہ نے
بحوالہ مسعر از قیس از طارق روایت کی ہے -

(از یحییٰ بن جبیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کا وہ خطبہ سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وصال کے دوسرے روز انہوں نے ارشاد فرمایا جب مسلمانوں
نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی حضرت عمر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معبر پر چڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے خطبہ سننے سے پہلے انہوں نے تشہد پڑھا پھر کہنے لگے اللہ
تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے وہ نعمتیں زیادہ پسند کیں جو اس
کے پاس ہیں (یعنی آخرت کی) بہ نسبت ان نعمتوں کے جو تمہارے
پاس دنیا میں ہیں اور یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کے ذریعے
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سیدھا راستہ دکھایا تو اسے (مضبوط) پکڑے
رہو تم سیدھا راستہ حاصل کر لو گے یعنی وہ راستہ جو اللہ نے اپنے رسول کو بتایا ہے

۱۔ تو اس دن مسلمانوں کی دو عیدیں یعنی عرفہ اور جمعہ تھیں اور اتفاق سے یہ دو دن صلاہ اور حجوس کی عیدیں بھی اسی دن آگئی تھیں اس سے پیشتر کبھی ایسا نہیں
ہوا تھا ۱۲۔ حدیث میں عن ابن عمر کے ساتھ روایت تھی اس لئے امام بخاری نے سنہ ۱۲ کی تصریح کر دی اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
امت محمدیہ پر اس آیت میں احسان جنایا کر میں نے آج تمہارا دین پورا کر دیا اپنا احسان تم پر کیا کر دیا ہے جب ہی ہو گا کہ امت اللہ اور رسول کے احکام پر قائم
رہے قرآن و حدیث کی پیروی کرتی رہے ۱۳۔ اگر قرآن کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے قرآن کا مطلب حدیث سے کھلتا ہے تو قرآن اور حدیث ہی دین
کی پہلیں ہیں ہر مسلمان کو ان دونوں کو پکھڑنا چاہیے پکھڑنا اور انہی کے موافق اعتقاد اور عمل کرنا ضرور ہے جس شخص کا اعتقاد یا عمل قرآن یا حدیث کے موافق
نہ ہو وہ بھی اللہ کا ولی اور قرب بند نہیں ہو سکتا اور نہ ہی شخص میں جتنا اتباع قرآن و حدیث زیادہ ہے اتنا ہی ولایت میں اس کا درجہ بلند ہے مسلمانو! جو کچھ
رکھو کہ موت سر نہ پکڑی ہے اور آخرت میں ہو رد کا رادہ اپنے پیغمبر کے سامنے حاضر ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ تم دلوں شرمسار ہو اور اس وقت کی شرمندگی کھانا کھانہ
دیگی۔ دیکھو یہی قرآن اور حدیث کی پیروی تم کو نجات دلوانے والی اور تمہارا بے پناہ دے لئے ایک عمدہ دستاویز ہے

۶۷۴۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هَمَّ نَحْنُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ -

۶۷۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا الْمُهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُغْنِيكُمْ أَوْ تَعْتَشِكُمْ بِإِسْلَامٍ وَوَيْحٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۷۴۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ مَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ وَأَقْرَبَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا أَسْطَنَتْ بَاب ۳۸۳۰ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَائِعِ

النَّكَمِ

۶۷۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

(از موسی بن اسماعیل از وہیب از خالد از عکرمة ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یوں دعا کی یا اللہ! اسے قرآن کا علم دے۔)

(از عبد اللہ بن صباح از معتمر از عوف از ابوالمہال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تمہیں غنی یا عظیم الشان بنا دیا اور نہ اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تم ذلیل و محتاج تھے۔)

(از اسماعیل از مالک از عبد اللہ بن دینار) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد الملک بن مروان کو ایک خط لکھا، اس میں عبد الملک کی بیعت قبول کرنے کا ذکر کیا اور لکھا میں حتی الامکان آپ کے ان احکام کو سنوں اور تسلیم کروں گا جو اللہ کی شریعت اور سنت رسول کے مطابق ہوں گے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ”مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔“

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس امت کے لئے عالم ہوئے خصوصاً علم تفسیر میں تو وہ بے نظیر تھے ۱۲ منہ ۱۳ بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے ”يُنْظَرُ فِي أَحْسَنِ كِتَابٍ اِغْتِنَا بِهِ جُودِي“ ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے ان کو کہتے ہیں کہ (۱) بخاری کی ۱۲ منہ ۱۳ منہ جن کے الفاظ قلیل اور زیادہ دلیل ہوتے ہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے ”فِي الْكَلَامِ بِالْجَوَادِ“

ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابي
هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بعثت بجمع النكاح ونصرت بالشعب
وبينا انا نائم فكشفني اربعين ومائة
خارجي الارض فوضعت في يدي قال
ابو هريرة فقد ذهب رسول الله صلى
الله عليه وسلم وانتم تلغسونها او
ترعونها او تكلمة تشبهها-

۶۷۶۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد
الله قال حدثنا الليث عن سعید عن
عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال ما من انبياء
بعثوا الا اُعطي من الايات ما مثله
او من اؤامن عليه النبوة والهما كان
الذي اوتيت وحيا او حاك الله الى فارحو
الى اكلهم قايما يوم القيامة -

باب ۳۸۱ الاوتيت آية
رسول الله صلى الله عليه و
سلم وقول الله تعالى واجعلنا

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جامع
کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور میرا ربی ثمنوں
کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی ہے، ایک بار میں
سورہ اتھا میں نے خواب میں دیکھا زمین کے خزانوں کی چلیا
لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کو
روایت کر کے کہتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عقبی کی
طرف تشریف لے گئے اور تم (اے صحابہ و مسلمین) اس دنیا کے مال
و اسباب کو مرنے سے چھٹے یا چوستے ہو یا ایسا کوئی اور لفظ کہا۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از لیث از سعید از والدش)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کو کچھ آیات (معجزے) دیئے گئے جن
کے ذریعے خلق خدا کو ایمان نصیب ہوا یا خلق خدا ایمان لائی
اور مجھے (بڑا) معجزہ قرآن نصیب ہوا ہے جو اللہ نے مجھ پر نازل
فرمایا ہے (قرآن ہمیشہ زندہ رہے گا دوسرے انبیاء کے معجزات
اب ظاہر نہیں) اس لئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن
میری امت سب سے بڑی ہوگی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں
کی پیروی کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) فرمایا (کہ مسلمانوں کی

۱۷۔ حدیث میں تلغوث نہا ہے بلکہ لغوث ہے نہ کہ لغوث ہے کہتے ہیں کھانے کو میں میں

جوئے میں میں میں طرف اتفاق پڑے اس کو کھانے ہوا ترغوث نہا ہے جو رغث سے نکلا ہے عرب لوگ کہتے ہیں لغوث الخبیثی الخبیث یعنی بکری کے بچے کے پھان کا وہ دھواں
۱۸۔ مسئلہ قرآن ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی ہے آج قرآن کو قاتلے ہونے چودہ سو برس سے زیادہ ہو چکے ہیں لیکن کسی سے قرآن کی ایک سورتہ نرس نہ گئی باوجودیکہ قرآن کے فقر
میں صد مخالف اول دشمن گزرجھے اب کوئی نہ کہے کہ قرآن شہادی کی دوسے نصاریٰ کی تعداد نسبت مسلمانوں کے زیادہ ہے تو مسلمانوں کا شمار آخرت میں کیونکر نہا دھوگا
اس لئے کہ نصاریٰ جو حضرت عیسیٰ کی امت کہلانے کے لائق ہیں وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک گذر چکے۔ ان میں بھی وہ نصاریٰ جو حضرت عیسیٰ
کی پیروی پر قائم تھے یعنی تو حیدالہ کے قائل اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا بندہ اور جو خیر سمجھتے تھے ان نصاریٰ سے قیامت کے دن مسلمان کو دامن زیادہ ہوں گے اس
زانہ کے نصاریٰ در حقیقت حضرت عیسیٰ کی امت اور سچے نصاریٰ نہیں ہیں وہ صرف حضرت عیسیٰ کے اکیسوا میں انہوں نے چاہا دن بدل نکالا اور دین کے بڑے دین یعنی توحید
پی کو خراب کر دیا۔ افسوس ہی طرح ہا کہ مسلمانوں نے ہی اپنا دین بدل ڈالا اور شرک کرنے لگے اس کے بعد مسلمان بھی در حقیقت مسلمان نہیں ہیں نہ امت محمدیہ ان کا شمار ہوتا ہے

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا قَالَ أَهَكَذَا
تَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَكَ وَيَقْتَدِي
بِمَا مَن بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عُثْوَيْنَ
ثَلَاثُ أَجْزَاءٍ لِنَفْسِي وَرِثَوَانِي
هَذِهِ الشَّيْءُ أَنْ يَتَعَلَّمُوا هَا
وَكَيْسًا لَوْ اعْتَمَاهَا الْقُرْآنُ أَنْ
يَتَفَقَّهُوهُ وَكَيْسًا لَوْ اعْتَمَاهُ وَيَدُلُّ
النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَلِيلٍ

دعا یہ بھی ہوتی ہے) ”اے پروردگار ہمیں پرستہ گزار کاڑ کا
پیشوا بنا دے۔“ مجاہد کہتے ہیں امام سے مراد یہ ہوتی کہ
ہم اسلاف کی پیروی کریں اور ہماری پیروی اخلاف
کریں۔ ابن عثون کہتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں جنہیں
میں خاص طور پر اپنے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کے
لئے پسند کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ سنت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم (حدیث قولی فعلی) سیکھیں اور علماء سے
پڑھتے اور پوچھتے رہیں۔ دوسرے قرآن کو سمجھ کر پڑھیں
اور علماء سے قرآن کے مطالب کی تحقیق کرتے رہیں تیسرے یہ کہ مسلمانوں کا ذکر نہ کریں مگر خیر اور بھلائی کے ساتھ

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَمْدٍ فِي حَدِّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ
جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ
جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا فَقَالَ
هَمْسْتُ أَنْ لَا أَدْعِي فِيهَا مَصْرَاءَ وَ لَا
بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ كُلِّهِ
مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لَهُ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ
صَاحِبُهَا قَالَ هُمَا الْمَرْأَتَانِ يَقْتَدِي بِمَا

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از واصل) حضرت

ابو وائل کہتے ہیں میں ایک دن شیبہ بن عثمان (جو کعبہ
کے کلید بردار تھے) کے پاس اس مسجد (مسجد حرام) میں بیٹھا
تھا وہ کہنے لگے جہاں تم بیٹھے ہو وہ میں (ایک دن) حضرت
عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے میں چاہتا ہوں
کہ کعبہ میں جو اشرفیاں اور رُفے (بطور زنا اللہ کے آتے ہیں
وہ ایک نہ چھوڑوں سب مسلمانوں میں تقسیم کروں۔ میں نے
ان سے کہا آپ ایسا نہیں کر سکتے انہوں نے پوچھا کیوں ہیں
نے کہا اس لئے کہ آپ سے پہلے جو دو حضرات تھے انہوں نے
ایسا نہیں کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک یہ دونوں حضرات ایسے تھے جن کی پیروی ضروری ہے۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از اعمش از زید بن

وجہ) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم سے آنحضرت

۱۔ اس کو مدینہ نمرودی نے کتاب السنۃ میں واصل کیا ۱۲۸ھ ۲۔ مطلب میں خود کہہ کے ۱۲۸ھ ۳۔ غیبت نہ کریں یا مسلمانوں کو خیر اور بھلائی کی طرف
لاتے رہیں وعظ و نصیحت کرتے رہیں یہ دوسرا ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں وہی عوام الناس الی غلیر جو ۱۲۸ھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ھ ۴۔ بلکہ اس روئے کو کعبہ ہی کے لئے چھوڑ دو کوڑوں کی مرمت اور دوستی وغیرہ میں صرف ہر ۱۲ھ ۵۔ اسے فرمایا اور بری
نے واصل کیا ۱۰۰ھ

فَقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ سَمِعْتُ حَدَّثَهُ
يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ
فِي جَنْدَرٍ قُلُوبٍ لِرِجَالٍ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ
فَقَرَأُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ الشَّيْئَةِ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ ایمان داری (دیانت داری)
آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ پر نازل ہوتی ہے
(آدمی کی فطرت میں داخل ہے) قرآن بھی (آسمان سے)
نازل ہوا۔ پھر لوگوں نے اسے پڑھا اور سنت نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا مطلب سمجھا (تو قرآن و
سنت دونوں سے اس امانت و دیانت فطری کو پوری قوت حاصل ہو گئی)

۶۷۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ أَيْبَا
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ
مُثَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ مُثَرَّةَ الْهَمْدِ أَيْ يَقُولُ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ
اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهُدَى هَدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُجَدَّ ثَائِمَهَا وَ
إِنَّ مَا تُوْعَدُ وَنَ لَا يَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُحْجَرِينَ -

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از عمرو بن مثرہ
ہمدانی) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تمام
کلاموں سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (قرآن حکیم) اور
سب طریقوں سے عمدہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا طریقہ ہے اور سب کاموں میں اچھے کام وہ ہیں جو
(دین میں) نئے نکالے جائیں (یعنی بدعات) اور جن باتوں کا
(آخرت میں) تم سے وعدہ ہے (حشر و نشر و عذاب قبر وغیرہ)
وہ سب واقع ہونے والی ہیں اور تم خدا سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے۔

لہ قرآن کی تفسیر حدیث شریف ہے بغیر حدیث کے قرآن کا صحیح مطلب معلوم نہیں ہوتا جتنے گمراہ فرقے اس امت میں ہیں وہ کیا کرتے ہیں قرآن کو لے لیتے ہیں اور حدیث کو
چھوڑ دیتے ہیں اور چونکہ قرآن کی بعضی آیتیں گول مل ہیں ان میں اپنی بات کو داخل و کمر گمراہ ہوجاتے ہیں اس لئے مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن کو حدیث کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور بغیر
حدیث کے موقوف ہوں گے اور اعتبار کریں اللہ کے فضل و کرم سے اس آخری زمانہ میں جب ہر طرح کے فتنے مسلمانوں میں ہو رہے ہیں اور دجال و شیطان کے نائب ہر گز پھیل رہے ہیں اس کے عام
مسلمانوں کا ایمان بچانے کیلئے قرآن کی ایک تفسیر اور صحیح تفسیر یعنی تفسیر مروجہ القرآن متبک کر دے اور ایسے مسلمان بڑی آسانی سے ساتھ قرآن کا صحیح مطلب سمجھ سکتا ہے اور ان دجال اور
شیطان کی فتنوں سے بچے گا جتنا ہے واللہ اعلم بالصواب دوسری افور حدیث میں جابر کی کل بدعت ضلالتہ اور حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے من احدث من امرنا ما لم یسئلہ
قبور اور درامین بن سائبہ کی حدیث میں ہے ما کم و محدثات الامور فان کل بدعت ضلالتہ اس کو ابن ماجہ اور عاکم اور ابن حبان نے صحیح کہا حافظ نے کہا بدعت شرعی وہ ہے جو عرب
میں نبی بات نکالی جلد جس کی اصل شرع میں نہ ہو ایسی ہر بدعت مذمومہ اور قبیح ہے لیکن انت میں بدعت مہربانی بات کہتے ہیں میں اس میں بعض بات اچھی ہوتی ہے لیکن بڑی اہم شافعی نے
کہا ایک بدعت محمودہ ہے جو سنت کے موقوفہ دوسری مذمومہ جو سنت کے خلاف ہوا اور اہل بیت نے مناقب شافعی میں ان سے نکالا انہوں نے کہا تھے کام و قسم ہے میں ایک آودہ جو کتاب سنت
اور آثار و احادیث و ارجاع کے خلاف ہو وہ بدعت ضلالتہ میں دوسرے وہ جو ان کے خلاف نہیں ہیں وہ گو محبت ہوں مگر مذموم نہیں ہیں میں کہتا ہوں بدعت کی تحقیق میں علمی و کتب اختلافات
ہیں اور انہوں نے ان باب میں حیدر کا نام رساں اور کتاب میں تصنیف کی ہیں اور بہتر رساں بلانا اہل بیت کا ہے الفیاض الحق ابن علیہ السلام نے کہا بدعت پانچ قسم ہے بعضی بدعت
ناجیب ہے جیسے علم صرف اور نحو کا حال کرنا جس سے قرآن و حدیث کا مطلب سمجھ میں آئے بعضے مستحب ہیں جیسے تراویح میں بیچ ہونا مدرسے بنانا سرائیں بنانا بعضے حرام ہیں بعضے
سنت میں جیسے قدیمہ مزینہ مشربہ کے بدعات بعضے مباح ہیں جیسے مصافحہ نماز فجر یا نماز عصر کے بعد اور کھانے پینے کی لذتیں وغیرہ بعضے مکروہ اور خلاف اولیٰ ہیں

۶۷۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُضِيَتْ
بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۶۷۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ

حَدَّثَنَا فَلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَمْرِو
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتٍ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَمَى قَالَ أَيْ أَسْأَلَ
اللَّهِ وَمَنْ يُكَلِّبِي قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي وَخَلَّ الْجَنَّةَ
وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَمَى -

۶۷۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ خَبَّانٍ
وَأَشْيَى عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمْعَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ
وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ إِيَّاهُ حَكِيمٌ
هَذَا امْتِلَاقًا ضَرْبُ الْوَالَةِ مِثْلًا فَقَالَ
بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ
الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا

(از مسدد از سفیان از زہری از عبد اللہ) حضرت

ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے آپ نے
فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال بن علی از عطاء بن

یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے تمام لوگ (ایکے
ایکے) جنت میں داخل ہو جائیں گے مگر جو میری نافرمانی
کمرے (وہ داخل نہ ہوگا) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول
اللہ نافرمانی کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا جس نے میری
بات سنی (اطاعت کی) وہ بہشت میں جائیگا نہ ماننے والا دونوں میں سے ایک

(از محمد بن عبادہ از یزید از سلیم بن حبان از یزید بن سلیم

کی تعریف کی) از سعید بن میناء حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں (نہند میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
فرشتے آئے ایک کہنے لگا وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا کیا ہوا
ان کی آنکھ بظاہر سو رہی ہے مگر دل بیدار اور ہوشیار ہے۔
پھر کہنے لگے اس پیغمبر کی ایک مثال ہے تو وہ مثال اس کے لئے
بیان کرو۔ ایک کہنے لگا (مثال سے کیا فائدہ؟) وہ سو رہے ہیں
دوسرے نے کہا ان کی آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار ہے، پھر
انہوں نے کہا اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ ایک گھر بنایا
پھر کھانا تیار کر لیا اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لئے بھیجا
جس نے دعوت دینے والے کی بات سنی وہ گھر میں آیا کھانا

مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا
مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَحَابَ الدَّاعِيَ
دَخَلَ الدَّارَ وَكُلَّ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ
لَمْ يُحِبَّ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ
مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوا أَوَلَوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَابِعُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
إِنَّ الْعَيْنَ قَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا
قَالُوا أَرَأَيْتُمْ إِنْ دَاعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَحُجْرَتُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى بَيْنَ النَّاسِ تَابِعَةً فَتَبِعَهُ
أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي
هَلَالٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۴۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ
عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَأْمُرُكُمْ الْقُرْآنُ اسْتِقِيمُوا
فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا إِنْ أَخَذْتُمْ
يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا-
۴۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھایا اور جس نے اس کی بات نہ سنی وہ نہ گھرا یا نہ کھانا کھایا
میسر کہنے لگے اس مثال کی شرح تو بیان کرو تا کہ یہ بخیر ہے
سمجھ لیں اس پر ایک فرشتہ بولا (کیا فائدہ ۹) وہ تو سو
رہے ہیں دوسرے نے کہا بھائی (کہہ تو دیا کہ) ان کی آنکھ
(بظاہر) سو رہی ہے مگر دل بیدار اور ہوشیار ہے۔
چنانچہ اس فرشتے نے کہا گھر سے مراد بہشت ہے دعوت
دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے)
پس جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی اور
مافی اس نے اللہ کی بات سنی اور مافی اور جس نے حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مافی اس نے اللہ تعالیٰ کی بھی بات نہ مافی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا اچھے کو برے سے جدا کرنے والے ہیں
محمد بن عباد کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید بخاری الثبت از خالین بن
مصری از سعید بن ابی ہلال از جابر بن روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے پھر یہی حدیث نقل کی۔

(از ابو نعیم از سفیان از اعش از ابراہیم از ہمام) حذیفہ رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں اے قراء تم استقامت اختیار کرو تو سبقت حاصل
کر جاؤ گے۔ اگر تم (قرآن و سنت کے علاوہ) دائیں بائیں لستے
کو اختیار کیا تو یقیناً انتہائی گمراہ ہو جاؤ گے۔

(از ابو کریم از ابواسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری اور مجھے جو کچھ خدا نے دے کر مبعوث فرمایا ہے

۱۔ یعنی ان لوگوں سے کہیں افضل ہوئے جو تمہارے بعد آئیں گے۔ ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں فقہ کی تفسیر ہو لیکن اگر تفسیر مجہول یعنی فقہ کی تفسیر ہو تو ترجمہ ہوگا
تم حدیث اور قرآن پر جم جاؤ کہ دوسرے لوگ حدیث اور قرآن کی پیروی کرنے میں تم سے بہت آگے ہو گئے ہیں یعنی دور نکل گئے ہیں ۱۲ منہ ۵ دوسرے لوگوں کی رائے پر جاؤ گے ۱۳ منہ

قَالَ اِكْتَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ
كَمَثَلِ رَجُلٍ آتَى قَوْمًا فَقَالَ يَقُولُوا لِي
رَأَيْتُ الْجَنَّةَ بِعَيْنِي وَإِنِّي أَنَا التَّنْذِيرُ
الْعُرْيَانُ قَالَتِ الْيَهُودُ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ
قَوْمِهِ قَادُ الْجَوِّ فَأَنطَلَقُوا عَلَىٰ مَهْلِكِهِمْ فَنَجَّوْا
وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ
فَصَبَّحَهُمُ الْجَحِيمُ فَأَهْلَكَهُمْ وَأَجْتَا حَرَمُ
قَدْلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ
بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ
بِهِ مِنَ الْحَقِّ -

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس جا کر یہ
کہے میں نے جہنم کا شکر دونوں آنکھوں سے دیکھا اور
میں تمہیں عریاں طوعہ پر ڈالنے آیا ہوں تو بھاگو بھاگو
(اپنے کو بچالو) چنانچہ کچھ لوگوں نے اس کا کہا مانا وہ
رات ہی رات اطمینان سے بھاگ کر چل دیئے اس کے
برعکس کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ
اپنے ٹھکانوں ہی میں پڑے رہے آخر صبح سویرے (شمن کا)
لشکر ان پر آ پڑا انہیں مارا برباد کیا۔ پس یہی مثال ہے ان
لوگوں کی جنہوں نے میرا کہنا سنا اور جو حکم میں لے کر آیا
اسے تسلیم کیا۔ اور ان لوگوں نے جنہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور جو حکم

میں لے کر آیا اسے جھٹلایا (تو شیطان کے لشکر انہیں غفلت میں آ لیا تباہ و برباد کر دیا ووزخ میں ڈلوا دیا)

۶۷۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كُوِّتِي رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ
بَعْدَهُ وَكَفَرَ مِنْ كُفْرٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْكَافِرِ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ

از قتیبہ بن سعید از لیس از عقیل از زہری از عبد اللہ
ابن عبد اللہ بن عقبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے اور عرب کے کئی قبیلے
مرتد ہو گئے (حضرت ابوبکر نے ان سے لڑنا چاہا) تو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر سے کہنے لگے آپ ان سے کیسے لڑینگے
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے اس وقت تک لڑنے
کا حکم ہو رہے جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے
سوا کوئی سچا معبود نہیں چنانچہ جس نے یہ کلمہ کہہ
دیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچا لی البتہ کسی
حق کے بدلے (جان یا مال اس سے لے لیا جائے تو مستثنیٰ ہے)

۱۔ عرب میں قاعدہ تھا جب دشمن نزدیک آن پہنچتا اور کوئی شخص اس کو دیکھ لیتا اس کو یہ ڈھونڈنا کہ میرے پیچھے سے پہلے یہ لشکر مری قوم پر کون سے جگہ کا تو نہ لگا کر عسکری مدد پر جیتا جاتا
۲۔ صحابہ کرام نے یہ اپنے کپڑے اتار کر جھنڈے کی طرح ایک کٹڑی پر لگا کر ۱۲ درجہ لگا کر چھوٹا جگہ لگا کر ۱۲ منہ ۱۵ انہوں نے شیطان کے شر سے اپنے تئیں بچایا ۱۲ منہ
۳۔ وہ لوگ جو صرف زکوٰۃ نہیں دیتے ۱۲ منہ

وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاتَّ
الزَّكَاةَ حَقَّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَمَلًا
كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهِ فَقَالَ عُمَرُ
قَالَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ نَزَّحَ
صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ
وَقَالَ لِي ابْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ عَنَّا وَهُوَ أَحَدُ

اس کے باقی اعمال کا حساب اللہ کے حوالے ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر جواب دیا میں تو خدا کی قسم اس شخص سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک رسی (جس سے جانور باندھتے ہیں) روک لی جو آنحضرت ص کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر جو میں نے غور کیا تو سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے قتال کے لئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر کیا ہے اور انہی کی رائے حق ہے۔

ابن بکر اور عبد اللہ بن صالح نے بحوالہ لیث اس

حدیث میں بجائے عتال کے عنقا روایت کیا۔ (یعنی بکری کا بچہ) وہی زیادہ صحیح ہے یہ

۶۷۷۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَّانٍ

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالِمُ عُمَيْرِ بْنِ
حِصْنٍ بَنِي حَذِيفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَتَزَلَّ عَلَى ابْنِ
أَخِيهِ الْحَرَبِيِّ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ
النُّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْفُرَّاءُ
أَحْكَابَ مَجْلِسِ عُمَرُ وَهَذَا رَجُلٌ كَثُورٌ أَذَى
شَبَابًا فَقَالَ عُمَيْرُ لِي ابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ

(از اسماعیل از ابن وہیب از یونس از ابن شہاب

از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر (مدینے میں) آیا اور اپنے بھتیجے حمر بن قیس بن حصن کے پاس قیام کیا۔ حمر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرب اور مشیر وہ لوگ ہوتے کہ جو قرآن کے قاری (یعنی عالم) ہوتے جو ان ہوں یا بوڑھے۔ ایک بار عیینہ نے حمر سے کہا بھتیجے تمہیں امیر المومنین کے پاس وجاہت اور عزت حاصل ہے مجھے بھی ان کے پاس اجازت

لے نماز پڑھیں زکوٰۃ دے دوں یہاں تک کہ میں ۱۲ منہ سے نماز سلامتی جبر کا حق ہے ۱۲ منہ سے کہیں زکوٰۃ میں بکری کا بچہ کبھی آجاتا ہے گھڑی زکوٰۃ میں نہیں دی جاتی بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمر بن خطاب زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو وہ شخص زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھ ایک بکری لے کر ان کے ہاٹنے کے لئے اپنے اس طرح کر یا رکھی تھا زکوٰۃ میں دی جاتی ہے ۱۲ منہ سے عیینہ بن حصن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سلمان ہو گیا تھا صحیح طبع اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو عیینہ بھی اس کے متقدمین میں شریک ہو گیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت میں طبع پر سلمانوں نے حملہ کیا وہ تو بھاگ گیا لیکن عیینہ قید ہو گیا اس کو مدینہ میں لے آئے ابو بکر نے اس سے کہا تو میرا ہے تو یہ کہ ۱۲ منہ سے سبحان اللہ علم کی قدح الی حب ہی ہوتی ہے جب بادشاہ اور رئیس عالموں کو مقرب تھے میں علم ایسی ہی چیز ہے کہ جو ان میں ہوا بوڑھے میں ہر طرح اس سے افضل ہے ہر طرح ہے ایک جوان عالم درجہ ادرت میں اس سے بڑے کہیں زائد ہے جو حکم جلیل ہو (یعنی عیینہ کا اندھ)

أَخْبَىٰ هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ وَقَسَّادُنَ
لِي عَلَيْهِ فَقَالَ سَأَسْتَأْذِنُكَ عَلَيْهِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَسْتَأْذِنُ لِعَيْنِيَّةٍ فَلَمَّا دَخَلَ
قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا
الْجَزَلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَعَضِبَ
عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقْعَ بِهِ فَقَالَ الْخُرُّ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ
لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ
وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا
عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ.

۶۷۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ
بِنْتِ الْمُثَنَّى عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا
قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَ الشَّمْسُ
وَالنَّاسُ فَيَأْتُمُّ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَصَلِّيُ
فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ قَائِمَاتٌ بِيَدِهَا خُورُ
السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ آيَةُ
قَالَتْ بَرَأْسُهَا أَنْ لَعَمْرُكَ لَمَّا أَنْصَرَفَ رَسُولُ

مناگ کر لے چلو۔ خُرنے کہا اچھا میں اجازت لوں گا۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہا کہتے ہیں پھر خُرنے عیینہ کو لانے کی اجازت (حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے) لی۔ عیینہ جو نہی پہنچا تو کیا کہنے لگا ابن خطاب
نہ تو آپ ہمیں بے شمار دولت دیتے ہیں نہ انصاف کرتے ہیں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ (بے مبنیا گفتگو) سن کر غصے ہوئے اور
قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں، خُرنے عرض کیا امیر المؤمنین اللہ تع
نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا معافی کا شیوہ اختیار کر،
اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں کی گفتگو سے چشم پوشی کر خُرنے جو نہی
یہ آیت پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے حرکت ہو گئے (سہم گئے) ان
کی عادت مبارکہ تھی کہ اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے یے

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از شہام بن عروہ از فاطمہ
بنت منذر) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی دیکھا تو وہ نمازیں کھڑی
میں لوگ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے نماز
ہی میں) ان سے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا کیا آفت آئی جو ایسے
پریشان ہیں) انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا
اور کہنے لگیں سبحان اللہ میں نے کہا کیا اللہ کی قدرت کی کوئی نشانی
ہے (یا عذاب کی نشانی ہے) انہوں نے سر کے اشارے سے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جہاں اذیتیں تھیں وہاں علم کی قدردانی بھی بدرجہ کمال ان میں تھی اب ہمارے زمانے کے بادشاہوں کو دیکھو عالموں کی قدر دانی کو
عالموں کے جانی دشمن اور مالی پست ہیں جہاں کہ عالم کا نام سنا میں اس کو نکلوایا موقوف کیا ذلیل کیا اور عالموں کے لئے عزت و عدالت مال سب سے بڑھ گئے ہوئے ہیں چنی تو ان کو
پلاتی ہے جو کہتے ہیں جہاں آدمی عالم جوا پیرودہ دیکھئے بظہامی کا سون اولیاست کے اہل مہدوں کے لاکھ نہیں رہتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ پڑا) ۱۲ منہ بحان اللہ عزوجل
۱۲ منہ لوگوں کو سزا دے جو قرآن و حدیث کے لیے ہیں اولیوں ہوں۔ عیینہ بن حسن اگر خدا ہم کو علم ملے گا ہم ان کو ایسی بے ادبی اور بدتمیزی کہ بات منہ سے نہ نکالتا۔ حرمین قیاس جو عالم
تھے ان کی وجہ سے اس جا میں اللہ کی عزت بھی بڑھ گئی اور حضرت محمدی اللہ عنہ کے ہاتھ سے وہ انکا تار بھیجی کا دودھ یاد آجائے ۱۲ منہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْدُ اللَّهِ وَأَشْغَى
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَكُمْ أَرْكَرُ إِلَّا وَقَدْ
رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا أَحَقُّ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
أَوْ يَحْيَى إِلَى أَنْتُمْ تَقْتَتُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا
مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَامَا الْمَوْتُ مِنْ أَوَّلِهِمْ
لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ
جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا فَيَقُولُ
ثُمَّ مَهَلِكًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ وَأَمَّا
الْمُتَافِقُ أَوْ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ
قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ
النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ -

ہاں۔ بہر حال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نمازِ خسوف سے)
فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کی بھر فرمایا دنیا و آخرت کی کوئی
چیز باقی نہ رہی جسے آج میں نے اس جگہ نہ دیکھ لیا ہو چکی کہ
جنت و جہنم کو بھی دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ قبر میں
تم لوگوں کا امتحان ہوگا اتنا سخت امتحان جتنا دجال کے
سامنے ہوگا۔ پس جو شخص مومن ہے یا مسلمان ہے۔ فاطمہ
کہتی ہیں مجھے یاد نہیں رہا کہ اسماء نے کونسا لفظ کہا (مومن
یا مسلم) وہ کہے گا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تم کے
واضح دلائل اور معجزات لے کر ہمارے پاس آئے، ہم نے
ان کا کہنا مان لیا، ان پر ایمان لائے۔ فرشتے اس سے کہیں
گے تو نیک ہے آرام سے قبر میں سو جا، ہمیں تو پہلے ہی علم تھا

کہ تو صاحبِ ایمان و یقین ہے اور منافق یا شکلی اس سوال کے جواب میں جو فرشتے کریں گے کہے گا لا اداری میں نہیں جانتا میں
نے لوگوں سے جیسے سنوئی کہہ دیا راوی کہتا ہے معلوم نہیں منافق یا شکلی میں کون سا لفظ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے
(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس بات کا ذکر تم سے نہ کروں وہ مجھ سے مت پوچھو
(بلا ضرر سوالات مت کرو) اس لئے کہ سابقہ امتیں اس
(بے فائدہ) پوچھنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی
بنا پر تباہ ہو چکی ہیں، جب کسی کام سے تمہیں منع کروں تو اس
سے بچے رہو اور جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک تم
سے ہو سکے اسے بجا لاؤ گے

باب بے فائدہ بہت سوالات کرنا منع ہے

باب ما یکرہ من

۱۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں سے پوچھیں گے یہ کون کون سے ہیں ۱۲ منہ ۱۳۔ یہ حدیث کتاب العلم و کتب الکوفہ میں گذر چکی ہے اس باب کا مطلب اس فقرے
نکلتا ہے کہ ہم نے ان کا کہنا مان لیا ان پر ایمان لائے ۱۲ منہ ۱۳۔ اور جب مذکورہ کو اخذ نہ ہوگا مثلاً کوئی گناہ کے کام پر مجبور کیا گیا یا حلق میں نوالہ ایک گنا یا فانی نہیں تو
شراب سے اتار دیا ۱۲ منہ

كَثْرَةُ السُّؤَالِ وَكَثُفَ مَا لَا
يَعْنِيهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَا
تَسْأَلُونَا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ
تُبَدِّلْ لَكُمْ نَسُوكُمْ

۶۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ
الْمَقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي
عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَغْطَمَ
الْمُسْلِمِينَ جُزْءًا مِّنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ
يُحَرِّمْ فَحَرْمٌ مِّنْ أَجَلٍ مَسْئَلَتِهِ -

۶۷۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا
عُقَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّظَرِ
يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا
لَيَالِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا
مَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ تَوَلَّى فَجَعَلَ
بَعْضُهُمْ يَتَخَفَتُهُ لِيُخْرِجَهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ
بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صُنْعِكُمْ حَتَّى تَخْبَرُوا

بے فائدہ سختی اٹھانا اور وہ باتیں بنانا جن میں کوئی
فائدہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مسلمانو ایسی
باتیں نہ پوچھو کہ اگر بیان کی جائیں تو تمہیں بُری
محسوس ہوں یہ

(از عبد اللہ بن یزید مرقی از سعید از عقیل از ابن شہاب
از عامر بن سعد بن ابی وقاص) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں
مجرم ترین وہ شخص ہے جو ایک بات (خواہ مخواہ) پوچھے وہ حرام
نہ ہو لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام کر دی جائے یہ

(از اسحاق از عقیان از وہیب از موسی بن عقبہ از
ابو النصر از بسر بن سعید) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی
گھیر کر ایک حجرہ بنالیا اور رمضان کی راتوں میں اس میں نماز
(تراویح) پڑھتے رہے کئی لوگ بھی جمع ہونے لگے (وہ آپ کے
پیچھے نماز پڑھا کرتے) ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ
سنی تو سوچا کہ آج غالباً آپ سو گئے یہ خیال کر کے بعض لوگ
نے (اطلاعاً) کھانا شروع کر دیا تاکہ آپ باہر تشریف
لائیں آپ نے فرمایا میں تمہارے حال سے واقف ہوا میں
اس خیال سے نہ نکلا مبادا یہ نماز تم پر فرض ہو جائے
پھر تم اسے بھانہ لا سکو۔ لوگو تم یہ نماز اپنے گھروں میں

لے اور بعضوں نے اس ممانعت کو عام رکھا ہے ہر زمانے کے لئے اور کہا ہے جب تک کوئی حادثہ واقع نہ ہو تو خواہ مخواہ فرقی سوالات کرنا منع ہے بعضوں نے
کہا یہ ممانعت زمانہ وحی سے خاص تھی کیونکہ اس وقت یہ ذریعہ آپس میں سوال کی وجہ سے وہ سے حرام نہ ہو جائے ۱۲ منہ ۱۷ سوال تحریم کی علت نہیں مگر جب
اس کی حرمت کا حکم سوال کے بعد اسات کو یا سوال ہی اس کی حرمت کا باعث ہوا ۱۲ منہ

أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكُمْ وَكَوْكِتَبَ عَلَيْكُمْ مَا
قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا آيَاتِهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِهِمْ
فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَوةٍ الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ
إِلَّا الصَّلَوةَ الْمَكْتُوبَةَ.

۶۷۸۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرْزَيْلَ بْنِ
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا
عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي
قَالَ أَبُوكَ حَدَّثَنِي ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَأَلَهُ
مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عَمْرُو مَا يَوْجِبُهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتَوَكَّبُ إِلَى اللَّهِ

۶۷۸۳- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ
وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُخَابِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ
مُعَوِيَةُ إِلَى الْمُخَابِرَةِ أَكْتُبْ إِلَيَّ فَأَمَعْتُ

یہ نماز پڑھ لیا کرو۔ افضل نماز وہی ہے جو گھر میں ہو۔
صرف فرض نماز مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

(از یوسف بن موسیٰ از ابوالاسامہ از برید بن ابی بکر
از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے چند باتیں ایسی
دریافت کیں جن کا پوچھنا آپ کو ناگوار گذرنا جب لوگ برابر
سوالات کرتے رہے (باز نہ آئے) تو آپ خفا ہوئے فرماتے لگے
(اچھی بات تو یوں ہی سہی) اب پوچھتے جاؤ! اتنے میں
ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟
آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا۔ پھر دوسرا شخص اٹھا
اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے
فرمایا تیرا باپ سالم تھا۔ شیبہ بن ربیعہ کا غلام۔ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے جب غصے کے تیور دیکھے تو عرض
کیا ہم لوگ بارگاہ خداوندی میں (آپ کو غصہ
دلانے سے) توبہ کرتے ہیں۔

(از موسیٰ از ابو عوانہ از عبد الملک) حضرت وریاد
کاتب مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معویہ رضی
اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا "آپے کوئی
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو مجھے لکھ

۱۔ یا جو نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے جیسے عیدین گہن کی نماز وغیرہ یا تحریۃ المسجد کہ وہ خاموشی کی تلقین کے لئے ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے
کہ ان لوگوں کو مسجد میں اس نماز کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے اپنے نفس پرستی کی آپ نے اس سے باز رکھا معاذ ہذا کہ سنت کی پیروی افضل ہے اور خلاف سنت
عبادت مکملے سختی اٹھانا قیدیں لگانا کوئی عمدہ بات نہیں ہے ۱۳ ممتہ ۱۵ کسی نے یہ پوچھا میری اوتھنی اس وقت کہاں ہے کسی نے پوچھا کیا امت کی نیکی
کسی نے پوچھا کیا ہر سال حج فرض ہے ۱۳ ممتہ

وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ
 قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ
 عَنْهُ فَإِنَّهُ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ
 بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَسْأَلُ
 فَأَكْثَرُ النَّاسِ لِبُجَاءٍ وَأَكْثَرُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي
 قَالَ أَسْأَلُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ
 مَدْحِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّارُ فَقَامَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حَدَافَةُ قَالَ
 ثُمَّ أَكْثَرُ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي سَلُونِي قَالَ
 فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا
 بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ
 فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَى وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ لَقَدْ عَرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
 أَنْفَاقِي عَرِضَ هَذَا الْحَاظِطِ وَأَنَا أُصَلِّي
 فَلَمْ أَرَ كَالَهُ فَمِنْ الْخَيْرِ وَالْقَسْرِ
 ۶۷۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
 قَالَ أَخْبَرَكَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا

اس جگہ ہوں گا حیات تم دریافت کرو گے میں بتاؤں گا۔
 انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر لوگ بہت رولے لگے
 (آپ کے غصے سے ڈر گئے کہیں عذاب نہ نازل ہو) اور آپ
 بار بار یہی فرماتے رہے خوب سوالات کرو دریافت کرو۔ آخر
 ایک شخص اٹھا پوچھنے لگا یا رسول اللہ میرا مقام کیا ہوگا؟
 فرمایا دوزخ۔ پھر عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول
 اللہ! میرا (حقیقی) باپ کون تھا؟ (لوگ اور کچھ بتاتے ہیں)
 آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا پھر آپ بار بار یہی فرماتے
 لگے پوچھے جاؤ سوالات کرتے رہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 نے (آپ کا غصہ) دیکھ کر (ادب سے) دوزانو ہو بیٹھے اور کہنے
 لگے ہم اپنے پروردگار کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے
 اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی
 ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے
 (آپ کا غصہ جاتا رہا) جب آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 کی یہ بات سنی۔ اس کے بی فرمایا تم خوش نہیں (یا یوں فرمایا
 اولی یعنی تم پر افسوس) قسم اس پروردگار کی جس کے قبضے میں میری
 جان ہے ابھی بہشت اور دوزخ (کی تصویروں) دونوں میرے
 سامنے اس دیوار کے عرض میں دکھائی گئیں اس وقت میں نماز پڑھ
 رہا تھا میں نے آج کے دن کی طرح نہ کبھی کوئی اچھی چیز دیکھی یعنی
 بہشت) نہ بُری چیز (یعنی دوزخ)

(از محمد بن عبد الرحیم از روح بن عبادہ از شعیبہ از

موسٰی بن انس) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

لہ شاید شخص منافق ہوگا حافظ نے کہا شاید صحابہ نے اس کا نام عمداً بیان نہیں کیا تاکہ اس کا پردہ چھپا رہے ۱۲ منہ ۵۰ دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ
 اٹھے آپ کے پاؤں جوئے میں ہیں اتنا زیادہ ہے اور قرآن کے نام ہونے سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے گا براہِ نبوی کہتے رہے یہاں تک
 کہ آپ خوش ہو گئے ۱۲ منہ ۵۰ ایک اور شخص نے پوچھا میں کہاں جاؤں گا کیا بہشت میں؟ آپ نے فرمایا لمن بہشت میں (طبرانی) ۱۲

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَسْرِ قَالَ
سَمِعْتُ أَسْنَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُو لَهُ فَكَذَّبَ
وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا
عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ مَسْئَلُكُمْ إِلَهَ
۶۷۸۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَاحٍ
قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ
أَسْنَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَلْهَوْا النَّاسَ
يَسْأَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ-

۶۷۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ
مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِأَمْدِيْنَةٍ وَهُوَ
يَتَوَخَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَسْمِعُكُمْ فَاكْرَهُوْنَ
فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبِرْنَا

کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ
نے فرمایا فلاں شخص اور یہ آیت (سورہ مائدہ کی) نازل
ہوئی ”اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے متعلق نہ دریافت
کرو کہ اگر بیان کی جائیں تو تمہیں بُری محسوس ہوں۔“

(از حسن بن صباح از شبابہ از ورقاء از عبد اللہ
ابن عبد الرحمن) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ برابر سوالات
کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ بھی کہیں گے اللہ تو ہر چیز کا خالق
ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

(از محمد بن عبید بن میمون از عیسیٰ بن یونس از اعمش
از ابراہیم از علقمہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں
مدینے کے ایک کھیت میں آپ کے ساتھ تھا آپ ایک
کجور کی چھڑی ٹیکتے جا رہے تھے۔ اتنے میں چند یہودی ملے
اور وہ (آپس میں) کہنے لگے ان (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) سے
پوچھو کہ روح کی کیا حقیقت ہے؟ بعضوں نے کہا نہ پوچھو
ایسا نہ ہو وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناگوار ہو۔ آخر
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے اور کہنے لگے
ابو القاسم بیان تو کیجیے کہ روح کیا چیز ہے؟ آپ ایک گڑی

۱۔ معاذ اللہ یہ بیان ان کے دلوں میں دوسرہ ڈالنے کا دوسری روایت میں ہے جب ایسا دوسرہ آئے تو اعود باللہ پڑھو یا آمنت باللہ کہو یا اللہ محمد اللہ محمد
یہ روایتیں طرف متوکر اعود باللہ پڑھو یا آمنت باللہ ان جہو دلوں نے آپس میں یہ مصلحت کی تھی کہ ان سے روح کی پوچھو اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں جب تو
سمجھ جائیں گے کہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں جو کہ کسی پیغمبر کی حقیقت بیان نہیں کی اگر یہ بھی بیان نہ کریں تو معلوم ہوگا کہ پیغمبر ہیں اس پر بعضوں نے کہا نہ پوچھو
اس لئے کہ اگر انہوں نے بھی روح کی حقیقت بیان نہ کی تو ان کی پیغمبری کا ایک ادشیموت پیدا ہوگا اور تم کو ناگوار گذرے گا ۱۲۸۸

عَنِ الزَّوْجِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفَتْ
أَنَّهُ يُوحَىٰ إِلَيْهِ فَتَاخَرَتْ عَنْهُ حَتَّىٰ صَعِدَ
الْوُحْىُ ثُمَّ قَالَ وَلَيْسَ لَوْثِكَ عَنِ الزَّوْجِ
قُلِ الزَّوْجُ مِنْ أَمْرِ دُنَىٰ -

دیکھو! روح میرے مالک کا حکم ہے بلکہ

باب ۳۸۳۳ الرَّقِيقَةُ بِأَفْعَالِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۷۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ

النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي اتَّخَذْتُ

خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَبَدَّكَ وَقَالَ إِنِّي

لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا أَفَبَدَّ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

باب ۳۸۳۴ مَا يُمْكِرُهُ مِنَ

التَّعَتُّقِ وَالتَّنَافُعِ فِي الْعِلْمِ

تک خاموش (آسمان کی طرف) دیکھتے رہے، میں سمجھ گیا کہ آپ
پر وحی نازل ہو رہی ہے اور پیچھے سرک گیا یہاں تک کہ وحی
موقوف ہو گئی پھر آپ نے (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت
سنائی لوگ تجھ سے روح کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال
کی پیروی کرنا۔

(از ابونعیم از ابوسنیان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے)
سونے کی ایک انگلی بنوائی لوگوں نے بھی (آپ کی اتباع میں)
سونے کی انگلیاں بنوالیں، آپ نے فرمایا میں نے سونے
کی انگلی بنوائی (تو تم سب نے بنوالیں) چنانچہ آپ نے
اتار کر اسے پھینک دیا اور فرمایا اب میں کبھی نہیں پہننے
کا۔ یہ دیکھا تو سب نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے انگلیاں
اُتار ڈالیں۔

باب کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا یا علمی

بات میں (بے موقع) جھگڑا کرنا دین یا بدعات

لہ روح کی حقیقت میں حضرت آدمؑ سے لیکر تا اس دم ہزارا علی بن ابی طالبؑ کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی ایضاً جبکہ علم روح کے پیچھے بڑے بڑے لیکن
ان کو بھی اب تک پوری حقیقت دریافت نہ ہو سکی چنانچہ علامہ نے فرمایا کہ روح ایک جوہر ہے جس کی صورت ذی روح کی صورت کی سی ہوتی ہے مثلاً آدمی کی روح
اس کی صورت پر کہنے کی روح اس کی صورت پر اور جوہر ایک لطیف جوہر ہے جس کا ہر جزو جسم حیوانی کے ہر جزو میں سما جاتا ہے اور جوہر شدت لطافت کے اس کو نہ بڑھ سکتے ہیں نہ بند کر سکتے ہیں
روح کی لطافت اس درجہ ہے کہ شہت میں سے بھی پار ہو جاتی ہے علاوہ اس کے اور دوسرے اجزاء لطیفہ اس میں سے نہیں نکل سکتے یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جس روح کو اپنی
ذات متعین کا کارکن نہ اس دنیا میں رکھا ہے تاکہ جو کچھ صرف محسوس کر سکتے ہیں وہ روح جو کچھ کہے محدرات یعنی جنوں اور جنوں اور دوسرے روح کا کوئی مابین کو نہ کہ روح جو
سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے ہر آدمی جانتا ہے کہ ساتھ بڑا دھرم فلاں ملک میں گیا تھا میں نے یہ کام کئے تھے حالانکہ اس ساتھ میں اس کا بدن کچھ بار بدل گیا یہاں تک کہ اس کا
کوئی جزو قائم نہ رہا پھر وہ چیز کیا ہے جو نہیں بدلتی اور جس پر میں کا اطلاق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کا ہر جزو دکھانے کے لئے روح کی حقیقت پوشیدہ کر دی پیغمبروں کو بھی اتنا
ہی بتلایا گیا کہ وہ پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ وہی حکم ہے مثلاً ایک آدمی کہیں کا حکم ہو تعلقہ اور یا تحصیلہ اور یا کسب و کار اس کی موت کی کا حکم بادشاہ کے پاس سے صادر ہو جائے تو کچھ وہ
شخص ہی رہتا ہے جو پہلے تھا اس کی کوئی چیز نہیں بدلتی لیکن ہر موقع کے بعد اس کو تعلقہ اور یا تحصیلہ اور یا کسب و کار نہیں کہتے آخر کیا چیز اس میں سے جاتی رہی وہی حکم بادشاہ کا جاتا
رہا اور روح بھی ہر روز کا ایک حکم ہے جس کی صفت کا ظہور ہے جہاں یہ حکم رکھا گیا حیوان مرگ اس کا جسم و طبع سب لیا جاتا ہے اور جس سے تعلقہ اور یا تحصیلہ اور یا کسب و کار نہیں کہتے

وَالْعُلُو فِي الدِّينِ وَالْبِدْعَ
لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا
تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

۶۷۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا أَرَأَيْتَ كَوَاصِلُ
قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنِّي أَبَيْتُ يُطْعِمُنِي
رَبِّي وَيَسْقِيَنِي فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ
قَالَ فَوَاصِلٌ عِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوْا
الْهَلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَيُودَّ شُكُّكُمْ
كَالْمُسْكِلِ لَهُمْ

۶۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصِ بْنِ

میں غلو کرنا (حد سے بڑھ جانا) منع ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے اہل کتاب
اپنے دین میں حد سے زیادہ مت بڑھو۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابوسلمہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا صوم وصال (بغیر سحری روزہ) مت رکھا کرو لوگوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا
میں تمہاری طرح نہیں، میں تورات کو اپنے پروردگار کے پاس
رہتا ہوں وہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے صحابہ کرام صوم وصال رکھنے
سے باز نہ آئے چنانچہ آٹھ دن یا دو دن یا دو رات پر صوم وصال
رکھے پھر اتفاق سے عید کا چاند ہو گیا، آپ نے فرمایا اگر ابھی
نہ چاند ہوتا تو میں اور اسی طرح کے روزے رکھتا گویا انہیں
تنبیہ کرنا مقصود تھا۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابیرہم)

(بقیمہ حاشیہ صفحہ سابقہ) نکلتا ہے جھوٹا کہ انکو بھی کوہننا یا نہ پہننا دین کے فرائض کو واجبات یا ضروریات میں سے نہ تھا مگر اس کے باوجود صحابہ کرامؓ کو کاجذہ احکامات
اور عقول وصال اللہ علیہ وسلم سے عذر و عفتیت اتنا کر لیا تھا کہ وہ حضور کے ہر عمل پر نظر رکھتے تھے اور کسی کی پیروی کرتے تھے آج کل کے لوگوں کی طرح وہ کسی کام کے کوئے اور نہ
کرنے کے باوجود دریافت نہیں کرتے تھے، منہ (حواسی متعلقہ معنی ہذا) یہاں جیسے یہود نے حضرت علیؓ کو گھٹایا یہاں تک کہ انکی پیغمبری سے بھی انکار کیا اور انکی
نے چڑھایا یہاں تک کہ قرآن پایا دونوں باتیں غلو ہیں غلو یہ کہ ایسا کہ صحابہ کو فرض بنا دیا یا مباح کو حرام کو حرام کو حرام کو حرام کہہ دیا یہ یہاں تک کہ انہوں نے بھی
ہے اللہ رحم کرے ۱۲ منہ گویہ روایت باب کے مطابق نہیں ہے مگر اب بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف دلیل
نہ دے کہ اس آیت کی طرح کہ یہ سختی کرنے والے اپنی سختی چھوڑ دیتے اس حدیث سے یہ نکلنا ہے کہ یہ عبادت اور یا نہت اسی طرح دین کے سب کاموں میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و کتاب کی سنت کی پیروی کرنا ضرور ہے اسی میں زیادہ ثواب ہے باقی کسی بات میں غلو کرنا یا حد سے بڑھ جانا مثلاً ساری رات جاگتے رہنا
یا ہمیشہ روزہ رکھنا یہ کچھ افضل نہیں ہے کیا تم نے وہ نہیں سنا ہے کہ درود رکھ کر کوش و صدق و صفا و لیکن میرے بھائی میرے بھائی یہ جو بھائی مسلمانوں نے
عادت کر لی ہے کہ دن سے گھر کا کو دیکھا تو اس کو حرام کہہ دیا یا سنت یا مستحب یا فرض کی طرح سختی کی یا حرام یا مکروہ کام کو حرام کہہ کر قرآن سے دیا اور سنا
کو حرام بنا دیا یہ طریقہ خوب نہیں ہے اور غلو میں داخل ہے وَلَا تَقُولُوا هَذَا احْکَامٌ وَلَا هَذَا احْکَامٌ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ الْکَذِبُ ۱۲ منہ

غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا
 الرَّعْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ التَّمِيمِيُّ
 قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي
 مُنَبِّهٍ مِّنْ أَجْرٍ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ
 مُّعَلَّكَةٌ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ
 يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ
 فَتَشْرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْتَانُ الْإِدِيلِ وَإِذَا
 فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ عَيْدٍ إِلَى كَذَا فَتَنْ
 أَحَدٌ فِيهَا حَدَّثَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ
 الْمَلَكُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ
 اللَّهُ مِنْهُ صَرْقًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهِ ذِكْرُ
 الْمُسْلِمِينَ وَاحِدًا يَكْسِي بِهَا أَدْنَاهُمْ
 فَمَنْ أَخْفَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ
 الْمَلَكُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ
 مِنْهُ صَرْقًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنْ
 وَالِي قَوْمًا يَغِيرُ أَدْنَى مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
 اللَّهِ وَالْمَلَكُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا
 يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْقًا وَلَا عَدْلًا
 ۶۷۹۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ حَقِيقٌ قَالَ
 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الرَّعْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

ابن یزید (ی) یزیدی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں
 اینٹوں کے منبر پر (کھڑے ہو کر) سنایا تو اس وقت آپ کے
 پاس تلوار تھی اس میں ایک کاغذ لٹک رہا تھا کہنے لگے خدا کی قسم
 ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جو پڑھی جاتی
 ہو البتہ یہ ایک کاغذ ہے، پھر اس کاغذ کو کھولا تو اس میں
 اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا کہ دیت میں اتنی عمر کے
 اونٹ دئے جائیں، نیز اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مینہ
 طیبہ کی زمین غیر سے لے کر یہاں (ثور) تک حرم ہے
 جو شخص اس جگہ نئی بات (بدعت) لگا لے اس پر اللہ، فرشتوں
 اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض
 قبول کرے گا اور نہ نفل، اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں
 کا ذمہ (عہد) ایک ہے۔ ایک ادنیٰ مسلمان اس میں کام کر
 سکتا ہے۔ چنانچہ جس نے مسلمانوں کا ذمہ توڑا اس پر
 اللہ فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ
 نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل، اس میں یہ بھی تھا
 جس نے اپنے مالکوں کو چھوڑ کر اور کسی کو آقا بنایا تو اس پر
 اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اللہ
 تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از مسلم از
 مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت

ابہ باب کا مطلب یہی ہے نکلا اور گے حدیث میں اس جگہ کی تفسیر ہے مگر بدعت کا حکم ہر جگہ ایک ہے دوسری روایت میں یوں ہے اس میں یہ بھی تھا کہ جو اللہ کے سوا
 اور کسی کا تعظیم کے لئے ذکر کرے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی زمین کا نشان چیلے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی اپنے باپ پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ
صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
تَرَكَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّاهُ عَنْهُ قَوْمٌ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَيَّدَ اللَّهُ
وَأَخْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْسَوَامَا
يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ قَوْلَ اللَّهِ إِنْ
لَا عَلِمَهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً
۶۷۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا دُرَيْمٌ عَنْ تَارِقِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَبْرَانِ أَنْ يَهْلِكََا
أَبُو بَكْرٍ وَعُمرُ لَمَّا قَدِمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَى بَنِي قَيْمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا
بِأَنَّا قَرَعُ بْنُ حَالِسٍ لِحُظَلِّي أَخِي بَنُو مُجَاشِعٍ
وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ
إِنَّمَا أَرَدْتُ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ
خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلَّتْ يَأْيُهُمَا
الَّذَيْنِ أَمْنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى
قَوْلِهِ عَظِيمٌ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ
الرُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ
عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا (مثلاً افطار یا لکھ) اس کی اجازت دی، بعض لوگوں نے اس سے پرہیز کرنا اختیار کیا۔ اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپ نے (خطبہ ارشاد فرمایا) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بھر فرمایا بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں ایک کام کرتا ہوں وہ اس سے بچتے ہیں، خدا کی قسم میں ان سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے واقف اور ان سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں (از محمد بن مقاتل از دُریم عن تارفع بن عمر) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں یہ دو بہت نیک انسان یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تھے (لیکن اللہ نے بچالیا) ایک بانکا واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی تمیم کے قاصد آئے (انہوں نے یہ درخواست کی کسی کو ہمارا سردار مقرر فرما دیجیے) تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میں سے ایک (عمرؓ) نے یہ کہا اقرع بن حابس خنظلی کو جو بنی مجاشع میں سے تھا سردار بنا دیجئے اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے کسی اور کو (قعقاع بن سعید ابن زرارہ کو) سردار بنانے کی رائے دی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے ”آپ مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہیں“ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”میں میری نیت اختلاف کی نہیں“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ آخر (سورہ حجرات کی) یہ آیت نازل ہوئی ”مسلمانانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آوازیں بند کر دینا“

۱۔ اس کو ادنیٰ درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور ہے اللہ نے آپ کے اظہار پچھلے گناہ بخش دیے ہیں آپ کو متوہی سی ہی عبادت کافی ہے لیکن ہم کو بہت زیادہ محنت اٹھانا چاہیے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس کی مرضی پہنچنے والا ۱۲ منہ ۱۲ منہ داؤدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کیا اس سے چھٹا اس کو خلاف تقویٰ سمجھنا گناہ ہے بلکہ گناہ دہلیز دینی ہے میں کہتا ہوں جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو تقویٰ یا خلاف اولیٰ یا آپ کی عبادت کو بے حقیقت سمجھے اس کو کہنا چاہیے کہ تقویٰ کہاں سے معلوم ہوتا اور تو نے عبادت کیا نہیں نہ تو نے خدا کو دیکھا نہ خدا کو تو نے عمل کیا نہ وہ آکھڑت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے پھر خدا کی مرضی کو کیا جانے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا مثلاً یا میں خدا کی مرضی ہے خلاف میں نے گناہ گزیدہ کہ گزیر گزیر نماز پڑھنا ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَهْدِيكَ حَتَّى تَشْهَدَ

كَأَخِي الْيَسَّارَ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْقِهِمَا

صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے یہاں تک کہ آنحضرت کو ان کی بات سنانی نہ دیتی تو آپ دوبارہ دریافت فرماتے تھے۔ ابن زبیر نے اپنے نانا یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ نہیں بتایا کہ وہ اس آیت کے نزول کے بعد کس طرح گفتگو کرتے تھے۔

۶۷۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَوْضِعٍ مَرُودًا أَبَا بَكْرٍ

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ

أَبَا بَكْرٍ إِذَا أَقَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ

النَّاسَ مِنَ الْجُكَّاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ فَقَالَ

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ

عَائِشَةُ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ

إِذَا أَقَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ

الْجُكَّاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ

حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ مَوَاجِبُ يُوسُفَ

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ

حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاصْبِرُ

مِنْكَ خَيْرًا

منہ کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں جھگڑا کرنے کا ذکر ہے اور ابوبکرؓ اور عمارؓ دونوں اولیت کے باب میں جھگڑا رہے تھے کسی کو حکم بنایا جائے یہ ایک علم کی بات تھی ۱۲ یعنی ۱۱۵۷ء میں یہ بات کہلائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ پر غصہ کرایا یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے اس باب میں اس لئے لائے کہ اس سے اختلاف کرنے کی یا بار بار ایک ہی مقدمہ میں عوفی کرنے کی جھگڑا کرنے کی بجائی نکلتی ہے ۱۲ منہ ۱۱۵۷ء اگر صحابہ کا عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ہوتا کہ آپ عالم الغیب ہیں تو یہاں آپ پوچھتے کیوں تھے کیا کہا ۹ استفہام کیونکہ کہتے تھے نیز ابن زبیر کا بھی یہی حال تھا اللہ علیہ وسلم کے متعلق علم الغیب کا عقیدہ نہیں تھا ورنہ وہ سختی کیستہ فرماتا کا لفظ نہ کہتے ۱۲ عبد الرزاق

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں عبد اللہ بن زبیر کہتے تھے کہ اس بات

کے نزول کے بعد حضرت عمرؓ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب وہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے یہاں تک کہ آنحضرت کو ان کی بات سنانی نہ دیتی تو آپ دوبارہ دریافت فرماتے تھے۔ ابن زبیر نے اپنے نانا یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ نہیں بتایا کہ وہ اس آیت کے نزول کے بعد کس طرح گفتگو کرتے تھے۔

(از اسماعیل از مالک از ہشام بن عروہ از الدار الشامی المؤمنین)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے عرض الموت میں یہ حکم دیا "ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ ابوبکرؓ (بڑے نرم طبع آدمی ہیں) وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے

(تو آپ کی یاد میں) روتے روتے ان کی آواز بھی نہ نکل سکے گی میں نے عرض

اللہ عنہ کہ نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ آپ نے پھر بھی حکم دیا ابوبکر رضی اللہ

عنہ سے کہو نماز پڑھائیں چنانچہ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا

اب تم عرض کرو کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو روتے روتے ان

کی آواز تک نہیں نکلیں گی عمر رضی اللہ عنہ کہو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے

غرض حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تم

تو یوسف علیہ السلام کے زمانے والی عورتیں ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو

وہ نماز پڑھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن

کر ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے کہنے لگیں "مجھے تم سے کچھ بھلائی پہنچے

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا

یہ نہیں ہو سکتا

یہ نہیں ہو سکتا

یہ نہیں ہو سکتا

یہ نہیں ہو سکتا

یہ نہیں ہو سکتا

۶۷۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِرِيِّ
قَالَ جَاءَ عُمَيْرٌ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ
أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَحْدَهُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
فَيَقْتُلُهَا أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ سَلِّ لِي يَا عَاصِمُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ
فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ
وَعَابَ فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسْأَلَةَ
فَقَالَ عُمَيْرٌ وَاللَّهِ لَا تَبْتَغِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
الْقُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ
اللَّهُ فِيكُمْ قُرْآنًا قَدْ عَابَهَا فَتَقَدَّمَ مَا
فَتَلَا عَنَاءُ ثُمَّ قَالَ عُمَيْرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتَهَا فَفَارَقَهَا وَ
لَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِفِرَاقِهَا فَجَعَلَتْ فِي الشُّكِّ فِي الْمَثَلَةِ عَيْنَيْنِ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُونِي
فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرُ فَصِدْرًا أَوْ ثَلَاثَ وَحَرَفَةٍ
فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عومیر کی بیوی کے متعلق) یہ بھی فرمایا کہ دیکھنا اگر اس کا بچہ سرخ رنگ ، پست قد یا ہنسی کی طرح پیدا ہو
تو سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اگر سیاہ رنگ ، موٹی آنکھوں والا بڑے

(ابو آدم بن ابی الیاس از محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب

از زہری) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عومیر
عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر پوچھنے لگا بتائیے اگر کوئی
شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو (ناجانہ حالت میں) دیکھے
تو کیا کرے اسے مار ڈالے تو تم (قصاص میں) مار ڈالو گے۔
عاصم! آپ ایسا کیجئے میرے لئے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھیں چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا۔ آپ نے
ایسے سوالات کو ناپسند اور معیوب قرار دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے
واپس آکر عومیر سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے
سوالات کو ناپسند کیا (اور جواب نہیں دیا) عومیر نے کہا بخدا
میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر پوچھوں گا۔
چنانچہ عومیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اللہ تعالیٰ پہلے ہی
عاصم رضی اللہ عنہ کے واپس جانے کے بعد آیات لعان نازل کر
چکے تھے۔ آپ نے عومیر سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے
متعلق قرآن میں آیات نازل کی ہیں۔ پھر آپ نے عومیر اور
ایسی بیوی کو بلوایا ، ان میں لعان کرایا۔ لعان کرنے کے بعد عومیر
نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اب اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو
گویا پہلے میں نے اس پر تہمت لگائی ہے، غرض عومیر نے اسے جدا
کر دیا اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑنے کا حکم نہیں
دیا۔ بعد ازاں لعان کرنے والوں میں وتو رجاری ہو گیا کہ لعان
ہوتے ہی میاں بیوی الگ لگ ہو جاتے ہیں (آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عومیر کی بیوی کے متعلق) یہ بھی فرمایا کہ دیکھنا اگر اس کا بچہ سرخ رنگ ، پست قد یا ہنسی کی طرح پیدا ہو
تو سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اگر سیاہ رنگ ، موٹی آنکھوں والا بڑے

أَسْحَمَ آتَيْنَ ذَآ أَلَيْتَيْنِ فَلَا أَحَبَّ إِلَّا
قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٍ عَلَى الْأَمْرِ
الْمَكْرُوهِ -

۶۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ
شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ لَقِيتُهُ
وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا
مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ أَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ
حَاجِبُهُ يَرْفُقَانِ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُمَرَ وَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ لَيْسَتْ أَدْنُونَ
قَالَ نَعَمْ فَقَدْ خَلَوُا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا فَقَالَ
هَلْ لَكَ فِي عُمَرَ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهَا قَالَتْ
الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ بَيْنِي وَبَيْنَ
الظَّالِمِ اسْتَنْتَبَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَ
أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ بَيْنَهُمَا
وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ أَكْبَدُ
أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِيَدِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ
وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ
مَا تَرَكْنَا مَهْدًا قَدْ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ

سرن والا کچھ پیدا ہو تو سمجھوں گا عو کی سرچا ہے چنانچہ اس
عورت کا بچہ اسی مکروہ صورت کا (جن مرد سے بدنام ہوئی تھی)
اسی صورت کا پیدا ہوا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از عقیل) ابن شہاب کہتے ہیں مالک
ابن اوس نصری سے پہلے اس حدیث کا کچھ حصہ محمد بن جبیر بن مطعم
بھی مجھ سے بیان کر چکے ہیں پھر میں مالک بن اوس کے پاس گیا،
ان سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا ایک بار میں حضرت عمر رضی اللہ
عنه کے پاس پہنچا۔ میں ان کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کا
دربار ہر فانی آیا اور کہنے لگا آپ سے عثمان بن عفان،
عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن وقاص رضی اللہ
عنہم ملنا چاہتے ہیں اجازت مانگ رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ
عنه نے کہا ہاں آئے دو وہ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اس کے
بعد پھر میرا آیا اور کہنے لگا آپ سے علی بن ابی طالب اور عباس
رضی اللہ عنہما ملنا چاہتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں
بھی اجازت دی (وہ بھی آئے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے
لگے امیر المؤمنین میرا اور اس ظالم (حضرت علی) کا فیصلہ کر دیجئے
دونوں صاحبان نے آپس میں سخت گفتگو کی، حاضرین یعنی عثمانؓ
وغیرہ کہنے لگے ہاں بہتر ہے امیر المؤمنین ان کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ
دونوں کو راحت نصیب ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا ٹھیکر (فراہم کر دو)
میں نہیں اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم
ہیں تمہیں یہ معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سپہنیر و کوفی
وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے حاضرین

۱۔ یہ حدیث لہان کے باب میں گذر چکی ہے ترجمہ بالاس سے نکلتا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسے حالات کو برپا جانا ان پر عیب کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ کی روایت میں بھی ہے کہ حضرت عباسؓ
نے اپنے چچے حضرت علیؓ کے بارے میں سخت لفظ کے حضرت عباسؓ نے بزرگ تھے انہوں نے شہادت اور غصے کی راہ سے جیسے اپنے چھوٹے پر کیا کرتے ہیں یہ کلمات حضرت علیؓ سے
کو ثابت کیے اس کا یہ طلب نہیں کر سنا اللہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کو ایسا ہی سمجھتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ رات دن کے ٹھنڈے یکمیر نے سے نجات ملے ۱۲ منہ

قَالَ ذَٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عِيسَى وَعَبَّاسٍ
فَقَالَ أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ذَٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ
عَنْ هَذِهِ الْأُمُورِ أَنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ
لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ
مَا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا
أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ الْآيَةَ فَكَانَتْ هَذِهِ
خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَاذَهَا دُونَكُمْ
وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمْ
وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ
عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ
ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فَيَجْعَلُ مَالِ
اللَّهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذَٰلِكَ حَيَاتَهُ أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ
تَعْلَمُونَ ذَٰلِكَ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ
لِعِيسَى وَعَبَّاسٍ أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ
تَعْلَمَانِ ذَٰلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَلَّى اللَّهُ
نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ إِنَّا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَضْنَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا

نے کہا بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے
اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں حضرات حضرت علیؓ
اور حضرت عباسؓ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا میں تم دونوں کو
پرو و گار کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا بے شک فرمایا ہے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اب تم سے اس معاملے کی پوری حقیقت
بیان کرتا ہوں یہ جو مال ہے بغیر لڑے بھڑے ہاتھ آئے وہ اللہ
تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر کو دیا تھا دو سکر کی کو نہیں دیا تھا۔ چنانچہ
(سورہ حشر میں) فرماتے ہیں مَا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ
فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ الْآيَةَ تویہ مال خاص آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا تھا مگر آپ نے اسے بھی اپنے اوپر خرچ نہیں کیا نہ اپنی
ذاتی جائیداد بنایا بلکہ تم ہی لوگوں کو دیا تم ہی لوگوں میں تقسیم کیا
تقسیم کے بعد یہ بچ رہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے اپنی
بیویوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے اور باقی جو رہتا وہ بیت المال
میں (مسلمانوں کی عام ضرورتوں کے لئے) شامل کر دیتے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر ایسا ہی کرتے سچے میں تمام حاضرین
کو خدا کی قسم دیتا ہوں سچ کہنا تمہیں یہ معلوم ہے یا نہیں؟ انہوں
نے کہا بے شک معلوم ہے پھر علیؓ اور عباسؓ رضی اللہ عنہما سے کہا تمہیں
خدا کی قسم یہ معلوم ہے کہ نہیں؟ انہوں نے کہا بے شک معلوم ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کیا (ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے) وہ
کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کارپرداز)
ہوں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں رکھا
اور عیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کیا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 أَنْتُمْ حَيِّدِينَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعُتَيْبِ
 تَوْعْمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِمَا كَدًّا أَوَّالَهُ
 يَعْلَمُ أَنَّ فِيهِمَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ
 تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَلَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ
 فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا
 سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مِمَّا عَمِلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
 ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ
 وَاحِدَةٍ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي
 نَسْأَلُنِي نَصِيحَتَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَ
 وَأَنَا فِي هَذَا أَيْسَأَلُنِي نَصِيحَتَ امْرَأَتِهِ
 مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا
 إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيَّ كُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَ
 مِيثَاقُهُ تَعْمَلَانِ فِيهَا مِمَّا عَمِلَ بِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 مِمَّا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَمِمَّا عَمِلَتْ
 فِيهَا مَنْدُوكَةُ فِيهَا وَارَافَةُ ثُمَّ كَلِمَتَانِي
 فَقُلْتُمَا ادْفَعُهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا
 إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ
 دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ
 نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعُتَيْبِ فَقَالَ
 أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا

(انہی مصارف میں خرچ کرتے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے تھے) بعد ازاں حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے تم دونوں اس وقت یہ سمجھتے ہو کہ ابوبکر اس معاملے میں خطا وار ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں حق پر ہے اور ایمان دار تھے بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دنیا سے اٹھالیا (میں خلیفہ ہوا) میں نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں کا ولی ہوں میں نے دو برس تک اس جائیداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس فے کا تصرف کرتے تھے ویسے ہی کرتا پھر تم دونوں مل کر میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں کی ایک ہی بات تھی تمہارے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا۔ عباسؓ آپؐ کے اپنے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترک طلب کیا اور علیؓ آپؐ بھی آئے اپنی بیوی کا ترک ان کے والد سے طلب کیا میں نے تم سے یہ کہا (یہ جائیداد تو تقسیم نہیں ہو سکتی) تم چاہتے ہو تو (اس کا اہتمام) انظام تمہارے قبضے میں دے دیتا ہوں لیکن اس شرط سے آپؐ پر اللہ کا عہد پیمان کہ اس جائیداد کی آمدنی میں سے وہی تمام کام کرتے رہو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے اور جو میں اپنی خلافت کے آغاز سے اب تک کرتا رہا ورنہ اس جائیداد کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرو آپؐ نے کہا اسی شرط پر یہ جائیداد ہمارے حوالے کر دیجئے چنانچہ میں نے اسی شرط پر آپؐ کے حوالے کر دی حاضرین! تمہیں خدا کی قسم اسی شرط پر میں نے انہیں یہ جائیداد سپرد کر دی یا نہیں؟ حاضرین نے کہا بیشک حق ہے حضرت عمرؓ پھر حضرت

بِذَلِكَ قَالَ لَا تَعْمَ قَالَ أَفَتَلُمَسَانِ صِغَتِي
قَضَاءٌ غَيْرُ ذَلِكَ قَوْلُ الَّذِي يَأْذُنُهُ تَقْوَمُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَآ أَقْضِي فِيهَا قَضَاءٌ
غَيْرُ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوَمَ السَّمَاءُ فَإِنْ تَجَوَّزَ
عَنْهَا قَدْ قَعَا هَا إِلَى فَا تَا أَكْفَيْكُمْ لَهَا -

علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کیوں تمہیں خدا
کی قسم ہی شرط پر میں نے تمہیں یہ جائیداد سپرد نہیں کی؟ انہوں
نے کہا بے شک۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر اب اس کے سوا اور کونسا
فیصلہ مجھ سے کرانا چاہتے ہو، اس ذات کی قسم جس کے حکم سے

زمین و آسمان قائم ہیں میں اس فیصلے کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ قیامت تک نہیں کر سکتا، البتہ یہ ہو سکتا
ہے اگر تم سے اس جائیداد کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر میرے حوالے کر دو میں اس کا بھی انتظام کر لوں گا۔

باب ۳۸۲ اِثْمُ مَنْ اَوْعَدَ
رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

باب بدعتی کو پناہ دینے والے پر گناہ
اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

(از موسیٰ بن سلیم از عبد الواحد) عامر بن سلیمان کہتے
ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے مدینے کی زمین کو بھی حرم قرار دیا؟ انہوں نے کہا ہاں یہاں
(غیر) سے لیکر وہاں (ثور) تک، آپ نے فرمایا اس جگہ کا دفعت
کوئی نہ کاٹے اور جو شخص یہاں بدعت پیدا کرے اس پر اللہ فرشتوں
اور تمام انسانوں کی لعنت۔

عامر نے بحوالہ موسیٰ بن انس یہ حدیث بیان کی اس میں
اتنا زیادہ ہے یا بدعت نہ لکانے والے کو جگہ دے (وہاں رکھے)

۶۷۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ
قَالَ قُلْتُ لِرَأْسِ أَخِي حَزْمٍ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ قَالَ نَعَمْ مَا
بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مِنْ
أَحَدٍ فِيهَا حَدَّثَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَكُةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَامِرٌ
فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوَّلَى
مُحَمَّدًا

لہ جہاں اور ہزاروں خلافت کے کام دیکھا ہوں ۱۲ منہ سلہ یہ حدیث اور گزرجی ہے اور حمیر باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ حضرت عثمانؓ اور ان کے تابعین
نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے تنازع اور اختلاف کو برکھجا جب تو حضرت عمرؓ سے کہا کہ ان دونوں کا فیصلہ کر کے ان کا کام دیکھئے ۱۲ منہ سلہ جواو پر کے باب
میں موصول گزرجی ہے اور نیز باب مجویہ میں ۱۲ منہ سلہ سناذ اللہ بدعت سے آنحضرت م کو کتنی نفرت تھی کہ فرمایا جو کوئی بدعتی کہنے پاس آتا ہے مگر دے اس پر بیعت

باب ۳۸۲۶ مَا جِئَ كَرِيمٌ

ذَرَّ الرَّأْيَ وَتَكَلَّفَ الْقِيَّاسَ
وَقَوْلًا لِلَّهِ وَلَا تَقْفُ لَا تَقْلُ
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔

۶۷۹۸ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ ثَلَيْبٍ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
ابْنِ شَرَحْبِيلٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ

قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَشُعْبَةَ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ إِلَّا أَنْ
أَعْطَاكُمْوهَا اخْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهَا

عَنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْغِي
نَاسٌ جَهَالًا يَسْتَفْتُونَ فَيَقْتُلُونَ بِرَأْيِهِمْ

فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ
رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَحَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ
يَا ابْنَ أَخِي أَنْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْتَشِئْ

لِي مِنْهُ أَلَدْنِي حَدَّثَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ
فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَقَوْلِهِ مَا حَدَّثَنِي

فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُمَهَا فَحَبَّتْ فَقَالَتْ
وَاللَّهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ۔

باب ۳۸۲۷ دین کے مسائل میں رلئے پر عمل کرنے

نیز بے ضرورت قیاس کرنے کی مذمت۔
ارشاد الہی ہے اس بات کے پیچھے نہ لگو
جس کا تمہیں علم نہیں۔

(از سعید بن ثعلبہ از وہب از عبد الرحمن بن شریح وغیرہ
از ابوالاسود) عروۃ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص حج کے

لئے آئے تھے، ہم سے ملے، میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ (قیامت)

کے قریب) انسانہیں کرے گا کہ علم دے کر چھین لے (بھلا دے) بلکہ اس
طرح اٹھائے گا کہ علما ہر جائیں گے، ان کے ساتھ علم بھی چلا جائے گا

پھر چند لوگ جاہل رہ جائیں گے، ان سے کوئی مسئلہ دریافت
کرے گا تو ابی اسے سے بیان کریں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے

اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا (ابنی خالہ) سے بیان کی، اتنے میں عبد اللہ بن عمرو

پھر حج کے لئے آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے
بھانجے دوبارہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور جو

حدیث ان سے سن کر تو نے مجھ سے بیان کی اسے دوبارہ ان سے
سن کر خوب یاد کر لے چنانچہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے دوبارہ

مجھے اس حدیث کو اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی بار بیان کیا تھا
میں نے آکر حضرت عائشہ کو اطلاع دی، انہیں تعجب ہوا فرمایا کہ

خدا کی قسم عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیث کو خوب یاد رکھا۔
اسے اختلاف کے ساتھ قیاس کرنے کی یعنی قیاس علی کے خلاف ایک بار ایک علت کو لینا ہماری شریعت میں ان باتوں کو سمجھانی نے پسند نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کتاب پر

سنت پر عمل کرتے رہے جس میں کتاب و سنت کا حکم نہ ملا اس میں اپنی رائے کو دخل دیا وہ بھی سیدھے سادے طور سے اور پیچیدہ وجہوں سے ہمیشہ پرہیز کیا ترجیح بائیں
ملنے کی مذمت سے وہی ملنے مراد ہے جو بعض ہوتے ساتھ دی جاتے ۱۲ منہ ۱۲ باوجود اس کے کہ وہ مسئلہ حدیث و قرآن میں موجود ہو گا ۱۲ منہ ۱۲ کہ اتنی مدت کے
بعد بھی حدیث میں ایک لفظ کا فرق نہیں کیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ایک زمانہ ایسا آسکا ہے جس میں کوئی مجتہد نہ ہو چور کا یہ قول ہے لیکن حنا بلے نے اس کو جائز
نہیں رکھا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جب تک اللہ کا حکم یعنی قیامت آئے ۱۲ منہ

۶۷۹ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

ابو حمزہ قال سمعت ابا حمش قال سالت ابا وائل هل شهدت صفين قال نعم سمعت سهل بن حنيف يقول ح وحدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا ابو عوانة عن ابي عمير عن ابي وائل قال قال سهل بن حنيف يا ايها الناس اتهموا اباكم على دينكم لقد رايتني يوم ابي جندل ولوا استطعنا ان اردنا امر رسول الله صلى الله عليه وسلم لرد دمه وما وضعنا سيوفنا على عواقبنا الى امر يقطعنا الا اسهلنا بنا الى امر نعرفه غير هذا الا امر قال وقال ابو وائل شهدت صفين وكنست صفون -

باب ۸۳۷ ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يسئل مما لم ينزل عليه الوحي فيقول لا ادري او لكم يحب حتى ينزل عليه الوحي ولم يقل يراي ولا يقياس

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش) میں نے ابو وائل سے پوچھا آپ جنگ صفین میں موجود تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے (اسی جنگ میں) سنا دوسری سند (از موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از اعمش از ابو وائل) سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگو! اپنی لئے کو دین کے معاملے میں غلط سمجھو میں نے (صلح حدیبیہ میں) خود کو دیکھا جب ابو جندل رضی اللہ عنہ (زنجیروں میں جکڑے ہوئے) آگے تھے اگر مجھے بھی کچھ گنجائش ہوتی تو میں اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتا۔ پہلے ہم نے جب بھی کسی مہم میں اپنی تلواریں اپنے کندھوں میں رکھیں تو ان تلواروں کی بدولت ہمیں ایک سہولت میسر ہوتی جسے ہم جانتے تھے۔ البتہ یہ ایک ایسی مہم ہے (کہ پہلی سی کیفیت اس میں نہیں)

(اعمش کہتے ہیں ابو وائل نے کہا میں صفین میں موجود تھا اور صفین کی جنگ بڑی جنگ تھی (مسلمان آپس میں کٹ مٹتے)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسئلہ رائے یا قیاس سے نہیں بتایا بلکہ جب آپ سے کوئی ایسی بات دریافت کی جاتی جس کے متعلق وحی نازل نہ ہوئی ہو تو آپ فرماتے مجھے معلوم نہیں یا وحی کے نزول تک خاموش رہتے کوئی جواب نہ دیتے۔

لے جب آپ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کو قریش کے حوالے کر دیا میں قریش سے پوچھتا لیکن حکم رسول کے سامنے ہم لوگوں نے کچھ دم نہ مارا ۱۲ منہ تک یعنی جنگ صفین میں ہم مشکل میں گرفتار ہیں دونوں طرف دلائے دلائل پیش کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵۵ ام بخاری نے کہا اتھموا را یکم جو پہل کے کلام میں ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر مسئلہ میں جب تک کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہ ہو کہ اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو اور دل پر فتویٰ نہ دو بلکہ کتاب و سنت پر غور کر لے اس میں سے اس کا حکم نکالو ابن علی نے کہا لائے مذہم سے وہی رائے مروی ہے کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر آدمی قیاس پر عمل کرے ۱۲ منہ

لَقَوْلِهِ تَعَالَى يَمَّا آتَاكَ اللَّهُ
وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُبُّكَ لِلَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ

۶۸۰۰ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسْكَنِ يَقُولُ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَرْتُ
فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُودُنِي وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا مَا شِئَانِ فَأَتَانِي
وَقَدْ أُنْغِي عَلَى قَتَوَاصَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَى قَافَتِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَيْمًا قَالَ سُفْيَانُ
فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي
كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي قَالَ فَمَا آجِبْنِي بِقَوْلٍ
حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْهَيْرَاثِ.

بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا
عَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ بَرَائِي وَلَا
مُمَثِّلٍ.

ارشاد الہی ہے اللہ جیسے آپ کو بتائے اس
کے مطابق حکم دے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا راج
کیا چیز ہے، آپ خاموش رہے حتیٰ کہ آیت نازل ہوئی

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بیمار ہوا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میرے پاس
آئے، میں بے ہوش پڑا تھا۔ آپ نے وضو کیا، اور وضو کا
پانی مجھ پر ڈالا، مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
(راوی سفیان نے کچھ یوں کہا اے رسول اللہ، دونوں کا منہم
ایک ہے) میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ آپ نے جواب
نہ دیا، حتیٰ کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے
مردوں، عورتوں کو انہی باتوں کی تعلیم دیتے جو اللہ تعالیٰ
نے آپ کو سکھائی تھیں۔ باقی رائے و تمثیل آپ نے
نہیں سکھائی۔

لَهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ فِي هَذِهِ مِمَّا نَزَّلَ فِيهِ مِنْ رَبِّكَ فِي سِتِّ مِائَةٍ سَنَةٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمَّا آتَاكَ اللَّهُ وَنَزَّلَ فِيهِ مِنْ رَبِّكَ فِي سِتِّ مِائَةٍ سَنَةٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمَّا آتَاكَ اللَّهُ وَنَزَّلَ فِيهِ مِنْ رَبِّكَ فِي سِتِّ مِائَةٍ سَنَةٍ

۶۸۰۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرَّجُلُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمَ مَا قَاتِيكَ فِيهِ تَعْلِمُنَا مِمَّا عَلَيْكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ نَزَّ أَوْ كَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا أَوْ كَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّتْهُنَّ مِمَّا عَلَيْهِ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مَعَكُنَّ امْرَأَةٌ تَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ ذَلِّهَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهَا رَحَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُنَبِّئُنَا قَالَ فَاعْلَمْتُمُهَا مَوَدِّعِينَ ثُمَّ قَالَ وَالتَّائِبِينَ وَالتَّائِبِينَ

بَاب ۳۸۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

۶۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى

(از مسدد از ابو عوانہ از عبد الرحمن بن اصبهانی از ابوصالح

ذکوان) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کی تمام احادیث تو مردوں نے ہی اکٹھی کر لی ہیں (یا دیکر لی ہیں) ایک دن تو ہم عورتوں کے لئے بھی مقرر فرمائیے اس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں تاکہ ہمیں بھی وہ باتیں آپ سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائیں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے فلاں دن فلاں جگہ تم جمع ہو جایا کرو (چنانچہ وہ حسبیں جمع ہوئیں آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور جو باتیں اللہ نے آپ کو سکھائی تھیں وہ انہیں سکھائیں۔ پھر فرمایا دیکھو جو عورت اپنے تین بچوں کو (اللہ کے پاس) آگے بھیج چکی ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے دوزخ سے آٹا اور اس کی بچا کا سبب بن جائیں گے۔ ایک عورت عرض کرنے لگی یا رسول اللہ اگر دوپٹے بھیج ہوں تو اس عورت نے دو کا لفظ دو بار کہا آپ نے فرمایا "اور دو اور دو اور دو بھی"

بَاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

نہری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب ہو کر مصروف جہاد رہے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں اس گروہ سے مراد علمائے دین ہیں۔

(از عبید اللہ بن موصی از اسمعیل از قیس)

(بقیہ صفحہ سابقہ) مبارکہ دیکرنا ہو رہی اس کے نسخ کا دعویٰ کرنے سے اس کی سند میں قدر کیسے قیاس کی عدالت جاتی رہے گی وہ لوگوں کا امام کہاں ہو سکتا ہے اعدا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ تو سراسر انکسار پر ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مختلف قولوں میں سے کوئی قول نہیں لیں گے ۱۲ منہ ۱۲ منہ ایک چیز کا حکم دوسری چیز کی شکل قرار دینا اور جعلت جامعہ کے جس کو قیاس کہتے ہیں ۱۲ منہ (محاشی متعلقہ صفحہ پہلا) باب ۵ مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ مانی نے کہا اس قول سے کہ وہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہوں گے کیونکہ یہ ابوغریضہ کے بتلائے قیاس اور رائے سے معلوم نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَائِسٍ عَنِ الْمَغْدِسِيِّ بْنِ شُعْبَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ أَلَّ
ظُلُمَتُهُ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ
أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ -

۶۸۰۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
قَالٍ سَمِعْتُ مَعْوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يَخْطُبُ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي
الدِّينِ وَالْدُنْيَا أَنَا قَائِمٌ وَيُعْطَى اللَّهُ وَلَهُ
يُزَالُ أَمْرُهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ مُسْتَقِيمَةٌ حَتَّى
تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ -

باب ۳۸۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا -

۶۸۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا
نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يُبْعَثَ عَلَيْكُمْ
عَذَابًا مِّنْ قَوْكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ
أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ
فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيَلْبِغْ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ ایسا (دنیا میں)
موجود رہے گا جو (باطل پر) غالب ہوگا تا آنکہ قیامت قائم
ہو جائے وہ اس وقت تک غالب رہے گا۔

(از اسماعیل ابن وہب از یونس ابن اشباب) محمد بن
ہیں میں نے معویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما سے سنا وہ خطبہ
میں ارشاد فرما رہے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جس کی بھلائی کرنا چاہتا ہے اُسے
دین کی سمجھ عنایت کرتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں
دینے والا اللہ ہے۔ اور اس امت کا کام برابر قائم ہوگا
یا یوں فرمایا جب تک اللہ کا حکم آجائے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یا تمہارے کئی
فرقے بنائے۔“ (سورہ النعام)

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو) حضرت جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت (سورہ النعام کی)
نازل ہوئی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يُبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا
مِّنْ قَوْكُمْ (کہہ دیجئے کہ وہ (اللہ) اس بات پر قادر ہے
کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیج دے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے اللہ میں تیری ذات سے پناہ چاہتا ہوں ”أَوْ مِنْ
تَحْتِ أَرْجُلِكَ“ (یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے) (عذاب بھیج دے)
”سُنْ كِرْ“ فرمایا ”اے اللہ میں تیری ذات سے پناہ چاہتا ہوں“ (لیکن

۱۔ دوسری حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت بدترین خلق اللہ پر قائم ہوگی کیونکہ یہ بدترین لوگ کہے متاکر ہیں اور وہ گروہ دوسرے
مقام میں ہوگا یا اس حدیث میں اللہ سے یہ ارادہ ہے یہاں تک کہ قیامت قریب نہ پہنچے تو قیامت سے کچھ پہلے ہی فرشتے لوگوں کے اودھ بھرے لوگ وہ جانیں گے
میں دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب ایک ہوا جیٹے کی جیس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی ۱۲ امت ۱۱ معلوم ہوگا اسلام کا دین قیامت تک قائم رہے گا

بَعْضُكُمْ بِأَسْبَغٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ | جب یہ آیت نازل ہوئی اَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا وَيُذِيقُ
أَوْ أَيْسَرُ۔ | بَعْضُكُمْ بِأَسْبَغٍ۔ یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا

ھے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ دونوں باتیں (ان
پہلی دو باتوں کی نسبت) سہل اور آسان ہیں۔

بَاب ۳۸۴ مَنِ هَبَّهَ أَهْلًا
مَعْلُومًا بِأَصْلِ مُبِينٍ قَدْ
بَيَّنَّ اللَّهُ مُحْكَمًا لِيَذْهَبَ
السَّائِلُ۔

باب ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح
سے تشبیہ دینا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان
کر دیا ہے تاکہ دریافت کرنے والا سمجھ جائے۔

(اناصبع بن فرج از ابن وہب از یونس از ابن شہاب
از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ ایک کھرا بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا
میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ بچہ جنا ہے جسے میں اپنا نہیں سمجھتا
(دل میں اگرچہ زبان سے انکار نہیں کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے اس سے دریافت فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا
ہاں! آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ کہنے لگا سرخ ہیں! آپ نے
فرمایا کوئی خال رنگ کا بھی ہے؟ کہنے لگا ہاں ہے! آپ نے فرمایا
یہ خال رنگ کہاں سے آیا؟ (جب ماں باپ دونوں سرخ تھے)
کہنے لگا کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا
شاید تیرے بچے کا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔ غرض
آپ نے اسے یہ اجازت نہ دی کہ وہ اس بچے کے متعلق بول
کہے کہ ”یہ بچہ میرا نہیں ہے“

۵۸-۶۸۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا آتَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَمْرًا
وَكَلْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ وَآتَى أَفْكُودَةً
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا
أَلَوْنَهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَمَهْلٌ فِيهَا مِنْ
أَوْرَقٍ قَالَ إِنَّ فِيهَا كُورًا قَالَ فَآتَى
فَرَى ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرُوتُ
تَزْعَمُ قَالَ وَلَعَلَّ هَذَا عَرُوتُ تَزْعَمُ وَلَمْ
يُرْخَصْ لَهُ فِي الْإِنْتِهَاءِ مِنْهُ۔

لہ یہ حدیث تفسیر سورۃ انفصام میں گندرجی ہے من قَوْضِکُمْ سے پتھروں یا بارش کا عذاب مراد ہے اور عَرُوتُ تَحْتِیْ اُدْجُلِکُمْ سے زلزلہ اور دھنسا مراد ہے۔
لہ اس کی قیاس کہتے ہیں باب کی دونوں حدیثوں سے قیاس کا سوا کھلا چلکین ابن مسعود نے صحابہ میں سے اور عامر شمی اور ابن مسعود نے فقہاء میں سے قیاس کا انکار کیا ہے
باقی تمام فقہاء نے قیاس کے جواز پر اتفاق کیا ہے جس کی حدیث مراد ہے جو صحابیہ ذرا بعین قیاس منقول ہے اور ابو جوامہ بخاری نے لڑائے اور قیاس کی مذمت بیان کی ہے اس سے
مراد ہی قیاس ہے جو فاسد ہو لیکن قیاس صحیح شرع کے ساتھ وہی جب حدیث اندر قرآن میں وہ نہ صراحت کے ساتھ نہ اکثر علماء نے جائز رکھا ہے اور بغیر اس کے ناجائز ہے۔

۶۸۰۶- حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
إِنَّ ابْنِي نَذَرْتُ أَنْ تَحْجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ
أَنْ تَحْجَّ أَفَأَحْجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي
عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى امْرَأَةٍ دِينَارٌ لَكُنْتَ
قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَقْضُوا لِلَّذِي
لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَقَاءِ -

بَابُ ۳۸۲۲ مَا جَاءَ فِي

إِسْمِ هَٰذَا الْقَضَاءِ بِمَا أَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ وَمَنْ لَكُمْ
بِحُكْمِ بِنَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَوْلًا
هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَدَحَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ
الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضَى بِهَا وَ
يَعْلَمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قَبْلِهِ
وَمُسْأَوَرَةَ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ
أَهْلَ الْعِلْمِ -

۶۸۰۷- حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي
أَشْيَاءِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا إِنَّ اللَّهَ مَا لَا فَسَلَطَ

(از مسند ابوالعوانہ از ابوبشیر از سعید بن جبیر) ابن

عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں ایک عورت نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری
ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئی
کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس
کی طرف سے حج کر۔ یہ بتا اگر تیری ماں پر قرض ہو تو لو ادا
کرے گی؟ اس نے کہا بے شک ادا کروں گی؟ آپ نے
فرمایا "تو پھر اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ اس کا حقدار
ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے لہذا اللہ کا بھی قرض ادا کرو

باب قاضیوں کو کوششوں کے ساتھ

اللہ کی کتاب کے مطابق حکم دینا چاہیے کیونکہ
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو لوگ خدا کے نازل کردہ
قوانین کے مطابق حکم اور فیصلے نہ دیں وہی لوگ
ظالم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم و
حکمت والے کی تعریف فرمائی جو علم و حکمت کے مطابق
قضاء و فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے نیز
اپنی طرف سے کوئی بات نہیں بناتا خلفائے راشدین
اہل علم کے مشورے سے حکومت کے کام اور مقدمات
کے فیصلے سرانجام دیتے تھے اور ان سے مسائل پوچھتے تھے۔

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن حمید از اسماعیل از

قیس) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو شخص
قابل رشک ہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے مال و دولت
عنایت کی اور وہ اچھے کاموں میں اس کے ہاتھ سے خیر

مُؤْمِرَةً عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا تَقُومُوا لِلنَّسَاءِ حَتَّى تَأْخُذَ أَمْرَتِي
 بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا يَشْبُرُ الْإِشْبُرُ وَذَرَا عَا
 بِذَرَا عٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَفَّارِيسَ وَ
 التُّومِرِ قَالَ وَمَنِ النَّاسِ إِلَّا أُولَئِكَ
 ۴۸۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِزِ
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنَعَاءِيُّ عَنْ يُونُسَ
 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ
 قَبْلَكُمْ يَشْبُرُ الْإِشْبُرُ وَذَرَا عَا ذَرَا عَا
 حَتَّى لَوْ دَخَلُوا الْمُحْرِمَاتِ تَبْعُمُوهُمْ
 قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْهِمُودُ وَالنَّصَارَى
 قَالَ قَسَمٌ -

باب ۳۸ اشیر من دعا الی
 الضلالة أو سق سئل سئل
 لعمول لله تعالی ومن أوزار الذین
 یضلونهم بغير علم -

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم
 نہ ہوگی جب تک میری امت کے لوگ سابقہ امتوں کے
 بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ (بجوری طرح اعمال میں)
 برابر نہ ہو جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگلی امتوں
 سے کون لوگ مراد ہیں پاری اور نصاری؟ آپ نے فرمایا تو اوکون
 (از محمد بن عبد العزیز از ابو عمر صنعانی یعنی از زید بن
 اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
 سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ
 سابقہ لوگوں کے طریقے اختیار کر لو گے بالشت بالشت ہاتھ
 ہاتھ حتی کہ اگر سابقہ لوگ گوہ کے بل میں بھی گئے ہوں گے تو
 تم بھی اس میں جاؤ گے۔ ہم لوگوں نے دریافت کیا یا رسول
 اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سابقہ لوگوں سے یہود و نصاری
 مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا (اماں وہی نہیں تو) اوکون؟

باب جو شخص گمراہی کی دعوت دے اس کا
 گناہ اس شخص کی طرح ہے جو رسم بد ایجاد کرے۔
 اللہ تعالیٰ نے (سورہ نمل میں) فرمایا "ان لوگوں کا
 بھی بوجھ اٹھائینگے جنہیں بے علمی کی وجہ سے گمراہ کر دیا گیا"

ملہ جب مسلمانوں کی سلطنت چوڑی پہلے انہوں نے ایمانوں کی چال ڈھال وضع قطع اختیار کی پھر بعد کے زمانہ میں مغلیہ سلاطین کی سلطنت سن ۱۵۱۹ء تک رہی تو
 انہیں کی سب بایں جاری ہوئیں یہاں تک کہ دین الہی جاری ہو گیا اس کے بعد انگریزوں کی حکومت ختم ہوئی مگر اکثر مسلمان ان کی مشابہت کے لیے ہیں کھانے پینے لباس
 معاشرت نشست و برخاست سب رسوم میں انہی کی پیروی کر رہے ہیں ۱۲۰۰ھ تک گزشتہ کا مطلب یہ ہے کہ انہی کی ہی حال ڈھال اختیار کر دیتے ہیں
 یا نئی ہر حال میں ان کی چال چلنا پلٹ کر دیتے آج بھی حال ہے مسلمانوں سے قوت اجتہادی اور اخراجی کا مادہ بالکل سلب ہو گیا ہے جس جیسے مغرب والوں کو کرتے دیکھتے ہیں
 وہی کرتے لگتے ہیں کچھ سوچتے ہی نہیں کہ آیا یہ کام ہمارے ملک اور ہماری آپ بھائی کے لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے یا نہیں؟ اللہ جل شانہ کے حال پر ہم کہہ رہے ہیں
 ملہ اس باب میں تین حدیثیں وارد ہیں مگر ان کا ایک ایسی شرط پر ہے جو سے شایان کو نہ لائے امام اسلم اور ابو داؤد و دارقطنی نے اسے ابو ہریرہ سے نہ لکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو شخص گمراہی کی طرف بلانے کا اس پیاس کا رونا گناہ اور ان کو کون کا جو اس پر عمل کرتے ہیں گنہگار ہیں یا گناہ کا گناہ کچھ کم نہ ہو گا اور امام مسلم نے جو حدیث
 عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا جو شخص مسلمان میں بڑی رسم قائم کرے اس پیاس کا بوجھ اور عمل کرنے والوں کا بوجھ بڑا ہے چاہے وہ عمل کرنے والوں کا بوجھ کچھ کم نہ ہو گا ۱۲۰۰ھ
 عد سبحان اللہ آپ نے بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ سے یہ بھی اشارہ کر دیا کہ لباس اور وضع قطع بھی یہود و نصاریٰ کی اختیار کریں گے۔ اب ٹائی کوٹ پتلون کا حال دیکھتے
 کہ مسلمان بالکل رابہ وضع قطع رکھتے ہیں جنہوں کے اوپر سے پتلون لے لیں نہیں مٹاتے کہ یہ مغرب کے فیشن کے خلاف ہے گھنٹوں سے نیچے نیکر نہیں بناتے کہ فیشن کے
 خلاف ہے اور ٹائی کر مائل ہیکار بھیڑ ہے مگر انہی یہود و نصاریٰ کے مطابق مسلمان بھی جو لازم سمجھتے ہیں۔ محمد باقر

۶۸۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ مُرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ

نَفْسٍ تَقْتُلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ

الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ

دَمِهَا لَا تَكْفِي أَوَّلَ مَنْ سَقَى الْقَتْلَ أَوَّلًا

لَفْظًا مِنْ دَمِهَا يَعْنِي اس کے خون کے گناہ کا ایک حصہ۔

تَمَّ الْجُزْءُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ

الْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اللہ کے فضل و کرم سے انتیسواں پارہ تمام ہوا اب تیسواں پارہ خدا چاہے تو شروع ہوگا۔

تیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب ۳۸۳۵ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّقَ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَحَرَمَانِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَمَا كَانَ يَهْتَمُّنَ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْتَبِرَ وَالْقَبْرَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علماء کو اتفاق کی ترغیب دینا۔ علماء مکہ و مدینہ کا اجماع۔ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مہاجرین و انصار کے متبرک مقامات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا مقام، آپ کا منبر اور قبر اقدس کا بیان۔

۳۸۳۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَحْمِيدِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ السَّامِيِّ أَنَّ أَحْرَاسَ بَنِي أَبِي عَدِيٍّ

(از اسماعیل از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی

لہ اشرف علماء کا یہ قول ہے کہ اجماع جب معتبر ہو تو ہے کہ تمام جہان کے مجتہدین اسلام میں مسئلہ پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف نہ ہو اور امام مالک نے اہل مدینہ کا اجماع بھی حجت رکھا ہے۔ امام بخاری کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ اہل مکہ اور اہل مدینہ دونوں کا اجماع بھی حجت ہے مگر حافظ نے کہا کہ امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ کا اجماع حجت ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ اختلاف کے وقت اس جانب کو ترجیح ہوگا جس پر اہل مکہ اور مدینہ اتفاق کریں۔ بعض لوگوں نے اہل بیت اور خلفائے اربعہ کا اتفاق بعضوں نے آخر اربعہ کا اتفاق اجماع سمجھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اگر کسی قول ہے کہ ایسے اتفاقات اجماع نہیں ہو سکتے جب تک تمام جہان کے مجتہدین اسلام اتفاق نہ کریں۔ امام شوکانی نے کہا اجماع کا دعویٰ ایک ایسا دعویٰ ہے کہ طالب حق کو اس سے کفر و طغیانی ہوگی۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاصْبِرْ
الْأَعْرَابِيَّ وَعَلَى الْمَدِينَةَ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيَّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِنِي بِبَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ
أَقْلِنِي بِبَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي
بِبَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ
كَأَلِكَبِيرٍ تَنْفِي خَبِيثَتَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَتَهَا -

۶۸۱۳ - حَدَّثَنَا مُرْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ
عَنِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ
أُحَرِّقُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ
أَخْرُجَتِ حُجَّتُهَا عَمْرُوقُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
يَمْنِي لَوْ شِئْتُ لَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ
رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ
عُمَرُو بْنُ الْقَوْمِ مِنَ الْعَشِيرَةِ فَأَحْدَثَ دَهْوًا لَرَأَى
الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يُغَضِبُوا هُمْ

اتفاقاً وہ اعرابی مدینے میں بخاری میں مبتلا ہو گیا وہ چار
خدمت ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے
آپ نے اذکار کیا - دوبارہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میری
بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے اذکار کیا وہ اعرابی سہ بارہ
آکر کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے اذکار کیا
آخر وہ مدینہ سے نکل کر (اپنے جنگل کو) چلا گیا، تب آپ
نے فرمایا مدینہ لوہار کی بھیٹی کی طرح میل کھیل کو چھانٹ ڈالتا
ہے اور خالص اور پاکیزہ چیز کو رکھ لیتا ہے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از معمر از زہری از
عبد اللہ بن عبد اللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے
ہیں میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا،
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) آخری
جمع کیا تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ
عباس کا شتم (آج کے دن)، امیر المؤمنین کے پاس
ہوتے، ہوا یہ کہ ایک شخص ان کے پاس آکر کہنے لگا،
فلاں شخص کہتا ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ انتقال کر جائیں تو
ہم فلاں شخص سے بیعت کر لیں گے یہ سن کر امیر المؤمنین
نے فرمایا آج سہ پہر کو کھڑے ہو کر خطبہ بناؤں گا اور ان لوگوں
کو ڈراؤں گا جو (عام مسلمانوں کا حق) غصب کرنا چاہتے ہیں۔

اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ جب مدینہ سب شہروں سے افضل ہوا تو وہاں کے علماء کا اجماع ضرور معتبر ہوگا کیونکہ مدینہ میں
نبیؐ اور بدکار لوگ نہ رہیں سکتے وہاں کے علماء سب اچھے اور نیک اور صالح ہی ہوں گے۔ میں کہتا ہوں یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی حیاتِ بابرکات سے ورنہ بعد آپ کی وفات سے اجماع صحابہ مدینہ سے نکل گئے اور دوسرے ملکوں میں جا کر رہے جیسے حضرت علیؓ اور ابن
مسعودؓ اور ابوبوسیؓ اور ابوذرؓ اور عمارؓ اور عبداللہؓ اور عبادہؓ بن صامتؓ وغیرہ رضی اللہ عنہم ۱۲ منکر یہ بعضوں کی ذاتی رائے غلط ہے کیونکہ جو صحابہ مدینہ
میں دوسرے شہروں میں رہنا پسند کرتے ان کو مدینہ نے اس اعرابی کی طرح نہیں نکالا اس لئے یہ حدیث مدینہ کی فضیلت میں قیامت تک کے لئے ہے ۱۲ علیہ السلام
طہر بن عبیدہ یا حضرت علیؓ ۱۲ منکر یہ اپنی حیثیت سے زیادہ باتیں بناتے ہیں مجھے امانت پڑی بات حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ خلافت میں رہنے والے دینے والے تمام
مسلمانوں کو پسند ہیں جن سے آپ کو اتفاق نہیں اس سے بیعت کرنا چاہیئے یہ کلمات کے کرم فلاں سے بیعت کر لیں گے فلاں سے بیعت کر لیں گے اس کی تہیہ تو شہر ہوتی ہے

فَلَمْ تَلَفْ حَلَّ قَاتِ الْمُؤَيَّمِ يَجْمَعُ دَعَاءَ
النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ فَآخَافُ أَنْ
لَا يُنْزِلَ لَوْهَا عَلَى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلَّ
مُطِيرٍ فَأَمِيلُ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ
الْهَجْرَةِ وَدَارَ السُّتَةِ فَتَخْلَصَ بِأَعْيَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا أَمَقَالَكَ
وَيُنْزِلَ لَوْهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ
لَا قُوَّةَ مِنِّي فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَوْ مُنًى بِالْمَدِينَةِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ فَقَالَ
إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالنَّحْوِ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ
فِيمَا أَنْزَلَ آيَةُ الرَّجْرِ

۶۸۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ قُوبَانِ
مُسْتَقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطُ فَقَالَ بَعْ
بَعْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ
رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَا خَيْرَ فِيمَا بَيْنَ مَنبَرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَجْرَةِ عَائِشَةَ
مَغْشِيًّا عَلَى فَيْحِي الْحَبَابِيِّ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى
عُنُقِي وَيُرِي آتِي مَجْشُونٌ وَمَا بِي مِنْ

میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! ایسا نہ کیجئے یہ حج کا موسم ہے
یہاں ہر قسم کے لوگ جمع ہیں یہ سب کثرت سے آپ کی مجلس
میں جمع ہو جائیں گے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ کی بات
کا مطلب غلط نہ اڑتے پھریں آپ توقف فرمائیے جب
آپ مدینے میں پہنچیں جو ہجرت اور سنت نبوی کا مقام ہے
وہاں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مہاجرین
اور انصار خالص ایسے لوگ ملیں گے جو آپ کا کلام یاد رکھیں گے
اور اس کا مطلب بھی درست بیان کریں گے۔ امیر المؤمنین نے
کہا خدا کی قسم مدینے پہنچتے ہی سب سے پہلے یہی کام کروں گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اب جو ہم مدینے پہنچے
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آتے ہی خطبہ دیا اے لوگو اللہ
تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر
قرآن بھیجا اس قرآن میں آیت رجم بھی تھی۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب) محمد بن سیرین
کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے
تھے اس وقت ان پر کتان کے دو کپڑے گیسو سے رنگے ہوئے
تھے۔ انہوں نے اس کپڑے سے ناک صاف کی۔ خود ہی
کہنے لگے واہ واہ ابو ہریرہ کو دیکھو کتان (جیسے قیمتی کپڑا)
سے ناک صاف کرتا ہے (ایسا مالدار ہو گیا) میں نے ایک
وہ زمانہ بھی دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان (جہاں اب مضیئہ
نبوی ہے) یہ ہوش پڑا رہتا تھا کبھی کوئی آنے والا آتا تو اپنا پاؤں

اس روایت کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں مدینے کی فضیلت مذکور ہے کہ وہ دارالسنۃ ہے یعنی حدیث شریف کا گھر ہے تو وہاں کے
علماء کا اجماع یہ نسبت اور شہر والوں کے اجماع کے زیادہ معتبر ہو گا۔

جُئُونَ مَائِي إِذَا الْجُوعُ۔

میری گردن پر دھکھ دیتا۔ وہ سمجھتا میں دیوانہ ہوں (کہ رستے میں

بے ہوش پڑا ہوں) حالانکہ میں دیوانہ نہ تھا بھوک کے باعث میری یہ کیفیت ہو جاتی تھی۔

۶۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ أَنَّ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَمْرُؤُا لَأَمْلَأَنَّ مِنْهُ مَا شِهِدْتُهِ مِنَ الصَّغَرِ فَإِنِّي أَلْعَمُ الَّذِي عِنْدَ إِدْكِسِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا رَاقِمَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَاقَةِ فَبَعَلَ النِّسَاءَ يُثِيرُنَ إِلَى أَذْنَهُنَّ وَحَلَوُ قِهْنٍ فَأَمَرَ بِحَلَا لَاقَاتِهِنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جانب ہاتھ بڑھانے لگیں۔ آپ نے بلا لڑکوں کو حکم دیا وہ عورتوں کے پاس آئے بعد ازاں بلا لڑکے واپس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تھے۔

۶۸۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَا شِئًا وَرَاكِبًا۔

۶۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ

(از محمد بن کثیر از سفیان) عبد الرحمن بن عباس کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کیا آپ نے کوئی نماز عید بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، میں اس وقت بیچہ تھا، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اتنا قریبی رشتہ نہ ہوتا اور میں کم عمر نہ ہوتا تو آپ کے ساتھ کبھی نہ رہ سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے قریب ہے وہاں نماز عید پڑھائی اس کے بعد خطبہ سنایا ابن عباس نے نماز عید میں اذان و اقامت کا بیان نہیں کیا۔ خطبے کے بعد آپ نے مستورات کو (وعظ کرتے ہوئے) حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کریں چنانچہ وہ عورتیں اپنے گلے اور کالوں کی

(از ابونعیم از سفیان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں (کبھی) پیدل اور (کبھی) سوار ہو کر (دونوں طرح) تشریف لایا کرتے تھے۔

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انتقال کے وقت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی کہ مجھے میری سوکنوں کے

لے بیہوش رہنے میں گریہا تن بدن کا کچھ خیال نہ رہتا ابو جریرہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ یا تو ایسے افلاس اور تنگی میں گرفتار تھے کہ کھانے کو روٹی کا ایک ٹکڑا نہ ملتا یا ایسے مالدار ہیں کہ تن کے کپڑوں میں جو بہت قیمتی ہوتے ہیں ناکستہ ہیں اس حدیث کا تعلق ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا بیان ہے اور تبریف کا ۱۲ منہ ۱۲ منہ کیونکہ آپ عورتوں کو بھی وعظ سناتے تھے ۱۲ منہ ۱۲ منہ عورتوں کے کپڑے کا زبوران کے کپڑے میں ڈال دیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں آنحضرت کا کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تشریف لیجانا

الرَّبِّ بِيْرًا دَفِنِي مَعَ صَوَابِي وَلَا تَكْذِبْنِي مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ
فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُرَى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنْ عَمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّكَ فِي بَيْتِي
أَنْ أَدْفَنَ مَعَ صَاحِبِي فَقَالَتْ إِي وَآلِلَهُ
قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنْ
الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْثِرُهُمْ
بِأَحَدٍ أَبَدًا -

ساتھ (بیعت میں) دفن کر دینا اور مجھے میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دفن نہ کرنا، میں نہیں چاہتی کہ آپ کی
دوسری ازدواج مطہرات سے زیادہ لوگ میری تعریف کریں یہ
(اسی سند سے) ہشام بخوالہ والدش روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس
کسی کو بھیجا اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی
اجازت طلب کی انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم میں اجازت دیتی
ہوں۔ عردہ کہتے ہیں دوسرے صحابہ کرام جب حضرت عائشہ سے

اس کی اجازت طلب کرتے تو وہ فرماتیں نہیں خدا کی قسم میں ان کے ساتھ کسی اور کو دفن ہونے کی
اجازت نہیں دوں گی۔

۶۸۱۸ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ مَالٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّاهِسَ مُرْتَفِعَةً
وَرَأَى الْكَلْبَ عَنْ كَيْسٍ وَبَعْدَ الْعَوَالِي
أَرْبَعَةَ أَصْبَالٍ أَوْ ثَلَاثَةً -

(ازایوب بن سلیمان از ابوبکر بن ابی اویس از سلیمان
بن بلال از صالح بن کیسان از ابن شہاب) انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے
پھر آپ (بعد نماز عصر) ان گاؤں میں تشریف لے جاتے جو مینے
کی بلندی پر واقع ہیں۔ وہاں جب پہنچ جاتے تو آفتاب اس
وقت تک بلند ہوا کرتا ہے

۶۸۱۹ حَدَّثَنَا الْقُسَيْمُ بْنُ مَالٍ عَنْ الْجُعَيْدِ
سَمِعْتُ الشَّاذِلِيَّ ابْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ كَانَ
الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیٹ نے بھی اس حدیث کو بخوالہ یونس روایت کیا
اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ گاؤں مدینے سے تین چار میل دور ہیں۔
(از عمرو بن زرارہ از قاسم بن مالک از جعید)
یزید کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
صاع ایسا تھا جیسے سہارے وقت کا ایک مُد
اور تہائی مُد پھر صاع کی مقدار بڑھ گئی۔

صلو لوگ کہیں کہ وہ بیعت میں دفن ہیں یہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ان کا درجہ بہت بڑا ہے ۱۲ منہ سے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر ۱۲ منہ سے ترجمہ باب سے مطابقت اس لئے ہے کہ مدینہ کے غزوات میں ان کو عوامی کہتے ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں تو وہ
متبرک مقامات میں سے ہیں ۱۲ منہ سے انہوں نے زہری سے اس کو نام بتا رہی تھی نے وصل کیا ۱۲ منہ

مَدَّ اَوْ ثَلَاثًا بِمَدِّ كُمْ الْيَوْمَ وَقَدْ رُفِدَ فِيهِ

۶۸۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ

فِي مَكِيلَاتِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ

وَمِدَّتِهِمْ يَعْزِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ-

۶۸۲۱- حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى

ابْنُ عَقَبَةَ عَنْ قَانِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ

جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنِيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا

قَرِيبًا مِّنْ حَيْثُ تَوَضَّعَ الْجَنَانُ لِمُحَمَّدٍ

الْمُسْتَجِدِّ-

۶۸۲۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَوْلى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ

ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ظَلَمَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ

يُحِبُّنَا وَيُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ

مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

تَابِعَهُ سَهْلٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

امام بخاری کہتے ہیں قاسم بن مالک نے حید بن عبد الرحمن سے سنا ہے یہ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی

طالح) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو وعادی فرمایا اے اللہ ان

کے پیانوں میں برکت عطا فرما ان کے صاع و مد میں برکت

عطا فرما۔

(از ابراہیم بن منذر از ابو ضمیرہ از موسی بن عقیقہ از نافع)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودی لوگ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لائے جنہوں

نے زنا کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا چنانچہ وہ دونوں

مسجد کے قریب اس مقام پر سنگسار کئے گئے جہاں جنائے

رکھے جاتے ہیں۔

(از اسماعیل از مالک از عمرو غلام مطلب) انس بن

مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (سفر سے واپسی پر) حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ

وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت

کرتے ہیں، یا اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرم بنایا تھا

میں مدینہ کو دونوں پتھر لیے کناروں کے درمیان حرم

مقرر کرتا ہوں۔

لے یعنی عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں وہ چاروں کا جو گیا مالک ظل اور نہائی ظل عراق کا ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ
وجودیکہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں صاع کی مقدار بڑھ گئی لیکن احکام شرعیہ میں جیسے صدقہ فطر وغیرہ اس صاع کا اعتبار رہا جو اہل مدینہ اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ۱۲ منہ ۱۱ باب کی مطابقت اس طرح سے کہ مسجد کے قریب یہ مقام متبرک ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وہیں کھڑے ہو کر چنانچہ کی نماز پڑھتے ہوں گے ۱۲ منہ

سَلَّمَ فِي أَحَدٍ -

سَلَّمَ عَلَيْهِ سَلَّمَ سَلَّمَ اس میں صرف کوہُ اُحد کا ذکر ہے (یہ دعا مذکور نہیں یہ روایت پہلے مطلقاً گزر چکی ہے)

۶۸۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ بَيْنَ جَدِّهِ الْأَمْسُجِدِيِّ وَ

بَيْنَ الْقِبْلَةِ وَبَيْنَ الْمَنَابِتِ مَسِيرُ الشَّاعَةِ -

۶۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي

دَوْنُهُ مِثْلُ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى خَوْضٍ

۶۸۲۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَارْفِيعٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَ الْحَيْلِ فَأُرْسِلَتْ إِلَيَّ طُغْمَرَتٌ مِنْهَا

وَأَمَدُهَا إِلَى الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ

وَأَلْتَنِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوُدَاعِ إِلَى

مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ

فِي مَنِّ سَابِقٍ

۶۸۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ

تَارْفِيعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ

ابن بن مالک کے ساتھ اس حدیث کو سہیل بن سعد نے بھی آنحضرت

(از ابن ابی مریم از ابو عسان از ابو حازم) سہیل رضی اللہ

عنه سے مروی ہے کہ مسجد کے قبلے کی دیوار اور منبر کے درمیان

صرف ایک بجر کی مکمل جانے کے برابر فاصلہ تھا۔

از عمرو بن علی از عبد الرحمن بن مہدی از مالک از حُبیب

ابن عبد الرحمن از حفص بن عاصم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنه

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرے

اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغات میں سے ایک

باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رکھا جائے

گا۔

از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

گھوڑ دوڑ کرائی چنانچہ جو گھوڑے شرط کے لئے تیار کر لئے گئے

تھے ان کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کرائی گئی اور جو شرط

کے لئے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے

مسجد بنی زریق تک۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان لوگوں میں

تھے جنہوں نے شرط کے گھوڑے دوڑائے تھے۔

(از قتیبہ از لیث از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما)

دوسری سند (از اسحاق از یحییٰ و ابن ادریس از

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي
غَدِيَّةٍ عَنْ أَبِي حَتَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
ابْنِ عُثْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمرَ عَلَى مِنْبَرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي لَسَائِمُ
ابْنُ يَزِيدٍ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطْبَنَا
عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۶۸۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
ابْنُ حَسَّانٍ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ
لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا الْبُرْكُنُ فَلَتَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا

۶۸۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبَادُ بْنُ عَمِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عاصِمُ الْأَحْوَلُ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَكُرَيْشٍ فِي دَارِ
النَّبِيِّ بِأَمْلِكِ يَتِهِ وَقَتَتْ شَهْرًا يُدْعَوُ عَلَى
أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ

۶۸۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُوَيْدٌ عَنْ أَبِي

ابن ابی غنیہ از ابو حیان از شعبی) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے
میں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے منبر پر سنا ہے

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) سائب بن یزید نے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر
پر خطبہ پڑھتے سنا۔

(از محمد بن بشار از عبد الاعلیٰ از ہشام بن حسان از ہشام
ابن عروہ از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے یہ ایک ہی باٹی تھی
جاتی تھی ہم دونوں ساتھ ساتھ اس میں سے پانی لے کر غسل
کرتے۔

(از مسدد از عباد بن عباد از عاصم احول) حضرت انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے مدینے والے گھر میں بھائی چارہ
کرا دیا، نیز آپ ایک مہینے تک (نماز میں) قنوت پڑھتے رہے
جس میں بنی سلیم کے چند قبائل کے لئے بد دعا ہوتی تھی بٹے

(از ابوالکریب از ابواسامہ از بريد) ابو بردہ کہتے ہیں میں
مدینے پہنچا تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے کہنے

۱۷۔ یہ حدیث مختصر ہے اور کتاب الاشرار میں تفصیل سے گزر چکی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا شراب وہ ہے جو عقل کو چھپائے ۱۸۔ منہ
۱۹۔ جنہوں نے قاریوں کو دغا سے ارادہ لایا تھا۔ یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲۔ منہ

بُرْدَةً قَالَ قَدِمْتُ الْمَكِّيَّةَ فَلَقِيْنِي نَعِيدُ
 اللَّهُ بْنُ سَلَا مَرَفَقًا لِي انْطَلِقُ إِلَى الْمَنْزِلِ
 فَأَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي فِي
 مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيْقًا وَ
 أَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ

۶۸۳۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ
 قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ
 أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي
 ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَالْكَلْبَةُ
 أَبْتَمِنُ رَوْحٍ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّي فِي
 الْوَادِ الْمُبَارَكِ وَحُلَّ عُمَرُ وَحُجَّجَهُ وَ
 قَالَ هَرُونَ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ
 عُمَرُ فِي حُجَّجِهِ

۶۸۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ
 قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ قَرْنًا لِرَاحِلِ بْنِ خَدَّ وَالْحُفَّةَ لِأَهْلِ
 الشَّامِ وَذَلِكَ لِحُفَّتِهِ لِأَهْلِ لُبْدِ بْنِ قَالِ
 سَمِعْتُ هَذَا مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لکے میرے ساتھ گھر چلو میں نہیں اس پیالے میں پلاؤں گا
 جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیایا ہے اور تم اس جگہ
 نماز بھی پڑھنا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی
 تھی، یہ سن کر میں ان کے ساتھ گیا، انہوں نے مجھے ستوپلائے
 اور کھجوریں کھلائیں اور ان کی (گھریلو) مسجد میں نماز پڑھی یہ

(از سعید بن ربیع از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر
 از عمرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 رات کو خدا کی جانب سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اسوقت
 میں عقیق میں تھا فرشتے نے کہا اس وادی مبارک میں نماز
 پڑھئے اور کہئے میں عمرہ وحج (دونوں) کی نیت کرتا ہوں۔
 ہارون بن اسماعیل کہتے ہیں ہم سے علی بن مبارک
 نے بیان کیا۔ (بھی یہی حدیث نقل کی) اس میں یہ عبارت ہے
 کہ عمرہ وحج میں شریک ہو گیا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عبد اللہ بن دینار ابن
 عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نجد والوں کا میقات قرن، شام والوں کا ححفہ
 اور اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ مقرر کیا۔
 ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے ان تین مقامات
 کے لئے تو میں نے خود سنا ہے اور دوسرے شخص

لے حقیق ایک میدان ہے مدینہ کے باہر یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے کہ آپ ہجرت کے نویں سال حج کے لئے چلے جب اس میدان
 میں پہنچے جس کا نام حقیق تھا تو یہ حدیث فرمائی ۱۲ منہ ۵ اس کو عبد بن حمید نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَبَلَغْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَلَا هَلْ لِيَمَن يَلْتَكِمُ وَذَكَرَ الْعَرَأُ
فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ

۶۸۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ أَرَى وَهُوَ فِي مَعْرَسِهِ يَذِي الْحُلَيْفَةَ
فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بَبْطَاءَ مُبَارَكَةٍ

باب ۳۸ قول الله تعالى
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۶۸۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَاوَةِ الْفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ
مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فِي
الْأَخِيرَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنِ فُلَانًا وَ

کے ذریعے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے اہل یمن کامیقات
یلمکم مقرر فرمایا۔ ابن عمرؓ کے سامنے عراق والوں کا ذکر ہوا تو انہوں
نے کہا عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہاں فتح ہوا تھا
(از عبد الرحمان بن مبارک از فضیل از موسی بن عقبہ از
سالم بن عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ذوالحلیفہ میں مقیم تھے، خواب
میں آپ سے کہا گیا آپ برکت والے میدان میں ہیں۔

باب ارشاد باری تعالیٰ آپ کو اس امر
میں کوئی دخل نہیں۔

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از معمر از زہری از سالم بن
عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ نے نماز فجر میں آخری رکعت میں رکوع
سے سر اٹھا کر یوں فرمایا اللھم ربنا وک الحمد۔ یا اللہ فلاں کافر
پر لعنت کر فلاں کافر پر لعنت کر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی
لیس لک من الامر شی

۱۔ یعنی کسی نے عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے جو صحابہ عراق والے کہاں سے احرام باندھیں ۱۷ منہ ۱۸ حافظ نے کہا امام بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں ان سے
مدینہ کی فضیلت ظاہر فرمائی ہے اور اس کی فضیلت میں کیا شک ہے وہاں وحی اتنی تہی رہی وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے اور مدینہ ہے جو بہشت کی ایک
کلیا ہے یہ کلام اس میں ہے کہ مدینہ کے عالم کیا دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہیں؟ تو اگر مقصود ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا اس کے بعد
میں جب تک صحابہ کرام مدینہ میں جمع تھے تو یہ مسلم ہے اگر یہ راہ ہو کہ ہر زمانہ میں تو اس میں نزاع ہے (یہ نزاع غیر متعلقہ ہے کہ جو کہتے ہیں کہ کوئی دوسرے نہیں کہ مدینہ
کے عالم ہر زمانہ میں دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہوں اس لئے کہ اگر محمد بن عبد اللہ کے بعد ہجرت مدینہ میں ایک بھی عالم نہیں ہوا جو دوسرے ملکوں کے کسی عالم سے نبی زیادہ
علم رکھتا ہو جو جائیداد دوسرے ملکوں کے سب عالموں سے بڑھ کر ہو

فانما یجوز لو انما یجوز فی حق من الامم بخانتہ تہذیبہ کہ ہے اگر امام اعظم یا کوئی اور مجتہد کسی حدیث کا معنی کسی دوسری حدیث سے خاص کر دے یعنی تہذیب سے تخصیص
کرنے کو تو لازم وصف برس پڑے ہیں اور حدیث کا مفہوم عام سمجھتے دیتے ہیں مثلاً اللہ میاں کے کان، آنکھیں، ہاتھ یا اُن کے متعلق ظاہر معنی لیتے ہیں اسی طرح اور کسی شے کا
مقالات ہیں جن میں مجتہدین نے اختلاف کیا ہے۔ دیگر مقلد حضرات اپنی مرضی سے بغیر کسی حدیث کی شہادت و توثیق کے جہاں چاہیں جو مفہوم کریں جو تاویل کریں انہیں
یہ نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں لیکن اگر امام اعظم علیہ السلام کسی حدیث کو کسی دوسری حدیث پر ترجیح دیں تو یہ یقینی غلط بات اُٹھنے میں کہ امام صاحب نے یا ان کے مقلدین نے
حدیث کو جوڑ دیا ہے اور اپنی رائے پر عمل کیا ہے اور تاویل معانی گناہ کیا ہے۔ یہاں ہر مدینہ کی فضیلت امری ثابت ہے جو ہر زمانہ میں اہل مدینہ کے لئے ثابت ہے مگر یہ کوفہ کے اہل مدینہ کے لئے ثابت ہے

فَلَا تَأْتُوا نِسَاءَ اللَّهِ خُبَرًا وَعَدَّ وَعَدَّ لَكُمْ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ
فَاتَّخِذُوا حِذْرًا فَهُمْ يَكْفُرُونَ

باب ۳۸۳ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ

كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَجَادِلُوا أَهْلَ
الْكِتَابِ الْإِسْلَامُ هِيَ أَحْسَنُ

۶۸۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ وَحْدَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ
سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ
عَيْنِ الرَّهْزِيِّ أَخْبَرَنِي عِلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ
حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ
بِنتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تَكْشُرُونَ فَقَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَإِذَا
شَاءَ أَنْ يَكْبَعَنَا بَعَثْنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ
وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ
مُدْبِرٌ يُغْرِبُ لِحْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَ
كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَمَوْطِدٌ رَجَى وَ

باب ارشاد الہی انسان سب سے زیادہ
جھگڑالو ہے (سورہ کہف) اہل کتاب (مجرم و فاسق)
سے عمدہ طریقے سے جھگڑا کرو

(از ابو الیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از محمد بن سلام از عتق بن بشیر
از اسحاق از زہری از علی بن حسین از حسین بن علی رضی اللہ عنہم
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم میرے اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ
عنها کے پاس تشریف لائے فرمایا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہماری جانیں سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب وہ چاہے گا تو
ہمیں جگا دے گا (ہم نماز پڑھیں گے) جو نبی میں نے یہ کہا تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس جانے لگے اور کچھ جواب نہ دیا
میں نے سنا آپ اپنی ران پر ہاتھ مارتے اور کہتے جا رہے تھے
انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں رات کو آنے والے شخص
کو طارق کہتے ہیں۔ قرآن میں طارق سے مراد ستارہ ہے
ناقب کا معنی درخشاں، چمک دار چنانچہ عربی میں اثقب ناکب
کا معنی ہے آگ روشن کر۔

يُقَالُ الطَّارِقُ الْجَمُّ وَالثَّاقِبُ الْهَيْفُ
يُقَالُ أَتَيْتُ تَارِكًا لِلْمَوْقِدِ-

۶۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَتْ حَدَّثَنَا

اللَيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى
يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ
الْمُدَّارِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ
اسْلِمُوا تَسْلِمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا
القَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ اسْلِمُوا
تَسْلِمُوا فَقَالُوا أَقَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةُ
فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّكُمْ الْأَرْضُ لِلَّهِ وَالرَّسُولُ
وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ
فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ
وَالْأَقَا عِلْمُوا أَنَّكُمْ الْأَرْضُ لِلَّهِ وَالرَّسُولُ-

بَاب ۳۸۸ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ

(از قتیہ از لیت از سعید از والدش) حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم مسجد نبوی میں بیٹھے تھے
اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے
فرمایا اؤ یہودیوں کے پاس چلیں چنانچہ ہم آپ کے ساتھ
روانہ ہوئے، جب ان کے مدرسے پہنچے تو آپ کھڑے
ہو گئے انہیں آواز دی فرمایا یہودیو! دیکھو مسلمان ہو جاؤ
تو سلامتی سے رہو گے، وہ کہنے لگے ابو القاسم آپ نے (اللہ
کا) پیغام پہنچا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا مقصد
بھی یہی تھا (کہ تم اقرار کر لو کہ میں نے اللہ کا حکم تمہیں پہنچا دیا)
پھر آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ سلامتی سے رہو گے وہ
کہنے لگے ابو القاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا آپ نے فرمایا میرا
یہی مقصد تھا۔ پھر تیسری بار ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ
سلامتی سے رہو گے، بعد ازاں فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہیے ساری
دنیا اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس ملک سے
نکال دینا چاہتا ہوں اگر تم میں سے کسی شخص کو اس کی جائیداد
کی قیمت ملتی ہو تو اسے فروخت کر دے (ورنہ چھوڑ کر جانا
ہوگا)

باب ارشاد باری تعالیٰ "مسلمانو ہم نے

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب بطریق انکار نہیں دیا بلکہ ان سے نیند کی حالت میں یہ کلام نکل گیا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر
اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے تو یہ افضل اور بہتر ہوتا اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا وہ بھی ایسی جلد درست تھا کہ اللہ ہی کے کہنے سے سب کچھ ہوتا ہے حضرت علی رضی
کا اس واقعہ پر کہنا کہ جب اللہ ہم کو حکم دے گا تو ہمیں گے آپ کو پسند نہ آیا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد حضرت
رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مجبور کرتے دوسرے ملک سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کم الشکر و جہت بعد میں آئے ہوں اور تھوڑی دیر کے بعد نماز پڑھ کر ہو ۱۲ منہ

كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِكُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ
أَهْلُ الْعِلْمِ -

۶۸۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مِنْكُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ
يَا رَبِّ فَتُسَلِّمُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُوا
مَا جَاءَنَا مِنْكَ نَذِيرٌ فَيَقُولُ مَنْ شَهِدُوا
فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ
ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكُنْ لَكُمْ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِيَتَكُونُوا
شُهَدَاءَ أَعْرَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا أَوْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهَذَا -

بَاب ۳۸۴ إِذَا اجْتَهَدَ

تہیں ایک میانہ روامت بنایا یعنی معتدل اور سیدھی
راہ پر چلنے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
کہ جماعت کے ساتھ رہو۔ جماعت سے مراد علماء
میں۔

(از اسحاق بن منصور از ابوالسائمہ از اعش) حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت کے دن فرشتے حضرت نوح علیہ السلام کو میدان
قیامت میں لائیں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم نے اللہ کا
پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے جی ہاں اسے
پروردگار۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے (دنیا
میں) ہمارے پاس کوئی نذیر (ڈرانے والا) آیا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ
عرض کریں گے میرے گواہ حضرت محمد اور ان کی امت کے لوگ ہیں چنانچہ
پھر تم مسلمانوں کو فرشتے حاضر کریں گے اور تم کو اسی دو گے۔
بعد ازاں آنحضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَكُنْ لَكُمْ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً
یعنی ہم نے تمہیں عادل اور میانہ روامت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو
اور پیغمبر تم پر گواہ بنے۔

اسحاق بن منصور نے اس حدیث کو نیز بحوالہ جعفر بن عون از
اعش از ابوصالح از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ از آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

باب اگر قاضی یا حاکم یا اور کوئی عہدیدار

اے حالانکہ امت محمدیہ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دنیا میں نہیں دیکھا۔ ان کی امت والوں کو مگر یقین کے ساتھ گواہی دیں گے کیونکہ جو بات اللہ اور رسول کے
فرمان سے اور کتاب کے ساتھ صحیح ہے وہ سب سنی ہوئی ہے اور دنیا میں بھی ایسی گواہی مل جاتی ہے مثلاً ایک شخص کسی کتاب یا جہاد و سب لوگوں میں مشہور ہو
تو یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ فلاں شخص کا بیٹا ہے حالانکہ اس کو یہ یاد نہ ہو کہ اس وقت آنکھ سے نہیں دیکھا۔ اس آیت سے بعضوں نے یہ نکال دیا ہے کہ جماع مجتہد ہے کیوں کہ
اللہ تعالیٰ نے اس امت کو امت عاقلہ فرمایا اور یہ ممکن نہیں کہ ساری امت کا اجماع ناحق اور باطل پر ہو جبکہ ۱۲ امت

الْعَامِلِ أَوْ الْحَاكِمِ فَأَخْطَا
خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ
فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا
فَهُوَ مَرْدُودٌ

۶۸۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ
سَهِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
الْحُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّهُ سَمِعَ
اللَّهَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي
عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ
فَقَدِمَ بِتَمْرِ خَيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمِلْ تَمْرَ خَيْبَ
هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا
لِنَشْتَرِي الْقَتَاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجُمُعِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا مِثْلِ أَوْبِ يَعْنِي
هَذَا وَاشْتَرُوا بِمِثْلِهِ مِنْ هَذَا أَوْ كَذَلِكَ
الْمِيزَانُ -

بَابُ ۳۸۵ - أَجْرُ الْحَاكِمِ
إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَا

۱۰۱۔ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲۸۶ء

کسی مقدمے میں کوشش کر کے رائے دے لیکن
اس کی کم علمی کی وجہ سے وہ رائے خلاف حدیث
ثابت ہو تو منسوخ کر دی جائے گی کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے
جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے بلکہ

راز اسماعیل از برادرش از سلیمان بن بلال از عبد المجید
ابن سہیل بن عبد الرحمن بن عوف از سعید بن مسیب (حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے
ایک شخص انصاری کو خیبر کا عامل مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی
کھجور لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی تمام
کھجوریں ایسی ہی (عمدہ) ہوتی ہیں اس نے عرض کیا نہیں یا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع
ہلکی قسم کی کھجوریں دے کر خرید کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ
کر و کھجور جب کھجور کے عوض پچو برابر برابر یا یوں کرو معمولی کھجور
تعدادم پر فروخت کرو پھر یہ کھجور اس کے عوض خرید لو اسی طرح
ہر وہ چیز جو تول کر خرید و فروخت کی جائے اس کے لئے یہی طریقہ
ہونا چاہیے۔

بَابُ ۳۸۵ - أَجْرُ الْحَاكِمِ
غُلِبَ بِي كَرِهٍ تَبَيَّنَ لَهُ ثَوَابُ كَامِتٍ هِيَ -

۴۸۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ

الْمَقْرِيُّ الْأَمْكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ مَسْرُورٍ

قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَلَيْسٍ مَوْلَى عُمَرَ

ابْنِ الْعَاصِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا أَحْكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ

أَجْرَانِ وَإِذَا أَحْكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ

فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَهْلَ الْحَدِيثِ

أَبَا بَكْرٍ بْنُ عُمَرَ وَبْنَ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُنْطَلِقِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُهُ

بَابُ ۳۸- الْحُجَّةُ عَلَى

مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ الشَّيْءِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ

ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ

بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ

(از عبد اللہ بن یزید از حیوہ از یزید بن عبد اللہ ابن ہادی

از محمد بن ابراہیم بن حارث از ابیہ بن سعید از ابی قیس غلام عمرو

بن عاص) عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب حاکم اجتہاد کر کے کوئی

حکم دے پھر وہ حکم درست ہو تو اسے دو اجر ملیں گے اور

جب حاکم اجتہاد کر کے کوئی حکم دے اس میں غلطی کیے

تو اسے ایک اجر ملے گا۔

یزید بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابو بکر بن

محمد بن عمرو بن حرم سے بیان کی تو کہنے لگے مجھ سے ابوسلمہ

بن عبد الرحمن نے، انہوں نے ابویہ رضی اللہ عنہ سے ایسی

ہی حدیث روایت کی۔

عبد الغریز بن مطلب نے اس حدیث کو بوالعزم

ابن ابی بکر از ابوسلمہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کیا۔

باب اس شخص کا جو یہ سمجھتا ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام ہر ایک صحابی

کو معلوم رہتے تھے۔ اس باب میں یہ بھی بیان

کیا گیا ہے کہ بعض صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس موجود نہ رہتے تھے اور انہیں

سلہ جو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا بیٹا تھا یہ ہی مدینہ کا قاضی تھا ۱۲۷ھ منہ سلہ یعنی مرزا روایت کی اس کے والد نے موصلاً روایت کی تھی اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر مسئلہ میں حق ایک ہی ہوتا ہے لیکن اگر مجتہد غلطی کرے تو بھی اس سے مؤاخذہ نہ ہو گا بلکہ اس کو اجر و ثواب ملے گا۔ اس صورت میں ہے جب مجتہد جان بوجھ کر غلطی یا جماع کا خلاف نہ کرے دینہ گناہ گار ہو گا اور اس کی عدالت جاتی رہے گی جیسے

ادھر لکھ چکے ہیں اس حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ ہر قاضی مجتہد ہونا چاہیے ورنہ ان کی قضا صحیح نہ ہوگی۔ اور منصفینہ

مقلد قاضی کی بھی قضا جائز رکھی ہے اور یہ کہا ہے کہ مقلد کو اپنے امام کے حکم کے برخلاف حکم دینا جائز نہیں ۱۳۷ھ منہ

اسلام کی کئی باتوں کی خبر نہ ہوتی تھی یہ

(از مسند داہمی از ابن جریر از عطاء) عبید بن عمیر سے مروی

ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی (لیکن اجازت نہ ملی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر کہ حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کسی کام میں مشغول ہیں لوٹ کر چل دیئے (تھوڑی دیر کے بعد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) کہا عبد اللہ بن قیس (ابو

موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی آواز آئی تھی انہیں اندر آنے کی اجازت

دو (دیکھا تو وہ چل دیئے ہیں) آخر انہیں بلا کر لائے۔ جب آئے تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟

(یعنی واپس کیوں چلے گئے انتظار کیوں نہ کیا) انہوں نے کہا میں

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) یہی حکم ملا ہے۔ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اس پر کسی اور کو گواہ لائیے ورنہ میں آپ کو

سزا دوں گا۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ یہ سن کر انصار کی مجلس میں گئے اور

ان سے یہ واقعہ بیان کیا اس وقت انصار نے کہا ہم میں سے سب سے کم عمر آدمی گواہی دے گا پھر ابو سعید خدری رضی اللہ

عنہ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے انہوں نے بھی جاکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بے شک (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

طرف سے) ہمیں ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث

نہیں سنی مجھ پر پوشیدہ رہی۔ بانا ازل میں خرید و فروخت کر نیکی وجہ سے اس حدیث کے سننے میں قاصر رہا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورُ الْأَسْلَامِ

۴۸۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ عَنْ

عَبِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَالِ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى

عَلَى عُمَرَ فَكَانَتْ لَهُ وَجَدَةٌ مَشْغُولًا فَرَجَعَ

فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

قَيْسٍ أَعَذَّ نَوَالَهُ فَدَعَى لَهُ فَقَالَ مَا

حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ

نَوْمًا مَرُّبَهُذَا قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَى هَذَا ابْنِ بَيْتَةٍ

أَوْ لَا فَعَلَيْكَ بِكَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِّنَ

الْأَنْصَارِ فَقَالُوا أَلَيْسَ هَذَا إِلَّا أَصْغَرُونا

فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ

كُنَّا نَوْمًا مَرُّبَهُذَا أَفَقَالَ عُمَرُ خَفَى عَلَيَّ

هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَلَيْسَ فِي الْمَقْفُوفِ بِالْأَسْوَاقِ -

لہ تو بعضی باتیں اکابر صحابہ پر سے حضرت عمرؓ کا بعد از نبیؐ ہوتے پورے شیعہ وہ جاتیں جب دوسرے صحابہ سے سنتے تو فوراً اس پر عمل کرتے اور اپنی رائے سے رجوع

کر لیتے صحابہ تابعین آئمہ دین سب کے زمانوں میں یہی ہوتا رہا کہ کچھ حدیثیں ان کو پہنچیں کچھ نہ پہنچیں کیونکہ اس زمانہ میں حدیث کی کتاب میں جمع نہ تھیں ۱۲ منہ

کے تین بار اجازت مانگو اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ ۱۲ منہ ۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مزید احتیاط کے لئے فرمایا تاکہ لوگ حدیث بیان کرنے میں احتیاط رکھیں

ابو موسیٰؓ اجماع صحابہ میں تھے یہ نہیں کہ خبر واحد قبول کرنے کے لائق نہیں ہے مگر حضرت عمرؓ نے عبد الرحمن بن عوفؓ کی خبر واحد طاعون دمچوس کے جزیے کے باب میں

اور عمرو بن حزمؓ کی خبر واحدیت کے باب میں قبول کی ہے اس حدیث کے مطابق باب سے ظاہر ہے کہ اس حدیث کی خبر حضرت عمرؓ کو نہ تھی جب حدیث سن کر تو یہی

رائے سے رجوع کیا۔ مسلمانوں! دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حدیث میں ایسی احتیاط سے تھے کہ ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہ جیسے ثقہ صحابی تکفل کرنے پر بھی انہوں

نے اعتقاد نہ کیا اور ایک دوسرے صحابی کی شہادت چاہی پھر تمہارے سامنے ہر ایک اہل الفضل ہر زہ گوچر حدیث بیان کر دے تم اس کے بیان پر (بقیہ برصغور آئندہ)

۶۸۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْوَمِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكَلِّمُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ التَّوَعُّدُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُسْكِنًا أَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلَأَ بَطْنِي وَكَانَ أَلْمَهَا جُرُوفٌ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَابِ وَكَانَتْ الرِّفَافَاتُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ رِدْءَهُ كَحَيٍّ أَقْبَضِي مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضُهُ فَلَنْ يَنْلُسِي شَيْئًا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِي فَبَسَطْتُ بُرْدَهُ كَانَتْ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ بِالْحَيِّ مَا كَسَيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ -

(از علی از سفیان از زہری از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی

لوگوں سے کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک روز جانا ہے (اس روز جھوٹ سچ سب معلوم ہو جائے گا) بات یہ ہے کہ میں ایک فقیر محتاج آدمی تھا، صرف پیٹ بھر کھانے کے سہارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہر وقت رہا کرتا، مہاجرین بازاریوں میں اپنے اپنے کاروبار میں اور انصار اپنے کیتوں میں مصروف رہتے، ایک روز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ نے فرمایا جب تک میں اپنی تقریر ختم نہ کروں اس وقت تک اگر کوئی اپنی چادر بچھائے رکھے اور میری تقریر ختم ہونے پر اسے سمیٹ لے تو وہ کوئی بات جو مجھ سے سنی ہو نہیں بھولے گا۔ میں نے یہ سن کر اپنی چادر بچھا دی اللہ کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات نہیں بھولا جو آپ سے سنی تھی۔

(تقریباً صفر سابقہ) خبر دہرہ کیا کہ جب کوئی حدیث بیان کرے تو اس سے پوچھو کہ یہ حدیث کس محدث نے با سند و ادبایت کی ہے اور اس کے راویوں کو رجال کی کتاب سے جانچو اور یہ بھی دیکھو کہ حدیث کے اما میں نے اس کو صحیح اور مستبر کیا ہے کہ نہیں۔ اس زمانے میں یہ عجیب و بامعین ہوتی ہے کہ جابی صدیقی اور درویش ادوہ اعظم عزم کو پرکھنے کے لئے جھوٹا کوٹ بیان کر دیتے ہیں کہ حدیث میں یہ آیا ہے یا اس قصہ کوئی کوادگ حدیث بیانی کہتے ہیں لاجول دلا قرة الامان اللہ تعالیٰ اور کھوکھو تصوف کی کتابوں میں بالنگہ درویشوں کے تلقوفات وغیرہ میں جو حدیثیں بلا سند ہیں ان پر پرگزرا عقیدہ نہ کریں جب تک حدیث کی کتابوں میں ان کی سند نہ ملے پھر سند مسلسل ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک موصول ہو وادی سب تقدیر اور معتبر ہوں ۲۲۰ منہ عہد یہ ایک عام بات ہے جو شخص عذرہ، چراغ اطمینان کے اہم اہل علم مصروف ہو وہ تمام افعال و اقوال نبوی سے باخبر نہیں رہ سکتا تمام اقوال سے تو یہی واقف ہو سکتا ہے جس سے بالانترام آپ کے اقوال و افعال دیکھ کر ادرستے ہوں اور ہر وقت صحبت میں رہا جو تقریر یا مرقعہ یا کلامی حال تھا کہ کئی حدیثیں نہیں سن سکا کئی افعال نہیں دیکھ سکا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول افسار کی بنا پر تھا کہ بازاریوں میں خرید و فروخت کا عذر بیان کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ خبر حدیثیں نہیں سن سکے تھے ۱۷ عبد الرزاق

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶) ۱۷ دوسرے صحابہ نے اتنی حدیثیں نقل نہیں کیں اس لئے ان کی حدیثوں میں شبہ رہتا ہے ۱۲ منہ ۱۷ پھر آپ کی تقریر ختم ہونے پر سیرت کی ۱۲ منہ ۱۷ سلطان نے کہا ان حدیثوں سے بچنا ہے کہ کبھی بڑے درجے کے صحابی چنیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحبت رہی جو اوپر مذکور رکھنا جو دین کی کوئی بات پوشیدہ رہتی اور دوسرے صحابی کو معلوم ہوتی جیسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدہ کی میراث محمدی سلمہ اور وغیرہ سے حدیث سن کر معلوم کی کسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استیذان کا منہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سن کر معلوم کیا ۱۲ منہ

بَابُ ٣٨٥٢ مَنْ رَأَى تَرْكُ

التَّكْذِيبُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُحَجَّةٌ لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

٦٨٣٢ - حَدَّثَنَا حَبَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ

عَبْدُ اللَّهِ يُحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِلِ لَيْسَ

قلت الخلف بالله قال ارجي سمعت عمر
 وعابدة الله بالانابة في الدنيا والآخرة

يُخْلِفُ عَلَىٰ دَاوُدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
الْسَّلَامُ فَأَرْسَلَ مِنْكَ رَسُولًا إِلَى دَاوُدَ

باب ۳۸۵۳ اَلْاَحْكَامُ الَّتِي

تُعَرِّفُ بِاللَّاتِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى

الدَّلَالَةُ وَتَفْسِيرُهَا.

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

ایک بات کی جائے اور آپ اس پر انکار نہ کریں

تو یہ حجت ہے! اخفرت کے سوا اور کسی کی تقریر حجت نہیں ہے۔

ابن ابی اہیم (محمد بن مندر کہتے ہیں میں نے جابر بن عبد

مادہ اس بات پر سمجھا رہے تھے کہ ابن صادق وہی وہ

میں نے یہاں اس بات پر غم کیوں کھائے ہو؟

سلم کر سامنے اس بات پر قسم کھاتے تھے اور آپ

انہیں کیا ہے

باب دلائل شرعیہ سے احکام کا حاصل

کرنا۔ نیز دلالت کا مفہوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑوں وغیرہ

لے کہ آپ خطا سے معذور اور محفوظ تھے اور اس کا انکار نہ کیا اس فعل کے جواز کی دلیل ہے وہ دوسرے لوگوں کا سکوت جو ان کی دلیل نہیں ہو سکتا بعضوں نے کہا ہے اگر ایک صحابی نے دیکھا تو اس کے سامنے یا ایک مجتہد نے ایک ثابت کردہ دوسرے صحابی نے یا دوسرے مجتہدوں نے اس کو سن کر اس پر سکوت کیا تو قید جماع سکوت کہلانے کا پھر بھی حجت ہے جیسے حضرت عمرؓ نے مقدم کی حرمت میں یمنیہ بن ابی اسدؓ کو دوسرے صحابی نے ان پر انکار نہیں کیا تو گویا اس کی حرمت پر اجماع سکوت ہو چکا ۱۲۱ھ میں ۱۱۰ سالہ صلوات علیہ نہیں شامہ دجال ابن صیاد نے جہاد کوئی شخص کو قتل کیا اگر اس صیاد دجال نے ہذا تو کافر و حضرت عثمانؓ کو اس پر قسم کھانے سے منع فرماتے ہیں یہ شکل ہوتا ہے کہ اوپر کتاب لکھنا نہیں گندھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے اس کی گردن مارنا چاہی تو آپ نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تو تو اس کی گردن نہ مار سکتے گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کا مارنا تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے دجال سے ڈرنا کہ اس کے دجال ہونے میں شبہ تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کے قسم کھانے پر انکار کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا دجال ہونے میں شبہ ہو پھر جب حضرت عثمانؓ نے قسم کھائی اس وقت مسلم ہو گیا کہ وہی دجال ہے اور وہ اس نے انکار کرنے سے نکالا وہ قسم کھاتے اور کہتے تھے کہ بیشک ابن صیاد وہی مسیح دجال ہے جو کلمن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ سے اس لئے انکار نہ کیا کہ ابن صیاد بھی ان میں سے دجالوں میں کا ایک دجال جو عربوں کے ٹٹکے کا کافر دوسری حدیث میں ہے اس معنی کہ اس کا دجال ہونا یقینی ہوا اور مسلم نے قید دانی کا تقدیر لاکر انہوں نے دجال کو ایک چیز سے منسوب دیکھا اور آنحضرت نے یہ قید منقول کیا اور مسلم نے ابوسعیدؓ سے نکالا کہ ابن صیاد کا ادبیرا ملک مسافر ہوا وہ کہتے لگا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے مجھ کو دجال کہتے ہیں کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ دجال کہ اور اس میں سے نہیں جلتے گا میں نے کیا بیشک سنا ہے اس نے کہا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ اس کی اولاد ہو گی کہ میں نے کہا بیشک سنا ہے ابن صیاد نے کہا میری اولاد بھی ہوئی ہے اور میں مدینہ میں پیدا ہوا اور کمرہ جازلہ ہوں اور والد اوڑھے جاتے جابو سے روایت کیا کہ ابن صیاد واقعہ قرہ میں مگر ہو گیا بعضوں نے کہا وہ مدینہ میں مر اور لوگوں نے اس پر ہنسا کر جنازہ چھیڑا ایک روایت میں ہے کہ ابن صیاد نے کہا۔ اللہ نبی ہے میں دجال کو کچھ جانتا ہوں اور اُنکے سدا ہونے کی حکایت جانتا ہوں اب وہ جہاں ہے یہ سنئے ہی ابوسعیدؓ غدری ہوئے کہا (لقیہ یہ صحیفہ آئندہ)

وَ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرَهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْخَبَرِ قَدْ لَهِمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّبِّ فَقَالَ لَا أَكَلَهُ وَلَا أَحْرَمَهُ وَ أَكَلْ عَلَى مَا مَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِّ فَاسْتَدَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِآيَةٍ لَيْسَ بِحَدَامٍ-

۸۳۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةِ رَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ يَسْتُرُ وَعَلَى رَجُلٍ وَزَرًا فَمَا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَجُلٌّ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَكَانَ أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا

کے حکم بیان کئے، پھر آپ سے کدھوں وغیرہ کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو یہ آیت بتائی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صَب (گوہ) کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں مگر دوسرے صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے کھایا، اس سے ابن عباس نے یہ ثابت کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔ (یہ بھی دلالت کی مثال ہے اور آگے حدیث میں آئے گی)

(از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از ابو صالح شامی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں کسی کے لئے تو باعث ثواب ہیں، کسی کے لئے نہ ثواب نہ عذاب اور کسی کے لئے باعث عذاب ہیں۔ جو شخص گھوڑوں کی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پرورش کر رہا ہو اور اسے باغ یا کھیت میں چرنے کے لئے چھوڑ دے تو وہ جتنی دور دور چرے گا اتنا ہی ثواب اسے ملے گا۔ اگر اس گھوڑے نے کسی توڑ کر کسی دوسری طرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ارے کھیت تیری تباہی ہو سارے دن یعنی آج نے پھر شہید الدیاء ایک روایت میں عبد الرزاق کی یہ سند صحیح ابن عثیمے یوں روایت ہے کہ ابن صیاد کی ایک آنکھ پھول گئی تھی میں نے اس سے پوچھا تیری آنکھ کیسے پھول گئی ہے کہا میں نہیں جانتا میں نے کہا تو جو ملے ہے آنکھ تیری ترے سر میں ہے تو کیسے کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ سن کر اس نے اپنی آنکھ پر ماتھ بھیرا اور تین بار گھمے کی سیاہی آواز کھالی میں نے اس کا ذکر امام المؤمنین حضرت جعفر سے کیا انہوں نے کہا تو اس سے بچا رہ کیونکہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ وہاں کو غفقتہ دلایا جائے گا اس وقت وہ کھل پڑے گا پھر صحابہ کو اس میں شہید رہا کہ ابن صیاد دجال ہے یا نہیں امام احمد نے ابو ذر سے نکالا اگر میں دس بار یہ قسم کھاؤں کہ ابن صیاد دجال ہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے ۱۲ منہ

قَطَعَتْ طَلِيلَهَا فَاسْتَنْتَتْ شَرَقًا وَشَرْقًا
كَانَتْ أَثَارَهَا وَأَدْوَانَهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ
أَنَّهُمَا مَرَّتْ بِمَهْرٍ فَغَيْرِيَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُدِرْ أَنْ
يُسْقَى بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهَذَا
الرَّجُلُ أَجْدُ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْتَبِيًّا وَتَعَفُّمًا
وَلَمْ يُسْخَرْ حَقُّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا طُهُورُهَا
فَبَيَّاهُ سِتْرًا وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخَرَّ أَوْ رِيَاءً
فَبَيَّاهُ عَلَى ذَلِكَ وَدُرُّ وَسُيْلُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُبَرِ قَالَ مَا
أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى فِيهِمَا إِلَّا هَذِهِ الْأَحْيَاءُ
الْفَاعِلَاتُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

۶۸۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِصْمُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ
أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَمْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ
هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ
سُلَيْمَانَ الْمُبَرِّقِيُّ الْبَصَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
مِصْمُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي أُخِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَمْرَأَةً
سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

کار خ کیا اور چند قدم چلا تو اس کے ٹاپوں کے نشان اور
ان کی لیدیں سب اس کے لئے نیکیاں شمار ہوں گی اگر
کسی ندی پر جا کر پانی پی لے حالانکہ اس کے مالک کی
نیت پانی پلانے کی نہ ہو، جب بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی
جائیں گی اور جو شخص گھوڑے اپنی ضرورت اور کام کاج
کے لئے پالے تاکہ دوسروں سے سواری مانگنے کی ضرورت
نہ پڑے اور اللہ کا جو حق ان کی گروں اور پیٹھ میں ہے
اسے فراموش نہ کرے تو اس کے لئے نہ ثواب ہے نہ عذاب اور جو
شخص فخر تکبر اور دکھائے کے لئے گھوڑے باندھے اس کیلئے وہ
عذاب کا موجب ہیں نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
کہ عہد کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا صرف یہ تنہا اور
جان آیت ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

(از یحییٰ از ابن عیینہ از منصور بن صفیہ از والدہ عائشہ)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔
دوسری سند (از محمد بن عقبہ از فضیل بن سلیمان
نمیری بصری از منصور بن عبد الرحمن بن شیبہ از مادرش)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک
عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض
کے متعلق دریافت کیا کہ حیض ختم ہونے پر
غسل کیسے کرے، تو آپ نے فرمایا خوشبو دار کپڑا

ملہ یعنی کسی مسافر درمانہ کو سارا کر لینا یا ضرورت کے وقت کسی مسلمان کو مانگے پر دینا یا مجاہدین کو جہاد کرنے کے لئے دینا ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی ۲۴ منہ
نہ ۱۲ منہ ۱۲ منہ کہ ہوں کے باب میں تو کوئی خاص حکم نہیں آتا ۱۲ منہ

الْحَيْضُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ قَالَ تَأْخُذُ بِنَ
فِرْصَةٍ مُمْسِكَةٍ فَتَوَضَّئُ بِهَا قَالَتْ
كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
النَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُ
قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ النَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُ
بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي تُرِيدُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَّتْهَا
إِلَى فَعَلَمَتْهَا -

۶۸۴۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ
حَسَنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ خَزِيمٍ أَهْدَتْ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْتًا
وَأَقْطًا وَاضْنًا فَدَعَا بِهِنَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَ عَلَى مَا يَدْرِي
فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَالْمُتَقَدِّرِ لَهُ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا فَأَكَلْنَ
عَلَى مَا يَدْرِي لَهُ وَلَا أَمْرَ بِأَكْلِهِنَّ -

۶۸۴۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ

لے کر اس سے پاکی کر لے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ
پاکی کیسے کروں؟ آپ نے پھر فرمایا کہ ایک کپڑا لے کر اس
سے پاکی کر لے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پاکی کیسے کر لیں؟
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ گئی میں نے اسے اپنی طرف
مبتوجہ کیا اور غسل حیض کا طریقہ بتا دیا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابولبشر از سعید

ابن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ ام حفیدہ بنت الحارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہا نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر اور گودہ
تخم کے طور پر پیش کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے گودہ کے لئے دسترخوان پر رکھے جانے کا حکم دیا چنانچہ
حاضرین نے کھایا آپ نے نفرت کے باعث نہ کھایا (یہ نفرت
طبعی تھی) اگر گودہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ
کھائی جاتی نہ آپ (دوسرے صحابہؓ کو) اس کے کھانے
کا حکم دیتے۔

(از احمد بن صالح از ابن شہاب از یونس از ابن شہاب

از یونس از ابن شہاب از عطاء بن ابی رباح) حضرت جابر بن

سلمہ کہ پاکی سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس لئے کو خون کے مقاموں پر بھیجنا کہ خون کی بدگو دفع ہو جائے ترجمہ باب سے اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا بدلات حق بھیگیں کہ لے سے وضو تو نہیں سکتا تو وضو سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس کو بدن پر بھیج کر پاکی کرے ۱۲ منہ سے گھوڑ پھوڑ
تو حرام ہو ہی نہیں سکتا وہ ترعوں کی اہل غذا ہے خصوصاً ان عیوں کی جو صومالیہ میں چنانچہ فردوسی کہتا ہے سے زبیر شتر خود دن دوسو سارہ
عرب لہا کھانے رسید است کارہ اس حدیث سے امام بخاری نے دلالت شرعی کی مثال دی کہ جب گھوڑ پھوڑ آنحضرت کے دسترخوان پر رکھے
لوگ نے کھانے کو معلوم ہوا کہ حلال ہیں اگر حرام ہوتے تو آپ اپنے دسترخوان پر رکھتے بھی نہ دیتے چہ جائیکہ کھانا ۱۲ منہ گودہ گھوڑ پھوڑ بھی کہتے ہیں

أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ زَادَ الْحَمِيدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَمَا تَهَا تَعْرِفُ الْمَوَدَّةَ بِسُحْبِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۳۸۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَ

قَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ سَمِعَ مَعْصُومَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَذَكَرَ كَعْبُ الْأَحْبَابِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَاقِ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يَجِدُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِنْ كُنَّا مَعَهُ ذَلِكَ لَلْبُكْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

آپ نے کچھ ارشاد فرمایا پھر وہ کہنے لگی یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ موجود نہ ہوں (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حمیدی نے اس روایت میں ابراہیم بن سعد سے اتنا اضافہ کیا ہے کہ "آپ موجود نہ ہوں" سے مراد یہ ہے کہ آپ کا وصال ہو جائے شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اہل کتاب (یہود و نصاری) سے دین کی کوئی بات دریافت نہ کرو۔

ابوالیمان بوالشعب از زہری از حمید بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے چند افراد قریش سے حدیث نقل کرتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور کہنے لگے جتنے لوگ اہل کتاب سے حدیث نقل کرتے ہیں ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے اور باوجود اس کے کہ کبھی کبھی ان کی بات جھوٹ نکلتی تھی (یعنی غلط ثابت ہوتی تھی یہ مطلب نہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ جھوٹ بولتے تھے)

اس حدیث کو امام بخاری دلائل کی مثال کے طور پر لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے یہ کہنے سے اگر میں آپ کو نہ پاؤں یہ سمجھ لیا کہ مراد اس کی موت ہے بعضوں نے کہا کہ اس میں دلائل ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ عمارت کے ساتھ باقی اشیاء کے طور پر آدمی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا چاہتے تھے مثلاً یہ حدیث اور رضی اللہ عنہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کی حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث کہ اپنے بھائی اور باپ کو بلا بیچ میں کچھ دھن ایسا نہ ہو کوئی اگر نہ کہنے والا تھی اور نہ زندہ ہے۔ اور وہ حدیث کہ صحابہ آپ سے پوچھا ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ کریں فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کرو گے تو وہ ایسے ہیں عمار کو روکے تو وہ ایسے ہیں علی کو روکے تو وہ ایسے ہیں مگر کچھ کو امیر نہیں کرتی مگر وہ اس حدیث میں بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں اس بحث کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے

۶۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ
التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ
لَا أَهْلَ لِرِسْلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَ
لَا تُكْذِبُوا هُؤُلَاءِ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ
إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ الْآيَةَ۔

۶۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ
كَيْفَ تَسْمَعُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ
وَكَيْتَابُكُمْ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ تَقْرَأُ وَتَكْتُمُهَا
لَمْ يُسَبِّ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ
بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكُتِبُوا
بِأَيْدِيهِمْ الْكِتَابُ وَقَالُوا هُوَ مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا
يَنْهَاهُمْ مَا جَاءَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْئَلَتِهِمْ
لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا كَسَاكُمْ
عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

(از محمد بن بشار از عثمان بن عمر از علی بن مبارک از یحیی

ابن ابی کثیر از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ اہل کتاب (یہودی) تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے
اور عربی میں ترجمہ و تفسیر کر کے مسلمانوں کو سمجھاتے، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب (نہ
انہیں سچا کہو نہ جھوٹا) یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور
اس کتاب پر جو ہم پر نازل ہوئی (یعنی قرآن) اور اس کتاب
پر جو تم پر نازل ہوئی (یعنی تورات وغیرہ) آخر آیت تک
(جو سورہ بقرہ میں ہے)

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم از ابن شہاب از عبد اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تم اہل کتاب سے
کیا پوچھتے ہو تمہاری کتاب (قرآن) تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے
تازہ نازل ہوئی ہے، تم اسے خالص پڑھتے ہو اس میں کچھ
ملاوٹ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے فرمایا کہ اہل کتاب نے اپنا
دین بدل ڈالا ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے ایک کتاب لکھتے ہیں
(اپنی طرف سے آمیزش کرتے ہیں) پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے
نازل ہوئی ہے۔ ان کا یہ مطلب تھا کہ دنیا کا مقوڑا سا فائدہ چل
کر لیں۔ دیکھو تمہیں جو اللہ تعالیٰ نے علم دیا (قرآن و حدیث) اس
میں ان بات سے منع کیا گیا ہے کہ تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں)
پوچھو۔ خدا کی قسم ہم نے اہل کتاب میں سے ایک شخص کو بھی ایسا
نہیں دیکھا جو وہ باتیں پوچھے جو تم پر نازل ہوئیں (پھر تم کیوں
ان سے پوچھتے ہو؟)۔

۱۔ یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ تم ان سے پوچھو ۱۲ منہ ۱۵ بہت سے عالموں نے اس حدیث کی رو سے تورات اصناف میں اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کیا مگر کوئی
لکھا ہے کہ ان میں تحریف اور تبدیلی ہوئی ہے ایسا نہ ہو ضعیف الایمان لوگوں کا اعتقاد مجڑا ہے لیکن جن شخص کو یہ ذرہ بہ ذرہ اور وہ اہل کتاب سے مباہلہ کرنا چاہے
اور اسلام پر اعتراضات وہ کرتے ہیں ان کا جواب دینا تو اس کے لئے مکروہ نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے۔ اِنَّا الْاَعْمَالُ بِاللِّتَابَاتِ ۱۲ منہ

باب ۳۸۵ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْنُثِ
إِلَّا مَا يُعْرِفُ أَبَا حَتَّةَ وَكَذَلِكَ
أَمْرُهُمْ قَوْلُهُ جِئْنَا أَهْلًا
أَصِيبُوا مِنَ النَّسَاءِ وَقَالَ
جَابِرٌ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْهِمْ
وَلَكِنْ أَحَلَّهُمْ لَهُمْ وَقَالَتْ
أُمُّ عَطِيَّةٍ نَهَيْتُنَا عَنِ تَبَايَعِ
الْجُنَّازِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کام سے منع کریں وہ حرام ہوگا مگر جس کا مباح ہونا (قرائن یا دیگر دلائل سے) معلوم ہو جائے (وہ حرام نہ ہوگا) اسی طرح آپ جس کام کا حکم کریں (جیسے حجۃ الوداع میں) آپ نے صحابہ کرام سے جب وہ احرام کھول چکے تھے فرمایا تم اپنی بیویوں سے مباشرت کرو جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مباشرت کو واجب نہیں کر دیا بلکہ مطلب یہ ہوگا کہ صحبت کرنا تمہارے لئے مباح ہے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم عورتوں کو جنائزوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا لیکن حرام نہیں ہوا۔

(از مسکن بن ابراہیم از ابن جریر از عطاء الزجاری)
دوسری سند (امام بخاری از محمد بن بکر برسانی از ابن جریر از عطاء بن ابی رباح) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے چند لوگوں کی موجودگی میں بیان کیا ہم صحابہ نے خالص حج کی نیت سے احرام باندھا، عمرے کی نیت نہ تھی۔ عطاء کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بھٹی ذی الحجہ صبح کو مدینے میں تشریف لائے۔ جب ہم لوگ مدینے پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم دیا اور فرمایا احرام کھول ڈالیں اور اپنی بیویوں سے مباشرت کریں عطاء کہتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت

۶۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَرِيمَةَ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَكْثَرِ مَعَهُ قَالَ أَهْلَتُنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمَرَةُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدْ نَهَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَفْتَتٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمْرًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ ذَحَلَ وَ

لہ وہ داعب ہو جائے گا مگر جب قرینہ یا دلیل سے معلوم ہو جائے کہ واجب نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس اثر کو اسماعیل نے وصل کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اس میں اردو جوہر کے لئے اور نہی تحریم کے لئے موضوع ہے مگر جہاں قرائن یا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے کہ وجوہ تحریم مقصود نہیں ہے تو وہاں امر یا احت کے لئے اور نہی کراہت کے لئے ہو سکتی ہے ۱۲ منہ

قَالَ اَحَلُّوْا وَاَصْلَحُوْا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ
عَطَاءٌ قَالَ حَآيِرٌ وَلَمْ يَعْزَمْ عَلَيْهِمْ
وَلَكِنَّ اَحَدَهُمْ لَهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّا نَقُوْلُ
لَهُمَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عُرْفَةِ الْاَحْسَنِ
اَمْرًا اَنْ يُحْلَلَ اِلَى نِسَاءِ مَا فَنَا فِي عُرْفَةِ
تَقَطَّرْ مَدَّ اَكْبَرُنَا الْمَذِي اَوَالِهِي قَالَ
وَيَقُوْلُ حَآيِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَحَرَّكَهَا
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اَتَقَاكُمْ لِلّٰهِ وَ
اَمَدُّكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْ لَا هَدَيْتُ
لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ فَيَحِلُّوْا قُلُوْا اسْتَقْبَلْتُ
مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ
فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر ہم لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور آپ کا حکم سن لیا اور مان لیا۔
(از ابو عمر از عبد الوارث از ابن بریدہ) عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مغرب کی نماز سے پہلے (نفل کا دو گانہ) پڑھا کرو۔
(تین بار یہی فرمایا) تیسری بار کے بعد فرمایا جو شخص چاہے
(وہ پڑھے) آپ کو بُرا معلوم ہوا کہ کہیں لوگ اسے
موکدہ سنت نہ سمجھ لیں۔
باب ۳۸۶ تراہیۃ الخلفی

باب احکام شرعیہ میں جھگڑا کر نیکی کر اہت کا بیان

ابو یوسف کا کہنا ہے کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَلُّوْا اِیْمَنُ حَتَّى تَمُوتُوْا اَوْ تَمُوتُوْا حَالًا تَمُوتُوْنَ اَوْ تَمُوتُوْنَ حَالًا تَمُوتُوْنَ اَوْ تَمُوتُوْنَ حَالًا تَمُوتُوْنَ
فَاَنْتُمْ فِي الْاَرْضِ وَارْتَدُّوْا مِنْكُمْ فَاَنْتُمْ فِي الْاَرْضِ وَارْتَدُّوْا مِنْكُمْ فَاَنْتُمْ فِي الْاَرْضِ وَارْتَدُّوْا مِنْكُمْ
کہ اصل میں امر و وجوب کے لئے ہے جب ہی تو آپ نے تیسری بار میں یحییٰ شائع فرما کر یہ وجوب دفع کیا ۱۲ منہ

۶۸۵۳- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَامٍ بْنِ
أَبِي مُطَيْمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا
اِتَّكَفْتُمْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا
عَنْهُ

۶۸۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ
ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اِتَّكَفْتُمْ قُلُوبُكُمْ
فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ وَقَالَ
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۶۸۵۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ قَعْقَرٍ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ
هُرَيْرُ بْنُ الْقَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ

(از اسحاق از عبد الرحمن بن مہدی از سلام بن ابی مطیع

از ابو عمران جونئی) حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاوت
کلام پاک اس وقت تک کرو جب تک تمہاری دلچسپی
اس کی طرف باقی رہے اور دل ملے رہیں لیکن جب
اختلاف کرو تو اٹھ کھڑے ہو۔

(از اسحاق از عبد الصمد از بہام از ابو عمران جونئی) حضرت

جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے
دل ملے رہیں پس جب اختلاف واقع ہو تو اٹھ جایا کرو۔
یزید بن ہارون واسطی نے بحوالہ ہارون اعور از
عمران از جندب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت
کیا (دارمی نے اسے وصل کیا)

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عبد اللہ

ابن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت ہوا اس وقت
گھر میں چند لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر رضی
اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں کے پاس (لکھنے کا سامان) لاؤ میں تمہیں ایسی تحریر

لے یعنی جب کوئی شبہ درپیش ہو اور محکمہ پڑھے تو اختلاف نہ کرو ورنہ اس وقت قیامت ختم کر کے علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ مراد حضرت کی جھگڑے
سے ڈرنا ہے نہ قیامت سے منع کرنا کیونکہ نفس قزات منع نہیں ۱۲ منہ

لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ
عُمَرَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا
كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ النَّبِيِّ وَ
اخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مُقَرَّبُوا
يَكْتُبُ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَ ذَلِكَ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اكْتَوَى
الْغَطَّ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْمُوا عَنِّي قَالَ
عَبِيدُ اللَّهِ فَحَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ
إِنَّ الزَّرِّيَّةَ كُلَّ الزَّرِّيَّةِ مَا حَالَ
بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ
مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَعَلَّكُمْ

بَاب ۳۸۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَ

شَاوَرَهُمْ فِي الْأُمُورِ

لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ
نے کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے، آپ لوگوں کے پاس قرآن
موجود ہے تو قرآن ہمیں (گمراہی سے بچانے کے لئے) کافی
ہے (آپ کو اس وقت لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب
نہیں) جو لوگ گھر میں موجود تھے انہوں نے اختلاف
کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے، بعض تو کہتے تھے کہ
(قلم دوات وغیرہ) آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے
تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تحریر لکھوا دیں
جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ اور بعض وہی بات
کہتے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہی۔ جب جھگڑا
اور شور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ ہونے
لگا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔
عبید اللہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے
تھے بھاری مصیبت تو وہ تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم اور اس تحریر لکھوانے کے درمیان حامل ہوئی یعنی (وقتی) اختلاف اور شور۔

بَاب ۳۸۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَ

شَاوَرَهُمْ فِي الْأُمُورِ

لہ یہ تعلق نہیں ہے بلکہ پہلی سند سے موصول ہے ۱۲ منہ سے قرآن ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ہمارے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ خدا کی کتاب ہے ہمارے
لے تو کسی بڑا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے جب ہم آپ کے کہنے پر تسلیم کرتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کی نازل کردہ ہے تو آپ نے ائمہ امت میں رسول کا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے حکم نیا کی تعمیل نہ کی غلط ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کا حوالہ دیتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس موجود ہے اور وہ کافی ہے مقصد یہ ہے کہ جو کچھ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے احادیث فرما چکے ہیں اور قرآن تو پورا موجود ہے وہ کافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس خیال سے ایک بوری جماعت متفق تھی اور
یالا آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب اربع سو فرامات ختم کر دی کوئی تنبیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں کی گئی۔ اس واقعہ کے بعد بھی آپ کافی وقت اس دنیا میں موجود رہے
مگر کہنے نہ تھرا لکھوانے نہ کسی سے کسی کی شکایت کی نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف نہ وصیت کی ۱۲ علیہ السلام۔ ع۔ یہ اختلاف وقتی طور پر تھا جو ہو کہ کسی وقت ختم
ہو گیا بعد ازاں صحابہ کرام میں اس معاملے کا کوئی اشد نہ رہا مگر بعد شیعہ فرقے نے از سر نو تمام اختلافات کو عظیم فتنہ بنا کر کہہ دیا اور امت کے اختلافات میں جن میں شدت

الْمَشَاوِرَةَ قَبْلَ الْحَزْمِ وَ
 النَّبِيُّ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ
 فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِذَا عَزَمَ
 الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى
 اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَشَاوِرَ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَصْحَابَهُ يَوْمَ مَا أُحُدٍ فِي
 الْمُقَامِ وَالْخُرُوجِ فَرَأَوْا
 لَهُ الْخُرُوجَ فَلَمَّا كَيْسَ
 لَأَمَّتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا آتَوْهُ
 فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ
 وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ يَكُنْ
 لَأَمَّتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ
 اللَّهُ وَشَاوِرَ عَلِيًّا وَأَسَامَةَ
 فِيمَا رَحَى أَهْلُ الْأُفُكِ
 عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى
 نَزَلَ الْقُرْآنُ فَجَلَدَ الرَّائِيَيْنِ
 وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَادُرِهِمْ

یہ بھی بیان ہے کہ مشورہ عزم کرنے اور اس کے بیان
 کرنے سے قبل ہونا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
 جب آپ (مشورہ کے بعد) پختہ ارادہ کر لیں تو خدا
 پر بھروسہ کیجئے (اور اسے گر گزریئے) پھر جب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم (مشورے کے بعد) ایک کام ٹھہرا
 لیں تو آپ کسی آدمی کو اللہ اور اس کے رسول سے آگے
 بڑھنا درست نہیں (دوسری کوئی رائے قابل قبول نہیں)
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحُد میں اپنے صحابہ
 سے مشورہ لیا کہ مہینے میں رہ کر جنگ کیں یا باہر نکل کر
 تو لوگوں نے باہر نکل کر جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔
 چنانچہ جب آپ نے زرہ پہن لی اور باہر نکل کر جنگ
 کرنا طے پایا تو بعض لوگ کہنے لگے مدینے ہی میں ہونا
 اچھا ہے آپ نے ان کی بات کی طرف توجہ نہ کی کیونکہ
 (مشورے سے) آپ ایک راہِ حکم کو چمکے تھے۔ آپ نے فرمایا
 جب پیغمبر (جنگ پر مستعد ہو کر) اپنی زندہ ہیں (تہتیار
 وغیرہ) باندھ کر لیں ہو جائے) اب بغیر حکم خداوندی کے
 اسے اتار نہیں سکتا۔ (اس حدیث کو طبرانی نے ابن عباس
 سے واصل کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 علی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مقدمہ افک

برعائشہ میں مشورہ لیا اور ان کی رائے سنی، حتیٰ کہ قرآن نازل ہوا اور آپ نے تہمت لگانے والوں کو
 کوڑے مارے اور علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما میں جو اختلاف رائے تھا اس پر کچھ توجہ نہ کی (حضرت

سبحان اللہ ہمہ اخلاق چل کر کے لئے قرآن سے زیادہ کوئی کتاب نہیں ہے اس آیت میں وہ طریقہ اختصار کے ساتھ بیان کر دیا جو بڑی بڑی ٹوٹ والی کتابوں
 کا لب لباب ہے جس میں ہے کہ آدمی کو دینی اور دنیاوی کاموں میں عقل ہی مفرد رائے پر بھروسہ کرنا باعث تباہی اور بربادی ہے ہر کام میں عقل اور علم اسے
 مشورہ لینا چاہیے پھر بعض لوگ کیا کہتے ہیں بیوقوف ہی لیتے لیتے وہی مزان ہو جاتے ہیں ان میں قوت فیصلہ بالکل نہیں ہوتی ایسے آدمیوں سے بھی کوئی کام
 پورا نہیں ہوتا تو راہِ حب مشورے کے بعد ایک کام ظہر لے کر دیکھ کر آدمی کو دیکھ کر آدمی کو دیکھ کر آدمی کو دیکھ کر آدمی کو دیکھ کر آدمی کو دیکھ کر
 دینے تو قوت فیصلہ کا ابطال ہوتا اور یہ آدمی میں ظرا غیب گنا جاتا ہے اور نہ

وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ
وَكَانَتْ أَوَّلُ شَيْءٍ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ
الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي
الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا
بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا وَفَّقَهُمُ الْكِتَابُ
أَوِ الشُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّ وَهُوَ إِلَى
غَيْرِهِ اقْتِدَاءٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى
أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ
فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تَقَاتِلُ
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ
أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى
يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلُ
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَابِعَهُ بَعْدَ عُمَرَ فَلَمْ يَلْتَفِتْ
أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ

علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو
چھوڑ دیجئے، بلکہ آپ نے ارشاد الہی کے مطابق حکم دیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جتنے امام اور خلیفے
ہوئے وہ مباح امور میں امین اور عالم لوگوں سے مشورہ
لیا کرتے تاکہ جو کام آسان ہو اسے اختیار کریں پھر جب
انہیں قرآن و حدیث کا حکم مل جاتا تو اس کے خلاف
کسی کی بات نہ سننے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اتباع سب پر مقدم ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے
جو زکوٰۃ نہیں دیتے تھے جنگ کرنا مناسب سمجھا تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان لوگوں سے کیوں جنگ
کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ فرمایا ہے
مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ
لا الہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ
لیا تو اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو ان لوگوں سے ضرور
لڑوں گا جو فرائض میں فرق کریں جنہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مساوی رکھا تھا۔ چنانچہ
اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس رائے
سے متفق ہو گئے۔ حاصل یہ کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے
پر توجہ نہ کی، کیونکہ ان کے پاس آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود تھا کہ جو لوگ

عَنْدَكَ حُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ
فَرَقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ
وَأَرَادُوا اتِّبَاعَ الَّذِينَ
أَحْكَمَهُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ
دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَكَانَ الْقُرْآنُ
أَصْحَابَ مَشُورَةٍ عَنْهُمْ هُولا
كَانُوا أَوْ مُتَبَاتِبًا وَكَانَ وَفَقًا
عَنْدَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۶۸۵۶- حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ
ابْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا
قَالُوا قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي طَالِيقٍ سَامَةَ
ابْنِ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ نِسَاءَهُمَا
وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَقَامَا
أُسَامَةَ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ
بِرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ

نماز اور زکوٰۃ میں فریق کریں دین کے احکام
اور ارکان کو بدل ڈالیں ان سے جنگ کرنی
چاہیے (وہ کافر ہو گئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام
سے پھر جائے) اسے مار ڈالو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے میں
وہی صحابہ کرام شریک رہتے جو قرآن کے عالم
ہوتے جو ان ہوں یا بوڑھے، حضرت عمر رضی اللہ
عنہ اللہ کی کتاب کا کوئی حکم سنتے تو اس پر رحم جاتے
اس کے مطابق عمل کرتے اس کے خلاف کسی کا مشورہ سنتے

(از اویسی از ابراہیم از صالح از ابن شہاب) حضرت
عروہ، ابن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے واقف افک نقل کرتے ہیں کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا
کیونکہ وحی نازل ہونے میں تاخیر ہوئی آپ نے ان دونوں
سے رلے دریافت کی، ان سے مشورہ لیا۔ ”کیا میں اس بیوی
سے علیحدگی اختیار کر لوں؟“ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے تو جیسا کہ وہ جانتے تھے کہ آپ کی ازدواج مطہرات
ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہیں ویسا ہی مشورہ دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا اللہ تعالیٰ نے آپ

لے یہ سب حدیثیں اوپر موصولاً گزر چکی ہیں امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حاکم اور بادشاہ اسلام کو سلطنت کے کاموں میں علماء اور عقلمندوں
سے مشورہ لینا چاہیے لیکن جس کام میں اللہ اور رسول کا حکم صاف صاف موجود ہے اس میں مشورہ کی حاجت نہیں اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرنا چاہیے اگر
مشرورے والے ان کے خلاف مشورہ دیں تو ان کو گورشت کھنا چاہیے اللہ اور رسول پر کسی کا تقدیم ہاں نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۱۱۱ کہنے لگے یا رسول اللہ یہ سب جھوٹ ہے
حضرت عائشہؓ بالکل پاک تھیں اور مصدق بی بی ہیں ۱۲ منہ

يُصِيتُ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا
كَثِيرٌ وَسِلَ الْجَارِيَةِ تَصُدُّ فَكَفَّ عَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ
فَقَالَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ قَالَتْ
مَا رَأَيْتِ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَمْعَاءِ جَارِيَةٍ حَدَّثَنِي
السَّيِّدُ تَنَا مَعْنُ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي
الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمَنَبْرِ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَتَعَذَّرُنِي مِنْ تَحِيٍّ
بَلْعَفِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي فَوَ اللَّهُ مَا عَلِمْتُ
عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ
وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي ذَكْرِيَّا الْغَسَّالِيُّ عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثَمَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تَشِيرُونَ
عَلَيَّ فِي قَوْمٍ كَيْسَبُونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ
مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا
أُخْبِرْتُ عَائِشَةَ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَأْذُنِي لِي أَنْ أَطْلُقَ إِلَى أَهْلِي فَأَدِينَ
لَهُمَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا
أَنْ تَكَلِّمَ هَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا أَهْمًا عَظِيمٌ

پر تنگی نہیں کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا بہت سی عورتیں
ہیں آپ ذرا بریرہ سے پوچھئے وہ صحیح صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا کا
حال بیان کر دیگی چنانچہ آپ نے بریرہ کو طلب کیا اور اس سے فرمایا کہ
عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تو نے کبھی کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے
بدگمانی پیدا ہو وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے کبھی کوئی بدگمانی کی بات
نہیں دیکھی میں اتنا جانتی ہوں کہ عائشہ فرامس لڑکی ہیں آنا گندھا
چھوڑ کر سو جاتی ہیں، بکری اگر آٹا کھا جاتی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ منبر پر چڑھ کر
ہوئے فرمایا مسلمانو! اگر میں اس شخص سے بدلہ لوں جس نے میری بیوی پر تمہمت
لگا کر مجھے ایذا دی ہے تو کوئی لوگ مجھے معذور تصور کریں گے۔ خدا کی قسم
میں تو اپنی بیوی کو نیک (با عصمت) ہی سمجھتا ہوں اور حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کا واقعہ بیان کیا۔ (ابو اسامہ نے ہشام بن
عروہ سے نقل کیا۔) اما بخاری بحوالہ حمید بن حرب از یحییٰ بن ابی زکریا غسانی
از ہشام بن عروہ از ابو الدرداء از عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر
کہنے لگے تم لوگ کیا رائے دیتے ہو؟ میں ان اشخاص کو کیا سزا دوں
جو میری بیوی کو بدنام کرتے ہیں، میں نے اس کی کوئی برائی نہیں دیکھی
عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا کو اس بہتان کا علم ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ
آپ مجھے اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟
آپ نے اجازت دے دی اور ایک لڑکا ان کے ساتھ بھیج
دیا ایک انصاری (حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ)
کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا الْاِيَةَ (اللہ تعالیٰ نے
ایسا ہی فقرہ قرآن میں نازل کیا)

لہٰذا بخاری بالکل بھولی مجال وہ ایسے بڑے کاموں کو کیا جائیں ۱۵۷ میری حمایت اور قدراری کریں گے ۱۵۸ جو اللہ نے اپنے کتاب میں اتارا ۱۵۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب التوحید والرد علی الجہمیۃ وغیرہم

کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات و صفات اور جہمیوں وغیرہ کے ذکر کے بیان میں

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی طرف دعوت دینا

باب ۳۸۵ مَا جَاءَ فِي دُعَاؤِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ

وَتَعَالَى

۶۸۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكْرِيَّا

ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا

إِلَى الْيَمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ

سَمِعَ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ

(از ابو عاصم از زکریا ابن اسحاق از یحییٰ بن عبد اللہ بن صنفی)

از ابو معبد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا۔

دوسری سند (از عبد اللہ بن ابوالاسود از فضل بن علہ از

اسماعیل بن امیہ از یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ بن صنفی از ابو معبد غلام

عبد اللہ بن عباس) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ

عنہ کو (حاکم بنا کر) یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا

دیکھو تمہیں اہل کتاب کے کچھ لوگ ملیں گے تو پہلے

انہیں توحید الہی کی طرف دعوت دو جب وہ

توحید سمجھ لیں تو پھر انہیں کہہ کہ اللہ نے ان پر نجات

لا انا بخاری جلیل المال کے بیان سے فائدہ ہونے تو عقائد کا بیان شروع کیا گویا ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کی اور دعوت کا انداز پوچھ کا جواب قدریوں اور

جہمیوں کا واسطہ اس کتاب میں کیا یہی چار فرقہ یہ عقیدوں کے مرکب ہیں جہمیوں سے جہم بن صفوان کی طرف جو ایک عجمی شخص تھا ابن عبد الملک کی خلافت میں ظاہر ہوئے تھا

یہ اللہ کی ان صفات کی جو کہ ان و حدیث میں وارد ہیں بالکل نفی کرتا تھا گویا اپنے نزدیک تنزیہ میں مبالغہ کرتا تھا آخر مسلم بن الحور نے اس کی گردن کاٹی کیفوت کا منہ کالا کیا

امام ابو حنیفہ نے کہہ دیا جہم نے نفی آتش میں یہاں تک مبالغہ کیا کہ اللہ کو لاشعری اور معدوم بنا دیا ۱۲۱۱ھ ۱۷۹۵ء جو سودہ و خلاص میں موجود ہے اللہ کیلئے ہے اللہ کیلئے ہے اللہ کیلئے ہے

ہے کہ جہم کا محتاج نہیں نہ اس سے کسی کو جہل نہ جہل کا اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ۱۲۱۱ھ

جَبَلٍ نَحْوِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوحِدُوا اللَّهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا اصَلُّوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تَتُخَذُ مِنْ غَيْرِهِمْ فَاتَرَدُّ عَلَى فُقِيرِهِمْ فَإِذَا أَتَوْا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّى كَرَاهِمَا مَوَالِ النَّاسِ -

۶۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَدَّ لَهُمْ -

۶۸۵۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا

میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ نماز بھی پڑھے لگیں تو اب ان سے کہو کہ اللہ نے ان کے مال میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے ان میں جو مال دار ہیں ان سے زکوٰۃ لی جائے اور ان میں جو حاجت مند ہیں انہیں دی جائے گی۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر اور زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال لینے سے بچاؤ (متوسط درجے کا مال لے)

(از محمد بن بشار از عن دراز شعبیہ از ابو حصین و اشعث ابن سلیم از اسود بن ہلال) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر فرمایا معاذ تجھے معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ انہیں علیحدہ کرے (از اسمعیل از مالک از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کورات کے وقت برابر قتل ہو اللہ احد کی تلاوت کرتے سنا۔

يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدُّ دُهَا فَلَمَّا
أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَفُهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ
الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ثَالِثٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَنِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ
أَبَا الرَّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ
عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ
فِي جُحْرٍ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سِرِّيَّةٍ وَكَانَ
يَقْرَأُ رِصْحَانِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُخَيِّمُهُمْ قُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوهُ
لِيَأْتِي شَيْءٌ يُصْنَعُ ذَلِكَ فَسَلُّوهُ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا
صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ
أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ۔

صحیح ہونے پر اس نے بارگاہ رسالت میں یہ واقعہ عرض کیا وہ
اس سورت کے فضائل سے ناواقف تھا۔ آپ نے ارشاد
فرمایا اس ذات کی قسم جن کے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے، یہ سورت ایک تہائی قرآن کے فضائل اور ثواب
کے برابر ہے۔

اسماعیل بن جعفر نے بحوالہ اپنے والد مالک بن عبد الرحمن
از والدش از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا
وہ کہتے ہیں میرے بھائی قتادہ بن نعمان نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی تو قتادہ بن نعمان کا ذکر زیادہ کیا۔

(از محمد از احمد بن صالح از ابن وہب از عمر و ابن
ابی ہلال از ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن از والدہ اش عمرہ بنت
عبد الرحمن کہ زیر تربیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بود) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا
وہ نماز میں (ہر رکعت میں) اپنی قرات قل هو اللہ احد
پر ختم کرتا۔ جب لشکر مدینہ واپس آیا تو انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس
سے معلوم کرو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے
دریافت کیا وہ کہنے لگا اس سورت میں اللہ تعالیٰ
کی صفات مذکور ہیں مجھے اس سورت سے خاص محبت
ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو اللہ
بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔

ملہ قرآن کے تین حصے ہیں، ایک حصہ توحید الہی اور اس کی صفات و افعال کا بیان دوسرا
قصص کا بیان تیسرا احکام شریعت کا بیان تو قل هو اللہ احد میں ایک حصہ موجود ہے اس
لئے تہائی قرآن کے برابر ہوا ۱۲۰ منہ ۳۰ یعنی دوسری سورتوں کے ساتھ قل هو اللہ احد کا
ضرور پڑھتا تھا ۱۲ منہ

باب ۳۸۹۰ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ

وَتَعَالَى قُلُوبُ دُعَاؤِ اللَّهِ أَوْادُعُو

الرَّحْمَنَ أَيُّهَا مَا تَدْعُو أَفَلَهُ

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى -

۶۸۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

أَبُو مُعْوِيَّةَ عَنِ الرَّعْمَشِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ

وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

۶۸۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي

عُمَيْرٍ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذْ جَاءَكَ رَسُولُ أَحَدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ

إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ

أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَكَ بِأَجَلٍ

مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتْ

الرَّسُولَ أَنَّهَا أَكْسَمَتْ لَنَا تَبَيَّنَهَا فَقَامَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ

باب اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "لے پیغمبر لوگوں

سے کہہ دے خدا تعالیٰ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن

کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو، اس کے تو

سبھی نام حسین و عمدہ ہیں۔

(از محمد از ابو معاویہ از اعش از زید بن وہب والو

ظبیان، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم

نہیں کرتا جو اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتے۔

(از ابو النعمان از محمد بن زید از عاصم احوال از ابو عثمان

نہدی) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا کہتے ہیں ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ کی ایک

صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کی طرف سے ایک

شخص آپ کو بلانے آیا۔ کہنے لگا ان کا بچہ قریب المرن ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور زینب سے کہہ دے

اللہ ہی کا سب مال ہے جو چاہے لے اور جو چاہے دے۔

بروزی روح کی حیات کا اللہ کے پاس ایک وقت مقرر ہے

(وہ اتنا ہی زندہ رہے گا) اسے کہہ دے کہ صبر کرو اور اللہ سے صبر کا ثواب

طلب کرو لیکن حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے دوبارہ اسے بھیجا اور

قہر دی آپ صبر و شریف لائیے۔ اس وقت آپ کھڑے ہوئے آپ کے

لے نو و ثناء تو بہت مشہور ہیں ترمذی کی حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت اسماء و صفات قرآن و حدیث میں وارد ہیں ان سے اللہ کی یاد کر سکتے ہیں

لیکن اپنی طرف سے کوئی نام یا صفت نہ لانا چاہئے نہ یہی حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے بارگاہوں میں عجیب آثار میں پیش ہو کر آدمی یا مہارت کرادے ان کو پڑھا

کرے اور یہی ہزوری ہے کہ حلال کا لفظ کہتا ہو جو حرام سے پرہیز کرتا ہو مثلاً غنی اور تو نگری کے لئے یا غنی یا غنی کا درود رکھے شفاء اور تندرستی کے لئے یا شافی یا کافی

یا معافی کا، حصول مطالب کے لئے یا قاضی الحاجات یا کافی المہیات کا، دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے یا عزیز یا قہار کا، اذیاد عزت و آبرو کے لئے یا رافع یا رزق

کا، علیٰ ہذا القیاس ۱۲ منہ ۱۲ عبادت بجز قدمت خلق نیست یہ تیسری و سجادہ و ولی نیست۔ اللہ کے بندوں پر رحم کرنا ان کے آرام اور راحت کی فکر کرنا ایسا عبادت

ہے جو ہر شے میں نجات کا باعث ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اللہ کی صفت رحم ہے تو میں اور جس کے نام سے اس کو پکار سکتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ میں کہہ دے گا آنحضرت

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ فَعَلَ
الصَّبِيحُ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعَّقُ مَا كُنْهَا فِي
شَرِّ قَفَاضَتْ عَيْنَاكَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ
رَسُولُ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذَا رَحْمَةُ
جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِسْمَا
يُوحَمُّ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءِ -

ساتھ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ
عنہ بھی گئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بچہ (آپ کی)
گود میں ڈال دیا، اس کی جان نکل رہی تھی، جیسے پرانی مشک
کا حال ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا؟ آپ نے فرمایا یہ رحم کی

وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے
جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

باب ۳۸۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
إِنِّي أَنَا الزَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ
الْمَتِينِ -

۶۸۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّكْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
أَحَدٌ أَصْبِرُ عَلَى أَدَى سَمْعَةٍ مِنَ اللَّهِ يَدْعُوهُ
لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ يُعَاثِرُهُمْ وَيَرْزُقُهُمْ -

باب ۳۸۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى
غَيْبِهِ أَحَدًا - وَرَأَى اللَّهُ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ - وَأَخَذَ لَهُ يَعْلَمُهُ

باب ارشاد باری تعالیٰ (سورہ الذاریات
میں ہے) میں ہوں اللہ روزی دینے والا، صاحب
قوت و طاقت ہے۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش از سعید بن جبیر از ابو
عبد الرحمن سکمی) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے زیادہ
تکلیف کی بات سن کر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مشرک
منحوس کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے باوجود ایسی خرافات کے
وہ ان مشرکوں کو اچھا بھلا رکھتا ہے، انہیں روزی دیتا ہے۔

باب ارشاد باری تعالیٰ "وہ عالم غیب ہے
وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا" (مگر جس کے
متعلق وہ خود چاہے) نیز ارشاد الہی "اللہ تعالیٰ
گواہی دیتا ہے جو اس نے تجھ پر نازل کیا، علم کے

لے آپ کی شان کے خلاف ہے ۱۲ منہ ۱۱ ترجمہ باب میں سے نکلا کہ اللہ کے لئے رحم کی صفت کا اثبات ہوا ۱۲ منہ ۱۱ قرآن میں یوں ہے ۱۵ اللہ جو
الزلاق ذوالقوة المتین۔ امام بخاری نے ترجمہ باب میں یوں لکھا انا الزلاق ذو القوة المتین اس معبود کی یہی قوت ہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی ہمت
دینے والا عذاب میں دیر کرنے والا ۱۲ منہ ۱۱ حالانکہ وہ اولاد وغیرہ سے پاک و برتر ہے ۱۳ منہ ۱۱ اس حدیث میں صفت رزاقیت کا اثبات ہے۔
اللہ تعالیٰ کو تکلیف نہیں ہو سکتی مطلب یہ ہے کہ اس کے پیغمبروں اور نیک بندوں کو مشرک ایسی باتیں کر کے تکلیف دیتے ہیں ۱۳ منہ ۱۱

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا
تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ - رَأَيْتُ
عِلْمُ السَّاعَةِ - قَالَ أَبُو عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ يَجُوزُ الظَّاهِرُ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا -

۶۸۶۴ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَاتِلُهُمُ
الْغَيْبِ نَحْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ
مَا تَغِيضُ الْأَرْسَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ
مَا فِي غَدٍّ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي
الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ
يَأْتِي أَرْضٌ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ
مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ -

۶۸۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَ
قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَ
هُوَ يَقُولُ لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ

نازل کیا، پھر مادیہ کے پریٹ میں جو کچھ ہے
کہ بچہ کیسا ہے؟ اور اسی کے علم کے مطابق
مادیہ وضع حمل کرتی ہے، نیز ارشاد ہے کہ
”وقوع قیامت کا علم خدا ہی کے حوالے ہے“
یعنی بن زیاد کہتے ہیں ہر چیز پر ظاہر ہے یعنی
علم کی وجہ سے اور ہر چیز پر باطن ہے یعنی علم کی وجہ سے

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از عبد اللہ بن یزید)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی پانچ چابیاں ہیں جنہیں
اللہ ہی جانتا ہے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر
میں کیسا ہے؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا؟
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، مینہ کب برسے گا؟ اللہ کے
سوا کوئی نہیں جانتا۔ جاندار کس سر زمین میں مرے گا؟
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع
ہوگی؟

(از محمد بن یوسف از سفیان از اسمعیل از شعبی)
از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں
جو شخص تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
سلم نے معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا وہ جھوٹا ہے
اللہ تعالیٰ تو (مورہ انعام میں) فرماتا ہے آنکھیں اس اور اک
نہیں کر سکتیں۔ اور جو شخص یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ

تو صفت علم کا اثبات ہوا ۱۲ منہ ۱۱ باب کی دونوں حدیثوں میں صفت علم کا اثبات ہے ۱۲ منہ ۱۱ حضرت عائشہ کا اجتہاد تھا وہ مکرر صحابہ
سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کہتے ہیں کہ لا تذکر الا بصار سے مراد ہے کہ دنیا میں اس کو آنکھیں نہیں
نہیں سکتیں اور مطلق رویت کی نفی نہیں ہے ورنہ آخرت میں مومنوں کو دیدار کریں گے جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا اللہ

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ -

باب ۳۸۶۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
الْإِسْلَامُ الْمَوْمِنُ -

۶۸۶۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْزُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَشْهَدُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

باب ۳۸۶۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

مَلِكِ النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم غیب کی بات جانتے تھے وہ مجھوتا ہے اور اللہ تعالیٰ (سورہ نحل میں) فرماتے ہیں کسی کو علم غیب بجز خدا تعالیٰ نہیں ہے۔

باب ارشاد باری تعالیٰ "السلام المؤمن"
خدا تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے اور مؤمن ہے

(از احمد بن یونس از زہیر از معنہ از شعیب بن سلمہ)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے (شہد میں) یوں کہتے "اللہ پر سلام" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (سب کو سلامت رکھنے والا) یوں کہا کرو اَلطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَشْهَدُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

باب ارشاد باری تعالیٰ "مَلِكِ النَّاسِ" النبیوں

کا بادشاہ - اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۔ اس میں سب ملانوں کا اتفاق ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حدیث میں سنا ہے اور اس کے حالات تم سے بیان کرتے ہیں لیکن ان کو اپنے نہیں اونی کی خبر نہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَشْهَدُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۶۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبَضُ اللَّهُ
الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْقَلِ
ثَمَرٍ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ إِنِّي مُلْكُ الْأَرْضِ
وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالرَّبُّ بَدِئِي وَأَنَا مُسَافِرٌ
وَأَسْحَقُ بْنُ يَحْيَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

بَاب ۳۸۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ سُبْحَانَ

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ - وَ لِلَّهِ

الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ - وَمَنْ

حَلَفَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ

وَقَالَ أَلَسَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ

جَهَلْتُمْ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ

النَّارِ أَخْرَأَهُلَ النَّارِ دُخُولًا

۳- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص دوزخ اور بہشت کے درمیان رہ جائیگا

یہ ان دوزخیوں میں سے ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جانے کا وہ کہے گا۔

۴- شعیب کی روایت کو دارمی نے اور زبیری کی روایت کو ابن خزمہ نے اور اسحاق بن یحییٰ کی روایت کو یحییٰ نے زہریات میں نقل کیا ہے

۵- بعضوں نے کہا صفات ذاتیہ جیسے علم قدرت سمیع لہر کلام حیوۃ کی قسم کھانے تو قسم منعقد ہوگی اگر مقفات فعلیہ جیسے استعاز نزول صعود،

دفع وغیرہ کی قسم کھانے تو حائث نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۳- یہ حدیث کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۴ منہ

۱- اذا احمد بن صالح از ابن و ہب از یونس از ابن شہاب

از سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین

کو مٹھی میں لے گا اور آسمانوں وائیں ہاتھ پر لپیٹ لے گا

پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بھٹا بادشاہ

کہاں ہیں

اس حدیث کو شعیب محمد بن ولید زبیری اور اسحاق بن

یحییٰ کلبی نے بھی بحوالہ زہری از ابو سلمہ روایت کیا

باب ارشاد باری تعالیٰ وہ غالب حکمت

والا ہے

۲- بے بغیر تیرا رب عزت و علیہ والا ان باتوں سے

پاک ہے جو یہ کافر سمجھتے ہیں

۳- عزت اللہ اور اس کے رسول ہی کے لئے ہے جو

شخص اللہ کی عزت اور دیگر صفات الہیہ کی قسم کھا

تو وہ قسم منعقد ہو جائے گی قسم کے خلاف کرنے پر

کفارہ دینا ہوگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ دوزخ میں

اپنا پاؤں رکھے گا تو دوزخ کہے گی بس بس تیری

عزت کی قسم میں بھر گئی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

۴- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص دوزخ اور بہشت کے درمیان رہ جائیگا

یہ ان دوزخیوں میں سے ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جانے کا وہ کہے گا۔

۵- شعیب کی روایت کو دارمی نے اور زبیری کی روایت کو ابن خزمہ نے اور اسحاق بن یحییٰ کی روایت کو یحییٰ نے زہریات میں نقل کیا ہے

۶- بعضوں نے کہا صفات ذاتیہ جیسے علم قدرت سمیع لہر کلام حیوۃ کی قسم کھانے تو قسم منعقد ہوگی اگر مقفات فعلیہ جیسے استعاز نزول صعود،

دفع وغیرہ کی قسم کھانے تو حائث نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۳- یہ حدیث کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۴ منہ

الْحَمْدُ لَكَ يَا رَبِّ اَصْرَفْ
وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ
لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ
اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ
وَعَشْرَةٌ اَمْثَالِهِ وَقَالَ
اَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غَيْبِي
عَنْ بَرَكَتِكَ -

٦٨٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ
يُحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ
بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي
لَا يَمُوتُ وَلا يَحْنُ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ -

٤٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي السُّوْرَقَالُ
حَدَّثَنَا حَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ قَالَ لِخُلَيْفَةِ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ يَقُولُ قَالَ

”پروردگار میرا منہ ذرا دوزخ کی طرف سے بھرنے
تیری عزت کی قسم میں اور کوئی سوال تجھ سے نہیں
کرنے کا“

اس حدیث میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یوں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لے اور اس دس گنا (انعامات) مزید لے۔

ایوب علیہ السلام نے عرض کیا تیری عزت کی قسم بلا
میں تیری عنایات سے کبھی بے پروا ہو سکتا ہوں بہر حال
از ابو معمر از عبد الوارث از حسین معلم از عبد اللہ

بریدہ از یحییٰ بن یعمر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے
 ”اے پروردگار! کی عزت کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا
 کوئی حقیقی معبود نہیں اے اللہ صرف تو ہی موت سے
 پاک ہے۔ انسان اور جن تو سب موت سے ہمکنار
 ہوں گے۔“

(۱) ابن ابی الاسود از حدیثی از شعبہ از قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں لوگ برابر پڑتے رہیں گے۔

دوسری سند (از خلیفہ ابن ندیم بن زریع از
سعید از قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ)

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزِلُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ وَكَرَمَكَ وَلَا تَزَالُ أَبْحَثُهُ تَفْضُلَ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ -

اور بہشت کی خالی جگہ میں انہیں رہائش دے گا۔

باب ۳۸۶۵ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ -

۶۸۷۱- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُوسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْغُومُ مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ قَدِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْأَلُكَ وَبِكَ أَمْنُكَ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَتَيْتُ وَبِكَ

علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں گناہگار لوگ برابر پڑتے رہیں گے اور وہ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہیں اور کچھ ہیں! آخر ہر مرد کا عالم اپنا قدم (مبارک) اس پر رکھ دے گا، اس وقت وہ سمٹ کر (چھوٹی ہو جائے گی) عرض کرے گی "بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم میں بھر گئی اب گنجائش نہیں رہی، اور بہشت کسی طرح نہیں بھرے گی اس میں بہت خالی جگہ رہے گی آخر اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔"

باب ارشاد الہی "وہی خدا ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے"

(از قبیسہ از سفیان از ابن جریر از سلیمان از طاووس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کے وقت) یوں دعا کیا کرتے تھے "اے اللہ تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور ان کی ہر شے کا مالک ہے تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان کا بھی جو ان دونوں میں رہتے ہیں - تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے - تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات (ہر روز قیامت) حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہو گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد سے میں نے

۱۷ یعنی ابھی بہت مگر خالی ہے اور لاؤ اور لاؤ ۱۲ منہ ۱۷ یعنی اپنا وجود پہنچانے کے لئے، اس لئے کہ مصنوع سے صانع پر استدلال ہوتا ہے بعضوں نے کہا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اس آیت سے یہ ثابت کریں کہ اس کے کلام پر حق کا اطلاق ہوتا ہے یعنی آسمان اور زمین کو کھڑے رکھنے سے جو حق ہے پیدا کیا حق کا اطلاق خود پروردگار پر بھی ہوتا ہے یعنی ہمیشہ قائم اور باقی رہے گا ہونے والا نہیں ۱۲ منہ

خَاصَّتْكَ وَلَا لِيكَ خَا كُنْتُ فَا غَفِرْ لِي مَا
قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَدْتُ وَأَغْلَنْتُ
أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ لِي غَيْرُكَ۔

۶۸۷۲۔ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هَذَا أَوْ قَالَ أَنْتَ الْحَقُّ
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ۔

باب ۳۸۶۶۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا
وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ ثَمِيمٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسَّعَ
سَمْعَهُ الْأَمْوَاتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ
الَّذِي تَجَادَلَكَ فِي زَوْجِهِمَا

۶۸۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كُنَّا نَقُولُ اذْبَعُوا
عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّا كُنَّا لَا تَذْعُونَ أَحَدًا
وَلَا غَائِبًا تَذْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا
قَرِيبًا نَحْمُ اتِّى عَلَى وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي

دشمنوں کا مقابلہ کیا اور مجھ سے ہر جھگڑے میں انصاف
چاہتا ہوں۔ میرے اگلے پچھلے بچھے اور کھلے سب گناہ
بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں
(از ثابت بن محمد از سفیان) یہی منقول ہے اس
میں یہ عبارت ہے "تو حق ہے" تیرا قول حق ہے الخ

باب ارشاد الہی "السمیع والبصیر ہے"

اعمش سجوالہ تمیم از عروہ کہتے ہیں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "ساری تعریف اللہ
کے لئے ہے جو تمام آوازیں سنتا ہے۔ پھر اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی قَدْ سَمِعَ اللَّهُ
قَوْلَ الَّذِي يُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهِمَا
اللہ نے سن لی بات اس عورت کی جواب
سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑتی تھی

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب از ابی
عثمان) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک
سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم
جب کسی بلندی پر چڑھتے تو زور سے اللہ اکبر کہتے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو اتنی تکلیف
کیوں اٹھاتے ہو؟ (آہستہ آہستہ اللہ کی یاد کرو) کیونکہ
تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، تم تو اس (خلد)
کو پکارتے ہو جو (ہر بات) سنتا اور دیکھتا ہے اور علم
وسمع و بصیر کے لحاظ سے نزدیک ہے، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
نَادَانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ
قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ .

**باب ۳۸۶۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ**

۶۸۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ
الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لُمَوَالٍ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُبَارَكِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ
أَصْحَابَهُ الْأَسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا
كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ
رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغِيثُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِذُّكَ
بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ
وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھے آواز دی
کہنے لگے: ”آپ کی قوم قریش کی باتیں اللہ تعالیٰ
نے سن لیں اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا
وہ بھی سن لیا۔“

باب ارشاد باری تعالیٰ ”کہہ دیجئے،
وہ پروردگار قدرت والا ہے۔“

(از ابوالہاشم بن منذر از معن بن عیسیٰ از عبد الرحمن بن
ابی الموالیٰ از محمد بن منکر از عبد اللہ بن حسن) جابر بن
عبد اللہ سہمی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کو پھر (مباح) کام کے لئے استخارہ
اسی طرح (احتیاط کے ساتھ) سکھاتے تھے جیسے آپ کوئی
سورت سکھاتے تھے، آپ فرمایا کرتے جب تم میں سے کوئی
کسی کام کا قصد کرے تو پیچھے دو رکعتیں نماز نفل پڑھے
پھر سلام کے بعد یا شہد کے بعد یا سجدے میں، یہ دعا
پڑھے ”یا اللہ میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں
خیر طلب کرتا ہوں اور تیری ہی قدرت کے
طفیل تجھ سے قدرت چاہتا ہوں اور تیرا
فضل چاہتا ہوں اور تو ہی قدرت
رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا
تو ہی مستقبل کا علم رکھتا ہے۔ مجھے علم
نہیں، تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔“

(بقیہ سورہ البقرہ) اس دعا میں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کیا ہے یہ صیغہ ہر اور بکاف خطاب اور اللہ تعالیٰ کو مخاطب کہنا اسی وقت صحیح ہوگا چونکہ سنتا دیکھتا اور سنا
ہو ورنہ غائبی خاص کو کوئی مخاطب کرنا نہیں اس دعا سے باب کا مطلب ثابت ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث میں وارد ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا
ہے تو اپنے پروردگار سے سرخوشی کرتا ہے اور سرخوشی کی حالت میں کوئی بات کہنا اسی وقت توڑ ہوگی جب نماز طبعی بخوبی سنتا ہو تو اس حدیث کے ساتھ نہ مانے
سے یہ نظر کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انتہا ہے وہ عرش پر وہ کریم بخاری کی سرگوشی سن لیتا ہے اور یہی باب کا مطلب ہے ۱۲ مرتبہ

اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْاَمْرَ
ثُمَّ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا اِلَىٰ فِي عَاجِلِ اَمْرِي
وَاجِلِهِ قَالَ اَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَ
عَاقِبَةِ اَمْرِي فَاَقْدُرْ لِيْ وَكَيْسِرْ لِيْ
ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّهٗ شَرٌّ لِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ
اَمْرِي اَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ اَمْرِي وَاجِلِهِ
فَاَصْرِفْنِي عَنْهُ وَاَقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ
كَانَ ثُمَّ رَضِيْنِي بِهِ -

ہو میرے لئے مقدر کرے پھر مجھے اس پر راضی اور خوش رکھے۔

باب ۳۸۶۸ - مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَنُقَلِّبُ
أَفْعُدْ لَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ -

۶۸۷۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُ
لَا وَمُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ -

باب ۳۸۶۹ - إِنَّ لِلَّهِ مَائَةً

أَسْمٍ إِذَا وَاحِدًا - قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ
الْبَرُّ الْلطِيفُ -

باب الشی صفت مقلّب القلوب ہے۔

یعنی دلوں کو پھیرنے والا۔ ارشاد الہی ہے ہم
ان کے دل اور آنکھیں پھیر دینگے (سورہ النما)

(از سعید بن سلیمان از ابن مبارک از موسی بن عقبہ
از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں فرمایا کرتے
تھے نہیں! قسم اس کی جو دلوں کو پھیرنے والا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ذوالجلال کا
معنی عظمت و بزرگی والا۔ بر کا معنی لطیف
(باریک بین)

۱۔ یہ حدیث اوپر کتاب التہجد اور کتاب الدعوات میں گزر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ اس میں قدرت الہی کا اثبات ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ یہ کام
نہیں کروں گا یا یہ بات نہیں کہوں گا ۱۲ منہ ۱۱ منہ یا نیکی اور احسان کرنے والا ۱۲ منہ ۱۱ منہ ذوالجلال کا معنی ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ۱۲ منہ

۶۸۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ
عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ اسْمًا مائة إِلَّا وَاحِدًا
مَنْ أَحْمَاَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاحْصِنَهَا
حَفِظَهَا

بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ

اللَّهِ تَعَالَى وَالْاِسْتِعَاذَةُ بِهَا

۶۸۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ
أَحَدُكُمْ فِرَاشُهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصِنْفَةٍ
ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِأَسْمَاءِ
رَبِّي وَصَنَعْتُ جَنِيًّا وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ
أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا وَإِنْ
أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا أَحْفَظُ بِهِ
عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابِعَهُ يَحْيَى وَبُشَيْرُ بْنُ
الْمُقَصِّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَأَى زُهَيْرٌ وَأَبُو زُمَرَةَ وَاسْمَعِيلُ بْنُ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو
جو شخص انہیں یاد کر لے (اور ان پر عمل کرے) تو وہ جنت
میں داخل ہوگا۔

(امام بخاری نے احصینا کی تفسیر حسب عادت
کردی یعنی حفظ کر لیا)

باب اسمائے الہی کے ذریعے سوال کرنا

اور پناہ طلب کرنا۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از مالک از سعید بن ابی

سعید مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بستر پر لیٹنے سے
پہلے اسے جھاڑ لیا کرو اور اس وقت یہ پڑھا کرو پڑو گار
میں تیرا نام لے کر اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرا
ہی نام لے کر اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے (میں
مربادوں) تو اس کے گناہ بخش دے اور اگر تو اسے بھربن
میں آنے کی اجازت دے دے تو اسے ہر بلا سے اسی طرح
محفوظ رکھنا جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

عبد العزیز کے ساتھ اس حدیث کو بھی بن سعید
قطان اور بشر بن مفضل نے بھی بحوالہ عبید اللہ از سعید
از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے۔

زہیر بن معادیہ، ابو زمرہ اور اسمعیل بن زکریا نے

یہ ننانوے نام ایک روایت میں وارد ہیں لیکن اسناد متعین ہیں اس لئے امام بخاری نے اس کو اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا اللہ
تعالیٰ کے ننانوے نام حصہ کے لئے نہیں ہیں ان کے سوا بھی اور نام قرآن اور حدیثوں میں وارد ہیں جیسے تَقْلِبُ الْقُلُوبَ ذُو الْمَجْدِ ذُو الْمُلْكِ ذُو الْكِبَرِ یَا ذُو الْمَلِكِ
کافی دائم صادق ذی المعاد ذی الفضل غالب وغیرہ ۱۳ منہ بخاری کی روایت کو امام بخاری نے اور بشر بن مفضل کی روایت کو مسند دے وصل کیا ۱۲ منہ

زَكَرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ
الدَّرَاوَرْدِيُّ وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ -

۶۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ
حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى فِرَاشَهُ قَالَ اللَّهُمَّ
بِاسْمِكَ أَحْيَا وَمُوتَ وَإِذَا أَصْبَحَ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا
أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

۶۸۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ
حَدِيشٍ عَنْ خُوْشَةَ بِنِ الْخَجَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ
نُفُوتٌ وَلَمْحَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا
وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

۶۸۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

نے اس حدیث کو یوں روایت کیا از عبد اللہ
از والدش از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس میں
سعید کے والد کا واسطہ زیادہ کیا گیا)
محمد بن عجلان نے اس حدیث کو سعید سے روایت کیا
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے۔

(از مسلم از شعبہ از عبد الملک از ربیع) حضرت حذیفہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے
بستر پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے "تیرا ہی نام
لے کر میں زندہ ہوتا ہوں، تیرے ہی نام پر میں انتقال کروں گا"
صبح کو بیدار ہوتے وقت فرماتے "حمد ہے اس ذات کیلئے
جس نے ہماری موت کے بعد ہمیں زندگی عطا کی اور اسی
کی طرف (حشر کے دن) اٹھ کر جانا ہے"

(از سعد بن حفص از شیبان از منصور از ربیع بن
سہراش از خرشہ بن حمر) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر
تشریف لے جاتے تو فرماتے "تیرے ہی نام پر ہم مرتے ہیں
تیرے ہی نام پر ہم جیتے ہیں" جب نیند سے جاگتے
تو فرماتے "اس خدا کی تعریف ہے جس نے موت کے بعد
ہمیں زندگی عطا کی اور اسی کی طرف (قبضہ) اٹھ کر
جانا ہے"

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از سالم از کعبہ)

لے نہ صرف روایت (اپنی کتاب میں کتاب الدعوات میں گزر چکی ہے اور ابو ہریرہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسماعیل کی روایت کو حارث بن ابی اسامہ
نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲۷۸ھ ۱۶۷۸ھ کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲۸۸ھ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو
أَنْ أَحَدُكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ
فَقَالَ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا لِلشَّيْطَانِ
وَحَبِّبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ
إِنْ تَقَدَّرَ رَبِّنَا مَسَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ كَمْ
يُضْرَكُ شَيْطَانٌ أَبَدًا -

۴۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عِدْقِ بْنِ
حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ بِكَ إِلَى الْمَلِكَةِ
قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ بِكَ الْمَلِكَةُ
وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسُكِي فَكُلِي وَ
إِذَا أَرَمَيْتِ بِالْمَعْرَاضِ فَفَرِّقِي فَكُلِي -

۴۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ
هَمَّامَ بْنَ عُرْوَةَ يُعَلِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ هَذَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَمْدُهُمْ
بِشْرٍ لِي يَا تَوْنًا بِلَحْمَانِ لَا نَذَرِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستر کی
کارا رہے تو یوں کہے "اللہ کے نام سے (ہمبستر کی کرتا
ہوں) اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو
اس اولاد سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔ آپ نے
فرمایا اگر اس میاں بیوی کی قسمت میں اولاد ہوگی تو شیطان
اسے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از فضیل از منصور از ابراہیم از
ہمام) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں اپنے سھلائے
ہوئے کتوں کو شکار کے جانور پر چھوڑتا ہوں کیا وہ
جانور کھاؤں؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے سھلائے ہوئے
کتوں کو اللہ کے نام پر چھوڑے اور وہ جانور کو کھائیں
(مارڈالیں لیکن خود کھائیں نہیں) تو اس جانور کو کھالیا کر اور
جب بغیر بھال کے تیر (یعنی لکڑی) سے کوئی شکار مارے لیکن
وہ لوگ سے لگ کر جانور کا گوشت چیر دے (اس میں گھس جائے) تو اس سے بھی کھا لیا کرے۔

(از یوسف بن موسیٰ از ابو خالد الاحمر از ہمام بن عروہ
از والہش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں لوگوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ
یہاں چند لوگ ایسے ہیں جو نو مسلم ہیں (تھوڑا عرصہ پہلے
وہ مشرک تھے) وہ ہمارے پاس کتا ہوا گوشت
(بیچنے کو) لاتے ہیں، ہمیں معلوم نہیں انہوں نے

اے اگر عرض کی طرف سے پڑے اور جانور اس کی وجہ سے مر جائے تو مت کھا وہ مردار ہے ۱۲

يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا آمَرًا قَالَ
اذْكُرُوا اَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا تَابِعَاءَ
مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالِدَا وَرَدَعِي وَ
اُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ -

۶۸۸۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْبِتُ شَيْنَ يُسَيْفِي وَيُكَبِّرُ -

۶۸۸۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ
قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ شَهِدَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَجْرِ صَلَّى
ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ
يُصَلِّيَ فَلْيَدِّ بَحْرَ مَا كَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ
لَمْ يَدِّ بَحْرَ فَلْيَدِّ بَحْرَ بِاسْمِ اللَّهِ -

۶۸۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
وَدَّعَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَخْلُقُوا يَا بَنِيكُمْ وَمَنْ كَانَ
حَالِقًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ -

بَابُ مَا يُذَكِّرُنِي
الذَّاتِ وَالتَّوْحِيدِ وَاسْمِ اللَّهِ

(ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا یا نہیں لیا، آپ نے فرمایا تم اللہ
کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

ابو خالد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عبد الرحمن دیکھا
اور اسامہ بن حفص نے بھی (ہشام بن عروہ) سے روایت کیا۔

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ) حضرت انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو
مینڈھوں کو اللہ کا نام لے کر قربانی کی اور اللہ اکبر کہا۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از اسود بن قیس) حضرت
جناب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ موجود تھے، آپ
نے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا پھر فرمایا جس شخص نے نماز سے
پہلے قربانی کر لی وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی
ہو وہ بھی اللہ کے نام پر قربانی کر لے۔

(از ابونعیم از ورقاء از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ۔ جس شخص کو قسم
کھانا منظور ہو، وہ اللہ کی قسم کھائے۔

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كِي ذَاتِ وَصِفَاتِ اَوْ لَا سَمَاءِ
كَه مُتَعَلِقِ -

ابو جعفر نے لڑکھن طغادی واسامہ بن حفص کی روایتیں خود ہی کتاب میں موصولاً گزری ہیں اور علی بن عمر کی روایت کو عدی نے وصل کیا ۱۲۱ھ میں وہ
خاموش رہے ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی
اس نے شرک کیا ابن ابی امام بخاری نے متعدد حدیثیں لاکر یہ ثابت کیا کہ ہم سبھی کا عین ہے اگر غیر عزرا تو نہ اسم سے مدد ملی جاتی نہ اسم پر مذکر کرنا جائز
عزرا نہ اسم پر کرنا ضرور ناجائز لہذا القیاس ۱۲۱ھ میں

وَقَالَ خُبَيْبٌ وَذَلِكَ فِي
ذَاتِ الْإِلَهِ فَذَكَرَ الذَّاتِ
بِاسْمِهِ تَعَالَى -

نے ذات کا لفظ لگایا۔ (ایسا کہنا جائز ہے)

خُبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے (انتقال کے وقت)
کہا یہ تمام تکلیفیں اللہ کی ذات بابرکات کے لئے
برداشت کر دیا ہوں گویا اللہ کے نام کے ساتھ انہوں

۴۸۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَمْرُو بْنُ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ
جَارِيَةَ التَّمِيمِيِّ حَلِيفُ لَبْنِي زُهْرَةَ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ مِنْهُمْ خُبَيْبُ
الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ
أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ لَهَا حَيْنَ
اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى كَيْسِدَهُ
بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ
قَالَ خُبَيْبُ الْأَنْصَارِيُّ ه

وَلَسْتُ أَبَا لِي حَيْنَ أَقْتُلُ مِنْهَا
عَلَى أَبِي شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَضَرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَارْتَبَا
يَبَارِكُ عَلَى أَدَمَ سَائِلِ شَوْهَدَاءِ
فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ كَمَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصَيْبُوا

زار ابوالیمان از شیب از زہری از عمرو بن ابی سفیان بن
أسید بن جاریہ ثقی از حلیف بنی زہرہ و از یاران ابوہریرہ (راویوں)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دس آدمیوں کو بھیجا، ان میں خُبیب بن عدی انصاریؓ
بھی تھے، عاصم رضی اللہ عنہ اس دستے کے سردار تھے
ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ
بن عیاض نے بحوالہ بنت حارث کہا کہ جب
بنی حارث خُبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے
کے لئے جمع ہوئے تو انہوں نے زینب سے
ایک اُسترو صفائی کرنے کے لئے مانگا جب لوگ
انہیں سرم کے باہر قتل کرنے کے لئے لے چلے
تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے - ترجمہ

جب میں مسلمان ہوں، اور اس حالت میں
شہید کیا جا رہا ہوں تو مجھے کیا پروا ہے۔
خواہ کسی پہلو کے بل کر لوں میری موت خدا کی ذات سے
والبتہ ہے تو میرے ہم کے ٹکڑوں پر بھی برکت عطا کرے گا۔
چنانچہ انہیں عقبہ بن حارث نے شہید کر دیا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن صحابہؓ کو ان کی شہادت سے مطلع فرمادیا۔

لہ اس کے سوا احادیث الانبیاء و میں گزر چکا ہے حضرت ابراہیمؑ کے قصے میں ثناتین فی ذات اللہ اور ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے تفکروا
فی کل شیء ولا تفکروا فی ذات اللہ اور قرآن میں ویحذرکم اللہ نفسه نفس اور ذات ایک ہی ہے ۱۲ منہ ۱۱ یہ قصہ اور
گزر چکا ہے کہ بنی لہیان کے دو سو آدمیوں نے ان کو گھیر لیا آخر سات شخص شہید ہوئے اور تین آدمیوں کو قید کر کے لے گئے ان میں حضرت خُبیب بھی
تھے - خُبیب کو بنی حارث نے غلام لیا اور ایک مدت تک قید رکھ کر آخر ان کو قتل کر دیا رضی اللہ عنہ وعن کل الصحابة ۱۲ منہ

باب ۲۸۸۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَيَحْذَرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ وَ

قَوْلِهِ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي

وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ

۶۸۸۶- حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ مَحْفُظٍ

عِيَاثُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ

حَرَّمَ الْقَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ

الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ

۶۸۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي

حَصْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ

فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ

وَضَعُ عِنْدَكَ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي

تَغْلِبُ غَضَبِي

۶۸۹۱- حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ مَحْفُظٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

باب ارشاد الہی اللہ اپنے نفس (ذات

سے) تمہیں ڈراتا ہے (سورہ آل عمران) تو میرے

نفس کی بات جانتا ہے میں تیرے نفس کی بات

نہیں جانتا (سورہ مائدہ)

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعش از شقیق)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور

نہیں ہے، اسی لئے اس نے بے حیائی کی باتیں حرام

کی ہیں اور اللہ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے

(از عبداللہ از ابو حمزہ از اعش از ابو صالح) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو اپنی کتاب

میں خود اپنے نفس (ذات) پر یہ لکھا میری رحمت میرے

غضب پر غالب ہے، یہ کتاب عرش پر اس کے پاس

محفوظ ہے۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعش از ابو صالح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں اپنے

لئے آدمی کے لئے میرے سب سے زیادہ عزیز ہے لیکن پروردگار کے حق میں عیب نہیں ہے کیونکہ وہ تعریف کے سزاوار ہے اس کی جتنی تعریف کی

جائے وہ کم ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ امام بخاری نے اس کو لکھا کہ دوسرے طریق کی طرف اپنی عادت کے مطابق اشارہ

کیا یہ طریق تفسیر سورہ انعام میں گزر چکا ہے اس میں اتنا ذکر ہے وَلِلَّهِ مَدْحُ نَفْسِهِ تَوْفِيقًا كَمَا يَطْلُقُ بِرُودِ دُكَّانٍ بِثَابِتٍ هُوَ

کہمائی ہے اس پر خیال نہیں کیا اور جس حدیث کی شرح کتاب التفسیر میں کر آئے تھے اس کو یہاں مبعول گئے انہوں نے کیا مطابقت اس طرح

سے ہے کہ احد کا لفظ بھی نفس کے لفظ کے مثل ہے ۱۲ مرتبہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ كُلِّ عَبْدٍ يَوْمَ
وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذُكِرْتُمْ فَإِنْ ذُكِرْتُمْ فِي
نَفْسِهِ ذُكِرْتُمْ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذُكِرْتُمْ
فِي مَلَا ذُكِرْتُمْ فِي مَلَا خَيْرٌ مِنْهُمْ
وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَى يَشِيرُ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ
ذَرَأَعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَى ذَرَأَعًا تَقَرَّبْتُ
إِلَيْهِ بِأَعْلَى وَأَنَا فِي يَمِينِ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً
اس سے نزدیک ہوتا ہوں گروہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں یہ
باب ۳۸۷۳ قولہ تعالیٰ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

۶۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَابِرٍ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ
عَذَابًا مِّنْ قَوْكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ
فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ
بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَسْرُ

ہندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ میری یاد کرتا ہے
تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر اپنے دل میں میری یاد
کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کی یاد کرتا ہوں، اور اگر
کسی جماعت میں (اعلانہ) میری یاد کرے تو میں اس سے
بہتر جماعت (یعنی مقربین کی جماعت) میں اس کی یاد کرتا
ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ
اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک
ہو تو میں ایک باغ (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر)
اس سے نزدیک ہوتا ہوں گروہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں یہ
باب ارشاد الہی خدا کے سوا ہر چیز ہلاک
ہونے والی ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از حماد از عمرو) حضرت جابر بن عبد
الضاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اے
پیغمبر کہہ دے وہ اللہ قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے عذاب
بھیجے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں
تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں، پھر نازل ہوا یا تمہیں محو کرے
محو کر دے اور آپس میں لڑا دے تو آپ نے فرمایا پہلے
غزالوں کی نسبت یہ آسان ہے (یعنی کم ہے)

۱۔ یہی مراد ہے جیسا میرے ساتھ گمان رکھے گا میں اس سے پیش آؤں گا اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کے تصور معافی کر دوں گا تو ایسا ہی ہوگا۔
اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کو عذاب کر دوں گا تو ایسا ہی ہوگا۔ حدیث سے یہ نکلا کہ جو جاکے یا نبی سے زیادہ ہونا چاہیے اور پھر وہ گمان کے ساتھ ہو گیا گمان
رکھنا چاہیے اگر گناہ بہت ہیں تو بھی پر خیال رکھنا چاہیے کہ وہ غفور رحیم ہے اس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے وہ غفور رحیم ہے گناہ معاف کر سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۲
قسط لگائی ہے کہ یعنی اس کی ہر نیکی کا ثواب اس کی نیکی سے کئی حصہ زیادہ دیتا ہوں دوڑنا اور ایک ہاتھ یا ایک ہاتھ نزدیک ہونا یہ صریح مجازات
میں یا بطور مشاکلت کے ہیں جیسے جزاء سیئہ سیئہ مثلاً یا انا لسخر منکم کما تسخرون ۱۲ منہ ۱۲ غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ منہ کا اطلاق

۱۲ منہ ۱۲ غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ منہ کا اطلاق

باب ۳۸۴ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى
لَتُضْمَنَ عَلَى عَيْنِي تُغْذِي وَ
قَوْلَ جَلِّ ذِكْرُكَ تَجْرِي
بِأَعْيُنِنَا۔

۴۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ قَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ النَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
لَا يَخْفَى عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ
وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ
الَّذِي جَاءَ الْأَعْرُورَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ
عَيْنَهُ عَيْنَهُ طَافِيَةً۔

۴۸۹۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ
اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ
أَنَّكَ ابْنُ آتَةَ الْأَعْوَرَ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ
بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَمَا فِيهِ۔

باب ۳۸۵ قَوْلَ اللَّهِ هُوَ
اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

۴۸۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

باب ارشاد الہی میری آنکھ کے سامنے تمہاری
پرویش کی جائے اور دوسری جگہ ہے نوح کی کشتی
ہماری آنکھوں کے سامنے پانی میں تیر رہی تھی۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے دجال کا ذکر آیا تو فرمایا حقیقی اللہ تم سے پورے شیعہ
نہیں رہ سکتا (دجال تو ایک چشم ہوگا) اللہ تعالیٰ ایک چشم نہیں
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف
اشارہ کیا، فرمایا دجال دائیں آنکھ سے محروم ہوگا اس کی
آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو بھولے
کلنے دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو وہ مردود کا نا ہوگا
اور تمہارا پروردگار کا نا نہیں۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے
درمیان کافر لکھا ہوگا

باب ارشاد الہی وہ خالق باری اور مصور
ہے۔

(از اسحاق از عنان از وہیب از موسیٰ ابن عقبہ از
محمد بن یحییٰ بن حبان از ابن محرز) حضرت ابوسعید خدری رضی
سے مروی ہے کہ غزوہ بنی مصلط میں مسلمانوں کو مال غنیمت

ابْنُ مَيْمُونٍ بَنِي حَيَّانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
 أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ
 أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتَعُوا
 بِهِمْ وَلَا يَحِلُّنَّ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ مَا عَلَيْكُمْ
 أَنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مِنْ
 هُوَ خَالِقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
 عَنْ قَزَعَةَ سَمِعَتْ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ
 نَفْسٌ تَحْلُوقُهُ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا .

باب ۳۸۶۶ قول الله تعالى لها خلقت بيدى

۶۸۹۶- **حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ**
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
السَّيِّحِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا بِالرَّبِّ
حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَا تُؤْنِ
أَدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ
خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدَيْهِ وَاسْتَجَدَّ لَكَ مَلَائِكَتُهُ
وَمَلَائِكَتُكَ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ اسْتَفْعَ لَنَا إِلَهُنَا

سے لوندیاں بھی ملیں ان سے جماع کرنا چاہا مگر یہ خواہش تھی
 کہ حمل قرار نہ پائے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
 عزل کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں یہ کہ عزل نہ
 کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جس کا پیدا ہونا لکھا
 دیا ہے وہ ضرور پیدا ہوگا۔

مجاہد نے قزاعہ سے روایت کیا کہا میں نے ابوسعید
 خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی جان نہیں جس کی قسمت میں
 پیدا ہونا لکھا ہے مگر اللہ تعالیٰ ضرور اسے پیدا کرے گا۔

باب ارشاد الہیٰ تو نے اسے کیوں نہیں

سجدہ کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا
 (از معاذ بن فضالہ از ہشام از قتادہ) حضرت انس
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو میدانِ محشر میں اسی طرح
 جمع کرے گا جیسے ہم دنیا میں جمع ہوتے ہیں وہ گرمی
 وغیرہ سے پریشان ہو کر کہیں گے کاش ہم کسی کی سفارش
 تو خدا کے پاس کرائیں تاکہ وہ ہمیں یہاں سے نکال کر آرام
 دے چنانچہ سب آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے
 کیا آپ لوگوں کا حال نہیں دیکھ رہے ہیں کہ وہ کتنی مصیبت
 میں گرفتار ہیں! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا

۱۔ عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا تاکہ عورت کو حمل نہ پہنچے ۱۲ منہ ۳۵ اس باب میں صفت یہ کا بیان ہے بعض الشرح تعالیٰ کے بقول
 کثابت کرتے ہیں ان کا تاویل نہیں کرتے امام ابوحنیفہ نے کہا یہ کی تاویل قدرت بالغت سے کرنا قدرہ اور مستلزم کا طریق ہے بعض مؤلفین
 نے یہ خیال کیا تھا کہ عالم قدس ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آتا ہے اور ایسے ہی چلا جائیگا اور اس پر یہ دلیل قائم کی تھی کہ کئی بچوں کو پیدا کرنا اس سے بیکرا لگتا ہے
 میں رکھا اور ان کو بت دے کہ وہ بچے ہوئے تو بالکل گونگے تھے کوئی بات نہ کر سکتے تھے اس سے انہوں نے نتیجہ نکالا کہ اگر (بقیہ صفحہ ۴۰۸)

حَتَّىٰ يَرِيحَنَا مِنْ مَّكَانٍ نَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكَ وَيَذْكُرْ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ
وَلَكِنْ ائْتُوا نُوْحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رُسُلٍ بَعَثَ
اللَّهُ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوْحًا
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرْ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ
الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنْ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ
الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَيَذْكُرْ لَهُمْ خَطَايَا الْاَلْسِنِ
أَصَابَهَا وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَىٰ عَبْدًا
أَنَا هَذَا اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ تَخْلِيصًا
فَيَأْتُونَ مُوسَىٰ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرْ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ
وَلَكِنْ ائْتُوا عِيسَىٰ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ
وَكَالِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَىٰ فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا
عَفَىٰ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونَ فَيَنْطَلِقُ فَاسْتَاذِنَ
عَلَىٰ رَدِّي وَيُوْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ
رَدِّي وَقَعْتِ لَهُ سَاحِدًا أَحْبَدَ عَفَىٰ
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسَدَ عَفَىٰ ثُمَّ يَقَالُ لِي

اور رشتوں سے آپ کو سجدہ کر لیا، اس نے ہر چیز کے اسماء اور
حقائق آپ کو واضح کئے ہر لغت میں آپ کو گفتگو کرنا سکھا یا
اب اس وقت پروردگار کے پاس ہماری کچھ سفارش کیجئے
تاکہ ہمیں آرام ملے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق
نہیں کہ سفارش کروں۔ انہیں وہ گناہ یاد آجائے گا، جو
انہوں نے کیا تھا (یعنی شجرہ ممنوعہ کا استعمال) تم نوح ؑ
کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین
والوں کی طرف بھیجا تھا۔ چنانچہ وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس
آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں، اپنی خطا
جواہنوں نے (دنیا میں) کی تھی یاد کریں گے، کہیں گے تم
ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں (چنانچہ)
لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ اپنی خطائیں یاد کر کے
کہیں گے میں اس لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس
جاؤ اللہ تعالیٰ نے انہیں تورات عنایت فرمائی ان سے
براہ راست کلام کیا، یہ لوگ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس
آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں، اپنی خطا
جواہنوں نے دنیا میں کی تھی یاد کریں گے کہیں گے کہ تم
عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول
اس کے خاص کلمہ اور خاص روح ہیں۔ یہ لوگ عیسیٰ کے پاس
آئیں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم محمد صلی اللہ علیہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) عالم حادث ہوتا تو سب لوگ گمراہ ہی ہوتے یہ استدلال جدید فلسفہ کی رو سے غلط نکلا علم جیا لوجی سے صاف عالم کا حدوث ثابت
ہو گیا اب یہ کہ لوگ گمراہ کیوں نہ ہوتے اس کا جواب وہی ہے کہ جیسا قرآن و حدیث میں وارد ہے وہی حق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب
زبانیں تعلیم کیں انہوں نے اپنی اولاد سے مختلف زبانوں میں باتیں کیں اور اس طرح دنیا میں بولنا اور بات کرنا لوگوں نے سکھا (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)
اللہ ہمارے رب ہے اور وہی سب سے بڑا اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے
وہی سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہی سب سے زیادہ عزیز ہے

ارْفَعُ مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ وَ سَلْ
تُعْطُهُ وَ اَشْفَعُ تَشْفَعُ فَأَحْمَدُ رَزَقِي
بِمَحَامِدٍ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ اَشْفَعُ
فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَأَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ
ثُمَّ اَرْجِعْ فَإِذَا رَأَيْتَ يَدِي وَقَعْتُ
لَهُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ اَرْفَعُ مُحَمَّدٌ
وَقُلْ يُسْمِعُ وَ سَلْ تُعْطُهُ وَ اَشْفَعُ
تَشْفَعُ فَأَحْمَدُ رَزَقِي بِمَحَامِدٍ
عَلَّمَنِيهَا رَزَقِي ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحْدُ
لِي حَدًّا فَأَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ ثُمَّ
اَرْجِعْ فَإِذَا رَأَيْتَ رَأْيِي وَقَعْتُ
لَهُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ اَرْفَعُ
مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ وَ اَشْفَعُ تَشْفَعُ
وَسَلْ تُعْطُهُ فَأَحْمَدُ رَزَقِي بِمَحَامِدٍ
عَلَّمَنِيهَا رَزَقِي ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي
حَدًّا فَأَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي السَّارِ إِلَّا
مَنْ حَسَنَهُ الْقُرْآنُ وَ وَجِبَ عَلَيْهِ
الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ

وہم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی تمام اگلی پہلی خطائیں بخش
دی گئی ہیں آخر یہ تمام لوگ میرے پاس آئیں گے میں ان کے کام کیلئے چل پڑوں گا
اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت ملے گی
میں اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اسے منظور
ہو گا وہ مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا بعد ازاں حکم ہو گا محمد اپنا سر مبارک
اٹھائیے اُکھٹیے آپ کی بات سنی جائے گی، درخواست کیجئے آپ کی درخواست
کیجئے آپ کی درخواست منظور ہوگی، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول ہوگی
یہ سن کر میں اپنے رب کی ایسی حمد بجالاؤں گا جو خود اس نے مجھے تعلیم فرمائی ہے
پھر لوگوں کی سفارش شروع کروں گا سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں
انہیں بہشت میں لے جاؤں گا پھر واپس اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا
اور اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب پروردگار چاہے گا مجھے سجدے میں
پڑا رہنے دے گا اسکے بعد ارشاد ہو گا محمد اپنا سر اٹھا ئیے جو بات آپ نہیں گئے سنی جائے
گی جو درخواست آپ لانا چاہتے ہیں منظور ہوگی جو سفارش کریں گے قبول ہوگی یہ
سن کر میں اپنے رب کی ایسی حمد بجالاؤں گا جو خود اس نے مجھے تعلیم فرمائی ہے
بعد ازاں سفارش کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں
انہیں جنت میں لے جاؤں گا پھر واپس ہو کر پروردگار کے سامنے حاضر ہوں گا
اور اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب تک پروردگار چاہے گا مجھے سجدے
میں پڑا رہنے دے گا بعد ازاں حکم ہو گا محمد اپنا سر اٹھا ئیے جو کہیں گے سنا جائے گا
جو مانگیں گے عطا کیا جائے گا جو شفاعت کریں گے منظور ہوگی میں
پھر پروردگار کی تعلیم کردہ حمد بجالاؤں گا اور اس کی مقرر کردہ حد کے
مطابق لوگوں کو جنت میں داخل کر کے واپس ہوں گا عرض کروں گا کہ
باری تعالیٰ اب تو دوزخ میں ایسے ہی لوگ رہ گئے ہیں جو بموجب قرآن ہمیشہ ہی
دوزخ میں رہنے کے لائق ہیں یعنی کفار و مشرکین ان کو دیکھتے ہیں کہ انھیں

یہ حدیث پروردگار آپ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا تاکہ جو صورت اور الوہیت کی شان سب پر کھل جائے فخرت محمد ﷺ اور شان ولے سہی مکر
پروردگار کے بندے اور غلام ہیں۔ اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑیں گے جیسے غلام اپنے مالک کے پاؤں پر گرنا ہے ۱۲ منہ

مَا يَزِنُ شَيْئًا ثُمَّ يُخْرِجُ مِنَ التَّارِ
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ
مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يُخْرِجُ
مِنَ التَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً.

۶۸۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَةَ وَغَيْرُ الْوَحْشِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللَّهِ مَلَأَتْ لِكَيْفِهَا
نَفَقَةً سَعَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ
أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْصُصْ مَا فِي يَدِهِ
وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيدِهِ
الْأُخْرَى الْمِيزَانَ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

۶۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي عَيْبُ الْقَيْسِ عَنْ أَبِي عُمَرَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ يَقْبِضُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَطْوِي
السَّمَوَاتِ بِمِصْنَرِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ
رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ
حُمَزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

نے فرمایا دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے دنیا میں لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں گیسوں برابر ایمان ہوگا۔
پھر وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں جیونٹی برابر (یا بھنگے برابر) ایمان ہوگا۔

(ابو الیمان از شعب ابی الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ہاتھ پُر ہے، خسر چ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی، رات دن اس کی بخشش جاری ہے، فرمایا بتاؤ اللہ نے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے کس قدر خرچ کیا ہوگا مگر اس کے ہاتھ میں جو کچھ تھا وہ کم نہیں ہوا۔ فرمایا اس کا عرش پانی پر تھا۔ پروردگار کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے کسی کو پست کر دیتا ہے کسی کو بلند۔

(از مقدم بن محمد از عماد قاسم بن کبیل از عبید اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پروردگار (ساتوں) زمینوں کو ایک مٹھی میں لے لے گا اور (ساتوں) آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے، پھر فرمائے گا حقیقی بادشاہ میں ہوں۔

اس حدیث کو سعید بن داؤد بن ابی زبیر نے امام مالک سے روایت کیا۔

عمرو بن حمزہ بکوالہ سالم از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۔ یہ حدیث اور کئی ہاتھوں میں گند جچی ہے یہاں اس کو اس لئے لایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیان ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے مبارک ہاتھوں سے بنائیں قرأت اپنے ہاتھ سے لکھی، آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا، جنت عدن کے درخت اپنے دست مبارک سے لگائے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو راقطنی اور لکائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو امام مسلم اور ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَ
 قَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ
 أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ -
 ۶۸۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى
 بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُنْصَوِّرٌ
 وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ
 اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إصْبِعٍ وَ
 الْأَرْضَيْنِ عَلَى إصْبِعٍ وَالْجِبَالِ عَلَى إصْبِعٍ
 وَالشَّجَرِ عَلَى إصْبِعٍ وَالْخَلَائِقِ عَلَى إصْبِعٍ
 ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَعُفَكَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ بَدَتْ لَوَجْهِكَ
 ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ
 قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ فَضِيلٌ مِنْ
 عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصَوِّرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَضَعُفَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ تَحْجَبًا وَتَصْلِيًّا قَالَهُ -

از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز ابو الیمان
 الیمان کہوا الشعیب از زہری از ابو سلمہ از ابو ہریرہ نقل کرتے
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ زمین کو ایک
 منہ میں لے لے گا۔

از مسدد از یحییٰ بن سعید از سفیان از منصور و سلیمان
 از ابراہیم از عبیدہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 مروی ہے کہ ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ
 آسمانوں کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑوں کو
 ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر غرض تمام مخلوق کو ایک
 انگلی پر اٹھائے گا، پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر
 آپ اتنے ہنسے کہ آپ کے مبارک دانت کھل گئے اور آپ
 نے یہ آیت پڑھی انہوں نے خدا کا مرتبہ کم حقہ نہیں ٹھاننا
 یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں اس حدیث میں فضیل بن
 عیاض نے کہوا منصور بن متمر از ابراہیم از عبیدہ از عبد اللہ بن
 مسعود رضی اللہ عنہ اتنا اضافہ کیا ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم ہنس دئے جس سے اس کی بات پر تعجب اور اس کے
 قول کی تصدیق ظاہر ہوتی تھی۔ اسے مسلم نے واصل کیا۔

۱۱۲۰
 جب توں کیلئے شریک مقرر لے اولاد و ثابت کی ان حدیثوں سے مطعی اور انکلیوں کا ثبوت ہوتا ہے امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ تعجب سے ہنسے اور اس حدیث
 کے کلام کی تصدیق کر کے لے ابن خزیمہ کی روایت میں ہے تصدیقاً تَعَزَّوْہِم ابراہیم بن یونس نے کہا ہے کہ انگلی کا ذکر صحیح حدیثوں میں نہیں ہے یہ ان کی غلطی ہے اس حدیث
 کے مسلم کی ایک حدیث میں اِنَّ قَلْبِي فِي اَذْرَيْنِ اَصْبَعَيْنِ مِنْ اَصْبَعَيْنِ الرَّحْمٰنِ ہر طرح بعضوں نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی کی
 حالت پر ہنسے آپ کا ہنسنا گویا انکار تھا، یہی غلط ہے امام حافظ ابن خزیمہ نے اس قول کو خوب رد کیا ہے اہل ابن صلاح نے کہا ہے کہ آپ کی ہنسی کا مطلب انکار ہوتا تو انہوں
 کو یکے کے بعد تصدیقاً لے یا تصدیقاً تَعَزَّوْہِم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے یہ حدیث آپ لوگوں کو اللہ کی ذات و صفات کے تقدیم میں باطل اور غلط خیال پر
 قائم رکھنے اور اور ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ ساتھیوں کو قیامت کے دن ایک دعویٰ کی طرح اپنے ہاتھ سے الٹ دیتا ہے اگرچہ اسے ۱۲۰۰ حافظ ابن صلاح نے کہا ہے

۶۹۰۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غُلَافَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ

سُوَيْدٍ ابْنُ أَبِي هَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ

يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ

عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضَيْنِ عَلَى إصْبَعٍ وَالشَّجَرِ

وَالنَّارِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْخَلَائِقِ عَلَى إصْبَعٍ

ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخِيفًا حَقِي

بَدَنًا تَوَاجُدًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا

اللَّهُ حَقَّ حَقْدَرِهِ -

بَابُ ۳۸ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْضَعُ أَعْيُنُ

اللَّهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو

عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا تَخْضَعُ أَعْيُنُ

مِنَ اللَّهِ -

۶۹۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْمَلِكِ عَنْ دَرَادٍ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ عَنْ الْمَغِيرَةِ

قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَا كَوْرَائِيَتْ رَجُلًا

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابراہیم از

علقمہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب

میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ تعالیٰ آسمانوں، زمینوں، درختوں، گیلی مٹی حتیٰ کہ پوری

کائنات کو ایک انگلی پر روک لے گا (اٹھا کر تھام لے گا) پھر فرمائے

گامیں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا آپ یہ سن کر اتنا چلے کہ آپ کے مبارک دانت کھل

گئے پھر یہ آیت پڑھی ما قدر واللہ حق قدرہ یعنی خدا کا مرتبہ

کما حقہ وہ نہیں جان سکے۔

بَابُ ۳۸ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں عبد اللہ بن

عمر و بحوالہ عبد الملک کہتے ہیں لا شخص غیر من اللہ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عبد الملک از دراد

کاتب مغیرہ از مغیرہ) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر

میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تلوار کی دھار

سے اسے مار دوں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس

لہ اس باب میں امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور جنہوں نے اس کا انکار کیا ہے ان کا رد کیا حافظ صاحب نے کہا عبد اللہ بن مسعود اور درادوں کی روایت میں بھی شخص کا لفظ وارد ہے اس صورت میں خطائی کا یہ اعتراف من کہ عبد اللہ اس لفظ سے منفرد ہے غلط ہے اور صحیح روایتوں کا رد کرنا اور حدیث کے اصحاب بطعن کرنا زیبا نہیں باوجود ممکن تاویل کے۔ میں کہتا ہوں تاویل کی کوئی ضرورت نہیں شخص کے لئے جسم لازم ہوتا ضروری نہیں بلکہ شخص ایک فرد کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرد ہے۔

مَعَ امْرَأَتِي لَمْ يَرْبُتْهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفِيٍّ
قَبْلَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ تَجْعَلُونِ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ قَالَ اللَّهُ لَا تَأْتِ
أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنْهُ وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ
اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ
مَا بَطَّنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعَدُوَّ مِنَ
اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُسَيَّرِينَ وَ
الْمُسْتَدِيرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمُنْذَرَةَ
مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ

باب ۳۸۴ قُلْ آمَنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ أَكْبَرُ
شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ فَسَمِيَ اللَّهُ
تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا وَسَمِيَ لِلَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ
شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ
اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا
وَجْهَهُ -

(باقی ہے)

۴۹۰۲۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ**
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

بات کی اطلاع ملی آپ نے فرمایا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب
کرتے ہو اور اس کی قسم میں سعد رضی اللہ عنہ سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ تعالیٰ
مجھ سے بھی زیادہ غیرت دار ہے اور غیرت ہی کی وجہ سے اس نے بشری
کے ظاہر و خفیہ تمام کام حرام کر دیے ہیں، اللہ سے زیادہ کسی کو
حجت قائم کرنا، نذر کا کوئی موقع باقی نہ رکھنا پسند نہیں ہے
اس لئے اس نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا جو (مومنوں کو)
خوشخبری دینے اور کافروں کو ڈرانے کے لئے آئے۔ اللہ سے
زیادہ اور کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں۔ اس لئے اس نے بہشت
کا وعدہ کیا ہے یہ

باب ارشاد باری تعالیٰ اے پیغمبر ان سے
پوچھئے کس چیز کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے
اللہ تعالیٰ نے خود کو شے فرمایا آگے ارشاد ہوتا ہے
قل اللہ شہید بین و بینکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے قرآن کو شے فرمایا حالانکہ قرآن اللہ کا کلام
اور اس کی ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر اس کی ذات

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو حازم) حضرت
سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے تاکہ آخرت میں اس کے بندوں کو کوئی عذاب نہ پہنچے ۱۲ من ۵۰ لیتے نیک بندوں کے لئے جو اس کی تعریف کرتے ہیں ۱۲ من ۵۰ حدیث کو عبد اللہ بن عمرو نے
میں عبد الملک بن عمیر سے روایت کیا ہے اس کو داؤدی نے من لیا اس میں یوں ہے اللہ سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے ۱۲ من ۵۰ عربی میں ہے کہ میں نے خود
کو اللہ تعالیٰ موجود ہے کہ درحقیقت وجود اس کا وجود ہے تو وہ شے بھی ہوگا۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا جو اللہ کو شے نہیں کہتے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں
اللہ شے ہے مگر اور اشیا کی طرح نہیں ہے جو بیوقوف اللہ کو شے نہیں کہتے ان سے پوچھا جائے تو اللہ شے نہ ہو تو معاذ اللہ لاشے ہو گا اس لئے کہ ارتقاء نقیضین
محال ہے اور لاشے کہتے ہیں معدوم کو تو اللہ معدوم نہیں تھا کہ انکی اللہ عشتا یقولون ۱۲ من ۵۰ وہ تو موجود ہے اور کیا موجود موجود حقیقی کہ
اس کے وجود کے مقابل کسی کا وجود نہیں ہے۔ پناہ بلندی و پستی توئی ۱۲ من ۵۰ ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی ۱۲ من ۵۰ اور جب صفت شے ہوتی تو
موصوف بطریق اولیٰ شے ہوگا ۱۲ من ۵۰ تو معلوم ہوگا کہ پروردگار کا منہ بھی ایک شے ہے ۱۲ من ۵۰ جیسے آگے باب کی حدیث میں آتا ہے ۱۲ من

ابْنُ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ
سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا السُّورَةُ سَمَاهَا -

بَابُ ۳۸۸ قَوْلِهِ وَكَانَ

عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَقَالَ أَبُو

الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ

ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَ

قَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَى

الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ

الْحَبِيبُ يُقَالُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

كَأَنَّهُ فَحِيدٌ مِّنْ مَّاجِدٍ

مَحْشُودٌ مِّنْ حَمِيدٍ -

سے نکلا ہے یعنی بزرگی والا - مَحْشُودٌ

۳۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْزَةَ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ

صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِانَ بْنِ حَصْبَيْنٍ

قَالَ إِنِّي بَعَثْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا جَاءَكَ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا

الْبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَرًا مَا عَطَيْنَا

فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا

۱۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي بَعَثْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا جَاءَكَ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا

وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تیرے پاس قرآن میں سے
کوئی شے ہے؟ وہ کہنے لگا جی ہاں فلاں فلاں سورت کئی
سورتوں کا اس نے نام لیا -

باب ارشاد الہی "اس کا عرش پانی پر تھا اور

وہ عرش عظیم کا مالک ہے"

ابوالعالیہ کہتے ہیں اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ

آسمان کی طرف بلند ہوا - فَسَوَّاهُنَّ (سودہ بقرہ)

یعنی انہیں بنایا -

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا ہے)

اسْتَوَى یعنی عرش پر بلند ہوا -

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسے ابن

ابی حاتم نے تفسیر میں وصل کیا) مُجِيدٌ کا معنی بزرگی والا

وَدُودٌ کا معنی حبیب محبت رکھنے والا عرب

لوگ کہتے ہیں حَمِيدٌ مُجِيدٌ حَمِيدٌ مَّا جِدٌ

حَمِيدٌ سے نکلا ہے یعنی تعریف کیا گیا -

(از عبدان از ابو حمزہ از جامع از جامع بن شداد از

صفوان بن محرز) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اتنے میں بنی تمیم کے چند لوگ

آئے - آپ نے فرمایا اے بنی تمیم تمہیں خوشخبری سنانا ہوں

قبول کرو - انہوں نے کہا آپ ہمیں (بہشت کی) خوشخبری دیتے

ہیں - ہمیں کچھ عنایت فرمائیے - بعد ازاں کچھ یمن کے لوگ آئے

آپ نے فرمایا یمن والو! تمہیں بھی خوشخبری سنانا ہوں قبول کرو

۱۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي بَعَثْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا جَاءَكَ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا

الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمِينِ إِذْ لَهُ يَقْبَلُهَا
بَنُو نَجْمِهِمْ قَالُوا أَقْبَلْنَا جَنَّتَا لِنَتَّقَكَ
فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ
مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ
قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ
كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عَمْرُكَ
أَذْرَيْتَ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَأَنْطَلَقْتُ
أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقُطِعُ دُونَهَا
وَأَيْمُ اللَّهِ لَوِ دُثِرَتْ أَتْمَهَا قَدْ ذَهَبَتْ
وَلَمْ أَقُمْ

نعمیم والوں نے تو قبول نہیں کی (وہ تو دنیا کے طالب ہوئے) انہوں
نے کہا یا رسول اللہ ہمیں یہ خوشخبری منظور ہے ہم تو آپ کے پاس
اس لئے آئے ہیں کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور یہ دریافت
کریں کہ جہان کی ابتداء کیسے ہوئی؟ آپ نے فرمایا
(خلق عالم سے قبل ہمیشہ سے) خدا تعالیٰ موجود تھا، اس سے
قبل کوئی چیز نہ تھی اس کا تخت پانی پر تھا۔ پھر آسمان و زمین
پیدا کئے اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی (جو قیامت تک
پیدا ہونے والی تھی)

عمران کہتے ہیں آپ ہی بیان کر رہے تھے اتنے میں ایک آدمی
اگر کہنے لگا عمران ایسی اونٹنی کہیں چلی گئی میں یسین لاس لی تلاش میں
انکلا دیکھا تو وہ سراب سے بھی اس پار نکل گئی تھی واللہ مجھے تو یہ آرزو
رہی کہ اونٹنی چاہے کچھ جائے مگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک محفل سے ہرگز نہ اٹھوں۔

۶۹۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ
هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَمِينُ اللَّهِ
مَلَأَتْ لَا يَغِيضُهَا نَفْقَةٌ سَمَاءُ اللَّيْلِ
وَالْهَرَادُ أَرَايَكُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلَقَ
السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ

(از علی بن عبد اللہ از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہمیشہ پُر ہے اس کے خزانے کو
متواتر خرچ کر نہیں کر سکتا، رات اور دن ہمیشہ چشمہ فیض
اس میں سے جاری ہے، بناد آسمان و زمین جب سے بنے ہیں
اس نے (اب تک) کتنا خرچ کیا ہوگا مگر اس کے باوجود جو خزانہ
اس کے ہاتھ میں تھا وہ کم نہیں ہوا (بلکہ ویسے ہی محفوظ ہے)

۱۔ اہل اللہ و نزدیک بندوں کے پاس جانے کا اصل مقصد خدا کی طلب ہونا چاہیے اگر دنیا کی طلبی منظور ہے تو
تجارت و زراعت و کوئی دوسرا کام دنیائے دوسلوں میں مشغول ہوں اہل اللہ کے پاس جاکر پھر دنیا کی خواہش کریں کہ فی اللہ میں اور یہ کہ جس سے ہمارے دل میں میرا دین
دو لوں کو گئے میرا تو اس لئے میرے ہوتے ہیں کہ ہر ماں جب کی مروت، دنیا کے لئے نہ دیکھیں کہیں حکومت اور عہدہ ملے دنیا کی عزت و آبرو حاصل ہو میرا حب ایسے مردانہ لگاؤ
میں دیکھتے ہیں جس سے خوب خوب تدریس ہاتھ آئیں رات دن طوطے مانڈے پر ہاتھ چلے لے لست خدا پر میری ہے یا مسکاردی اور دنیا طلبی، ایسے بیرون اور ایسے
مردوں دونوں سے کھانگا چاہیے اگلے اہل اللہ کے پاس اگر کوئی شخص دنیا طلبی کی نیت سے آتا ہے نکال باہر کرتے اور کہتے فقیروں کے پاس تمہارا
کیا کام ہے امیروں اور نوابوں کے پاس جاؤ ۱۲ منہ پہلے اس نے پانی اور تخت بنایا ۱۲ منہ پہلے یعنی سراب جو در سے پانی مسلوں ہوتا ہے ۱۲ منہ
۱۳ منہ سے منہ کی باتیں ابتداء کی آفرینش عالم کی ستارہ تھا ۱۲ منہ

فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
الْأَخْرَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يُرْفَعُ وَيَخْفَضُ
قَبْضُ تَلْ كَمَا هِيَ عَيْنٌ دُوسرے ہاتھ سے باتیں قبض کرتا ہے۔ گویا بعض لوگوں کو بڑھاتا ہے (ترقی دیتا ہے) بعض
کو گرتا ہے (نزول دیتا ہے)

۶۹۰۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو فَبَجَلَّ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ
وَأْمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ
لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَاتِمًا شَيْئًا لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْأَيَّةُ قَالَ
فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَيَّ أَرْوَاجِ الْمَنِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ زَوَّجَكُنَّ
أَهْلًا لِيَكُنَّ وَزَوْجِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَوْلِ
سَبْعِ سَمَوَاتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَخُفْيٍ فِي
نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَوْنَ النَّاسَ
فَإِنَّكُنَّ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدٍ حَامِرَةً
۶۹۰۶- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

اس کا تخت پانی پر ہے اس کے دوسرے ہاتھ میں بھی
فیض (یعنی جوہر و عطاء) ہے۔ بعض راویوں نے بجائے فیض کے
قبض تَلْ لکھا ہے یعنی دوسرے ہاتھ سے باتیں قبض کرتا ہے۔ گویا بعض لوگوں کو بڑھاتا ہے (ترقی دیتا ہے) بعض
کو گرتا ہے (نزول دیتا ہے)

(از احمد از محمد ابن ابی بکر مقدسی از حماد بن زید از ثابت)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت زید بن حارثہ اپنی بیوی
(حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کا شکوہ کرتے ہوئے آئے (کہ
وہ مجھ سے بدزبان کر رہی ہیں حقیر سمجھتی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ان سے فرمانے لگے بندہ خدا! اللہ سے ڈر اپنی بیوی کو
سنے دے (اسے طلاق نہ دے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو ضرور
چھپا لیتے یہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت زینب آنحضرت کی
دوسری ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتیں تھیں تہا ہے عقد تہا ہے مال
باپ یا سرپرستوں نے کئے مگر میرا عقد عرش اعلیٰ پر اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے
اسی سند سے ثابت بنانی سے مروی ہے کہ یہ آیت اَوْخَفِي فِي
نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَوْنَ النَّاسَ اور زید بن حارثہ
کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(از خلاد بن یحییٰ از علی بن طہمان) حضرت انس بن مالک

اللہ کو یاد اپنے ہاتھ سے تمام مخلوقات کو تعین دل و رغبت میں دے کر پرورش کرتا ہے۔ بایں ہاتھ سے فنا کرتا ہے۔ جو ہندو مشرک عقائد کہتے ہیں کہ الہ دات ہے
جو یہ لکھتا ہے اس طرح بشر بناتا ہے۔ مہادیو کہتا ہے یہ انکل غلط ہے ہوا الخالق و ہوا الرب و ہوا الی و ہوا المعبود جل شانہ ۱۴ منہ ۱۵ و تخفی فی
نفسک ما اللہ مبدیہ و تخفی الناس واللہ احق ان تخشاه۔ جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کا
ارادہ کر لیا تو آپ کے دل میں آیا کہ اگر یہ طلاق دینے کا تو میں اس سے نکاح کر لوں گا۔ یہ مرد اعرج کے حق میں کچھ گناہ نہیں لیکن پیغمبر کی شان بڑی ہوتی ہے ان کو اخفی
بات پر بھی تنبیہ کہہ آیت میں ایک قسم کی بات مذکور ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپا رکھتے عام لوگوں
کو نہ سنا لے لیکن آپ نے نہیں چھپایا بلکہ اترتے ہیں سنا دیا معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہی اور جسے اہل
گمان کیا اس کا گمان غلط ہے ۱۴ منہ ۱۵ فرمایا ہم نے تیرا نکاح زینب سے کر دیا ۱۴ منہ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَّ
ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ
فِي زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطَعَهُ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ
حُبْرًا وَكُحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ
تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَفْكَحْنِي فِي السَّمَاءِ -

۶۹.۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَ
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا قَضَى الْخُلُقَ كَتَبَ
عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي

۶۹.۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ
يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَا جَرَفِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الْيَتَى وَلِدَ فِيهَا قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ
قَالَ لَئِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ
لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ
مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدُوسَ

کہتے ہیں آیت حجاب ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
کے متعلق نازل ہوئی۔ آپ نے ان سے شادی کے موقع پر دعوت
ولیمہ دی گوشت روٹی لوگوں کو اس دن کھلایا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دوسری ازدواج پر فخر کیا کرتی تھیں، کبھی تھیں اللہ نے
میرا نکاح آسمان پر سے کر دیا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب مخلوقات پیدا کر چکا تو اپنے پاس
عرش کے اوپر یہ لکھ دیا میری رحمت میرے غضب سے بڑھ
گئی ہے۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از صلال
از عطاء بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز و رستی سے ادا
کرے، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے
کہ اسے بہشت میں لے جائے خواہ اس نے اپنے مالک سے
اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا (نہ کی ہو) وہیں رہا ہو جہاں پیدا
ہوا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں کو اس
کی اطلاع کر دیں؟ (خوشخبری نہ سنادیں؟) آپ نے فرمایا
بہشت میں اوپر نیچے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی
راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں اور ہر
درجے میں دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ
آسمان زمین میں ہے لہذا اگر اللہ سے طلب کرو تو فردوس

السَّبَاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ **وَحَدَّثَنِي**
 كَيْتٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ
 عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَاقِ أَنَّ زَيْدَ
 ابْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي
 بَكْرٍ فَتَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ
 آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ
 الْأَنْصَارِيِّ لَمَّا أَجَدَهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ
 لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
 حَتَّى خَاتَمَةَ بَرَآءَةٍ.

۶۹۱۱۔ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ**
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا أَوْ قَالَ
 مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

۶۹۱۲۔ **حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ**
حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ
 عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 عِنْدَ الْكُزْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ
 الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ
 الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ
 وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

۶۹۱۳۔ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ**
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ وَبْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي
 عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(لیث بن سعد از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب از
 ابن سباق) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو
 بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم بھیجا، میں نے قرآن کی جا بجا تلاش
 شروع کی، سورہ توبہ کے آخر کی یہ آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ
 رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ کے پاس نہ ملی، صرف ابو خزیمہ
 کے پاس (کسی ہوئی) ملی، (اگرچہ زبانی تو بہت لوگوں کو
 یاد تھی)

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس) یہی حدیث منقول ہے
 اس میں یہ عبارت ہے ابو خزیمہ انصاری کے پاس یہ آیت
 ملی۔

(از معلی بن اسد از وہیب از سعید از قتادہ از
 ابو العالیہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے
 وقت یہ دعاء پڑھا کرتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ
 الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ
 وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحییٰ از والدش)
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بے ہوش

۱۷۱۷ فصائل القرآن میں وصل کیا گیا ۱۲۳۱ باب کی مناسبت یہ ہے کہ اس میں عرش عظیم کا ذکر ہے ۱۲۳۱ منہ ۱۲۳۱ بعض روایتوں میں العظیم الحلیم ہے ۱۲۳۱

ہو جائیں گے (پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا)
کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ بچڑے
(کھڑے) ہیں

عبدالغزیز ماجشون نے بحوالہ عبداللہ بن فضل از ابو
سلمہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا
کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں۔

باب ارشاد باری تعالیٰ فرشتے اور روح
اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں۔ اللہ جل ذکرہ کا ارشاد
ہے کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ) خداوند قدوس کی طرف
بلند ہوتا ہے۔

ابو جبرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی اطلاع ملی تو
انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا کہ جا کر تحقیق
کرو کہ دعویٰ نبوت کرنے والے پر آسمان سے
وحی نازل ہوتی ہے؟

مجاہد کہتے ہیں کہ نیک عمل پاکیزہ
کلمے کو اٹھا لیتا ہے (خدا تک پہنچا دیتا
تھے) بعض حضرات کہتے ہیں معارج سے مراد
فرشتے ہیں ذی المعارج خدا فرشتوں والا ہے جو اس کی

اللہ علیہ وسلم قال التَّائِي يَصْعَقُونَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَدْ آتَا يَمُوسَى أَخِي بِقَائِمَةٍ
مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ فَإِذَا كُنَّ أَوَّلُ مَنْ بَعَثَ فَإِنَّا
مُوسَى أَخِي أَخَذَ بِالْعَرْشِ .

باب تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ
وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو
جَبْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ
أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِأَخِيهِ أَعْلَمْتُ لِي عِلْمَ هَذَا
الرَّجُلِ لَذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ
يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَ
قَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ
يَوْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ
ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ
تَعْرِجُ إِلَى اللَّهِ .

طرف چڑھتے رہتے ہیں۔

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو

۶۹۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

ابو جبرہ نے بیان کیا کہ پاکیزہ کلمے سے ذکر الہی مراد ہے اور نیک عمل سے دین کے فرائض اور نیک اعمال کا مطلب ہے کہ جو شخص اللہ کے فرائض اور نیک اعمال کا ذکر
مقبول ہو گا اللہ تعالیٰ سے اس کا ذکر وادائیں کر دیا جائے گا یہ موردِ دعا و تضرع ہے نہ پائے گا۔

مَا لَكَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَابُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ
 بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْعَلُونَ
 فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ
 يَعْرِجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ
 وَهَذَا أَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ
 عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ
 يَصَلُّونَ وَاتَّبَعْنَاهُمْ وَنَسُوا صَلَواتِ
 وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
 قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي
 صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ
 بِعَدْلِ قِسْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لَا يَصْعَدُ
 إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا
 بِعَمِيْنِهِ ثُمَّ يُرِيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرِي
 أَحَدُكُمْ فَلَوْهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ
 وَرَوَاهُ وَرَقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ
 إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ -

وہی صدقہ پہنچتا ہے جو حلال کمائی میں سے ہو۔

ہر برہمہ یعنی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اللہ کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے
 ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور فجر و عصر کے وقت دن اور رات
 دونوں کے ملائکہ آگئے ہو جاتے ہیں، بعد ازاں جو فرشتے
 رات کو تمہارے پاس رہ چکے تھے وہ آسمانوں کی بلندیوں
 پر چڑھتے ہیں پروردگار ان سے باوجود جاننے کے دریافت
 فرماتے ہیں تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ
 کہتے ہیں جب ہم ان کے پاس سے نکلے (فجر کے وقت) اس
 وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس
 پہنچے تھے (یعنی عصر کے وقت) اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے
 تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ بحوالہ خالد بن مخلد از سلیمان
 بن بلال از عبد اللہ بن دینار از ابو صالح از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 حلال کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر خیرات نکالے اور اللہ تعالیٰ
 کے پاس وہی پہنچتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو تو اللہ تعالیٰ
 اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اس کی پرورش اس طرح
 کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنا کچھڑ پالتا ہے۔ وہ صدقہ پہاڑ کی
 شکل بڑا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو ورقاء بن عمر نے بھی بحوالہ عبد اللہ بن
 دینار از سعید بن یسار از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم روایت کیا، اس میں بھی یہ فقرہ ہے کہ اللہ کے پاس

۱۔ جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو ابو کبیر جوزقی نے جمع بین یصحیحین میں وصل کیا ۱۳۰ منہ ۱۳۵ اس کو امام بخاری نے وصل کیا۔ امام بخاری کی عرض اس منہ
 کے لئے کی یہ ہے کہ ورقاء اور سلیمان دونوں کی روایت میں اتنا اختلاف ہے کہ ورقاء و اپنا شیخ سعید بن یسار کو بیان کرتا ہے اور سلیمان
 ابو صالح کو بتاتی سب باتوں میں اتفاق ہے ۱۲ منہ

۶۹۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمٍ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي

الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ عِنْدَ

الْكُرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ

الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

۶۹۱۶ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ

أَبِي نُعْمٍ شَكَ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

قَالَ بَعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِذُ هَيْبَةٍ فَقَسَمَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي

إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ

أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُ هَيْبَةٍ فِي تَرْبَتِهَا

فَقَسَمَ بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَالِبٍ الْخُزَلِيِّ

ثُمَّ أَحَدَ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عَيْتَةَ

ابْنِ حَصَيْنٍ بَنِي بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ

عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدَ

بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدٍ الْحَمَلِيِّ لَطَّافٍ

از عبد الا علی بن حماد از یزید بن زریع از سعید

از قتاده از ابو العالیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصائب کے

وقت ان کلمات سے دعا فرمایا کرتے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ

الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ

الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

از قبیرہ از سفیان از والدش از ابن ابی نعمہ قبیصہ

شک کند حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھوڑا سا سونا آیا آپ نے

وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا۔

دوسری سند از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از سفیان

از والدش از ابن ابی نعمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا آپ نے وہ سونا اقرع

ابن حالب بن ظفل جو بنی مجاشع میں سے تھا، عیینہ بن بدر فزاری

علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب میں سے تھا اور زید بن لطلحہ

جو بنی نہبان میں سے تھا، ان چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا

قریش اور انصاری خفا ہو گئے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو کیا ہو گیا ہے! آپ سردارانِ نجد کو دیتے ہیں مگر ہمیں نہیں

دیتے آپ نے فرمایا یہ مال میں نے انہیں مصلحت دیا ہے

تالیف قلوب کرنا چاہتا ہوں۔ اتنے میں ایک شخص آپہنچا

ثُمَّ أَحَدَ بَنِي نَهْشَانَ فَتَغَصَّبَتْ
قَرِيشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِ صَبَاؤُ
أَهْلِ بَيْدٍ وَكَدَّ عَمَّا قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ
فَمَا قَبَلَ رَجُلٌ غَاثِرُ الْعَيْنَيْنِ فَأَتَى
أَجَبَيْنِ كَثَ الْلَحْيَةِ مُشْرِفُ الْوُجْهَتَيْنِ
فَعَلَوْهُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَقِي
اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتَهُ فَيَا مُنْفِي
عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوا فَيَسَّأَلُ
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أَرَأَاهُ خَالِدُ
ابْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضُرُضِي هَذَا
قَوْمًا يَقْرءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ
حَنَاجِرَهُمْ يَسْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ
مُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَغْلُظُونَ
أَهْلَ الْإِسْلَامِ مَرِيدٌ عَوْنُ أَهْلِ
الْأَوْثَانِ لَبَنٌ أَذْرَكَتْهُمْ لَأَقْتُلَهُمْ
قَتْلَ عَادٍ -

جس کی آنکھیں اندھسی ہوئی تھیں، پیشانی اوپر اٹھی ہوئی لڑھی
بہت گھٹی، گلے پھولے ہوئے، سر گھٹا ہوا۔ کہنے لگا اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) خدا سے ڈریں! آپ نے فرمایا اگر میں خدا
کی اطاعت نہ کروں تو اور کون اطاعت کر سکتا ہے۔
اس نے تو مجھے امین بنا کر اس زمین پر محبوب فرمایا ہے، مگر
تم اعتبار نہیں کرتے۔ مسلمانوں میں سے ایک صاحب غاٹھا
خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ حکم ہو تو اس
کی گردن اڑا دوں! آپ نے اجازت نہ دی جب وہ پیٹھے
موڑ کر جانے لگا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل سے کچھ لوگ
ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے
حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح
نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (اس میں
کچھ لگا نہیں رہتا) یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے کہیں
گئے تم کافر ہو گئے، اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں
گے (ان سے جہاد نہیں کریں گے) اگر میں اس زمانے
میں ہوتا تو قوم عاد کی مثل انہیں تباہ و برباد کر دوں گا۔

۱۱۱ معاذ اللہ خدا اس حلیہ سے پناہ میں رکھے اکثر ایسا آدمی

۱۱۲ احبہ اور بے ایمان ہمارا ہوتا ہے ۱۱۳ منہ ۱۱۴ کیونکہ سمجھ کر نہیں پڑھتے ان کے دل پر کچھ اثر نہ ہو گا ۱۱۵ منہ ۱۱۶ یہ حدیث اوپر کی بار
گزر چکی ہے اس باب میں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس کے دوسرے طریق میں یوں ہے جو کتاب المغازی میں گذر کر میں ابی بک
پروردگار کا امین ہوں جو آسمان میں یعنی آسمان کے اوپر عرش پر ہے امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس طریق کی طرف اشارہ کیا ۱۱۷ منہ

۶۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.

باب ۳۸۸ قول الله تعالى
وَجُودٌ يَوْمَ مَعِذِنَا فَاصْرَعْ
إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ.

۶۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهَشِيمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصَافُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَعْلَبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ صَلَوةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا.

۶۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

از عیاش بن ولید از وکیع از اعمش از ابراہیم تیمی اورا شنید
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ والشمس
تجری مستقر لہا (سورہ یسین) آپ نے فرمایا سورج کا مستقر
عرش کے نیچے ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد بعض چہرے
اس دن تروتازہ اور خوش ہوں گے، اپنے رب
کو دیکھ رہے ہوں گے۔

از عمرو بن عون از خالد و ہشیم از اسماعیل از قیس حضرت
جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے چودھویں رات کے
چاند کو دیکھا فرمایا تم عنقریب (آخرت میں) خدا کو اس طرح
دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس سے دیکھنے میں کوئی
پریشانی نہ ہوگی۔ اب اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ طلوع
اور غروب سے پہلے جو دو نمازیں (فجر و مغرب کی ہیں) وہ تم
سے فوت نہ ہونے پائیں۔

از یوسف بن موسیٰ از عاصم بن یوسف یربوعی از ابو

شہاب از اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم حضرت
جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم عنقریب خدائے تعالیٰ کو کھلم کھلا

دیکھ لو گے (حجاب اٹھ جائے گا)

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَجُلَكُمْ
عَيَانًا -

۶۹۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ ذَائِدَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ قَيْسِ بْنِ
إِبْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عُقَيْلٍ
اللَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ
سَتَرُونَ رَجُلَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَمَا تَرُونَ
هَذَا لَا تَضَافُونَ فِي رُؤْيَيْهِ -

۶۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ
الْقِيَمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ تَضَافُونَ فِي الْقَبْرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ
تَضَافُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا تَحَابُّ
قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ
تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا
فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يُعْبَدُ الشَّمْسَ

(از عبیدہ بن عبد اللہ از حسین جعفی از زائدہ از

بیان بن بشر از قیس بن ابی حازم، حضرت جریر رضی اللہ
عنه کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار نکلتے
پاس چودھویں شب کو تشریف فرما ہوئے اور فرمایا
جس طرح آج چودھویں کا چاند چمک رہا ہے اسی طرح
تم عنقریب اپنے خدا کی زیارت کر سکو گے، اسے
دیکھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن

شہاب از عطاء بن یزید اللیثی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے؟
آپ نے فرمایا بٹاؤ تمہیں چودھویں رات کے چاند
کو دیکھنے میں کوئی الجھن ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا
نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جس وقت
سورج صاف ہو، ابرہہ ہو، اس کے دیکھنے میں تمہیں
کوئی زحمت ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں یا رسول
اللہ! آپ نے فرمایا بس اسی طرح تم اپنے پروردگار
کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو
(مومن ہوں یا مشرک و کافر) اکٹھا کرے گا بعد ازاں فرمائیگا
دیکھو (دنیا میں) جو جسے پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے

الشَّمْسُ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ
الْقَمَرُ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ
الطَّوَاغِيتَ وَتَبَعِي هَذِهِ الْأُمَمَةُ شَافِعُهَا
أَوْ مَنَّا فَعُوْهَا شَافِعَ إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتِيَهُمْ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُوا
هَذَا مَا كُنَّا حَقًّا يَا نَسْرُكُنَّا فَيَذَرُ
حَبَاءَ رَبَّنَا عَرَفْنَا هَؤُلَاءِ فَيَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي
صُورِ حَتِّهِ الْغَيْثُ يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَكُنَا
رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ
وَيَضْرِبُ الصَّارِطُ بَيْنَ ظَهْرِهِمْ وَجْهَهُمْ
فَأَكُونُ أَنَا وَاصْتَقَى أَوَّلَ مَنْ يُخَيِّرُهَا
وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعَا
الرُّسُلُ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَفِي جَهَنَّمَ كَلَامٌ لِّبَشَرٍ مِّثْلُ شَوْكٍ
السَّعْدَانِ هَؤُلَاءِ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانِ
قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ إِنْ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ
مَا قَدَرُ عَظِيمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّفُ النَّاسُ
بِأَعْمَالِهِمْ فَيَمْنَحُ الْمُؤْتَقِ بَقِيَّ بَعْمَلِهِ
أَوِ الْمُجَازَى أَوْ لَحُوكًا ثُمَّ يَتَجَلَّى حَقِّي إِذَا

جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہو جائے، جو
شخص چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے پیچھے لگ جائے، جو شخص
بتوں شیطانوں کو پوجتا تھا وہ ان کے ہمراہ ہو جائے (یعنی)
یہ قوم اپنے معبود کے ساتھ چل دے گی) صرف اس امت کے لوگ
رہ جائیں گے چنانچہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو بڑے بڑے کلمے شہادت
کرنے والے ہیں یا یوں فرمایا جو (دنیا میں) منافق تھے فرض پھر اللہ تعالیٰ
ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے افسوس
کی پناہ، ہم تو اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا مالک تشریف لائے
تشریف لائے ہی ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں کبھی
فرمائے گا (تشریف لائے گا) جسے دو پہچانتے ہوں اور فرمائے گا میں
تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے بیشک تو ہمارا خدا ہے اور اس کے ساتھ ہوا کی
بل صراط و دوزخ کی پشت پر نصب کر دیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں سب سے پہلے میں اور میری امت پارہوگی اس وقت پیغمبروں کے
سوا کوئی بات نہ کر سکے گا اور پیغمبر بھی یہ کہیں گے یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ
اور دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم
نے سعدان کا کاٹنا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہے آپ نے فرمایا میں اسی کانٹے کی طرح وہاں آنکڑے ہوں مگر اللہ
ہی جانتا ہے کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ یہ آنکڑے
لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچالے لے لے (دوزخ میں گھسیٹ لیتے)
کوئی تو اپنے (بڑے) عمل کی وجہ سے بالکل ہی تباہ ہو جائے گا جیسے
کافرو مشرک، کوئی چھل چھلا کر گر جائیگا، کسی کو تکلیف دی جائے گی

۱۔ لیکن بظاہر مسلمان کہتے ہاتے تھے۔ (ابراہیم بن سعد کو شک ہے کونسا لفظ کہا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ایک اور صورت میں ہے صورت کے سوا جس میں پہلے اس
کو دیکھ چکے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ بحان اللہ کیا عمدہ وقت ہو گا جو لوگ اللہ کی محبت میں غرق ہیں ان کو نہ قیامت کا ڈر ہے اور نہ دُعا کے احوال کا نہ موت کا نہ
موت کی سختیوں کا وہ تو کہتے ہیں جلد رہ جائیں ابھی قیامت آ جائے اپنے محبوب پروردگار کی قدم پوسی نصیب ہو سکے عاشقان راہِ حق و حشر را قیامت کے
کار عاشق جز تماشا نہ کرے رخ و لہذا رغبت۔ ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہیں دوزخ میں نہ گر پڑیں۔ معاذ اللہ کیا سخت اور ہولناک وقت ہو گا ۱۲ منہ ۱۳ منہ

فَرَعَمَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ
 أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ
 مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمْرًا مَلَائِكَةً أَنْ
 يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يَشْكُرُ
 بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْرُجَهُ
 مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَنَّهُ السَّجُّودُ
 فَكُلُّ النَّارِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَشْرَ
 السَّجُّودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ
 تَأْكُلَ أَشْرَ السَّجُّودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ
 النَّارِ قَدْ آمَنُوا فَيَصُوبُ عَلَيْهِمْ
 مَاءٌ أَمْحُوهُ فَيَنْبُتُونَ ثَمَرَةً كَمَا
 تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ
 ثُمَّ يَفْرَعُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ
 الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ
 بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ
 النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ
 رَبِّ أَصْرَفْتُ وَجْهِي عَنِ النَّارِ
 فَإِنَّهُ قَدْ قَسَمَ بِي رَبِّي بِهَا وَأَخْرَقَنِي
 ذَكَاءُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا هَآءَ
 أَنْ يَدْعُوكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ
 عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ
 تَسْأَلَنِي غَيْرَكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ

(لیکن نیک جائیگا) یا کچھ ایسا ہی کلمہ فرمایا راوی کو شک ہے۔ بعد ازاں
 اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کر لے گا (در بار میں بیٹھے گا) جب لوگوں کا فیصلہ
 کر چکے گا تو اپنی رحمت سے بعض دوزخیوں کیلئے جہنم دوزخ سے نکال دے گا
 چاہے گا، فرشتوں کو حکیم دے گا، دیکھو جن لوگوں نے دنیا میں سیکر ساتھ
 شکر نہیں کیا تھا (موت دیکھتے) انہیں دوزخ سے نکال لو، یہ وہ لوگ تھے
 جن پر کلمہ گو لوگوں یعنی لا الہ الا اللہ کہنے والوں میں سے اللہ تعالیٰ رحم
 کرنا چاہے گا، فرشتے دوزخ میں جا کر ان لوگوں کو سجدے کے نشان
 سے پہچان لینگے کیونکہ دوزخ کی آگ سارے دن کو کھالے گی مگر سجدے کے
 مقام (یعنی پیشانی، ناک، ہتھیلیاں وغیرہ) سالم رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ
 نے وہ اعضاء دوزخ پر حرام کر دیئے ہیں، یہ لوگ کالے کولے کی طرح دوزخ سے
 نکلیں گے۔ پھر ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا تو اس پانی کے پٹے
 ہی ایسے آگ آئیں گے جیسے دانہ پانی بہنے کی جگہ کو ٹسے پھرے میں
 (زور سے) اکتاہے۔

آخر اللہ تعالیٰ سب بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا
 لیکن ایک شخص رہ جائے گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا
 یہ شخص ان تمام دوزخیوں کا آخری شخص ہوگا جو ہشت میں جائینگے
 یہ شخص سب کے بعد ہشت میں داخل ہوگا۔ یہ عرض کر گیا، پھر وہ کلمہ
 میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھرنے، اس کی بد بونے میرا ناک میں
 دم کر دیا ہے، اس کی لپٹ نے مجھے جلاؤں لایا ہے اور کئی دعائیں
 مشیتِ ایزدی کے مطابق وہ کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
 اس سے فرمائے گا، اچھا اگر میں تیری یہ درخواست قبول کر لیں
 تو دوسری درخواست کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں! تیری عزت کی
 قسم اور میں تجھ سے کوئی درخواست نہیں کروں گا، چنانچہ جو

لے عذیفہ کی حدیث میں ہے یہ شخص نبی اسرائیل میں سے ایک شخص کفن چور ہوگا اور اقصائی نے غرائب مالک میں نکالا کہ وہ چھبہ کا ایک شخص ہوگا سہیلی نے کہا اس
 کا نام ہناد ہوگا ۱۲۱۱

لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبُّهُ مِنْ
عَهْدِهِ وَمَوَاقِيقُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَيَقُولُ
اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ كَذَا أَقْبَلَ
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا مَسْكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ
أَنْ يَسْكُنَ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ قَدَرْتَنِي
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتُ
قَدْ أَعْطَيْتَ عَهْدَكَ وَمَوَاقِيقَكَ
أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطَيْتَ
أَبَدًا أَوْ يُلَاقِيكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُ
فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ وَكَدَّ عَوَالِي عَزَّ وَجَلَّ
حَقِّي يَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أُعْطَيْتَ
ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَ
عَزَّيْكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي
مَا شَاءَ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَاقِيقِهِ
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ
الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى
مَا فِيهَا مِنَ الْخُبْرَةِ وَالشُّرُورِ
فَيَسْكُنُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَ
ثُمَّ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ
فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أَعْطَيْتَ
عَهْدَكَ وَمَوَاقِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ
غَيْرَ مَا أُعْطَيْتَكَ وَيُلَاقِيكَ يَا ابْنَ آدَمَ

عہد و پیمان اس کی تقدیر میں ہیں وہ کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ
دوزخ کی طرف سے اس کا منہ پھیر کر بہشت کی طرف کر دے گا
جب وہ بہشت دیکھے گا تو جتنی مدت تک خدا کو منظور ہے
وہ شخص خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا پروردگار اتنا
احسان مزید کر کہ مجھے بہشت کے دروازے پر ڈال دے۔ پھر وہ
فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ آئندہ کوئی دعا
نہ کرے گا۔ افسوس! ابن آدم تو کتنا دغا باز ہے! وہ کہے گا
بیشک پروردگار میں نے یہ قول کیا تھا، ساتھ ہی وہ دعائیں
بھی جاری رکھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اب میں
تیری یہ درخواست بھی منظور کر لوں پھر اور تو کوئی درخواست
نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا پروردگار نہیں تیری عزت
کی قسم اب کوئی درخواست نہیں کروں گا۔ جیسے جیسے
خدا کو منظور ہے ویسے ویسے عہد و پیمان کرے گا۔ غرض
اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جو نہ وہ
بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور بہشت اس پر ظاہر
ہوگی تو وہاں کا عیش و آرام لطف و لذت دیکھ کر کچھ عرصہ
جتنا خدا کو منظور ہے وہ خاموش رہے گا۔ آخر نہ رہا جائیگا،
کہہ اٹھے گا پروردگار مجھے بہشت میں پہنچا دے اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ آئندہ اور کوئی
درخواست نہیں کروں گا افسوس تو کتنا بد عہد نکلا؟ وہ
عرض کرے گا بے شک (میں نے وعدے کئے تھے) مگر کیا میں
ہی ایک تیرے تمام (کلمہ گو) بندوں میں بد نصیب ہوں چنانچہ

۱۔ اس کو شرم آئے گی کہ اتنا جلد اپنا اقرار کیسے توڑ دوں ۱۲ منہ ۱۵ خیر بہشت میں نہیں گیا تو نہ سہی دروازے ہی پر پڑا رہوں گا یا اللہ صدقے تیرے کرم
اور رحم کے ہم گناہ گاروں کے لئے تو یہی معراج ہے کہ بہشت کے دروازے ہی پر پڑے وہیں بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں۔ تو اپنے فضل و کرم سے
دوزخ سے بچاؤ ۱۲ منہ ۱۵ صدقے اس کے رحم و کرم کے ہم کیا چارہ اقول و قرار کیا ۱۲ منہ ۱۵ اب کے خطا ہوئی اب نہیں ہوگی ۱۲ منہ ۱۵
سب بہشت میں ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اور میں ترستا ہوں ۱۲ منہ ۱۵

مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَمْ رَبِّي أَلَا تُكُونُ
 أَشْفَى خَلْقَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ
 حَتَّى يَفْصَحَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا فُصِحَ
 اللَّهُ مِنْهُ قَالَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ
 فَإِذَا ادْخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَسَبَّهْ
 فَسَالَ رَبَّهُ وَتَسَبَّهَ لَهُ حَتَّى ارْتَبَتْ
 اللَّهُ لِيَذْكُرَهُ وَيَقُولُ وَكَذَّاءُ كَذَّاءُ
 حَقِّ انْقَطَعَتْ بِهِ الْأُمَمُ قَالَ اللَّهُ
 ذَلِكْ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ
 ابْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ
 أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثٍ
 شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكْ
 لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
 الْخُدْرِيُّ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا
 أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا
 حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكْ لَكَ وَمِثْلُهُ
 مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ
 أَبِي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكْ لَكَ وَعَشْرَةٌ
 أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَدْلُكَ
 الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ

مسلل دعا اور غایب شری شروع کرے گا حقی کہ اللہ تعالیٰ اس پر
 ہنس دے گا۔ ہنستے ہی حکم صادر فرمائے گا جا بہشت میں
 جب وہ بہشت میں جائے گا تو پروردگار فرمائے گا اب کچھ
 آرزوئیں بھی پیش کر۔ چنانچہ جو کچھ اس کے دل میں آئے گا وہ
 طلب کرے گا۔ پروردگار اس کو یاد دلاتا جائے گا۔ یہ بھی مانگ
 یہ بھی مانگ حقی کہ اس کی تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی، اس
 وقت پروردگار فرمائے گا یہ تمام جو تو مانگتا ہے تجھے دیا اور
 اتنا ہی مزید تجھے دیا جاتا ہے۔

عطار بن یزید راوی کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 جب یہ حدیث بیان کی تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے
 خاموش سے سنتے رہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کسی بات پر کوئی اعتراض
 نہیں کیا۔ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آخری جملہ بیان
 کیا ”پروردگار فرمائے گا یہ تمام جو تو مانگتا ہے تجھے دیا اور اتنا ہی مزید
 تجھے عطا کیا جاتا ہے“ تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے
 ابو ہریرہ اتنا ہی مزید کی جگہ دس گنا کا لفظ ہے۔ ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ نے کہا میں نے تو یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 قول سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ”یہ تمام تجھے دیا اور اتنا
 ہی مزید۔“

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں
 کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو یوں ہی یاد
 رکھا ہے یہ سب تجھے دیا اور اس کا دس گنا۔ غرض ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں یہ شخص وہ ہوگا جو سب مشتقوں کے بعد بہشت میں جائیگا۔

لے سب ان کے حق میں ہے کہ مالک اس کو ذکر کر پیش دے گا جب پروردگار اس کو پھر کیا ساری نعمتیں مل کر لیں۔ لے یعنی بہشت کے لوازمات عیش و عشرت تو مانگتے
 لے سب ان کے حق میں ہے تو وہ داتا ہے کہ یہی نہیں دیتے سے تجھے یہ لذت جو دے سے پھر مانگے سکھایا مجھ کو ۱۲ منہ

۶۹۲۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْدَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ

ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تَضَافُونَ فِي

رُؤْيَا الشَّمْسِ الْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ تَهْوِي

قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَضَافُونَ

فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا

تَضَافُونَ فِي رُؤْيَا بَنِيهَا ثُمَّ قَالَ

يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ

إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ

أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ

وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ

وَأَصْحَابُ كُلِّ إِلَهَةٍ مَعَ إِلَهَتِهِمْ

حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ

بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغَيْرَاتٍ مِّنْ أَهْلِ

الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِهَمَلَةٍ تُعْرَضُ

كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيَقَالُ لِّلْهَوْدِ مَا

كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ

عَزِيرَ بْنِ اللَّهِ فَيَقَالُ كَذَّبْتُمْ كَمَا

يَكُنُ لِلَّهِ صَاحِبُهُ وَلَا وَلَدٌ فَمَا

تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نُسْقِيَنَّ

فَيَقَالُ اشْرَبُوا فَيَسْتَسْقِطُونَ فِي

(از یحیی بن بکر از لیسث از خالد بن یزید از سعید

ابن ابی ہلال از زید از عطاء بن یسار) حضرت ابو

سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا یا

رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار

کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا بھلا جب آسمان

صاف ہو تو تمہیں چاند سورج دیکھنے میں کوئی دقت

کوئی دقت ہوتی ہے؟ ہم نے کہا نہیں آپ

نے فرمایا بس اسی طرح تمہیں قیامت کے دن

اپنے پروردگار کے دیدار میں بھی کوئی تکلیف نہ

ہوگی اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی چاند سورج کے دیکھنے

میں ہوتی ہے۔ بعد ازاں یوں فرمایا قیامت کے دن ایک

منادی ہوگی ”ہر طبقہ اپنے معبود کی طرف جائے جسے وہ دنیا

میں پوجا کرتا تھا۔ اس منادی سے صلیب کے بھاری

(نصاری) صلیب کے ساتھ اور بت پرست اپنے بتوں

کے ساتھ اور دیگر معبودوں والے اپنے اپنے معبودوں کے

ساتھ ہو جائیں گے۔ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو

(دنیا میں) خدا پرست تھے خواہ نیک ہوں یا گناہ گار اور

سھوڑی سی تعداد میں یہود و نصاری۔ بعد ازاں دوزخ

کو سامنے لایا جائے گا، وہ اس چمکدار ریت کی طرح ہوگی

جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اب یہودیوں سے پوچھا جائیگا

تم دنیا میں کسے پوجتے تھے؟ وہ کہیں گے حضرت عزیر علیہ السلام

کو جو خدا کے بیٹے تھے انہیں جواب ملے گا تم جھوٹے ہوا اللہ کی نہ

کوئی بیوی ہے نہ اولاد، اچھا اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے

ہمیں پانی پلائیے احکم ہو گا پھر (اسی صراب کی طرف چل پڑیں گے)

دوزخ میں جا کر گریں گے۔

پھر فصاری سے پوچھا جائے گا تم دنیا میں کس کی پوجا کیا کرتے تھے ؟ وہ کہیں گے مسیح علیہ السلام کی جو اللہ کے بیٹے تھے جواب ملے گا تم جھوٹے ہوا اللہ کی نہ کوئی بیوی ہے کہ اولاد اب تم کیا چاہتے ہو ؟ کہیں گے ہمیں پانی پلانے کا حکم ہو گا اچھا ہو (چنانچہ وہ سراب کی طرف پانی سمجھ کر جائیں گے) دھن میں گریں گے۔ اب وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص اللہ کے پوجنے والے تھے، ان میں اچھے برے سب طرح کے لوگ ہونگے ان سے کہا جائے گا تم لوگ یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو حالانکہ دوسرے تمام لوگ چلے گئے ؟ وہ کہیں گے ہم دنیا میں ان سے الگ ہے جہاں ان کے زیادہ ضرورت مند تھے۔ بات یہ ہے کہ کم نے ایک منادی سنی کہ ہر گروہ (یا طبقہ) اس معبود سے مل جائے جسے وہ دنیا میں پوجتا تھا۔ اس رب کے انتظار میں کھڑے ہیں وہ حقیقی معبود آئے تو اس کے ساتھ چلیں) بعد ازاں پروردگار اس صورت کے سوا جس صورت میں یہ لوگ سے پہلے دیکھ چکے ہوں گے ایک دوسری صورت میں ظاہر ہوگا اور فرمائے گا (اور لوگو! میں تمہارا پروردگار ہوں) جب اسے پہچان لیں گے تو کہیں گے بے شک تو ہمارا معبود ہے، اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا، صرف پیغمبر بات کریں گے، وہ ارشاد فرمائے گا کیا کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم معبود کو پہچان سکو؟ عرض کریں گے ساق (پنڈلی کی نشانی ہے چنانچہ پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اسے دیکھ لے گا) میں گھر بڑے گا اور جو شخص دنیا میں رہا کے طور پر اور لوگوں

جَهَنَّمَ كَذَلِكَ قَالَ لِلنَّاصِرَةِ مَا كُنْتُمْ
تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ
الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَقَالَ كَذَّبْتُمْ لَمْ
يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَهُ وَلَا وَلَدُهَا
تُرِيدُونَ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ لَكُمُنَا
فَقَالَ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ حَتَّى
يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ
أَوْ فَاجِرٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا يَحْسِبُكُمْ
وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ
فَارَقْنَاهُمْ وَلَهُنَّ أَحْوَجُ مِنَّا
إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا
كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّا نَتَنَظَّرُ
رَبَّنَا قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي
صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ
فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا وَلَا يَكْلِمُهُ
إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهَا فَيَقُولُونَ
السَّاعِي فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ
لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ
يَسْمُدُ لِلَّهِ رِبَاءً وَسَمْعَةً فَيَذْهَبُ

۱۷ قوآح ہم کو ان کے ساتھ رہنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ ۱۷ ہم اکیلے دنیا میں ایک لکھیلے پروردگار کو بوجا کرتے تھے شرک سے بیزاد تھے ۱۲ منہ ۱۷ قوآح ہم کو اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے اپنے بندوں کو بشارت دی ہے کہ اس دن پروردگار بائیں خوردنی پنڈلی کھولے گا تو بندے یہی عرفین کریں گے کہ ہمارے پروردگار کی نشانی پنڈلی کھولنا ہے ۱۲ منہ ۱۷ سبحان اللہ کیا خوشی ہوگی جب اپنے مالک کی یہ نشانی دیکھیں گے ۱۲ منہ

كَيْفَا يَسْجُدُ فَيَعْبُدُ طَهْرًا وَاحِدًا
ثُمَّ يَوْتِي بِأَجْسَرٍ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرِي
جَهَنَّمَ قُلْتُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَسَرُ
قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزَلَةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِفُ
وَكَلَالِيْبٌ وَحَسَكَةٌ مُغْلَطَحَةٌ لَهَا
شَوْكَةٌ عَقِيقَةٌ تَكُونُ يَنْجِدُ يُقَالُ
لَهَا السَّعْدَانُ يَسْرُ الْخَوْفُ مِنْ عَلَيْهَا
كَالْظَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالزَّيْفِ وَكَالْجَاوِدِ
الْحَيْلِ وَالرَّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ
مُخْدَمٌ وَشَوْكٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
حَتَّى يَسْرُ أَخْرَهُمْ لِيَتَوَعَّبَ سَمْعًا فَمَا
أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مِنْ شِدَّةٍ فِي الْحَقِّ
قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ
لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَتَاهُمْ قَدْ نَجَوْا
فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْلَاْنَا
بِمَا نَوَّأْصَلُونَا مَعَنَا وَيَهُوْمُونَ مَعَنَا
وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
أَذْهَبُوا فَبَيْنَ وَحَدِّتُمْ فِي قَلْبِهِ مُتَقَالٍ
دِينًا رَمِنَ إِيمَانٍ فَأَخْرَجُوهُ وَيُحَرِّمُ
اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُوْنَهُمْ
وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ أَوْ قَدْ مَيَّ
وَرَأَى أَنْصَافَ سَائِقِيهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ
تَكْ آگ میں دُوبے ہوں گے بعض آدمی پند لیوں تک

کو سنانے کے لئے سجدہ کرتے تھے (دل میں ایمان نہ تھا) وہ بھی سجدہ
کرنا چاہیے گا لیکن اس کی پیٹھ کی ہڈیاں جڑ کر ایک تہہ ہو جائیگی
(وہ سجدہ نہ کر سکے گا) بعد ازاں پل صراط لائی جائے گی اور دوزخ کی
پشت پر رکھی جائیگی۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ پل صراط کیا چیز ہے؟
آپ نے فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں پہلوان بھی پھسل کر گر پڑتے ہیں
اس پر آنکڑے چوڑے چوڑے کانٹے ہیں ان کا سر خمدار سعدان کے
کانٹوں کی طرح ہوگا جو نجد کے علاقے میں مسلمان اس پر سے نکلتے
کی طرح، بجلی کی طرح، آندھی کی طرح، تیز گھوڑوں اور ساندنیوں
کی طرح گزر جائیں گے۔ بعض تو صحیح سلامت وہاں سے نکل کر
نکل جائیں گے، بعض کچھ زخمی ہو کر، بعض دوزخ میں گر پڑیں گے۔
آخری شخص جو پل صراط سے پار ہوگا اسے کہیں کہیں گے کہ پل صراط کیا جائیگا
تم لوگ آج کے دن مجھ سے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اتنے سخت
نہیں جتنا مسلمان لوگ اللہ سے اس دن تقاضا اور مطالبہ کریں گے
(یعنی خدا سے اس دن بہت زیادہ تقاضا اور مطالبہ کریں گے)
چنانچہ مسلمان جب خود نجات پا جائیں گے تو اپنے مسلمان بھائیوں
کو دوزخ سے نجات دلانے کے لئے بار بار پروردگار سے عرض کریں گے
کہیں گے پروردگار یہ لوگ ہمارے مسلمان بھائی تھے، ہمارے ساتھ نماز پڑھتے
تھے، روزے رکھتے تھے، دوسرے نیک کام کیا کرتے تھے (انہیں بھی
دوزخ سے نجات عطا فرما) پروردگار فرمائے گا اچھا جاؤ جس شخص کے
دل میں ایک شرفی برابر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو۔ اللہ تعالیٰ
ان گنہگار مسلمانوں کے منہ دوزخ پر حرام کر دے گا جب یہ نیک
مسلمان انہیں نکلانے وہاں جائیں گے تو دیکھیں گے کہ بعض تمباؤں
تک آگ میں دُوبے ہوں گے بعض آدمی پند لیوں تک

لے اس عید کا ذکر نہادوستا میں بھی ہے یعنی یاریوں کی کتاب میں اس کا نام چنیو دے بلکہ سا ہے ۱۲۰ منہ ۱۲۰ یعنی درجہ درجہ جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ اس قدر بلند
پار ہو جائیں گے جیسے آنکھ جھپک یا بجلی کی چمک پھر ان سے اتر کر اندھ کی طرح پھر ان سے اتر کر تیز رو گھوڑوں کی طرح پھر ان سے اتر کر تیز آدمیوں کی طرح، علیٰ ہذا
القاسم آفرین ہے کہ

عَرَفُوا أَنَّهُمْ يُعَوِّدُونَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا
فَمَنْ وَجَدَ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ
نَيْصِفٍ دَنَتْهَا فَأُخْرِجُوهَا فَيُخْرِجُونَ
مَنْ عَرَفُوا أَنَّهُمْ يُعَوِّدُونَ فَيَقُولُ
أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدَ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَيُخْرِجُونَ
مَنْ عَرَفُوا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ
لَمْ تُصَدِّقُونِي فَأَقْرَعُوا إِنَّ اللَّهَ لَا
يُظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً
بُضْأٌ عَفْهَا فَيُشْفَعُ الشَّيْءُونَ وَاللَّيْلَةُ
وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْحَبَّارُ بَقِيَتْ
شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ
فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ امْتَسَحُوا أَفْئِدَتَهُمْ
فِي نَهْرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ
الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا
تَنْبُتُ الشَّجَرَةُ فِي حَبِيلِ الْكَيْسِلِ قَدْ
رَأَيْتُمُو هَآ إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلَى
جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ
مِنْهَا كَانَ أَخْضَرُ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى
الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضُ فَيُخْرِجُونَ كَأَنَّهُمْ
الَّذِينَ قَدْ جُعِلَ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ
فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عَتَقَانَا الرَّحْمَنُ

بھرو بارہ پروردگار کے پاس حاضر ہوں گے (اور عرض
کریں گے) حکم ہو گا اچھا جاؤ جس کے دل میں آدھی اشرفی
برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ ایسے لوگوں کو بھی نکال
لیں گے، پھر واپس آکر پروردگار کے پاس حاضر ہونگے (عرض
کریں گے) حکم ہو گا اچھا جاؤ جس کے دل میں چھوٹی برابر بھی ایمان
دیکھو اسے بھی نکال لو وہ آکر جس جس کو بھیچا نہیں گئے نکال لیں گے
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تم لوگ میری بات صحیح
نہیں سمجھتے تو یہ آیت کریمہ پڑھو اللہ تعالیٰ کسی پروردگار برابر ظلم
نہیں کرنے کا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دگنا کر دے گا بخیر
پیغمبر اور فرشتے اور (نیک) مسلمان سب (اپنے اپنے درجہ پر)
شفاعت کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا اب میری ذاتی شفاعت
باقی ہے، چنانچہ ایسے لوگ جو آگ میں جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے
ایک مٹھی بھر کر آگ میں سے نکالے گا اور آبِ حیات کی نہر میں
اس مٹھی کو ڈال دیا جائے گا تو پانی کے چشمے میں جس طرح دانہ اگتا
ہے اس طرح اس نہر کے دونوں کناروں پر ابھریں گے تم نے کبھی
ہو گا یہ دانہ کبھی پتھر کے نزدیک اگتا ہے کبھی درخت کے نزدیک
پھر جس پر دھوپ پڑتی ہے وہ تو سبز رہتا ہے اور جو سایہ میں
ابھرتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔

غرض یہ لوگ اس نہر میں سے جب نکلیں گے تو
موتی کی طرح چمکتے ہوئے ہوں گے۔ ان کی گردنوں
پر مہر کر دی جائے گی (کہ یہ خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں) پھر وہ
بہشت میں جائیں گے تو بہشتی لوگ کہیں گے ”یہ لوگ
خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں حالانکہ انہوں نے کوئی

أَدَّخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَلَيْهِمْ
وَلَا خَيْرَ قَدَرٍ مَوْهُ فَيَقَالُ لَهُمْ لَكُمْ قَاتَا
رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ -

۶۹۲۱ - وَقَالَ الْحُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ
حَدَّثَنَا هَبْشَاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَكْبَنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهْتَمَّ بِإِدْلَاكِ قِيَمَتِهِمْ
لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا
مِنْ مَكَانِنَا قِيَمَتُونَ أَدَمَ قِيَمَتُونَ
أَنْتَ أَدَمَ أَبَوَالنَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ
بِمِدَّةٍ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ
لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ
شَيْءٍ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى
يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ فَيَدْكُرُ خَطِيئَتَهُ
الَّتِي آمَنَ بِهَا أَكَلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ
نَهَى عَنْهَا وَلَكِنْ ائْتَوْا نُوحًا أَوَّلَ
نَبِيِّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ

عمل کیا نہ ثواب کا کام کر کے آگے بھیجا اب ان لوگوں سے
ارشاد ہو گا تم نے جو جو نعمتیں (بہشت میں) دیکھیں وہ سب
لو اور اتنی ہی اور لوگ

(از حجاج بن منہال نے بحوالہ ہمام بن یحییٰ از قتادہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن لوگ (گرم میدان
میں) رکے رکے ملوں و متفرک ہو جائیں گے (آخر مشورہ کر
کے) کہیں گے، اب ہم اپنے مالک کے پاس کوئی سفارش
کرائیں تاکہ اس تکلیف سے نجات پائیں آخر سب مسل کر
آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، ان سے کہیں گے آپ آدم
میں سب لوگوں کے باپ ہیں آپ کا پیکر اللہ تعالیٰ نے اپنے
ہاتھ سے تیار کیا آپ کو بہشت میں آباد کیا اپنے فرشتوں سے
آپ کو سجدہ کرایا، ہر چیز کا نام آپ کو بتایا (ہر زبان میں
گفتگو کرنے کی تعلیم دی) باری تعالیٰ کے سامنے ہمارے
سفارش کیجئے، تاکہ ہم اس تکلیف سے نجات پائیں
(دھوپ میں جل رہے ہیں پسینے میں غرق ہیں) وہ کہیں گے میں اس
لائق نہیں اور اپنی لغزش یاد کریں گے جو انہوں نے اس درخت
میں سے کھا لیا تھا جس کا کھانا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا البتہ
تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں رنجی

سے بکرا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو نجات دلا کر یا ۱۲ منہ
ہوں گے بعض کہتے ہیں جنہوں نے توحید اور رسالت کو مانا جو لیکن بالکل اعمال خیر نہ کئے تھے بعض تو نے کہا مردہ کفار ہیں جو مردہ ہیں لیکن
انہوں نے کسی پغمبر کو نہیں مانا لیکن یہ قول ضعیف ہے چونکہ دوسری ہیئت سی اتوں اور حدیثوں سے کافروں کا دوزخ میں ایمان لا دینا نکلتا ہے یہ ظلمات
نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اس امت کے گنہگار لوگ دوزخ میں جائیں گے پھر شفاعت سے نکلے جائیں گے اور صحیح مذہب یہی ہے اور اس پر بہت سی احادیث
دلائل کرتی ہیں بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس امت کے گنہگار لوگ جو مومن ہوں گے وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے لیکن یہ قول مردود
غلط ہے اور قرآن و حدیث کا حکم کھلا انکار ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ان گنہگار مسلمانوں کو عذاب کافروں اور مشرکوں کے ساتھ ہی ہو گا لیکن بوجہ ایمان کے
ان کیلئے شفاعت قبول ہوگی اور برائی کے درجے کے مطابق سزا پائیں گے جیسے کہ اور حدیث پھر اطمینان کن ہو چکا ہے کہ بعض پاؤں تک آگ میں ہوں اور
بعض نصف ساق تک اور بعض ایسے ہوں گے کہ سولے سجدے والی جگہوں کے سب آگ میں جل رہے ہوں گے ۱۲ منہ

شریعت کے ساتھ) اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا چنانچہ یہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے ران سے عرض کریں گے) وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں اور اپنی لغزش یاد کریں گے کہ انہوں نے لاعلمی میں اپنے بیٹے کے متعلق عرض کی تھی لہذا تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں چنانچہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنے تین جھوٹ جوا انہوں نے دنیا میں بولے تھے انہیں یاد کریں گے پس تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی ان سے (براہ راست) گفتگو کی، ان سے سرگوشی کی یہ سن کر سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی عزت کریں گے اور اپنی لغزش یاد کریں گے کہ ایک قطبی کا خون ان کے ہاتھ سے ہو گیا تھا کہیں گے تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں چنانچہ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ ان کی اگلی جھلی سب لغزشیں اللہ تعالیٰ نے بخش دی ہیں۔ آنحضرتؐ کہتے ہیں میں سین کر سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں بارگاہ خداوندی میں حاضری کی اجازت لے کر حاضر ہوں گا پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ
وَيَذْكُرُ حَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ
رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنْ انْتَوَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ
فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرُ
ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَّبْتُمْ وَلَكِنْ اعْطُوا
مُوسَىٰ عَبْدَ اللَّهِ آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ
وَقَرَّبَهُ فَقِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَىٰ
فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ
وَلَكِنْ انْتَوَىٰ عِيسَىٰ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ
وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ
عِيسَىٰ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَلَكِنْ
انْتَوَا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ
فَيَأْتُونَ فِي قَاسِئًا ذُنُوبًا عَلَىٰ رِجْلِي فِي
دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ
وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدْعُونِي مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَدْعُونِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ

لہ اور عرض کریں گے سب وہ ہوتے اب آپ ہی کا دربار ہے۔ مہر جاسید کی مدد فرمائی، دل و جان بادریت میں بھیجیں بخیر لقمی * ہرگز نہ لایا نیم لڑائی آپ حیات *
رہم فرما کہ زہد منگیز درشت لبی۔ اور فقیر خرمیں یزید کریم کا سیدتی امت میب و طیب قبلی۔ اس وحید آمد پیش پے درمان طیبی۔ یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ سب لوگ
لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں اور جان چکے ہیں کہ وہ سب سے غریب و بے برائی ہیں کہ ان کے پاس کون جانیں گے کیونکہ ایماندار لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک
سب یہ صلاح کریں گے اور ان کے پیروں کی ہمت کے لوگ اس حدیث سے واقف نہ ہونگے و مرقا مٹ کا دن ایسا ہوگا کہ ان وقت بہت بڑے بھولا ہوا ہوگا۔
یہ بات بھی یاد نہ رہی ہوگی کہ لوگ صلاح دیں گے اس پر عمل کریں گے ہر امنہ کے بعضوں نے کہا پروردگار کے گھر سے مراد بہشت ہے اور اضافت تشریف کے لئے ہے جسے
کہتے ہیں بیت اللہ۔ مصابیح والے نے کہا تمہاریوں ہے میں اپنے مالک سے اجازت چاہوں گا جب میں اس کے گھر یعنی جنت میں ہوں گا یا یہاں گھر سے مراد
خاص وہ مقام ہے جہاں پروردگار اس وقت تجلی فرما ہوگا وہ کیا ہے عرش معلیٰ۔ اور عرش معلیٰ کو صحابہ نے خدا کا گھر کہا ہے ایک صحابی فرماتے ہیں
وكان مكان الله اعلى وادنى ۱۲ منہ

وَقُلْ تُسَمِعُ وَاسْمِعْ تَشْفَعُ وَسَلِّ
تُعْطُ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى
رَبِّي بِشَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ
أَشْفَعُ فَيُخَذُّنِي حَتَّى أَفْخُرْجَ فَأُدْخِلُونِي
الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا
يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأَخْرُجُهُمْ مِنَ النَّارِ
وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَاذِنُ
عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ
فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا أَقِيدُ عَنِّي
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقُولُ
ارْقُمْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ تُسَمِعُ وَاسْمِعْ تَشْفَعُ
وَسَلِّ تُعْطُ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي
عَلَى رَبِّي بِشَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ
قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُخَذُّنِي حَتَّى أَفْخُرْجَ
فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأَخْرُجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ
الثَّالِثَةُ فَأَسْتَاذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ
سَاجِدًا أَقِيدُ عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي
ثُمَّ يَقُولُ ارْقُمْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ تُسَمِعُ وَ

کر پڑوں گا، پروردگار جب تک اسے منظور ہوگا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا اس کے بعد فرمائے گا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سراٹھائیے اور کہیے آپ کا کہنا ہم سنتے ہیں، سفارش کیجئے آپ کی سفارش ہم منظور کرتے ہیں، کچھ طلب کیجئے ہم عطا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ارشاد پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی وہ تعریف و ثنا کروں گا جو اس وقت مجھے سکھائے گا پھر سفارش شروع کروں گا لیکن میری سفارش کے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، میں پروردگار کے درِ دولت سے نکل کر ان لوگوں کو (دوزخ سے نکال کر) بہشت میں لے جاؤں گا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انسؓ سے یہ سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان لوگوں کو بہشت میں داخل کر کے پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور درِ دولت پر پہنچ کر اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت ملے گی میں اسے دیکھتی ہی سب سے ہو جاؤں گا جب تک وہ چاہے گا مجھے سب سے سب سے دے گا پھر فرمائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سراٹھائیے اور کہئے آپ کا کہنا ہم سنتے ہیں، سفارش کیجئے آپ کی سفارش ہم منظور کرتے ہیں کچھ فرمائیں کیجئے ہم عطا کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور پروردگار کی تعلیم کردہ حمد و ثناء بجالاؤں گا پھر سفارش شروع کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں واپس سے نکل کر (دوزخ پر جا کر) ان لوگوں کو نکال لوں گا (اور) بہشت میں داخل کروں گا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انسؓ رضی اللہ عنہ سے سنا جب میں گاتویسری بار اپنے مالک کے سامنے آؤں گا اور درِ دولت پر پہنچ کر کر پڑوں گا جب تک اسے منظور ہے مجھے اللہ تعالیٰ سجدے ہی میں صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سراٹھا کہہ کیا کہتا ہے، ہم سنیں گے

۱ شَفَعْتُ شَفَعْتُ وَسَلَّ لِعَطَّةٍ قَالَ قَاتِلُ
رَأْسِي قَاتِلِي عَلَى رَأْسِي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ
يَعْلَمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُحْدِثُ لِي
حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ
قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَأَخْرُجُ
فَأَخْرُجُهُمُ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَوْ وَجَبَ عَلَيْهِ
الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ قَتَلَ هَذِهِ الْأَيَّةَ
عَلَى أَنْ يُبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مُحْمُودًا قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمُحْمُودُ
الَّذِي وَعَدَكَ نَبِيُّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

سفارش کیجئے منظور کی جائے گی سوال کیجئے عطا کیا جائیگا
میں اس ارشاد پر سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی
(عنایت و نوازش شامانہ کے شکر یہ میں) وہ حمد و ثناء
بجاولوں گا جو اس وقت مجھے تعلیم دے گا پھر سفارش
شروع کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائیگی
میں وہاں سے نکل کر (دوزخ پر جاؤں گا) اور لوگوں کو بہشت
میں لے جاؤں گا۔

قتادہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں ان لوگوں کو بھی
دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر چکوں گا تو اب دوزخ میں
وہی لوگ رہ جائیں گے جو ان ہمیشہ دوزخ میں رہنے
رہنے کے لائق ہیں (یعنی کافر و مشرک)

یہ حدیث بیان کر کے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ

آیت تلاوت کی عَلَى أَنْ يُبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مُحْمُودًا۔ کہنے لگے مقام محمود یہی ہے جس کا وعدہ
اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔

(از عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم از عم او از والدش
از صالح از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا
کر ایک خیمے میں جمع فرمایا اور فرمایا تم لوگ
اس وقت تک صبر سے کام لینا جب تک اللہ

۶۹۲۲۔ حَلَّ ثُبَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ
أَبَى عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَكْسَبُنُ مَا لَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ

لہ یہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہ بارگاہِ خداوندی میں معلوم کرنا چاہیے کہ تین بار آپ اجازت پانہیں گے اور آپ کو احسانت دیدہ جائیگی
اتنا قریب کسی پیغمبر کو مل نہیں ہے۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ حقیقت محمدیہ تمام خلایق سے بالاتر ہے۔ لہذا خدا بزرگ کوئی قیمتی تحفہ ہم
کے احقر کے اندر جو لوگ ہوں گے ان کو وہاں سے نکال کر ۱۲ منہ ۱۲ منہ تو مقام محمود وہ رفیع الشان درجہ ہے جو خاص ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو عنایت ہوگا۔ ایک روایت میں ہے اس مقام پر آگے اور پچھلے سب رشک کریں گے۔ اب جن جاہل فقیر نے اپنے
پروردگار کی تعریف میں لکھا ہے کہ مقام محمود ان کا ایک ادنیٰ مقام ہے وہ بڑے ادب اور سخت سزا کے لائق ہے اس کے
پروردگار تو کیا، بڑے بڑے اولو العزم پیغمبر ہیں اس مقام کو نہیں پہنچ سکیں گے ۱۲ منہ

فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَيْبَةٍ وَقَالَ لَهُمْ
أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَآتَى عَلَى الْحَوَاضِ -

۶۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُليْمَانَ
الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ
لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ
الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ
حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ حَاصَلْتُ
وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ
وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ
قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الثَّوْبَانِ

اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حوض
کو شیریں ملو۔

(از ثابت بن محمد از سفیان از ابن جریر از سلیمان
احول از طاووس) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو
تہجد پڑھتے تو فرماتے ”اے اللہ ہمارے رب تمام تعریفیں
اور حمد تیرے لئے ہے تو زمین و آسمان کا قائم رکھنا والا
تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان و زمین اور ان کی ہر شے کا
پروردگار ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان و زمین
اور ان کی ہر شے کا روشن کرنے والا ہے، تو حق ہے تیری
ہر بات حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات حق ہے
جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے
اے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا، تیرے اد پر ایمان
لایا، تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں، تمام فیصلے تیری ہی
بارگاہ میں پیش کرتا ہوں، تجھ سے فیصلے
کا خواہاں ہوں، اے میرے پروردگار تو میری سابقہ
آئندہ، ظاہر و باطن اور وہ لغزشیں جنہیں تو مجھ
سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما دے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں قیس بن سعد
اور ابو الزبیر نے اس حدیث میں طاووس سے
بسمائے قیتم السموات کے قیام السموات نقل کیا ہے

لے ترجمہ باب کی مطابقت اس سے نکل کر فرمایا تم اللہ سے مل جاؤ یعنی اللہ کا دیدار تم کو حاصل ہو ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ باب پہلے
سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ قیام مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی وہی ہے یعنی خوب تھا سنے والا۔ قیس کی روایت کو مسلم اور ابوداؤد نے اور
ابو الزبیر کی روایت کو امام مالک نے مؤطا میں واصل کیا ۱۲ منہ

طَاوِسٌ قَتِيْمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِيَوْمُ
الْقِيَامُ عَلَى مَحَلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقِيَامُ
وَكَلَامَهُمَا مَدْحٌ

۶۹۲۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ
عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ
لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ كُرْجَمَانٌ وَلَا
حِجَابٌ يَحْجُبُهُ -

۶۹۲۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ
أَبِي عَمْرٍو النَّجَوِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ قَلْبِشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فَضَّةٍ
أَنِتَّهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ
ذَهَبٍ أَنِتَّهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ
الْقَوْمِ وَمَا بَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رُءُوسِهِمْ
إِلَّا دَرَدَ أَمْ الْكِبَرُ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ

۶۹۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ
وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) قیوم کا

معنی ہر چیز کو قائم رکھنے والا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیت الکرسی

میں، اللہ لا الہ الا هو الحق القیام پڑھا ہے دونوں عربی کلمات ہیں

(از یوسف بن موسیٰ از ابوالاسامہ از اعمش از خثیمہ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اللہ

تعالیٰ سے ہم کلام ہوگا جبکہ مترجم کی بھی ضرورت

نہ ہوگی اور نہ کوئی حجاب ہوگا۔ (بلکہ ہر مؤمن اللہ

تعالیٰ کو بے حجاب دیکھے گا)

(از علی بن عبد اللہ از عبد العزیز بن عبد الصمد از ابو

عمران از ابولکیر بن عبد اللہ بن قیس) حضرت عبد اللہ بن

قیس المعروف حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں

چاندی کے دو باغ ہیں ان کے برتن اور سب سامان چاندی

کے ہیں۔ دو باغ سونے کے ہیں ان کے برتن اور سب سامان

سونے کے ہیں جنتہ العدن میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار

میں کوئی چیز حائل نہ ہوگی فقط کبریا کی چادر حائل ہوگی

جو پروردگار کی ذات اقدس پر جلوہ دینے ہوگی۔

(از حمید بن اسفیان از عبد الملک بن اعین و جابر

ابن ابی راشد از ابو داؤد) حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے کہ جو سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ من سے جب پروردگار کو منظور ہوگا اس چادر کو منہ سے ہٹا دیگا اور بہشت میں اس کے

دیدار سے شرف ہوں گے معلوم ہو کہ جنتہ العدن خاص پروردگار کا در دولت ہے اور تمام حجابوں سے پر ہے جنتہ العدن میں جب آدمی پہنچے کیا تو اس نے

سارے حجابوں کو طے کر لیا۔ اگر نہ ہرگز کی چادر پروردگار پر نہ پڑی رہتی تو ہر وقت اس کا دیدار ہوتا رہتا ۱۲ من

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْقَطَعَ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ غَضَبَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ يَعْهَدُ اللَّهُ وَآيَمَانُهُمْ ثَمَنًا جَلِيلًا أَوْ لَكَ إِخْلَاقٌ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ الْآيَةَ -

۶۹۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلَا قَدْ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَتِهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَضِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَتَّعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعَكَ فَضْلِي كَمَا مَتَّعْتُ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ -

نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہضم کر لے تو جب وہ خدا سے ملاقات کرے گا تو وہ اس شخص پر غصے ہوگا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (یہ حدیث بیان کر کے) یہ آیت پڑھی إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ يَعْهَدُ اللَّهُ وَآيَمَانُهُمْ ثَمَنًا جَلِيلًا أَوْ لَكَ إِخْلَاقٌ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ کہیں کھا کر دنیاوی فائدہ حاصل کر رہے ہیں قیامت کے دن ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا نہ ان سے خدا کلام کرے گا الْآيَةُ

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو از ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرنے گا نہ ان پر شفقت کی نگاہ ڈالے گا۔ ایک تو وہ شخص جو کسی چیز کی نسبت جھوٹی قسم کھائے کہ مجھے اس کی اتنی قیمت ملتی تھی حالانکہ اتنی قیمت نہ ملتی ہو بلکہ کم۔ دوسرے وہ شخص جو نماز عھر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لے تیسرے وہ شخص جو بچا ہو (اپنی ضرورت سے زیادہ) پانی روک رکھے (کسی کو پینے یا پلانے نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائے گا میں بھی آج اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں جیسے تو نے وہ بھی ہوئی چیز روک رکھی جسے تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔

لہ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ باب کی مطابقت اس سے نکلی گئی اللہ و علیہ غرضیاں ۱۲ منہ ۱۷ ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ ۱۷ منہ اللہ نے بنایا تھا۔ یعنی پانی ۱۲ منہ

۲۸- ۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ
عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدْ اسْتَعْدَّ
كَهَيْشَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ أَشْهُارٍ
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ وَ
رَجَبٌ مُضَرُّ الَّذِي بَيْنَ جِهَادِ رَجَبٍ
أَتَى شَهْرَ هَذَا أَقْلَنَّا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ
قُلْنَا بَلَى قَالَ أَتَى بَلَدِي هَذَا أَقْلَنَّا اللَّهَ
وَرَسُولَهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا
أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ
الْبُدَّةُ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَتَى يَوْمَ هَذَا
قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ
قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ التَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ
فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از ایوب از محمد ابن

ابی بکرہ) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ گھوم گھام کہ پھر
اصلی حالت پر آگیا جس حالت پر زمین و آسمان کی
پیدائش کے دن تھا۔ دیکھو سال بارہ مہینوں کا ہوتا
ہے۔ ان مہینوں میں چار مہینے قابل احترام ہیں تین تو
ساتھ ساتھ ہیں ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم اول ایک
الگ یعنی مضر کا رجب جو جمادی الاول اور شعبان کے
درمیان میں آتا ہے۔ بتاؤ یہ مہینہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم
نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ
خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ شاید اس کا دوسرا
نام مقرر کریں گے۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا کیا ذوالحجہ کا مہینہ
نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک ذوالحجہ کا مہینہ ہے پھر
فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول
خوب جانتا ہے اس کے آپ خاموش رہے یہاں تک ہم سمجھے آپ
اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے؟
ہم نے عرض کیا بے شک۔ آپ نے فرمایا اچھا یہ دن کونسا ہے
ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ
خاموش رہے ہم سمجھے آپ اس کا نام اور کچھ رکھیں گے پھر فرمایا کیا
یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یوم النحر ہے آپ نے
فرمایا دیکھو تمہارے جان و مال، محمد بن سیرین کہتے ہیں،
میرے خیال میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جان و مال کے ساتھ

لہ اس حدیث کی شرح اور پکڑ رکھی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ اس میں پروردگار کے ملنے کا ذکر ہے۔ رجب کو مضر کا رجب اس لئے کہا کہ مضر اس
مہینے کا بہت ادب کرتے تھے تو یہ مہینہ انہی کی طرف منسوب ہو گیا ۱۲ منہ

حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا
وَأَنْ تَتَلَقُوا رَبَّكُمْ فَيَسْأَلَكُمْ عَنْ
أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَ تَرْجِعُوا الْبَعْدِي
خُلَا لَا يَضُرُّكُمْ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَلَا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ
بَعْضٌ مِّنْ يَّبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْسَى
لَهُ مِنْ بَعْضٍ مِّنْ سَمِعَهُ فَكَانَتْ
مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَكَ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ هَلْ
بَلَغْتُ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ -

بھی فرمایا تمہاری عزتیں آبروئیں تو آپ نے فرمایا تمہارے
جان و مال اور عزتیں و آبروئیں ایک دوسرے پر ایسی ہی
حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے
میں اور تم (ایک دن) ضرور اپنے پروردگار کو ملو گے وہ
تمہارے اعمال کی تم سے پرسی کرے گا۔ لہذا یاد رکھو میرے
بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں
مارنے لگو۔ خوب یاد رکھو جو لوگ یہاں ہیں وہ دوسروں کو
جا کر یہ پیغام سنا دیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جسے ایک بات
پہنچائی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ یاد رکھتا ہے جس نے
خود سنی ہوئی ہے۔

محمد بن سیرین حدیث کے اس فقرے کو بیان کر کے کہتے

تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا
دیکھو میں نے (محکم خدا تمہیں) پہنچا دیا دیکھو میں نے (محکم خدا تمہیں) پہنچا دیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ کی
رحمت نیک بندوں سے قریب ہے۔"

باب ۳۸۸ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ
اللَّهِ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ -

۶۹۲۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ عَنْ عاصِمٍ عَنْ
أَبِي عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
كَانَ ابْنٌ لِّبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ
أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ

(از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از عاصم از ابو
عثمان) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا بچہ
قریب المرگ تھا چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپ نے فرمایا ان سے کہو اللہ ہی کا
سب مال ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور جسے

لہ ترجمہ باب ہمیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ سلف بہت سے پچھلے حدیث کے سننے والے انھوں سے زیادہ حافظ ہوئے۔ چنانچہ آخری زمانہ
میں امام بخاری اور امام مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی حدیث کے بڑے بڑے حافظ ہوئے ہیں جنہوں نے
ہزاروں لاکھوں حدیثوں کو یاد رکھا۔ اور صحیح حدیثوں کو ضعیف حدیثوں سے جدا کیا اللہ ان کو جزائے خیر دے ۱۲ منہ

وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلٌّ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
فَلْيَتَصَبَّرْ وَلْيَتَحَسِّبْ فَإِنْ سَلَتْ إِلَيْهِ
فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَّتْ مَعَهُ وَمُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ وَآبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبَادُ بْنُ الصَّامِتِ
فَلَمَّا دَخَلْنَا تَاوَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرَ وَنَفْسَهُ تَقْلُقُ
مَهْدَرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ كَأَنَّمَا شَنَّةٌ فَبَكَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبَكَّى فَقَالَ إِنَّمَا
يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ -

۶۹۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ
وَالنَّارُ إِلَىٰ رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ
مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُسْقَطَاتُ النَّاسِ
وَسَقَطُهَا وَقَالَتِ النَّارُ يَغْنَى أَوْثَرُ
بِأَلْسِنَتِكُنَّ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ
أَنْتِ رَحِيقِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي
أُصِيبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ كُلِّ وَاحِدَةٍ
مِنْكُمْ وَلَوْهَا قَالَ قَامَا الْجَنَّةُ قَاتَا

کی میعاد مقرر ہے جس پر کرو اور اللہ سے اجر طلب کرو۔
انہوں نے دوبارہ قسم دے کر بلوایا۔ آخر آپ اُٹھے
میں بھی اُٹھا، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن
صامت رضی اللہ عنہم سب آپ کے ساتھ چل پڑے،
جب صاحبزادی صاحبہ کے گھر پہنچے تو بچہ آپ کے حوالے
کیا گیا اس کی جان سینے میں تڑپ رہی تھی ایسا معلوم ہوتا
تھا جیسے پرانی مشک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال
دیکھ کر رو دئے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ
انہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسرے بندوں پر رحم
کرتے ہیں۔

(از عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم از یعقوب از والدین
از صالح بن کیسان از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ اور
بہشت دونوں میں جھگڑا ہوا بہشت نے کہا پروردگار میرا کیا مال
ہے مجھ میں وہی لوگ آ رہے ہیں جو دنیا میں کمزور اور خستہ
مال تھے۔ دوزخ کہنے لگی مجھ میں وہ لوگ آ رہے ہیں جو
مستکبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت سے فرمایا تو میری
رحمت ہے۔ دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے۔ میں جسے
چاہتا ہوں اسے تیری وجہ سے عذاب دیتا ہوں اور تم دونوں
میں سے ہر ایک کو پُر کر دوں گا۔ بہشت کو اس لئے کہ اللہ
تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ دوزخ کو
اس لئے کہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا دوزخ کے لئے

اللَّهُ لَا يَظْهَرُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّهُ يُنْشِئُ اللَّيْلَ وَمِنْ يَشَاءٍ فَيَقْلَقُونَ فِيهَا فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعَهُ قَدَمَهُ فِيهَا فَتَسْتَلِئُ وَيَكْرَهُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ.

۶۹۳۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُثَيْبِ بْنِ أَثْوَامَ سَمِعَ مِنَ النَّارِ يَذْنُوبُ أَصَابُهَا عِقُوبَةً ثُمَّ يَدْخُلُهَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يَقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ۳۸۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يُصَبِّحُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَ -

۶۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إَصْبَعٍ

پیدا کرے گا وہ اس میں ڈالی جائے گی، اس کے بعد دوزخ کیے گی اور کچھ مخلوق ہے ۹ (میں ابھی خالی ہوں) تین بار ایسا ہی ہو گا۔ آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا تو وہ بالکل پُرا ہو جائے گی حتیٰ کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر الٹ دیا جائے گا اور وہ کہے گی بس بس بس (میں بھر گئی)۔

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگوں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ سے جلنے کا ایک نشان (دسمہ) رہ جائے گا یہ ان کے گناہ کی سزا ہوگی جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے انہیں بہشت میں داخل کرینگے انہیں جہنمی کہا کریں گے۔

یہ حدیث ہمام نے بحوالہ قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی۔ (کتاب الترقی میں موصولہ الحدیث)

باب آسمانوں اور زمینوں کو اللہ تعالیٰ ہی مٹا دے گا وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے

(از موسیٰ از ابو عوانہ از اعمش از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک یہودی عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کہنے لگا یا محمد (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ آسمان زمین، پہاڑوں، درختوں اور ندیوں کو اپنی انگلی سے اٹھا کر ایک انگلی پر رکھ لے گا پھر ہاتھ سے اشارہ

۱۷ یعنی لوگ اس میں جوتک جائیں گے وہ کہیں گی اور میں ۱۲ منہ ۱۵ اس طریق کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ عرض ہے کہ قتادہ کا سماع انس سے ثابت کریں ۱۲ منہ

کمر کے فرمائے گامیں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ خدائی شان معنی میں معلوم نہیں کر سکے۔

وَالشَّجَرَوَالَا نَهَا رَعَلَىٰ اصْبَحَ سَائِرًا لَخَلَقَ عَلَىٰ اصْبَحَ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ -

باب ۳۸۸۵ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَلَيْهَا مِنَ الْخَلْقِ وَهُوَ فَعْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَأَمْرُهُ قَالَتْ بَصِيْقَاتِهِ وَفَعْلُهُ وَأَمْرُهُ وَحَلَامِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ الْكَوْنِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ يَفْعَلُهُ وَأَمْرُهُ وَتَخْلِيْقُهُ وَتَكْوِينُهُ فَهُوَ مَفْعُولٌ مِّنْ مَّخْلُوقٍ مَّكَوْنٍ

باب آسمان و زمین اور دوسری مخلوقات کی تخلیق کا بیان -
تخلیق کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک فعل اور اس کا حکم ہے لہذا رب تعالیٰ اپنے صفات، افعال اور امر سمیت خالق اور مکتون ہے، اس کلمات افعال اور امر مخلوق نہیں البتہ جو چیزیں اس کے فعل، امر، خلق یا تکوین سے معرض وجود میں آئی ہیں وہ مفعول و مخلوق ہیں اور کائناتیں شامل ہیں (خالق نہیں)

۳۸۸۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ كُوَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ كَيْلَةً وَالْمَعْنَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لَا تَنْظُرُ كَيْفَ صَلَوَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک بن عبد اللہ ابن ابی نمر از کریم) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک رات میں (اپنی خالہ) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہ پڑا، اس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے میرا مطلب یہ تھا کہ دیکھوں آپ نماز تہجد کیسے پڑھتے ہیں؟ چنانچہ آپ نے

ملہ یہ باب لاکھ نام بخاری نے اہل سنت کا مذہب ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات خواہ ذاتیہ ہوں جیسے علم قدرت خواہ افعالیہ ہوں جیسے خلق تزیین کلام نزول استواء وغیرہ یہ سب غیر مخلوق ہیں اور معتزل اور جہم کا رد کیا امام بخاری نے رسالہ خلق افعال العباد میں لکھا ہے کہ قدرہ تمام افعال کا خالق بشر کو جانتے ہیں اور جہم یہ تمام افعال کا خالق اور فاعل خدا کو کہتے ہیں اور جہم کہتے ہیں فعل اور مفعول ایک ہے اسی وجہ سے کلمہ کن کو بھی مخلوق کہتے ہیں اور سلف اہل سنت کا یہ قول ہے کہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور مخلوق ہمارے افعال ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کے افعال وہ نہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق ہیں ۱۲۳

فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لِأُولَى الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَوَّ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَاقٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ -

باب ۳۸۸۶ وَلَقَدْ سَبَقَتْ نَحْنُ الْعِبَادَ دَا الْهُوسِلِينَ

جائے گی اور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا۔

۶۹۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَكَ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي -

۶۹۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَكَ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي -

(بعد نماز عشاء) سہوڑی دیر اپنی اہلیہ محترمہ سے باتیں کیں، بعد ازاں آرام فرمانے لگے۔ رات کا تقریباً آخری تہائی جب آپہنچا یا اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو آپ (ہی راہِ ہکیم) اٹھ بیٹھے، آسمان کی طرف دیکھا پھر یہ آیت پڑھی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَارًا وَلِي الْأَلْبَابِ۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے مسواک کی، وضو کیا پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ نے اذان فجر دی آپ نے دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز لوگوں کو پڑھائی۔

باب ارشاد الہی ”ہم لے مبعوث کردہ بندوں کے لئے ہمارا پہلے ہی وعدہ ہو چکا ہے کہ ان کی مدد کی

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنے عرش کے اوپر ایک کتاب میں یہ لکھا ”میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی۔“

(از آدم از شعبہ از اعمش از زید بن وہب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

لہٰذا آیت میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں عود کرنے کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ نے ان کو بھی قدیم کہا ہے اور اشعریہ اور چند علماء کہتے ہیں کہ صفات فعلیہ جیسے کلام نزول استوا نکون وغیرہ یہ سب حادث ہیں اور ان کے محدث سے پروردگار کا حادث ہونا لازم نہیں آتا۔ اب جن لوگوں نے صفات فعلیہ کو بھی قدیم کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ اصل صفت قدیم ہے مگر اس کا تعلق حادث ہے مثلاً خلق کی صفت قدیم ہے لیکن زید سے اس کا تعلق حادث ہے اسی طرح صفت استوا قدیم ہے مگر عرش سے اس کا تعلق حادث ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ
 اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ
 الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ مُجْمَعٌ فِي
 بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ
 لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلَقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ
 يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ
 الْمَلَكُ فَيُؤَذِّنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ
 رِزْقَهُ وَآجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيَّهُ أَوْ
 سَعِيدَهُ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ
 أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْحَنَّةِ
 حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ
 فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
 أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَآخَرُ
 أَحَدِكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
 حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا
 ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ
 بِعَمَلِ أَهْلِ الْحَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا -

۴۹۳۶ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي
 يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ

صادق و مصدوق جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ارشاد ہے کہ آدمی کا لطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں
 چالیس دن اور چالیس رات جمع رہتا ہے پھر (چالیس
 دن کے بعد) وہ ایک بستہ خون کی شکل ہو جاتا ہے پھر
 ایک چلہ کے بعد گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ
 ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے، اسے چار باتوں کا حکم
 ہوتا ہے کہ اس کی روزی، اس کا عمل، اس کی عمر اور
 اس کی نیک سبقت یا بد سبقت لکھے پھر اس میں روح
 سمیٹ لی جاتی ہے (یعنی روح انسانی جسے نفس نامی
 کہتے ہیں) چنانچہ ایک شخص (عمر بھر) بہشتیوں والے
 کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں
 ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر اس کا نوشتہ
 تقدیر غالب آتا ہے وہ دوزخ والے عمل شروع کر دیتا
 ہے حتیٰ کہ وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے اس کے برعکس
 دوسرا شخص (عمر بھر) دوزخیوں والے کام کرتا رہتا ہے
 جب اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ
 جاتا ہے تو اس پر نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے وہ بہشتیوں
 والے کام کر کے بہشت میں جاتا ہے (غرض خاتمہ پر بہشت و دوزخ کا احوال)

(از غلام بن یحییٰ از عمر بن ذر از والدش از سعید)

ابن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل

یہ روح حیوانی پر سوار ہے اسی روح کی وجہ سے آدمی دوسرے حیوانوں سے ممتاز ہے اور اسی روح کی وجہ سے اس کے لئے عذابِ ثواب
 رکھا گیا ہے۔ موت کیا ہے اس روح کی سواری کا بدلا جانا۔ موت سے روح حیوانی تو تحلیل اور فنا ہو جاتی ہے لیکن روح انسانی
 اس سواری کو چھوڑ کر دوسری سواری لیتی ہے وہ فنا نہیں ہوتی بدستور باقی رہتی ہے البتہ نفعِ صمد کے وقت بے ہوش ہو جائے گی۔
 پھر دوسرے نفع پر ہوش میں آجائے گی اور کہے گی ہم کیا شے تیرے سوار ہے تجھے کس نے ہم کو جگا دیا ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا جَبْرِيلُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَزُورَنَا
أَكْثَرُ مِمَّا تَزُورُنَا فَزَلْتُمْ وَمَا تَعْتَزَلُونَ
إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَ
مَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ
رَبُّكَ نَسِيًّا قَالَ هَذِهِ أَحْكَامُ الْجَوَابِ
لِيُحْتَشَدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سے جو کچھ فرمایا تھا اس کا جواب اس آیت میں نازل ہوا -

۶۹۳۷۔ حَلَّلْنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
كَدْتُ أَمَشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَوْثٍ بِأَمْكٍ بَيْنَهُ وَهُوَ
مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرَّوْحِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسَلُّوهُ عَنِ الرَّوْحِ
فَسَأَلُوهُ عَنِ الرَّوْحِ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا
عَلَى عَصِيْبٍ وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ
يُوحِي إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ
الرَّوْحِ كُلِّ الرَّوْحِ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا
أَوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلٌ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسَأَلُوهُ

جتنی مرتبہ اب تم مجھ سے ملتے ہو اس سے زیادہ مرتبہ
کیوں نہیں آیا کرتے؟ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ہم
فرشتے تو اسی وقت نازل ہوتے ہیں جب تیرے پروردگار
کا حکم ہوتا ہے (بغیر حکم ہم نہیں آسکتے) جو ہمارے سامنے
ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب کچھ
اس خدا کے قبضے میں ہے اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام

(ازیحییٰ از وکیع ازاعمش ازابراہیم ازعلقمہ) حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا
تھا آپ ایک کھجور کی لکڑی پر سہارا لئے تشریف لے جا رہے تھے
اتنے میں یہودیوں کی ایک جماعت کی طرف سے ہمارا گذر ہوا
وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق سوال کیا
جائے۔ بعضوں نے کہا نہ پوچھو، آخر انہوں نے پوچھ ہی
لیا آپ یہ سنتے ہی اس لکڑی کے سہارے سے کھڑے ہو
گئے۔ میں ان کے پیچھے کھڑا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ وحی نازل
ہو رہی ہے چنانچہ تھوڑی دیر میں آپ نے یہ آیت ثنائی
”آپ سے پوچھتے ہیں روح کیا چیز ہے؟ کہہ دے روح
میرے مالک کا حکم ہے اور تم بندوں کو تھوڑا ہی علم ملا
ہے۔“ اب آپس میں یہودی کہنے لگے کیوں ہم نے نہیں
کہا تھا مت پوچھو!

۱۔ مگر تم نے نہ مانا پوچھ ہی لیا اب لو ان کی پیغمبری کا ایک اور ثبوت ہو گیا۔ انہوں نے آپس میں صلاح کی تھی، اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں تب تو مسلم ہو جائیگا
یہ حکم میں پیغمبر نہیں ہیں کیونکہ حکیموں نے اپنی عقل کے موافق روح کی تفسیر کی ہے اور یہودیوں نے روح کی حقیقت بیان نہیں کی اس کا حکم اللہ ہی پر رکھا ہے روح اللہ کا نام
ہے یعنی ایک ارشاد ہے اس ارشاد کی مدت ختم ہوتے ہی آدمی وہی آدمی رہتا ہے وہی آنکھ وہی ناک وہی جسم مگر وہ عہدہ جو اللہ تعالیٰ نے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

٣٨ ٤٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ
فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِلَى الْجِهَادِ فِي
سَبِيلِهِ وَتَصَدِّقُ حِلْمَانِهِ بِأَنْ يُخَدَّ
الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجَعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي
خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا تَالِ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ
٣٩ ٤٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
وَأَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حِمْيَةَ وَيُقَاتِلُ شُجَاعَةً
وَيُقَاتِلُ رِبَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ
هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ-

الشریعت

بَابُ ٣٨٨ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
إِنَّمَا أَمْرُنَا لَيْشَىءٍ -

وہ ہو جاتی ہے۔^{۵۳}

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض اللہ کی راہ میں جہاد
 کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے اسے اللہ کے
 کلام کا جو اس نے قرآن میں فرمایا ہے (دل سے)
 یقین ہو تو اللہ اس کا کفیل اور ضامن ہوتا ہے
 یا تو اسے (شہادت کا درجہ دے کر) داخل جنت
 کرے گا یا اپنے گھر کو ثواب اور مال غنیمت دلا کر واپس لے گا
 (از محمد بن کثیر از سفیان از اعرج ابو داؤد)
 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک
 شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پوچھنے
 لگا یا رسول اللہ کوئی شخص حجت سے ہڑتا ہے کوئی عتق
 کی وجہ سے، کوئی دکھانے اور سنانے کی نیت سے (تاکہ
 لوگوں میں تعریف ہو) تو ان میں سے کوئی قتال قتال
 فی سبیل اللہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا جس قتال سے یہ غرض ہو
 کہ اللہ کا بول بالا ہو (شرک کفر مغلوب ہو) وہی قتال فی سبیل

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نحل میں) ارشاد ہم جب کوئی چیز بنانا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہو جا پس

(بقیہ صفحہ سابقہ) آدمی کو دیکھا جس کی وجہ سے اس کو بہت سی قدرت بہت سا اختیار تھا وہ نکل جاتا ہے اب آدمی لنگر پیچ کر طرح طرح کے حصوں اور بے ادا دہرہ ملتا ہے جیسے ایک آدمی سڑک کی طرف سے مجبوراً پہنچا تھا لنگر مجبوراً جی پی جی جانے فرمائیے اس میں سے کیا چیز کم ہو گئی جس سے اس کا اختیار جو رعایا پر تھا جاتا رہا نہ اس کا رعب اب رعایا کے دلوں پر پابا رہا روع کی بجائے یہی مثال ہے ۱۲۔ (حواشی متعلقہ صفحہ پڑھا) سلسلہ اس حدیث کی مناسبت قریباً بائیس ہے کہ اس میں اللہ کے کلام کا ذکر ہے ۱۲۔ منہ سلسلہ باقی ان لوگوں میں سے کوئی لڑائی اللہ کی راہ میں نہیں ہے ۱۳۔ منہ سلسلہ اور سورہ یس میں یوں فرمایا، اِنَّمَا آمُرُكُم بِمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ اَفْ تَقُولُ لَکُمْ کُنْ فَعَلُوا کُنْ فَعَلُوا کُنْ مطلب اس باب سے امام بخاری کا یہ ہے کہ قول اور مرد دونوں سے ایک ہی چیز مراد ہے یعنی حق تعالیٰ کا حکم کر فرمانا تو یہی ہے کہا اللہ نے سب مخلوق کو حکم کرنے سے پیدا کیا اگر کس بھی مخلوق پر تو نہ تو مخلوق کا مخلوق ہے پیدا کیا لازم آتا ۱۴۔ منہ سلسلہ اسلامی پاک کی حفاظت مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت (بقیہ صفحہ سابقہ)

۶۹۴۰ - حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَاهِيْمُ بْنُ مَحْبِيْدٍ عَنْ
اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَلْبَسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِيْنَ
عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ اَمْرُ اللهِ -

۶۹۴۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُكَيْرُ بْنُ
هَاشِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعْوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِي اُمَّةٌ قَائِمَةٌ
بِاَمْرِ اللهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَ بِهِمْ
وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ اَمْرُ اللهِ
وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ بِبَعْضِ
يُحَاوِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ
بِالشَّامِ فَقَالَ مُعْوِيَةُ هَذَا اَمْلِكُ
يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَ
هُمْ بِالشَّامِ -

۶۹۴۲ - حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا

(از شہاب بن عباد از ایراہیم بن محبید از
اسماعیل از قلیس) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے
ایک گروہ حق پر غالب رہے گا یہاں تک کہ
اللہ کا امر (قیامت کا) آجائے۔

(از حمیدی از ولید بن مسلم از ابن جابر از عمیر
ابن ہاشم) حضرت معویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے میری امت کی ایک جماعت برابر اللہ کے حکم پر قائم
وسنت پر قائم رہے گی۔ انہیں جھٹلانے یا ان کی مخالفت
کرنے والے اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ
اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا اور وہ جماعت اس حال میں
ہوگی (قرآن و سنت پر عمل رہی ہوگی) یہ سن کر مالک
ابن یحنا مرنے کہا میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے
سنا وہ کہتے تھے یہ جماعت ملک شام میں ہوگی تو معویہ
رضی اللہ عنہ نے کہا مالک بن یحنا میرے کہتا ہے کہ اس نے
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا یہ جماعت ملک
شام میں ہوگی۔

(از ابوالیمان از شعیب از عبد اللہ بن ابی حسین)

(بقیہ از صفحہ سابقہ) یا کسی ملک پر اس نیت سے چڑھائی کرے کہ اس میں اسلام کی حکومت چوہہ بھڑکتی اللہ ہی العلیا میں شامل ہوگا کیونکہ مسلمانوں
کی حکومت بہر حال اسلام کے غلبہ اور کفار کی مغلوبیت کا باعث ہوگا اور یہ پیش خیمہ ہوگا کلمہ اللہ ہی العلیا کا اس طرح مسلم مستضعفین و مظلومین
کی خلاصی کرنے اور مظالم سے بچانے کے لئے قتال یہ سب فی سبیل اللہ قتال کہلائے گا۔ سورہ نساء میں ہے مَا لَكُمْ لَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ عَنِ عَدُوِّ اللَّهِ وَعَنِ الْكُفْرِ وَالْعِصْيَانِ أُولَٰئِكَ عَنِ ذُلِّهِمْ فَلَا حَرَجَ عَلَى الْمُفْلِسِ
مِمَّا مَلَاحَتْ يَدَاكَ لَهُ سِيَرَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ج ۱ ص ۱۲۷ (مواہب لدنی) حضرت مولانا عبد اللہ بن محمد
امت قائمہ میں دلوہندی جماعت جو مہم و فوجیہ کو بھی شامل کرتے تھے جو غلبہ اسلام کی جدوجہد کرتے تھے ۱۲ عبد المذکر

سُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيْبَةٍ فِي أَهْصَاهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتُكَ هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَكِنْ تَعُدُّوْا مَرَّةَ اللَّهِ فِيكَ وَلَكِنْ أَدْبَرَتْ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ :

تجھ ہلاک کر ڈالے گا۔

۴۳۹۔ حَلَّ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْنِيُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَوَاشِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ مَعَهُ قَبْرُزْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ سَلُّوْهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا كَسَا لَوْكَ أَنْ يَبْجِي فِيهِ بِشْيٌ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

از نافع بن جبیر (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مسیلمہ کذاب ایک دفعہ اپنے ساتھیوں کو لئے ہوئے مدینے میں آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہوئے فرمایا اگر تو یہ لکڑی کا ٹکڑا (جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں تھا، مجھ سے مانگے تو بھی میں نہیں دینے کا اللہ تعالیٰ نے جو حکم تیرے متعلق ہے رکھا ہے تو اس سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو اسلام سے منحرف ہوا تو اللہ تعالیٰ

از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از اعش از ابراہیم از علقمہ (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مدینے کے ایک کھیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں چند یہودیوں پر سے گزر رہا وہ آپس میں کہنے لگے ان سے روح کے متعلق دریافت کرو۔ بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تمہیں بُری لگے اس پر دوسروں نے کہا ہم تو ضرور پوچھیں گے آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا ابوالقائم (صلی اللہ علیہ وسلم) بتائیے کہ روح کیا چیز ہے ؟

۱۔ چہ جائیکہ میں اپنے بعد تجھے خلیفہ بناؤں مسیلمہ کی بیوی درخواست تھی ۱۲ مہ ۱۳ مسیلمہ کذاب نے یہاں سے نبوت کیا تھا اور بہت سے لوگ اس کے پیرو ہو گئے تھے وہ بڑا شعیبدہ باز آدمی تھا لوگوں کو شعیبدے دکھا کر وہ آدمی لے آیا تھا وہ مدینہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ اپنے نبی کو خلیفہ کر جائیں تو میں اپنے ساتھیوں کے آپ کا تابع رہا ہوں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ خلافت تو مجھ ہی چیز ہے میں ایک چھڑی کا ٹکڑا بھی تجھ کو نہیں دے گا آخر مسیلمہ نے اپنے ساتھیوں کو لے کر چلا گیا اور یہاں تک کہ ملک میں اس کی جماعت بہت ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وفات میں مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں پر رشک کر رہی تھی اس میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے لیکن بالآخر مسلمان غالب ہوئے اور وحشی نے جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا مسیلمہ کو فی النار اور مسیلمہ کے بیٹے کو فی النار فرمایا تھا وہاں ہی بڑا مسیلمہ ہلاک ہوا اس کے ساتھی سب تہریر ہو گئے کہتے ہیں ابھی میں کہیں شاذ و نا درسیدہ کے پیرواں ہیں ان کو صاف قید کہتے ہیں مسیلمہ نے دو کتابیں جیوڑیں جن کو وہ کتاب آسمانی کہتا تھا ایک فلاں اول اور ایک فاروق ثانی مسیلمہ نے کئی باتوں میں خلاف شریعت اسلامی حکم دیا تھا۔ مثلاً آخر میں چل کر اس نے زنا کو حلال کر دیا تھا لغتہ اللہ علیہ

لَنَسْأَلَنَّهُ فَمَا لَمْ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ
فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرَّوْحُ فَسَكَتَ
عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ
أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الرَّوْحِ قُلِ الرَّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي
وَمَا أُوْتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ
الْأَعْمَى لَهْكَذَا فِي قِرَآئَتِنَا -

باب ۳۸۸۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

قُلِ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَدًا

لِكَلِمَتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ

قَبْلَ أَنْ نَقْدُ كَلِمَتِ رَبِّي

وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا

وَقَوْلِهِ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ

مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ

يَسَدٌ كَمَا مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ

أَنْجَارٍ مَا نَفَدَتْ كَلِمَتُ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ وَقَوْلِهِ

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ

آيَاتٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ

يُغْشِيهِ اللَّيْلُ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ

حَنِيدًا وَالشَّمْسُ وَالنَّجْمُ وَالْجُودُ

مُسْتَحَوَاتٌ بِأَمْرِ آيَاتِهِ الْخَالِي

الْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ -

آپ خاموش ہو رہے ہیں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی
نازل ہو رہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی
وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرَّوْحِ قُلِ الرَّوْحُ مِنْ أَمْرِ
رَبِّي وَمَا أُوْتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا -

اعمش کہتے ہیں ہم نے اس آیت کو یوں ہی
پڑھا ہے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت یہی
ہے، لیکن مشہور قرأت میں وَمَا أُوْتِبْتُمْ ہے)

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد لئے پیغمبر فرمادیجئے
اگر میرے رب تعالیٰ کی باتیں لکھنے کے لئے سارا سمندر
روشنائی ہو جائے تو میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں
اور سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک اور سمندر
ہم اس کی مدد کے لئے آئیں۔ نیز فرمایا ”اگر زمین
میں جتنے درخت ہیں ان سب کے قلم بنائے جائیں
اور سمندر روشنائی بنے اس کے بعد سات سمندر اور
اتنے ہی بڑے روشنائی بنیں جب بھی کلمات الہیہ
ختم نہ ہوں۔“ نیز فرمایا ”بے شک تمہارا مالک اللہ
ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے
پھر سخت پر بلیٹھ گیا۔ رات سے دن کو ڈھانپتا
ہے اور دن کو رات سے رات دن کے چھپے
دوڑی آرہی ہے، سورج چاند اور تاروں کو
کو بنایا وہ سب اس کے تابع ہیں۔ سنو اسی
کی خلقت ہے، اسی کا حکم چلتا ہے بڑی بکرت
والا ہے، اللہ رب العالمین ہے“

سُحْرَ ذَکَلْ

۶۹۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ أَهْلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَكَّلْ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُزَيِّدَهُ كَالِإِلَى مَسْكِنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ -

بَابُ ۳۸۹ فِي الْمَشِيَّةِ

وَالْإِدَادَةِ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ اللَّهُ وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى تَوَتَّى الْمُلُوكُ مِنْ تَشَاءُ وَلَا تَقْوُوكَ لِشَيْءٍ إِنْ يَفَاعَلْ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ تَوَلَّى فِي آيِ طَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ -

سُحْرَ كَا مَعْنَى تَابِعَ كَيْفَا

ان عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے صرف اسی وجہ سے نکلے کہ اسے اللہ کے کلمات کا یقین ہو اور اس کی یہی نیت ہو کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو اللہ اس کا ضامن ہے، یا تو ا شہادت کا درجہ دے کر، اسے بہشت میں لے جائے گا یا ثواب اور مال غنیمت دے کر اسے گھر لوٹائے گا۔

باب مشیت اور ارادہ کا بیان -

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "تم خود کچھ خواہش نہیں کر سکتے جب تک خدا نہ چاہے" (الفاظ) تو جسے چاہتا ہے موت دیتا ہے (آل عمران) "تو کسی بات کے متعلق مت کہہ کر کہ میں اسے کروں گا بلکہ یوں کہہ انشاء اللہ کل میل سے کروں گا (کہف) جس قسم تم محبت کرتے ہو اُسے تم خود راہ راست پر نہیں لا سکتے بلکہ یہ اللہ کا کام ہے وہ جسے چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے۔ (قصص)

سعید بن مسیب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے اور تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا" (البقرہ)

لے ان آیتوں کو اگر امام بخاری نے یہ نیت کیا کہ امر خلق میں داخل نہیں جب تو فرمایا اللہ الخلق والا امر اور دوسری آیتوں اور حدیث میں کلمات سے وہی اور امر اور ارشادات الہی ملے ہیں ۱۳ منہ ۳۵ اس باب کے لائن سے امام بخاری کی فہم یہ ہے کہ یہ مشیت اور ارادہ دونوں کو ثابت کریں دونوں ایک ہی ہیں امام شافعی سے یہی سنے لے لکا انہوں نے کہا مشیت اللہ کا ارادہ ہے کہ امر یہ ہے ان دونوں میں فرق کیا ہے قرآن کی آیتوں سے دونوں کا ایک مطلب ثابت ہوتا ہے جیسے فَتَعَالَى كَيْفَا يُرِيدُ ۱۲ منہ ۳۵ بیان یرید کا لفظ جو ارادہ سے نکلا ہے ۱۲ منہ

۴۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَأَعِزُّوهُ فِي الدُّعَاءِ وَلَا
تَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتُ فَأَعْطَيْتُنِي
فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ -

۴۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَحْدَةَ
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ مُهَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ
عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوَّقَهُ
وَفَاطِمَةَ بَنَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ
قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْشَأْنَا
بِئْسَ اللَّهُ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعْثَنَا
فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَكَمْ يَرُوحُ
إِلَى شَيْئَانِ ثُمَّ يَمُوتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يُصْرِبُ
فِي ذَلِكَ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ
شَيْءٍ جَدًّا -

۴۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ

(از مسدد از عبد الوارث از عبد العزیز عن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو قطعی طور سے مانگو (عزم سے مانگو) دعا میں یہ الفاظ نہ کہو کہ اگر تو چاہے تو ہمیں دے۔ کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (اگر جبر ہو تو مشیت نہ ہوئی)

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از اسمعیل از عبد الحمید از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از علی بن حسین یعنی زین العابدین از حسین بن علی رضی اللہ عنہم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور جناب سیدہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھڑ شریف لائے فرمایا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھا دے گا" یہ جواب سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور کچھ جواب نہیں دیا پھر جب پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے تو میں نے سنا آپ اپنی ران پر مارتے جا رہے تھے اور یہ آیت پڑھ رہے تھے "وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدًّا - (انسان اکثر باتوں میں جھگڑتا رہتا ہے)

(از محمد بن سنان از فیلیح از ہلال بن علی

حَدَّثَنَا قُلَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ
عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ
يَبْقَى وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ
تَكْفِيئُهَا فَإِذَا اسْكَنْتُ اعْتَدَلْتُ وَ
كَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَكْفَأُ بِالْبَلَاءِ وَ
مَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ صَمَاءٍ
مُعْتَدِلَةٍ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا هَمَاءٌ
هِيَ رَهْتَانِي، چنانچہ حبیب اللہ تعالیٰ

از عطاء بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا مومن
کی مثال کھیتی کے نرم پودے کی طرح ہے، جدھر کی ہوا
ہو اس کا رخ پھرے اس کے پتے جھک جاتے ہیں
وہ بھی جھک جاتا ہے۔ جب ہوا رک جائے
تو سیدھا ہو جاتا ہے۔ یہی حال مسلمان کا ہے
بلیات و مصائب سے وہ جھک جاتا ہے (پھر
ایمان کی وجہ سے صبر کر کے سیدھا ہو جاتا ہے) کافر کی
مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے وہ سخت اور سیدھا
ہی رہتا ہے، چنانچہ حبیب اللہ تعالیٰ

۶۹۴۸ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ قَافِعٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى
الْمِنْبَرِ اقْبَأُوا بَقَاؤَكُمْ فِيهَا سَلَفُ
قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ
الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ عَلَى أَهْلِ

از حکم بن نافع از شعیب از زہری از سالم بن
عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر
کھڑے تھے، ارشاد فرما رہے تھے "تمہاری (مسلمانوں کی)
عمر سابقہ امتوں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے نماز عصر
سے غروب تک۔ قورات والوں کو قورات ملی انہوں نے جو پہر
تک عمل کیا پھر تھک گئے چنانچہ ایک ایک قیرطہ انہیں
مزدوری ملی، بعد ازاں انجیل والوں کو انجیل ملی،

لہٰذا میں جہاں کافر پر مصیبت آتی ہے وہیں جتنا ملکہ دنیا سے ملتا ہوتا ہے کیونکہ ان کو ایمان نہیں اور اللہ کے فضل و کرم پر بھی وسوسہ نہیں مصیبت
آئے ہی ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے کہ کجست خدا کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے اور دنیا سے چلے بیٹھا ہے اس حدیث کا مجھ کو مثلاً تجربہ ہو چکا ہے کافر
خدا و جد جاہلی دنیا پرست اپنی دولت و اقبال پر مغرور رہتے ہیں یا ان کی تائید نہیں ہوتے مگر جہاں ان کے اقبال کا زمانہ ختم ہوا کوئی بلا آتی وہیں جہاں
دے دیتے ہیں یا تو رنج کے مارے غم و ملہ جاتے ہیں یا غم و کشتی کر لیتے ہیں مومن پر نیز اردن مصائب آتے ہیں مگر وہ خدا سے پھر بھلائی کی امید رکھ کر صبر کرتے
رہتا ہے اور کسی امید پر اس کی زندگی قائم رہتی ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
و دشمنوں کے لیے خیال کیا تھا کہ زوال و عقیدہ اور فقدان معاش و کثرت اغواہات و غم و ان کا زندہ رہنا مشکل ہے مگر اللہ تعالیٰ نے سب کا آسان کر دیا
جب میں عہد پر فائز تھا اس سے بھی زیادہ مجھ کو متمول اور غنی کر دیا اِنَّ لِلَّهِ فَضْلًا كَثِيرًا مَنْ قَسَا عَمْرًا اَوْ رَاسِي عَظِيمًا اِنَّ خِدْمَتَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
کاموں کا یعنی اور غروب قیامت تک باقی رہے گا کسی دشمن کے ملنے سے نہ گناہ کا تمام دنیا داروں اور دنیا دار بادشاہوں کی یادگار میں مل جائیں گی
مگر میری یادگار قیامت تک لازوال اور مستحکم ہے قَالَهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَمَنَ

التَّوَرَاتِ التَّوَرَاتِ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ
الْيَهَارَ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيْرًا قِيْرًا
ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الرُّوحِ قِيْرًا قِيْرًا فَعَمِلُوا
بِهَا حَتَّى صَلَوَةُ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا
قِيْرًا قِيْرًا ثُمَّ أُعْطِيَتْهُمُ الْقُرْآنُ
فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الْقَمَرِ فَأُعْطِيَتْهُمُ
قِيْرًا طَيِّبٌ قِيْرًا طَيِّبٌ قَالَ أَهْلُ التَّوَرَاتِ
رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقْلُ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا
قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْ مَنْ أَجْرَكُمْ مِنْ
شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْثَقُهُ
مَنْ أَشَاءُ

۴۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْنَدِ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ
عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَنْسِفُوا
وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ
تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا
تَعْصُونَ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ
فَاجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكِ
شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَكَ كَفَّارَةٌ
وَوُطْهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَيَّ اللَّهُ
إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ مَغْفِرَتُهُ

انہوں نے دوپہر سے نماز عصر تک عمل کیا پھر عاجز
آگئے انہیں بھی ایک ایک قیراط مزدوری ملی -
بعد ازاں تمہیں قرآن دیا گیا تم نے غروب آفتاب تک
اس پر عمل کیا (کام پورا کر دیا) تمہیں دو دو قیراط
مزدوری ملی۔ اب تورات والے کہنے لگے، پروردگار! ان
مسلمانوں نے کام تو کم کیا اور انہیں مزدوری زیادہ
ملی، پروردگار نے فرمایا (تمہیں اس سے کیا) کیا
میں نے (تمہارا حق مار کر) تم پر ظلم کیا ہے؟ انہیں نے
کہا نہیں (ہمارا حق تو ہمیں پورا پورا ملا) پروردگار
نے فرمایا، یہ میرا فضل ہے جس پر چاہتا ہوں
کرتا ہوں۔

(از عبد اللہ مسندی از ہشام از معمر از زہری از
(بوادریس) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں میں نے چند آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا میں تم لوگوں سے
مندرجہ ذیل باتوں پر بیعت لیتا ہوں، خدا کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کرو گے، پٹھوی نہ کرو گے، قتل اولاد نہ کرو گے، کوئی ہتھان
نہ باندھو گے، اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے جو شخص
ان شرائط میں پورا اترے گا اللہ اسے ثواب دے گا اور جو شخص
ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور دنیا ہی میں اس
کی سزا مل جائے تو یہی اس کے گناہ کا کفارہ اور گناہوں
سے پاک کرنے والی ہوگی، اگر اللہ (دنیا میں) اس کا گناہ
چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ کی مرضی ہے چاہے اسے
عذاب دے، چاہے اسے بخش دے۔

۶۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَا طُوقَ لِي
الْبَيْتُ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلَنَّ كُلُّ امْرَأَةٍ
وَلْتَكِدَنَّ فَارِسًا يَفْقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ
إِلَّا امْرَأَةً وَلَدَتْ شَيْئًا غَلَامًا قَالَ نَبِيُّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُليْمَانُ
أَسْمَعُنِي لَخَدَّتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ
فَارِسًا يَفْقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

ہو کر راہِ خدا میں جہاد کرتا۔

۶۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الشَّقْفِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ
فَقَالَ لَرَبَّاسٍ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ قَالَ قَالَ أَرَأَيْتَ طَهُورٌ بَلْ
هِيَ حُشَى تَقُودُ عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ
الْعُبُورُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَعَمْ إِذَا۔

۶۹۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

(از معلى بن اسد از وہیب از ایوب از محمد بن سیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی
حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں ایک بار
انہوں نے کہا میں آج رات کو سب عورتوں کے پاس جاؤں گا
ہر بیوی حاملہ ہو کر ایک ایک بچہ جنے گی وہ بچہ جوان ہو کر
شہسوار بنے گا، قتال فی سبیل اللہ کرے گا۔ چنانچہ
حضرت سلیمان علیہ السلام نے یونہی کیا رات کو اپنی تمام
بیویوں کے پاس گئے (ان سے صحبت کی) مگر کسی عورت کو
حمل نہ ہوا۔ ایک عورت نے بچہ جنا وہ بھی ادھورا تھا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ
کہتے تو ہر عورت حاملہ ہو جاتی اور اس کا بچہ پیدا ہوتا جو سوار

(از محمد بن سلام از عبد الوہاب بن عبد الحمید الشقفی)

از خالد بن الحذاد (از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عبادت
کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا لَرَبَّاسٍ
عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ”کوئی فکر کی بات نہیں
انشاء اللہ یہ بیماری تجھے گناہوں سے پاک کر دے گی اور
تو اچھا ہو جائے گا۔ وہ کہنے لگا واہ یہ تو (زیر دست)
بنمار ہے ایک بوڑھے پر سوار ہے اسے قبر تک پہنچانے
چھوڑے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا یہی
خیال ہے تو ایسا ہی ہو گا۔

(از ابن سلام از شمیم از حصین از عبد اللہ بن

ہر طریق کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بخاری بات نہیں مانتا تو حبشیا تو سمجھتا ہے ویسا ہی ہو گا اور اللہ کا حکم پورا ہو کر ہے گا
پھر دوسرے دن شام ہی نہ ہوئے ان ہی کو دینا سے گزر گیا امام

هَشِيمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ
عَنْ أَبِيهِ جِئْنَا مُؤَاوِئِينَ الصَّلَاةَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ
أَرْوَاحَكُمْ جِئْنَا شَاءَ وَرَدَّهَا حَيْثُ
شَاءَ فَفَضُّوا أَحْوَابَهُمْ وَتَوَضَّؤْا إِلَى
أَنْ طَلَمَ الشَّمْسُ وَأَبْيَضَتِ فَقَامَ فَصَلَّ -

اور اس پر سفیدی آگئی تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۶۹۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو إِهْلِيمٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ وَالْأَعْوَجِ عَنْ وَحْدَةَ ابْنِ سَمْعِيلٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ إِدْرِيسَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَدْبَرَ رَجُلٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لِمَنْ
وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قِسْمِ
يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى
مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ
عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَنَاقَ الْيَهُودِيُّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ
بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا وَنِ
عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اسلام یہ قسم باب الاذان میں گزرتا ہے ۱۱ھ یعنی موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو یہ آپ نے انرا و تواضع فرمایا مطلب یہ ہے کہ اس طرح غیبت
نہ دو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی دوسرے پیغمبر کی قرین تک ۱۲ھ

ابی قتادہ) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ واقعہ بیان کیا
جب لوگ سو گئے تھے اور صبح کی نماز قضا ہو گئی تھی
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تمہاری جانیں جب تک اس کی مرضی تھی روک رکھی تھیں
جب چاہا چھوڑ دیں (تم جاگ اٹھے) آخر لوگوں نے رفع حاجت
سے فراغت کی وضو کیا، جب سورج پوری طرح طلوع ہو چکا

(از یحییٰ بن قزعة از ابراہیم از ابن شہاب از ابوسعہ
واعرج)

دوسری سند (از امام بخاری رحمہ اللہ از اسمعیل بن
ابی اویس از ہرارش عبد الحمید از سلیمان بن بلال از محمد بن
ابی عتیق از ابن شہاب از ابوسعہ بن عبد الرحمن وسعید
ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک
مسلمان اور ایک یہودی میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان کہنے
لگا "اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام
جہان سے منتخب کیا۔" یہودی کہنے لگا "قسم ہے اس ذات
کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہان سے منتخب کیا۔"
یہ سن کر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ پیدا
کر دیا۔ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
(فریاد کئے) حاضر ہوا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا
(مسلمانو!) "مجھے موسیٰ علیہ السلام سے مت بڑھاؤ۔"
قیامت کے دن (پہلا صور پھونکنے پر) لوگ بیہوش ہو
جائیں گے پھر (دوسرا صور پھونکنے پر) سب سے

فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يَفِيْقُ فَاِذَا مُوسٰى بِاُطْرُسَ
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِى اَكَانَ فَيَمُنْ
صَبِيْحًا فَاَفَاىَ قَبْلِىْ اَوْ كَانَ مَعْنِىْ اَسْتَعْنٰ
اللّٰهُ۔

۶۹۵۴۔ حَدَّثَنَا اسْحٰقُ بْنُ اَبِي عِيْسٰى قَالَ
اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَكْبَسَ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ يَأْتِيْهَا الدَّجَالُ فَيَحْدُ
الْمَلٰئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرُبُهَا
الدَّجَالُ وَلَا الظَّالِمُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

۶۹۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْاِيْمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحُلِّ بْنِ
دَعُوْجٍ فَاَرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اُخْتَبِیْ
دَعُوْیَ شَفَاعَةٍ لَا مَوْتِیْ یَوْمَ الْقِيَامَةِ
۶۹۵۶۔ حَدَّثَنَا یَسْرُ بْنُ مَرْثُوْدٍ
جَمِيْلٌ الْكُفَّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ
سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اُمِّ سَلَمَةَ
عَنِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَّأَيْتُنِیْ عَلٰی قَلْبِیْ

پہلے میں ہوش میں آؤں گا، دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام
(مجھ سے پہلے) عرش کا کرنا تھا مے کھڑے ہیں۔ معلوم نہیں
کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا وہ
ان لوگوں میں داخل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہوشی سے متنبی کیا ہے
(از اسحاق بن ابی عیسیٰ از یزید بن ہارون از شعبہ از
قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینے کے
پاس آئے گا اُسے وہاں فرشتے نظر آئیں گے جو مدینے کا
پہرہ دے رہے ہوں گے۔ انشاء اللہ (اسی لئے) دجال اس
میں داخل نہ ہو سکے گا، نہ طاعون انشاء اللہ آئے گا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر ایک نبی کو ایک ایک دعا ایسی ملی ہے جسے قبول
کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
میں اپنی مستجاب دعا قیامت کے دن اپنی اُمت کی
شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں گا۔

(از لیسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی از ابراہیم بن
سعد از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک دفعہ میں سورہ ہاتھا خواب میں
دیکھا کہ ایک کنوئیں پر کھڑا ہوں میں نے اس میں

لہ فَمَصِيْقٍ مِّنْ فِي السَّحَابِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ مَن اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ (سورہ زمر) باب کا مطلب اس سے نکلا کہ آیت میں اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ
کا لفظ ہے اللہ کی مشیت نہ کہ ہے اللہ سے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، رضوان، خازن بہشت، مالک خازن جہنم اور حاملان عرش مراد ہیں یہ ہوش
میں ہوں گے اور اللہ

فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ
أَخَذَهُ ابْنُ أَبِي مُخَافَةَ فَنَزَعَهُ ذَنْوَبًا
أَوْ ذَنْوَبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ
يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ
عَرَبًا فَلَمْ أَرَ عُبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ
يَغْفِرُ فِرْيَتَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ
بِعَظْمٍ -

جبنا خدا کو منظور تھا پانی نکالا، پھر پانی کا ڈول
(میرے ہاتھ سے) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لے لیا
انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کھا گئے
اللہ انہیں بخشے، پھر وہ ڈول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
نے (ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ سے) لے لیا، ان کے لینے ہی
ڈول چرس بن گیا (جس سے کھیت سیجھتے ہیں) میں نے
عمر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شہ زور شخص نہیں دیکھا جو ان

کی طرح پانی خوب نکالتا ہو، اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے جانوروں کو سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں میں لے گئے۔
۶۹۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ
السَّائِلُ وَرَقَبًا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ
أَوْ مَا جِئَ النَّجَاجَةَ قَالَ اشْفِعُوا فَلْتَوْجُوهُ
وَيَقْبِضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ بِمَا شَاءَ -
۶۹۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ
ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيُعِزِّمْ مَسْئَلَتَهُ
إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ -
زبردستی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

(از محمد بن علاء ابوالاسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جب کوئی سائل یا دوسری احتیاج والا آتا تو
آپ صحابہ کرامؓ سے فرماتے تم بھی اس کی سفارش کرو،
تمہیں (سفارش کرنے کا) ثواب ملے گا اور خدا کو توجہ
منظور ہوگا اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا۔

(از یحییٰ از عبد الرزاق از معمر از ہشام) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے یا
اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر
رحم کر اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ قطعی طور سے
(عزم سے) دعا مانگا کرو یا اللہ مجھے بخش دے رحم کرو (زی
دے) اس لئے کہ اللہ تو وہی کام کرتا ہے جو چاہتا ہے اس پر

۱۔ تم کو یہ کام سننا شروع کرنا یا کسی سامان کی کاربرداری کے لئے سفارش کرنے کا ثواب مل جائے گا مطلب حاصل ہو یا نہ ہو یہ اللہ کا اختیار ہے باب کا
مطلب حدیث کے اس لفظ سے نکلا و یَقْبِضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ بِمَا شَاءَ ۱۲۷۲ باب کا مطلب اس سے نکلا اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۱۲۷۳

۵۹- ۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حُفَيْفُ بْنُ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُومٍ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَمَارَ هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ

قَابِيسَ بْنِ حَصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى

أَهُوَ خَظِيرٌ فَهَمَّا أَبِي بَنِي نَعْمَانَ الْكُفَّارِيُّ

قَدْ عَاةَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي كُنَّا رَيْتُ

أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى

الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ هَلْ

سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بَنَيْنَا مُوسَى فِي مَلَا بَنِي إِسْرَآئِيلَ إِذْ

جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا

أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأَوْجِى

إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُ نَا خَظِيرٌ فَسَأَلَ

مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ

النُّحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا أَفْقَدْتَ

النُّحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ

مُوسَى يَتَّبِعُ أَكْثَرَ النُّحُوتِ فِي الْبَحْرِ

فَقَالَ فَقَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذْ

أَوَيْتَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي لَسِيتُ النُّحُوتَ

وَمَا أَنَا نِيَّةُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ

(از عبد اللہ بن محمد از ابو حفص عمر و از اوزاعی از

ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کا محضر بن قیس

ابن حصن فزاری سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے

متعلق اختلاف رائے ہو گیا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے یا کوئی

اور صاحب ہاتھ میں حضرت ابی بن کعب انصاری رضی

اللہ عنہ ادھر سے گزرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

انہیں بلایا اور کہا مجھ میں اور میرے اس ساتھی میں بحث

ہو رہی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جن صاحب ملاقات کی

خواہش کی تھی وہ کون تھے؟ کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اس واقعہ کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے

تھے ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سرداروں میں بیٹھے

ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص نے آکر لوچھا آپ اپنے سے

بڑا بھی کسی عالم کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں (حضرت

موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول باری تعالیٰ کو ناگوار گزرا) وحی آئی آپ

پر (عالم ہمارا ایک بندہ خضر علیہ السلام موجود ہے۔ حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے پروردگار سے درخواست کی مجھے اس بندے سے

ملادے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی ان کے لئے بطور علامت مقرر کی

اور فرمایا جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے وہاں کوٹ انا وہ بندہ تجھ

سے وہاں ملے گا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے اس مچھلی کے

نشان پر جا رہے، اتنے میں موسیٰ علیہ السلام کے خادم (یوشع) نے

کہا سنئے! جب ہم مغرہ کے پاس ٹھہرے تھے (آپ ہو گئے تھے) تو میں

مچھلی کا واقعہ ہی بھول گیا یہ شیطان ہی کا کام تھا اس نے مجھے مچھلی

قَالَ مُوسَىٰ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَأَرَادَ
عَلَىٰ أَقَارِبِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَ أَخْضَرَ
وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ.

ملاقات ہوئی۔ پھر وہ واقعہ پیش آیا جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

۶۹۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
مَنْبُوحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَّلَ عَدَا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ يُخَيِّفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ
تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحْصَبَ.

۶۹۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي
الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ
فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ تَقَفُّوا
وَكَمْ تَقْفِي قَالَ قَاغِدُوا عَلَى الْقِيَالِ
فَعَدُوا فَأَمَّا بَنُوهُمْ جَرَا حَاتٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ
عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ ذَٰلِكَ أَصْحَابَهُمْ

دوسری سند (از احمد بن صالح از عبد اللہ بن وہب
از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں
اتریں گے جہاں ان لوگوں نے (قریش نے) کافر رہنے کی
(اور بنی ہاشم و بنی مطلب سے ترک معاملہ یعنی بائیکاٹ کر کے)
قسم کھائی تھی۔ اس مقام سے آپ کی مراد مقام محصب تھا۔
(از عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ از عمرو از ابوالعباس)
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کر کے فتح
نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کل ہم انشاء اللہ واپس ہو جائیں گے
مسلمان کہنے لگے کیا بغیر فتح کئے ہی واپس ہو جائیں؟
آپ نے فرمایا ایسا ہے تو پھر کل سویرے جنگ شروع
کر دو۔ چنانچہ صبح کو مسلمان جنگ کے لئے گئے۔
(قلعہ فتح نہیں ہوا بلکہ انشاء اللہ) مسلمان زخمی ہو گئے۔ پھر
آپ نے فرمایا، کل انشاء اللہ واپس ہو جائیں گے
اس پر مسلمان خوش ہو گئے (ابسی نے یہ نہ کہا ہم بغیر فتح کئے کیسے جائیں)

۱۔ کہ پہلے جہاں گم ہوئی ہے وہیں توفیق کی ملاقات ہوگی ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث کی مناسبت توجیہ مایہ اس طرح ہے کہ اس میں حضرت خضر اور حضرت موسیٰ
کے اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے اور قرآن میں حضرت موسیٰ کا یہ قول اسی قصہ میں مذکور ہے سَمِعْتُ فِي رَأْيِ شَاءَ اللَّهُ
صَاحِبًا وَلَا آخَرِي لَكَ أَمْرٌ ۱۲ منہ ۱۳ قلعہ والوں نے اندر سے تیرا سہ مسلمانوں کے تیران تک نہیں پہنچتے تھے ۱۲ منہ

فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔

بَاب ۳۸۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ

لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا

لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ

عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا

قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَ

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَمْ

يَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَ

قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا

الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا

بِإِذْنِهِ وَقَالَ مَسْرُوقٌ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ

اللَّهُ بِأَلْوَحْيٍ سَمِعَ أَهْلُ

السَّمَوَاتِ شَيْئًا فَإِذَا

فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ

الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّ اللَّهَ الْحَقُّ

وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ

قَالُوا الْحَقُّ وَيُذَكِّرُ عَنْ

جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ

بَاب اللہ تعالیٰ کا (سورہ سبا میں) ارشاد

تخلد کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جسے وہ

نہو دھکم دے۔ جب ان کے (یعنی فرشتوں کے) دل

سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو آپس میں کہتے ہیں

تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ دوسرے جواب

دیتے ہیں غورست فرمایا اور وہ بلند و برتر ہے

گویا فرشتوں نے یوں کہا کہ پروردگار نے کیا فرمایا؟

یوں نہیں کہا پروردگار نے کیا بنایا کیا پیدا کیا؟

اور (آیت الکرسی میں) فرمایا کون ایسا ہے جو بغیر اس

کی اجازت کے اس کے پاس سفارش کرے؟

مسروق بن اجدع تابعی نے عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ جب

وحی بھیجنے کے لئے بولتا ہے تو آسمان والے (فرشتے)

کچھ سننے لگتے ہیں۔ پھر جب گھبراہٹ جاتی رہتی ہے اور

(پروردگار کی) آواز ٹھم جاتی ہے پہچان جاتے ہیں

کہ یہ کلام برحق ہے اور ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کیوں

پروردگار نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں بحسب

ارشاد فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن انیس

روایت کی ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

سہ یہ باب لاکر امام بخاری نے معتزل اور متکلمین کا رد کیا ہے معتزل کہ اللہ کا کلام مساد اللہ مخلوق ہے اور مخلوقات کی طرح، متکلمین کہتے ہیں کہ اللہ کا کلام میں نہ حروف ہیں نہ آوازیں بلکہ اللہ کا کلام عبارت ہے ایک کلام نفسی سے جو ایک صفت ازلی ہے اس کی ذات سے قائم ہے اور کلمات کے معانی ہے ان کلام سے اگر عربی میں تعبیر کرو تو وہ قوراۃ ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ ان کلاماں میں ہستی نے کتاب الاسماء والصفات میں قول کیا ۱۲ منہ ۱۵ منہ ایک آواز ٹھٹھتے ہیں جیسے زنجیر کو پتھر پر گسیٹا دوسری آواز ہوتی ہے ان کلاماں بخاری نے ادبہ غرو میں اور امام احمد اور ابویعلیٰ اور طبرانی نے قول کیا ۱۲ منہ ۱۵ منہ طبرانی کی روایت میں ہے جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے ۱۲ منہ

اللَّهُ الْعِبَادَ قَيْنَا دِيْهِ حُضْرَةً
يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ كَمَا يَسْمَعُهُ
مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا
الدَّيَّانُ -

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) بندوں کا حشر کرے گا پھر آواز سے انہیں پکائے گا اس کی آواز نزدیک و دور والے سب پر بلہ سنیں گے فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں ہر ایک کے (اعمال کا) بدلہ دینے والا ہوں۔

۶۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْصَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ خَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعًا نَاقًا يَقُولُ كَافَّةً سُلْسِلَةً عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ عُمَرُو صَفْوَانٌ يَنْفُذُ هُمْ ذَلِكَ فَإِذَا افْتَرَعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ أَوَّلُكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْحَقُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيُّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهِذَا قَالَ عَلِيُّ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَمْرُكَ لِسُفْيَانٍ إِنَّ إِنْشَاءً تَارُو عَنْ عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَتَاكَ قَرَأَ فَرَعَمَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا أَقْرَأَ عُمَرُو

از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از عکرمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی کلمہ دیتا ہے تو فرشتے عاجزی سے اپنے پر مارتے ہیں۔ ارشاد الہی کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے (لوہ کی زنجیر) چکنے پھرنے پر جلانے سے نکلتی ہے علی بن مدینی کہتے ہیں سفیان کے سوا دوسرے اولیائے اس حدیث میں بجائے صفوان کے صفوان (خاک زہرے) روایت کیا ہے۔ یہ آواز فرشتوں تک پہنچتی ہے جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو وہ مقرب فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہیں پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا؟ وہ کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا وہ بلند برتر ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں ہم سے سفیان بن عیینہ نے بحوالہ عمرو بن دینار از عکرمہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی حدیث روایت کی سفیان بن عیینہ نے کہا کہ عمرو نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا آیا عمرو بن دینار نے یوں کہا ہے میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے ابو ہریرہ سے جواب دیا ہاں! علی نے یہ بھی کہا میں نے سفیان سے کہا ایک آدمی نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً یوں روایت کیا

لہ ابو سفیان نے صفوان پر کون فائدہ روایت کیا ہے دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی چکنا چاک سپاٹ پھرنے

فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ مُسْتَفِئٌ
وَهُي قِرَاءَةٌ مُمْتَنَةٌ

اب میں یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے یہ قراءت عکرمہ سے بھی سنی یا نہیں۔ سفیان نے مزید کہا کہ ہم بھی یہ لفظ اسی طرح پڑھتے ہیں یعنی قُرْع۔

از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از
ابو سلمہ بن عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالیٰ کسی بات کو اتنا متوجہ ہو کہ تیریں سنتا جتنا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا قرآن توجہ سے سنتا ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم عمدہ آواز سے پڑھتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی نے کہا اس حدیث
میں تیغیٰ بالقرآن سے مراد یہ ہے کہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابو
صالح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت
کے دن) آدم علیہ السلام سے فرمائے گا اے آدم! وہ عرض
کریں گے کہ لبتیک وسعدیک۔ پھر بلند آواز سے ندا آئے گی
اللہ تجھے حکم دیتا ہے کہ تو اپنی اولاد میں سے دوزخ
کا لشکر نکال۔

۴۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْرِ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ كَانَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَعَنَّى
بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ
أَنْ يَجْهَرُ بِهِ۔

۴۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بِنِ
غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ
فَبِقَوْلِ لَبَّتِكَ وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ
إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْءُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ دَرَجَتِكَ
بَعْثًا إِلَى النَّارِ۔

۱۔ اور ابن مامر نے قُرْع پڑھا ہے یہ صیغہ معروف بعضوں نے قُرْع پڑھا ہے دئے پہلا اور ثانی سے جب ان کے دلوں کو فراغت مل جاتی
ہے۔ مطلب وہی ہے کہ ڈر جانا رہتا ہے ان سندوں کو بیان کر کے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اوپر کی روایت جو مع من کے ساتھ ہے وہ قتل ہے اور
۲۔ بظاہر اس حدیث کا تعلق باب سے معلوم نہیں ہوتا کہ مانی نے کہا امام بخاری نے اذن کے معنی اجازت دینے کے سمجھے نہ متوجہ ہو کر کہنے کے
اور اسی لئے وہ اس حدیث کو اس باب میں لائے ہیں کہتا ہوں امام بخاری کا مطلب اس حدیث کے یہاں لانے سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
کا متوجہ ہو کر سننا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سننا بھی ایک صفت ہے مخلوق کی جیسے بولنا پھر سننا کا تو اقرار کرتے ہیں یعنی حق تعالیٰ
کے سنے کے قائل ہیں اور کلام کا انکار کرتے ہیں یہ بڑی عجیب بات ہے ۱۲ منہ

۴۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غَرَّتْ عَلَى امْرَأَةٍ
مَا غَرَّتْ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَ كَرْبُؤَةُ
أَنْ يُكَبِّرَ هَاهُنَا بِبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ -

بَابُ ۳۸۹ مَلَكُ الرَّبِّ مَعَهُ

جَبْرِئِيلُ وَبَدَأَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ
وَقَالَ مَعْمَرٌ وَإِنَّكَ لَتَلْقَى
الْقُرْآنَ أَوْ يُلْقَى عَلَيْكَ وَ
تَلَقَّا أَنْتَ أَوْ تَأْخُذُ
عَنْهُمْ وَمِثْلَهُ فَنَلَقَى آدَمَ
مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ -

(از عبید بن اسمعیل از ابواسامہ از ہشام از والدہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے اتنا رشک اپنی کسی
سوکن پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اللہ
تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا کو بہشت میں ان کے محل کی بشارت دے دیں۔

بَابُ ۳۸۹ مَلَكُ الرَّبِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کلام کرنا اور خدا کا فرشتوں کو آواز دینا۔
معمربتے ہیں کہ وَاِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ
لے پیغمبر تجھے قرآن حکیم و خیمہ کی جانب سے ملے گا
اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن تجھ پر ڈالاجاتا ہے اور
تو لے لیتا ہے، جیسے (سورہ بقرہ میں) فرمایا فَتَلْقَى
آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ یعنی آدم علیہ السلام نے

اپنے پروردگار سے چند کلمے ان کا استقبال کر کے حاصل کئے۔

۴۹۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَتَاهُ
جَبْرِئِيلُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَوْ أَنَّ فَاحِشَةً
فِي حُبِّهِ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جَبْرِئِيلُ فِي
السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَوْ أَنَّ فَاحِشَةً

(از اسحاق از عبد الصمد از عبد الرحمن، ابن عبد اللہ بن

دینار از والدہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے
دیکھو اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تو بھی
اس سے محبت رکھو پھر جبریل سارے آسمان میں ندا دی
کر دیتے ہیں دیکھو اللہ تعالیٰ کو فلاں شخص سے محبت
ہے تم سب بھی اس سے محبت رکھو چنانچہ آسمان کے
سب فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں بعد ازاں

لے اہل میں تاقی کے معنی آگے جا کر ملنے یعنی استقبال کرنے کے ہیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وحی اتری تو گویا آپ وحی کا منتقل

کرتے اس قول سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں حروف اور الفاظ میں وردہ پختہ لوگ اس کو کیسے لے سکتے سورہ بقرہ کلا آیت میں صاف

کلمات کا لفظ ہے یعنی آدم علیہ السلام نے جو الفاظ سیکھے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے بتلانے ہوئے تھے ۱۲

فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوصِّعُ لَهُ الْقُبُورُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ.

۴۶۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْصَمِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ

وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي

صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرِضُ

الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ

أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ

تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ

وَهُمْ يُصَلُّونَ

۴۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

قَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ هَآتَ

لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ وَإِنْ

سَرَقَ وَإِنْ زَنَى

زمین کے رہنے والے لوگوں میں بھی وہ شخص درجہ قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از مالک از ابو الزناد از اعرج)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کے فرشتے باری

باری تمہارے پاس آتے رہتے ہیں اور عصر اور فجر کی نماز

میں رات اور دن دونوں کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں

پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ

جاتے ہیں۔ پروردگار حالانکہ خوب جانتا ہے لیکن ان سے

پوچھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟

وہ کہتے ہیں نماز میں مشغول تھے اور جب ہم گئے تھے

تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔

(از محمد بن بشار از عندر از شعبہ از قاصل از معرو)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے مجھے یہ خبر دی

دی کہ جو شخص مراے گا دریا خالی کہ وہ شرک سے پاک ہو

(یعنی موحد ہو) تو (ایک نہ ایک دن) وہ بہشت میں

جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ چوری اور زنا کرتا ہو

(تب بھی بہشت میں جائے گا؟) انہوں نے کہا گو وہ چوری

اور زنا کرتا ہو۔

اس کی تعظیم اور محبت سے کہے دل میں سما جاتی ہے ملا یہ ہے کہ زمین میں جو نیک لوگ ہیں ان کے دلوں میں اس کی محبت سما جاتی ہے نہ یہ کہ شقاق و فتناء اور بدعتی و منحرف دلوں میں وہ تو اللہ اور رسول کے دشمن ہیں اللہ کا جو دوست ہو گا اس کے بھی دشمن ہوں گے کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے ۱۲ منہ ۵۷ اس حدیث سے ائمہ خارجی یہ نکالے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے حکم کرتا ہے کہ تم میرے دشمن ہو اب اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا دوسری آیت میں ہے وَمَا تَشْكُرُونَ اِنَّكَ يَا مُبْرَكٌ تَوَحَّشْتَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِس وقت اترتے تھے جب اللہ کا حکم ہوتا تھا اس لئے یہ بشارت جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی بامالہ تھی تو کیا اللہ نے حق جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دے پس باب کی مطابقت اس طرح حاصل ہو جاتی ہے ۱۳ منہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ
سَرِيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَ
زَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ الْحَمِيدُ قَالَتْ فَتَنَّا
سُفْلِينَ قَالَ فَتَنَّا ابْنَ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۹۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ
بِهَا قَالُوا أَنْزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِبِينَ فَكَانَ إِذَا
رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَنَسُوا الْفُلُوكَ
وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ حَتَّى تَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ
وَلَا تُخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمَعُهُمْ
وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أَسْمِعْهُمْ وَلَا
تَجْهَرُ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنَّا الْقُرْآنَ -

بَاب ۳۸۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ
اللَّهِ لَقَوْلٍ فُضِّلَ حَقٌّ وَمَا

لے اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے، جلدی حساب لینے
والے ان کفار کی فوجوں کو بھگا دے۔ ان کے پیروں میں لغزش
پیدا فرمادے۔

حمیدی نے اس روایت کو اس اضافے کے ساتھ
روایت کیا کہ مجھ سے سفیان نے بحوالہ ابن ابی خالد از
عبد اللہ بن ابی اوفیٰ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

(از مسند از ہشیم از ابوالبشر از سعید بن جبیر حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافُ بِهَا اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ میں
چھپ کر بسر کرتے تھے، پھر جب آپ قرآن پکار کر پڑھتے
اور مشرک سنتے تو قرآن مجید کو برا بھلا کہتے اسی طرح انہیں
کے ذریعے نازل کیا گیا (جبریل علیہ السلام کو) اور اسے برا بھلا
کہتے جو قرآن کو پیش کر رہا تھا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو) تب اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا نماز نہ اتنی بلند آواز سے
پڑھیے کہ مشرکوں کے کان تک آواز آجائے اور نہ اتنی
آہستہ کہ اپنے اصحاب کو بھی (مقتدوں کو بھی) سنائی نہ دے
معتدل آواز اختیار فرمائیے۔ غرض اتنی آواز سے پڑھیے کہ تیرے
صحابہ سن لیں اور قرآن سیکھ سکیں۔ اس سے بلند آواز سے نہ پڑھیے

بَاب اللہ تعالیٰ کا (سورہ فتح میں) ارشاد

یہ اعرابی لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام تبدیل کریں
(یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدے حدیثیں میں

هُوَ بِأَلْهَزْلِ بِاللَّعِبِ -

مسلمانوں سے کئے تھے کہ انہیں بلا شرکتِ غیرے

مالِ غنیمت ملے گا۔ (سورہ طارق میں ہے)۔ یہ قرآنِ قولِ فیصل ہے، ہنسی مذاق نہیں ہے۔

(از محمدی از سفیان از زہری از سعید بن المسیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (حدیث قدسی) ابنِ آدم مجھے ایذا دیتا ہے، زمانے کو بُرا کہتا ہے حالانکہ زمانے کا پیدا کرنے والا میں ہوں میرے قبضے میں تمام نظام ہے، رات دن میں ہی اُلٹ پلٹ کرتا ہوں۔

(از ابو نعیم از اعمش از ابو صالح) ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار میری خاطر ترکِ خواہشات کرتا ہے۔ میرے لئے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ گناہوں کی ڈھال ہے۔ روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک فرحتِ بوقتِ افطار (دنیا میں) اور ایک فرحتِ وغشی جب اپنے رب سے ملے گا۔ (آخرت میں) روزہ دار کے منہ کی خوشبو خداوندِ عالم کو مشک کی خوشبو سے اچھی معلوم ہوتی ہے۔“

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت

۶۹۷۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِيَنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّكَ اللَّهُ هَرَوَ وَأَنَا اللَّهُ هَرَوَ يَسِدِي الْأُمُؤْأَلِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارَ -

۶۹۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ مِرِّي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَآكَلَهُ وَشَرِبَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ حُبَّةٌ وَالصَّائِمُ قُرْحَتَانِ قُرْحَةٌ حِينَ يَنْفُطِرُ وَقُرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَتَجْلُو فَيَوْمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْيَسْتِكِ -

۶۹۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

اس باب کے لئے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا کلام کچھ قرآن سے خاص نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے کھسبِ ضرورت اور موقعِ کلام کرتا ہے چنانچہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کلامِ ربّ ربّی فرمایا ہے تو یہ کلامِ ربّی ہی ہے اور اس سے ان سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کو بلا شرکتِ غیرے ایک غنیمت ملے گی یہی اللہ کا کلام تھا اور اس باب کی حدیثوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کلامِ انقل کئے ہیں وہ سب اسی کے کلام ہیں ۱۲۰۰ سنہ ۱۰۰۰ سحران اللہ شریعت اسلامی ہی کیسا سچا فلسفہ اور سچی حکمت ہے انسان کی عمدہ زندگی یہی ہے کہ اس کے اوقاتِ خوشی اور خوشی میں گزریں ہر وقت ہر کام میں اس کو فرحت اور لذت تازہ ملے اگر خوشی نہ ہو تو ہفت اقلیم کی سلطنتیں ایک بلاتے جان ہے بات یہ ہے کہ جس کام کا آدمی عید کرنا ہے اور اس کی عادت کے لئے تو یہ اس کی خوشی مل جاتی ہے انسان کی بُری دنیاوی خوشیوں میں کھانے پینے جملہ کرنے کی ہے جب کوئی شخص روزانہ ان کاموں کو کرتا ہے تو وہ عادت کے طور پر کرتا ہے اس کو مطلق خوشی ان کاموں میں نہیں آتی اور زندگی سے جو مقصود ہے وہ نہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کر کے یہ چاہا کہ اپنے بندوں کی یہ خوشی از سر نو قائم کرے آخرت کے فوائد روزے میں ہیں وہ تو الگ ہے یہ فائدہ کہ از سر نو آدمی کو کھانے پینے اور جماع میں فرحت تازہ اور لذت بے اندازہ ملنے لگے کیا کم ہے ۱۲۰۰ سنہ ۱۰۰۰ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو اللہ تعالیٰ کا کلام فرمایا ۱۲۰۰ سنہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَعْطِسُ عُرْيَانًا
خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ
يُخَوِّئُ فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ
أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ عَنْمَا تُرَى قَالَ بَلَى
يَا رَبِّ وَلَكِنَّ لَّا غِنَى لِّي عَنْ بَرَكَتِكَ -

تھا مگر میرے (فضل و کرم اور) برکت مزید سے بھلا میں کبھی بے نیاز ہو سکتا ہوں۔

۶۹۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْاَنْصَرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى
كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْبَغِي
ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأُخْرَى فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي
فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ
يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ -

از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از ابو عبد اللہ انصاری
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہمارا رب تبارک و تعالیٰ
ہر رات کو زمین سے نزدیک والے آسمان پر اس وقت
نازل ہوتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے
اور ارشاد فرماتا ہے آیا کوئی میرا بندہ ایسا ہے جو مجھ سے
دعا کرے تاکہ میں قبول کروں اور کوئی مانگے تو میں سے
عنایت کروں اور مغفرت چاہے تو میں بخش دوں؟“

۶۹۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ
الْاَعْرَجَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

از ابوالیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں تو سب سے آخر میں
مبعوث ہو کر آئے مگر قیامت میں سب سے آگے آگے ہوں گے

لہ کتنا ہی مالدار بزرگ بادشاہ ہفت اقلیم پر جاؤں جب میرا محتاج رہو گا سبحان اللہ حضرت ابوب علیہ السلام نے کیسا عمدہ جواب دیا کہ پروردگار اور خوش ہو گا
ہمارے مالک خداوند ہم تو میرے تیرے درکے بھلائی ہیں ہم تجھ سے بھلائی لگتا چھوڑ دیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا تو ساری دنیا کی مادشاہت جسے جب بھی ہاتھ آتا کر تجھ سے اور
مانگیں گے ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا آقا ہے بندے کا کام یہی ہے کہ ہر وقت اپنے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پاؤں پڑنا مگر کھڑا عاجزی کرتا نہ پتا ہے
اللہ ہم کو ایسی مالدار دی ہے جس کے لئے ہم تجھ کو قبول مانتے ہیں تیرے سامنے ہاتھ پھیلاتا بھیک مانگتا چھوڑ دیں ہم ایسی مالدار دی سے غلشی کہ بہت
پسند کرتے ہیں ہم کو تو روپیہ سے اتنی خوشی ہوتی ہے نہ مال سے نہ دولت سے نہ دنیا کے دوسرے سامان اور شکر سے جتنی خوشی ہم کو اس میں ہوتی ہے کہ اقربا میں
انہو کرے سامنے ہاتھ پھیلا دے ہوں تجھ سے مانگے ہیں تیرے قدموں میں گرے ہوں اور ادا ہرے قدموں پر اپنے سر رکھ دے ہوں اس میں خوشی ہم کو کافی اور کافی ہے ہم

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ تُنْجُوهُنَّ إِلَّا خُورُونَ الشَّيْءُ يَقُولُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْتِثْنَاءِ قَالَ اللَّهُ أَنْفَعُ
أَنْفَعُ عَلَيْكَ -

۶۹۷۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي رُوَيْحَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لِهَذِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْتَ
بِأَنَّ فِيهِ طَعَامٌ وَأَرْقَاءٌ فِيهِ شَرَابٌ
فَأَقْرَبُهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشَرُهَا
بَبَيْتٍ مِمَّنْ قَصَبٌ لَا صَنْعَ فِيهِ وَلَا نَفْسَ
كَابَنَ هُوَ اسْمُ شُرْطٍ وَغُلٌّ هُوَ اسْمُ شُرْطٍ

۶۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ
هَمَّادِ بْنِ مُكَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ
أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى
قَلْبٍ بَشَرٍ -

۶۹۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنْ
اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورٌ

اسی سند سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اللہ کے بندہ پر اپنا روپیہ خرچ کر میں تجھ پر
خرچ کر ورنہ گناہ

(از زہیر بن حرب از ابن فضیل از عمارہ از ابو زہرہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (حضرت جبریل
علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا) یہ
خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں جو کھانے یا پانی کا برتن آپ کے
پاس لائی ہیں انہیں رب تعالیٰ کی طرف سے سلام کہئے اور
(بہشت میں) ایک محل کی خوشخبری دیجئے جو خول دار موتیوں
کا بنا ہوا ہے نہ اس میں شور و غل ہے اور نہ کوئی رنج و تکلیف (بلکہ پورا سکون ہوگا)

(از معاذ بن اسد از عبد اللہ از معمر از ہمام بن منبہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے
اپنے نیک بندوں کے لئے وہ وہ (بہشتی نعمتیں) تیار
کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے
سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال ہی گزرا۔

(از محمود از عبد الرزاق از ابن جریج از سلیمان الحل)
از طاووس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے
لئے اٹھتے تو یہ دعا کرتے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد
ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے (یعنی اگر نہ
آسمان ہوتے نہ زمین وغیرہ تب بھی) تیرے ہی لئے حمد ہے

السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِمْ أَنْتَ الْحَقُّ
وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَقَاءُكَ
الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ الْحَقُّ وَالنَّارُ الْحَقُّ وَالْعِيشُونَ
حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ
بِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَأَغْفِرْ لِي
مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

۴۸۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْكَلْبِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الرِّيَّانِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ
الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ
ابْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا
قَالُوا فَبَرَأَ اللَّهُ مِنْهَا قَالُوا وَكُلُّ
حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ الَّذِي
حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلَكِنَّ وَاللَّهِ
مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي
وَحَيَاتِي وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقُّ

تو آسمانوں اور زمین کا تھا منے والا ہے تیرے ہی لئے حمد
ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا
جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں، تو سچا، تیرا وعدہ
سچا، تیرا کلام سچا، تجھ سے ملاقات حق ہے، جنت حق ہے
دوزخ حق ہے، انبیاء و احق ہیں، قیامت حق ہے۔ یا اللہ
میں تیرا تابع بن گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا تیری
ہی طرف میں رجوع ہوا، تیرے ہی سامنے اپنا جھگڑا پیش
کرتا ہوں، تجھی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ میرے اگلے اور
پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ سب گناہ بخش دے تو ہی
میرا مسبود ہے۔

(از حجاج بن منہال از عبد اللہ بن عمر نمیری از یونس
ابن یزید ایلی از زہری) عمروہ بن زبیر و سعید بن مسیب
و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے تہمت کا واقعہ نقل کرتے ہیں
کہ جب افراء پر دازوں نے یہ بہتان لگایا اور اللہ
تعالیٰ نے ام المؤمنین کی پاک راہی نازل فرمادی
زہری کہتے ہیں ان چاروں حضرات نے مجھ سے
اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا جو انہوں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں خدا کی قسم
یہ کبھی مجھے ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی کے
لئے وحی نازل کرے گا جو (قیامت تک) تلاوت کی
جاتی ہے گی میں اپنے دل میں اپنی شان اس سے کہیں حقیر

مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بَأْسٍ مِّنْ عَذَابٍ وَلَكِنَّهُ
كُنْتُ أَرْجُو أَنَّ يُرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْمِ وَوَيْ
يُخْبِرُنِي اللَّهُ بِهَا وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِنَا كُفَرُوا

۶۹۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ
إِذَا آدَمُ عَصَى أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا
تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا
فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَوَكَّاهَا مِنْ
أَجْلِ فَإِكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا آدَمُ
أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلَهَا فَاكْتُبُوهَا
لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ .

۶۹۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ
ابْنِ أَبِي مُرَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا قَرَعَ
مِنْهُ قَامَتِ الرَّجَمَةُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ

جانتی تھی کہ اللہ جل شانہ میرے مقدمے میں ایسا کلام کرے
جسے لوگ (قیامت تک) پڑھتے رہیں بلکہ مجھے یہ امید تھی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب ایسا دیکھیں گے
جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو فانی سے پاک کر دے گا۔ آخر
اللہ تعالیٰ یہ آیات نازل کیں إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِنَا كُفَرُوا
سے دس آیات تک۔

(از قتیبہ بن سعید از مغیرہ بن عبد الرحمن از ابو الزناد
از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
جب کوئی میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرے تو جب تک وہ
ارنکاب گناہ نہ کرے اس وقت تک اس کا گناہ نہ لکھو،
ارنکاب کے بعد اتنا ہی لکھو (ایک گناہ کے بدل ایک گناہ) اور
اگر مجھ سے ڈر کر اسے چھوڑ دے گناہ نہ کرے تو ایک نیکی اس
کے لئے لکھو۔ اس کے برعکس میرا کوئی بندہ اگر نیکی کرنا چاہے
تو فوراً ایک نیکی اس کے لئے لکھو اگرچہ ابھی اس نے وہ نیکی
نہ کی ہو۔ اگر اسے کر ڈالے تب تو اس کے لئے دس گناہ سے
سات سو گئے تک لکھو۔

(از اسمعیل بن عبد اللہ از سلیمان بن بلال از معاویہ
ابن ابی مرزہ از سعید بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب اس سے فارغ
ہوا تو نا طہ (رحم - رشتہ) کھڑا ہوا (اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کیا کہتا ہے؟ نہیں جی) اس نے کہا میں اس لئے کھڑا ہوا

هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ
فَقَالَ لَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصَلَ مِنْ وَمَلَكَ
وَأَقْطَعَمَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَارَبِّ قَالَ
هَذَا لَكَ لَمْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَهَلْ
عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي
الْأَرْضِ وَتُقْطِعُوا أَرْحَامَكُمْ

تیری پناہ چاہتا ہوں کوئی مجھے قطع نہ کرے (قطع رحمی نہ کرے)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے جو کوئی
تجھے جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے کاٹے میں
میں اپنا فضل اس سے کاٹ دوں؟ (اس پر رحم نہ کروں)
ناطے نے عرض کیا پروردگار میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا میں
نے یہ مقام تجھے عطا کیا۔

بعد ازاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کی "اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم ہی کرو گے کہ
ملک میں فساد مچاتے پھرو گے، ناطے تو رو گے۔"

۶۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ
ابْنِ خَالِدٍ قَالَ مَطَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عَدُوِّ
كَافِرِي وَمُؤْمِنِي

(از مسدد از سفیان از صالح از عبد اللہ از زید بن
خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں بارش ہوئی آپ نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آج صبح میرے بعض بننے
کا فرادہ بعض مؤمن ہیں۔)

۶۸۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ
عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا
كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ
سے ملنا پسند کرتا ہے میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا
ہوں اور جو شخص میری ملاقات ناپسند کرتا ہے میں بھی
اس سے ملنا نہیں چاہتا۔)

۶۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے

۱۔ یہ حدیث اور کتاب التفسیر میں گذر چکی ہے دوسری روایت میں یوں ہے ناطے نے پروردگار کی مکر تمام لی عبد اللہ بن عمرو کی بدایت میں امام احمد کے پاس یوں ہے
ناطے نے فصیح چلتی ہوئی زبان سے یہ گفتگو کی ترجمہ اب اس سے نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ناطے سے کلام فرمایا ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ روایت مختصر ہے اور مفصل طور سے
گزشتہ جی کے کافروہ ہے جو کہتا ہے ستاروں کی گردش سے پانی پڑا اور مؤمنوں وہ ہے جو کہتا ہے اللہ کے فضل سے اور رحمت سے پانی پڑا ۱۲ منہ ۱۳ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي -

۶۹۸۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا أَقَطَّ فَإِذَا مَاتَ فَأَخْرَقُوهُ وَأَذَوْا نِصْفَهُ فِي النَّارِ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ قَوْلَ اللَّهِ لَنْبِي قَدْ رَأَى اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَكَ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ النَّارَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغُفِرَ لَهُ -

۶۹۸۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ

بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی، مرنے وقت یہ وصیت کی میری لاش جلا دینا اور پاکھا آدمی خشکی میں اور آدمی دریا میں پھینک دینا خدا کی قسم اگر کہیں خدا نے مجھے بکڑ لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ ویسا سا کھانہ جہان میں کسی شخص کو نہیں دینے کا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم دیا اس نے اس کے بدن کے سارے اجزاء جو اس میں بہے تھے جمع کئے پھر خشکی کو حکم دیا اس نے سب اجزاء جو اس میں پھیل گئے تھے جمع کئے۔ پروردگار نے (اسے سامنے کھڑا کیا) پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگا تیرے در سے اور میری اس بات سے تو خوب واقف ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

(از احمد بن اسحاق از عمرو بن عاصم از ہمام از اسحاق ابن عبد اللہ از عبد الرحمن بن ابی عمر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بندہ نے گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ کیا اب خدا تعالیٰ سے عرض کرنے لگا مولیٰ مجھ سے گناہ ہو گیا یا یوں کہا اے میرے پروردگار میں گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے بخش دے پروردگار نے (اس کی یہ دعاء سن کر) ارشاد فرمایا

اے کبریا میں نے عمر بھر گناہ ہی کئے ایک بھی نیکی نہیں کی ۱۲ منہ ۱۳ جب وہ مر گیا اور اس کی لاش خشکی اور دریا میں بکھیر دی گئی ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ وہ شخص گونا گوار تھا پر موجد تھا اہل توحید کے لئے مغفرت ذنوب کی بڑی مسید ہے آدمی کو چاہیے کہ شرک سے ہمیشہ بچتا رہے اور توحید پر قائم رہے اگر شرک پر مبرا تو پھر مغفرت کی امید بالکل امید نہیں ہے ۱۲ منہ

فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّكَ اَعْلِمَ عَبْدِي اَنَّهُ
لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ
عَقْرَتِي لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ
اللَّهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا
فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ اَوْ اَصَبْتُ اٰخَرُ
فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعْلِمَ عَبْدِي اَنَّهُ
رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ عَقْرَتِي
لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَذْنَبَ
ذَنْبًا وَرَبِّمَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ
رَبِّ اَصَبْتُ اَوْ قَالَ اَذْنَبْتُ اٰخَرُ فَاغْفِرْهُ
لِي فَقَالَ اَعْلِمَ عَبْدِي اَنَّهُ رَبًّا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ عَقْرَتِي لِعَبْدِي
ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا
بھی اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے (سزا دیتا ہے) میں نے اپنے بندے
کو بخش دیا۔ پھر مٹوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ
بندہ ٹھہرا رہا اس کے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ کیا
اب دوبارہ پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے
گناہ ہو گیا یا یوں کہا مجھ سے ایک اور گناہ ہو گیا تو بخش دے
پروردگار نے (یہ دعا سن کر) ارشاد فرمایا، میرا بندہ یہ
سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ
پر سزا بھی دیتا ہے اچھا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر
مٹوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھہرا رہا اس
کے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ اور کیا اب پروردگار سے عرض
کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا یا یوں کہا ایک اور گناہ
ہو گیا اسے بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا میرا بندہ یہ جانتا ہے

اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے چنانچہ میں نے اپنے بندے کو تین بار بخش دیا اب وہ
مجھے چاہے اعمال کرے میں تو اس کی مغفرت کر چکا۔

۶۹۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ
قَالَ حَدَّثَنِي مُعْمَرُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي حَازِمَةَ
قَتَادَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَفَرِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ سَلَفِ أَوْفِيَيْنِ

(از عبد اللہ بن ابی اسود از معتمر از والدش از قتادہ
از عقبہ بن عبد الغافر) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عندہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ
زمانے کے ایک شخص کا ذکر فرمایا یا یوں فرمایا تم سے
پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں (بنی اسرائیل) ان میں کا

سلاہ یعنی اب وہ جتنے گناہ کرے بشرطیکہ ان سے نادم ہوتا جائے اور استغفار کرتا رہے تو اس کو کچھ ضرر نہ ہوگا اس حدیث سے استغفار کی
بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ مالک کو بہت پسند ہے ایک حدیث میں ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخش جائیں یعنی
استغفار کریں اگر علماء نے کہا ہے کہ استغفار کی تین شرطیں ہیں گناہ سے الگ ہو جانا نادم ہونا یعنی پچھتا نا آگے کے لئے یہ نیت کرنا کہ اب نہ کروں گا
اس نیت کے ساتھ اگر پھر وہ گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے دوسری حدیث میں ہے اگر ایک دن میں ستر بار وہی گناہ کرے لیکن استغفار کرتا رہے
تو اس نے ہمارے نہیں کیا امرائے یعنی ہیں کہ گناہ نہ بناد نہ ہو اور اس کے پھر کرنے کی نیت رکھیں اگر گناہ کے پھر کرنے کی نیت ہو اور ہر زبان سے استغفار کرے تو
ایسا استغفار کسی عام کا نہیں بلکہ اور عذاب کا ڈر ہے چنانچہ راہد بصرہ ج فرماتی ہیں ہم لوگوں کا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے ۱۲ منہ

كَانَ قَبْلَكُمْ قَالِ كَلِمَةً يُعْزِيْ اَعْطَاكَ
 اللهُ مَا لَا وَوْلَا اَفَلَا تَحْفَظُوْنَ الْمَوْتَ
 قَالَ لِبَنِيَّ اَيُّ اَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوْا
 خَيْرُ اَبٍ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَبْتَرَأْ و
 لَمْ يَبْتَرِزْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَّارَثُ
 يَقْبِرُ اللهُ عَلَيْهِ يَعْدِيْهُ فَاَنْظُرُوْا
 اِذَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ حَتّٰى اِذَا صُرْتُ
 فَحْمًا فَاَسْحَقُوْنِيْ اَوْ قَالَ فَاَسْحَكُوْنِيْ
 فَاِذَا كَانَ يَوْمُ رَجْعِ عَاصِفٍ فَاَذْرُوْنِيْ
 فِيْهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَاَخَذَ مَوَاتِيْقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَقِيْ
 فَفَعَلُوْا ثُمَّ اَذْرُوْهُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ
 فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى كُنْ فَاِذَا هُوَ رَجُلٌ
 قَائِمٌ قَالَ اللهُ اَيُّ عَبْدِيْ مَا حَمَلَكَ
 عَلَى اَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ خَافْتُكَ
 اَوْ فَرَقِيْ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَا فَاِذَا اَنْ
 رَّجِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى
 فَمَا تَلَا فَاِذَا غَيْرُهَا فَمَدَّتْ بِهٖ اَبَا
 عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ
 غَيْرِ اَنَّهُ اَذْرُوْنِيْ فِي الْبَحْرِ
 اَوْ كَمَا حَدَّثَ -

میں میری راکھ بکیر دینا یا کچھ ایسا ہی بیان کیا۔

۶۹۸۹۔ حَلَّ لَنَا حَدَّثَنَا مُوسٰی قَالَ حَلَّ لَنَا

(از موسیٰ بن اسمعیل از معتمر پھر یہی حدیث

ایک شخص مرنے لگا۔ آپ نے ایک حکم فرمایا کہ اللہ نے اسے
 مال اور اولاد سب کچھ دیا تھا۔ جب موت آ پہنچی تو
 بیٹوں سے کہنے لگا دیکھو میں تمہارا کیسا باپ تھا؟
 انہوں نے کہا بہت اچھا باپ کہنے لگا دیکھو میں نے
 کوئی نیکی اللہ کی بارگاہ میں نہیں بھیجی ہے اور اگر کہیں
 اللہ نے مجھے بکڑ لیا تو (سخت) عذاب دے گا۔ تم میرے مرنے
 کے بعد میری لاش جلا ڈالتا۔ جب کوئلہ ہو جائے اسے میں
 لینا جس دن زور کی آندھی آئے اس دن راکھ اس میں اڑا دینا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کی قسم اس
 شخص نے اپنی اولاد سے یہی پکا عہد لے لیا۔ آخر میں انہوں
 نے اس کے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا (جلا کر راکھ کر ڈالا پھر
 آندھی کے دن یہ راکھ اس میں اڑا دی۔ اللہ تعالیٰ نے کُن
 کا لفظ فرمایا تو وہ شخص فوراً اس منہ کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے
 پوچھا میرے بندے یہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا ہاں پڑکار
 تیرے ڈر یا خوف سے ایسا کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے
 کوئی سزا نہ دی بلکہ اس پر رحم کیا۔ دوسری بار راوی نے
 یوں کہا اللہ تعالیٰ نے اسے سولے اس کے (کہ اس سے پوچھا)
 اور کوئی سزا نہ دی۔

سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے

بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو سلیمان فارسی سے

سنا اس میں اتنا اضافہ ہے جس دن تیز آندھی ہو اس دن بندہ

مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَسْتَبْرَأْ قَالَ خَلِيفَةُ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَسْتَبْرَأْ فَفَسَّرَهُ
قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ.

باب ۳۸۹ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ
وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ
وغيرهم۔

۶۹۹۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ
أَدْخِلْ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ
فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلْ الْجَنَّةَ مَنْ
كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ فَقَالَ أَلَسَ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۹۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْبِدُ
ابْنُ هِلَالٍ لُعَازِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ
مِنْ أَهْلِ بَصْرَةَ قَدْ هَبْنَا إِلَى أَلَسَ بَنِي

نقل کی ہے اس میں لَمْ يَسْتَبْرَأْ ہے۔ خلیفہ بن ضیاء
نے بحوالہ معتمر یہی حدیث نقل کی اس میں يَسْتَبْرَأْ ہے۔
قتادہ نے اس کے معنی یہ کہے ہیں کہ کوئی نیکی آخرت کیلئے ذخیرہ نہیں کی

باب اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن
پیغمبروں اور دوسرے لوگوں سے
ہم کلام ہونا۔

۱) از یوسف بن راشد از احمد بن عبد اللہ از ابو بکر بن
عباش از حمید طویل حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے قیامت کے روز میری شفاعت قبول کی جائے گی۔
میں عرض کروں گا پروردگار جس کے دل میں رائی کے دانہ
برابر ایمان ہو اس کو بھی بہشت عنایت فرما (یہ درخواست
منظور ہوگی) ایسے (سب) لوگ بہشت میں پہنچا دیئے
جائیں گے پھر میں عرض کروں گا پروردگار جس کے دل میں
ذرا سا بھی ایمان ہو اسے بھی بہشت میں داخل فرما۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں گویا میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

۲) از سلیمان بن حرب از حماد بن زید (معبد بن ہلال
عززی کہتے ہیں ہم چند بصری لوگ اکٹھے ہو کر حضرت انس
رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اپنے ساتھ ثابت کو بھی
لے گئے تاکہ وہ ان سے شفاعت کی حدیث ہمیں سنالے

۱۔ اٹلی روایت میں شک کے ساتھ لَمْ يَسْتَبْرَأْ (رہے جہلم سے) بَاكُمُ يَسْتَبْرَأْ (رہے مجمعہ سے ۱۲ منہ ۱۵ گوراف کے دانہ سے بھی کم ہو ۱۲ منہ
۲۔ آپ انگلیوں کو جو ذکر یا اشارہ کرتے تھے کہ اتنا ذرا سا ایمان بھی ہو۔ اس حدیث کی مطابقت باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ سے
بات کر کے گم رہے کہاں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے کلام کرے گا اور شاہد یا بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طرق کا طرف اشارہ کیا جس کو
ابو نعیم نے مستخرج میں نکالا اس میں یوں ہے محمد سے کہا جائے گا (یعنی پروردگار فرمائے گا) جس کے دل میں ایک تجھ سے برابر ایمان ہے یا دائی برابر ایمان ہے یا تجھ سے ایمان ہے
اس کو دور تر سے نکال سکتا ہے ۱۲ منہ

مَا لَكَ وَذَهَبًا مَعًا يَأْتِ إِلَيْهِ نِسَاءُ
لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي
قَصْرِهِ قَوَّافَةً يُصَلِّي الصَّلَاةَ فَاسْتَأْذَنَ
فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا
لِنَأْتِ لَنَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ
الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ هَلْ لَكُمْ
إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُواكَ
يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَنِّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا جِئَ النَّاسُ بِبَعْضِهِمْ
فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ
عَلَيْكُمْ يَا بُرَاهِيمُ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ
فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا
وَعَلَيْكُمْ يَهُوسُفُ فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ
بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ
عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ
بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَ فَيَقُولُ أَنَا لَهَا
فَاسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي
هَكَامِدَ أَحَدَكُمْ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْأَنْتَ
فَأَحْمَدُ بِتِلْكَ الْحَاكِمِ وَأَخْبَرُكَ بِسَاجِدٍ

کے لئے دریافت کریں۔ انس رضی اللہ عنہ اپنے محل میں تھے۔
اتفاق سے ہم اس وقت پہنچے جب انس رضی اللہ عنہ نماز
چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اندر آنے کی اجازت طلب
کی انہوں نے اجازت دی اس وقت وہ اپنے بستر پر
بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا۔ دیکھو پہلے اور کوئی بات
نہ پوچھنا، شفاعت کی حدیث پوچھنا آخر انہوں نے کہا ابو حمزہ
بصرہ سے تیرے بھائی آئے ہیں تجھ سے حدیث شفاعت پوچھتے
ہیں پس انہوں نے کہا ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان کیا قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ سب لوگ بقیار
ہو جائیں گے آخر سب مل کر آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے
کہیں گے اپنے پروردگار سے ہماری کچھ سفارش کیجئے! وہ
کہیں گے میں لائق نہیں ہوں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس
جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ یہ سن کر سب لوگ ان کے پاس
آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام
کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں چنانچہ یہ سن کر سب لوگ موسیٰ
علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں
تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں
چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے
میں اس لائق نہیں تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جاؤ فرض یہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا بے شک
میں اس کام کو کروں گا میں اپنے پروردگار کے پاس جا کر اجازت
طلب کروں گا چنانچہ اجازت ملے گی اس وقت پروردگار مجھے
دل میں ایسے ایسے ترفیعی کلمے ڈال دے گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں ان کلمات سے اس کی تعریف کر دے گا

فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ اُدْفَعْ رَأْسَكَ يَسْمَعُ لَكَ
وَسَلُّ تَعَطُّهٖ وَاشْفَعْ لَشَفْعٍ فَاَقُولُ
يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي فَيَقَالُ اَنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ
مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ
مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوذُ
فَاَحْمَدُكَ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخْرَجْتَنِي
سَاجِدًا فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ اُدْفَعْ رَأْسَكَ
وَقُلْ يَسْمَعُ لَكَ وَسَلُّ تَعَطُّهٖ وَاشْفَعْ
لَشَفْعٍ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي فَيَقَالُ
اَنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خُرْدَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ
فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوذُ فَاَحْمَدُكَ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخْرَجْتَنِي سَاجِدًا
فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ اُدْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ
يَسْمَعُ لَكَ وَسَلُّ تَعَطُّهٖ وَاشْفَعْ
لَشَفْعٍ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي

اور سر بسجود ہو جاؤں گا۔ ارشاد ہو گا محمد! اپنا سر اٹھاؤ آپ جو
کہیں گے ہم سنیں گے جو مانگیں گے ہم دیں گے جو سفارش کریں گے
منظور کی جائیگی۔ اس وقت میں عرض کروں گا پروردگار میری
امت پر رحم کر میری امت پر رحم کر کہ حکم ہو گا اچھا جائیے
اور جس کے دل میں جو برابر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لیجئے خواجہ
میں جا کر ایسا ہی کروں گا پھر لوٹ کر پھر دوزخ کے سامنے حاضر ہوں گا اور یہی
تقرینیں بجا لا کر سجدے میں گر پڑوں گا، ارشاد ہو گا محمد سر اٹھا لیے
کہیے جو بات کہیں گے سنی جائے گی جو جو سوال کریں گے دیا
جائے گا جو سفارش کریں گے منظور کی جائے گی۔ میں عرض
کروں گا پروردگار میری امت پر رحم فرما میری امت پر
رحم فرما، حکم ہو گا اچھا جائیے اور جس کے دل میں جیونٹی یا
رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال
لیجئے میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر لوٹ کر (پروردگار کی بارگاہ
میں) حاضر ہوں گا اور یہی تقرینیں کر کے سجدے میں گر پڑوں
گا۔ ارشاد ہو گا محمد سر اٹھا لیے کیا کہتے ہیں ہم سنیں گے، مانگیں
ہم دیں گے، سفارش کیجئے ہم منظور کریں گے میں عرض کروں گا۔

۱۔ میں شفاعت کا اذن ہے جو تمام امت کے دن آپ کو ملے گا جیسے قرآن میں ہے پروردگار کے پاس کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی مگر جس کو پروردگار اذن دے گا
یعنی سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ شفاعت کا اذن آپ کو ہو چکا ہے وہ یہ جوتوف ہیں ان حدیثوں سے غافل ہیں ان سے صاف نکلتا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر کر اللہ کی لیے حد تو نہیں کر کے ہی اذن حاصل کریں گے ۲۔ امنہ سلمہ سبحان اللہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل دیگر
ہو گا کہ ایسے وقت اتنے بڑے شہنشاہ کے سامنے جو جلال اور غضب میں ہو گا اپنی امت کے لئے عرض کریں گے دوسرے پیغمبروں کا تو یہ حال ہو گا کہ ان
کو اپنی اپنی بڑی بڑی فتنی کبر سے ہوں گے مسلماؤ مذکورہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں نے تم کو ایسا پیغمبر عنایت فرمایا جس کو اپنے نفس سے زیادہ تمہارا
خدا ہے آپ اپنی ذات کے لئے یا خاص اپنے عزیز و اقرباء کے لئے ایک کلمہ بھی نہ فرمائیں گے سجدے سے مڑھاتے ہیں اپنی گنہگار امت کے بچانے کی فکر کریں
گے ایسے دیم کریم دل سوز فریقہ پیغمبر کو ہم چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی بات سنیں اور آپ کی حدیث پر عمل نہ کریں تو خیال کر لیتا چاہیے ہم کیسے ناشکرے تکبر و غلام
اسان فراموش ہوں گے جب کہ آنحضرت کو ہماری فلاح کا اتنا خیال ہے کہ اپنی ذات کا فکر نہیں مگر ہماری فکر ہے تو ہم کو لازم ہے کہ آپ کی سفارش پر جان و مال
مسائل شمار کریں اگر سارا عالم ایک طرف ہو سارے جہان کے مولوی اور دانش ور ایک بات کہیں اور آنحضرت کا ارشاد اس کے خلاف ہو تو ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کریں گے اور دوسرے سب لوگوں کی باتیں جو لیے میں جو کہیں گے ہم کو ان سے مطلب ہی کیا ہے پہلے
اپنے پیغمبر کو راضی رکھنے کی ہم کو فکر رکھنا چاہیے ان چیلے چادرہوں کی کیا فکر ہے یہ تو خود بخود جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم والسلام ہم سے راضی ہوں گے راضی اور خوش
ہو جائیں گے اور اگر آنحضرت ہم سے راضی نہ ہوں تو دوسرے لوگوں کی رضا مندی ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گی ۱۲۔ امنہ

فَيَقُولُ أَنْطَلِقْ فَأَخْرَجَ مِنْهَا مَنْ
كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَىٰ أَدْنَىٰ فَمُنْقَلِبِ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجَهُ
مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقْ فَأَفْعَلْ فَلَمَّا خَرَجْنَا
مِنْ عِنْدِ النَّاسِ قُلْتُ لِبَعْضِ صَحَابِنَا كُوْ
مَرَدْنَا بِالْحُسَيْنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ
أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثَنَا كَيْسًا حَدَّثَنَا النَّسَّابُ
ابْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ
فَإِذَنْ لَّنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ
جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ النَّسَّابِ بْنِ مَالِكٍ
فَكَمْ تَرَمِثُ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّقَاعَةِ
فَقَالَ هِيَ هَذِهِ حَدَّثَنَا كُوْ بِالْحَدِيثِ
فَإِنَّ هَذَا إِلَىٰ هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ
هِيَ فَقُلْنَا كَمْ يَزِدُّ لَنَا عَلَىٰ هَذَا
فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ بِجَيْعٍ مُّسْنَدُ
عَشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَلَيْسَىٰ أَمْ
كِرَةً أَنْ تَتَكَلَّمُوا فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ
فَحَدَّثَنَا فَفَعَلْنَا وَقَالَ خَلَقَ الْإِنْسَانُ
عَجُولًا مَّا ذَكَرْتَهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ
أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَيْسًا حَدَّثَكُمْ ثُمَّ

میں کوشش کرنا چھوڑ دو ہم نے کہا ابوسعید بیان کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے او زیادہ کیا بیان کیا تھا یہ سن کر وہ ہنس رہے کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے سوچ فرمایا آدمی پیدا آتش سے جلد باز بنایا گیا ہے میں نے جو تم سے اس کا تذکرہ کیا تھا اس کی

پروردگار میری امت پر رحم کیجئے پروردگار میری امت پر رحم کیجئے حکم ہو گا اچھا جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لیجئے چنانچہ میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔

معید کہتے ہیں جب ہم (یہ حدیث سن کر) انس رضی اللہ عنہ کے پاس نکلے تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا بھائی جلد امام حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس چلیں اور ان سے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث تو بیان کریں وہ ان دنوں (حجاج کے ڈر سے)

ابوخلیفہ طائی کے مکان میں چھپے ہوئے تھے چنانچہ ہم ان کے پاس پہنچے انہیں سلام کیا انہوں نے اندازے کی اجازت دی ہم نے کہا ابوسعید (یہ امام حسن بصری کی کنیت ہے) ہم آپ کے (یعنی) بھائی انس کے پاس آگئے ہیں۔ انہوں نے ہم سے حدیث شفاعت ایسی بیان کی

وہی ہم نے کبھی نہیں سنی انہوں نے کہا بیان کرو ہم نے حدیث بیان کرنا شروع کی جب اس مقام پر پہنچے جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو انہوں نے کہا بیان کیجئے ہم نے کہا بس انس رضی اللہ عنہ نے

ہم سے اتنی ہی حدیث بیان کی یہاں پر ختم کر دی اس زیادہ کچھ نہیں بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پیش مال پہلے بیان کی اس وقت ان کے ہوش و حواس بہت اچھے تھے اب میں

نہیں جانتا کہ انس رضی اللہ عنہ اسے بھول گئے یا انہوں نے عمدتاً تم سے بیان نہیں کیا ایسا نہ ہو تم اس پر پھر دوسرے (یعنی) او زیکل ل

انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے او زیادہ کیا بیان کیا تھا یہ سن کر وہ ہنس رہے کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے سوچ فرمایا آدمی پیدا آتش سے جلد باز بنایا گیا ہے میں نے جو تم سے اس کا تذکرہ کیا تھا اس کی

میں کوشش کرنا چھوڑ دو ہم نے کہا ابوسعید بیان کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے او زیادہ کیا بیان کیا تھا یہ سن کر وہ ہنس رہے کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے سوچ فرمایا آدمی پیدا آتش سے جلد باز بنایا گیا ہے میں نے جو تم سے اس کا تذکرہ کیا تھا اس کی

اس میں حد ہوئی اب دوزخ میں وہی لوگ رہ جائیں گے جو مشرک یا کافر تھے ان میں ذرا بھی ایمان نہ تھا ۱۲ منہ لے لے بڑھے نہیں ہوئے تھے جیسے اب ہو گئے ہیں ۱۳ منہ

قَالَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأُحْمَدُهُ بِتِلْكَ
الْحَمْدِ ثُمَّ أَخَذَ لَهُ سَاجِدًا أَفِيَقًا
يَا مُحَمَّدًا اذْقِعْ رَأْسَكَ وَقُلْ لِيَسْمَعُ وَاسْلُ
تُعْطَهُ وَاشْفَعْ كُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ
اِنَّكَ لَتِي مُفِينٌ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبَرِيَّائِي وَ
عَظَمَتِي لَا تُخْرِجَنِي مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کریں، تم سے یہ پوری حدیث بیان کروں گا۔ دیکھو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جو کھنی بار بھر لوٹ کر اپنے
پروردگار کے پاس آؤں گا اور ایسی ہی تعریفیں کر کے سر بسجود
ہو جاؤں گا۔ ارشاد ہو گا محمدؐ سہرا اٹھا اور کہہ تیری بات ہم
سنیں گے، مانگ ہم دیں گے، سفارش کر ہم قبول کرینگے
میں عرض کروں گا پروردگار مجھے ان لوگوں کے بھی دوزخ
سے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ

کہا ہے۔ پروردگار فرمائے گا میری عزت و جلال و بزرگی کی قسم (ایسے) مومن (لوگوں کو) میں خود دوزخ سے
نکالوں گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔

۶۹۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْرَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُولًا الْجَنَّةِ وَأَخْرَاجَ أَهْلِ الدُّنْيَا خُرُوجًا
مِنَ الدُّنْيَا رَجُلٌ يَرْجُو خَيْرًا فَيَقُولُ لَهُ
رَبِّهِ اذْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةِ
مَلَأَ فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
حُلْ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلَأَ
فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مَرَّاتٍ

(از محمد بن خالد از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرائیل
از منصور از ابراہیم از عبیدہ) حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا سب سے آخر میں جو شخص بہشت میں
داخل کیا جائے گا وہ سب سے آخر میں (دوزخ سے
نکلے گا، وہ شخص گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہو اور دوزخ
سے نکلے گا، پروردگار اس سے فرمائے گا) (ترجمہ باب ہی
ہے) "جا بہشت میں جا" وہ عرض کرے گا "پروردگار
بہشت تو بالکل پُر ہے" (حالی جگہ نہیں) تین بار پروردگار
اس سے بھی فرمائے گا اور وہ بھی وہی جواب دے گا "بہشت تو بالکل
پُر ہے" آخر پروردگار فرمائے گا "ترا گھر تو دس دنیا کے برابر
و وسیع ہے" (فرشتوں کو حکم ہو گا اسے اس کا گھر بتا دو)

۱۔ تم کو صبر کرنا تھا کہ کیا وہ درختا بیان کرو بیان کرو ۱۲ منہ ۳۰ مجھ سے اس نے یہ بھی بیان کیا تھا ۱۲ منہ ۳۰ وہ دو جوں کو انہوں نے دوسرے
کو ایک ایک اعمال نہ کئے ہوں ۱۲ منہ ۳۰ ۱۰۰ میں توں ہے ان لوگوں کا کہ نہ تمہارا کا انہیں یہ میرا نام ہے اب بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو تو
اور رسالت دونوں کو ملتے ہوں پر ایمان کے ثمرات یعنی فرائض وغیرہ جانے لائے ہوں اور بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ جو صرف توحید الہی کے معترف تھے اور رسالت
کا مفہوم ان کو نہیں پہنچا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دس دوزخ سے نکال لے گا جب مشرکین یا مومن کریں گے کہ ہم تم پر ایمان لائے تم بھی دوزخ میں ہم بھی دوزخ میں تمہاری
توحید تم کو کیا کام آئی ۱۲ منہ

۶۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَبِثَةَ
عَنْ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ
إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
كَرْجَانٌ فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى
إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ
مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مَرَّ وَيَنْظُرُ بَيْنَ
يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ قُلُقَاءً وَجْهَهُ
فَاتَّقُوا النَّارَ وَكُلُوا بِشِقَ تَمْرَةٍ قَالَ
الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ
خَبِثَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ يَكَلِّمُهُ
طَلَبَةً -

۶۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَفْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عُكَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالٍ جَاءَ خَبَرٌ
مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ
جَعَلَ اللَّهُ السَّمُوتَ عَلَى إصْبَعٍ وَ
الْأَرْضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالْغُرَى
عَلَى إصْبَعٍ وَالتَّحْلَاقَ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَهْزُلُنَّ
ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ

(از علی بن محمد از عیسیٰ بن یونس از اعمش از خبیثہ)

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ
(قیامت کے دن) کلام کرے گا، خدا اور بندے کے
درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اپنے دائیں بائیں یہی
اعمال دکھائی دیں گے، سامنے، منہ کے سامنے دوزخ
ہوگی، لہذا لوگو (خیرات کر کے) دوزخ سے بچاؤ کرو گو
کعبور کا ٹکڑا ہی ہو۔

اعمش کہتے ہیں مجھ سے عمرو بن مرہ نے بحوالہ خبیثہ
یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا اضافہ ہے ”اگر کچھ
خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات ہی کہہ کر۔“

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از مفسور از ابراہیم از

عبیدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
یہودیوں کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور کہنے لگا ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (ساتوں)
آسمانوں کو ایک انگلی پر اور (ساتوں) زمینوں
کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیل مٹی کو ایک انگلی
پر اور خلقت کو ایک انگلی پر رکھ لے گا پھر انگلیوں
کو ہلا کر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں“
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے

۱۔ اپنے تئیں دوزخ سے بچاؤ۔ یعنی سائل کا دل خوش کر دیا اگر پہلے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تو نرمی سے اس کو جواب دو کہو بھائی تم دوسرے کسی وقت آؤ تو میں تم کو
دول کا یا اللہ سے دعا کرو مجھ کو کچھ مقدور ہو تو تمہاری ضرورت کروں گا بعضوں نے کہا اچھی بات یہ ہے کہ دو لہڑے جوئے فحشوں میں سیل کر کے
۲۔ ترجمہ اب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعُلُكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ تَعْجِبًا
وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ
حَتَّى قَدَرَهُ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ -

٤٩٩٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ

ابن مُحَرَّرَانِ رَجُلَانِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

سَلَّمَ يَقُولُ فِي النُّجُومِ قَالَ يَدُ فَوْا

أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَقٌّ يَضَعُ لِنَفْسِهِ عَلَيْهِ

فَيَقُولُ أَعْلَيْتَ لَكَ أَوْلَادًا وَلَدًا
نَزِيلًا لَكَ أَوْلَادًا وَلَدًا

فَيَقُولُ لَعْمٌ وَيَقُولُ أَجِبْتُ لَنَا
كَذَا فَوَيْلٌ لَنَا مِنْهُ وَفَوْقَ سِدْرٍ يُقَالُ

إِنِّي سَتَرْتُكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا

أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَقَالَ أَدُمُحِلَّ ثَمًا

شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا

صَفْوَانٌ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اذا بن عمر انما حضرت صلى الله عليه وسلم به

بِأَرْبَعِينَ ٣٨٩ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (اس علم

کی یہ بات سن کر ہنسنے لگی کہ آپ کے مبارک دانت

کھل گئے، آپ نے اس کی بات سے تعجب کیا، اس

کی بات کی تصدیق فرمائی پھر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا

اللہ حق قدیر الایۃ لو کہ اس کا صحیح مرتبہ نہ پہچان سکے

(از مسدود از ابو حموته از فتاده) صفوان بن حرره

سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے اللہ کے رسول کے دو صحابہ! میں نے تم سے کچھ سنا ہے جو میرے دل پر گرا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم نے سنا کیا؟

علیہ وسلم سے اس سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے؟ اللہ

تعالیٰ اپنے بندے سے قیامت کے دن کرے گا ۹ انہوں

نے کہا "تم میں سے ہر شخص اپنے یہ وردگار سے نزدیک ہو جائیگا

نہ سن سکیں، پھر اس سے فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ

دنیا میں کیا تھا؟ وہ کہے گا بے شک۔ پھر فرمائے گا تو نے

فلاں فلاں کتاہ دنیا میں کیا تھا؟ وہ کہے گا بے شک عرض

نہی طرح سب لڑا ہوں گا اس سے افرار لڑا لیکہ بعد ازاں

سرما سے ہائیں لے میرے لٹا دیا میں پھپھارے رہے
 آج تمہیں بخش دیتا ہوں

آدم بن الی، اباسر، کجوال ششان از قتل و اصفان

بیٹا نقل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السلام سے باتیں کیں۔

متادہ کا سراغ صحت سے ثابت ہو جائے اور انقطاع کا امکان دور ہو جائے

مفسر تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کا رد کیا جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کلام (تفسیر برہنہ آمدہ)

۶۹۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ

شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ أَدَمَ وَمُوسَى

فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ أَدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ

ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ أَدَمُ أَنْتَ

مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ

وَبِكَلَامِهِ بِمَ تَلُوْهُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ

قَدَّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَجَاءَ أَدَمُ مُوسَى

۶۹۹۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُجْمَعُ الْبُؤْمُنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ

لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ

مَكَانِنَا هَذَا أَفَيَا تَوْنُ أَدَمَ فَيَقُولُونَ

لَهُ أَنْتَ أَدَمُ ابْنُ الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بَيِّدَةً

وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ

كُلِّ شَيْءٍ فَأَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا

فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَا كُفَيْدٌ كُفَيْدٌ كُفَيْدٌ كُفَيْدٌ

الْكُفَى أَصَابَ -

(از یحیی بن بکیر از لیرش از عقیل از ابن شہاب

از حمید بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم

اور موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا

آپ وہی آدم علیہ السلام ہیں جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنی اولاد

کو بہشت سے نکلوا دیا، آدم علیہ السلام نے کہا آپ ہی موسیٰ

علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عنایت فرمائی جن سے

ہم کلام ہوا پھر بھی مجھ پر اس بات پر ملامت کر رہے ہیں جو

میری پیدائش سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دی گئی تھی غرض

حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں کو جمع کرے گا (محشر کی

گرمی سے تنگ آکر) کہیں گے ہم کسی کی سفارش اپنے

مالک کے پاس کرائیں کہ اس تکلیف سے ہمیں نجات

دے آخر سب مل کر آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے

انہیں کہیں گے آپ آدم ہیں سب آدمیوں کے باپ

اللہ تعالیٰ نے آپ کا پیکر خاص اپنے ہاتھ سے بنایا ہر چیز

نے نام آپ کو سکھائے ہماری سفارش پروردگار کے پاس کیجئے

کہ اس تکلیف سے ہمیں نجات دے وہ کہیں گے میں اس لائق

نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے جو ان سے ہو گئی تھی۔

(بقیہ جوشی ص ۱۸۱) حقیقت کلام: تمام ملازمی مجازی اور بے عملی کسی شے یا درخت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا لیا تھا اللہ نے اس میں بات کرنے کی قوت پیدا کر دی تھی یہ عجیب سیفہانہ خیال ہے اگر ایسا ہوتا تو یہ موسیٰ کی فضیلت کیا ہوتی ہر فرد بشر موسیٰ کی طرح نہ ہو سکتا کہ ہم حرجوں سے مکمل کر کے ہیں اس میں اللہ ہی نے کلام کی قوت پیدا کر دی ہے اس آیت میں حکم اللہ کے بعد یہ حکم فرمایا کہ اس کو تاکید کی یعنی خود اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے بلا توسط غیرے باتیں کیں اور اسی لئے حضرت موسیٰ کو حکیم اللہ کہتے ہیں اور ان کو دوسرے پیغمبروں پر ہی دمج سے افضلیت حاصل ہوتی ہے ۱۲۱ (جوشی ص ۱۸۱) اس کا جواب دے سکے ۱۲۱ منہ ۱۲۱ یہ حدیث محقر ہے اور امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب التفسیر میں مذکور ہے اس میں یہ ہے حضرت آدم نے کہا تم ایسا کرو (بقیہ جوشی ص ۱۸۱)

۹۸۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَمَرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ

أُمِّ بَرٍّ يَرْسُو لَيْلَةَ صَاحِبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَأَى سُبْحَانَ الْكَعْبَةِ إِذْ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ

قَبْلَ أَنْ يُوْحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ

هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذْ وَأَخِذْ لَهُمْ

فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ

لَيْلَةَ أُخْرَى فَمِنَا بَرَى قَلْبُهُ وَتَنَا مَرَّ عَيْنُهُ

وَأَرَيْنَا قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَا مَرَّ

أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَا مَرَّ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يَكُنْ لَوْ

حَتَّى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَابِ زَمْرَمَ

فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جَبْرِيلُ فَشَقَّ جَبْرِيلُ

مَا بَيْنَ الْحَرَمِ إِلَى كَبْتِهِ حَتَّى فَرَعَهُ مِنْ

صَدْرِهِ وَجَوَّفَهُ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ

زَمْرَمَ بِمِدَّةٍ حَتَّى أَلْفَى جَوْفَهُ ثُمَّ

أُتِيَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيهِ نُورٌ مِّنْ

ذَهَبٍ فَخَشَّوْا إِيَّاهُ وَحَكَمَتْهُ فَخَشَّ بِهِ

أَزْعَبُ الْغُرَبَاءِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حَضْرَتِ الْأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْتَ تَحْتَهُ مَسْرَاتِ آيَةٍ

كَوْكَبَةٍ فِي مَسْجِدٍ مِّنْ مَّعْرَاجٍ هُوَ، اس کا واقعہ یہ ہے کہ آیت

پَرُوحِ اٰتِرْنٰے سے پہلے تین فرشتے آیت کے پاس آئے آیت

مَسْجِدِ حَرَامِ میں سو رہے تھے۔ پہلا فرشتہ بولا ان تینوں میں

وہ کون ہے؟ درمیانی فرشتے نے کہا جو ان تینوں میں بہتر

ہیں۔ پچھلا فرشتہ بولا جو بہتر ہیں انہی کو لے چلیں۔ اس رات

اتنا ہی واقعہ ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فرشتوں

کو نہیں دیکھا پھر اس کے بعد ایک رات کو دوبارہ فرشتے

آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی

کہ آپ کا دل بیدار تھا آنکھیں بظاہر سو رہی تھیں کیونکہ آپ

کا دل نہیں سوتا، تمام انبیاء علیہم السلام کا یہی حال تھا ان

کی آنکھ سوئی تھی اور دل (بیدار رہتا تھا) سو یا نہیں کرتا یہ

غرض ان فرشتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی

بات نہیں کی، آپ کو اٹھا لیا اور چاہ زمرم پر لے گئے جبرائیل

علیہ السلام نے یہ کام اپنے ذمے لے لیا، آپ کا پیٹ سینے

سے لے کر گلے تک چیر ڈالا اور سینے اور پیٹ کو (تمام انسان

خواہشوں اور آلائشوں سے) خالی کیا اور اپنے ہاتھ سے زمرم

کے پانی سے دھویا، آپ کا پیٹ خوب پاک صاف کیا

(بقیہ صفحہ سابق) مولیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا ان کو توراۃ عطا فرمائی اور اوپر کتاب التوحید میں ہیں گنہگار

میں یوں ہے مولیٰ مکے یاں جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ نے توراۃ عطا فرمائی اور ان سے بولی کیا ان دونوں طریقوں میں باپ کا مطلب صاف مذکور ہے (مراۃ

مراۃ ص ۱۸۱) ملہ آپ بیچ میں تھے ایک طرف حضرت حمزہؓ دوسری طرف جعفر بن ابی طالبؓ تھے ۱۳ منہ لکھ جس کیلئے مراۃ کا حکم ہوا ہے آپؐ

لکھ حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ دوبارہ جو یہ فرشتے آئے تو کتنی بات کے بعد آئے اور ظاہر یہ ہے کہ دوبارہ اس وقت آئے جب آپؐ پیغمبر ہو چکے تھے آپؐ

وحی آنے لگی تھی ۱۳ منہ لکھ اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو مراۃ کو خواب کی حالت میں کہتے ہیں معاذ اللہ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن جمہور اہل سنت

یہ کہتے ہیں کہ آپؐ کو مراۃ بیداری کی حالت میں ہوا دہنہ مشرکین حملہ لائے کیوں حافظ نے کہا شریک منفرد نہیں ہے بلکہ کثیرین جنس نے اس کی متابعت کی اس

روایت کو سمیع بن یحییٰ ہوی نے کہا لیکن اسی میں کلام مبغضوں نے کہا آپؐ کو مراۃ دوبارہ ہوا تھا ایک بار حالت خواب میں ایک بار بیداری میں اب کہہ سکتا ہوں کہ

صَدْرَهُ وَلَعَادِيدُكَ يَغْنِي عُرْوَةَ حَلِيقِهِ
ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
فَضْرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَتَنَادَا أَهْلُ
السَّمَاءِ مِنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالُوا وَقَدْ بَعِثَ
قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَآهْلًا
فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ
أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي
الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ
الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيلُ هَذَا آدَمُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ
أَدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا قَالُوا هَلَا بِإِبْنِي
فَنِعْمَ الْإِبْنُ أَنْتَ قَادَاهُ فِي السَّمَاءِ
الدُّنْيَا بِمَهْرَيْنِ يَكْفُرُ أَنْ فَقَالَ مَا
هَذَانِ التَّهْرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ
هَذَا النَّيْلُ وَالْفُرَاتُ عَنْهُمَا
ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ قَادَاهُ وَهُوَ بِمَهْرٍ
اخْوَعَهُ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرَجَدٍ
فَضْرَبَ يَدَهُ قَادَاهُ هُوَ مُسَكَّ أَذْفَرُ
فَقَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا
الْكُنُوزُ الَّتِي قَدْ خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ

بمھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں سونے کا ایک لوٹا
رکھا تھا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا، جبریل علیہ السلام
نے آپ کا سینہ مبارک اور حلق کی رگیں سب اس سے بھر
دیں، بعد ازاں سینہ سی دیا اور آپ کو لیکر پہلے نزدیک الے
آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں کے دروازوں میں ایک روانے پر شک
دی آسمان والے فرشتوں نے دریافت کیا کون؟ جبریل علیہ السلام
نے کہا جبریل۔ پوچھا آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آسمان والوں نے پوچھا کیا وہ بلائے
گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا مرحبا
واہلا۔ آسمان والے فرشتے آپ کی تشریف آوری سے خوش ہو رہے تھے
بات یہ ہے کہ آسمان کے فرشتوں کو اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی جو
انتظام اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا ہے تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ
انہیں مطلع نہ کرے۔ پھر کیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پہلے آسمان میں حضرت آدم علیہ السلام سے ملے جبریل علیہ السلام
نے بتایا یہ آپ کے باو آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور
کہا اے میرے بیٹے خوش آمدید آپ بڑے اچھے بیٹے ہیں آپ نے
پہلے ہی آسمان میں دو بہتی ندیاں دیکھیں، جبریل علیہ السلام سے
پوچھا یہ کونسی ندیاں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ نیل اور فرات کے
منبع ہیں بعد ازاں جبریل علیہ السلام نے آپ کو اسی آسمان کی
سمکرائی ایک اور ندی دیکھی جس پر زرد اور موتی کا ایک محل بنا ہوا
تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ندی میں ہاتھ مارا دیکھا تو اس کی مٹی نری نمشک ہے آپ نے
پوچھا جبریل یہ کونسی ندی ہے؟ انہوں نے کہا یہی تہ کوثر کی ندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے محفوظ رکھی ہے پھر

عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ
الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى
مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَُوا وَمَنْ مَعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَُوا
وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَُوا
مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ
إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ
مِثْلَ مَا قَالَتْ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ
ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا
لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى
السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ
ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ
الْسادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ
ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَقَالُوا لَهُ وَمِثْلَ ذَلِكَ كُلِّ سَمَاءٍ فِيهَا
أَنْبِيَاءٌ وَقَدْ سَبَّاهُمْ فَأَوْعِيَتْ
مِنْهُمْ رَادُّ رَيْسٍ فِي الثَّانِيَةِ وَ
لَهُرُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرُ فِي الْخَامِسَةِ
لَمْ أَحْفِظْ اسْمَهُ وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ فِي
الْسادِسَةِ وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ
بِتَفْصِيلٍ كَلَامَ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى
رَبِّ لِمَ أَظُنُّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ
ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ يَمَّا لَا يَعْلَمُهُ

جبریل علیہ السلام آپ کو دوسرے آسمان پر چڑھالے گئے
وہاں بھی حسب سابق سوال و جواب ہوا (جو پہلے آسمان پر
ہوا تھا) انہوں نے پوچھا کون؟ جبریل نے کہا جبریل انہوں
نے پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ
فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں،
تب کہنے لگے خوش آمدید۔ پھر جبریل علیہ السلام آپ کو تیسرے
آسمان پر لے گئے وہاں بھی حسب سابق سوال و جواب ہوا
پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر بھی یہی سوال و جواب
ہوا۔ پھر پانچویں آسمان پر لے گئے وہاں بھی ایسا ہی حال
اور جواب ہوا۔ پھر چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں بھی
یہی گفتگو ہوئی۔ پھر ساتویں آسمان پر لے گئے۔
وہاں بھی ایسی ہی گفتگو ہوئی۔

ہر آسمان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک
پیغمبر سے ملے آپ نے ان کے نام بیان فرمائے فرمایا
مجھے یوں یاد رہا کہ حضرت ادریس علیہ السلام دوسرے
آسمان پر ملے اور ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر
پانچویں آسمان پر کون سے پیغمبر ملے مجھے یاد نہیں رہا،
چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے۔

ساتویں آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
ملاقات ہوئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے (دنیا میں) کلام کیا تھا اس وجہ سے انہیں یہ فضیلت
ملی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھ کر بارگاہِ الہی میں یوں عرض کیا مولیٰ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تجھ

إِلَّا اللَّهُ حَتَّىٰ جَاءَ بِسُورَةِ الْمُنْتَهَىٰ وَ
 ذُنَا الْجَبَّارِ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّىٰ حَتَّىٰ
 كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَنَزَلَ
 اللَّهُ فِيهَا يُوحَىٰ إِلَىٰ خَمْسِينَ مَرَّةً لَوْ
 عَلَىٰ أَمَّتِكَ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ تُوهَبُ
 حَتَّىٰ بَلَغَ مُوسَىٰ فَأَحْبَبَسَهُ مُوسَىٰ
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا أَعَهَدَ إِلَيْكَ
 رَبُّكَ قَالَ عَهْدُ إِلَىٰ خَمْسِينَ صَلَوةً
 كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أَمَّتِكَ لَا
 تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيَخَفْ
 عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَانْتَفَتِ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ جَبْرِئِلَ
 كَمَا أَنَّهُ يَسْتَشِيرُكَ فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ
 إِلَيْهِ جَبْرِئِلُ أَنْ تَعْمُرَ أَنْ شِئْتَ
 فَعَلَا بِهِ إِلَىٰ الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ
 مَتَكَاتُهُ يَا رَبِّ خَفِيفٌ عَنَّا فَإِنَّا
 أُمَمٌ لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ
 عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَىٰ مُوسَىٰ
 فَأَحْبَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَىٰ
 إِلَىٰ رَبِّهِ حَتَّىٰ صَارَتْ إِلَىٰ خَمْسِينَ صَلَوةً
 ثُمَّ أَحَدَ بَسْمَهُ مُوسَىٰ عِنْدَ الْخَمْسِينَ فَقَالَ
 يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَوْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ
 لَوَاتِيهِ رِجْلَهُ خَرَابِخَ نَمَازِينَ رَهْ كُنِينَ حَضْرَتِ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَے جَب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا کہنے لگے محمد

سے بھی زیادہ لے پیغمبر کا مرتبہ بلند ہوگا بغرض اس کے بعد
 حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوپر
 لے کر اللہ تعالیٰ ہی اس کا حال جانتا ہے یہاں تک کہ آپ
 سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچے اور پرو دگار نیچے اتر کر آپ قریب
 ہو گیا۔ آپ میں اور اس میں دو کمان برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ
 رہ گیا۔ اس وقت پرو دگار نے جو آپ کو وحی بھیجی اس میں پڑنا
 میں پچاس نمازوں کا آپ کی امت کو حکم دیا گیا آپ ہاں سے نیچے
 اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو
 روک لیا پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو کہنے پرو دگار نے آپ کو کیا
 حکم دیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر رات دن میں
 پچاس نمازیں پڑھنے کا یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی
 امت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ پھر پرو دگار کے پاس لوٹ
 جا ئیے اس سے تخفیف کر لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کی رائے سن کر حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا
 آپ ان کی صلاح چاہتے تھے انہوں نے کہا ہاں! اگر آپ چاہتے
 ہیں تو واپس جا ئیے چنانچہ جبریل علیہ السلام دوبارہ آپ کو اوپر لے گئے
 اور اپنے اسی مقام پر کھڑے ہو کر یہ عرض کی پرو دگار اہم لوگوں
 پر کچھ تخفیف کر دیجئے امیری امت سے پچاس نمازیں (ہر روز)
 ادا نہیں ہو سکیں گی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں تخفیف
 کر دیں (چالیس رہ گئیں) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آئے انہوں نے آپ کو روک لیا
 اسی طرح برابر (تخفیف کے لئے) بار بار آپ کو پرو دگار کے پاس

قَوْمِي عَلَىٰ أَدْنَىٰ مِنْ هَذَا أَقْضَعُوا
فَتَرَكُوهُ فَأَمَّتْكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا
وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَادًا وَ
أَسْمَاءًا فَأَرْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ
رَبُّكَ كُلَّ ذَاكَ يَلْتَفِتُ الْيَكُونُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ جَبْرِئِلَ لِيُشِيرَ
عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَلِكَ جَبْرِئِلُ قَرَفَهُ
عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ
إِنَّ أُمَّتِي ضَعْفَاءُ أَجْسَادُ هُمْ وَقُلُوبُهُمْ
وَأَسْمَاءُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ
عَنَّا فَقَالَ الْحَبَّتَانِ يَا مُحَمَّدُ قَالَ
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّكَ
لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي كَمَا قَرَضْتُ
عَلَيْكَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ فُكُلُ حَسَنَةٍ
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أَمْرِ
الْكِتَابِ وَهِيَ تَحْسُنُ عَلَيْكَ قَرَجَ
إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ
خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ
عَشْرًا أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَىٰ قَدْ
وَاللَّهِ رَأَوْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ هُوَ
أَدْنَىٰ مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ أَرْجِعْ رَاجِي
رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھوانا
چاہیں لیکن یہ بھی ان سے نہ ہو سکیں، انہوں نے چھوڑ دیں
آپ کی امت تو بنی اسرائیل سے جسمانی، بدنی، دلی، بنیائی
اور شنوائی کی کمزوری رکھتی۔ بٹے۔ جلیبے پھرنے پر وردگار
کے پاس لوٹ جائیے اور تخفیف کرائیے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہر بار جبریل علیہ السلام سے صلاح لینے کے لئے
ان کی طرف دیکھتے اور جبریل علیہ السلام اس بات کو ناپسند نہ
کرتے آخر پانچویں بار وہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گئے
آپ نے عرض کیا پروردگار میری امت کے جسم، دل، کان اور
بدن سب کمزور ہیں ان پر تخفیف کیجئے۔ ارشاد ہوا اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے عرض کیا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فرمایا
میری بات نہیں بدلتی لوح محفوظ میں آپ پر پچاس نمازیں
فرض کی گئی تھیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پانچ
نمازیں جو آپ کی امت پر فرض ہوئیں پچاس کے برابر
ہو گئیں جیسے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھیں۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس حضرت موسیٰ
کے پاس آئے انہوں نے پوچھا آپ نے کیا کیا؟ آپ نے فرمایا
پروردگار نے ہم پر بہت تخفیف فرمائی ہے ہر نیکی کے عوض
دس نیکیوں کا ثواب عطا فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے
لگے میں نے تو خدا کی قسم بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں
پڑھوانا چاہیں تو ان سے نہ ہو سکا انہوں نے چھوڑ دیں دیکھئے
پھر جلیبے اور پروردگار سے مزید تخفیف کرائیے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ! خدا کی قسم اب تو مجھے شرم

لے اس سے پانچ نمازیں پروردگار کے نبہ سکیں گی ۱۲ منہ

يَا مُوسَىٰ قَدْ وَدَّ اللَّهُ اسْتِحْيَاكَ مِنْ
رَدِّي مِمَّا احْتَفَقْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ
بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَقِظْ وَهُوَ فِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

باب ۳۹۶ مَلَائِكَةُ الرَّبِّ مَعَ

أَهْلِ الْجَنَّةِ

۶۹۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ
زَيْدٍ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا
وَسَعْدُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ
هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا
نَرْضَىٰ يَا رَبِّ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا كَمْ
نُعْطِي أَحَدًا آمِنُ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَكَا
أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ

آتی ہے میں کئی بار اپنے پروردگار کے پاس جا چکا اس وقت
جبریل علیہ السلام نے کہا اب اللہ کا نام لے کر زمین پر اتر
آئیے۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام
ہی میں تھے جاگ اٹھے۔

باب اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے

ہم کلام ہونا۔

(انجیحی بن سلیمان از ابن وہب از مالک از زید بن
اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ
عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے
لبیک وسعدیک تمام خیر و خوبی تیرے ہاتھ میں
ہے۔ فرمائے گا کیا تم اب خوش ہوئے؟ وہ عرض
کریں گے مہلا اب بھی ہم خوش نہ ہوں گے تو نے
ہمیں وہ عنایت فرمایا جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں
دیا۔ چنانچہ اس وقت فرمائے گا اب میں تمہیں وہ
نعمت دیتا ہوں جو ان تمام نعمتوں سے افضل ہے
وہ عرض کریں گے پروردگار ان (بہشت کی) نعمتوں

لہ جاگ اٹھے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے بعد ان کو اپنی جگہ سو گئے ہونگے یا جاگ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ حالت معراج کی جاتی رہے اور
بہر حال بشریت میں آگئے بہر حال حال میں بشریت کے اس روایت پر بہت طعن کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی روایت میں منکر جو ہیں اسی شریکے یہ بیان کیا ہے کہ معراج
سو گئے میں ہوا باقی سب روایتوں میں بیداری میں مذکور ہے حافظ نے کہا شریکے اس روایت میں اس کے بعد دوسرے ثقہ راویوں کا خلاف کیا ہے ایک تو یحییٰ بن زکریا کے
مقام میں دوسرے میں معراج نبوت پہلے ہوا بشریکہ کہ معراج خواب میں ہوا چوتھے یہ کہ سدرۃ المنتہی ساتویں آسمان کے اوپر ہے حالانکہ وہ ساتویں یا چھٹے آسمان میں
ہے یا چوتھے یہ کہ بل اور فرات کا منبع پہلے آسمان میں ہے حالانکہ وہ ساتویں آسمان میں ہے چھٹے معراج کے وقت شقی صدر ہوتا ساتویں نیز کو تپیلہ آسمان پر ہوتا
حالانکہ وہ بہشت میں ہے انھوں نے کہی فتدلی سے اللہ تعالیٰ کا نزدیک آنا مراد ہے حالانکہ یہ جبریل علیہ السلام کے باب ہے تو یہ کہ یا چوتھے بار کے بعد آگئے
کوٹنا موقوف کردیا حالانکہ دوسری روایتوں میں لوہار کوٹنا مذکور ہے دوسری پانچ نمازوں کا حکم ہونے کے بعد پھر لوٹنا دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ
پانچ کے بعد پھر نہیں کوٹنے اور فرمایا تم کو شرم آتی ہے ۱۲ منہ بہشت کی لوگ تو یہ بہشت میں عرض کریں گے مگر میں دنیا ہی میں جب اپنی حالت میں غور
کرتا ہوں تو بے اختیار دل سے یہ نکلتا ہے یا اللہ تو نے مجھ کو وہ وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو اس ملک میں مقوٹے بندوں کو محوۃ دیں جس حال
صحت و عافیت، قوت جسمانی، آل و اولاد، علم و دین، شرافت، نسب، حدت ذہن، جفاکشی، خوشنویسی، زود نویسی، دنیاوی علوم و فنون،
مقبولیت، تصانیف و قولیہ، غنا و توکری شہرت اور ناموری ۱۲ منہ وحید الزمان

يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ
فَيَقُولُ أَحَدٌ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا
أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا -

۴۰۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَنَانَ
قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالٌ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ
أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الْمَرْزُوعِ
فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيهَا شَيْئًا قَالَ
بَلَى وَلَكِنِّي أَحِبُّ أَنْ أُزْرَعَ فَأَهْرَعُ
وَبَذَرْتُ بَادَرَ الظَّرْفِ تَبَاثُهُ وَ
اسْتَوَاؤُهُ وَاسْتَحْصَادُهُ وَتَكْوِينُهُ
أَمْثَالُ الْحَبَابِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ
شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَا يُجِدُ هَذَا إِلَّا قَرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا
فَالْتَهُمُوا صَحَابَ زُرْعٍ فَأَمَّا تَحْنُ
فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زُرْعٍ فَضَحِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سے اور کوئی نعمت افضل ہوگی۔ فرمائے گا وہ میری
رضا مندی ہے اب میں تم پر اپنی رضا مندی اتارتا
ہوں۔ اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال از عطاء بن یسار)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام سے باتیں کر رہے تھے
آپ کے پاس ایک بدوی شخص بھی بیٹھا تھا اتنے میں
آپ نے فرمایا ایک جنتی شخص نے اللہ تعالیٰ سے درخواست
کی مولیٰ! اگر تو اجازت دے تو میں (بہشت میں) زراعت کروں
اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہشت میں تو تمام چیزیں جو چاہو موجود ہیں
اس نے کہا بے شک مگر میرا دل کھیتی کرنا چاہتا ہے۔ غرض اس
نے جلدی سے کھیتی کا سامان کیا (زمین تیار کر کے) بیج ڈالا۔
آٹا فائینج اُگ آیا، بڑھ گیا، سیدھا ہو گیا، کٹنے کے لائق
ہو گیا، اناج کا ڈھیر بھی پہاڑوں کی طرح لگ گیا۔ اس وقت
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم زاد اب کھیتی بھی لے آدمی کا پیٹ
کسی طرح نہیں بھرتا۔

یہ سن کر وہ بدوی شخص (جو آپ کے پاس بیٹھا تھا) کہنے لگا
یا رسول اللہ! یہ شخص (جس نے کھیتی کی درخواست کی) قبیلہ
قریش کا ہو گا یا قبیلہ انصار کا ہو گا یہی لوگ زراعت
پیشہ ہیں۔ ہم لوگ زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ یہ سن کر
آپ ہنس پڑے۔

۱۔ اس پر نعمتیں تصدیق ہیں غلام کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کسی چیز میں نہیں ہوتی جتنی اس میں ہے کہ اس مالک سے راضی ہو ہی لئے قرآن میں دوسری نعمتوں
کے بعد فرمایا وَرَضُوا إِلَى اللَّهِ اَكْبَرُ
تو ہم ان سے یہی کہیں گے یہی وہ قرآن تو سنو ہم کو اپنے مالک کا کلام کہہ رہے ہیں سب چیزوں سے زیادہ لذت آتی ہے حضرت شیخ شہاب الدین سرہروردی عن ابن
سماع سے منقول ہے دوسرے موصوفوں نے اس کا سبب یہ بھی انہوں نے کہا خدا و ملائکہ میں جو کو لذت ہی نہیں آتی قرآن کی ولادت میں جو کو لذت آتی ہے اس لئے کہ

باب ۳۸۹ ذِکْرُ اللَّهِ بِأَلَمْرِ
 وَذِکْرُ الْعِبَادِ بِاللَّهِ عَزَّ وَتَعَالَى
 وَالرَّسَالَةِ وَالْإِبْلَاحِ
 لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا دُکِّرْتُنِي
 أَذْکُرْکَ وَأَقُلُّ عَلَیْکَ نَبَأَ
 نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ یَقُومُوا
 إِن کَانَ کِبَرٌ عَلَیْکُمْ فَآخِزُوا
 وَذَلُّ کِبَرِیْ بِآیَاتِ اللَّهِ
 فَعَلَّی اللَّهُ تَوَكَّلْتُ فَأَجِئُوا
 أَمْرُکُمْ وَشَرَّکَاءُکُمْ ثُمَّ
 لَا یَکُنْ أَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّةً
 ثُمَّ اقْضُوا إِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُونِ
 فَإِنْ تَرَوْهُ فَقُمْسَا لَکُمْ
 مِنْ أَجْرَانِ أَجْرَی إِلَّا عَلَی اللَّهِ
 وَأُمرْتُ أَنْ أَکُونَ مِنَ
 الْمُسْلِمِینَ غُمَّةً عَمَّ
 وَضِیْقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوا
 إِلَیَّ مَا فِی أَنْفُسِکُمْ یُقَالُ
 افْرِقْ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
 وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

باب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو احکام صادر فرما کر
 یاد کرتا ہے۔ بندے اس سے دعا اور عاجزی کئے
 اللہ کا پیغام دوسروں کو پہنچا کر اسے یاد کرتے
 رہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”تم میری یاد
 کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔“ نیز فرمایا اے پیغمبر
 انہیں نوح علیہ السلام کا واقعہ سنائیں جب انہوں نے
 اپنی قوم سے کہا بھائیو اگر تم میں میرا رہنا اور آیات
 اللہ بڑھ کر سننا تم پر گراں گزرتا ہے تو میں تو اللہ پر
 توکل کرتا ہوں تم اپنے شرکا کے ساتھ ملکر (میرے قتل
 یا اخراج کی) تجویز کرو اور اسے پورا کرنے میں تردد و
 تشویش نہ کرو جبے تامل کر ڈالو مجھے قطعاً حملت نہ
 دو۔ اگر تم میری باتیں نہ مانو تو خیر میں تم سے کچھ
 (دنیا کی) اجرت تو نہیں مانگتا میری اجرت تو اللہ
 پر ہے، اسی کی طرف سے مجھے حکیم ہوا کہ میں مسلمان
 (فرمانبرداروں) میں شریک رہوں۔

اس آیت میں غُمَّة کا معنی غم اور تنگی ہے
 مجاہد کہتے ہیں اس کو فریابی نے وصل کیا، ثُمَّ اقْضُوا إِلَیَّ کا
 معنی یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے پورا کر ڈالو
 (مجھے مار ڈالو) عرب لوگ کہتے ہیں اُذْرُقْ یعنی فیصلہ کر دے
 مجاہد نے وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

لہ اس باب کو امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ ذکر الہی کچھ اس سے خاص نہیں ہے کہ اللہ کا نام زبان سے دُستا ہے بلکہ لوگوں کو دین کا علم سکھانا اللہ اور رسول
 کی باتیں بتانا یہ سب ذکر الہی میں داخل ہے علما نے کہا ہے اللہ کا ذکر زبان سے ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں سے اور دل سے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے ذکر کرے
 لیکن حضور دل کے ساتھ بعضوں نے کہا ذکر قلبی سب سے افضل ہے گو زبان سے کچھ نہ کہے صوفیاء کا یہی قول ہے لیکن علما ظاہر نے کہا ہے جب تک زبان
 سے نہ کہے تو اس ذکر کا کوئی اعتبار نہیں جیسے حدیث میں ہے لَا تَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا قَدْ ذُکِّرَ اللَّهُ ۱۲ منہ ۱۱۰ وکیوم اللہ تعالیٰ مجھ کو بھیاتا ہے یا
 نہیں ۱۲ منہ ۱۱۰ اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام جو عطا فرماتے تھے خود کو کہتے تھے کہ اُن کو ذکر کر لیا ۱۲ منہ

اسْتَجَارَكَ فَأَجْرُكَ حَتَّى
يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ إِنْسَانٌ
يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَمَا
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ أَمْرٌ حَقٌّ
يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ كَلَامَ اللَّهِ
وَحَتَّى يَنْبُلَهُ مَاءٌ مَسْنُونٌ
حَيْثُ جَاءَهُ السَّبَأُ
الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا
حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ

صَوَابًا سے حق بات کہنا اور اس پر عمل کرنا مراد ہے۔

باب ۳۸۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا
وَقَوْلِهِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ
أَنْدَادًا اذْ لَكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ
وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَقَدْ
أَوْحَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ
لَيَجْبُطَنَّ عَمَلُكَ وَلَكِنَّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللَّهُ
قَاطِعُ عُبْدِهِ وَكَرَّ مِنَ الشُّكْرِ
وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ

اسْتَجَارَكَ فَأَجْرُكَ حَتَّى
يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ إِنْسَانٌ
يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَمَا
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ أَمْرٌ حَقٌّ
يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ كَلَامَ اللَّهِ
وَحَتَّى يَنْبُلَهُ مَاءٌ مَسْنُونٌ
حَيْثُ جَاءَهُ السَّبَأُ
الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا
حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کا شریک
نہ بناؤ۔ تم دو فریق کو اس کا برابر سمجھتے ہو،
حالانکہ وہ سوائے جہان کا مالک ہے اور دوسرے
سب عاجز بندے ہیں، انہیں ایک دمڑی کا بھی
اختیار نہیں" جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسرے کسی
خدا کو نہیں پکارتے، "اے پیغمبر تجھے اور تجھ سے پہلے
پیغمبروں کو بھی حکم دے چکا ہے اگر تو نے اللہ کے ساتھ
کیسے شرک کیا تو تیرے عمل برباد ہو جائیں اور تو
گھائے میں پڑ جائے گا تجھے چاہیے کہ خدا کی عبادت
کرے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہیے" اکثر
لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں مگر شرک میں مبتلا ہیں،
عکرمہ کہتے ہیں (اسے طبری نے وصل کیا) اکل مطبوع

۱۔ اس آیت سے بھی امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرآن سننا یہ بھی ذکر الہی میں داخل ہے، اس طرح قرآن سننا تا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ ایسے شخص کو جو
ذکر الہی سننا چاہے امان دی جائے اور جب تک وہ اپنے اصلی ٹھکانے نہ پہنچ جائے اس سے کوئی متعذر نہ ہوگا۔

أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ
مُشْرِكُونَ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ
اللهُ فذلِكَ إيمانُهم وهم
يَعْبُدُونَ غَيْرَكَ وَمَا ذُكِرَ
فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَ
اِكْتِسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ دَاكَ
تَقْدِيرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا
تَنْزِيلُ الْمَلَكَةِ إِلَّا بِالْحَقِّ
بِالرَّسَالَةِ وَالْعَذَابِ
لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ
صِدْقِهِمُ الْمُسَلِّغِينَ الْمُؤَدِّينَ
مِنَ الرُّسُلِ وَإِنَّا لَهُ لَخَفِظُونَ
عِنْدَنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ
بِالْقُرْآنِ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ

اگر ان سے پوچھو تمہیں اور آسمان وزمین
کو کس نے پیدا کیا؟ تو کہتے ہیں اللہ اس کا مطلب
یہ ہے کہ یہی ان کا ایمان ہے مگر اس کے ساتھ
(وہ شرک میں مبتلا ہیں) غیر اللہ کی عبادت
کرتے ہیں۔

اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ بندے
کے افعال ان کا کسب سب خدا کی تخلیق ہے۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) فرمایا
”اسی پروردگار نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر ایک
ایک انداز سے اسے درست کیا۔

مجاہد کہتے ہیں وَمَا تَنْزِيلُ الْمَلَكَةِ إِلَّا
بِالْحَقِّ اس کا مطلب یہ ہے کہ ”فرشتے اللہ کا
پیغام اور اس کا عذاب لے کر نازل ہوتے ہیں تاکہ
بچوں سے ان کی سچائی کا حال پوچھیں یعنی پیغمبروں
سے جو احکام الہی پہنچاتے ہیں ہم قرآن کے نگہبان
ہیں۔ یعنی وہ ہمارے پاس ہے (اس کو فریابی
نے وصل کیا) جو شخص سچی بات لے کر آیا یعنی قرآن

۱۔ ان آیتوں کو اگر امام بخاری نے توحید کا مفہوم بیان کیا کہ توحید شرعی صرف اسی سے عبادت نہیں ہے کہ آسمان اور زمین اور ساری عالم کا پیدا کرنے والا
اللہ ہی کو چاہئے تو شرک بھی ملتے تھے اس کا اقرار بھی کرتے تھے مگر اللہ نے ان کو مشرک فرمایا اس وجہ سے کہ وہ جان بوجھ کر اللہ کے سوا دوسرے بتوں کو مانا
بیرون بزرگوں فرشتوں بتوں شیطانوں جنوں اور دیگر بتوں کی عبادت کرتے تھے عبادت کہتے ہیں بڑی ذلت اور عاجزی کے ساتھ کوئی کام کرنا، توحید یہ ہے کہ ہر قسم
کی عبادت خاص اللہ ہی کیلئے کی جائے عبادت میں سب عبادتیں آگئیں نماز روزہ زکوٰۃ صدقہ دعا و ذکر طواف کو عبادت سمجھو اور اگر کوئی شخص سوائے خدا کے کسی اور
کو تعظیم کرنے کہے جس وہ کافر اور مشرک ہو چکا اور اس کے ملنے اعمال خیر لیا ہو گئے اس کو آخرت میں بھی دوزخ کے کسی بجات ملے گا یہ جیسا معتزلہ
اور شیعوں اور قسبہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنی افعال کا آپ خالق ہے کیونکہ اگر بندہ بھی کسی چیز کا خالق ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شریک اور برابر والا ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا
تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَدْنٰی اَمَّا بَيْنَیْہِ وَبَیْنَکُمْ فَاِیْنَ شَہِدٌ لِّہٖ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور قدیمیہ دہشتیقت مشرکوں کی طرح ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا بتائے کو بھی خالق قرار دیا اہل بخاری نے اس باب
میں ایک علیحدہ رسالہ بھی لکھا ہے جس کا نام ہے فتن افعال العباد والورد علی اصحاب الجہم والاعتطیل عامل اہل غیب کیا یہ ہے کہ خالق جمیع افعال کا تو اللہ تعالیٰ
ہے مگر یہ فعل کا سبب بندہ ہے اولیہ اس کسب کی وجہ سے وہ فعل بندہ کی طرف منسوب ہوتا اور بندے کو اس کی سزا و جزا ملتی ہے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ اس میں بندہ اور
اس کے افعال سب آگئے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۳۔ منہ ۱۱۔ یہ بھی ایک قرات ہے مشہور قرأتوں میں ہے مَا تَنْزِيلُ الْمَلَكَةِ إِلَّا ۱۲۔ منہ
۱۱۔ ان کا امر اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ کہ معلوم ہوا کسب بندے کا کام ہے جب توحید پیغمبروں کو سچا فرمایا ۱۳۔ منہ

يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا
الَّذِي آعْطَيْتَنِي عَيْدُتُ
بِمَا فِيهِ -

۷۰۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي
وَأَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْ
تَجْعَلَ لِلَّهِ فِئْدًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ
ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ
تَقْتُلَ وَلَدَكَ فَتَخَافُ أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ
قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ
جَارِكَ -

باب ۳۸۹۹ قول الله تعالى
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ أَنْ
بَشَرًا عَلَيْكُمْ سَمِعْتُمْكُمْ وَ
لَا أَبْصَارَكُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ
وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا
يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ -

۷۰۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

اور جس نے اسے سچا جانا یعنی مومن قیامت
کے دن پروردگار سے عرض کرے گا تو نے مجھے
یہی قرآن دیا تھا میں نے اس پر عمل کیا۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از ابو وائل از
عمرو بن شرحبیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے
نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو
اللہ کے برابر کسی اور کو سمجھے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے
کہا بیشک یہ تو بڑا گناہ ہے اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟
آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ وہ کھانے
پینے میں تیرے ساتھ شریک ہوں گے میں نے کہا پھر
اس سے کم کون سا بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے
ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد تم جو دنیا میں
چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ
تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہارے چہرے
تمہارے خلاف (قیامت کے دن) گواہی دیں گے
تم سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے بہت سے
کاموں کی خبر تک نہیں۔

(از حمیدی از سفیان از منصور از مجاہد از ابو
معمر) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

لہ اس کو ہری نے مجاہد سے نقل کیا تو تصدیق کو بندے کی طرف منسوب کیا مسلم ہوا بندے کو بھی دخل ہے ورنہ اس کو سزا و جزا کیوں ملتی اور جہنم کا دروازہ
ہو جو بندے کو مجبور مصلحت جانتے ہیں انہوں نے یہ غور نہیں کیا کہ پہلے افعال بعضے اضطراری ہیں جیسے رعشہ کی حرکت اور بعضے اختیاری جیسے پانی خواہش
سے کوئی عصنہ ملانا اگر بندہ بالکل مجبور ہو تو وہ تو ذوق طے کے افعال یکساں ہوتے ۱۲ منہ ۱۱۵۷ امام بخاری نے یہ حدیث لا کراہی طرف اشارہ کیا کہ قدر یہ اور
معتزل جو بندے کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہیں وہ گویا اللہ کا بدلہ دلا بندے کو بناتے ہیں تو ان کا اعتقاد بہت بڑا گناہ ہو گا معاذ اللہ ۱۲ منہ

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَفُرَيْشِيٌّ
أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرٌ سَمِعَ بِطُورِهِمْ
قَلِيلٌ فَقَالُوا بِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُم أَتَرَوْنَ
أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ
يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ
أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ
إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ -

باب ۳۹ قول الله تعالى كل
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ وَمَا
يَا تَبَاهِيهِمْ مِنْ دَكْرَيْنَ لَهُمَا
مُجَدَّبٌ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ
أَمْرًا وَأَنْ حَدَّثَهُ لَا يَشْهَدُ
حَدَّثَ الْمُخَلَّوْقِينَ يَقُولُ
تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ
هُوَ الشَّيْءُ الْبَصِيرُ وَ
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خانہ کعبہ کے پاس دو شخص ثقیف قبیلے کے اور ایک قریش
کا یاد قریش کے اور ایک قبیلہ ثقیف کا (غرض تین شخص)
جمع ہوئے تھے تو مولے تانے پیٹ میں خوب چربی بھری
ہوئی تھی لیکن ان کے دلوں میں عقل محوڑی تھی، ان میں کا
ایک اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ ہوتم کیا سمجھتے ہو ہم بات
کریں اسے اللہ سنتا ہے کہ نہیں دوسرا بولا پکار کر
بات کریں تو سنتا ہے اگر چپکے سے کیوں تو نہیں سنتا۔ تیسرا
بولا یہ کیا بات ہے اگر وہ بلند آواز سے سن سکتا ہے تو آہستہ
بولنے کو بھی سن لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ
وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ -

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد پروردگار ہر دن
ایک نیا کام کر رہا ہے ”ان کے پاس ان کے
مالک کی طرف سے کوئی نیا حکم نہیں آتا“ شاید
اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی صورت پیدا کرے۔
صرف اتنی بات ہے کہ اللہ کا نیا کام کرنا مخلوق
کے نئے کام کرنے سے مشابہت نہیں رکھتا
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اس کے مثل کوئی
چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔“

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ جو چاہے نئے نئے حکم دیتا ہے۔

لہٰذا کیونکہ عرش سابق آسمانوں کے برابر ہے اور ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہے میری عرض پر سے ہمارا ایک کارخانہ بنے گا
ہماری آہستہ بات میں سن لے گا لے گا غلطی پر کا لہذا آہستہ دہن میں فرق ہی کیا ہے انسان کی آواز تو ایک کوس تک بھی نہیں جاتی تو کتنا ہی چلائے آئے
لہٰذا ان سب آیتوں سے اللہ کا ایک نیا کام کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ

إِنَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ مَا
يَشَاءُ وَإِنَّ فَتَا أَحَدَاتِ أَنْ
لَا تُكَلِّمُوا فِي الصَّلَاةِ -

۴۰۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَنْ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ
كِتَابِهِمْ وَعِنْدَ كُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَقْرَبُ
الْكِتَابِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ تَقَرُّوْنَ لَهُ مَحْصَنًا
لَمْ يَشَبْ

۴۰۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ
الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمْ أَنْزَلَ
اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَدُ الْأَخْبَارِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَحْصَنًا لَمْ يَشَبْ
وَقَدْ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ
بَدَّلُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَغَيَّرُوا فَكَلِّبُوا
بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ قَالُوا هُوَ مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ لَيْسَتْ تَرَوُا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
أَوْ لَا يَتُهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ

اس نے ایک نیا حکم یہ دیا ہے کہ نماز میں
بات نہ کیا کرو۔ (اسے ابو داؤد نے وصل کیا)

(از علی بن عبد اللہ از حاتم بن وردان از ابوب
از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تم کتاب
والوں (یہود و نصاری) سے ان کی کتابوں کا حال کیوں
پوچھتے ہو؟ تمہارے پاس تو اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب موجود
ہے جو اس کی سب کتابوں میں نئی نازل ہوئی ہے اور
وہ خالص ہے اس میں ذرا بھی ملاوٹ نہیں ہوئی۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبد اللہ بن
عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے
ہیں مسلمانو! تم اہل کتاب سے دین کی کوئی بات کیوں
پوچھتے ہو حالانکہ جو کتاب اللہ نے تمہارے پیغمبر پر نازل
کی وہ اللہ کی خبر دینے والی کتابوں میں سب سے نئی
کتاب ہے اور پھر خالص ہے اس میں ذرا بھی
ملاوٹ نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ تو تم سے بیان کر چکا
ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ نے اپنی کتابوں کو
بدل ڈالا وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کتاب لکھتے اور
کہتے یہ بعینہ وہی کتاب ہے جو اللہ کے پاس سے نازل
ہوئی ان کی غرض دنیا کا تھوڑا سا مال کمانا ہوتا۔
تمہیں جو خدا نے قرآن و حدیث کا علم دیا ہے کیا وہ

لے چلے یہ فرمایا اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے یہ تم پر یہی ہوئی پھر فرمایا وہ سنتا اور جانتا ہے یہ اشیاء چہو اس کی صفات کا ۱۲ منہ

۱۲ منہ اس کتاب کی کتابیں ایک تو پرانی ہیں دوسرے ان میں ملاوٹ ہوئی ہے ۱۲ منہ

۱۔ پھر تم کو کیا خط ہو گیا ہے کہ تم ان سے پوچھتے ہو حالانکہ اگر وہ تم سے پوچھتے تو ایک بات سچی کہو نہ کہ تمہاری کتاب محفوظ اور نئی ہے ۲۔ منہ ۱۵
اکابجا دی اور امام احمد نے خلق افعال العباد میں اس کو وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵۔ اس حدیث سے علماء و فاضلہا پر کیا تائید پائی ہے کہ ذکر وہی مقصد ہے جو بیان سے
کیا جائے اور جب تک زبان نہ پلے حرف دل سے یاد کرنا اعتبار کے لائق نہیں اس کو ذکر نہیں کہنے کے جزوئی ہے حصہ حصہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے
لیکن حضرات موفیہ نے ذکر کلی بہت زور دے کر میں کہتا ہوں بہتر ہے کہ زمان سے آہستہ آہستہ ذکر کیا جائے مگر خصوصاً بوقت سکون و خلوت میں ذکر اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ يُخَوِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَكَانَا نَحْنُ
 كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُخَوِّكُهُمَا فَحَرَّكَ
 شَفْتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَانْخَوُّكَ
 بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْبَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ
 وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ
 تَقَرُّؤُهُ فَإِذَا قَرَأْتَ نَاكَ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ
 قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ لِمَا رَأَيْتَ
 عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَ أَكَانَا نَحْنُ نَسْمَعُ اللَّهَ
 هَكَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ جَبْرِيْلُ
 اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جَبْرِيْلُ قَرَأَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَفْرَأَ

ہلاتے تھے اور سعید نے موسیٰ سے کہا میں تمہیں ہونٹ ہلا
 کرتا ہوں، جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہونٹ
 ہلا کر مجھے بتائے تھے۔ پھر سعید نے اپنے ہونٹ ہلائے۔
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ
 آیت نازل کی لَا تَخَوُّكَ بِهِ لِسَانُكَ لِتَعْبَلَ بِهِ
 إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ یعنی آپ کے سینے میں
 قرآن کا جمادینا اور اسے پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔
 جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت آپ اس کے پڑھنے
 کی پیروی کیجئے۔ مطلب یہ کہ جبریل علیہ السلام کے پڑھتے
 وقت کان لگا کر سنتے رہیں۔ اور خاموش رہیں یہ ہمارا

ذمہ ہے ہم آپ سے ویسا ہی پڑھوا دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس آیت کے نزول کے
 بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے جب حضرت جبریل علیہ السلام آتے تو آپ کان لگا کر سنتے رہتے،
 جبریل علیہ السلام جب چلے جاتے تو آپ لوگوں کو اسی طرح پڑھ کر سنا دیتے جیسے جبریل علیہ السلام نے
 آپ کو پڑھ کر سنا یا تھا۔

بَاب ۳۰۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
 وَاسْمُؤُا قَوْلَهُمْ اَوْ
 اَجْهَرُوا اَيْهِمْ اِنَّهُ عَلَيْهِمُ
 بِذَاتِ الصُّدُورِ اَلَا يَعْلَمُ
 مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ
 الْخَبِيرُ يَتَخَفَتُونَ يَتَسَاءَلُونَ

بَاب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تم آہستہ بات کرو
 یا بکا کر (دونوں سنتا ہے) وہ تو دونوں تک کا
 خیال جانتا ہے کیا وہ ان چیزوں کو نہیں جانتا
 جو اس نے پیدا کیں۔
 يَتَخَفَتُونَ چپکے چپکے باتیں کرتے
 ہیں۔

لہٰذا یعنی اس طرح پڑھو جس طرح جبریل علیہ السلام کی زبان پر ہم نے پڑھ کر سنا یا ۳۰۲ منہ سے یہ حدیث پہلے بائیں شروع کتاب میں گزر چکی ہے یہاں (امام بخاری)
 اس کو اس لئے لایا کہ قرآن کی قرأت میں وقت صحیح اور درست ہوگی جب زبان سے اس کو پڑھے اگر صرف دل میں تصور کر لے تو وہ قنوت نہیں کہلائے گی
 نہ تلاوت کا ثواب اس میں ملے گا۔ بعضوں نے کہا امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا دل کریں جو قرآن کی قنوت یعنی ان الفاظ کو جو ہماری زبان
 سے نکلے ہیں غیر مخلوق کہتا ہے ۳۰۲ منہ سے ہماری زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اس لئے وہ ان کو بخوبی جانتا ہے

۴۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دُرَّادَةَ

عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ
بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ
صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ
سَبَّوْا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ
جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ
أَيُّ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ
فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا عَنْ
أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمَعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ
ذَلِكَ سَبِيلًا۔

۴۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هُشَاةٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتُ بِهَا فِي الدُّعَاءِ۔

۴۰۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا

أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(از عمر وین زرارہ از ہشیم از ابو بشر از سعید

ابن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا اس
وقت نازل ہوئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(مشرکوں کے ڈر سے) مکے میں چھپے رہتے۔ جب
آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھتے
تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے، مشرک اسے سن کر قرآن
کو، قرآن کے ذریعہ نزول (جبریل) اور پیش کرنے والے
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو برا کہتے، آخر اللہ تعالیٰ
نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ نماز میں
قرآن اتنا بلند آواز سے بھی نہ پڑھ کہ مشرکوں تک اس
کی آواز نہ پہنچے اور وہ قرآن کو برا کہیں، نہ اتنا آہستہ
پڑھ کہ تیرے صحابہ بھی (جو مقتدی ہوں) نہ سنیں بلکہ وہاں
درمیان میں ایک رستہ اختیار کر لے۔

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از

والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ آیت
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا دعاء
کے متعلق نازل ہوئی ہے (نہ بہت بلند آواز سے
ہو اور نہ بہت آہستہ)

(از اسحاق از ابو عاصم از ابن جریر از ابن

شہاب از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص قرآن کو عمدہ آواز سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْكُمْ يَتَعَنَّى بِالْقُرْآنِ وَفَادَ غَيْرُكَ يَجْهَرُ بِهِ -
 نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے
 سوا دوسرے لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے یعنی

جو اسے پکار کر نہ پڑھے۔ (وہ ہم میں سے نہیں ہے)

باب ۳۹۰۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَتَاهُ
 اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ
 أَنْاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ
 يَقُولُ كَوَاوُتَيْتُ مِثْلَ مَا أُوتِي
 هَذَا فَعَلَيْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ
 اللَّهُ أَنَّ قِيَامَهُ بِالنِّكَاكِ هُوَ
 فِعْلُهُ فَقَالَ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ
 أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَقَالَ
 جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ
 لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ -

باب ۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
 ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن دیا ہے وہ اسے
 رات اور دن ہر وقت پڑھا کرتا ہے۔ ایک شخص کہتا
 ہے اگر میں بھی وہی دیا جاتا جو یہ دیا گیا تو میں
 بھی ایسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے یعنی دن رات
 پڑھتا رہتا تو یہ قرآن پڑھتے رہنا اس کا فعل
 ہوا (اور بندوں کے تمام افعال مخلوق ہیں)
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان زمین کی پیدائش
 اور تمہاری مختلف زبانیں اور رنگتیں خدا
 کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور فرمایا نیکی
 کرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو

سہ بعضوں نے کہا میں لم یَتَعَنَّى بِالْقُرْآنِ کا یہ معنی کیا ہے جس کو قرآن سے غنا اور تو نگری نہ پیدا ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ قرآن اور
 حدیث جب مل جائے اب کسی کتاب کی حاجت نہیں رہتی بلکہ پورا ہوا ہو جائے یا قرآن جس کو مل جائے دنیا داروں کے بقا لیے اس کی خوشامد نہ کرے کیونکہ حقیقتاً ہی اسے کوئی
 دولت دی ہے ایک صاحب نے مجھ سے یہ کہا کہ تم نے جو تفسیر لکھی ہے اس کا ایک نسخہ یاد شاہ وقت کو بھی دے دینا کہ تفسیر اس شہنشاہ و عالیما کے ذہن
 کی شرح ہے جس کے تمام بادشاہ وقت ایک ایک ادق غلام ہیں میں کیوں دوں کیا میں ان کا محتاج ہوں ان کو سوا مرغض ہو تو وہ مستورا کردیمیں اگر نہیں منگو اتنے تو نہ
 منگو آئیں حتیٰ تعالیٰ نے مجھ کو اتنا معنی اور بے پرواہ کر دیا ہے کہ مجھ کو کسی دنیا دار میں یا القاب یا بادشاہ کی امداد کی ضرورت نہیں ایک صاحب ترجمہ قرآن اور ترجمہ صحیح
 بخاری دیکھ کر عرض کر رہے تھے واہ کیا عمدہ ترجمہ ہے اور بیچ بھی کیسا عمدہ ہے کچھ لگے اگر آپ درخواست کرو تو حکومت سے آپ کو دے دیں گے میں نے کہا حکومت
 بڑی مدد لے ہی پاس رکھ دوئے حکومت کو بہت سے اخراجات درپیش ہیں میں حکومت کی مدد کا محتاج نہیں مجھے عارضہ سلیس کی مدد کافی ہے آپ میں کس خیال میں یہ کہنا میں
 اب دوبارہ بارہ بار پھر چہا چاہتی ہیں الحمد للہ اللہ اعنا عن حوائج الدنیا اعلیٰ علیہ السلام اکل حدیث اداس حدیث کو امام بخاری اس لئے لائے کہ قرآن کے الفاظ جو ہم زبان
 سے نکالتے ہیں وہ ہمارے افعال ہیں اور ہمارے افعال مخلوق ہیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ان الفاظ کی قلت کو سزا دے دے ہر صوف کرے میں ہی طرح قحطی سے اور
 اس سے اس کا مخلوق ہونا نکلتا ہے اس لیے کہ یہ ایک امام بخاری کا یہ کہنا اعتقاد صحیح ہے لیکن سلف نے قرآن کے الفاظ کی بھی نسبت جو ہادیان سے نکلے ہیں یہ کہنا درست
 نہیں رکھا کہ وہ مخلوق ہیں ایسا نہ ہوتا دیہات میں خوراک ہو جائے جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اور امام بخاری سے منقول ہے انہوں نے کہا جو مجھ سے یوں نقل کرتا ہے کہ میں
 نے کہا لفظی بالقرآن مخلوق وہ جیوتہ ہے میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے صرف یوں کہا تھا کہ ہمارے افعال مخلوق ہیں ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ اس باب کو لاکر میں امام بخاری نے وہی ثابت کیا
 کہ بندوں کی قلت ان کا ایک فعل ہے اور بندوں کے سب افعال مخلوق خداوندی ہوتے ہیں ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ وہ بھی اس میں آگے ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ تشریح میں قرآن کی تلاوت
 میں آگے وہ بھی ایک فعل ہے جو مخلوق بخاری ۱۲ سنہ

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا ثُنَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسَدُوا لِمَا فِي
أَثْنَيْنِ رَجُلٍ إِنْ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ
يَتْلُوهُ إِنْ آتَاهُ اللَّيْلُ وَإِنْ آتَاهُ النَّهَارُ فَهُوَ
يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ رَجُلٌ إِنْ آتَاهُ اللَّهُ
مَا لَا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ
لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَعَمِلْتُ
فِيهِ مِثْلَ مَا عَمِلَ.

میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ
اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ إِنْ آتَاهُ اللَّيْلُ
وَإِنْ آتَاهُ النَّهَارُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا
فَهُوَ يُنْفِقُهُ إِنْ آتَاهُ اللَّيْلُ وَإِنْ آتَاهُ النَّهَارُ
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ سُفْيَانَ مَرَارًا الْأَمْرَ سَمِعْتُ
يَذْكُرُ الْخَبْرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيحِهِ حَدِيثُهُ.

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابو صالح) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو شخصوں پر
ایک تو اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے
وہ اسے رات اور دن کے اوقات میں پڑھا کرتا ہے تو
دوسرا شخص رشک کرنے والا یوں کہے اگر مجھے بھی وہ (یعنی
قرآن) دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی ایسا ہی کرتا
دوسرے وہ شخص جسے اللہ نے (دنیا کا) مال و دولت
دیا ہے وہ اسے واجب کاموں میں خرچ کرتا ہے تو دوسرا
شخص یوں کہے اگر مجھے بھی وہ مال و دولت دیا جاتا جو
اسے دیا گیا ہے تو میں بھی ایسے ہی نیک کام کرتا۔ اس رشک

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سالم از

والدش) حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو آدمیوں پر
ایک تو اس پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے وہ رات اور
دن کے اوقات میں اسے (نمازیں) کھڑے ہو کر پڑھا کرتا
ہے دوسرے دوسرے وہ شخص جسے اللہ نے روپیہ پیسہ
دیا ہے وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے خرچ کرتا رہتا ہے
علی بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو سفیان
ابن عیینہ سے کئی بار سنا انہوں نے یوں نہیں کہا ”ہمیں
زہری نے خبر دی“۔ اس کے باوجود حدیث صحیح (اور متصل ہے)

لہ جن میں دو پیسہ خرچ کرنا چاہیے یعنی نیک کاموں میں ۱۲ منہ ۵۰ بیکہ یوں کہا زہری نے کہا ۱۳ منہ ۵۰ کیونکہ سفیان زہری کے شاگردوں میں سے تھے تو انکی
روایت صحیح پر محمول ہوگی اور سفیان کی روایت میں اس کی صراحت ہے اس میں یوں ہے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا ۱۲ منہ

بَابُ ۳۹۰ تَحْوِيلُ اللَّهِ تَعَالَى
 يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ
 إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ
 تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ
 قَالَ الرَّهْزِيُّ مِنَ اللَّهِ الرَّسَالَةُ
 وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا السَّمْعُ
 وَقَالَ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا
 رَسَلَتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ أَبْلَغَكُمْ
 رَسَلَتِ رَبِّي وَقَالَ كَعْبُ بْنُ
 مَالِكٍ جَاءَنِي أَخْلَفَ عَلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَّرَ
 اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ
 الْمُؤْمِنُونَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ
 إِذَا أَحْبَبَكَ حَسَنٌ عَمِلَ
 أَمْرِي فَقُلْ أَعْمَلُوا قَسِيرِي
 اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ
 الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَحْفِظُكَ
 أَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرُ ذَاكَ

بَابُ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے رسول تیرے
 رب کی طرف سے جو تجھ پر نازل ہوا اسے (بلا دھڑک)
 لوگوں کو پہنچا دے اگر تو ایسا نہ کرے تو تو نے گویا
 اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔

زہری کہتے ہیں رسالت اللہ کی جانب سے
 ہے اور ابلاغ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا
 کام ہے اور ہمارے ذمہ یہ ہے کہ اسے تسلیم کریں۔
 اور (سورہ جن میں فرمایا) اس لئے کہ وہ (یعنی پیغمبر)
 جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا۔
 اور (سورہ اعراف میں) فرمایا "میں تمہیں اپنے مالک
 کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔"

کعب بن مالک نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو جھوڑ کر (غزوہ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے تو انہوں
 نے کہا "عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مؤمنین
 تمہارے عمل کو دیکھ لیں گے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب تجھے
 کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہہ عمل کئے جاؤ اللہ اس کا
 رسول اور مسلمان تمہارا کام دیکھ لیں گے کسی کا نیک
 عمل تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔ معمر کہتے ہیں ذاک

لے کہ یہ کہنا میں سے جب کچھ چھپا لیا نہیں پہنچایا تو گویا پیغام ہی نہیں پہنچایا اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا پیغام یعنی قرآن غیر مخلوق ہے لیکن اس کا پہنچانا
 اس کا ستا یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے جب تو فرمایا دان لے تعقل اور بشر کا فعل مخلوق ہے تو قرآن کا ستا اور چھپانا نہیں سب مخلوق ہوں گے ۱۲ منہ ۱۱۰ جو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ چشم اس کو قبول کر لیا اگر تمام اہل جان اس کے خلاف کیا دے تو کیا دے پیڑار سے ۱۲ منہ ۱۱۰ تو کہنے اس کا نام علی رکھا اور علی بشر کا فعل ہے جو مخلوق ہے ۱۳ منہ
 ۱۱۰ اس کا نام بخاری نے خلق افعال العباد میں اصل کیا ۱۲ منہ ۱۱۰ تو اس کا چھپنا سمجھ لے یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کے باب میں فرمایا تھا جو لٹھا پر قرآن کے
 بیسے قادی اور غازی تھے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے باطنی ہو گئے ان کے قتل پر مستعد ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک آدمہ اچھ بات کو دیکھ
 کر یہ اعتقاد نہ کر لینا چاہیے کہ وہ یہ ہمہ دہوہ اچھا شخص ہے بلکہ اسے ہمہ ہمت سے برکے جانے کہ قرآن اور حدیث کے موافق ہیں یا نہیں اور اس کے دل میں اللہ اور رسول کی عظمت
 یا نہیں رکھتا نہ لے میں اکثر یہ خوف جاہل اور فاسق حدیثوں کی ایک آدمہ اچھ بات دیکھ کر جلدی ہے ان کے مستعد ہو جاتے ہیں ان کو دیکھ لیتے ہیں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

اَلَيْكُنْ هَذَا الْقُرْآنُ هُدًى
لِّلْمُتَّقِينَ بَيِّنٌ وَدَلَالَةٌ
كَقَوْلِهِ تَعَالَى ذِكْرُكُمْ حُكْمُ
اللَّهِ هَذَا احْكُمُوا لِلَّهِ لَا رَيْبَ
فِيهِ لَا شَكَّ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي
هَذِهِ اَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ
حَتَّى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَ
جَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِي بِكُمْ وَ
قَالَ اَنْسُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهٗ
حَرَامًا اِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ
اَتَوْا مِنْوَنِي اُبَلِّغُ رِسَالَةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ
اور ان سے گفتگو کرنے لگے۔

۱۲-۷۰۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِیُّ
قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِیُّ وَزِيَادُ بْنُ
جُبَيْرٍ حَتَّى عَنْ جُبَيْرٍ حَتَّى قَالَ

اَلَيْكُنْ لَا رَيْبَ فِیْهِ مِیْن کِتَابِ سَمَرَاد
قرآن ہے ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ سے مراد پرہیزگاروں
کو راہ بتانے والا سچا راستہ دکھانے والا جیسے ذِکْرُكُمْ
حُکْمُ اللّٰہ یعنی یہ اللہ کا حکم ہے لَا رَيْبَ فِیْهِ
اس میں کوئی شک نہیں یعنی بلا شک یہ اللہ کی
اتاری ہوئی آیات ہیں یعنی قرآن کی نشانیاں۔
اغرض دونوں آیتوں میں ذِکْرُكُمْ سے لُحْظِی
اس کی مثال یہ ہے جَرَيْنَ بِہُمْ سے جَرَيْنَ بِكُمْ
مراد ہے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی
قوم بنی عامر کی طرف روانہ کیا، حرام نے ان سے
جا کر کہا کیا آپ مجھے امان دیتے ہیں؟ میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمہیں پہنچا دوں

از فضل بن یعقوب از عبد اللہ بن جعفر رقی از

معتمر بن سلیمان از سعید بن عبد اللہ ثقفی از بکر بن
عبد اللہ مرزنی و زیاد بن جبیر بن حنیہ از جبیر بن حنیہ
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیں اللہ کے اس پیغام کی خبر دی ہے کہ ہم ہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) یہ عقل اور ہر قوتی سے پہلے تواریخ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ علم جن بعد از موت دیکھتا ہو اور اس کا اعتقاد اور عمل قرآن و حدیث کے مطابق ہو ورنہ
و شخص اگر دلی نہیں ہو سکتا ہے لے بسا المیس آدم رنے ہست بیچیں ہر دے سے نہا یہ داد دست۔ اس اثر کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حضرت عائشہ
نے قوت قرآن کو ایک عمل قرار دیا اور عمل مخلوق خداوندی ہے ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ۱۱) ذلک زبان عربی میں اشارہ جدید کے واسطے ہے مگر ان دونوں آیتوں میں ذلک سے
ہذا مراد ہے حواشہ قرآنی کے واسطے آتا ہے ۱۲ منہ توضیح دہی کے غائب کی منہر و کھدی ایسے ہی ان دوا تہوں میں یکلے ہم اشارہ جدید کا استعمال اس آیت کو پہلے بیان کر کے کہنا سب سے
یہ ہے کہ تبلیغ اور پیغام رسانی میں بھی ایک عام ولایت ہے ۱۲ منہ یہ حدیث اور کتبہا ہلنا زنی میں موصولہ گورجی ہے ۱۲ منہ اس میں کہ شخص جو مجھ سے کہہ چکا کہ میں شہید کر دیتا ہوں

الْمُغِيرَةُ أَخْبَرَنَا نَيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ
عَنْ رَسُولِ رَبِّنَا أَنَّكَ مَنْ قُتِلَ مِنْكُمْ مَنَادٌ
إِلَى الْجَنَّةِ.

۷۰۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ
قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا سِرًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ
شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يَقُولُ لَا يَهْدِيهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ
تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ.

۷۰۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَيْ الدَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ
تَدْعُو اللَّهَ ذَنْدًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ
أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدًا فَخَافَهُ

لہ عام لوگوں سے بیان نہیں کیا ۱۲

سے جو شخص کفار کے مقابلے میں مارا جائے گا وہ جنت
میں داخل ہوگا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اسمعیل از شعبی
از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو
شخص تجھ سے یہ بیان کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپا لیا

دوسری سند (از محمد از ابو عامر عقدی از
شعبہ از اسمعیل بن ابی خالد از شعبی از مسروق) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو شخص تجھ سے کہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے
کچھ چھپا لے رکھا تو ہرگز اسے توسیحا مت جان (وہ بھوٹا
ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر جو تجھ پر میرے رب
کی طرف سے نازل کیا گیا اس کی تبلیغ کر دے اور اگر
ایسا نہ کیا تو تُو نے (حق) تبلیغ ادا نہیں کیا (آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی کی خلاف ورزی کیے ہوئے تھے)

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابو داؤد از
عمرو بن شریحیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کے
نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا
یہ ہے کہ اللہ نے تو تجھے پیدا کیا ہے اور تو اس
کے برابر کسی اور کو ٹھہرائے (یعنی شرک کرے) اس نے پوچھا
پھر اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اپنی اولاد کو

أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ كُنْمْ آتَى قَالَ
أَنْ تُزَانِي حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ
اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا

اس دوسرے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے پینے میں شریک
ہوگی، اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپ
نے فرمایا یہ ہے کہ اپنے ہمساہ کی بیوی سے (جس کا بڑا
حق ہوتا ہے) زنا کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق
میں یہ آیت نازل کی۔ مومنوں کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ
اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں لپکارتے، ناحق خون
نہیں کرتے، زنا نہیں کرتے۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔

باب ۳۹۰ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَقَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُعْطِيَ أَهْلَ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ
فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ
الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ
وَأُعْطِيَكُمْ الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا
بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ يَتْلُوَنَّهُ
يَتَّبِعُونَ وَيَعْمَلُونَ بِهِ
حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ يُكَلِّمُ يُفَرِّقُ
حُسْنُ التَّوْرَةِ حُسْنُ التَّوْرَةِ
لِلْقُرْآنِ لَا يَمْسُهُ لَا يَجُونُ طَعْمُهُ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پیغمبر کہہ دے کہ
تورات لاؤ اسے پڑھ کر سناؤ اگر تم سچے ہو۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تورات والے تورات دے گئے
انہوں نے اس پر عمل کیا، انجیل والے انجیل دے گئے انہوں
نے اس پر عمل کیا۔ تم قرآن دے گئے تم نے اس پر
عمل کیا۔ ابو رزین کہتے ہیں یشکونکہ حق
تلاوت کا معنی یہ ہے کہ اس کی پیروی
کرتے ہیں اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ویسا
عمل کرتے ہیں۔

عرب لوگ کہتے ہیں یتلئ پرٹھا جاتا
ہے نیز کہتے ہیں فلاں شخص کی تلاوت یا قرأت
اچھی ہے لا یمسہ الا المظہر رون قرآن
کامزہ وہی پائیں گے اس کا فائدہ وہی اٹھائیں گے

۱۔ آٹھ جودوزخ کا ایک نام ہے اس میں جاہلیہ کی حدیث کی مناسبت ترجمہ ہے کہ آنحضرت کی تبلیغ و دعوت کی حق ایک توبہ کہ خاص قرآن کی جو باتیں تھیں
وہ آپ لوگوں کو سناتے دوسرے قرآن سے جو آپ باتیں نکال کر بیان کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ آپ کے استنباط و ارشاد کے مطابق قرآن میں صاف صاف وہی آیتیں ۱۲ مسہ
۲۔ اس باب میں یہ غرض ہے کہ تلاوت ایک عمل چاہے عمل عام کا ایک فعل ہو یا جسے تو تلاوت مخلوق ہوئی اور قرأت بھی وہی تلاوت ہے تو وہ بھی مخلوق ہوگی ۱۲ مسہ
۳۔ یعنی اس کو عماما پہنایا تو قرأت ایک فعل ہوئی اور فعل مخلوق ہے ۱۲ مسہ اس کو سفیان ثوری نے پختہ تفسیر میں وصل کیا ۱۲ مسہ فلاں شخص کی بھی ہے
تو معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن کے سوا دوسری چیز ہے ورنہ قرآن کو اچھا بڑا نہیں کہہ سکتے ۱۲ مسہ

وَنَفَعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ يَا لِقُرَّانِ وَ
لَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا الثَّوْدَةَ
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوها كَمَثَلِ الْحِمَارِ
يَحْمِلُ أَسْفَارًا ابْسْ مَثَلُ الْقَوْمِ
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَسَمِعَ
الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّسَالَه
وَالْإِيمَانَ وَالصَّلَاةَ عَمَلًا قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَخْبَرَنِي بِأَجْزِ
عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ
مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجُو عِنْدَكَ
أَنِّي لَمْ أَطْهَرُ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ
أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ
حَجٌّ مَبْرُورٌ

جو کفر سے پاک ہیں یعنی قرآن پر ایمان لائے ہیں اور
قرآن کو اس کے حق کے ساتھ وہی اٹھائے گا جسے
آخرت پر یقین ہوگا کیونکہ سورہ جمعہ میں فرمایا ان
لوگوں کی مثال جن پر تورات اٹھائی گئی ہے پھر
انہوں نے اسے نہیں اٹھایا ایسی ہے جیسے گدھے کی
مثال جس پر کتابیں لدی ہوں، جس لوگوں نے اللہ
کی آیات کو جھٹلایا ان کی مثال بدترین ہے اللہ
ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور
ایمان دونوں کو عمل فرمایا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے زیادہ
اسلام میں جو عمل بڑا پُر امید کیا ہو وہ بتاؤ! انہوں
نے کہا یا رسول اللہ! میں نے زیادہ اسلام میں اس سے
زیادہ پُر امید کوئی کام نہیں کیا ہے کہ میں نے جب
بھی وضو کیا تو اس کے بعد (تحیۃ الوضو کی دو کہتیں)
نماز پڑھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات
کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پھر اللہ کی راہ میں جہاد

کرنا پھر وہ حج جس کے بعد گناہ نہ ہو۔

۷۰۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ

(از عبد اللہ از عبد اللہ از یونس از زہری از سالم ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کرتے ہیں کہ یونس بن زید نے کہا کہ ایک کتاب کو میں طرح امتحان میں لے کر آیا
اور یاد کرتا کہ میں نے اس کے کلمات کی پیروی کر کے جن باتوں سے وہ کتاب منع کرتی ہے اس سے باز رہے اور تلاوت اس سے عاکم کیونکہ تلاوت اس کو بھی نہیں گئی
کہ آدمی ایک کتاب کو پڑھے لیکن اس پر عمل نہ کرے تو اس کا ذکر کرنا ہرگز درست نہیں ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکال دیا کہ قرآن کی قراءت ایک عمل ہے کیونکہ نماز میں قراءت شرط ہوئی ہے اور
بالفاظ سے اس کو عمل کہا ۱۲ منہ ۱۱ منہ یہ حدیث اور یہ کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ جب دین کے تمام کام یہاں تک کہ ایمان
میں جس میں تصدیق قلبی بھی ایک جزو ہے عمل ہوئے تو قرآن کی قراءت میں تو قرأت ہی مخلوق جوگی جو قاری کا ایک فعل ہے ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَآ بَقَاؤُكُمْ فَيَمْنُ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْ تِي أَهْلُ التَّوَرَةِ التَّوَرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أَوْ تِي أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَّيْتَ الْعَصْرَ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أَوْ تِي الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَعْطَيْتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هَؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَبُوءُ فَضْلِي أَوْ تِيهِ مِّنْ أَشَاءَ -

باب ۳۹۰۶ وَ سَمِعَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ

عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ

لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ -

۴۰۱۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

نے فرمایا اگر رشتہ امتوں کے مقابلے میں دنیا میں تمہاری بقا اس طرح ہے جیسے نماز عصر اور نماز مغرب کا درمیانی وقت ہوتا ہے گویا کہ تورات والوں کو تورات دی گئی انہوں نے اس پر دوپہر تک عمل کیا اور عاجز آ کر چھوڑ بیٹھے پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کر کے چھوڑ دیا چنانچہ دونوں کو اس کے بدلے میں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر عصر کے وقت تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے غروب آفتاب کے وقت تک اس پر عمل کیا مگر تمہیں دو دو قیراط اجر دیا گیا، تب اہل کتاب نے شکایت کی کہ انہوں نے ہم سے بہت کم کام کیا مگر اجرت زیادہ ملی تو خداوند عالم نے فرمایا میں نے تمہاری مزدوری (جو ٹھہری تھی) کچھ دہالی؟ انہوں نے کہا نہیں، تب اللہ نے فرمایا اب یہ میرا فضل ہے جسے جتنا چاہوں عطا کروں

باب ۳۹۰۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

کو عمل فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشخص

سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہ ہوگی

(از سلیمان از شعبہ از ولید)

۱۔ یعنی بہ نسبت یہود اور نصاریٰ دونوں کے ملا کہ مسلمانوں کا وقت بہت کم تھا جس پر انہوں نے کیا کیا کوشش کی تا کہ اس سے لیکر عصر تک کہاں عصر سے صبح و دوپہر تک ۲۔ اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے وہی اگلے باب کا مضمون ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ یہ حدیث آگے آتی ہے نماز میں قنوت بھی ہوتی ہے تو وہ بھی عمل ہوئی ۱۴۔ منہ ۱۵۔ حدیث اور پر مصلوگ کر چکی ہے۔ اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ جب بغیر قنوت فاتحہ کے نماز درست نہ ہوگی تو نماز کا جزو اعظم قنوت قرآن ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں نماز کو عمل فرمایا تو قنوت بھی ایک عمل ہوگی ۱۶۔ منہ

عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ
الْأَسَدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ
الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّازِ عَنْ أَبِي
عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَأْكُلُ
أَهْلُكُ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَتْ وَبَرَّ الْوَالِدَيْنِ
ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

باب ۳۹۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا
إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَ
إِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا
هَلُوعًا خَبْرٌ هُوْرًا -

۴۰۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَعْلِبٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا
وَمَتَعَ الْآخَرِينَ قَبْلَهُ أَتَهُمْ عَتَبُوا
فَقَالَ إِنِّي أُعْطِيَ الرَّجُلَ وَأَدْعُ الرَّجُلَ
وَالَّذِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ
أُعْطِيَ أَقْوَامًا لَمَّا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجُزْءِ
وَالْهَلَكِ وَأَكْلِ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ
فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِي وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو

دوسری سند (از عباد بن یعقوب از عباد بن عوام
از شبیبانی از ولید بن عیزاز از ابو عمر) حضرت عبداللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل
افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور
ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا پھر جہاد فی سبیل اللہ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے شک انسان
دل کا نیچا بنایا گیا، جہاں اس پر کوئی مصیبت
آئی روئے پیٹنے لگتا ہے اور جب روپیہ پیسہ
ملا تو بخیل بن جاتا ہے۔
هَلُوعًا۔ بے صبر، گھبرانے والا۔

(از ابو الثعلبی از جریر بن حازم از حسن) عمرو بن تغلب
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
کچھ مال آیا آپ نے چند لوگوں کو اس میں سے دیا چند
لوگوں کو نہیں دیا۔ پھر آپ کو خبر ملی کہ جنہیں نہیں دیا
وہ خفا ہو گئے، آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دنیاوی
مال دیتا ہوں ایک کو نہیں دیتا، حالانکہ جسے نہیں دیتا
وہ مجھے بہ نسبت اس کے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے جسے دیتا
ہوں، میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دل میں بے صبری
اور حرص دیکھتا ہوں اور بعض لوگوں کے دلوں میں
اللہ نے جو استغناء اور بھلائی رکھ دی ہے انہیں اس

۱۔ اس باب کے بیان لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے ویسے ہی ویسے ہی اس کی صفات اور اخلاق کا بھی دیں گے
۲۔ اور جب صفات اور اخلاق کا بھی خالق خدا ہو تو اس کے افعال کا بھی خالق وہی ہوگا اس سے معتزل کا رد ہوا ۱۲ منہ

ابْنُ تَغْلِبٍ فَقَالَ عَمْرُو مَّا أَحْبَبْتُ أَنْ يَكَلِّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ -

باب ۳۹۰۸ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَايَتِهِ عَنْ رَسُولِهِ -

۴۰۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الْوَيْصِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُويهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا اتَّقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى شَيْءٍ اتَّقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَإِذَا اتَّقَرَّبَ مِنِّي ذَرَأًا اتَّقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَإِذَا اتَّقَرَّبَ مِنِّي ذَرَأًا اتَّقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَإِذَا اتَّقَرَّبَ مِنِّي ذَرَأًا اتَّقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا -

۴۰۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ دُبَّيَّا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شَيْئًا اتَّقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَإِذَا اتَّقَرَّبَ مِنِّي ذَرَأًا اتَّقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَإِذَا اتَّقَرَّبَ مِنِّي ذَرَأًا اتَّقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَإِذَا اتَّقَرَّبَ مِنِّي ذَرَأًا اتَّقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا -

کے بھر سے پر چھوڑ دیتا ہوں کچھ نہیں دیتا ایسے عمدہ لوگوں میں سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ کلمہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق فرمایا اس کے عوض اگر سرخ اونٹ مجھے ملنے تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا۔

(از محمد بن عبد الرحیم از ابو زید سعید بن الویس ہروی از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں ”فرمایا کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ہاتھ بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ہاتھ بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باء قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ چلتا ہوا میری طرف آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کی طرف جاتا ہوں۔“

(از مسدد از یحییٰ از تیمی از حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا جب کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک باء قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باء یا ایک بوع قریب ہوتا ہوں۔ اس حدیث کو معتمر بن سلیمان بحوالہ والدش از انس رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از خداوند تعالیٰ روایت کرتے ہیں۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوهُ عَنْ رَبِّكُمْ
قَالَ يَكُلُ عَمَلُ كَفَّارَةٍ وَالصَّوْمُ لِي وَكَأَنِّي
أَجُوزِي بِهِ وَتُحْلُوهُ فِي الصَّائِمِ أَطْيَبُ
عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ -

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
بْنِ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيمَا يَرُوهُ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَسْبَغِي
لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ
ابْنِ مَتَّى وَلَسَبَّهَ إِلَى أَبِيهِ -

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سَوَيْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُغْفَلٍ الْمُرِّي قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ
لَهُ يَفْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ
قَالَ فَرَجَعَهَا فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَوِيَةُ

(از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا
رب سے روایت کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
ہر گناہ کا ایک کفارہ ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے
میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی
بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ)

دوسری سند (از خلیفہ از یزید بن زریع از سعید
از قتادہ از ابو العالیہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکار
سے روایت کی، پروردگار نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ سب
نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں یونس بن مٹی علیہ السلام سے
افضل ہوں۔ یہاں حضرت یونس علیہ السلام کو ان
کے والد مٹی کی طرف منسوب کیا۔

(از احمد بن ابی سریح از شبابہ از شعبہ از معاویہ
ابن قرہ) عبد اللہ بن مغفل مرثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ وہ اپنی ناقہ پر سوار تھے، آپ سورہ فتح یا اس
کی چند آیات پڑھ رہے تھے آپ انہیں دہرا رہے تھے
(پہلے پست آواز سے پھر بلند آواز سے)

شعبہ کہتے ہیں یہ حدیث بیان کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۔ اس حدیث کی شرح اور پڑھ چکی ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے تئیں حضرت یونس سے افضل نہ کہے دوسرے یہ کہ مجھ کو
یونس یا غیر صاحب کو یونس علیہ السلام سے افضل نہ کہے دوسری صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ اس دوسرے افضل نہ کہے کہ حضرت یونس کی حقارت تھکے ۱۳ منہ

يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُعْقِلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَن
يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ فَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ
ابْنُ مُعْقِلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعْوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ
قَالَ اأَثَلْتُ مَرَاتٍ -

اس طرح آواز دہرا کر قراءت کی جیسے عبداللہ بن مغفل پڑھ
رہے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا
کہ لوگ جمع ہو جائیں گے اور تم پر هجوم کریں گے تو میں
اسی طرح آواز دہرا کر قراءت کرتا جیسے عبداللہ بن مغفل
رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح آواز

دہراتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن مغفل کیسے آواز دہراتے تھے؟
انہوں نے کہا آ آ تین بار (مدرشد کے ساتھ)

باب ۳۹۰ مَا يَجُوزُ مِنْ
تَفْسِيرِ التَّوْرَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ
كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا
لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ فَاكُونُوا
بِالتَّوْرَةِ قَانُتُونَهَا إِن كُنْتُمْ
صَادِقِينَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبِي
سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ
دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بَكْتَابَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
إِلَى هِرَقْلَ وَيَا هَلْ أَيْكَلْتُمَا لَوْ
إِلَى كَلِمَةٍ سِوَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لَوْ

باب تورات شریف یادگیر آسمانی کتابوں مثلاً
قرآن شریف کی تفسیر (وترجمہ) عربی یا کسی دوسری
زبان میں کرنا۔
اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "اے
پیغمبر کہہ دے تورات لاؤ اسے پڑھو اگر سچے ہو۔"
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھ سے
ابوسفیان صخر بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل شاہ
روم نے اپنے ترجمان کو بلوایا اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا، اسے پڑھا اس
میں یہ لکھا تھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد اللہ
کے بندے اور اللہ کے رسول کی طرف سے
ہرقل کو معلوم ہو (بعد ازاں خط کا مضمون تھا)
یہ آیت لکھی تھی، اے کتاب والو! تم اس کلمے کی طرف
آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے لئے برابر ہے، الایۃ

لہ اس باب سے امام نے ان لوگوں کا رد کیا جو سوائے کتابوں اور دوسری کتابوں مثلاً حدیث کی کتابوں کا ترجمہ دوسری زبان میں کرتا ہرگز نہیں جانتے اور اس
آیت سے اس پر اس طرح استدلال کیا کہ تورات مہل عبرانی زبان میں تھی اور عربوں کو لاکھ سنہ کا جو اللہ نے حکم دیا تو یہ کتاب اس کا مطلب یہ ہو گا کہ عربی میں ترجمہ کر کے سناؤ کیونکہ
۶۔ لوگ عبرانی زبان میں نہیں سمجھتے تھے اور ترجمہ اور تفسیر کے جو اہل عرب و مسلمانوں کا اجماع ہے ۱۲۔ سنہ ۱۰۰۰ء میں یہ حدیث شروع کتاب میں موصول ہو گئی تھی اس حدیث سے
ام بخاری نے ترجمہ کا جواز نکالا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو عربی زبان میں خط لکھا حالانکہ آپ جانتے تھے کہ ہرقل عربی نہیں سمجھتا اور یہی لہ اس نے ترجمان

۴۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ
يَقْرَءُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّهُنَّهَا
بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا
أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكْذِبُوهُمْ وَقُولُوا
أَمَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ
إِلَيْكُمْ الْأَمْرُ -

۴۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ
قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلُ
وَأَمْرًا مِّنَ الْيَهُودِ قَدْ زَيْنَا فَقَالَ
لِلْيَهُودِ مَا تَسْعَمُونَ بِهِمَا قَالُوا أَسْمَعُهُمْ
وَجُوهَهُمَا وَنَحْنُ بِهِمَا قَالُوا فَاتُّوا
بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
فَحَاءُوا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِّنْ يَّسْرُوتٍ
يَا أَعُوذُ أَقْرَأُ فَقَرَأَ حَتَّى أَتَتْهُمُ إِلَى مَوْضِعٍ

(از محمد بن بشار از عثمان بن عمر از علی بن مبارک

از یحیی بن ابی کثیر از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه کہتے ہیں کہ اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھ کر
عربی زبان میں ترجمہ کرتے اور مسلمانوں کو سمجھاتے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب کو نہ
سچا کہو نہ جھوٹا بلکہ یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور
اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور اس پر
جو تمہاری طرف اتاری گئی، آخر آیت تک

(از مسدد از اسمعیل از ایوب از تافع) ابن عمر

رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک یہودی مرد اور عورت لائے گئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔
آپ نے یہودیوں سے دریافت کیا تم لوگ زنا کی کیا سزا
دیتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں اور
ذیل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر سچے ہو تو تورات لا کر سناؤ
چنانچہ وہ تورات لائے اور اپنی مرضی کے ایک شخص کہا
پڑھ کر سنا۔ اس نے تورات پڑھ کر سنائی شروع
کی اور ایک مقام پر اپنا ماتھ اس پر رکھ لیا۔

۱۔ اس حدیث سے بعض نے دلیل لی ہے کہ قرآن کا فارسی یا اردو یا اور کسی زبان میں بھی پڑھنا درست ہے اور اگر کوئی بے عذر بھی نماز میں دوسری زبان میں قرآن پڑھے تو اس
کی نماز صحیح ہو جائے گی لیکن جہود علماء کے نزدیک اگر دوسری زبان میں پڑھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اگر عاقرین یہودی زبان میں تلاوت ذکر سکتا ہو تو نماز کے باہر دوسرے زبان
میں تلاوت کر سکتا ہے لیکن نماز کے اندر ایسی حالت میں یہ حکم ہے کہ سہماں اللہ والہ اللہ یا اور کوئی کلمہ کر سکر پڑھے یہ اس کو کفایت کرے گی اسی طرح جو کوئی توسل
اور بی نہ پڑھ سکے تو اس کا ترجمہ پڑھے باج کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ اگر اہل کتاب صحیح تو ان کی کتاب کا ترجمہ بھی وہی ہوگا جو اللہ کی طرف سے انہیں آتا ہے یہی ہے
کہ اللہ کا کلام باختلاف لغات مختلف نہیں ہوتا میں کہتا ہوں بعضے جاہل لوگ ترجمہ قرآن کو جائز نہیں سمجھتے حالانکہ ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ نے تو بلا عذر کے بھی نمازیں نہیں
پڑھنا جائز رکھا ہے تو غیر نماز میں ترجمہ پڑھنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا ۱۲ منہ ۱۱ مرد کا نام معلوم نہیں ہوا محبت کا نام بعضوں نے بسرو بتایا ہے ۱۲ منہ ۱۱ بازا میں ای
طرح پھر لے میں ۱۲ منہ

مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ادْفَعْ يَدَكَ
فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجُمِ تَلَوُّهُ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمُ وَلَكِنَّا
نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَبِهِمَا فَرَجَمَا فَرَأَيْنَهُ
يُجَاوِزُ عَلَيْهَا الْحَجَارَةَ -

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا،
ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت رجم صاف واضح نکلی اب کہنے لگا
اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تورات میں تو بیشک رجم کا حکم ہے
لیکن ہم اسے چھپاتے رہے آخر آپ نے حکم دیا چنانچہ مرد اور
عورت دونوں سنگسار کر کے گئے۔

بَاب ۳۹۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ
مَعَ الشَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ
وَرَبَّيْنَاهُ الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِهِ -

۴۰۲۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ تَزِيدَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنََّّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَدْنَى اللَّهُ
لِشَيْءٍ مَّا أَدْنَى لِنَبِيِّ حَسَنِ الصُّوْتِ بِالْقُرْآنِ
يَجْهَرُ بِهِ -

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رجم کرتے وقت میں نے دیکھا کہ مرد اس عورت کو پتھروں کی مار سے بچا رہا تھا۔
باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے تکلف پڑھتا ہو) وہ
قیامت کے دن کرامات میں کے ساتھ ہو گا نیز ارشاد
نبوی ہے قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم از مزید از محمد بن
ابن ابراہیم از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
اس طرح کسی دوسری شے کو توجہ سے نہیں سنتا جتنا کسی نبی
کے خوش الحانی سے با آواز بلند قرآن پڑھنے کو سنتا ہے۔

۴۰۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَلِيدُ اللَّهِ

(انہی بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب) عروہ
ابن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور علید اللہ
ابن عبد اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت
لگائی گئی تھی اس کا واقعہ سنایا اور ان میں سے ہر ایک نے

اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبرانی زبان نہیں جانتے تھے پھر جو آپ نے حکم دیا کہ توراۃ لاکرناؤ تو گو یا ترجمہ کرنے
کی اجازت دی ۱۳ منہ ۱۴ یعنی فرش آوازی سے پڑھو اس کا بوداؤ دے وصل کیا اس باب کے لائن سے بھی امام بخاری کی یہی غرض ہے کہ تلاوت یا حفظ کی طہ پر ہے
کئی چیز کوئی غیر حید کوئی خوش آواز کی کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ تلاوت اور حفظ یہ قاری کی صفت ہے اور مخلوق ہے ۱۲ منہ ۱۳ صاحب تیسیر القاری نے قما آؤن
کا ترجمہ کیا ہے کہ اذن نہیں دیا حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے حدیث کا مطلب ہی اس ترجمہ پر بھی نہیں آتا ۱۲ منہ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ
قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَحُلُّ
حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَطَلَعَنِي
عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ
وَأَنَّ اللَّهَ يُبْرِئُنِي وَلَكِنَّ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ
أَطْنُ أَنَّ اللَّهَ يُزِيلُ فِي شَأْنِي وَحَيًّا يُتَسَلَّى
وَلِشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَرُ مِنْ أَنْ
يُحْكَمَ اللَّهُ فِي بَأْسِي يُتَسَلَّى وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ
الْأَيَّاتِ كُلَّهَا -

۷۰۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمِيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابِطٍ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالطَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ
فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ
قِرَاءَةً مِنْهُ

۷۰۲۸ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ
قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي يَسْفَرٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَرِّدًا
بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ
الْمُشْرِكُونَ سَبَّحُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَهُ
فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُهَا

اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا۔ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں (روتے روتے) اپنے بچھونے پر
پڑ رہی تھی اس کا یقین تھا چونکہ میں۔ بے قصور ہوں اللہ
تعالیٰ میری پاکدامنی ضرور ظاہر کرے گا مگر میں یہ نہیں
سمجھتی تھی کہ آیات قرآنی نازل ہوں گی جو تاقیامت
تلاوت کی جایا کریں گی۔ میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی
تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ میرے متعلق قرآن نازل کرے
جس کی تلاوت کی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات
نازل کیں۔ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ أَخْرَجُوا

(از ابو نعیم از مسعر از عدی بن ثابت) حضرت براہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ عشاء کی نماز میں سورہ والتین پڑھتے
تھے، میں نے کوئی شخص آپ سے بڑھ کر خوش آواز یا عمدہ
قراءت کرنے والا نہیں دیکھا۔

(از حجاج بن منہال از ہشیم از ابو بشر از سعید بن
جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم مکہ میں پوشیدہ رہا کرتے اور جب قرآن
بلند آواز سے پڑھتے تو مشرک لوگ قرآن اور ذریعہ نزول
(جبریل علیہ السلام) کو برا کہتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے
پیغمبر کو یہ حکم دیا وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُهَا
بہا۔ اپنی نماز (میں قرآن کو) نہ بہت اونچا پڑھو
اور نہ بہت آہستہ (پڑھو) آخر آیت تک۔

۴۰۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَأَى أَنَّ الْمَحَبَّةَ وَالْبَابِيَّةَ فَإِذَا كُنْتُ فِي عَمَلِكَ أَوْ بِإِدْيَتِكَ فَإِذَا كُنْتُ لِلصَّلَاةِ فَأَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَكَلًا صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ وَلَا إِنْ شِئْتَ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۰۳۰ - حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَأَنَّهُ لَمْ يَفْزَعْ

بِأَدْنَى ۳۹۱۱ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فَاقْرَأْ وَآمَنَّا بِكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۴۰۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ أُمِّ سَوْدَةَ بِنْتَ حُزْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَادِرِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

(از اسماعیل از مالک از عبد الرحمن بن عبد اللہ

ابن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہا مجھے محسوس ہوتا ہے تمہیں جھگل میں رہنا اور بکریاں پالنا بہت پسند ہے تو جب تم اپنی بکریوں یا جھگل میں ہو اور نماز کی اذان دو تو خوب بلند آواز سے دو اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک کوئی نہ گاہے خواہ جن ہو یا آدمی یا اور کوئی، وہ قیامت کے دن اس کا گواہ بنے گا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

(از قبیسہ از سفیان از منصور از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کرتے اور آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا حالانکہ میں عائشہ ہوتی۔

باب ارشاد باری تعالیٰ جتنا تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو۔

(ان یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ از مسور بن محرزہ و عبد الرحمن بن عبد القاری) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورہ فرقان پڑھتے سنا مگر وہ ذرا مختلف معلوم

۱۲ باب کا پہلی حدیث میں قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے کی تاکید ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تلاوت کا تیسری حدیث میں قرآن کی عمدگی خوش آواز کی پوری حدیث میں تلاوت بلند یا است آواز سے کہنے کا یا پھر حدیث میں اذان بلند آواز سے دینے کا اعلان ہے ان سب حدیثوں سے اہم بخاری نے یہ نکالا کہ قرأت اور چیز ہے قرآن اور چیز ہے قرأت ان صفات سے متصف ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ دعا کی صفت اور مخلوق ہے بخلاف قرآن کے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے ۱۲ منہ

يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ
الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ
يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ
أَسْأِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَضَرَّرْتُ حَتَّى سَلَّمْتُ
فَلَبَبْتُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ
هَذِهِ السُّورَةَ أَلَيْسَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ فَقَالَ
أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتُ
فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقْوَدُ لَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا
يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ
تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسَلَهُ إِقْرَأْنِي هِشَامُ
فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِقْرَأْنِيَا عَمْرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ
كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ
عَلَى سَبْعَةِ أَعْرَبٍ فَأَقْرَأُوا مَا نَزَّلَ مِنْهُ

بَابُ ۱۲۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

ہوئی میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر بیٹھتا لیکن میں صبر کر گیا
جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادر ان کے گلے میں
ڈال کر پوچھا تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی جو میں ابھی سن
رہا تھا؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے
کہا تو جھوٹا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھے یہ سورت
دوسری طرز پر پڑھائی ہے، تم جیسا پڑھتے ہو اس طرز پر نہیں
آخر میں انہیں کہیں پڑھائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا
اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو سورہ فرقان اور طرح پڑھتے ہیں
آپ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائی۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ
دے۔ پھر ان سے فرمایا ہشام پڑھو چنانچہ انہوں نے
اس قراءت سے پڑھی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔
آپ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی
پھر فرمایا عمر! اب تو پڑھ میں نے وہ قراءت سنانی
جو آپ نے مجھے سکھائی تھی، آپ نے فرمایا (صحیح ہے)
یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے دیکھو یہ قرآن
عرب کی سات بولیوں میں نازل کیا گیا ہے۔
جس طرح تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اسی
طرح پڑھو۔

بَابُ ارشاد باری تعالیٰ ہم نے تو
قرآن کو آسان کر دیا ہے لیکن کوئی نصیحت

لے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکال کر قرأت اور چیز ہے اور قرآن اور چیز ہے اسی لئے قراءت میں اختلاف ہو سکتا ہے جیسے عمر اور ہشام
کی قراءت میں ہوا مگر قرآن میں اختلاف نہیں ہو سکتا ۱۲۹ سنہ

فَهَلْ مِنْ مُدَّ كِرٍ وَقَالَ الْبُخَّارِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
مُيَسَّرٍ لَنَا خَلْقٌ لَهُ يُقَالُ
مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
يَسِّرُنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ
هَوِّنَا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ هَذَا
مَطْرُوءَاتٌ وَلَقَدْ يَسِّرُنَا
الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّ كِرٍ
قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبٍ عَلَيْهِ فَيَعْنُ
عَلَيْهِ -

لینے والا بھی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص
کے لئے وہی آسان کیا جائے گا جس کے لئے وہ
پیدا کیا گیا ہے۔ ^۱ مُیَسَّر یعنی تیار کیا گیا۔
مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) وَلَقَدْ
يَسِّرُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ کا مطلب یہ ہے کہ ہم
نے قرآن تیری زبان پر آسان کر دیا یعنی اس کا
پڑھنا تجھے ہر آسان کر دیا۔ مطروقات کہتے ہیں (اسے
فریابی نے وصل کیا) وَلَقَدْ يَسِّرُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُدَّ كِرٍ کا مطلب یہ ہے کوئی شخص

ہے جو علم کی خواہش رکھتا ہو تاکہ اللہ اس کی مدد کرے۔

۴۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَطْرُوفٌ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَدْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فِيهِمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ
كُلُّ مُيَسَّرٍ لَنَا خَلْقٌ لَهُ -

(از ابو عمر از عبد الوارث از یزید بن ابی یزید از مطرف
ابن عبد اللہ) عمر بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ (جب تقدیر میں ہر بات لکھی جا چکی ہے)
اور وہ ضرور پورا ہوگا) تو عمل کرنے والوں کو عمل کرنے سے
کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا نہیں ہر آدمی جس امر کے لئے
پیدا کیا گیا ہے اسے ویسے ہی کام آسان کر دیئے جائیں گے۔

۴۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عُذْرَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَ
أَبِي عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ

(از محمد بن بشار بخوالہ غندر از شعبہ از منصور و عثمان
از سعد بن عبیدہ از ابو عبد الرحمن) حضرت علی رضی اللہ
عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کسی جنازے پر تشریف فرما تھے آپ نے ایک چڑی
لی اس سے زمین کریدنے لگے فرمایا دیکھو تم میں

۱۔ چونکہ آپ میں یَسِّرُنَا کا ذکر تھا اس لئے اس کی مناسبت سے اس حدیث کو بھی بیان کر دیا گیا اس میں مُیَسَّر کا لفظ ہے مطلقاً کا مصدر ایک چڑی تیری زبان پر
۲۔ بہشت کے لئے دو درجہ کے لئے ۱۲ منہ ۱۲ تو پھر عمل نشانی ہیں جن عاقبت کی ۱۲ منہ

عُودًا فَبَعَلَ يَنْكُحُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا
مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ
النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَنْكِحُ نَحْنُ
أَعْمَلُوا فَكُلُّ مُبَشِّرٍ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاللَّهُ
آيَاتِهِ.

پھر سورہ واللیل کی یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاللَّهُ آخر سورہ تک۔

بَاب ۳۹۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ
مَحْفُوظٍ وَالْطُّورِ وَكِتَابٍ يُسْطُورُ
قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يُسْطَرُونَ
يُحْطُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ مُجْمَلَةٌ
الْكِتَابِ وَأَصْلُهُ مَا يَلْفِظُ مَا
يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ
عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُكْتَبُ فِي الْخَبَرِ وَالشَّرِّ يُخْرَفُونَ
يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُرِيدُ
لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتِبَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يُخْرَفُونَ
يَتَأَوَّلُونَ عَلَى غَيْرِ قَائِدِهِ

باب ارشاد باری تعالیٰ وہ بزرگ و برتر
قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ”قسم ہے کہ وہ طور اور اس کتاب کی جو سطور
قتادہ کہتے ہیں مسطور کا معنی لکھی گئی ہی ہے
یُسْطَرُونَ یعنی لکھتے ہیں فِي أُمِّ الْكِتَابِ یعنی
مجموعی اصل کتاب میں مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ جواب
وہ منہ سے نکالتا ہے اس کے نامہ اعمال میں لکھ
دی جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
نیکی اور بدی یہ فرشتہ لکھتا ہے يُخْرَفُونَ الْكَلِمَ
عَنْ مَوَاضِعِهِ لَفْظُونَ کو اپنے ٹھکانوں سے ہٹا
دیتے ہیں کیونکہ اللہ کی کتاب میں سے کوئی لفظ
بالکل زکال و النایہ کسی سے نہیں ہو سکتا البتہ
اس میں تحریف کہتے ہیں یعنی ایسے بیان کرتے ہیں

لہ یعنی جس کی قیمت میں جنت ہے اس کو فخر کذا عالم شریک رغبت اور فخر ہوگی اور وہ نیک کام خوشی اور رغبت کے ساتھ کرے گا اور جس کی تعذیب میں دوزخ ہے اس
کو نیک کاموں سے نفرت اور بڑے کاموں کی رغبت ہوگی اس لیے اس کے کامی سرور ہوں گے یہ دونوں حدیثیں اور کثرت میں ہیں ہر طرف تفسیر کے لفظ کی مناسبت سے ان کو
لائے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ امام بخاری نے خلق افعال عبد میں کہا کہ قرآن یاد کیا جاتا ہے لکھا جاتا ہے زبانوں سے پڑھا جاتا ہے یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے مگر
کاغذ اور سیاہی اور جلد پر سب چیزیں مخلوق ہیں ۱۲ منہ ۱۱ اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ اس کو عبد بن حمید نے قتادہ سے منقول
کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱ یہ یعنی لوح محفوظ میں اس کو عبد اللہ بن قنبر نے قتادہ سے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ اس کو ابن ابی حاتم نے قتادہ سے منقول کیا ۱۲ منہ ۱۱ اس کو ابن ابی حاتم نے
۱۲ منہ ۱۱ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ باقی مباح باتیں جن میں نہ ثواب ہے اور نہ عذاب وہ نہیں لکھتا ۱۲ منہ ۱۱ اس لیے کہ اس کے ہر اذن سے
لوگوں میں شائع رہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱

وَرَأْسُهَا مَلَأَ وَتَحْفَظُهَا وَ
أَوْحَىٰ إِلَىٰ هَٰذَا الْقُرْآنِ لِتُدَكِّمَ
بِهِ يَعْزِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ
هَٰذَا الْقُرْآنُ فَمَوْلَاكَ نَذِيرٌ

جو اس کے اہلی معنی نہیں ہیں۔ وَرَأْسُهَا
عَنْ رَأْسِهَا مِلْءٌ مِثْلُهَا
مِرَادٌ وَأَوْحَىٰ يَادِرْ كُنْ وَالْأَوْحَىٰ
يَادِرْ كُنْ وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ هَٰذَا الْقُرْآنِ
لِأَنْ تُذَكِّرْهُمْ بِهِ تَوْكُّمَ كِي ضَمِيرٌ مَعْنَى

والوں کو خطاب ہے وَمَنْ بَلَغَ تمام جہان کے باقی لوگ ان سب کو قرآن انذار کرنے والا
ہے (دورانے والا ہے)

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَطَّابٍ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ
الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ كَاغْلَبَتْ أَوْ قَالَ
سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ كَاغْلَبَتْ
الْعَرْشِ -

از خلیفہ بن خطاب از معتمر از والدش از قتادہ از
ابو رافع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب مخلوق پیدا
کرنے کا فیصلہ کر چکا یا جب خلقت پیدا کر چکا تو اس
نے ایک تحریر لکھ کر اپنے پاس رکھ لی، اس میں یہ الفاظ ہیں
میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“ وہ اس کے
پاس عرش کے اوپر ہے۔

۳۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

از محمد بن ابی غالب از محمد بن اسمعیل از معتمر از
والدش از قتادہ از ابو رافع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے خلقت پیدا کرنے سے پہلے ایک
تحریر لکھی اور اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب

۱۔ بلکہ ان کے دل کے تراشے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی کتب سہادی میں تحریف لفظی کا ذکر کیا ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے
جیسے اوپر گزر چکا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے یہ نکلا کہ قرآن کے ایسے سنی کرنا کہ جو صحابہ و تابعین سے مقرر نہیں ہیں اور حقیقت تحریف ہے
اللہ جل جلالہ نے قسط لایا ہے کہ بعض لوگ تحریف لفظی کے قائل ہیں اور یہی ہے جو عہدہ تورات اور انجیل کی عزت نہیں کرتے حالانکہ اس پر یہ قرآن ہوتا ہے کہ باوجود تحریف لفظی
مستمر ہونے کے بھی ان میں بہت کچھ کلام الہی باقی ہے بعضوں نے کہا اس پر اجماع ہے کہ ان کتابوں کا مطالعہ اور ان میں اشتغال جائز نہیں حافظ نے کہا صحیح یہ ہے
کہ ان کا مطالعہ مکروہ تنزیہی ہو گا نہ حرام اور داد لی یہ ہے کہ جو شخص مضبوط الایمان ہو یعنی دین اسلام کے تمام احکام اور عزیمتات کا پورا علم رکھتا ہو اور وہ اس لئے ان
کا مطالعہ کرے کہ اس کتاب کی غلط باتوں کا جواب دے کہ تو اس کے لئے بہتر اور جائز ہے اور اگلے علماء نے یہود و نصاریٰ کو جواب دینے کے لئے قدیم و جدید کتابیں لکھیں
دین کی صحیح تعلیم حاصل کرنے پر مطالعہ اور تکرار و تہجد نہیں واللہ اعلم بالصواب اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لوح محفوظ عرش کے پاس ہے (بقیہ برطرف شد)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي
سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَكَ فَتَوَقَّ
الْعَرْشَ -

پر غالب ہو گئی اور وہ تحریر پروردگار کے پاس ہے
عرش پر۔

بَاب ۳۹۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ
إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ
وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيَاوَاهَا
خَلَقْتُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى
عَلَى الْعَرْشِ يُعْشَى النَّيْلُ وَ
النَّهَارُ يَطْلُبُهُ حَشِيذًا وَ
السَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ
مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ
الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ
رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
بَيَّنَّ اللَّهُ الْخَلْقُ مِنَ الْأَمْرِ
لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَلَا لَهُ الْخَلْقُ

بَاب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ نے تمہیں
اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا"۔ ہم نے ہر چیز کو
اندازے سے پیدا کیا۔" تصویر بنانے والوں
سے (بطور استہزاء) قیامت کے دن یہ کہا جائیگا
تم نے جو پیدا کیا اب اس میں جان بھی ڈالو۔ بیشک
تمہارا مالک اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن
میں بنائے پھر آسمان و زمین بنا کر وہ تخت پر چڑھا
رات کو دن کو ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات
دن کے پیچھے دوڑی آرہی ہے اور سورج چاند تاروں
کو بھی اسی نے بنایا۔ سب اس کے حکم کے تابع ہیں
یاد رکھو اسی نے سب کچھ بنایا اسی کا حکم چلتا ہے
بڑی برکت والا اللہ جو سارے جہان کا مالک ہے۔
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے
امر کو خلق سے جدا کیا تب تو یوں فرمایا اَلَا
لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بھیغہ سابقہ) حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ صفات افعال جیسے رحم و غضب وغیرہ حادث ہیں ورنہ تو ہم میں سابقیت اور سبقیت نہیں ہوتی ۱۲ منہ ۱۳ اگلے باب
میں یہ گناہ کہ خلقت پیدا کر لینے کے بعد یہ کتاب لکھی تو دونوں میں اختلاف ہوا اس کا جواب یوں دیا ہے کہ حق تعالیٰ سے یہ مراد ہے کہ خلقت پیدا کرنا ممکن لیا گیا کہ یہ مراد ہو کہ پیدا
کرنا کتاب بھی موافقت اس طرح ہوگی کہ پیدا کرنے سے پہلے کتاب لکھنے سے یہ مراد ہے کہ کتاب لکھنے کا ارادہ وہ تو اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت پیدا کرنے سے پہلے تمام
(روحانی صفات) ۱۴ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تہذیب و تمدن سے کہہ افعال دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں کیونکہ مافوق اللہ کے اور کوئی نہیں ہے فرمایا اَجَلٌ مِّنْ خَلْقِ النَّاسِ
اللہ اور ان کا جاری خلق افعال العباد میں یہ حدیث لائے ہیں اِنَّ اللَّهَ يَفْتَنُ كُلَّ صَانِعٍ وَصَنَعَتِهِ عَنِ النَّاسِ ہر کارگر اور ان کا ریکر کو بتاتا ہے اور وہ ہم مفر
اور قدر اور شیعوں کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ ہر چیز میں بندے کے افعال بھی آگئے ۱۲ منہ ۱۳ مالا نکر پیدا کرنے والا ہر چیز کا
اللہ تعالیٰ ہے ۱۲ منہ

وَالْأَمْرُ وَسَيِّئَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ عَمَلًا
قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ
إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهًا ذَرٍّ وَسَبِيلُهُ
وَقَالَ جَزَاءُ بِهَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَقَدْ عَبْدُ
الْقَيْسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّةً بِجَبَلٍ مِنَ الْأَمْرِ
إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ
فَأَمْرُهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ
وَالشَّهَادَةِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ
وَرِيتَاءِ الزَّكَاةِ فَجَعَلَ ذَلِكَ
حُكْمَهُ عَمَلًا

نے ایمان کو بھی عمل فرمایا۔

حضرت ابو ذر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں (یہ دونوں حدیثیں عتیق، ایمان اور حج
میں موصولاً گزر چکی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے؟
آپ نے فرمایا ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ
نیز اللہ تعالیٰ نے (اہل جنت کے حق میں)
فرمایا جَزَاءُ بِهَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (عمل میں
ایمان بھی شامل ہے) عبد القیس کے وفد نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمیں
دین کے چند جامع اور کلیات ایسے ارشاد فرمائیے
کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو بہشت میں داخل ہو
جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایمان
اور توحید کی شہادت اور نماز و زکوٰۃ کا حکم دیا گویا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں کو عمل میں
داخل کیا۔

۴۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقِسْمِ الْقَبِيلِيِّ
عَنْ زُهْدِهِ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا النَّحْوِ
مِنْ جَزْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيَّيْنِ وَدَّ وَ
إِحْتَاءٍ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
فَقَرَّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامَ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٌ وَ

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از عبد الوہاب از ابوب
از ابو قلابہ وقاسم تیمی، زیدم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ
جرم اور اشعر میں دوستی اور برادری تھی۔ ہم ابو
موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے،
اتنے میں ان کے سامنے کھانا لایا گیا جس میں مرغی
کا گوشت بھی تھا، اتفاق سے وہاں ایک شخص
بنی تیمم قبیلہ کا بیٹھا تھا، وہ عرب کے غلام لوگوں

عَنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ تَتِيمِ اللَّهِ كَانَتْ مِصْرَتُهُ مِصْرَ الْوَالِدِ
 قَدَّعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ أَيَا كُلَّ إِنْسَانٍ
 فَقَدَرْتُكُمْ فَخَلَفْتُ لَكُمْ أَهْلَكُمْ فَقَالَ هَلُمَّ
 فَلَا حَرَجَ عَلَيْكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسٍ مِّنَ
 الْأَشْعَرِيَّاتِ لَسْتُ حَبِيلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ
 لَا أَحْبِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْبِلُكُمْ
 فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ
 إِبِلَ فَسَالَ عَنْهَا فَقَالَ آتَيْتُ النَّفَرَ
 أَرَادَ شَعْرِيُونَ فَأَمَرَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ
 غَيْرِ الذِّدَى ثُمَّ أَنْطَلَقْنَا قَلْبًا فَاَصْنَعْنَا
 خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَحْبِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْبِلُنَا تَغْلُقُنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ
 وَاللَّهِ لَا نَقْلُهُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا
 لَهُ فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْبِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ
 حَبَّلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ
 قَادِي غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي
 هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا

سے معلوم ہوتا تھا۔ بہر حال حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ
 نے اسے بھی کھانے کے لئے بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو
 تجارت کھاتے دیکھا تھا اسی لئے مجھے مرغی کے گوشت سے
 نفرت پیدا ہو گئی ہے میں نے قسم کھالی ہے کہ اب مرغی نہیں
 کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا تم قریب ہو جاؤ
 میں تمہیں حدیث سنا تا ہوں ایک بار میں چند اشعریلوں کے
 ساتھ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور سواری کی خواہش کی تو آپ نے
 فرمایا واللہ میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ ہی میرے پاس
 کوئی سواری ہے، اس کے بعد ہی غنیمت کے کچھ اونٹ آگئے
 تو ہم لوگوں کے متعلق دریافت فرمایا کہ یہ اشعری لوگ کہاں
 چلے گئے؟ اور پانچ موٹے تارے اور اچھے قسم کے اونٹوں کا حکم
 دیا ہم لوگ اونٹ لیکر چل تو بڑے مگر بھی خیال آیا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور فرمایا
 تھا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے پھر ہم نے غفلت میں
 آپ اونٹ لے لئے آپ کو قسم یاد نہیں دلائی لہذا ہمیں آپ کو یاد
 کروانا چاہیے ورنہ ہم بھی فلاح نہ پاسکیں گے۔ چنانچہ واپس آکر
 عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا مگر یہ سواری تو تم لوگوں کو خداوند عالم
 نے عطا فرمائی ہے میں نے نہیں دی دوسرے یہ کہ جب میں کسی عامل
 میں قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو وہ

کام جو بہتر معلوم ہوتا ہے وہ کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں

(از عمرو بن علی الزبوعی عن ابی عاصم از قرۃ بن خالد)

ابو جہرہ ضبعی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے

۴۰۳۶۔ حَلَّ مَعَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ

لہ لہذا آپ کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہونے کی مصافحہ چاہتا ہوں ۳۰۰ کہ میں نے اللہ کے رسول کو جو کادیا ۱۲۰۰ کہ آپ نے قسم کھائی تھی ماد جو دیکھ کر آپ نے ہم کو اونٹ
 دئے ۳۰۰ کہ یہ حدیث اور کچھ باگڑ چکی ہے یہاں انا بخاری اس کو اس لئے لکھ رہا ہوں کہ یہ حدیث کا حال کا حال اللہ تعالیٰ سے ہے جب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو سواری نہیں
 دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہی عطا فرمائی ہے میں نے نہیں دی دوسرے یہ کہ جب میں کسی عامل

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرَةَ الصَّبِيُّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ
عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مَقَرٍّ
وَلَنَا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ حُرْمٍ
فَمُرْنَا بِجَهْلٍ مِنَ الْأَمْثِلِ عَمِلْنَا بِهِ
وَحَلَلْنَا الْحَنَّةَ وَنَدَعُوا إِلَيْهَا مَزُورًا
قَالَ أَمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ
أَمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ
مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَا الزَّكَاةَ
وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمْسَ وَأَنْهَاكُمْ
عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدِّبَاةِ وَالسَّقِيرِ
وَالظُّرُوفِ الْمَرْقُوتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ -

٤٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَسِمِ
ابْنِ هَمْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْمَابَ هَذِهِ
الصُّوَرِ يَعْدُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُقَالُ
لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ -

٤٠٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

کہا (کوئی حدیث ہم سے بیان کیجئے) انہوں نے کہا قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مُضَرَ کے کفار حائل ہیں، ہم آپ کے پاس صرف حرام مہینوں میں آسکتے ہیں تو ہمیں کچھ ایسی دین کی جامع اور مختصر باتیں بتا دیجئے اگر ان پر عمل کریں تو بہشت میں جائیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں انہیں بھی بتا دیں کہ وہ بھی عمل کریں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں ایمان باللہ تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے؟ وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں نماز، زکوٰۃ، مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کرنے کا۔ اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ کذب کے بنے ہوئے برتن، لکڑی کے کریدے ہوئے برتن، روغنی برتن اور سبز لاکھی برتن میں مت پیا کرو۔

از قتیبنہ بن سعید از لیث از نافع از قاسم بن محمد
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویریں بنانے والے
قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے ان سے کہا
جائے گا جنہیں تم نے بنایا تھا اب ان میں جان
بھی ڈالو۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (از ابوالنعمان از حماد بن زید از ایوب از نافع)

ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ
يَعْدُّونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا
مَا خَلَقْتُمْ

۴۰۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ
أَبِي ذُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ
مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً
أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً -

بَابُ ۳۹۱ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ

وَالْمُنَافِقِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَ

تِلَاوَتُهُمْ لَا يُجَاوِزُ حَاجِجَهُمْ

۴۰۴۰ - حَدَّثَنَا هُدُبَةُ بْنُ خَالِدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا هَبْشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
كَأَنَّهُ شَرَجَتْ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا
طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَنَّهُ مَمْرُ
طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحُ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ

نے فرمایا یہ تصویر ساز لوگ قیامت کے دن عذاب
دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جنہیں تم نے
بنایا تھا اب ان میں جان بھی ڈالو۔

(از محمد بن علاء از ابن فضیل از عمارہ از ابوذر)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا
جو میری طرح کسی کو پیدا کرنا چاہے اچھا ایک
چیونٹی یا ایک دانہ گندم یا جو وغیرہ کا دانہ بنا کر
دکھائے۔

باب فاجر اور منافق کی تلاوت کا بیان

اور یہ بیان کہ ان کی آواز حلق سے نیچے

نہیں اترتی۔

(از ہدیہ بن خالد از ہمام از قتادہ از انس بن مالک
رضی اللہ عنہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اس مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی طرح ہے
جس کا مزہ بھی اچھا خوشبو بھی اچھی اور اس مؤمن
کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مثال ہے مزہ
تو عمدہ لیکن خوشبو بالکل نہیں۔ اور اس فاسق
کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے (لفظ پڑھتا ہے مگر

لہ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حیوان بنانا تو بہت مشکل ہے مہلکانات کی ہی قسم سے حیوان سے ادنیٰ تر ہے کوئی دانہ یا پھل بنا دینا جب انسان
بھی نہیں بنا سکتے تو حیوان کیا بنائیں گے ۱۲ منہ اس باب کو لاکر امام بخاری نے وہی مسئلہ ثابت کیا کہ تلاوت قرآن کے مناسطہ جب تو تلاوت تلاوت
میں فرق وارو ہے کیا مسلمان حق اور فاسق کی تلاوت کو فرمایا کردہ حلق کے نیچے نہیں اترتی پس تلاوت مخلوق ہوگی اور قرآن غیر مخلوق ہے ۱۲ منہ

الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحِ حَاصَّةٍ
رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ
الْعَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحَنَظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحٌ لَهَا .

۴۰۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا
قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ
سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ
سَأَلَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِبَشَرٍ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ
بِاللَّهِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْ لَكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ
يَحْطِفُهَا الْيَحْنَنِيُّ فَيَقْرُؤُهَا فِي أُذُنِ
وَلِيِّهِ كَقِرْقَرَةِ الدُّجَاجَةِ فَيَحْلُطُونَ
فِيهِ أَكْثَرُ مِنْ مَائَةِ كَذِبَةٍ .

۴۰۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ
حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ سَلِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبُدِ
ابْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

عمل نہیں کرتا) ایسی ہے جیسے نیاز یو خوشبو تو اچھی ہے مگر
مزہ کڑوا۔ اس فاسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی
ہے جیسے اندرائن کا پھل مزہ بھی کڑوا اور خوشبو
بھی ندارد۔

(از علی از ہشام از معمر از زہری)

دوسری سند (از احمد بن صالح از عبید اللہ

از ابن شہاب از یحیی بن عروہ بن زبیر از عروہ بن زبیر)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چند آدمیوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کافروں کے متعلق
دریافت کیا: آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں
(ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے) لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! بعض باتیں تو ان کی جو وہ کہتے ہیں
سچ نکلتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بات ہوتی ہے
جسے جتنی (شیطان) فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے
اور اپنے دوست کے کان میں مرغی کی طرح کڑکڑا کر
ڈال جاتا ہے، پھر وہ اس میں سوسو جھوٹ (اپنی طرف
سے) ملا تے ہیں (اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں)۔

(از ابو النعمان از مہدی بن مایمون از محمد بن

سیرین از معبد بن سیرین) حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ (میرے بعد) مشرق

لے جو عرب کے ملک میں اس زمانہ میں جو آتے تھے جنہوں سے تعلق رکھتے تھے آئندہ کی بات بتلانے کا دعویٰ کرتے تھے ۱۲ھ میں اس حدیث کی بناء سے مناسبت
یہ ہے کہ ان میں سے شیطان کے ذریعہ سے اللہ کا کلام اڑا لیتا ہے لیکن اس کا بیان کرتا یعنی تلاوت کرتا ہے منافع کی تلاوت کی طرح اس میں شیطان کا تلاوت کرنا
حالا کہ فرشتے جو اس کلام کی تلاوت کرتے ہیں وہ اچھے قوم مسلم ہوں اگر تلاوت متلو کے منافع ۱۲ھ میں

إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ
ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ -

کی ترازو میں بوجھل اور بخاری ہوں گے وہ دو کلمے
یہ ہیں ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ
اللَّهِ الْعَظِيمِ

آج بتاریخ ۹۔ اگست ۱۹۲۳ء بمطابق ۲۹۔ جمادی الاول
۱۲۲۳ھ بزرگ جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ بحمد اللہ تعالیٰ بخاری شریف
کے حاشیہ کی جدید ترتیب مکمل ہو گئی اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول
فرماتے آمین ۔

وَالسَّلَام

ابو حماد عزیز الرحمن فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

حال مقیم تیزاب احاطہ لاہور

۱۔ اس حدیث کو لکھا کہ امام بخاری نے ترازو کا اثبات کیا اور اس کتاب میں اس حدیث کو اس نے بیان کیا کہ مومن کے معاملات جو دنیا سے متعلق تھے وہ سب وزن
اعمال پر ختم ہوں گے اس کے بعد یا دوزخ میں چند روز کے لئے جانا ہے یا بہشت میں ہمیشہ کے لئے امام بخاری کے ذہن کو ملاحظہ فرمائیے اپنی کتاب کو مرقع
کیا انما الاعمال بالنیات سے اور ختم کیا اس حدیث پر ۔ انما الاعمال بالنیات سے اس لئے شروع کیا کہ عمل کی مشروطیت نیت پر موقوف ہے
اور نیت ہی پر کوئی قیاس ہے اور اس حدیث پر ختم کیا کیونکہ وزن اعمال کا انتہائی نتیجہ ہے غرض انہوں نے اپنی اس کتاب میں عجیب عجیب لطائف اور
ظائف رکھے ہیں جو خود بے دلائل کرتے ہیں ان کو مانگنا اور خود فرہم اور دقت اور باریکی استنباط پر اللہ ان کو جزائے خیر دے وہ ہم فقہ میں امام
الافتاء اور ہم حدیث میں امیر المؤمنین تھے اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا برزخ میں اور دوزخ میں اور دوزخ میں انہوں نے ساتھ کر کے آمین یا رب العالمین
اللہ عزوجل نے اس کتاب کو بار و جوش رکھ دیا ہے جس سے ہم نے ختم کیا اور بظیفیل اس کتاب کے تیرے ہی سے اپنے لکھنے والے کی بحث میں جانتا ہوں کہ یہ کتاب
یہ غار ہیں اللَّهُمَّ مَغْفِرٌ كَذَلِكَ أَوْسَمُ مِنْ ذِي قُوَّةٍ وَرَحْمَتِكَ أَوْجَعُ مِنْ عَمَلِي ۱۰

رازِ حیات

مولانا وحید الدین خان



مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

فضائل نماز

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا



مکتبہ رحمانیہ

اقرا سٹریٹ - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور